عشق میرا عاشق تیرا

این ایس ہیر

یا اللہ تو رحیم ہے کریم ہے مولا میری مدد فرما آج پورے دس سال بعد میں اپنے ملک اپنے دادا حضور کے پاس جارہی ہوں۔ مولا میری رہنمائی کرنا، جن لوگوں نے میری زندگی کو اس قدر اذیت ناک بنا دیا مجھ سے میرے ماں باپ کے سائے سے محروم کر دیا میں ان سب سے اپنے والدین کے جان کا بدلہ لے سکوں۔۔ انہیں اسی درد کا احساس دیلا سکو۔ مجھے سیدھا رستہ دیکھانا مولا میں ہر آزمائش میں سرخرو ہوجاؤ۔میرے مالک مجھ گناہگار کی مدد کرنا کہ میں سب کچھ برداشت کر سکوں۔اپنے اندر موجود غم کو کم کر سکوں، میرے مولا اپنے رحمت کا سایہ مجھ پر ہمیشہ برقرار رکھنا، آمین

★★★

"دادا حضور آپ نے یاد کیا؟"اس نے کمرے میں داخل ہوتےہوئے کہا تھا۔

"آؤ بیٹا سائیں ہمیں آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔"ایک رعب اور شائستہ آواز میں دادا حضور نے کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جی، اسلام وعلیکم احکم بھائی شاہ۔"اس نے اندر آتے ہوئے دادا حضور کے ساتھ بیٹھے احکم)اپنے بھائی کو (سلام کیا تھا۔

"وعلیکم السلام گڑیا۔۔"احکم نے بھی پیار سے جواب دیا تھا۔

کہیے دادا حضور؟

مسکان گڑیا آیت کل آرہی ہے۔انہوں نے مسکرا کر کہا تھا۔

"کیا سچ دادا حضور آیت آرہی ہے۔"اس نے یقین دُہانی چاہی تھی۔

انہوں نے اثبات میں سر کو ہلایا

"آپ نے ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا۔ اللہ کتنی تیاری کرنی ہے آیت کا کمرا سیٹ کرنا ہے ۔"

اس کی جلدبازی دیکھ کر دونوں مسکرا دیے۔

"آرام سے مسکان ہم نے ساری تیاری کروالی ہے آپ پریشان نہ ہو۔"احکم نے اس کی جلدبازی دیکھ کر کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ایسے کیسے احکم بھائی ہماری آیت پورے دس سال بعد آرہی ہے ان کی آنے کی خوشی میں جشن منائے گے کی پورے گاؤں والے دیکھتے رہ جائے کیوں دادا حضور،۔۔۔اس نے خوشی بھرے انداز میں کہا تھا۔

"بلکل گڑیا ایسا ہی ہو گا۔۔۔"دونوں نے رضامندی ظاہر کی تھی۔

"آخر شمشیرخان کی پوتی آرہی ہے اس پورے جاگیر کی مالکن اور اس سفید حویلی کی شہزادی،جاؤ احکم سائیں اس پورے گاؤں کو دعوت دو کی کل ان سب کا سفید حویلی میں آیت دانیال خان کی آنے کی خوشی میں دعوت ہے اور غریبوں اور مسکینوں میں خیرات تقسیم کر دو،،اور پورے حویلی کو دلہن کی طرح سجاؤ کسی چیز کی کمی نہیں ہونی چاہیے۔۔"دادا حضور نے فخر اور خوشی سے احکم کو حکم دیا تھا۔

"جو حکم دادا حضور۔۔۔"احکم نے ادب سے سر جھکا کر کہا اور حکم کی تکمیل کرنے چلے گیا تھا۔

"دادا حضور ہمارے لیے کوئی حکم ۔۔۔"مسکان نے بھی ادب سے پوچھا تھا۔

"آیت کا کمرا اپنی نگرانی میں اچھے سے صاف کروایں۔"

"جی دادا حضور ۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

★★★

"مسکان آپی یہ اپنی سجاوٹ کیوں ہورہی ہے۔۔" ہر طرف سجاوٹ ہوتے دیکھ اس نے لاعلمی سے پوچھا تھا

"حنان سائیں آپ خود گیس کرے۔۔۔"مسکان نے مسکرا کر کہا تھا۔

"ہوں) ایک ہاتھ کی انگلی تھوڑی پر رکھ کر (نہ ہمارا جنم دن ہے) مسکان نے گھور کر دیکھا(نہ دادا حضور کا نہ آپ کا اور نہ ہی احکم بھائی شاہ کا پھر اتنا سب کچھ کیوں۔۔۔؟"پریشان پریشان سا اپنی بڑی براؤن آنکھوں کو چاروں اور دیکھ کر بولا تھا۔

"ارے ہمارے ننھے سائیں کسی کا جنم دن نہیں ہے۔۔" احکم نے اندر آتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا۔

"وہی پوچھ رہے ہیں بھائی شاہ۔۔۔"اس نے آنکھوں کو میچے کر کہا تھا۔

"وہ دراصل آیت گڑیا سائیں آرہی ہیں اس لیے اتنی تیاریاں ہو رہی ہے۔۔"احکم نے اس کے سر پر ہلکے سے چپیٹ لگاتے ہوئے کہا تھا۔

"کیا آیت آپی آرہی ہیں سچی ، اور آپ ہمیں اب بتا رہے ہیں ۔۔"اس خوشی اور خفگی سے کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہم سب کو بھی تھوڑے دیر پہلے معلوم ہوا ہے چھوٹے سرکار۔"احکم نے پیار سے کہا کیونکہ وہ حنان سے بہت پیار کرتا ہے اور ویسے ہمارے حنان سائیں ہر کسی کو عزیز ہیں۔

"اچھا ٹھیک ہے معاف کیا پر آپ کو ہمیں اپنے ساتھ ابھی شہر لے جانا ہو گا جب آپ جایں گے۔"

"اچھا ٹھیک ہے چھوٹے سرکار۔۔۔"

"ہم جاکے شیرو کو بتاتے ہیں کی آیت آپی آرہی ہیں۔۔"پھر ہمارے حنان صاحب سب کے ارے ارے کو نظرانداز کے پھر سے بھاگ گئے تھے۔

احکم بھائی شاہ آپ کو اس کی ہر بات نہیں مانی چاہیے دن بدن بگڑ رہا ہے۔۔ "مسکان نے خفگی سے کہا تھا۔

"گڑیا ہم ہے نہ آپ پریشان نہ ہو وہ صرف شرارتی ہے ۔۔۔"احکم نے پیار سے اپنی پیاری بہن کو سمجھایا تھا۔

"اچھا آپ یہاں سب دیکھو ہمیں دادا حضور سے کچھ کام ہے ہم مل لے۔"

"جی"

★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"شیر و شیر و تمہیں معلوم ہے۔۔"حنان سائیں بھاگتے ہوئے سیدھا اپنے شیر و)ارف گھوڑا (
کے پاس آئے ۔۔

"یہ ایک بڑا سا اسطبل ہے جہاں ہر نسل کے خوبصورت گھڑے ہیں۔یہ جگہ سفید حویلی
سے کچھ دور واقع ہے جہاں ہر طرف ہرے بھرے چھوٹے گھاس ہیں اور ایک بڑا گول سا
باؤنڈری نما شکل ہے جہاں احکم ، دادا حضور، اور حنان گھڑ سواری کرتے ہیں۔

شیر و حنان کے گھوڑے کا نام ہے جو کے سفید رنگ اور اعلیٰ ترین نسل کا ہے ۔۔

)گھوڑا سمدار پستانیہ جانور ہے۔ یہ جانور اسپاں خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ گھوڑوں کی
ارتقاء کا عمل ساڑھے چار

کروڑ سے ساڑھے پانچ کروڑ سال کے دوران ہوا ہے۔ لگ بھگ چار ہزار ق م میں انسانوں
نے پہلی بار گھوڑے کو پالتو بنایا

تھا۔ 3000 ق م سے گھوڑوں کوعام طور پر پالا جا رہا ہے۔ اس وقت تقریباً تمام تر گھوڑے
ہی پالتو ہیں لیکن جنگلی گھوڑوں کی ایک نسل اور پالتو گھوڑوں کو دوبارہ آزاد کرنے سے پیدا
ہونے والی نسلیں پالتو نہیں۔ انگریزی زبان میں گھوڑوں کے خاندان کے لیے الگ سے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اصطلاحات بنائی گئی ہیں جو ان کے دورانِ حیات، جسامت، رنگت، نسل، کام اور رویے کو ظاہر کرتی ہیں۔

گھوڑوں کی جسمانی ساخت اسے حملہ آوروں سے بچ کر بھاگنے کے قابل بناتی ہے۔ گھوڑوں میں توازن کی حس بہت ترقی یافتہ ہے۔ گھوڑے کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر دونوں ہی انداز سے سو سکتے ہیں۔ گھوڑے کی مادہ گھوڑی کہلاتی ہے اور اس کا زمانہ حمل 11 ماہ طویل ہوتا ہے۔ گھوڑے کا بچہ پیدا ہونے کے کچھ ہی دیر بعد کھڑا ہونے اور بھاگنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ زیادہ تر پالتو گھوڑوں کو 2 سے 4 سال کی عمر میں زین اور لگام کی عادت ڈال دی جاتی ہے۔ 5 سال کا گھوڑا پوری طرح جوان ہوتا ہے اور اوسطاً گھوڑوں کی عمر 25 سے 30 سال تک ہوتی ہے۔

عام رویے کی بنیاد پر گھوڑوں کی تین نسلیں شمار ہوتی ہیں۔ گرم خون والے گھوڑے رفتار اور برداشت کے حامل ہوتے ہیں۔ ٹھنڈے خون والے گھوڑے عموماً کم رفتار لیکن سخت کاموں کے لیے موزوں ہوتے ہیں۔ نیم گرم خون والے گھوڑے مندرجہ بالا دو اقسام کے ملاپ سے پیدا ہوتے ہیں۔ عموماً ان گھوڑوں کو گھڑ سواری اور دیگر خصوصی مقاصد کے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لیے الگ الگ نسلوں کے ملاپ سے پیدا کیا جاتا ہے۔ دنیا میں اس وقت گھوڑوں کی 300 سے زیادہ اقسام ہیں جو مختلف کام سر انجام دیتی ہیں۔

انسان اور گھوڑے مل کر مختلف کھیلوں میں اور مقابلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ روز مرہ کے کام کاج جیسا کہ نفاذ قانون کے ادارے) پاکستان(، زراعت، تفریح اور علاج کے لیے بھی ان کو استعمال کیا جاتا ہے،بھارت کے بعض علاقوں میں اب گھوڑوں کوشادی،بیاہ میں دولہے کی سواری اور دُلہن کی ڈولی کے لیے بھی استعمال کیاجاتاہے۔ قدیم زمانے سے ہی گھوڑے کو جنگوں میں استعمال کیا جاتا رہا ہے جس کی وجہ سے گھڑ سواری اور گھوڑے کو قابو کرنے کے لیے بہت سارے طریقے وضع کیے گئے ہیں۔ گھوڑوں سے بہت سی مصنوعات بھی حاصل کی جاتی ہیں جن میں گوشت، دودھ، کھال، بال، ہڈی اور حاملگھوڑی کے پیشاب سے کئی ادویات بھی کشید کی جاتی ہیں۔ پالتو گھوڑوں کی خوارک، پانی اور دیکھ بھال انسانی ذمہ داری ہوتی ہے اور عموماً مالکان اپنے گھوڑوں کی دیکھ بھال کے لیے طبیبوں اور ان کے کھروں کی دیکھ بھال کرنے والے ماہرین کی خدمات حاصل کرتے ہیں۔(

حنان کے سوال پر شیرو نے نہ میں گردن ہلا کر ہنہنایا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"دادا حضور کی پوتی آیت آپی آرہی ہیں ۔ تمہیں پتا ہے میں انہیں دیکھنے کے لئے بہت آکسائیڈ ہوں ، بچپن سے سنا ہے ان کے بارے میں ۔۔۔"وہ خوشی خوشی شرو کو بتارہا تھا۔

"اچھا میں چلتا ہوں مجھے احکم بھائی شاہ کے ساتھ شہر جانا ہے ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا بائے۔"

جلدی جلدی سب بتا کر احکم کے پاس بھاگتا ہے جو حویلی سے نکل کر جیپ میں بیٹھ رہا تھا

"آگ ئے اپنے شیرو کو خبر رسائی کر کے ۔"احکم نے مسکرا کر چھیڑا ۔۔۔

"جی بلکل آپ کو معلوم ہے وہ میرا سب سے اچھا دوست ہے ۔۔۔"اس نے بھی فخر سے کہا ۔۔

"اچھا جی چلیے ہم جا رہے ہیں"

"جی جی ۔۔۔ اور میں بھی"

"ہاں جی چھوٹے سرکار ہمیں معلوم ہے۔"

★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اماں سائیں خبر ملی ہے آیت آرہی ہے ۔۔"سفید لباس میں ملبوس چہرے پر سفید ڈوپٹے سے مصلہ باندھے ہاتھوں میں تسبیح لیے بڑے سے تختے پر بیٹھیں اپنی بڑی بہو کی باتیں سن رہی تھی جب انہوں نے آیت کے بارے میں کہا ۔۔۔

"ہاں معلوم ہوا منسی بتارہا تھا کی شمشیر خان نے دعوت بھی رکھی ہے۔۔"دادی شاہ کی شائستہ اور نرم آواز میں کہا۔۔

"اماں سائیں یہ دشمنی کب ختم ہوگی دس سال۔۔۔ دس سال سے ہم نے آیت کو نہیں دیکھا ، میں بے چین ہوگی ہوں ایک بار اسے دیکھنے کے لیے ، اپنے سینے سے لگانے کے لیے دس کی تھی جب اس پر انتی قیامت گزری ، اور پھر۔۔۔۔"بڑی بہو دکھ سے بولتی آخر میں رو دی، کتنی عزیز تھی انہیں آیت اپنے بچوں سے بھی ذیادہ تھی بھی تو ان کی پیاری دوست اور نند کی بیٹی۔۔اسے روتا دیکھ دادی شاہ اس کے اور ہوئی اور سر پر ہاتھ رکھا۔

"بس کر پگلی تیری تو وہ دوست کی بیٹی ہے میری تو وہ بیٹی کی بیٹی ہے مجھ سے پوچھ مجھ پر کیا گزرتی ہے ، کتنی بے چین ہے میری ممتا بس ایک بار اسے دیکھنے کو اسے سینے سے لگانے کے لیے ایک بار اس دیکھ کر اپنی بیٹی کو محسوس کرنے کی، میری بیٹی بے وجہ مر گی میری آیت اکیلے ہوگئی،پر نا تو تیرے شوہر کی انا ٹوٹ رہی ہے اور نا ہی اس شمشیر خان کا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گھمنڈ، اگر ایک شیر ہے تو دوسرا سواشیر۔۔"دادی شاہ گیلگور لہجے میں بولتی پھٹ پڑی جسے بڑی بہو بھی ڈر گئی کہاں کرتی تھی وہ اس لہجے میں بات ۔۔۔

"اماں سائیں اگر وہ میرے شوہر ہیں تو آپ کے بیٹے بھی ہیں۔۔بڑی بہو نے خفگی اور جتاکر کہا مطلب آپ کے بھی کچھ لگتے ہیں۔۔

Hey everyone what's up.....

"ارے ارے یہ گنگا جمنا یہاں کیوں بہہ رہاہے۔۔"حزیفہ نے اندرآتے ہوئے شرارت سے دادی شاہ کے گلے میں ہاتھ ڈال کر بولا ، باتیں اس نے نہیں سنا تھا۔۔

"یہ لڑکے پڑے ہٹ زرا جو شرم ہو ، ہمارے زمانے میں لوگ جب گھر میں داخل ہوتے تھے تو سب پر سلامتی بھیجتے تھے اور ایک یہ آج کل کی نسل ہے زرا جو مہذب ہو۔۔"دادی شاہ نے بات بدلتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔۔

"ارے ڈارلنگ کس کمبخت نے کہا کی آپ کا زمانہ چلا گیا میں تو آج بھی آپ کے حسن میں رفتار ہوں۔۔"اس ایک ہاتھ پکڑ کر لوفر انداز میں کہا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اس کے اسطرح کہنے پر وہاں موجود بڑی بہو اور ملازمین سب کی دبی دبی ہنسی گونجی ،ایک یہ اور خزیمہ وہی تو تھے دادی شاہ کو چٹ کرنے والے حزیفہ ملک بڑی بڑی گرئں سرمئی آنکھوں والا جن میں ہمہ وقت شرارت رعب ہوتا ہے

"آئے چل ہٹ شیریر نہ ہوتو۔۔"دادی شاہ نے مصنوئی رعب سے کہا البتہ محظوظ ہوئی۔۔

"نہ ڈارلنگ ایسے نہ بولو کچھ کچھ ہوتا ہے ۔۔۔۔"ان کے ڈوپٹے کو پکڑ کر شرمانے کی ایکٹنگ کر کے بولا۔۔

"ہاں دادا شاہ مت بولے کہیں آپ سے بھائی شاہ نکاح نہ کرلے۔"اندر لان میں کی طرف آتی سویرا نے بھی شرارت سے حزیفہ کو دیکھ کر بولی۔۔۔

"استغفار، یہ فوزیہ دیکھ تیرے دونوں بچوں نے بے شرمی میں اول درجے کے استاد ہیں۔بس میرا خزیمہ پتر ہی سمجھدار اچھا اور شریف ہے پر پتہ نہیں پردیش میں جاکے بھول بیٹھا ہے۔۔"دادی شاہ نے خزیمہ کو یاد کر کے غم اور دکھ سے کہا۔۔

"بلکل دادی شاہ اٹھارہ گھنٹے میں مجھے تو بھائی کی آواز بھی یاد نہیں ۔۔"حزیفہ نے شرارتی آنکھوں سے کہا، اس کا اشارہ کل رات کے فون کال پر تھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"حزیفہ بھائی شاہ تنگ نہیں کرو۔ دادی شاہ کو بلکل درست بول رہی ہیں مجھے تو خزیمہ بھائی شاہ کا چہرہ بھی یاد نہیں آخر اٹھارہ گھنٹے بھی کچھ ہوتے ہیں ۔۔۔"سویرا مصنوئی ہمدردی سے کہا ساتھ حزیفہ کو آنکھ بھی ماری ۔۔۔

"دیکھ فوزیہ تیرے دونوں بچوں مجھ بوڑھی کا مزاق بنارہے ہیں۔"دادی شاہ نے ناراضگی سے فوزیہ بیگم سے کہا۔۔۔

"حزیفہ سویرا تنگ نہیں کرو، ویسے اماں سائیں مجھے بھی خزیمہ یاد نہیں۔"فوزیہ بیگم نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔

"بہو تم بھی۔۔"دادی شاہ منہ کھولے ان تینوں ڈرامے باز کو دیکھ رہی تھی۔

"دادی شاہ کا چہرہ دیکھ کر تینوں ہنس دیے جو اب خفگی سے دیکھ رہی تھی۔۔"

"ارے دادی شاہ آپ پریشان نہ ہو خزیمہ بھائی شاہ جلد واپس آجائیں گے اور اگر نہیں آئے تو میں ہوں نہ ڈارلنگ۔۔"حزیفہ نے مناتے ہوئے کہا۔۔۔

"بدمعاش۔۔۔"دادی شاہ نے اب چپیت مار کر کہا۔۔

"آہ ہ ہ ہ ڈارلنگ لگتا ہے ۔۔۔"

سب نے افسوس سے سر کو ہلایا اور ہنس دیے ۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اچھا اماں سائیں ہمیں باورچی خانے میں کچھ کام ہے ہم چلتے ہیں اور تم چلو ہمارے ساتھ۔۔۔"فوزیہ بیگم نے دادی شاہ سے اجازت لیتی سویرا کو گھور کر بولی۔۔

"ایک تو امی شاہ آپ ہمیشہ ہمارے پیچھے پڑی رہتی ہیں۔۔۔"سویرا نے منہ بسور کر کہا۔۔

"ایسے نہیں کہتے ہیں بیٹا سسرال میں ورنہ ساس نے جھاڑو سے مارنا ہے جو یہاں آپ نہیں کھائی ہیں۔۔۔"دادی شاہ نے شفقت سے سمجھاتے ہوئے آخری میں شرارت سے کہا۔۔

"دادی شاہ سسرال صرف ہمیں نہیں آصفہ اور حمیرا نے بھی جانا ہے۔۔ "سویرا نے منہ بسورے کہا۔۔

"پہلی بات تو حمیرا ابھی چھوٹی ہے اور رہی بات عاصیفہ کا تو اس کے لیے اسکی ماں ہے اور اب بس تم چلو میرے ساتھ اور اب بحث نہیں۔۔"فوزیہ بیگم نے سخت لہجے میں کہا جس کی وجہ سے سویرا کی آنکھوں میں آنسو آگیا۔۔

"اماں شاہ یار ابھی سویرا بھی بچی ہے خبردار جو آپ نے میری پھول جیسی بہن کو ڈانٹا)حزیفہ نے سویرا کو گلے لگاکر بھائیوں والے رعب اور محبت سے کہا ، ان دونوں بھائیوں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کی جان جو تھی(اور اس گھر میں ابھی نوکر بہت ہیں اس لیے اب دوبارہ آپ سویرا کو باورچی کھانے میں جانے کا نہیں بولے گی۔"

"تم کہہ ایسے رہے ہو جیسے میں ماں نہیں دشمن ہو اوں۔۔"فوزیہ بیگم نے خفگی سے کہا۔۔

"کیسے باتیں کرتی ہیں اماں شاہ آپ تو ہماری زندگیوں کانور ہیں۔۔۔"دونوں نے جلدی سے ماں کے پاس جاکر ہاتھ پکڑ کر کہا،کہاں برداشت تھا ان کی پیاری اماں ناراض ہو جائے۔۔۔

"جانتی ہوں اب ذیادہ مسکی نہ لگاؤ۔۔"دونوں کے ہاتھ کو دیکھ کر وہ مسکرا کر بولی ، ان کے پیار کو دیکھ کر دادی نے صادق دل سے دعا دی۔۔

★★★

"ساری تیاریاں مکمل ہوگئی احکام سائیں ۔۔"دادا حضور نے بیٹھک میں داخل ہوتے ہوئے دریافت کیا ۔۔

"جی دادا حضور ساری تیاری مکمل ہو چکی ہے بس ہم صبح چار بجے نکلے گے شہر کی طرف۔۔"احکام نے ادب سے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔

"ٹھیک ہے تم نکل جانا اور باحفاظت لے آنا تم جانتے ہو یہاں آیت کے لیے کتنے خطرے ہیں.۔۔"دادا حضور نے غم و فکر سے کہا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"دادا حضور ہمارے ہوتے ہوئے آیت گڑیا سائیں پر کوئی خطرہ چھو کر بھی نہیں گزر سکتا ،کیا آپ کو ہم پر یقین نہیں ؟؟؟"

"ہمیں آپ پر بہت عتبار ہے تبھی آپ ہمارے ساتھ کھڑے ہیں احکام سائیں آپ ہمیں بہت عزیز ہیں اس لیے ہم آپ سب کے لیے فکر مند ہیں۔"

"آپ فکر نہ کریں دادا حضور ابھی اس بازو میں بہت ہمت ہے ہم اکیلے کافی ہیں ہزار دشمن کا سامنا کرنے کے لیے ۔"

"احکام سائیں ہمیں آپ پر فخر ہے ۔"دادا حضور نے محبت سے کہا۔۔

"یہ آپ کی محبت ہے دادا حضور۔ اجازت دے ابھی ہمیں کچھ کام ہے ۔۔"

★★★

"حمیرا حمیرا۔۔۔"

"کیا ہوا ہے عاصیفہ کیوں گھر سر پر اٹھایا ہوا ہے۔۔"آسماں بیگم) عاصیفہ کی امی اور اس حویلی کی چھوٹی بہو ۔۔۔

"ہاں کیا ہوا آصفہ آپی کیا کیا ہے حمیرا نے۔۔۔"کمرے سے نکلتی سویرا نے بھی پوچھا، ضرور کچھ نیا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ماما حمیرا نے ہمارا پھر پرفیوم اور میکپ خراب کر دیا ساتھ میں ہماری فیورٹ ڈریس بھی ۔۔۔"آصفہ نے روتی شکل بنا کر حمیرا کی شکایت کی آج" ہم اسے چھوڑے گے نہیں۔۔۔۔"

"اور حمیرا نے ایسا کیوں کیا؟"آسماں بیگم نے مشکوک نظر سے پوچھا تھا۔

"ہاں ہاں سب ہم ہی کرتے ہیں اور وہ پھاپھے کٹنی تو کچھ کرتی ہے نہیں ہے بڑی معصوم ہیں نہ میں ہی ایک خراب ہوں باقی سب اچھے ہیں۔۔"چڑ کر منہ بنا کر بولی۔

"ارے یار آصفہ آپی آپ ایسے کیوں کہہ رہی ہیں آپ تو سب سے اچھی ہیں جو ہر بار حمیرا کی غلطی کو نظر انداز کر دیتی ہیں۔"سویرا نے ہمدردی سے کہا۔۔

"یہ تم میری طرف داری کر رہی ہو یا طنز۔"

"نہ میری مجال جو آپ یعنی عاصیفہ ارباز ملک پر طنز کروں۔"

آسماں بیگم اسکی شرارت سمجھ کر مسکراہٹ دبا گیں۔

"بلکل آصفہ ارباز ملک ہوں میں ۔۔"اس نے غرور سے کہا تھا۔

"بلکل اسی لیے آپ حمیرا کو معاف کر دے ویسے بھی آپ آصفہ ارباز ملک ہیں بھا ئی ملکوں کا دل بہت بڑا ہوتا ہے ۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آسماں بیگم اس کی سمجھداری دیکھ کر مسکرا دی کیسے وہ ہر بار کی طرح اس بار بھی حمیرا کو آصفہ کی عتاب سے بچارہی تھی۔

"ہوں کہہ تو تم سہی رہی ہو ، ٹھیک آپ سب بھی کیا یاد کریں گے،جائے معاف کیا۔۔"یہ کہہ کر عاصیفہ وہاں سے واک آؤٹ کر گئی ۔۔۔

"شکریہ بچہ ، کاش ہمارا کوئی بیٹا ہوتا تو ہم تمہیں اپنی بہو بناتے۔۔"آسماں بیگم نے محبت سے گال چھو کر کہا ۔۔۔

"ارے چاچی شاہ ہم ہیں نہ آپ کے بیٹے ۔۔"حزیفہ جو ابھی داخل ہوا تھا آسماں بیگم کی بات سن کر سیدھا ان کے پاس اکر ان کے گلے میں ہاتھ ڈال کر بولا(کیا آپ ہمیں اپنا بیٹا نہیں مانتی ؟

"مانتی ہوں نہ بیٹا آپ سب تو ہو اس گھر کا چراغ۔۔"انہوں نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو بس اب آئیندہ آپ نے ایسا کچھ نہ کہنا ہے نہ سوچنا۔۔۔" اس نے تنبیہ کی۔

"ویسے ایسا کیا ہوا جو ماحول اتنا رنجیدہ ہے ۔؟"

"وہ بھائی شاہ حمیرا نے پھر آصفہ کو کو پریشان کیا۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اور تم نے ہر بار کی طرح اسے بچایا۔"حزیفہ کی بات پر وہ تینوں کا قہقہہ گونجا۔۔۔

"ویسے ہیں کہاں یہ چھوٹی عافت آج صبح سے دیار نہیں ہوا۔۔۔۔"

"کہاں ہوگی۔ جب آصفہ کو پریشان کرتی ہے۔۔"آسماں بیگم نے الٹا سوال کیا ۔۔۔

"اپنے اڑی بابا کے پاس ۔۔۔۔" دونوں نے ایک زبان کہہ کر ہنس دیے ۔۔۔

"بلکل اور آج ہم ان کا اڑی بابا نکالتے ہیں۔"آسماں بیگم نے غصے سے کہا(ہر بار پریشان کرتی ہے ہر کسی کو۔۔۔۔

"ارے ارے چاچی شاہ ، دھیرج رکھے ابھی وہ بچی ہے ہم سمجھا دیں گے آپ اپنا خون نا جلاے ۔۔۔"حزیفہ نے پیار سے کہا تھا۔

"سب تمہاری اور سویرا کی ہی چھوٹ نتیجا ہے کی وہ اتنی بدتمیز اور شرارتی ہے ۔۔آسماں بیگم نے ہنوز خفگی سے کہا تھا۔

"چاچی شاہ ابھی وہ بچی ہے وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جائے گی ۔۔سویرا نے بھی حمیرا کی سائیڈ لیتے ہوئے پیار سے کہا تھا۔

"وہی تو بات ہے ابھی بچی ہے آگے جانے کیا کریں گی۔۔"آسماں بیگم نے فکرمندی سے کہا ماں جو تھی ۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ فکر نہ کریں چاچی شاہ وہ ہماری بہن ہے اور اس کے لیے آپ پریشان نہ ہو جب تک اس کے بھائی ہیں ہماری بہنوں پر کوئی آنچ نہیں آئے گی۔۔"حزیفہ نے بڑے بھائیوں کی طرح کہا تھا۔

"ہاں بیٹا اس لیے تو بی فکر ہوں۔دچھا آپ دونوں باتیں کریں ہمیں ذرا باورچی کھانے میں کچھ کام ہے ، شام کا اہتمام کرنا ہے"

"ٹھیک ہے چاچی شاہ۔۔۔"دونوں مسکرا کر کہا جن کی گھر کی دونوں بہوں کو ہمیشہ باورچی کھانے کی ہی پڑی رہتی ہے۔۔

★★★

اڑی بابا تمہیں معلوم ہے آج پھر آصفہ آپی نے ہمیں اپنا گاگلز دینے سے منا کیا، پھر ہم نے ان کا پورا میکپ اینڈ پرفیوم شہید کر دیا۔)بڑی بڑی گریں سرمئی آنکھوں جس میں ہر وقت چلاک لومڑی اور شرارتی جن کی بہن موجود رہتی ہے کالے لمبے بال سفید گلابی رنگ کی ہماری حمیرا ارباز ملک اپنی تمام تر معصومیت + شرارت سے ہر کسی کو ہنسنے پر مجبور + پریشان کردیتی ہیں اور ذیادہ تر ان کے خوش اخلاقی کا فیض سے فیضیاب آصفہ ارباز ملک ہی ہوتی ہیں ، اب چھوٹی یہ نوازش نہیں کریں گی تو کون کرے گا۔۔۔۔۔۔۔ ہیں نہ۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ابھی اپنے پیارے کبوتر ہاں جی اڑی بابا اور کوئی نہیں ایک کبوتر ہے پر ان کے سامنے کوئی ان کے پیارے اڑی بابا کو کبوتر بول کر دیکھاے بیچارہ ساری زندگی کسی کبوتر کو نہیں دیکھے گا۔

ہاہاہا ہاہاہا ہاہاہا

"اڑی بابا تمہیں پتا ہے اب وہ پورے گھر کو سر پر اٹھا ہو گا اور ہمیشہ کی طرح سویرا بجو نے ہمیں بچایا ہو گا ۔۔"

ہاہاہا ہاہاہا

"ویسے تمہیں پتا ہے نہ ہماری عاصیفہ آپی کتنی بیوقوف ہے ۔۔"

ہاہاہا ہاہاہا

"ہر بار کی طرح بولی ہوں گی میں آصفہ ارباز ملک ہوں جاؤ معاف کیا کیا یاد کرو گی۔"

ہاہاہا ہاہاہا

"سچی آپی بڑی بیوقوف ہے۔۔"

ہاہاہا ہاہاہا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"حمیرا سائیں آپ کو سویرا سائیں بولا رہی ہیں۔۔ایک ملازم نے آکر ادب سے اطلاع دی۔حمیرا نے ایک تیکھی نظر اسے دیکھا۔

"بانو بیگم آئیندہ جب ہم اپنے اڑی بابا سے بات کریں تو ہمیں بیچ میں نہیں ٹوکنا ورنہ ہم تمہارے بال کاٹ دیں گے۔"منہ پھولا کر سختی سے بولی تھی۔

"جی جی حمیرا سائیں۔"بچاری بانو نے تھوک نگلا اور اپنی اس دس سالہ مالکن کو دیکھا جو شکل سے جتنی معصوم ہے عقل سے اتنی ہی شیطان، کوئی بھروسہ نہیں اپنے بات پر عمل کر دے۔

"کہتے ہیں نہ ان کی معصومیت پر نی جاؤ"

"ٹھیک ہے جاؤ۔ ہم آرہے ہیں۔"بس پھر کیا بانو بیگم ایسے غائب ہوئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ ۔۔

اس کی پھُرتی دیکھ کر ہنس کر اڑی بابا سے مخاطب ہوئی

"اچھا اڑی بابا ہم چلتے ہیں پھر آئے گی اوکے اپنا کھانہ اچھے سے کھانا بائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تم نے سنا شمشیر خان کی پوتی آیت دانیال خان واپس آرہی ہے۔

)کسی نے راز داری سے کہا(

آنے دو اسی کا تو انتظار تھا مجھے اتنے سالوں سے) کسی اور نے نفرت سے کہا(

سالی ایک بار واپس آئے سارے حساب برابر کروں گا ان ملکوں اور خان سے) کسی اور نے غصے و نفرت سے کہا(

میں سنا ہے کافی خوبصورت تھی تو اب تو اور خوبصورت جوان ہو گئی ہو گی۔)پہلے والی آواز نے مکار مسکراہٹ سے کہا(

سالی دس سال کی تھی تب بھی بہت خوبصورت اور دلکش تھی۔)دوسری والی آواز نے حسرت و کمینگی سے کہا(

ایک بار واپس آلینے دو ساری حسرتیں پوری کریں گے۔)تیسرے آواز نے مکاری پن سے کہا اور وہ تینوں ہنسنے لگے(

★★★

"احکم بھائی شاہ پلیز نہ ہم بھی آپ کے ساتھ چلے گئے آیت آپی کو لانے۔۔"بچارے حنان صاحب کب سے منت کر رہے تھے پر احکم کے جانب سے نو لیفٹ کا بورڈ لگا ہوا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"حنان اب اگر تم نے مذید احکم بھائی شاہ کو پریشان کیا تو ہم دادا حضور سے آپ کی شکایت کر دیں گے۔"مسکان کب سے اس کی ڈرامائے کو دیکھ کر اکتا گئی تھی اس لیے چڑ کر بولی تھی۔

"ہاں ہاں بلکل ہم آپ دونوں کے بھائی تھوڑی ہیں آپ سب ہم سے پیار تھوڑی کر تے ہیں، اگر آج مما بابا ہوتے تو ہماری ساری خواہش پوری کرتے ۔اب بس ایک ہی حربہ بچا تھا اور وہ تھا اموشنل بلیک میل۔۔۔ جس میں ہمارے حنان سائیں نے ساری ڈگریاں حاصل کیں ہے۔۔

"حنان۔۔۔"دونوں بھائی بہن نے ٹرپ کر کہا۔

"کیا ہم دونوں آپ سے پیار نہیں کرتے،یہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں۔۔مسکان نے آنکھوں میں آنسو لیے خفگی سے کہا۔۔

"دیکھو حنان اور بتاؤ کیا ہم نے کبھی آپ کی کوئی خواہش رد کی، کبھی آپ کو بلاوجہ ڈانٹا یا مارا بولو جو آپ ایسا کہہ رہے ہیں۔۔۔"احکم نے سنجیدگی سے استفاضہ کیا۔۔

"نہیں احکم بھائی شاہ ایسا نہیں ہے۔۔"اس نے سر جھکا کر شرمندگی سے کہا۔

"ہمیں معاف کر دے ہمارا آپ دونوں کو ہرٹ کرنے کا بلکل ارادہ نہیں تھا۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کوئی بات نہیں حنان ۔ لیکن جب میں کسی بات کے لیے منا کروں تو اس کا مطلب اس بات کے پیچھے کوئی جواز ضرور ہے ۔"احکم نے پیار سے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے سمجھایا۔

"جی احکم بھائی شاہ۔"

چلو اب آپی سے سوری کرو آپ نے انہیں ہرٹ کیا ہے۔

"سوری مسکان آپی پلیز روئے نہیں آپ روتے ہوئے نہیں اپنے نام کی طرح مسکراتے ہوئے اچھی لگتی ہیں۔"اس نے شرمندگی + معصومیت سے مناتے ہوئے کہا جس پر احکم اور مسکان دونوں ہنس دیے تھے۔

"یہ ہوئی نہ مسکان آپی والی بات۔۔۔۔"

)احکم احمد خان دانیال شمشیر خان کے دوست کے بیٹے ، دانیال خان اور ان کی زوجہ آفرین کے موت کے ساتھ ان کی) احکم کے والد احمد خان(کی جان چلی گئی تھی۔ اچانک موت کا صدمہ انکی بیوی) احکم کی امی (سے برداشت نہیں ہوا اور وہ ٹھیک حنان کے جنم سے کچھ دن بعد اس دنیا سے رخصت کر گئی۔ جس کی وجہ سے شمشیرخان نے ان سب کو اپنے پاس رکھ لیا کیوں کی اس وقت وہ غمگین تھے اور آیت کو بھی وہ باہر بھیج چکے تھے اس لیے ان سب کو انہوں نے اپنی دسترس میں لے لیا۔ شمشیر خان کے لیے وہ ان کا بیٹا ہے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

۔ ہر کام وہی دیکھتا ہے انکا۔ وہ نہایت کم گو اور سنجیدہ مزاج کا حامل ہے۔ مسکان اور حنان میں اس کی روح بستی ہے۔ دادا حضور میں وفا و عتباری اور آیت بھی اسے بلکل مسکان کی طرح پیاری ہے ۔۔۔۔۔ تو یہ تھی ہمارے احکم کی شورٹ اسٹوری۔۔۔۔خیر دل کس میں بستا ہے یہ آپ خود سوچے۔۔۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔ ہاہاہاہا

★★★

"حزیفہ بھائی شاہ آپ نے کبھی سوچا ہے کی سفید حویلی اور لال حویلی میں اچانک دشمنی کیوں ہوگئی؟" حمیرا اور سویرا حزیفہ کے کمرے میں بیٹھے بات کر رہے تھے جب سویرا نے تجسس سے پوچھا۔"

"آہستہ بولو ورنہ اگر ابا حضور نے سن لیا نہ تو سمجھو گ ئے۔"حزیفہ نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔

"بھائی شاہ ہم آپ کے کمرے میں ہیں اور اس حویلی میں ہر کسی کا کمرا ساؤنڈ پروف ہے ۔۔"سویرا نے اسکی ڈر پر افسوس سے چھوٹ کی۔۔

"ہاں پھر بھی دیواروں کے کان ہوتے ہیں۔"حمیرا نے بھی ناقص معلومات دی۔۔

"اچھا۔۔۔"اس نے دانت پیس کر دونوں ڈرامے باز کو دیکھ کر کہا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جی ہاں۔۔"وہ دونوں بھی صدا کے دھیٹ۔۔

"اچھا مزاق چھوڑے اور بتائے ایسا کیوں ہوا؟ اچانک دشمنی ہوگئی۔۔"سویرا نے ناسمجھی اور تجسس سے پوچھا۔۔

"مجھے کچھ نہیں معلوم۔۔۔ میں اس وقت بارہ یا تیرہ سال کا تھا۔ مجھے کچھ سہی سے نہیں پتا پر اچانک جھگڑا ہوا تھا شاید کیوں معلوم نہیں۔۔)حزیفہ سوچ سوچ کر بول رہا تھا(پھر سڈن پھوپھی شاہ اور پھوپھا شاہ کی ڈیتھ ہوگئی۔اور دادا حضور نے آیت کو بھی پتا نہیں کہاں بھیج دیاکسی کو بھی نہیں معلوم۔۔۔ خیر تمہیں پتا ہے تم میں آیت آصفہ بہت مستی کرتے تھے اور خزیمہ بھائی شاہ اور احکم بھائی شاہ کو خوب پریشان کرتے تھے۔۔۔"حزیفہ اداس مسکراہٹ کے ساتھ بتا رہا تھا۔

"ہم اور اس کے ٹھیک ایک سال بعد خزیمہ بھائی شاہ بھی لندن چلے گے اور اب تک واپس نہیں آئے) سویرا نے اداسی سے کہا(ہم۔۔"حزیفہ نے بس اتنا کہا۔۔

دونوں نے چونک کر حمیرا کو دیکھا جو اب بڑے بڑے جمائی لے رہی تھی۔ ان کے گھورنے پر۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یار حزیفہ بھائی شاہ یہ آپ دونوں کیا اسٹار پلس کے دکھی فیملی کی طرح برسوں پرانی بات یاد کر رہے ہیں۔جیسے" یہ رشتہ کیا کہلاتا ہے "میں سب کے چہرے پر بارہ بجے رہتے ہیں نہ ویسے ہی لگ رہے ہیں آپ دونوں۔"حمیرا نے بیزاریت + منہ بنا کر آنکھیں نچا کر کہا اور اس کی مثال پر وہ دونوں منہ کھولے صدمے سے اس شرارتی عافت کو دیکھا۔

"اب ایسے مت گھورے میں حمیرا ارباز ملک اور حزیفہ شہباز ملک کی بہن ہوں ڈرتی نہیں ہوں کسی سے ۔۔۔"اس نے دانت دیکھاتے ہوئے اسے اسی کے نام کی دھمکی دی ۔۔۔ واہ کیا دادا گری ہے۔۔

"اچھا جی ۔۔" سویرا نے مسکرانے پر اور حزیفہ نے کہہ کر اتفاق کیا۔۔

"ویسے یہ آپ عاصیفہ کو اتنا پریشان کیوں کرتی ہو؟"اب حزیفہ نے سختی سے استفسار کیا۔۔

"وہ تو ان کی غلطی ہے میں نے کہا گاگلز دے دو ، منا کر دیا کے تم ابھی بچی ہو۔۔"اس نے منہ پھولا کر جواز پیش کیا۔۔

"اچھا تو آپ یہ کریں گی۔۔۔"

سویرا مسکرا کر حمیرا کی کلاس انجوئے کر رہی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"حزیفہ بھائی شاہ وہ غلطی سے گر گیا سچی میں صرف پرفیوم توڑنے والی تھی پر پھر یہ سب بھی ہو گیا۔۔۔"اس نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔۔

"اچھا یہ سب اپنے آپ ہو گیا ٹھیک ہے اب آپ کا اڑی بابا سے ایک ہفتہ ملنا بند۔۔"حزیفہ نے سخت لہجے میں کہا۔۔

"کیا ؟)صدمے سے چور(آپ ایسے کریں گے حزیفہ بھائی شاہ اپنی پیاری + معصوم بہن کے ساتھ۔۔"

"جی جی بلکل میں اپنی شرارتی + عافت بہن کے ساتھ ایسا ہی کروں گا تاکہ آپ دوبارہ آصفہ کو پریشان نہ کریں۔۔۔"حزیفہ نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔۔

"ہر بار تنبیہ کرتا ہوں پر آپ ہے کہ سمجھتی ہی نہیں اب ایک ہفتہ اڑی بابا سے ملنا بند۔۔۔۔"سختی سے منع کیا۔۔

"سویرا آپی۔۔"اس نے مدد طلب نظروں سے سویرا کو دیکھا جس نے اس کی معصوم شکل دیکھ کر حزیفہ سے کچھ کہنا چاہا پر اس نے سختی سے نا میں سر ہلایا تو اس نے کندھا اچکا دیا ۔۔۔ پر حمیرا کا چہرا دیکھ کر پھر سے کہا۔۔۔

"حزیفہ بھائی شاہ معاف کر دے آئندہ یہ دوبارہ ایسا نہیں کرے گی۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں آصفہ یا آسماں چاچی شاہ نہیں ہوں سویرا۔۔۔"

"پلیز حزیفہ بھائی شاہ ایسا نہ کریں سچی میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گی۔۔۔)"منت"(آپ کو تو پتہ ہے جب تک میں اڑی بابا سے بات نہ کر لوں مجھے نیند نہیں آتی وہی تو ہے میرا سب سے پیارا دوست پلیز پلیز۔۔۔۔"

"اوکے ، لیکن اگر دوبارہ ایسا ہوا تو ہم سے بات مت کرنا۔۔۔"اس نے تنبیہ کی۔۔

"جی بلکل ۔۔"اس نے فوراً اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

"ٹھیک ہے اب آپ دونوں جائے رات کافی ہو گی ہے۔۔"

"جی ٹھیک ہے بھائی شاہ شبَ خیر۔۔۔۔"

★★★

"معافی سرکار آئیندہ ایسا نہیں ہو گا۔"

"آئیندہ غلطی کرنے کے لیے تم زندہ رہوگے تب نہ۔۔"کسی نے حقارت و طیش سے کہا۔

"معافی سرکار معافی۔۔۔"کوئی گڑگڑا کر کہہ رہا تھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ائے_ار غلطی کی معافی نہیں سزا دیتا ہے۔۔لے جاؤ اس نمک حرام بدذات کو اور ڈال دو کتوں کے آگے کہ دوبارہ کوئی ائے_ار کو دھوکا دینے کے بارے میں سوچے بھی نہ۔۔۔"اس شخص نے دھاڑ کر کہا، کہ وہاں موجود سب لوگ ڈر گئے۔۔

وہ شخص روتا رہا گڑگڑاتا رہا پر ائے_ار کو اسکی یہ بے بسی سکون دے رہی تھی۔

"پتہ کرو ڑانا یہ کون نیا آفیسر آیا ہے جس کی ایمانداری پھڑپھڑا رہی ہے۔۔"اس نے حقارت و غصے سے حکم دیا۔۔

"جی سرکار۔۔۔۔۔"

"میں بھی تو دیکھوں کون ہے یہ جو مجھ سے یعنی کرائم ماسٹر ائے_ار سے دشمنی لے رہاہے۔۔"اس نے تنفر سے کہا۔۔

★★★

"دادا حضور آپ سوئے نہیں ابھی تک۔۔۔"مسکان دادا حضور کے کمرے میں داجل ہوتی حیرانگی سے بولی۔۔

"بس بیٹا سائیں آیت کی آنے کی خوشی میں نیند نہیں آرہی ہے۔۔"انہوں نے خوشی و غم کی ملی جلی کیفیت میں کہا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ بتائیں آپ کیوں نہیں سوئی ابھی تک اتنی رات ہو گئ ہے۔۔"

"بس دادا حضور ہمیں بھی نیند نہیں آرہی تھی تو سوچا تھوڑا ٹہل لوں، پر آپ کے کمرے کی لائٹ آن دیکھی تو یہاں چلی آئی۔۔۔۔احکم بھائی شاہ بھی ابھی تھوڑے دیر پہلے گے ہیں۔"

"ہوں مل کر گیا ہے۔۔۔آپ بتائیں نیند کیوں نہیں آرہی۔۔۔۔"انہوں نے کھوجتی نظروں سے پوچھا۔۔

"بس دادا حضور آیت آرہی ہے تو سب پہلے کا یاد آرہا ہے ہمارا بچپن ماں بابا، آنی ،بڑے بابا سب یاد آرہے ہیں۔۔۔"اس نے اداسی سے کہا۔۔

"بس بیٹا سائیں سب اللہ سائیں کی مرضی اور حکم سے ہی ہوتا ہے اس کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے جو بندے جاننے سے قاصر ہیں۔۔"انہوں نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔۔

"ہاں دادا حضور آپ نے بلکل درست کہا۔۔"اس نے مسکرا کر کہا۔

"ٹھیک ہے جائے سو جائے رات بہت ہو گی ہے۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

”جی دادا حضور لیکن پہلے آپ چلے سوئے چلے آپ کی صحت ویسے ہی سہی نہیں رہتی اوپر سے آپ کی لاپرواہی۔۔۔“انہوں نے مسکرا کر اسے دیکھا جو اس گھر میں سب کا کتنا خیال رکھتیں ہے پھر اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بیڈ پر دراز ہو گے۔مسکان نے لائٹ بند کر کے اپنے کمرے کا رخ کیا۔۔۔

”کاش دادا حضور وہ سب نہ ہوتا تو سب کتنا اچھا ہوتا۔۔۔“اس نے محض سوچا اور اپنے کمرے کی لائٹ بند کر کے بیڈ پر لیٹ گئی۔

★★★

Uk

London

at 11:00am

Heathrow international airport in London

وہ سب کے گلے لگ رہی تھی کیوں کہ آج وہ جاجو رہی ہے جن کے ساتھ اس نے دس سال کا سفر طے کیا جنہوں نے اسے اپنی بیٹی کی طرح پالا آج وہ ان قیمتی لوگوں سے دور اپنے دادا حضور کے پاس جارہی ہے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

)میں آیت دانیال خان اپنو کی ماری آج پھر ان کے پاس جارہی ہوں(

مسٹر نصرالدین اور مسز نصرالدین اسے اپنے گلے لگائے پیار سے ہدایت و دعا دے رہے تھے۔

)جن کی وجہ سے مجھ سے میرے ماں باپ ہمیشہ کے لیے دور ہو گ ئے(

اس کی پیاری دوست حمنہ اسکے گلے لگی کتنی ہی دیر رو رہی تھی اور واپس آنے کا وعدہ لی رہی تھی۔

)انسان غیروں سے ہمیشہ جیت جاتا ہے پر اپنے اسے ہرا اور تھکا دیتے ہیں(

اب وہ ایرپورٹ کے اندر ان سب کو بائے بول کر اپنی ٹیکٹ جیک کراروی تھی۔

)میں آیت دانیال خان انہی لوگوں میں سے ہوں(

اب اس کی بورڈنگ ہو رہی تھی۔

)آج میں پھر اس دیس میں واپس جارہی ہوں جہاں مجھے سگے رشتوں کے دو پہلو معلوم ہوا(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسکی جہاز کی اناؤنسمینٹ ہونے پر اس نے ایک بار پیچھے مڑ کر دیکھا ہمیشہ آگے بڑھنے کے لیے۔۔۔ ہمیں اگر آگے بڑھنا ہے تو ایک بار پیچھے ضرور دیکھنا چاہیں ماضی کی غلطیاں ہمیں مستقبل کو سنوارنے میں مدد کرتی ہے۔

)میں ایک بار پھر وہاں جارہی ہوں پر اس بار ہارنے نہیں جیتنے سب کچھ سہی کرنے جو بگڑ گیا ہے انہیں سنوارنے(

اب وہ جہاز میں اپنی سیٹ پر بیٹھ کر سیٹ بیلٹ باندھ رہی تھی۔۔

)کتنی عجیب جیت ہو گی میری میں جیت کر بھی ہار جاؤں گی بھلا اپنو سے بھی کوئی جیتا ہے انسان ہر کسی سے جیت سکتا ہے پر اپنے ایسے لوگ ہیں جہاں جیت بھی ہمیشہ ہار کی صورت میں ملے گی۔ میں اب ہارنے سے نہیں ڈرتی کیونکہ میں آیت دانیال خان نے اپنی چھوٹی سی زندگی میں ہی اپنا سب سے قیمتی چیز ہار گئی۔۔۔(

جہاز اب اپنی اڑان بھر کر آسمانوں میں سفر کر رہا تھا اور آیت کے لیے ایک نئے سفر کا آغاز۔۔۔

)وہ ہے میرے ماں باپ(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جہاز اب انڈیا کے شہر چندیگڑھ میں تمام مسافروں کو ان کی منزل تک پہنچا چکا تھا پر آیت کی منزل اس سے بہت دور ہے ابھی۔۔۔۔

)ماں باپ دنیا کے وہ نعمت ہے جو زندگی میں ایک ہی بار ملتے ہیں جن کا کوئی نعم البدل نہیں(

وہ جہاز سے اتر کر باہر آرہی تھی اس نے دیکھا ایرپورٹ کے بیچ سامنے بہت سے لوگ اپنے رشتے دار اور بھائی بہن ماں باپ سے مل رہے تھے اور وہ ان لوگوں کے ہجوم اکیلی۔۔۔۔

)اور میں اس نعمت سے دس سال کی عمر سے محروم ہوچکی ہوں(

اس نے دیکھا احکم اسی کے طرف آرہا تھا اس نے مسکرا کر خوش آمدید کیا پر وہ مسکرا بھی نہ سکی۔۔۔

)پر میں جانتی ہوں شاید اللہ تعالیٰ کی اس میں کوئی بھلائی ہو گی اور میں اب اپنے اس نئے سفر میں اسی کے بھروسے اپنی نئی داستان کا آغاز کروں گی اور اپنے ماں بابا کو انصاف دلاؤں گی(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

احکم اسے لیے پارکنگ ایریا میں آگیا اور اسے بیٹھا کر سامان دکی میں رکھ کر خود فرنٹ سیٹ پر ڈرایور کے ساتھ بیٹھ گیا اور آیت اپنا سر سیٹ سے ٹیک کر آنکھیں بند کر لی۔

گاڑی اب حویلی کے راستے کی طرف گامزن ہے کتنی ہی خوبصورت یادیں درد بن کر یاد آئی تھی ماں ، بابا، ماما، آنی، نانی، دادا حضور، مسکان عاصیفہ، سویرا، حزیفہ ، اور ۔۔۔۔۔۔۔ دو موتی آنکھوں سے گر کر بالو میں جذب ہو گ ئے۔

اس نے آنکھیں کھول کر کھڑکی سے باہر دیکھا ہرے بھرے لہلہاتے کھیت ، پگڈنڈی اب سڑک بن گئ سب کچھ نیا اور بدل گیا ، گاؤں کی مسجد تک پر کچھ نہیں بدلہ تو وہ آیت کے اندر کا غم ۔۔۔۔۔

گاڑی اب سفید حویلی کے مین گیٹ پر آکر رکا)میری گڑیا اس سفید حویلی کی شہزادی ہے (اس نے گاڑی سے اتر کر چارو اور دیکھا اسے ایسا محسوس ہورہا ہے جیسے اس کے ماں بابا اس کے بہت پاس ہوں۔۔۔۔ اس نے دیکھا پوری حویلی اور اطراف کو گلاب اور برقی لائیٹ سے سجایا گیا ہے واقع ایک شہزادی کا استقبال ہو۔)ہماری شہزادی جب راستے میں چلے گی تو راستوں میں پھول بکھرے ہوں گے (اس نے محل نما حویلی کو دیکھا جو آج

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دلہن کی طرح سجایا ہوا ہے)میری گڑیا جب دلہن بنے گی تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے سجاؤں گی(

اس نے آنکھیں بند کر کے ساری یادوں کو پیچھے دھکیلا اور اپنے لیے بانہیں کھولے دادا حضور کے اور ہوکے ان سے لگ کر خوب سارا روئی۔۔۔۔

"بس بس شہزادی۔۔ لاڈو ۔۔۔ رو نہیں اب سب ٹھیک ہوجائے گا۔۔"انہوں نے اسے خود سے لگائے ہوئے کہا پر خود بھی رو رہے تھے۔

"کیسے ہیں آپ دادو۔۔"ان سے الگ ہوتے ہوئے بولی۔

"تمہیں جیتے جی دیکھ لیا اب بلکل ٹھیک ہوں۔۔"دادا حضور نے غمگین لہجے میں کہا۔

"کیسی باتیں کرتے ہیں دادو آپ کا سایہ اللہ عزوجل ہم سب پر ہمیشہ برقرار رکھے، آپ کی عمر دراز ہو۔۔"اس نے فوراً ٹرپ کر انکے ہاتھ چوم کر آنکھوں سے لگا کر کہا۔

"ویسے دادا حضور آپ کا مل کر ہو گیا تو۔۔۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو ہم بھی مل لے۔۔"کب سے خاموش حنان نے اب بڑی تہزیب سے شکوہ کیا"ہم بھی موجود ہیں۔

آیت نے ناسمجھی سے اس تیرہ سے چودہ سال کے لڑکے کو دیکھا۔۔۔۔ اس کی ناسمجھی کو دیکھتے ہوئے دادا حضور نے تعارف کرایا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آیت گڑیا یہ ہیں حنان چھوٹے سائیں احکم اور مسکان کے چھوٹے اور شرارتی بھائی۔۔۔"

"ایک منٹ دادا حضور ہم اپنا انٹروڈکشن خود کرائیں گے آپ کو تو تعارف کرانا بھی نہیں آتا۔۔"حنان نے منہ بسور کر کہا۔

احکم نے گھور کر اس نوٹنکی باز کو دیکھا اور دادا حضور نے مسکرا کر اور آیت نے دلچسپی سے

۔۔۔۔۔

"اسلام وعلیکم میں ہوں حنان احمد خان آپ مجھے خان بابا یا حنان بھی کہہ سکتی ہیں اور اگر آپ کو گھڑسواری کرنی ہو تو مجھ سے کہیے گا میں آپ کو اپنے ساتھ بیٹھا کر شیرو کی سیر کراؤں گا۔۔۔۔"اس پٹر پٹر زبان اور بولنے کا انداز اسے یہ معصوم سا لڑکا مزے اور دلچسپ لگا۔

"وعلیکم السلام اور میں ہوں آیت دانیال خان آپ سے مل کر خوشی ہوئی اور میں آپ کو خان بابا ہی بلاؤں گی اور آپ کی آخری آفر پر غور کروں گی۔۔۔"آیت نے بھی اسی کے انداز میں کہہ کر اس کے گال کو چھوا۔

اس کو پھر سے زبان کھولتا دیکھ احکم نے جلدی سے کہا اور اسے گھورا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اچھا آپ اندر چلے آرام کرلے تھک گئی ہوں گی اتنے لمبے سفر سے ۔۔۔

"سفر تو ابھی شروع ہوا ہے ابتدا میں کون تھکتا ہے۔۔"اس نے صرف سوچا تھا۔

«پہلے مسکان سے مل لو۔۔"دادا حضور نے کب سے خاموش مسکان کی طرف اشارہ کیا۔جو سب کے دیکھنے پر گڑبڑا گئی اس لیے جلدی سے آگے بڑھی تھی۔

"اسلام وعلیکم میں مسکان خوش آمدید۔۔"مسکان نے لگے لگ کر مسکرا کر کہا تھا۔

"وعلیکم السلام، شکریہ اور مجھے معلوم ہے آپ مسکان ہو۔۔۔۔"اس نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

"جی مجھے لگا آپ کو شاید یاد نہیں۔"

"اپنوں کو سب یاد رکھتے ہیں مسکی۔۔۔۔"آیت نے مسکرا کر اس کے مخصوص نام سے پکارا جو وہ خود بولتی تھی۔

"جی۔۔"

"اوو۔ آپ آپی کو مسکی بولتی ہیں اب میں بھی بولوں گا۔۔۔"حنان نے چہک کر کہا تھا۔

"حنان۔"احکم کی تنبیہ بھری آواز سے حنان کی بولتی بند ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے چلیں آرام کرے۔۔"مسکان نے کہا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں چلو بیٹا آپ آرام کر لو۔۔۔"

اور سب اندر حویلی میں آگے سب کو بعد میں ملنے کا کہہ کر مسکان کے ساتھ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

"آپ آرام کریں کسی چیز کی ضرورت ہو تو انٹرکام سے ہمیں بولا لیجیے گا۔۔۔"

"ہم ضرور ،شکریہ مسکی۔۔"

"شکریہ کی ضرورت نہیں یہ ہمارا فرض ہے۔۔۔"

"ہم۔۔"

مسکان کے جاتے ہی اس نے پورے کمرے کو دیکھا بڑا سا صاف ستھرا پنک اینڈ پرپل کلر کا کمرا، بیچ میں بڑا سا گول سائز بیڈ، بیڈ کے اوپر پنک کلر کا چادر، بڑا سا سنگھار میز ، بیڈ کے دائیں جانب ٹو سیٹ صوفہ ، بیڈ کے بائیں جانب ڈریسنگ اینڈ اٹیچ باتھ روم سب کچھ ویسے کا ویسا ہی پر وہ اور اس کی زندگی بدل گئی۔ اس نے گہری سانس لے کر باتھ روم کی جانب ہوئی فریش ہونے، پھر لائیٹ بند کر کے سوگئی کچھ سفر کی تھکاوٹ اور کچھ ذہنی، کی وجہ سے جلدی نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی۔

★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اماں سائیں آیت آچکی ہے کیا ہم اس سے ملنے چلے۔۔)اس وقت بیٹھک میں دادی شاہ فوزیہ بیگم اور آسماں بیگم موجود تھی جب فوزیہ بیگم نے حسرت کہا(

ہاں اماں سائیں بھابھی شاہ ٹھیک کہہ رہی ہیں میرا بھی دل کر رہا ہے آیت سے ملنے کا اتنے سال بعد وہ لوٹی ہے ہمیں ملنے جانا چاہیے) آسماں بیگم نے بھی کہا(۔۔۔

ضرور چلتے اگر وہ شمشیر خان ہمیں بھی دعوت دیتا پورے گاؤں کے لوگوں کو اس نے بولایا پر ہمیں اس نے جھوٹے منہ بھی نہیں کہا)دادی شاہ نے رعب اور غصے سے کہا (اسے اسکی گز بھر لمبی ناک جو عزیز ہے۔

اماں سائیں ہم بڑے ابا حضور سے خفا ہو سکتے ہیں پر آیت کا اس میں کیا قصور، ہم بڑے ابا حضور اور ان کی خفگی کی سزا آیت کو تو نہیں دے سکتے، اگر بڑے ابا حضور نے نہیں بولایا تو کیا ہوا ہم آیت سے ملنے جائیں گے۔۔۔)فوزیہ بیگم نے سمجھاتے ہوئے منت کیا(

تمہیں کیا لگتا ہے بڑی بہو کیا میں اپنی نواسی سے ملنا نہیں چاہتی۔)دادی شاہ نے خفگی سے کہا (ارے میں تو ترس گئی ہوں اپنی آفرین کے قلب کو اپنے سینے سے لگانے کے لیے پر نا تو تیرے شوہر کو مجھ پر رحم آتا ہے نہ ہی اس شمشیر خان کو۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اماں سائیں یہ آپ ہر بار میرا شوہر کیوں کہتے ہیں وہ آپ کے بیٹے بھی ہیں۔۔۔)فوزیہ بیگم نے جتا کر کہا(اور آپ ایک باغ کہہ کے تو دیکھیں۔۔۔ وہ آپ کی بات کبھی رد نہیں کریں گے۔۔۔۔

اگر میری اتنا مانتا تو آج میری آیت میرے پاس ہوتی۔۔۔)دادی شاہ نے بھی جتا کر کہا(

اماں سائیں آپ ایک بار کہہ کر دیکھیں) آسماں بیگم نے کہا(

وہ آپ کی بات کبھی نہیں رد کریں گے۔۔۔

ہم ۔۔۔ ابھی میں ظہر کی نماز پڑھ لوں ، تم اسے میرے کمرے میں بھیجو۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔

★★★

سفید حویلی میں آج چہل پہل معمول سے زیادہ ہے ہر طرف آیت کی آنے کی خوشی نظر آرہی ہے احکم ہر طرف سجاوٹ کو دیکھ رہا تھا کی کہیں کچھ کمی نہ ہو۔ مسکان باورچی کھانے کا اہتمام کروا رہی تھی جب کے حنان شیرو کے ساتھ مست مولا تھا۔

دادا حضور خاص مہمانوں کو ریسیو)خوش آمدید (کر رہے تھے،

اور جس کے لیے یہ سب کچھ ہورہا ہے وہ ابھی تک بیدار نہیں ہوئی۔۔۔۔

اس لیے اسے مسکان جگانے آئی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مسلسل دستک کی وجہ سے اسکی آنکھیں کھلی، کچھ پل اس نے اجنبی نظروں سے چھت کو دیکھا جو کافی اونچا ہے، پھر دھیرے دھیرے جب سب یاد آیا تو اس نے دروازے کو دیکھا جو ابھی بھی بج رہا تھا سائیڈ سے موبائل چیک کیا تو شام کے چار بج رہے تھے بالو کو جوڑے کی صورت دے کر اس نے دروازہ کھلا تو سامنے مسکان کو منتظر پایا، جو سادہ سی تیاری میں کھڑی پر پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

اسلام وعلیکم میں نے شاید آپ کو پریشان کیا پر کیا کریں دادا حضور نے کہا کی آپ کو تیار ہونے کا کہہ دوں تو آپ کو جگانے آگئی، محفل بس کچھ گھنٹے میں لگنے والی ہے تو اس لیے جلدی کریں۔۔۔۔۔

)مسکان نے بلکل اپنے مخصوص انداز میں پٹر پٹر بولنا شروع کر دیا(

وعلیکم السلام اینڈ آرام سے یار میں یہی ہوں۔۔۔۔

)آیت نے مسکرا کر ٹوکا(

اووو سوری۔۔۔)اس نے شرمندگی سے کہا(

ارے کوئی نہیں یہ بتاؤ محفل) فنکشن (کون سی لگنی ہے

)اس نے ناسمجھی سے پوچھا(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ آپ کی آنے کی خوشی میں دادا حضور نے فنکشن رکھا ہے۔۔۔)مسکان نے مسکراتے ہوئے بتایا(

کیا ان سب کی کیا ضرورت ہے یار۔۔۔۔۔

)اس نے بیزاریت سے کہا(

ضرورت کیوں نہیں ہے سفید حویلی کی شہزادی آئی ہے یہ سب تو بنتا ہے ۔۔۔ان کی شان میں)..مسکان نے پیار سے اس کیے گال کو چھوتے ہوئے کہا جس پر وہ جھنپ گئی(

اچھا۔۔۔۔

ارے آپ تو شرما رہی ہیں۔۔۔۔

)مسکان نے چھیڑتے ہوے کہا(

اچھا چلیے جلدی سے تیار ہو جائے۔۔۔

ہم ٹھیک ہے۔۔

آپ بتا دی اگر کچھ کرنا ہے تو ۔۔۔۔۔

نہیں تم رہنے دو ہم کر لے گئے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اچھا ٹھیک ہے آپ تیار ہوئے میں ذرا اس خان بابا کو دیکھتی ہوں پتہ نہیں کہاں ہے ضرور کوئی شرارت کر رہا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ شرارتی بھی ہے ۔۔۔

ہاں جی بہت۔۔ اب آپ تیار ہوئے میں باہر سب دیکھتی ہوں۔۔۔۔

اوکے۔۔۔

مسکان کے جاتے ہی اس نے ڈریسنگ روم کی طرف آکر کپڑے نکالنے لگی۔۔۔۔

"اف نا جانے دادو کو یہ سب کرنے کی کیا ضرورت ہے"

اف۔۔

★★★

حنان کب سے سب دیکھ کر بور ہو رہا تھا۔۔۔ اسکی نظر اچانک ایک موٹے آدمی پر گئی۔۔۔ اور بس ہمارے خان بابا کی شرارتی حس پھڑک اٹھی۔۔۔ اور چہرے پر شیطانی مسکراہٹ لیے اس موٹے آدمی کے پاس ہوا۔۔۔۔

اسلام وعلیکم انکل۔۔۔)حنان نے بڑے ادب سے سلامتی بھیجی(

وعلیکم السلام چھوٹے سائیں۔۔۔)اس آدمی نے موٹی اور بھدی اوز میں جواب دیا(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اچھا انکل میرا نا ایک سوال ہے۔۔۔۔

اچھا وہ کیا۔۔۔

یہ بتائے میرے ہاتھ میں کتنی انگلیاں ہیں؟

)اس نے ہاتھ آگے کر کے سوالیہ انداز میں پوچھا(

بیٹا دس۔۔۔)اس آدمی نے مسکرا کر کہا اور سوچا کتنا بیوقوف ہے پر اسے کون بتائے کے یہ بیوقوف بن گیا۔۔۔۔ ہاہاہا ہاہاہا(

دھت انکل آپ کا جتنا بڑا پیٹ ہے دماغ اتنا ہی چھوٹا۔۔

)حنان نے اس کے موٹاپے پر چوٹ کرتے ہوئے کہا(

کیا مطلب۔۔)اس آدمی نے اس بے عزتی پر گھور کر کہا(

مطلب انکل انگلیاں تو آٹھ ہوتی ہیں باقی دو تو انگھوٹھا ہوتا ہے نا۔۔۔) حنان نے دانت دیکھاتے ہوئے سمجھداری سے کہا(

ہاں ۔۔۔۔ ہاں مجھے معلوم ہے) اس آدمی نے گڑبڑا کر کہا ۔۔۔ کہہ تو صحیح رہا ہے۔۔(

چلیں چھوڑیں ، میں ایک چیز بولتا ہوں وہ بول کر بتائے ، ٹھیک ہے۔

"پکے پیڑ پر پکہ پپیتہ ، پکہ پیڑ یا پکہ پپیتہ"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

چلیں بولیں۔۔۔۔

ہاں ۔۔ ہاں ۔۔۔ بولتا ہوں ، پکے پیڑ پر پکہ کپیتہ۔۔۔

ارے ارے انکل کپیتہ نہیں پپیتہ۔۔

ہاں ہاں وہی ۔۔۔ پکے پیڑ پر پکہ پپیتہ پکہ کیڑا۔۔۔

ارے ارے انکل کیڑا نہیں پیڑ۔۔۔۔

اطراف میں موجود سب اس کی حرکت پر ہنس رہے تھے اور وہ اشارہ آدمی اس وقت کو کوس رہا تھا جب یہ یہاں آیا۔۔۔۔۔

پکے پیڑ پر پکہ کپیتہ ۔۔ نہیں پپیتہ۔۔۔۔

ارے انکل ایسے نہیں میں ایک بار اور بتاتا ہوں ۔۔۔۔

"پکے پیڑ پر پکہ پپیتہ پکہ پیڑ یا پکہ پپیتہ""

ڈن چلیں بولیں۔۔۔۔۔

پکے پیڑ پر پکہ کپیتہ پکہ کیڑا یا پکہ کپیتہ۔۔۔۔۔۔

ہاہاہا ہاہاہا ہاہاہا ہاہاہا ہاہاہا

ہاہاہا ہاہاہا ہاہاہا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اس آدمی نے اب جلدی پھر سے بول گیا۔۔۔ اور پھر وہاں سب کے قہقہے کی آوازیں سنائی دیں۔۔۔۔۔۔

ارے انکل آپ کو تو کچھ نہیں آتا۔۔۔)مصنوئی افسوس سے بول کر واک آؤٹ کر گیا اس کا کام جو ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔ہاہاہا(

وہاں پر موجود سب لوگ ہنس ہنس کر بےحال ہوگے۔۔۔ اور وہ آدمی بس رو دینے کو تھا۔۔۔

دور کھڑا احکم نے افسوس سے سر کو ہلایا اور ہمدردی سے اس آدمی کو دیکھا۔۔۔۔(

★★★

آپ نے یاد کیا اماں حضور) شہباز ملک ایک رعب دار پرسنلٹی کے مدلکاور اس گاؤں کے دوسرے امیر کبیر جاگیر۔۔(

ہاں بیٹھو تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔)دادی شاہ نے رعب اور سنجیدگی سے کہا(

کہیے اماں حضور۔۔۔)انہوں نے ادب سے پوچھا(

وہ آگئی ہے۔۔

کون ۔؟)انہوں نے جان کر بھی انسان بن سے کہا(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شہباز ملک، اسی کوکھ میں نو مہینے رکھ کر جنم دیا ہے تمہیں اور اپنے ہاتھوں سے پالا ہے تو اس لیے مجھے یہ ظاہر نہ کرو کہ میں تمہارے تصورات نہیں جان سکتی۔۔۔۔

)دادی شاہ نے جتا کر کہا(

جی اماں حضور مجھے آپ سے زیادہ کوئی نہیں جانتا پھر اس بات کا مطلب۔۔۔۔)سپاٹ سے انداز میں کہا(

مطلب کا کیا مطلب ہے شہباز ملک ہماری نواسی اور تمہاری بھانجی آئی ہے کیا اس بات کا مطلب سمجھاؤں۔۔۔)دادی شاہ نے گرج کر کہا(

ہاں اماں حضور میری بھانجی آئی ہے وہی بھانجی جس نے مجھے سب کے سامنے قاتل کہا تھا۔۔۔) انہوں نے بھی انہی کے انداز میں کہا(

شہباز ملک کیا یہ تربیت دی ہے میں نے کی تم مجھ سے ایسے بات کرو ۔۔۔) دادی شاہ نے سخت خفگی سے کہا(

گستاخی معاف اماں حضور پر میں وہ سب نہیں بھول سکتا۔۔۔) شرمندگی سے سر جھکا کر اذیت سے کہا(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بیٹا سائیں اس وقت بہت سی غلط فہمی ہو گئی تھی پر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس غلط فہمی کو ختم ہی نا کریں بیٹا وہ اپنے ہیں اپنوں سے اتنا نہیں روٹھنا چاہیے کے وہ آپ کے بنا جینا سیکھ لے ، اس وقت آیت چھوٹی تھی لیکن اب نہیں تم بڑے ہو بڑپن دیکھاؤ) دادی شاہ نے سمجھاتے ہوئے کہا(

میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں اماں حضور پر جب تک بڑے ابا حضور مجھے خود کچھ نہیں کہتے میں نہیں جاؤں گا۔۔۔ اور اگر آپ کو جانا ہے تو آپ چلی جائے۔۔۔)انہوں نے دو ٹوک انداز میں کہا(

ہم تو جائیں گے پر بیٹا وہ آپ کی لاڈلی بہن کی بیٹی ہے کیا آپ کا اس سے ملنے کا دل نہیں کرتا ۔۔۔) انہوں نے سوالیہ انداز میں درد سے کہا(

اماں حضور آپ جائیں ہمیں کوئی اعتراز نہیں ہے۔۔۔)پیار سے ہاتھ تھام کر کہا(

ہماری دوسری بات کا جواب دے شہباز ملک)....دادی شاہ نے اپنا سوال نظر انداز ہونے پر سخت لہجے میں استفسار کیا(

انہوں نے گہری سانس لے کر کہا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اماں حضور ہمارا دل کرتا ہے ہم اس سے ملے اسے پیار کرے آخر وہ ہماری پیاری بہن آفرین کی بیٹی ہے اس کا حصہ ہے پر اس نے ہمارا بہت دل دکھایا ہے ۔۔۔) انہوں نے پیار اور غمگین بھرے انداز میں کہا(

اور آپ جائے ہمیں کوئی اعتراز نہیں ہے۔ ۔۔ اب اجازت دے ۔۔۔)وہاں سے چلے گے(

اللہ سائیں سے دعا ہے ہماری جلد سب ٹھیک ہو جائے۔۔۔

★★★

اسکائے بیلو لونگ فرق میں جس پر جگہ جگہ پنک گلاب بنے ہوئے ہیں پنک ڈوپٹے کو گلے میں ڈالے لائیٹ نیچرل میکپ اور بالو کا میسی جوڑا بنائے اس وہ واقع شہزادی لگ رہی تھی سیڑھیاں اتر کر نیچے آرہی تھی جب سب کی نظر اس پر پڑی یہاں صرف عورتیں ہی ہیں یہ حویلی کے اندر کا منظر ہے جہاں صرف عورتیں ہی ہیں سب نے جب اسے دیکھا تو ہر کسی کے نظر میں ستائش ابھری۔۔۔۔۔۔

ڈارک یالو)پیلے (بڑی بڑی آنکھیں جو پورے گاؤں میں کسی کے نہیں ہیں گلابی دودھ جیسی رنگت چہرے پر موجود معصومیت وہ واقع ایک محل کی شہزادی ہے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جس طرح سب اسے دیکھ رہے تھے ایک پل کے لیے ہر کوئی گھبرا جاتا پر وہ آیت ہے اسے ان نظروں کی عادت ہے ۔۔۔

وہ جیسے نیچے پہنچی مسکان سیدھا اس کے پاس آئی۔۔۔

دادو کہاں ہیں۔۔؟

وہ باہر ہیں مردوں کے ساتھ، آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں اللہ سائیں نظریں بد سے بچائے۔۔)مسکان نے ستائشی نظروں سے کہا اور دعا دی۔۔(

شکریہ، تم پیاری ہو اس لیے تمہیں سب پیارے لگتے ہیں۔۔۔

)آیت کے کہنے پر وہ جھنپ گئی(

تو اسکا مطلب آپ پیاری نہیں ہیں۔۔)اس نے جھنپی مٹانے کے لیے سوال کیا(

افکورس میں پیاری ہوں ورنہ یہاں موجود لوگ مجھے ایسے نہ دیکتے۔۔۔) اس نے فخر اور شرارت سے کہا(

اچھا تب سنبھل کے رہیں گا کہیں کوئی آپ کی سانس بنے کی خواہش نہ کر لے۔۔۔)اسکی بات پر آیت کی مسکراہٹ غائب ہو گئی اور اس نے سپاٹ انداز میں کہا(

ہوں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

چلیں آپ کو سب سے ملواؤں ۔۔۔

"ہم۔۔۔

ملنے ملانے کا کام تقریباً دو سے تین گھنٹے میں ختم ہوا ، اور وہ سخت بیزار اور کوفت میں مبتلا ہوگئی تھی ان سب کے گھور گھور کے دیکھنے اور سوالوں سے ۔۔۔۔ اس لیے مسکان کی طرف جھک کر جھنجھلا کر بولی۔۔۔

یہ سب کا ختم ہو گا۔۔

ہمیں بھی نہیں معلوم۔۔۔)مسکان نے بیچارگی سے کہا(

ہم نہیں جانتے ہم جارہے ہیں دادو کے پاس آپ سنبھالے اور دے جواب ان سب کا۔۔۔۔

اس کی بات پر مسکان گڑبڑا گئی

ارے آپ ایسے باہر نہیں جاسکتی ، باہر لڑکیوں کا جانا منا ہے ۔۔۔

کیوں؟)چڑ کر بولی(

کیوں کہ وہاں مرد بہت ہوں گے۔۔۔

ہم نہیں جانتے کچھ ہمیں دادو کے پاس جانا ہے) وہ بضد تھی(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اچھا رکیں ہم احکم بھائی شاہ کے کہتے ہیں۔۔۔

ٹھیک ہے جلدی کرو) اسے بول کر خود سب سے الگ ہو کر موبائل میں بزی ہو گئی مسز نصرالدین کو کال جو کرنا بھول گئی تھی۔۔۔

کیا ہوا گڑیا آپ نے بولایا۔۔)احکم کو ملازم نے آکر اطلاع دی تو وہ اندر سب سے الگ سائیڈ میں آکر مسکان سے ملا۔۔۔(

وہ بھائی شاہ آیت کو دادا حضور سے ملنا ہے ۔۔۔)پریشانی سے بولی(

اچھا۔۔) سمجھنے والے انداز میں(ٹھیک ہے آپ اسے میرے ساتھ بھیج دے کہا۔ ہیں وہ۔۔۔۔۔

اندر کچن سائیڈ کسی سے کال پر بات کر رہی ہیں۔۔ رکیں گے کر آتی ہوں۔۔۔

"ٹھیک ہے پر جلدی۔۔۔

احکم کے ساتھ وہ باہر ایی جہاں بہت سارے بزرگ مرد اور جوان لڑکے تھے ساتھ میں بزی خاتون بھی تھی وہ سیدھا دادا حضور کے پاس گئی اور ان سے باتیں کرنے لگی۔۔۔ جب اچانک سب کی نظر مین گیٹ پر گئی جہاں سے ملک خاندان کی سربراہ ناظرہ بانو) دادی شاہ (اور ان کی بڑی بہو فوزیہ بیگم سویرا اور حزیفہ۔۔۔ اندر داخل ہوئے۔۔۔ ہر طرف

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گہرا سکوت چھا گیا آخر کسے نہیں معلوم ہے کہ ملک اور خان میں بات چیت بند ہوئے زمانہ بیت گیا۔۔ دادا حضور نے سخت تیکھی نظروں سے ان سب کو دیکھا ۔ احکم نے بت بنا دیکھ رہا تھا اسے حیرت ہوئی تھی ان سب کے آنے پر اور خوشی بھی۔۔۔ کتنا خود کو تیار کیا تھا اس نے ک ی ان سب سے بلکل بات نہیں کریں گی۔۔۔ پر سب کو سامنے دیکھ کر جیسے اس کی ہمت ٹوٹ رہی تھی ۔۔۔ اس لیے اس نے اندر کی طرف بڑھنے لگی پر بیچ میں ہی رکنا پڑا۔۔۔۔۔

اس بڑھی سے ملے بنا ہی چلی جاؤ گی آیت۔۔۔۔) دادی شاہ نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا(بس پھر اسکا ضبط ٹوٹا اور وہ بھاگتے ہوئے سیدھا دادی شاہ کے گلے لگ گئی اور اتنی شدت سے روئی کے وہاں موجود سب لوگوں کے آنکھ نم ہوں گ ئے۔۔اتنے سالو بعد اسے اپنی ماں جیسا لمس ملا تھا اسے جیسے سکون محسوس ہورہا تھا۔۔۔۔

باہر کا شور سن کر مسکان اور سب لوگ باہر آگے۔۔۔ مسکان سیدھا احکم کے پاس آئی۔۔۔ بھائی یہ ۔۔۔۔

احکم نے ایک نظر دیکھ کر آنکھوں سے تصلی دی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حزیفہ نے دادا حضور کے پاس آکر ادب سے ان کا ہاتھ تھام کر بوسہ گیا اور سر جھکا دیا مطلب وہ اپنا ہاتھ رکھے ، دادا حضور نے حیرت سے اسکی ضرورت دیکھی پھر آہستہ سے اپنا ہاتھ اسکے سر پر رکھ دیا۔۔۔ وہ جب بھی ملتا ان سے ایسے ہی پیش آتا تھا۔۔۔ احکم سے اس نے مصافہ کیا بدلے میں احکم نے بھی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کیا۔۔۔ اور پھر حزیفہ کی نظر اس کے بگل میں کھڑی لڑکی پر گئی اس نے بھی حزیفہ کو دیکھا حزیفہ نے مسکرا کر سر کو جھٹکا ۔۔۔ اور وہ اسے کیسے بھول سکتی تھی آخر ان کی پہلی ملاقات تھوڑی ہے۔۔۔

احکم بھائی شاہ اگر آپ کو مناسب لگے تو پلیز انہیں اندر لے جائے ورنہ کہیں سیلاب نہ آسائے۔۔۔)حزیفہ نے شرارتً کہا(

احکم نے ایک نظر دادا حضور کو دیکھا جنہوں نے اثبات میں سر کو ہلایا اور اندر چلے گے ۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ ۔سقان گڑیا ان سب کو اندر لے چلیے۔۔۔۔

جی بھائی شاہ۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دادی شاہ تو نیحال سی آیت کا کبھی سر چومتی تو کبھی ہاتھ۔۔۔ اور سب کمرے میں موجود ان کا پیار دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

اماں سائیں ہمیں بھی مل لینے دے ۔

)فوزیہ بیگم نے خفگی سے کہا(

ان کی آواز پر آیت نے انہیں اور پھر پورے کمرے کو دیکھا جہاں مسکان، سویرا، حزیفہ اور فوزیہ بیگم اسے ہی دیکھ رہی تھی ۔۔۔ سب کو اپنے طرف دیکھتا پاکر وہ جھجھک سی گئی۔۔۔ اور اپنی طرف منتظر فوزیہ بیگم کو دیکھا۔)ایک دن میں تمہیں اپنی بیٹی بنالوں گی وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔ (ایک یاد چپکے سے آیا ، ہاں کیسے نہ آتا یہ اسکی فورٹ آنی جو ہیں۔۔۔

آنی ۔۔۔) اس نے آہستہ سے کہا اور پھر ان کے گلے لگی اور سخت سے رو دی۔۔۔۔۔(

آیت میری جان رو نہیں چندا) انہوں نے اسے ساتھ لگائے کہا البتہ خود رو رہی تھی۔۔۔(

آج پکہ سیلاب اے گا) حزیفہ نے بڑبڑایا (لیکن یہ بڑبڑاہٹ ہرگز نہیں تھا اس لیے سب نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

سوری) اس نے ہونٹ دانتوں تلے دبا کر کہا(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خیر ہمارا بھی انٹروڈکشن کرا دے۔۔۔۔۔

آیت پتر یہ ہے خزیمہ اور یہ ہے سویرا۔۔۔)دادی شاہ نے کہا(

واہ کیا انٹرو ہے)حزیفہ نے دی میں سوچا(

جی نانو مجھے معلوم ہے۔۔۔)اس نے مسکرا کر اس اتنا کہا(

پھر سب خاموش ہو گئے جب احکم کے ساتھ دادا حضور اندر آئے۔۔۔

دادو) آیت نے اٹھ کر ان کے پاس آئی اور ان کا ہاتھ تھام کر بولی (ہمیں آپ اور شہبار ماموں سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔

کیا,) انہوں نے کھٹک کر پوچھا باقی سب نے ناسمجھی سے دیکھا(

یہ ہم آپ دونوں کو ساتھ بتائیں گے۔۔۔

انہوں نے سنجیدگی سے اس کے چہرے پر کچھ کھوجا پھر وامی بھر دی۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔

سارے اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھے آخر کیا بات ہے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

فنکشن کے ختم ہوتے ہی سب چلے گئے ۔۔ حزیفہ اور سویرا نے اس سے کافی بات چیت کی ۔۔۔ اس نے بھی کی یہ وہ لوگ تھے جنہیں وہ کبھی بھول نہیں پائی ۔۔ پر قسمت کی ستم ظرفی کی وجہ سے اسے ان سب لوگوں سے الگ ہونا پڑا۔۔۔

★★★

فنکشن کے ختم ہوتے ہی اس نے اپنے کمرے میں آکر فریش ہوکے اس نے دادا حضور کے کمرے کا رخ کیا۔۔۔

ہم کمرے میں آجائے دادو۔۔۔)اس نے دروازہ نوک کر کے کہا(

ہاں گڑیا آجائے آپ کو اجازت کی کیا ضرورت۔۔۔)انہوں نے پیار سے کہا(

وہ کمرے کے اندر آگئی۔۔

ہاں یہ تو ہے پر تہزیب کا بھی خیال کرنا پڑتا ہے نہ۔۔۔دادو

اس کی بات پر وہ صرف مسکرا دیے۔۔۔

ہمیں آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے اور ہمیں معلوم ہے آپ ہماری بات رد نہیں کریں گے۔۔)اس کی آواز میں ایک مان تھا پیار بھرا(

آپ کو کیا کہنا ہے بیٹا آپ بتائے اگر ہمارے بس میں ہوا تو ہم ضرور کریں گے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پہلے آپ وعدہ کرے۔۔۔

کیا بات ہے آیت آپ کہا ہم ضرور پورا کریں گے۔۔۔)انہوں نے ہاتھ میں لی کتاب سائیڈ میں رکھ کر مکمل اسکی طرف ہو کے سنجیدگی سے استفاضہ کیا(

دادو ہم کچھ چاہتے ہیں اور امید ہے آپ ہماری بات مانے گے۔۔۔

بولو۔۔) انہوں نے سنجیدگی سے کہا(

میں چاہتی ہوں کہ احکم کا نکاح سویرا سے کرادے۔۔۔)اس نے کچھ جھجک اور کچھ ڈر سے کہا معلوم نہیں کیاٹھیک ریکشن ہو("

آیت ہم سمجھے نہیں۔۔۔۔)انہوں نے غصہ کنٹرول کر کے تیز آواز میں کہا(

دادو میں احکم اور سویرا کی شادی کروانا چاہتی ہوں۔۔۔۔)اس نے اب کی بار زور دے کر کہا(

اور کیوں۔۔؟)انہوں نے سپاٹ انداز میں پوچھا(

میں آپ کو سب بتاؤں گی پر شہباز ماموں کے سامنے اور اب آپ کو ہماری قسم آپ اب کچھ نہیں پوچھے گے۔۔۔)اس نے دو ٹوک انداز میں کہا(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ٹھیک ہے ہم کچھ نہیں پوچھتے۔۔۔۔)انہوں نے اس کی سنجیدگی اور ضد کو دیکھا تو ناراضگی سے منہ موڑ کر کہا(

دادو۔۔۔۔)پیار سے ہاتھ پکڑ کر پکارا (ناراض نہ ہوئے) اس نے معصوم شکل بنا کر کہا(

اچھا ٹھیک ہے نہیں ہوتے ناراض پر یہ تو بتا دے آخر آپ کو اتنی جلدی کیوں ہے مطلب ابھی آپ کو آئے پورے چوبیس گھنٹے بھی نہیں ہوئے اور چاہتی ہیں ہم ان سب سے ملے کیوں ملے آپ ابھی بتانا نہیں چاہتی اوپر سے آپ چاہتی ہم احکم کی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ لے)....انہوں نے سنجیدگی سے کہا,اس نے تحمل سے ان کی بات سنی(

دادو آپ کو ہم پر عتبار ہے نہ؟)اس نے سوالیہ نظروں سے بس اتنا کہا(

ہاں بیٹا خود سے بھی زیادہ آپ میری زندگی کا سہارا ہو ...میرے بیٹے کی نشانی اس گھر کی رانی)....انہوں نے جذباتی ہوکر جواب دیا(

تو بس یقین رکھے میں سب ٹھیک کر دوں گی).اس نے ان کا ہ ہاتھوں پر بوسہ لے کر آنکھوں پر لگا کی کہا(

""چلیں آپ آرام کرے صبح بہت کام ہے.....

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہاں بیٹا جائیں آپ بھی سوجائے تھک گئی ہوں گئی ,,,,ہمیں آپ نے بڑی مشکل میں پھنسا دیا ہے اب احکم کو کیسے کہے)...دادا حضور نے منہ بسور کر بولے(

آپ ٹینشن نہ لے وہ آپ کا حکم کبھی رد نہیں کرے گا..

ہم جانتے ہیں بیٹا پر رشتے ایسے نہیں جوڑے جاتے.....

دادو سب اللہ سائیں کی مرضی ہے اسکی مرضی کے آگے بندے کی کیا اوقات آپ فکر نہ کریں سب ٹھیک ہوگا اب آپ سوجائیں).....اس گہری بات کی(

ہم جانتے ہیں بیٹا احکم ہمارا کہا کبھی رد نہیں کرے گا.....

اللہ سائیں سب بہتر کرے گا""""...

""آمین""

اس نے ان کے ہاتھ پر بوسہ لیتے ہوئے کہا اور لائیٹ بنو کرکے باہر آگئی ..ابھی اس کا سونے کا کوئی ارادہ نہیں تھا.

احکم جو دادا حضور سے کسی کام سے ملنے آیا تھا اندر کی بات سن کر وی بت بنا کھڑا رہا پھر وہی سے واپس ہولیا۔

آیت نے سیدھا احکم کے کمرے کا رخ کیا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

احکم بھائی ہم اندر آجائیں۔

ہاں آجائیں۔۔۔۔

کیا ہم باہر چل کے بات کریں۔۔۔

جی ضرور)اسکی بات سی تھی رات کے اس پہر وہ اس کے کمرے میں نہیں آنا چاہتی تھی پر بات ضروری ہے(

باہر لان میں اکر جہاں ایک خوبصورت درخت بھی ہے)گاؤں میں اکثر سحن وغیرہ میں درخت ہوتے ہیں(

بولیں۔۔۔۔)احکم نے سپاٹ انداز میں کہا(

یہ ہی کی آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے نہ؟)آیت نے ہاتھ باند کر کہا(

کیا مطلب؟)گڑبڑا کر بولا(

یہی جو آپ نے کمرے کے باہر کھڑے رہے کر ہماری بات سن لی ہے آپ کو اعتراض تو نہیں ہو گا آئی ہوپ)..... اس نے طنزاً کہا (اب میں نے تمہاری مراد جو پوری کردی..... نہیں ..... میرا مطلب ہاں۔۔۔۔ نہیں) اس نے گھبرا کر ہڑبڑا کر بولا(

احکم ہاہاہا ہاہاہا ہاہاہا ہاہاہا)آیت نے قہقہا لگا کی کہا (قسم سے کتنے میسنے ہو تم۔۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آیت سائیں ایسے نہیں بولے میں سیدھا سادہ شریف بندہ ہوں. ۔۔۔۔)اس نے ایک ادا سے کہا(

بلکل کبھی کبھی میں سوچتی ہوں تم زیادہ مہذب ہو یا تمہارا کیپٹن) اس نے طنز کیا.,(

دونوں)احکم نے بتیسی دکھائی(

آیت نے تاصف سے سر کو ہلایا۔۔۔۔

خیر دادو کو منا نہیں کرنا ورنہ جانتے ہو یہاں کیا پلننگ ہو رہا ہے۔۔۔)اس نے سنجیدگی سے تنبیہ کی (خیر میں جانتی ہوں تم کیوں منا کرو گے تمہاری تو ویسے بھی عید ہو گئی۔۔۔۔

جو حکم آیت سائیں)اس نے فرمابرداری سے کہا(

آیت نے آنکھیں گھومائی۔۔۔۔". سدھر جاؤ۔۔۔

یہ تمہارا کیپٹن کب تک نازل ہو گا۔۔۔

جلد ہی)احکم نے گہری مسکراہٹ سے کہا(

اوکے ....اور یہ ٹوٹپیسٹ کا اتنا ایڈ مت دو ورنہ بنا دانت کے دولہا بنو گے)اس نے سنجیدگی سے دھمکی دی(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جو حکم سائیں)احکم نے محفوظ ہوتے ہوئے کہا(

شب_خیر

سر جھٹک کر اندر چلے گئی....

اور ہمارے احکم سائیں بھائی بن بولے مراد مل جائے تو کیا عالم ہوتا ہے ....سوچ لے ....

ہاہاہا ہاہاہا ہاہاہا

فلیش بیک آف"""" سویرا اینڈ احکم""""

ہماری پوری چوڑیاں توڑ دی آپ نے۔۔۔ "اس گاؤں میں ہر سال بہار کے موسم میں یہاں کے سب لوگ مل کر بڑا سا میلا لگاتے ہیں)اکزیبیشن ٹائپ جو اسکول اور کالجیز وغیرہ میں ہوتا ہے (ساری چیزیں ہینڈ میڈ ہوتی ہے پر اپنی خوبصورتی اپنے آپ آج بھی نہر والے پل کے پاس یہ میلا لگا ہوا تھا۔۔۔ حزیفہ کے ساتھ آصفہ سویرا اور حمیرا آئی تھی اور احکم کے ساتھ مسکان اور حنان سب میلا دیکھنے اور چیزیں خریدنے میں مشغول تھے جگہ جگہ اسٹول کی طرح گاؤں کے چند بیوپاری اور باقی دوسرے علاقوں سے آئے تھے بہت سارے دوسرے گاؤں اور شہر کے لوگ بھی اس میلے کو دیکھنے آتے تھے۔۔۔ میلا بہت شاندار جو ہوتا ہے ، سویرا چوڑیوں کو دیکھتے ہی اس طرف چلی گئی وہاں بہت

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سندر سندر ہر رنگ کی چوڑیاں تھی کچھ اون)دھاگے (سے بنی خوبصورت چوڑیاں کانچ کی چوڑیاں اسے بہت پسند آئی ، وہ چوڑیاں لے کے واپس حزیفہ کے پاس جا رہی تھی جب اچانک ہوئے ٹکراؤ سے اس کے ہاتھ سے چوڑیاں چھوٹ کے گر کر ٹوٹ گئی۔۔۔ اور صدمے سے روہانسی آواز میں سامنے والے سے بولی۔۔۔۔

پرپل اینڈ پنک کلر کے کامبینیشن ڈریس میں سر پر پنک اینڈ پرپل مکس کلر کا ڈوبتا سجائے ہاتھوں میں پنک اینڈ پرپل مکس کلر کی چوڑیاں پہنے گریں آنکھوں میں افسوس اور دکھ لیے وہ اس سے دیکھ کر بولی اور پھر جھک کر اپنی قسمت کو کوستی چوڑیوں کو اٹھانے لگی ۔۔۔۔۔ اور وہ فرج ہوا بس ان خوبصورت گریں آنکھوں والی کو دیکھ رہا تھا ۔۔۔۔۔ اس نے اٹھ کر اس اسٹیچو بنے انسان کو ناگواری سے دیکھا ۔۔۔۔

یہ ایسے گھور گھور کے کیا دیکھ رہے ہیں آپ کو معلوم نہیں ہم کس کی بیٹی ہیں ورنہ جرات نہیں کرتے ایسے گھورنے کی۔۔۔۔۔ " سویرا اس کے آگے چٹکی بجا کر ناگواری اور ضبط سے کہا۔۔۔۔۔

اچھا تو آپ ہی بتا دے کس کی بیٹی ہیں؟ "اس کی بات پر ہوش میں آکر ہونٹ دانتوں تلے دبا کر بولا " بیٹا تو گیا۔۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شہباز ملک کی بیٹی ہوں میں آنکھیں نیچے کر کے بات کرو۔۔۔ " گردن اکڑ کر بولی۔۔۔۔

آوووو "اس نے ہونٹوں کو گول شکل دے کر کہا۔۔۔

کیا ہوا سویرا " دور کھڑا حزیفہ نے ان دونوں کو بات کرتے دیکھ کر ان کے پاس آ کے بولا "کیسے ہیں احکم بھائی شاہ۔۔۔ "احکم سے مصافہ کرتے ہوئے اس نے پوچھا جب کے 'احکم 'نام پر سویرا نے حیرانی سے حزیفہ کو دیکھا۔۔۔۔

الحمدللہ۔۔۔" احکم نے ایک نظر شوکڈ کھڑی سویرا کو دیکھا پھر مسکرا کر کہا۔۔ وہ دراصل مجھ سے غلطی سے ان کی چوڑیاں ٹوٹ گئی۔۔ "سوالیہ نظر حزیفہ کو دیکھ کر احکم نے مختصراً بیان کیا۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔" سمجھنے والے انداز میں سر کو ہلایا۔۔

بھائی شاہ میں آصفہ کے پاس جارہی ہوں " نظروں سے ہٹنے کے لیے سویرا نے جلدی کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔ "اُف سویرا تم نے ڈیرنگ بازی بھی کی تو کس کے سامنے۔۔۔ اف "میں نے انہیں پہچانا کیوں نہیں۔۔۔

دو دن بعد ۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ آفتاب سے ملنے راجپوت حویلی آیا تھا جب اندر داخل ہونے پر اسے سحن میں ہی بلیک ڈوپٹے کے ہالے میں وہ معصوم گریں آنکھوں والی دکھی۔۔۔ سویرا یہاں مریم)آفتاب کی چھوٹی بہن (سے ملنے آئی تھی اس سے مل کر اب وہ جارہی تھی جب اندر آتے احکم پر اس کی نظر پڑی وائٹ شرٹ اور بیلو جینس میں ملبوس وجیہہ پرسنلٹی کے ساتھ براؤن آنکھوں میں دوبارہ ملاقات کے چمکتے جگنو لیے وہ اسی کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔ اپنی طرف بڑھتے احکم کو اس نے ناسمجھی سے دیکھا اس جسٹ دو قدم کے فاصلے پر وہ روکا۔۔۔۔۔

اسلام وعلیکم۔۔۔ " احکم نے غور سے دیکھتے ہوئے اسے سلام کیا جس پر سویرا نے ایک قدم پیچھے ہوتے ہوئے جھجھک کر جواب دیا۔۔۔

ویسے بہت عجیب اتفاقً ملاقات ہوئی ہے ہماری " احکم نے بات آگے بڑھنے کے لیے کہا۔۔۔۔

جی۔۔۔

خیر یہ لے آپ کی چوڑیاں۔۔۔ " اپنے ہاتھ میں موجود شاپر جس میں اس نے مسکان کے لیے چوڑیاں لی تھی پر آنکھوں کے سامنے چہرا تو گریں آنکھوں کا ہی تھا۔۔۔ اس کی طرف کرتے ہوئے بولا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جی۔۔۔ مطلب "سویرا نے نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔۔

ارے رکھ لے آپ کے ٹوٹے گئے چوڑیوں کا ازالہ جو مجھ سے ہوا تھا غلطی سے پر ہوا تھا "احکم نے شوخ لہجے میں کہا۔۔۔

ہم یہ نہیں رکھ سکتے آپ کو کیسے معلوم ہم یہاں ہیں۔۔۔ "سویرا نے ناگواری سے کہا ۔۔۔۔۔

احکم نے شاپر سویرا کے ہاتھ کو پکڑ کر تھما دیا اور ہاتھ چھوڑ کر گمبھیر لہجے میں بولا۔۔۔

"دل کو دل سے راہ۔۔۔"

کہہ کر وہاں سے اندر کی طرف چلا گیا اور بت بنی وہی کھڑی رہ گئی اس کے دل کی دھڑکن بہت تیز چلنے لگی تھی " کیا تھا یہ سب کیا کہا اس نے ۔۔۔ اس کا مطلب وہ خوب سمجھتی ہے۔۔۔ یہ سب کب ہوا ۔۔۔ چوڑیوں کو شاپر پر اپنی پکڑ مضبوط کر کے وہ سرعت سے باہر بھاگی ۔۔۔۔۔۔

★★★

صبح کی روشنی اپنے پر پھیلائے ہر سو پھیل چکی ہے کسی کے لیے پیار کی سوغات لے کے تو کسی کے لیے زوال , کسی کے لیے نئ آزمائش لے کے تو کسی کے لیے اس کے صبر کا پھل

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لے کے۔۔۔۔ خیر یہ زندگی ہے اور اس کا کام ہے چلنا چاہے کیسے بھی کسی بھی حال میں بس اپنے دل میں اللہ سے نیک گمان رکھے باقی ہر چیز پر تو وہ ہے ہی قادر۔۔۔۔۔۔۔۔

London (UK)

Alexandra Park

وہ لندن کے ایک پارک میں جوگنگ ڈریس پہنے کان میں بلوٹوتھ لگائے اپنے ناک کے سیدھائی میں بھاگ رہا تھا ساتھ ساتھ بلوٹوتھ پر اپنے امپلوئی)سکریٹری میکائیل (کو انٹرکشن بھی دے رہا تھا۔

"میں نے تم سے کیا کہا تھا؟)اس نے غصے سے پھولی سانس میں رک رک کر استفسار کیا(سوری س آئیندہ نہیں ہو گا۔۔۔)میکائیل منمنایا(

""Michael it's last time , if you make the same mistake again, I will fire you.....

)اس نے غصے سے تنبیہ کی(

Ofcourse sir I will not make the same mistake again.....

)میکائیل نے جلدی جلدی کہا(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

this is better for you.....

اس نے سرد آواز میں کہہ کر فون بند کردیا۔۔۔ اب وہ ایک بینچ کے پاس رک کر بوتل سے دھکن ہٹا کر اپنے چہرے پر ہاتھ اونچا کر کے بوتل کا پانی گراتا ہے اس کی اس حرکت پر پارک میں موجود لوگ اسے ضرور دیکھتے ہیں براؤن بال جو ابھی بے ترتیب سے سر پر گرے ہوئے تھے، نیلی گہری سحر جیسی آنکھیں، دوھیا رنگت جو ابھی گرمی اور پسینے سے سرخ ہوا ہے، اونچا لمبا کستری توانا جسم،۔۔۔۔ ایک بار دیکھنے والا دوبارہ ضرور دیکھتا ہے چاہیے مرد ہو عورت وہ ہر کسی کو اٹریک کرتا ہے۔۔۔ پر وہ ہر کسی سے بے نیاز اپنی دنیا میں مصروف بندہ ۔۔۔۔۔۔ اگر وہ بعض دفع روڈ، سڑا، اور کھڑوس ہے تو بعض دفع پیارا، کیرنگ، لونگ، ہینڈسم بھی ہے ۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ UK کے کیپٹل لندن کے ایک پارک میں موجود جوگنگ کر رہا تھا ۔۔۔۔۔۔۔

" How are you Mr khuzaima...?

)ایک لڑکی جو ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس شکل سے یہی کی لگ رہی تھی مسکرا کر اس کے پاس پہنچ کر گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر پوچھا ۔۔۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا وہ کافی بھاگ کر آئی ہے۔۔۔(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

I'm good Lilli.... What's about you?

)خزیمہ نے مسکرا کر جواب دیا .....تو یہ تھی مس لیلی، خزیمہ اور لیلی نے ساتھ اسٹڈی کی ۔۔۔۔۔۔ جس کی وجہ سے خزیمہ اس سے کافی اچھے سے پیش آتا ہے ورنہ اسے لڑکیوں سے بلاوجہ فرنک ہونا پسند نہیں ہے ۔۔۔۔(

Always happy good fine....

)لیلی نے پھولی ہوئی سانس میں چہک کر کہا ۔۔۔ خزیمہ نے مسکرا کر دیکھا(

تم تو اپنے گاؤں جانے والا تھا تو اب تک نہیں گیا ۔۔۔۔۔؟

)خیر مس لیلی نے ہندی میں ماسٹر کیا ہے آپ سب کو اندازہ ہو گیا ہو گا ۔۔۔۔۔ہاہاہا ۔۔۔(

"نہیں ابھی کچھ پینڈنگ ورک ہے اسے کرنے کے بعد جاؤں گا ۔۔۔۔) اس نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا(

او اچھا۔۔۔ یہ بتاؤ تم میرے شادی میں آئے گا نہ ۔۔۔

Yeh Of course.....Lilli

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

Good because you should come.Ok bye khuzaima see you soon.....

)لیلی نے چہک کر کہا(

Ok bye Lilli.....

"لیلی سے الوداعی کلمات کے بعد خزیمہ نے بھی اپنے گھر کی راہ لی ۔۔۔۔۔"

فریش ہو کر اس نے اپنے لیے ناشتہ تیار کیا اور ساتھ ساتھ اپنے فون پر کسی کو کچھ ہدایت بھی دے رہا تھا۔۔۔۔۔

"Ok I will come in 30 minutes.....

""""اسے اپنے کام خود کرنے کی عادت ہے اس لیے اس نے میڈ وغیرہ کو ہائر نہیں کیا ہے ..... خیر لندن میں سب اپنے کام خود کرنے میں فوقیت دیتے ہیں۔۔۔۔۔

ناشتہ وغیرہ کرکے وہ آفس کے لیے ریڈی ہوا اینڈ آفس جانے سے پہلے اس نے اپنے سیکریٹ روم میں گیا وہاں جابجا ایک خوبصورت تصویر کی پینٹنگ بنائی رکھی تھی)گیس کریں(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں جلد آؤں گا گلابو...۔۔۔)اس نے مسکرا کر اس تصویر کو چھوا اور آفس کے لیے نکل گیا۔۔۔(

★★★

آیت جب تیار ہو کر نیچے آئی تب وہاں مسکان حنان کی کسی بات پر مسکرا کر ناشتہ لگا رہی تھی۔۔۔ دادا حضور احکم سے کوئی بات کرنے میں مصروف تھے۔۔۔۔۔

"اسلام وعلیکم ۔۔۔۔)آیت صوفے پر بیٹھے ہوئے سب کو سلام کیا(

"وعلیکم اسلام۔۔۔۔) سب نے مسکرا کر جواب دیا(

آیت آپی میں آپ سے ایک بات کہوں؟)حنان نے معصومیت سے اجازت مانگی(

آیت دادا حضور کے ساتھ صوفے پر بیٹھ کر حنان کو اجازت دیا۔۔۔

"""جی کہیے۔۔۔

"آپ بہت خوبصورت ہیں اور آپ کی آنکھیں سب سے زیادہ۔۔۔)اس نے شرما کر تعریف کی جس کی بات پر سب ہنس دیے تو وہ جھینپ گیا۔۔۔(

"شکریہ خان بابا، آپ بھی بہت کیوٹ ہو۔۔۔۔)اس کے بال کو بگاڑتی ہوئی بولی(

جی ۔۔۔

ناشتے کے بعد آیت نے دادا حضور کو مخاطب کیا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"دارو ہم کب جائیں گے۔۔)اس نے عجلت میں کہا(

دوپہر میں بیٹا سائیں۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔

آیت آپی آپ چلے ہم آپ کو اپنے دوست شیرو سے ملاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

حنان بھاگ کر آیت کے پاس آیا اور جوش سے بولا۔۔۔

شیرو۔۔؟)سوالیہ نظروں سے پوچھا کہ کون؟(

چلیں تو دکھاتا اور ملواتا ہوں)اس نے ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا(

"اچھا اچھا ٹھیک ہے چلو، مسکان تم بھی چلو ہمارے ساتھ۔۔

جی چلیں۔۔۔

اچھا دادو ہم سب آتے ہیں۔۔۔

جی ٹھیک بیٹا سائیں دھیان سے جایئے گا اور حنان کوئی شرارت نہیں۔۔۔۔)دادا حضور نے

اجازت دیتے ہوئے حنان کو تنبیہ کی۔۔۔(

جی دادا حضور۔۔۔۔۔

★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دو شرارتی سرمئی آنکھیں باورچی کھانے میں گئی اور کچن کیبینیٹ میں کچھ رکھ کر غائب ہو گئی۔۔۔۔

بانو بیگم)جو لال حویلی کی ملازم ہے (باورچی کھانے میں داری شاہ کے لیے تیل گرم کرنے آئی تھی کے کچن کیبینیٹ کو کھولتے ہی اسکی چیخوں سے پورا حویلی وہاں جمع ہو گیا

۔۔۔۔۔۔

"کیا ہوا بانو۔۔۔) فوزیہ بیگم نے پریشانی سے پوچھا جو ابھی بھی چیخ رہی تھی(

چیخنا بند کرو اور بتاؤ کیا ہوا۔۔۔) آسماں بیگم نے ڈانٹے ہوئے کہا(

وہ چھوٹی بہو سائیں۔۔۔۔۔) بانو نے ڈرتے ڈرتے کیبینیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا(

کیا وہ وہ لگائی ہے بانو صحیح سے بتاؤ۔۔۔

ہاں بانو آپی کیا ہوا ہے صحیح صحیح بتائے۔۔۔) سویرا نے نرمی سے پوچھا(

وہ یہاں ایک بڑا سا سانپ ہے ۔۔۔۔)بانو نے کیبینیٹ سے دور ہٹ کر روتے ہوئے کہا(

کیا؟)یہ سب سے بڑی چیخ اب عاصیفہ نے مارا اور سویرا کے پیچھے چھپ گئی اور سویرا بھی ڈر کر دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

چلو سب باہر ۔۔۔۔۔)فوزیہ بیگم نے سب کو باہر کیا، اور ملازموں کو باورچی کھانے میں سے سانپ نکالنے کہا(

"آخر باورچی کھانے میں سانپ کہاں سے آسکتا ہے۔۔۔

بڑی بہو بیگم سائیں سانپ نکلی ہے)ایک ملازم نے اگر مسکراہٹ ضبط کرکے کہا کیوں کی سب کو معلوم تھا یہ کس نے کیا ہو گا(

کیا۔۔)بانو نے چیخ کر کہا اسکی شکل دیکھ کر سب نے بڑی مشکل سے اپنے اپنے قہقہے کا گلا گھوٹا(

یہ سب حمیرا سائیں نے کیا ہو گا وہ پہلے بھی مجھے ایسے پریشان کرچکی ہیں۔۔۔)بانو نے غم و دکھ سے شکایت کی۔۔۔۔اف بچاری کا ۔۔۔۔۔۔

آج ہم حمیرا کو نہیں چھوڑے گے۔۔۔)آسماں بیگم نے غصے سے کہا کر حمیرا کے کمرے کا رخ کیا پر یہ کیا کمرا تو انکا منہ چڑا رہا تھا۔۔""ضرور اڑی بابا کے پاس ہو گی۔۔۔۔۔*"

آج حمیرا لگتا ہے سچ میں گئی)سویرا نے افسوس سے عاصیفہ سے کہا(

ہاں پر بانو کا منہ دیکھا تھا)آصفہ بانو کی حالت یاد کرکے ہنس کر بولی(

ہاں یہ تو ہے)سویرا نے بھی ہنس کر کہا(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

چلو دیکھتے ہیں امی حمیرا کے ساتھ کیا کر رہی ہیں۔۔

ہم چلو۔۔۔۔

★★★

اسطبل میں حنان نے آیت کو اپنے شیرو سے ملایا شیرو بھی جیسے آیت سے مل کر خوش ہوا تھا اس لیے حنان کے ہر بات پر ہاں میں گردن ہلا کر ہنہنا رہا تھا۔۔۔۔

آیت مسکان اور حنان اسطبل میں کھڑے شیرو سے بات کر رہے تھے جب آیت کی نظر دور اسطبل میں ایک گھوڑے پر رک گئی۔۔۔

)بابا مجھے بھی اس گھوڑے کی سواری کرنی ہے یہ کتنا خوبصورت ہے۔۔)ایک چھوٹی سے لڑکی اپنے بابا کے سفید گھوڑے جس کے سر کے بال لال رنگ کے اور تھورے لمبے تھے اور وہ پورے اسطبل میں سب سے خوبصورت تھا" (ضرور میری شہزادی یہ گھوڑا آپ ہی کا تو ہے۔۔۔۔سچی بابا) چھوٹی لڑکی نے آنکھیں میچ کر پیار سے کہا (۔۔۔ بلکل یہ آیت دانیال خان کا ہے۔۔۔ اور اب ہم اپنی شہزادی کو پورا گاؤں اس پر گھومائے گے۔۔۔۔۔۔(گھوڑے کو دیکھ کر آیت کو ایک خوبصورت لمحہ یاد آیا ساتھ ساتھ اسکی آنکھیں بھی نم ہو گئی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مسکان نے اسکا دھیان کہیں اور دیکھا تو اسکی نظروں کا تعاقب کیا۔۔۔

کیا ہوا آیت۔۔۔)مسکان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا(

وہ گھوڑا میرے بابا کا ہے۔۔۔)آیت نے دھیمے آواز میں کہا آواز سے ایسا لگا جیسے نمی گھلی ہو۔۔۔(

مسکان نے اس کے کندھے پر دباؤ ڈال کر ہاتھ ہٹا لیا۔۔۔

آیت اس گھوڑے کی طرف چلی گئی۔۔۔

یہ آیت آپی وہاں کیوں جارہی ہیں مسکان آپی۔۔۔)حنان نے پریشانی سے پوچھا(

وہ اس والے گھوڑے کے پاس)مسکان نے اس گھوڑے کی سمت اشارہ کرکے بتایا(

کیا؟ آپی وہ گھوڑا بہت خطرناک ہے آج تک اسے احکم بھائی شاہ تک نے بھی کنٹرول نہیں کرپایا۔۔۔)چھوٹے حنان نے پریشانی اور فکرمندی سے بتا کر آیت کی اور ہوا(

"آیت آپی یہ گھوڑا بہت خطرناک ہے۔۔۔)حنان آیت کے پاس پہنچ کر کہا جو اب اس گھوڑے کے کھوٹ کو کھول رہی تھی۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا خان بابا۔۔۔۔)آیت نے آرام و اطمینان سے کہا، جب اب وہ گھوڑا کھلنے کے بعد زور زور سے ہنہنا رہا تھا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آیت نے اپنے ہاتھ کو پیار سے اسکے گردن پر رکھ کر پھیرا جس سے گھوڑا آرام سے کھڑا ہو گیا اور آیت کی طرف گردن کرکے دیکھنے لگا اور پھر سر کو اسکے پاس لا کر سیدھا کھڑا ہو کر تھوڑا جھک گیا جس کا مطلب بیٹو)بچارا حنان ہونق منہ کھولے ساری کاروائی دیکھ رہا تھا (مسکان نے مسکرا کر آیت کو دیکھا ۔۔۔ یونو انسان کے اندر وفا ہو یا نہ ہو جانور کے اندر اپنے مالک کے لیے بہت وفاداری ہوتی ہے وہ ان کا مہربان لمس کبھی نہیں بھولتے ہیں چاہیے جتنا بھی وقت کیوں نہ ہو جائے اور آیت ہے بھی تو اس کے مالک کی بیٹی وہ کیسے نہ ادب کرتا، " جانور بہت پیارے ہوتے ہیں اگر ہم ان کے ساتھ پیار سے پیش آگے تو وہ ہمارے ساتھ ہم سے بھی زیادہ محبت اور وفا نبھائے گے"۔۔۔ آیت اسکے اپر بیٹھ گئی تب گھوڑے نے اسے پورے اسطبل اور حویلی کے اطراف کے علاقے کی سر کرائی، واپس اسطبل میں آکر گھوڑا کھڑا ہو گیا۔۔ آیت خوب انجوئے ۔۔۔ اسے سیم اپنے بابا کے ساتھ والا واقعہ یاد آگیا ....سب ملازمین اور احکم کے ساتھ دادا حضور نے بھی یہ منظر بے یقینی سے دیکھا جس گھوڑے کو دانیال خان کے بعد کسی نے بھی اپنے بس)کنٹرول (میں نہیں کر پایا اس گھوڑے کو آیت نے بنا کچھ کیئے اسکی سیر بھی کرلی۔۔۔۔۔۔۔

★★★

"Don't copy paste without my permission."

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

Hiiii Michael .....how are you? And tell me How much the boss scolded you ....

)آفس ورکر تاشہ نے ایک تپا دینے والی ادا سے پوچھا۔۔۔۔(

Fine..... Who said I was scolded by the boss?

)مائیکل نے گھور کر پوچھا۔۔ اب سینیر اور منگیتر ہے تو عزت کا سوال تھا۔۔۔۔(

My dear Michael I'm your fiancée And I'm better known about you what you are doing?

)تاشہ نے اسے آڑے ہاتھوں لیا(

No nothing else baby.....

)مائیکل نے زبردستی مسکرا کر کہا۔۔ اب یہ اور اس کا لیکچر۔۔۔اف(

I said it before but you didn't listen to me---

)تاشہ نے خفگی سے کہا۔۔

Common forget it baby it's not a big issue... this is a place to work . It all happen....

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

)مائیکل نے دھٹائی سے مسکرا کر کہا جس پر تاشہ نے افسوس سے سر کو جھٹکا۔۔۔۔۔۔(

ایسے ہی سیم ہر ایک دوسرے سے بات کر رہا تھا اپنے اپنے کیبن کے پاس ۔۔۔۔۔۔ کیوں کہ آج خزیمہ لیٹ جو آرہا تھا۔۔۔۔۔

اس کے آفس میں اچانک داخل ہوتے ہی سب بوکھلا کر سہی ہوئے ۔۔۔ ایک دم ہی خاموشی چھا گئی پھر جلدی جلدی سب اپنے کام میں بزی ہو گئے۔۔۔ اس ایک نظر سب کی بوکھلاہٹ کو دیکھا اور افسوس سے سر جھٹک کر اپنے کین میں آگیا۔۔۔

مائیکل سیدھا اسکے پیچھے بھاگا۔۔۔۔

""Sir, today is your 10 o'clock meeting with Mr. Chauhan and Miss Hina....

Ok And with someone.?

)اس نے سوالیہ انداز میں رعب سے پوچھا(

Yes sir , but Mr. Raza and Mr. Sharma have some important work to do, so they canceled the meeting.. and At 12 o'clock you have a

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

meeting with clients in Delhi and at 2 o'clock there is an office

---presentation

)اس نے گھبراتے ہوئے بتایا(

Ok.....

)سپاٹ انداز میں کہہ کر لیپ ٹوپ اوپن کرلیا مطلب صاف اب دفع ہو جاؤ(

Ok sir....but sir humbly request Miss Naira wants to meet you.....

)مائیکل نے ڈرتے ہوئے بتایا(

And you know very well what my answer is

)سپاٹ انداز میں جتا کر بولا(

Ok...sir

get it.....----Now you can go..... And Don't bother me for an hour

Ok.....

)مائیکل پھر سے غائب---(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہاں بولو آفتاب۔۔۔۔۔)وہ لیپ ٹوپ پر کام کر رہا تھا جب فون کی آواز نے اس کے کام میں خلل پیدا کیا(

سامنے والی کی بات سن کر اس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکان آئی۔۔۔۔

گڈ ویری گڈ۔۔۔۔ بس بہت جلد ان سب کا کام تمام ہونے کا وقت آگیا۔۔۔۔)اس نے غصے و نفرت سے کہا(

ہاں ٹھیک ہے تم ٹینشن مت لو میں جلد ہی آنے والا ہوں۔۔۔۔۔ اس گیم کو ختم بھی تو کرنا ہے۔۔)اس نے سنجیدگی سے کہا(

ہوں۔۔ ٹھیک بائے خداحافظ۔۔۔

فون رکھ کر وہ ریلیکس انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا سو" مسٹر آے_آر اب باری ہے آمنے سامنے آنے کی۔۔۔۔"

★★★

کون ہے یہ آفسیر جس نے ہماری اتنی گاڑیوں کو پکڑا۔۔۔۔ کس میں اتنی ہمت آگئی ہے ۔۔۔۔) چہرے کو ماکس سے چھپائے ہوئے وہ اپنے ساتھیوں اور ملازموں پر گرج رہا تھا۔۔۔۔(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سرکار معلوم کیا ہے کوئی آفتاب خالد راجپوت ہے ۔۔۔ بہت ہی ایماندار اور قابل آفسیر ہے اور چونکہ خالد راجپوت کا بیٹا ہے اس لیے آج تک کسی نے اسے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔)ان میں سے ایک ملازم نے ڈرتے ہوئے بتا جس پر وہاں پر موجود لیڈرز میں مکمل سکوت چھا گیا۔۔۔۔۔

کیا نام بتایا۔۔۔)ان میں موجود ایک عورت نے پوچھا۔۔۔(

آفتاب خالد راجپوت۔۔۔۔

میں نے تمہیں کہا تھا ۔۔۔ اب جھیلو۔۔۔ اس عورت نے نقاب والے پر چلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

آواز نیچے۔۔۔ تم بھول رہی ہو کس سے مخاطب ہو۔۔۔)نقاب والے نے دھاڑ کر کہا جس پر وہ عورت ڈر کر پیچھے ہٹی۔۔۔۔

سوری۔۔۔ پر میں نے کچھ غلط نہیں کہا۔۔۔۔۔

ڑانا پتا کرو آفتاب کیا کیا جانتا ہے۔۔۔) نقاب والے نے اپنے بھروسے مند آدمی سے کہا(

جی ۔۔۔۔

پھر وہ وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اگر آفتاب کچھ بھی ہمارے بارے میں جانتا ہو گا ڑانا تو اسے اسی پل ختم کر دینا ۔۔۔۔

)اس عورت نے نقاب والے کے جاتے ہی مکاری سے کہا۔۔۔(

"پر سائیں آپ جانتی ہیں وہ اے_آر باس کے کیا لگتے ہیں۔۔۔ اگر باس کو معلوم ہوا تو ہمیں زندہ نہیں چھوڑے گے۔۔۔۔۔)ڑانا نے پریشانی سے کہا(

اور اگر وہ بچ گیا تو تم نہیں بچو گے۔۔۔۔)اس عورت نے درشتگی سے کہا(

جی جی ۔۔۔ سائیں۔۔۔۔)ڑانا نے پسینے کی بوندیں صاف کرتے ہوے کہا۔۔۔(

ٹھیک اب جاؤ۔۔۔۔۔

★★★

حمیرا کے شرارت پر آسماں بیگم نے اس سے پورا سحن صاف کروایا جس میں موقع ملنے پر سویرا نے بھی مدد کیا۔۔۔ گھڑ سواری کے بعد دوپہر میں دادا حضور، احکم اور آیت لال حویلی آئے ۔۔۔۔ جس پر داری شاہ کے خوشی کا کوئی حد نہیں تھا۔۔۔۔۔۔ آسماں بیگم اور فوزیہ بیگم نے خوب اہتمام کیا۔۔۔۔۔۔ دادا حضور ، آیت، شہباز ملک میں کیا بات ہوا یہ صرف احکم جانتا تھا اور کسی کو کچھ نہیں معلوم۔۔۔۔۔ شہباز ملک شادی کے لیے راضی تو ہوئے پر انہوں نے حزیفہ اور مسکان کے شادی کا شرط رکھا جس پر دادا حضور کو یہ بات

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سخت ناگوار گزری پر آیت نے اپنی قسم دے کر یہ بات بھی منوالی۔۔۔۔ ابھی سب بیٹھک میں بیٹھے ہوئے تھے جب شہباز ملک نے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔۔۔

اماں حضور ہم نے کچھ فیصلہ لیا ہے امید ہے آپ خنا نہیں ہوں گی)شہباز ملک نے دادی شاہ کو مخاطب کرتے ہوئے تمہید باندھی(

ہم کیوں خفا ہوں گے بیٹا)داری شاہ نرم و شفقت آواز میں کہا(

ہم نے اور بڑے ابا حضور نے فیصلہ لیا ہے کہ سویرا کا نکاح احکم سے اور حزیفہ کا نکاح مسکان سے کرنے کا۔۔۔۔)انہوں نے ٹھہر ٹھہر کر اپنی بات مکمل کی۔۔۔۔ جس پر سب خاموش ہوں گے تو انہوں بات کو جاری رکھا (اور امید یہاں موجود کسی کو بھی ہمارے فیصلے سے کوئی اتراض نہیں ہو گا۔۔

بیٹھک کے باہر کان لگائی حمیرا شادی کی بات سن کر سیدھا سویرا کے کمرے میں بھاگی جہاں سویرا آیت اور عاصیفہ بیٹھے بات کر رہے تھے۔۔۔۔

یہ خوشی کی بات ہے کہ اتنے دنوں کی ناراضگی بھولا کرتم دونوں نے یہ فیصلہ لیا ہے بھلا ہمیں کیا اعتراض ہو گا احکم اپنا بچہ آنکھوں کے سامنے پلا بڑا ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔)دادی شاہ نے خوشی سے رضامندی دی(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

احکم کے لیے مسکان کی بات شوکڈ سے کم نہیں تھا پر ابھی وہ خاموش رہا۔۔۔۔

تمہیں احکم ہمارے لیے گے مسکان کے فیصلے سے کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔۔۔۔

نہیں دادا حضور، آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔۔۔) احکم نے انکے مان کو اعزاز بخشتے ہوئے کہا(

ٹھیک ہے تو طے ہوا نکاح اس جمعہ مبارک کو ہو گا اور شادی اگلے مہینے کی دس تاریخ کو).....دادا حضور نے سب کو اپنے فیصلے سے آگاہ کیا جس پر سب نے رضامندی اور خوشی دیکھائی۔۔۔۔

کوئی مجھ سے بھی پوچھ لے مجھے کیا چاہیے)کب سے خاموش حزیفہ نے منہ بسور کر کہا(

کیا مطلب؟)سب نے سوالیہ انداز میں پوچھا(

آآآآ مطلب احکم سے پوچھا پر مجھ سے نہیں)حزیفہ نے گڑبڑا کر کہا "اف میں گیا"

اور آپ سے کیا پوچھے)شہباز ملک نے غصے سے پوچھا (کیا آپ کو ہمارے فیصلے سے کوئی اعتراضگی ہے۔۔۔۔

کچھ نہیں، ابا حضور ہمیں آپ کے فیصلے سے کوئی اعتراضگی نہیں ہے ہم تو بس ایسے ہی کہہ رہے تھے دولہا پروٹوکول) حزیفہ نے دانت نکال کہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر کہا(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسکی بات پر سب نے افسوس سے سر کو جھٹکا "اس کا کچھ نہیں ہو سکتا"

"پتا نہیں میری مسکان گڑیا اس چلتی پھرتی لائب شو کو کیسے برادشت کرے گی) "احکم نے افسوس و ہمدردی سے سوچا(

پھر سب شادی اور تیاریوں کو باتیں کرنے لگے۔۔۔۔

★★★

"بنو رے بنو میری چلی سسرال رے

آنکھیوں میں پانی دے گی۔۔۔

دعا میں میٹھی گڑھ گھانی لے گئی۔۔۔۔۔"

حمیرا نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے سویرا کے ہاتھ کو پکڑ کر جھوٹ موٹ کے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی، جس سے عاصیفہ اور سویرا نے ناسمجھی سے دیکھا اور آیت نے دلچسپی سے اس چھوٹی پٹکہ کو۔۔۔۔۔

ہاتھ چھوڑو حمیرا اور کیا گاہ رہی ہو۔۔۔۔)سویرا نے ہاتھ کھینچتے ہوئے گھور کر کہا(

ہاں حمیرا بتاؤ جلدی کون بنو بننے والی ہے۔۔ ہائے کتنا ٹائم ہو گیا شادی دیکھے ہوئے)

عاصیفہ نے ایک حسرت سے کہا(

عاصیفہ آپی ہماری سویرا آپی بنو بننے والی ہیں ۔۔۔۔۔) حمیرا نے ان دونوں پر بم گرایا(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کیا)دونوں نے چیخ کر کہا جس سے حمیرا اور آیت نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگا کر ان دونوں کو گھورا(

پر یہ ناانصافی ہے)عاصیفہ نے منہ پھولا کر احتیاز کیا(

کیسی ناانصافی عاصیفہ۔۔۔۔)آیت نے نا سمجھی سے پوچھا(

نا انصاف تو ہے میں سویرا سے ایک مہینے کی بڑی ہوں تو اس حساب سے پہلے بنو مجھے بننا چاہیے ہےنا....

)عاصیفہ نے سنجیدگی سے کہا جس پر تینوں نے اپنی مسکراہٹ کا گلا دبایا(

ٹھیک ہے عاصیفہ آپی ہم ابھی جا کے بڑے ابا حضور سے کہتے ہیں کہ عاصیفہ آپی اس ناانصافی پر خاموشی اختیار نہیں کریں گی بلکہ مورچا ماچ کریں گی۔۔۔۔۔) حمیرا نے سنجیدگی سے آنکھیں پٹپٹا کر معصومیت سے کہا جس پر عاصیفہ گڑبڑا گئی(

ارے ارے میری پیاری بہن میں تو مزاق کررہی تھی) زبردستی مسکراہٹ سجا کر بولی(

اچھا آپ کہتی ہیں تو نہیں بولتی ورنہ ان دونوں کے ساتھ آپ کا اور آفتاب بھائی شاہ کے ساتھ رخصتی کرادیتے)حمیرا نے کندھا اچکا کہ مصنوعی افسوس اور ہمدردی سے کہا(

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اچھا اب آپ دونوں خاموش رہے یہ بتاؤ سویرا تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے نہ)آیت نے نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا جو اب ٹھنڈے ہوں گے تھے(

فوزیہ بیگم اور آسماں بیگم جو یہی بتانے آئی تھی آیت کی بات پر دروازے پر رک کر سویرا کے جواب کے منتظر تھی۔۔۔۔۔

ابا حضور اور دادی شاہ نے جو بھی فیصلہ کیا ہوا گا ہماری بھلائی کے لیے ہی ہو گا ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے)سویرا نے ایک مان اور فرما بر دار اولاد کی طرح دھیمے لہجے میں کہا جس پر فوزیہ بیگم نے فخر سے اپنی بیٹی کو دیکھا ۔۔۔۔۔(

خوش رہو ہمیشہ مجھے میری بچی سے یہی امید تھی۔ فوریہ بیم اس کے پاس آتی ہوئی بولی۔ سویرا شرما کر ان کے گلے لگ گئی۔

ہمیشہ خوش رہو تم سب اللہ پاک تم سب کا نصیب روشن کریں۔ فوزیہ بیگم نے نم آنکھوں سے سب کو دعا دی۔

تو یہاں کس کے ساتھ نا انصافی ہو رہا ہے۔" آسماں بیگم نے عاصیفہ کو گھور کر کڑی نظروں سے پوچھا جس پر سب نے اپنی مسکراہٹ چھپائی۔

کسی کے ساتھ نہیں ماما۔ "عاصیفہ نے سر نیچے کر کے منمنایا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بیٹا جی پہلے آپ بڑی تو ہو جائے قد آپ کا پانچ فٹ ہے اور دماغ دو انچ کا بھی نہیں۔ اگر آپ کی شادی کرائی نہ تو آفتاب اور اسکی فیملی نے خدکشی کرلینی ہے خوشی میں۔۔ "آسمان بیگم نے اسکی حرکتوں کو یاد کر کے طنزیہ کہا۔

ماما اب میں ایسی بھی نہیں ہوں حمیرا سے تو اچھی ہوں۔ "آصفہ نے اپنی عزت افزائی پر احتیاز کیا۔

یہی بات ہے آپ دونوں کبھی بڑی مت ہونا۔۔ "آسماں بیگم نے اب حمیرا کو بھی گھور کر کہا جس پر اس نے عاصیفہ کو ایسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو "آپ کو تو ہم بعد میں بتاتے ہیں"

آسماں جانے دو تم تو بچوں کے پیچھے پڑگئ ہو چلو ہمیں ابھی بہت سارے کام ہے ساتھ میں بڑی آپا کو بھی ابھی اطلاع کرنا ہے پتا نہیں وہ کیا برتاؤ کرئیں گئ۔ "فوزیہ بیگم ان کی توجہ بچوں سے ہٹاتے ہوئے ان سب کی بڑی پھوپھو اور دادی شاہ کی بڑی بیٹی سرین کو طرف کرائی "یقینً وہ ناراض ہوں گی"

ان کی اس بات پر آیت نے سپاٹ نظروں سے ان کو دیکھا اور وہاں سے بنا کسی کو دیکھیں چلی گئی۔ سب نے پریشانی سے اسکی پشت کو دیکھا "کیا ہوا "سب نے کندھا اچکا دیا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہم دیکھتے ہیں۔ فوزیہ بیگم کہہ کر آیت کے پیچھے ہوئی ۔۔۔۔۔

کیا ہوا گڑیا آپ ایسے کیوں چلی آئی۔۔۔ فوزیہ بیگم اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی۔۔۔۔ " کیا برا لگا، کسی نے کچھ کہا"

نہیں آنی آپ نے یا کسی نے کچھ ہیں کہا بس ہمیں کچھ طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی ہم اب گھر جانا چاہتے ہیں۔۔۔ آیت نے پیار سے کہا۔

کیا ہوا ہے آپ کو بتائے ہم ابھی دوائی لاتے ہیں۔۔ "فوزیہ بیگم نے اس کے سر کو چہرے کو چھوتے ہوئے کہا۔۔

کچھ نہیں آنی بس وہ کل سے سہی سے آرام نہیں کیا ہے نہ بس "آیت کے آنکھوں میں ناجانے کیوں آنسو آگے تھے جسے ضبط کرکے اس نے دھیمے آواز میں کہا۔۔۔

کیا ہوا ہے آیت آپ رو کیوں رہی ہیں "اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر نرمی سے پوچھا۔۔ "آنی "یہ بول کر وہ انکے گلے لگ کر شدت سے رو دی، وہاں آتی آسماں بیگم نے ناسمجھی اور پریشانی سے فوزیہ بیگم کو دیکھا۔۔۔

کیا ہوا چندا بتاؤ کیوں رو رہی ہو ہم سب ہیں نہ آپ کے ساتھ خاموش ہو جائے اور بتائے کیا ہوا۔ "اسکے سر کو تھپتھپاتے ہوئے نرمی سے بولی۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کچھ دیر رونے کے بعد وہ ان سے الگ ہوئی اس کی آنکھیں اور ناک سرخ ہو چکے تھے۔ فوزیہ بیگم اسے لیے صوفے پر بیٹھی اور اسے پانی پلا کر اس کے ہاتھ کو نرمی سے تھام کر بولی

"کیا ہوا؟ اب بتاؤ

کچھ نہیں آنی بس ایسے ہی دل اداس ہو گیا تھا۔ 'اپنے آپ کو سنبھال کر دھیمے آواز میں بولی۔۔۔۔

اور دل کیوں اداس ہو گیا۔ "انہوں نے ہنوز نرمی سے پوچھا۔۔

پتا نہیں "اس نے سب اتنا کہا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے کوئی بات نہیں چلو اب ہمارے ساتھ ہم تمہیں اچھا سا اپنے ہاتھوں سے کھانہ کھلائے گے۔۔۔ آسماں کھانہ لگاؤ۔۔۔۔ "انہوں نے اس کا دھیان بھٹکانے کے لیے پیار سے بولی """جی """"آسماں بیگم لے ایک نظر آیت کو دیکھ کر تھانہ لگوانے چلی گئی۔۔۔۔

چلے۔۔

جی"""

★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آیت کو کیا ہوا۔۔۔ "عاصیفہ نے ناسمجی سے ان دونوں کو دیکھا دونوں نے صرف کندھا اچکا دیا۔۔

چلو دیکھتے ہیں۔۔۔

ہم چلو"""

★★★

کھانا کھانے کے کچھ ٹائم بعد ان لوگوں نے جانے کی اجازت لی چونکہ شادی پورے ایک مہینے کے اندر ہی ہونا تھا اس لیے تیاریاں بہت کرنی تھی۔۔۔

گھر آکرر آیت سیدھا اپنے کمرے میں گھس گئی فلحال اسے تنہائی چاہیے تھی

۔۔۔۔

احکم اور دادا حضور نے مسکان کو جب اپنے فیصلے سے آگاہ کیا تو اس نے خاموشی سے رضامندی دے دی۔۔ دادا حضور نے اسے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا دی اور اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

یہ میں کیا سن رہا ہوں۔۔ 'صبح جب ہمارے حنان صاحب کو یہ بات پتا لگی کے ان کو بنا بتائے انکی پیاری بہن کا رشتہ طے کر دیا گیا ہے تو وہ ناراضگی سے احکم کے کمرے میں داخل ہوا۔۔

اب ظاہر سی بات ہے چھوٹے سرکار سن آپ رہے ہیں ہم نہیں۔۔ "اپنے شرٹ کا کلف لگاتے ہوئے آئینے میں سے اسکی ناراض ناراض شکل دیکھ کر سادگی سے بولا۔۔

اتنا سب آپ لوگوں نے طے کرلیا اور ہمیں بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔۔ "اس کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے غصے سے کہا"

اب تو پتا لگ گیا نہ چھوٹے سرکار پھر نارضگی کیسی "...احکم اپنے جوتے پہنتے ہوئے پیار سے اس کے بال بگاڑ کر بولا"

ہم سے بات نہیں کرے آپ نے ہمیں بلکل پرایا کر دیا ہے وہ بھی ابھی سے۔ "حنان کی ناراضگی عروج پر تھی جس پر اندر آتی مسکان مسکرا دی۔۔۔

ٹھیک ہے نہیں کرتے جیسا آپ کا حکم چھوٹے سرکار۔۔ 'احکم نے دل جلادینے والی مسکراہٹ سے کہا 'ہمیں ابھی شہر جانا ہے کام سے ہم آکر آپ کی ناراضگی دور کرتے ہیں۔۔۔ "اس کے بال بگاڑ کر مسکان کو اشارہ کرکے چلا گیا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہم سے بات نہیں کرے۔۔ 'مسکان کے منہ کھولنے سے پہلے اس سے کہہ کر واک اوٹ کر گیا۔۔ اور وہ پیچھے پکارتی ہی رہے گئی۔۔۔ پھر کندھا اچکا کر خود بھی باہر چلے گئی....

★★★

کیا بات ہے لالے آج کچھ زیادہ ہی خوش نظر آرہا ہے "حزیفہ اپنے دوستوں کے ساتھ جیپ کے اوپر بیٹھا ، اس کے دوست جیپ کے اطراف ٹیک لگائے کھڑے تھے جب ان میں سے ایک نے سوخی سے پوچھا۔۔۔۔

بس یار تیرا لا لا ر دولہا بننے والا ہے "اس نے مسکراہٹ ہوئے ان پانچوں پر دھمکا کیا۔۔۔

کیا ؟

کب؟

کیسے ؟

اور تو ہمیں اب بتا رہا ہے۔۔۔

ارے بس کرو تم سب کل ہی طے ہوا ہے یہ سب۔۔۔۔ "حزیفہ نے چڑ کر غصے سے کہا۔۔۔

ویسے ہماری بھابھی کون ہے "پہلے والے دانت دکھاتے ہوئے پوچھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بیٹا جب شادی میں آنا تب لگ پتا جائے گا ٹھیک اب خاموش ہو جاؤ تم سب۔۔۔۔"
ہاں چلو سب خاموش ہو جاؤ ہمارے دولہے میاں کو دولہن صاحبہ کے ساتھ خوابوں میں ملاقات جو کرنی ہے۔۔۔۔ "اس کے دوست ایک دوسرے سے بول کر ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسنے لگے اور وہ آنکھیں بند کریں بس مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

فلیش بیک""""حزیفہ اینڈ مسکان""""

یہ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔"وہ اپنے دنوں بعد آج نہر کے پاس آئی تھی اسے یہ جگہ بہت پسند ہے یہاں کی خوبصورت سکون بھری خاموشی بہت بھاتی ہے نہر کا شفاف پانی ، پرندوں کی چہچہاہٹ، ہواؤں کی سرسراہٹ فضا میں موجود قدرت کی لازوال ٹھنڈک سکون تسکین خوشبو یہ ساری چیزیں اسے ہمیشہ سے بہت اچھے بھلے لگتے ہیں وہ آنکھیں بند کریں یہ سب محسوس کرکے الگ ہی دنیا میں مگن اطراف سے بے فکر تھی جب اس کے کان میں کسی کی ناگوار آواز آئی اس نے ایک جھٹکے سے مڑ کر دیکھا۔۔۔۔۔ اپنے سامنے موجود ہستی کو دیکھ کر اس کا دل زور سے دھڑکا ۔۔۔۔۔ لب بے اختیار ہلے"حزیفہ "ہمیشہ کی طرح شوخ و چنچل آنکھوں میں ابھی غصہ و ناگواری موجود تھی ۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میں کیا پوچھ رہا ہوں یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔ "وہ جو ایسے ہی نہر کے پاس آیا تھا گھومنے اپنے سامنے پنک اینڈ بلیک کلر کے سوٹ میں ملبوس چہرے پر سجی معصومیت براؤن آنکھوں کو بند کیے وہ اسے ایک الگ ہی دنیا ہی لگی معصوم خوبصورت پری جیسی ۔۔۔۔ وہ اسے دیکھنے میں مگن تھا جب کچھ اوباش نوجوان مسلسل اسے ہی گھور کر آپس میں بات کر رہے تھے اسے بہت غصہ آیا اس نے گھور کر ان لڑکوں کو دیکھ اور ان سب کے اور ہوا ۔۔۔ "فٹافٹ یہاں سے شکل گم کرو اور اگر آئیندہ کسی گاؤں کی لڑکیوں کو غلیظ نظروں سے دیکھا تو ان آنکھوں کو نکال لوں گا آئی بات سمجھ ، اور ایک بات عورتوں کی عزت کرنا سیکھو تمہارے بھی گھر بہن اور ماں ہوں گی کوئی انہیں ایسے گھورے گا تو تم لوگوں کو کیسا لگے گا۔۔۔ عزت کرنا سیکھو۔۔۔ " ان لڑکوں کو پیٹنے کے بعد اس نے وارننگ دی کیوں کی حزیفہ ملک شہباز کا بیٹا ہے اس لیے کوئی بھی ان سب سے پنگا نہیں لیتا پورے گاؤں والے ملک شہباز کی بہت عزت کرتے ہیں اور کچھ ان کا رعب اور شہرت اور دوسروں کی مدد کرنا وغیرہ اس لیے حزیفہ یا ان کے گھر کے کسی بھی فرد کو کوئی کچھ نہیں بولتا ہے وہ سب شرمندگی سے سر جھکائے سب سن کر" سوری حزیفہ بھائی آئیندہ ایسا نہیں ہو گا۔۔ "بولے " ہوں ٹھیک جاؤ " وہ سب وہاں سے چلے گے جب وہ اس کی طرف متوجہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہو و ابھی بھی اسی طرح آنکھیں بند کریں بیٹھی تھی ۔۔۔ اسے جی بھر کے غصہ آیا مطلب اتنی بھی بے خبری ، اتنا سب ہوا پر وہ ۔۔۔اس لیے کچھ غصہ اور کچھ ناگواری سے بولا۔۔ جی۔۔۔ "اس نے ہڑبڑا کر کھڑی ہو کر اٹک کر کہا۔۔۔۔

مسکان یہاں اس وقت کیا کر رہی ہو۔۔"حزیفہ نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔۔۔

وہ میں بس ایسے ہی آئی تھی۔۔۔"مسکان نے گھبرا کر کہا ۔۔۔ اف ایک تو یہ بندہ ہر انداز میں اتنا کیوٹ کیوں ہے"مسکان نے دل میں سوچا۔۔۔ اس کے دوبارہ کھو جانے پر مطلب مسلسل خود کو ٹکر ٹکر دیکھتے پا کر حزیفہ کے ہونٹوں پر ایک جان لیوا مسکراہٹ آئی۔۔۔

نچلا لب دانتوں سے دبا کر اس نے اس کے آگے چٹکی بجائی

کہاں کھو گئی ۔۔۔ "شرارتی آنکھوں سے پوچھا۔۔

آآآ کہیں نہیں ہم چلتے ہیں بہت دیر ہو گئی ہے۔۔۔"اس خفت مٹانے کے لیے جلدی سے کہا اور آگے بڑھنے لگی۔۔۔

اچھا سنو ۔۔۔" حزیفہ نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا جس وہ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔

جی۔۔"مسکان نے نظر نیچے رکھ کر پوچھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آئیندہ اکیلے مجھے نظر نہیں آنا۔۔۔ " حزیفہ نے نے سخت آواز میں تنبیہ کی۔۔

جی۔۔"اس نے نا سمجھی سے دیکھا۔۔

جتنا کہا ہے اتنا کرو مطلب مت جانو۔۔۔ " سخت اور گمبھیر لہجے میں کہہ کر اس کے ہاتھ پر دباؤ ڈالا کر چھوڑ دیا۔۔۔

اب جاؤ۔۔۔"اس کے ہاتھ پر دباؤ بڑھانے سے اس کا چہرا شرم سے سرخ ہو گیا ہاتھ چھوٹتے ہی وہ سرعت سے بھاگ گئی۔۔ پیچھے وہ اس کا گلنار چہرا یاد کر کے اس کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکان آئی۔۔۔۔ " میری زندگی کی مسکان" ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یار خزیمہ بھائی جلدی آؤ یارر

★★★

آسماں ارباز کب تک آرہا ہے کچھ بتایا اس نے ۔۔"دادی شاہ نے آسماں بیگم سے ان کے شوہر کے بارے میں پوچھا۔۔۔

جی اماں سائیں کہہ رہے تھے نکاح سے ایک روز پہلے آجائیں گے۔۔۔"لوگوں کے نام لکھتی آسماں بیگم مصروف سی بولی

اچھا۔۔فوزیہ کس کس کے یہاں ابھی تک نوتا گیا۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اماں سائیں ابھی صرف خالد بھائی شاہ اور چند جاننے والوں کے یہاں گیا۔۔۔"فوزیہ بیگم ملازموں کو ہدایت دیتی کہہ رہی تھی۔۔"ایک کام کرو شام میں سونار کو کہہ آنا دادی شاہ نے بولایا ہے ٹھیک"

اچھا شرین کے یہاں ابھی کچھ بتایا یا اس کے ووالے کا انتظار ہے "دادی شاہ اپنی بڑی بیٹی کی حرکتوں کو یاد کرتی بیزاریت سے بولی

نہیں اماں سائیں کل میں اور شہباز جائیں گے ساتھ نوتا دینے۔۔ "فوزیہ بیگم نے ان کی بات پر مسکرا کر کہا۔۔

اچھا۔۔۔

خزیمہ سے بات ہوئی وہ کب تک آئے گا یا پھر بہن بھائی کے شادی میں بھی نہیں آنا لاڈ صاحب کو۔۔" اماں سائیں نے خفگی سے کہا۔۔

ہاں بات ہوئی کہہ رہا تھا نکاح سے پہلے تک آجائے گا۔۔۔"

اچھا ، آنے دو ایک بار جانے نہیں دوں گی اب چاہے جو کرلے۔۔۔ "دادی شاہ نے غصے سے کہا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہاں اماں سائیں اس بار تو وجہ بھی ہے اسے روکنے کی۔۔ "فوزیہ بیگم نے پراسرار مسکراہٹ سے کہا۔۔۔

ہاں بہو صیح کہا اب سب ٹھیک بھی ہو گیا اب میں آیت اور خزیمہ کے رشتے کا فیصلہ کروا کر رہوں گی۔۔۔ "داری شاہ نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔

جی اماں سائیں۔۔ "تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائی.۔۔

★★★

دونوں گھروں میں تیاریاں زوروں شور سے ہورہی تھی نکاح کو صرف چار دن بچے تھے اور تیاری بہت باقی تھی۔۔۔

آج دادی شاہ کی بڑی بیٹی جو شہباز ملک سے چھوٹی ہیں پر شہباز ملک ان کی بہت عزت کرتے ہیں اس لیے سب انہیں آپا ہی کہتے ہیں آج وہ اپنی دو بیٹی اور ایک بیٹے کے ساتھ آئی تھی اور اتے ساتھ ان کی غم شروع۔۔۔ شرین دادی شاہ کی دوسرے نمبر کی اولاد تھی ہر چیز ملنے کی وجہ سے بہت بدتمیز اور نکچڑی ٹائپ ہیں ان کے بعد ارباز ملک اور پھر سب کی لاڈلی آفرین خوبصورت اور خوب سیرت دل کی خوبصورت انسان ۔۔۔

ہائے اماں سائیں میری تو اس گھر میں کوئی عزت ہی نہیں ہے ب،ٹی اور بیٹے دونوں کا رشتہ طے کردیا اور مجھے کان و کان خبر بھی نہ لگنے دی۔۔۔ "جب سے آئی تھی دادی شاہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کے کمرے میں بیٹھی جھوٹے موٹے آنسو بھا کر فوزیہ بیگم کے ساتھ دادی شاہ کو بھی سخت کوفت کا شکار کر رہی تھی۔۔۔

یہ بس کر شرین تو تو ایسے سوگ منا رہی ہے جیسے ہم نے شادی کر دی اور تجھے بلایا تک نہیں" دادی شاہ کے بیزاریت سے کہا۔۔۔

ہاں آپا میں اور شہباز کل آرہے تھے "فوزیہ بیگم نے دھیمے آواز میں کہا اندر سے وہ بھی سخت چڑ گئی تھی "اف جیسے انہیں نکاح پڑھانا ہے"

یہ رہنے دے فوزیہ کتنا میں تجھے جانتی نہیں ہوں اتنی میری فکر ہوتی تو مجھ پوچھ کر رشتہ طے کرتی۔۔۔" ہائے ان کے غم۔۔۔۔

فوزیہ تم باہر کے کام دیکھوں میں ہوں یہاں "دادی شان نے فوزیہ بیگم کو موقع سے بٹایا "

جی اماں سائیں "انہیں تو بس موقع جاہیے تھا پھر سے غائب۔۔۔

دیکھا اماں سائی تو نے بولا نہیں کی یہ غائب ہائے میری تو کوئی عزت ہی نہیں کوئی اس گھر میں۔۔۔

یہ بی بی بس کر اور یہ بتا کیا بول رہی تھی فوزیہ سے بھلا وہ اپنے بچوں کا رشتہ تجھ پوچھ کیوں کرے۔۔۔ "دادی شاہ نے سخت نظروں سے دیکھ کر کہا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کیا مطلب ہے تیرا اماں سائیں میں نے سوچا تھا سویرا کو اپنی بہو بناؤں گی اور اپنی دونوں بیٹیوں کو اپنے بھائی کے گھر بہاؤں گی پر بھائی نے تو جھوٹے منہ بھی نہیں پوچھا۔۔۔۔۔۔ "

اب اصل باتءء اف یہ عورتوں کی شطرنج۔۔۔،

یہ شرین آج کہہ دیا آئیندہ میں تیری زبان سے یہ بات نہ سنو، خبردار جوتو نے کئی بدسگنی کی اور اگر تو یہ ہی چاہتی تھی تو پہلے کہتی پر اب آئیندہ تیرے زبان پر میں نہ سنو کچھ، اتنے دنوں بعد دونوں خاندان میں سب ٹھیک رہو رہا ہے اس لیے بہتر ہے تو اپنا منہ بند رکھ سمجھی۔۔ "دادی شاہ نے سخت لہجے میں ٹوکا اور تنبیہ کی۔۔۔

پر اماں سائیں۔۔۔

بس جو کہہ سو کہہ دیا اب ایک لفظ نہ سنو میں ، شادی میں آئی ہو تو شادی ہوتا دیکھو اور دعا دو ، اللہ سائیں ضرور تیرے بچو کے لیے اور بہتر سوچا ہو گا سمجھی۔۔۔۔

جی۔۔ "انہوں نے صرف اماں سائیں کے سامنے کیا دماغ میں ان کے کچھ اور ہی چل رہا تھا "میں دیکھتی ہوں کیسے ہوتا ہے یہ شادی، انہہہ ۔۔

★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

یار یہ بڑی پھوپھو جب سے آئی ہیں کتنا ووالا کیا ہوا ہے سچی کس نے بولایا ہے انہیں۔۔۔ "
آصفہ حمیرا سویرا کے کمرے میں بیٹھی پھوپھو شرین کے آنے پر اپنے اپنے تبصرے دے رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں یار آصفہ آپی صحیح کہا وہ اب کتنا کام کرائیں گی۔۔۔۔"ان کی پچھلی بار کا آنا یاد کر کے حمیرا نے ناک چڑھا کر کہا۔۔۔

چپ کرو تم دونوں کسی نے سن لیا تو "سویرا نے ڈانٹے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں تو سن لینے دو ہم کسی سے ڈرتے تھوڑی ہیں۔۔۔ "آصفہ نے نڈر انداز میں کہا ۔۔۔ مطلب بونگی ماری۔۔۔۔

پھوپھو شاہ آپ آئیں بیٹھیں نہ "حمیرا نے آصفہ کے پیچھے دیکھتے ہوئے فل ٹرانس میں کہا۔۔۔

کیا پھوپھو ۔۔ کہاں پھوپھو۔۔ میں تو مزاق کررہی تھی "اس نے پیچھے مڑ کر جلدی جلدی کہا جس پر سویرا اور حمیرا کا قہقہا گونجا۔۔۔۔۔

ہاہاہاہا آصفہ آپی آپ کتنی ڈرپوک ہیں۔۔۔۔ ہم کسی سے نہیں ڈرتے "حمیرا نے نکل کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تم دونوں روکو بتاتی ہوں "پھر تینوں کمرے میں دوڑ دوڑ کر ایک دوسرے کے اوپر پلو سے فائٹ کرنے لگی پورے کمرے کی جالت اتر ابتر ہوچکی تھی۔۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں " اندر آتی پھوپھو شرین نے تینوں کو گھر کر سخت لہجے پوچھا جس پر تینوں کے ہاتھ موجود تکیے ہوا میں ہی رہ گئے۔۔۔۔ تینوں نے اپنے ہاتھ میں موجود تکیے کو نیچے رکھا اور ہڑبڑا کر سہی ہوئی۔۔ " اف یہ کب نازل ہوئی "آصفہ نے کڑ کر سوچا " اف اب کیا ہو گا "سویرا نے خوف سے سوچا "آگئی جاسوسی کرنے "حمیرا نے منہ کا زاویہ بگاڑ کر سوچا۔۔۔

اب ایسے بت کیوں بنی کھڑی ہو تم سب بھوت دیکھ لیا کیا۔۔۔۔ "پھوپھو شرین نے چڑ کر کہا۔۔ ذرا جو فوزیہ اور آسماں نے کچھ سیکھایا ہو۔۔۔۔

ہاں آپ کو "حمیرا نے دھیمے آواز میں بڑبڑاہٹ کی۔۔۔

پھوپھو شاہ آیئے بیٹھیں ۔۔۔ "سویرا نے ہڑبڑا کر پہلے کہا۔۔

اسکے کہنے سے پہلے ہی وہ بیڈ پر آرام سے بیٹھ گئی۔۔۔

کیسی ہیں پھوپھو۔۔ "آصفہ نے نہایت ادب سے پوچھا۔۔ جس پر سویرا اور حمیرا نے آنکھیں پھاڑ کر اس میسنی کو دیکھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ٹھیک ہوں۔۔۔ خیال تو آیا پوچھنے کا۔۔۔ "انہیں نے پھاڑ تھانے والے انداز میں کہا جس پر آشفہ ایک قدم پیچھے ہٹی اور سویرا اور حمیرا نے مسکراہٹ ضبط کیا " پھسنا تھوڑی ہے" کسی ہے میری لاڈو رانی "ان کی بات پر تینوں نے ایک دوسرے کو اور پیچھے مڑ دیکھا " آیا ان کی کون سی لاڈو رانی اب نازل ہوگئی"

پیچھے کیوں دیکھ رہی ہو سویرا یہاں آؤ میرے پاس۔۔۔"

جی میں۔۔۔"سویرا نے بے یقینی سے کہا"

ہاں ہاں سویرا آپی ارف پھوپھو کی اچانک بنی لاڈو رانی جائیں آپ کو بلارہی ہیں " حمیرا اس اور ہوکر گھس کر دھیمے لہجے میں بولی۔۔۔۔

یہ لڑکی کیا کھسر پھسر کر رہی ہے۔۔۔ "پھوپھو نے گھور حمیرا کو دیکھا۔۔۔

کچھ نہیں پھوپھو شاہ۔۔۔ "واہ وہ لاڈو رانی ہم لڑکی اور خود پاتال کی چڑیل۔۔۔۔ حمیرا نے دل میں کڑ کر سوچا۔۔۔

بولیں پھوپھو شاہ ۔۔۔"سویرا نے قریب آکر سر جھکا کر بولی۔۔۔

کیسی ہے میری بیٹی۔۔۔ "انہوں نے اس کے گال کو چھوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی ٹھیک۔۔,"اس نے جھنپ کر کہا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کتنی میسنی ہے یہ پھوپھو شاہ ہم دونوں سے نہیں پوچھا۔۔۔"آصفہ نے حمیرا کے کان میں گھس کر کہا۔۔

صحیح کہا آپی دیکھو کیسے شہد ٹپک رہا ہے ضرور کچھ کال ہے ۔۔۔ "حمیرا نے شکی انداز میں کہا۔۔۔

یہ تم دونوں کیا کھسر پھسر کر رہی ہو۔۔۔۔ جاؤ کچھ کھانے کے لیے لاؤ میرے لیے تمہاری ماؤں نے تو پوچھا ہی نہیں۔۔۔۔

جی جی " ملو تم دونوں تب بتاتی ہوں " ان دونوں کو جادوئی جن کی طرح غائب ہونے پر اس نے دانت کچکچا کر سوچا۔۔۔

میں نے سوچا تھا تجھیں اپنی بیٹی بناؤں گئی۔۔۔ راج کرتی میرے اثرم کے ساتھ پر تیرے باپ نے رشتہ طے کر دیا اور مجھے بتایا تک نہیں۔۔۔ "ان باتیں سن کر سویرا کو چارسو چالیس واٹ کا جھٹکا لگا اور دل میں اس اللہ کا شکریہ ادا کیا کہ ایسا کچھ نہیں ہوا ورنہ ان کا دہشت گرد جیسا بیٹا اس نے جھرجھری لی۔۔۔

پھوپھو شاہ وہ مجھے امی شاہ باورچی کھانے میں بلارہی تھی شاید کچھ کام ہے میں سن کر آتی ہوں اب اجازت دے "ان کی سنے بغیر وہ پھر سے غائب ہو گئی، پیچھے وہ تنفر سے سر کو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جھٹک کر رہے گئی۔۔۔ "ماں بیٹی سب ایک جیسی ہیں پر میں بھی دیکھتی ہوں کیسے ہوتا ہے یہ شادی۔۔۔۔۔

سویرا جلدی سے باہر جارہی تھی جب زور سے کسی سے ٹکرا گئی ایک پل کے لیے اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔

ارے ارے سنبھل کر سویرا۔۔۔ "اثرم نے اسکے سراپے کو خباثت سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ اپنے سامنے اثرم کو کھڑا دیکھ کر اسے سخت غصہ آیا تھا اوپر سے اس کی اندر تک گھر پنے والی نظر اسے ہمیشہ کی طرح ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔

کیا ہوا یہاں۔۔۔ "اچانک حزیفہ کی آواز آئی جس پر سویرا نے شکریہ ادا کیا۔۔۔۔۔

کچھ نہیں حزیفہ میں بس سویرا کو صحیح سے چلنے کا کہہ رہا تھا "اثرم نے ایک نظر حزیفہ کو دیکھ کر سویرا کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

سوری اثرم بھائی شاہ، ہم نے دھیان نہیں دیا۔۔۔ "سویرا نے دھیمے آواز میں شرمندگی سے کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے سویرا جاؤ یہاں سے اور آئیندہ دھیان سے چلنا۔۔۔ "حزیفہ سپاٹ نظروں سے اثرم تو دیکھتے ہوئے سرد آواز میں کہا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جی بھائی شاہ۔۔۔ "سویرا جھٹ سے غائب ہوئی"

حزیفہ کو اثرم ایک آنکھ نہیں بھاتا ہے کچھ اسکی حرکتیں مشکوک کچھ وہ خود۔۔۔۔

کیسے ہیں دولہے میاں۔۔۔ " اثرم نے ہاتھ آگے بڑھا کر دوستانہ انداز میں پوچھا۔۔۔۔

ٹھیک ہوں۔۔۔ اور ایک بات یہ زنانہ سائیڈ ہے آئیندہ تم مجھے یہاں نہ دکھوں۔۔۔۔ "اس کے ہاتھ کو تھام کر اس نے ٹھنڈے لہجے میں کہا ہاتھ پر دباؤ بڑھا کر چھوڑ دیا اور سپاٹ نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔۔

میں بس یہاں اماں کو بولا نے آیا تھا اور ویسے بھی میں اس گھر کا بیٹا ہی ہوں۔۔۔ "

زبردستی مسکرا کر بولا ورنہ دل میں سخت سلگ گیا تھا۔۔۔

بیٹے ہو محرم نہیں ۔۔۔۔۔ اس لیے آئیندہ مجھے تم یہاں نہ دکھو۔۔۔۔۔"سپاٹ آواز میں ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا اور اسے بنا دیکھے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔

اس بےعزتی کا بدلہ میں لے کر رہوں گا حزیفہ ملک۔۔۔۔۔۔۔اس نے تنفر سے سوچھا۔۔۔۔۔ اف سویرا تم کتنی حسین ہوگئی ہو ۔۔۔ تم صرف میری بنوگئی صرف میری۔۔۔۔"اس نے کمینگی اور شیطانیت سے بڑبڑایا۔۔۔۔۔۔۔

★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

یہ خان بابا کو کیا ہوا۔۔۔ "آیت جب سحن میں داخل ہوئی تو حنان ایک طرف منہ پھلائے بیٹھا تھا اور مسکان مسلسل اسے منانے کی کوشش کررہی تھی۔۔

اف حنان اب مان بھی جاؤ۔۔۔ "مسکان نے اب چڑ کر کہا "اب میں نے خود تو اپنا رشتہ طے نہیں کیا۔۔۔

کیا ہوا ہمارے خان بابا کو۔۔۔ "آیت اس کے قریب بیٹھی ہوئی پیار سے بولی۔۔

انہوں نے اپنا رشتہ طے کرلیا احکم بھائی شاہ نے بھی اپنا طے کرلیا اور ہمیں بتایا تک نہیں۔۔۔ "حنان نے مسکان کو اگنور کرکے آیت کی طرف منہ کرکے خفگی سے کہا جس پر دونوں نے اپنی ہنسی کو ضبط کیا۔۔۔

کیوں مسکان تم نے اور احکم نے اپنا رشتہ طے کیا حنان کا کیوں نہیں کیا۔۔۔ کوئی بات نہیں حنان آپ بھی اپنا رشتہ خود طے کر لینا حساب برابر ہو جائے گا۔۔۔ "آیت کے مصنوعی معصومیت سے کہنے پر حنان کا پورا منہ کھلا رہے گیا۔۔۔

سچی زبردست ایڈیا ہے۔۔۔ "آیت اس کی طرف ہوتی دھیرے سے بولی۔۔

ہاں آپ سہی کہہ رہی ہیں۔۔۔ ٹھیک ہے تب مجھے بھی اپنا رشتہ طے کرنا ہے ۔۔۔۔۔۔ "حنان نے پرسوچ انداز میں کہا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ارے ارے آرام سے ہوجائے گا پر پہلے آپ احکم کی طرح بڑے تو ہوجاؤ تب۔۔۔۔۔ ابھی آپ یہ ناراضگی چھوڑو اور اس شادی کو انجوائے کرو آفتر آل آپ کے دونوں بھائی بہن کی شادی ہے آپ کو تو ہر کام اور رسم میں سب سے آگے ہونا چاہیے۔۔۔۔۔"آیت نے اسے بہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے ہم انجوائے کریں گے شادی آفتر آل میرے بھائی اور بہن کی شادی ہے پر کیا میری بھی شادی ابھی نہیں ہوسکتی مطلب ضروری ہے بڑا ہونا احکم بھائی شاہ جتنا۔۔۔"آنکھیں پٹپٹا کر معصوم شکل بنا کر بولا۔۔۔

جی بلکل ضروری ہے احکم بھائی شاہ جتنا۔۔۔ ابھی آپ کو کوئی اپنی بیٹی کیا گدھا بھی نہیں دے گا۔۔۔"مسکان نے اسکی معصومیت کو دیکھ کر گھور کے بولی۔۔۔

آیت آپی۔۔۔"حنان نے مسکان کو دیکھ کر آیت کو شکایتی انداز میں پکارا۔۔۔

غلط بات مسکان ہمارے حنان کو تو ایک شہزادی ملے گی۔۔۔۔"حنان بال پیار سے بگاڑ کر شرارت سے بولی۔۔۔

وہ بھی ایک شرارتی بلکل اسی کی طرح۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہم جارہے ہیں شیرو کو بتانے کی ہمارے گھر دو دو شادیاں ہے۔۔۔"اپنی جھنپ مٹانے کے لیے فُرر سے بھاگ گیا۔۔۔

شکر ہے مان گیا۔۔۔"مسکان نے سانس خارج کرتے ہوئے آیت کو کہا جو صرف مسکرا دی۔۔۔

خوش ہو۔۔۔"آیت نے اسے دیکھ کر معنی خیزی سے کہا۔۔۔

ہاں۔۔"مسکان نے شرما کر کہا جس پر آیت نے اسے ہمیشہ خوش رہنے کی دل میں دعا کی۔۔۔

★◉◉◉◉◉★◉◉◉◉◉★◉◉◉◉◉★

ہاں تو لاڈو رانی کیسی ہے۔۔۔"حمیرا نے پھوپھو شرین کی نکل اتار کر پوچھا جس پر سویرا نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

ویسے بتانا ذرا یہ تم سے اتنا شہد ٹپکا کر کیوں بات کر رہی تھی آج سے پہلے تو ایسا نہیں ہوا۔۔۔"عاصیفہ سویرا کے چارواور گھومتے ہوئے تھانے دارنی کی طرح بول رہی تھی۔۔۔"یہ لڑکی کچھ تعویذ وغیرہ تو نہیں کیا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

طبعیت تو ٹھیک ہے آفتاب بھائی کی روح تو نہیں آگئی۔۔۔"سویرا بس کے ماتھے کو چھوتے ہوئے مصنوئی فکر مندی سے بولی اور آفتاب کے نام پر ہماری عاصیفہ پل میں سرخ ہوگئی اسکا خوبصورت چہرا اور دلکش لگنے لگا۔۔۔

اوہو۔۔۔ آصفہ ارباز ملک شرماتی بھی ہے۔۔۔ ہائے آفتاب بھائی ہوتے تو مرید ہوجاتے۔۔۔۔۔" سویرا نے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔

چپ کرو تم دونوں۔۔۔۔"آصفہ نے ڈانٹے ہوئے کہا۔۔۔۔

ہاں سویرا آپی چپ ہوجائے ورنہ آپی نے بےہوش ہوجانا ھے۔۔۔

ہاہاہاہا

ہاہاہاہا

کیا ہورہا ہے یہاں۔۔۔۔

"اف ایک تو پوری فیملی کو اچانک نازل ہونے کا پتا نہیں اتنا کیوں شوق ہے۔۔۔" عاصیفہ نے بدمزا ہوکر سوچا۔۔۔۔"یہ کب آئی۔۔۔"سویرا نے کوفت سے سوچا۔۔۔,"انہہہ خاندانی پروبلم جاسوسی کرنے کی۔۔۔"حمیرا نے منہ کا زاویہ بگاڑ کر اور جتا کر سوچا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جی تو یہ ہیں پھوپھو شرین کی بڑی بیٹی آئمہ گندمی رنگ کالی آنکھیں ۔۔۔۔ پھوپھو شرین کے سارے خاندان عاصیفہ اور حمیرا کے لیے پاتال کی چڑیل ہیں ،، نکھرا اتنا کی ہر کسی کو اپنے آگے چھوٹا سمجھنا بد تمیز اور کام چور ہیں۔۔۔۔۔

کیا ہو رہا ہے " اس نے پھر پوچھا۔۔۔

ڈانس "حمیرا نے سپاٹ انداز میں کہا۔۔۔

مزاق کر رہی ہے "سویرا نے آئمہ کی ناگواری دیکھی تو زبردستی مسکراتی بولی۔۔۔۔

او اچھا ویسے بچو کو اتنا مزاقیاں بھی نہیں ہونا چاہیے وقت سے پہلے۔۔۔۔ "اس نے حمیرا کو گھور کر ناگواری سے کہا۔۔۔

اس کی بات پر تینوں کو ناگوار گزری پر ضبط کر گئی

آپی مجھے کچھ کام ہے میں جارہی ہوں " آئمہ کو گھور کر وہ ایک ادا سے چلی گئی ۔۔۔ آئمہ نے گھور کر اس کی پشت کو گھورا۔۔۔۔۔

رائمہ کہاں ہے آپی۔۔۔ "سویرا نے سب کے خاموش رہنے پر اسکی چھوٹی بہن کا پوچھا۔۔۔

وہ نیچے ہے۔۔۔۔ "اس نے لٹھمار انداز میں کہا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ویسے تمہاری شادی کس سے ہورہی ہے۔۔۔؟ اوو ہاں وہ جو نانا حضور کے گھر نوکر ہے نہ۔۔۔ "آئمہ نے افسوس بھری معصومیت سے کہا جس پر دونوں کا دل کیا اس کا منہ نوچ لے۔۔۔۔

جی نہیں آئمہ آپی وہ احکم احمد خان ہے خان انڈسٹری کا ایک لوٹا ولی وارث وہ دادا حضور کے گھر ان کے بیٹے کی حیثیت سے ہے آئیندہ اگر کچھ معلوم نہ ہو تو خاموش رہے گا اور میری سویرا وہاں پر راز کرے گی ۔۔۔ چلو سویرا۔۔ "اس کی طبیعت صاف کر کے دونوں وہاں سے چلے گے ۔۔۔۔

آنہہہ ، نانا حضور نے ترس کھا کر اپنے پاس رکھا ہے ۔۔۔ اناتھ جو ہوں گئے تھے۔۔۔ " آئمہ نے نفرت سے سوچا۔۔ بچپن سے اپنے سے زیادہ ہر کسی سے ان سب کو فوقیت حاصل کرتے دیکھ آئمہ ان سب سے جلتی کڑھتی رہتی تھی۔۔۔ " بڑی آئی راز کرنے۔۔۔ آنہہہہہ

★◉◉◉◉◉★◉◉◉◉◉★◉◉◉◉◉★

کب آئے تم۔۔۔ "احکم ایک ویل فنش فلیٹ میں داخل ہوتے ہی اپنے سامنے موجود ہستی کو دیکھ کر چونک کر بولا۔۔۔

بس کل رات ہی آیا ہوں۔۔۔ "اس نے مسکرا کر کہا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تو مجھے بتایا ہوتا میں آجاتا۔۔ "مصافحہ کر کے صوفے پر بیٹھ کر اس نے کہا۔۔

یہ سب چھوڑو یہ بتاؤ آفتاب کہاں ہے۔۔۔ "اس نے سنجیدگی استفسار کیا۔۔

آتا ہی ہوگا ، خیر اب کیا کرنا ہے۔۔ " احکم نے سنجیدگی سے

بتایا۔۔

ہوں گیم آف "اس نے سر ہلا کر پراسرار طور پر کہا۔۔۔

اوکے۔۔۔"

ابے تو کب آیا۔۔ "اندر آتے آفتاب نے بےیقینی سے پوچھا۔۔۔ "احکم یار مجھے خزیمہ ڈی گریٹ یہاں صوفے پر بیٹھا ہوا دکھ رہا ہے ۔۔۔ کہیں میں لندن تو نہیں آگیا۔۔۔۔

احکم اور خزیمہ نے ہنس کر اسکی حرکت کو دیکھا۔۔۔

بس یار سوچا غریبوں کو بھی ملاقات کا سرف بخشا جائے۔۔۔ "خزیمہ نے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔

بلکل احسان کیا آپ نے ہم ناچیز پرورنہ ہم تو ٹھہرے غریب آدمی کہاں آپ سے ملاقات کرسکتے ہیں۔۔۔۔"

بلکل۔۔۔ "خزیمہ نے دل جلا دینے والی مسکراہٹ سے کہا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تمہیں پتا ہے وہ کرائم ماسٹر آئے_آر اور اس کے ساتھی میرے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے ہیں۔۔۔ "اب کی آفتاب نے سنجیدہ لب و لہجے میں کہا۔۔۔

ہاں بلکل جیسا ہم چاہتے تھے۔۔۔۔ "خزیمہ نے پراسرار مسکراہٹ سے کہا۔۔۔۔

ہاں اب وہ سارے ہمارے جال میں۔۔۔۔ "احکم نے نفرت سے کہا۔۔۔۔

"آخر تین سالوں کی محنت جو ہے"

اب آخری داؤ کب کھیلنا ہے۔۔۔ "آفتاب نے استفسار کیا۔۔۔۔

احکم اور حزیفہ کے شادی کے بعد ۔۔۔۔۔۔ خیر یہ حزیفہ نہیں آئے گا۔۔۔۔ "حزیفہ کے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا۔۔۔

کبھی وقت پر آیا ہے۔۔۔ "آفتاب کے کہنے پر تینوں نے قہقہا لگایا۔۔۔۔

Hey everyone

Sorry for being late۔۔۔۔۔۔

یہ اتنا ہنس کیوں رہے ہو۔۔۔۔؟

اسی ٹائم حزیفہ نے انٹری مارتے ہوئے اپنے ازلی بے پرواہ اسٹائل میں کہا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ادھر آؤ بتاتا ہوں۔۔۔ "خزیمہ نے پیار سے بولایا جس پر وہ آرام سے اس کے پاس آیا پر یہ کیا اب منظر یہ تھا کی حزیفہ کی گردن خزیمہ نے ہاتھوں میں تھا۔۔۔

آ ہ ہ ہ یار بھائی قسم سے آپ پولیس میں اپلائے کردے۔۔۔ آفتاب بھائی سے بڑی پوسٹ ملے گی۔۔۔ پلیز چھوڑے ۔۔۔ یار ابھی میری شادی بھی نہیں ہوئی ہے۔۔۔۔ " حزیفہ نے دہائی دیتے ہوئے کہہ رہا تھا جس پر تینوں نے ہنس کر افسوس سے گردن کو ہلایا۔۔۔۔

ہاں بھائی چھوڑ دے بڑے ہم ہیں پر شادی ان صاحب کی پہلے ہو رہی ہے۔۔۔ "آفتاب نے دکھ سے کہا۔۔۔

او بھائی آپ کا نکاح ہوئے سالوں بیت گئے ہیں۔۔۔ ویسے بڑے جگر والے ہو آفتاب بھائی جو آصفہ کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہو مطلب شہید سیدھا۔۔۔ "حزیفہ نے شرارت بھری ہمدری سے کہا۔۔۔

حزیفہ "خزیمہ نے تنبیہ پکارا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اوئے رہنے دے بھائی صحیح کہہ رہا ہے۔۔۔۔ تمہیں پتا ہے اپنے برتھڈے کے روز اس نے کیا کیا تھا۔۔۔ صرف مجھ سے اپنا من پسند گفٹ لینے کے لیے۔۔۔۔ " سب غور سے اسے دیکھ رہے تھے جیسے وہ کوئی کہانی سنانے والا ہو"

میں اس وقت اے_آر کے ایک بندے کو ٹریک کر رہا تھا پر تمہاری بہن صاحبہ کو لگ رہا تھا میں کوئی پکنک منانے جارہا ہوں۔۔۔ "آفتاب نے جل کر کہا جس پر تینوں نے اپنے اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا۔۔۔۔

فلیش بیک آف "آفتاب اینڈ آصفہ"

یہ تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔ "اسے اپنے کیبن میں دیکھ کر اس زرو دار جھٹکا لگا تھا مطلب ملک خاندان کی بیٹی پولیس تھانے میں۔۔ حد درجہ حیرت میں وہ اس کے سامنے کھڑا ہوگیا جو مزے سے اس کے کرسی پر بیٹھی اس کے کیپ لگائے ہوئی تھی۔۔۔

اوو ڈیئر ہسبنڈ۔۔ کیسے ہو۔۔ " آصفہ نے بیٹھے بیٹھے آنکھیں پٹپٹا کر معصوم چہرا بنا کر پوچھا۔۔

الحمدللہ مسز ٹھیک ہوں۔۔ یہ بتایئے آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔ "اس کی معصومیت پر اس نے دانت پیس کر ادب سے پوچھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آپ سے ملنے آئی ہوں۔۔۔ "آصفہ نے پاس رکھے بسکٹ کو کھاتے ہوئے کہا۔۔۔

آر یو کریزی آصفہ ۔۔ یہ پولیس تھانہ ہے میرا گھر نہیں۔۔ "آفتاب نے اسے گھور کر غصے سے کہا جو اس پر کچھ خاطر خواہ اثر نہیں ہوا۔۔۔

ہاں تو یہ تھانہ تو میرے ہسبنڈ کا ہے۔۔ "اسکی بات کو ہوا میں اڑاتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا کیا کام تھا۔۔ "اسے بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا اس لیے تحمل سے بولا۔۔۔

آج میرا برتھڈے ہے۔۔۔ "آصفہ نے مصنوئی سنجیدگی + خفگی سے کہا۔۔۔

اور میں نے رات بارہ بجے ہی وش کر دیا تھا۔۔۔ "اس کے سامنے بیٹھے ہوئے اس نے ایزی میں کہا۔۔

حمیرا کے یاد دلانے پر۔۔۔ "اس نے دانت پیس کر رخ موڑ کر کہا۔۔۔ اس کے رخ موڑنے پر آفتاب نے لب بھینچ کر مسکراہٹ روکا۔۔۔

ہاں پر کہا تو نہ۔۔۔ "اسکا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے اس نے پیار سے کہا۔۔۔

کوئی فائدہ نہیں تم ہر دفعہ بھول جاتے ہو۔۔۔ "آنکھوں میں خفگی لیے اس نے شکوہ کیا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اچھا بابا سوری۔۔۔ "آفتاب نے کانوں کو پکڑ کر کہا جس وہ مسکرا دی۔۔۔ "پر ایک شرط پر"۔۔ آصفہ نے اس کے کالر کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا آفتاب نے اس اپنے قریب کرتے پوچھا۔۔ "کیا"۔۔۔

مجھے ابھی شاپنگ کرانے لے کے چلو گے۔۔۔ "آصفہ نے لاڈ سے کہا۔۔ اور آفتاب اتنے ہی شاکڈ سے "واٹ"

کیوں کیا ہوا۔۔۔ "آفتاب نے اس کے ہاتھ تھام کر پیار سے کہا۔۔۔ "وہ دراصل مجھے ابھی ایک ضروری کام سے جانا ہم بعد میں چلے گے۔۔۔ "آفتاب نے پچکارتے ہوئے سمجھایا۔۔۔۔

یو نو واٹ آفتاب ۔۔۔ تمہارے پاس میرے لیے کبھی وقت رہتا ہی نہیں ہے۔ "سیٹ سے اٹھتے ہوئے ناراضگی سے بولی پر آفتاب نے ریٹرن بیٹھا دیا۔۔ "بات سنو اٹس امپورٹرن۔۔ "سنجیدہ لب و لہجے میں بولا۔۔۔

آئی ڈونٹ نو۔۔۔ "آصفہ نے اسکے ہاتھ کو جھٹک کر بولی ۔۔ آفتاب نے لب بھینچ کر اسے دیکھا۔۔۔ جو آج سجی سجی ناراض آنکھوں سے اس اپنے دل کے بہت قریب لگی ۔۔۔ اس

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لیے اسکا برتھڈے ویسٹ نا ہو اسکی بات مان لی۔۔۔ "اوکے فائن چلو۔۔۔ "اپنا ولٹ فون اور پستول اٹھا کر اس نے سنجیدگی سے استفاضہ کیا۔۔۔

یعقوب سب اچھے سے کرنا کوئی بھی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے انڈرسٹینڈ۔۔۔ "اس جیپ میں بیٹھا کر اپنے جونیئر کو ہدایت دیتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔ "یس سر"۔۔۔۔۔

Phoenix mall

"آفتاب پہلے ہم نائکا شاپ میں جائیں گے"

"آفتاب یہ کلر کیسا ہے؟ "اور یہ بھی؟"

"وہاں چلتے ہیں۔۔"!

"یہاں کے کلرز اچھے نہیں ہیں اوپر چلتے ہیں"

"یہ ڈریس کیسا ہے؟"

"یہ والا اچھا لگ رہا ہے نہ"!

"آفتاب اس شاپ پہ چلتے ہیں"

"آفتاب اس کی سائز سہی نہیں ہے"

"آفتاب مجھے وہ چاہیے۔۔۔۔"!

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آفتاب...

"آفتاب...

"آفتاب...

آصفہ ۔۔۔۔ "پیچھلے دو گھنٹے سے اپنے ساتھ آٹھ منفرد دکانوں کے چکر لگوا کر عاصیفہ نے آفتاب کے دماغ کو گھوما کر رکھ دیا تھا۔۔۔ اس لیے اس نے غصے سے اسے پکارا جو سیلزمین کے ساتھ بحث کر رہی تھی۔۔۔

ہاں کیا ہوا۔۔۔ "آصفہ نے اسکی حالت اور چہرے کو دیکھ کر ہنسی ضبط کر کے سنجیدگی سے استفسار کیا۔۔۔ جس پر آفتاب نے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔۔ "جسٹ ٹو منٹس "عاصیفہ نے آنکھیں جھپک جھپک کر کہا۔۔۔

"پچھلے دو گھنٹے سے تمہارا تو منٹس ختم نہیں ہو رہے۔۔"!

"اچھا بابا ہوگیا آؤ چلو۔۔۔ "سیلز مین سے اپنا سامان لے کے کہا جو تپاتپا اسے گھور رہا تھا۔۔۔

"اچھا سنو نہ "اس کے راہوں میں حائل ہوتے ہوئے آصفہ نے کہا جو کان میں فون لگائے جلدی جلدی چل رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں بولو؟ "سوالیہ انداز میں پوچھا۔۔۔

"مجھے نہ ڈائیمنڈ رنگ چاہیے۔۔۔ "!وہ جو فون پر انٹرکشن دیتے ہوئے اسے سن رہا تھا اسکی بات پر جلدی سے اسے گھورا۔۔۔"واٹ"

یس "آنکھیں جھپک جھپک کر بولی۔۔۔

آپ کی جانکاری کے لیے عرض ہے آپ کا ہسبنڈ ایک معمولی سا سرکاری ملازم ہے۔۔۔ "آفتاب نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

اور یہ جو اتنے بڑے امپائر کے تم ایک اکیلے وارث ہو اس کیا اچار بنانا ہے۔۔۔ "آصفہ تیکھے لب و لہجے میں کہا۔۔۔

وہ تو بابا کی کمائی کا ہے تمہیں تو فخر کرنا چاہیے تمہارا شوہر اپنی حق حلال کی کمائی سے تمہیں شاپنگ کرارہا ہے۔۔۔ "آفتاب نے زیرِلب مسکراہٹ چھپا کر مصنوئی سنجیدگی سے کہا۔۔۔

اب چلو ڈائمنڈ کی نہیں پر گولڈ کی ضرور دلاؤں گا ۔۔۔ "اس کا ہاتھ تھام کر اسے جویلری شاپ میں لے جاتے ہوئے کہا جو صدمے سے منہ کھولے اپنے چلاک شوہر کو گھور رہی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی اور وہ اس کی گھوری کو نظر انداز کیں ایک خوبصورت گولڈ رنگ خرید کر پہنا بھی چکا تھا۔۔۔

اپنی ہاتھ کی رنگ دیکھ کر وہ دھیرے سے مسکرا کر آفتاب کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

★★★

ٹھیک ہے تب جو تمہارے اور عاصیفہ کے رخصتی کی بات میں کرنے والا تھا اب نہیں گروں گا۔۔۔ "خزیمہ مصنوعی سیریس انداز میں کہا۔۔۔

کیا سچ ارے میں تو مزاق کر رہا تھا سچی تو کتنا اچھا دوست ہے یار قسم سے اللہ سب کو تجھ جیسا دوست دے کیوں احکم اینڈ حزیفہ ۔۔۔ " آفتاب نے فوراً پیترا بدل کر معصومیت سے کہا جس پر سب ہنس دیئے اور سر کو ہلایا۔۔۔۔

نہیں اب میں تو نہیں کررہا۔۔۔ "خزیمہ نے چڑھانے والے انداز میں کہا۔۔۔۔

اوئے میرا یار ہے تو پلیز کردے یار۔۔۔۔ مطلب حد ہوگئی شادی کو سالوں ہوں گئے پر ابھی بھی میں کنوارا ہوں۔۔۔۔ "آفتاب نے منہ بسور کر کہا۔۔۔

اب میں ابا حضور سے بات کرکے رہوں گا۔۔۔۔ "آفتاب نے ایک دم سیریس انداز میں کہا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہاں بھائی ضرور کرنا ورنہ میں آپ کے ساتھ ہوں مورچا ماچ کے لیے۔۔۔۔ "حزیفہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر احتیازاً کہا۔۔۔۔

آفتاب حزیفہ ہم اس مسلئے پر بعد میں بات کریں گئے پہلے جس لیے یہاں پر جمع ہوئے ہیں وہ کرلے۔۔۔ "خزیمہ نے سنجیدہ لب و لہجے میں کہا جس پر دونوں جھٹ سے سیدھے بیٹھے۔۔۔۔۔ پھر سب نے پلان اور ضروری کی انفارمیشن ایک دوسرے کو بتانے کے بعد ۔۔۔ " ٹھیک ہے تم کب تک گھر آرہے ہو۔۔۔ "احکم نے خزیمہ سے استفسار کیا۔۔۔ کل رات تک۔۔۔۔"

پھر اسکے بعد سب آگے پیچھے نکل گئے۔۔۔۔

خزیمہ وہاں بیٹھا تین سال پہلے سے لیے کر اب تک کی ساری باتوں کو سوچنے لگا ان تین سالوں میں اسے جو جو معلوم ہوا وہ اس نے کبھی خواب میں بھی تعصور نہیں کیا تھا۔۔۔۔

تین سال پہلے

Uk

London

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

Sir Aftab Rajpoot and Ahkam Ahmad Khan have come to meet you...

وہ ابھی افس میں داخل ہوا تھا جب اسکا سیکریٹری مائیکل نے بتایا پہلے وہ کچھ چونکا پھر سپاٹ تاثرات لیے اپنے کیبن میں انٹر ہوا۔۔۔۔

اسلام وعلیکم ۔۔۔ "دونوں نے کھڑے ہو کر کہا۔۔ اس نے صرف سر کو ہلا کر جواب دیا۔۔۔

زبان مبارک کو تکلیف دے دو۔۔۔ "آفتاب نے بیٹھ کر میٹھا طنز کیا۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ "اس نے سپاٹ انداز میں کہا۔۔۔

تو بیٹھ جا وہ بیٹھنے نہیں بولے گا بی_آئی_پی جو ٹھہرا۔۔۔ "آفتاب نے ایک اور طنز کیا جس پر اس نے ہونٹ بھینچ کر اسے دیکھا۔۔۔۔ کچھ پل خاموشی میں بیت گئے جب آفتاب نے تپ کر کہا۔۔۔۔

اف بندہ اتنے سال بعد آئے اپنے دوستوں سے کھانے کا نہ سہی حال چال ہی پوچھ لیتا ہے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

احسان ہوا مجھ پر جو تم دونوں آئے۔۔۔ "اس نے گھور کر کہہ کر انٹرکام سے کچھ کھانے کی چیز مگانے لگا۔۔۔ دونوں نے اسکا تپا چہرا دیکھ کر اپنے اپنے مسکراہٹوں کو دانتوں تلے دبا گئے۔۔۔۔۔

کیا میں نے کوئی جوک کہا ہے۔۔۔ "تپ کر بولا۔۔۔

قسم سے ایسے تو اور ہوٹ لگتا ہے اگر میں لڑکی ہوتا تو تجھ سے ہی شادی کرتا وہ کیا کہتے ہیں "تجھ کو ہی دولہا بناؤں گا ورنہ کنوارا مر جاؤں گا " "اسکے ہاتھوں کو تھام کر ایک ادا سے بولا جس پر اسے غصہ آنے کی بجائے زبردست ہنسی آئی۔۔۔

سدھر جا۔۔۔ "اسکے کندھے پر زور دار پنچ مار کر بولا۔۔۔

آ ہ ہ ہ ظالم۔۔۔۔

اور کیسے ہو۔۔۔۔

اچھا ہوں اور تم سب کو یاد بھی آگیا۔۔۔ "اس نے شکوہ کرتے ہوئے کہا

بھولے ہی کب تھے یار ۔۔۔۔ "دونوں کہہ کر اسکے گلے لگ گئے۔۔۔۔

پورے دس سال بعد ۔۔۔۔۔ تم سب کو میری یاد آگئی۔۔،

اور یہ جو گھنٹوں فون پر ہوتا تھا وہ کیا تھا "گوٹر گو"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آفتاب نے اسکے مسلسل پر ایک پنچ مارتے ہوئے کہا جس پر اندر آتے مائیکل اور جون نے بے یقینی و حیرت سے آفتاب اور خزیمہ کو دیکھا پر خزیمہ نے گھورنے پر جلدی سے سامان رکھ کر غائب ہوگئے۔۔۔

واہ کیا دہشت ہے "آفتاب نے داد دینے والے انداز میں کہا۔۔۔

نوازش۔۔۔۔"

خیر اب بتاؤ کیسے آنا ہوا۔۔۔ "خزیمہ نے سیریس انداز میں پوچھا "ضرور بات گمبھیر ہے تبھی یہ لوگ بنا بتائے آئے ہیں"

کتنا بے مرورت ہے دوست آئے ہیں کوئی قدر نہیں اب ہم کام کے لیئے ہی تجھے یاد کریں گے۔۔۔۔ "آفتاب نے مصنوعی افسوس سے کہا۔۔

احکم یار تو ہی بتا اس نوٹنکی نے اپنے ٹیلنٹ کو ہی دکھانہ ہے۔۔۔۔ "خزیمہ نے بیزاریت سے کہا جس پر آفتاب نے گھور کر اور احکم نے مسکراہٹ چھپا کر اسے دیکھا۔۔۔

آفتاب۔۔۔ "احکم نے تنبیہ پکارا جب وہ دوبارہ منہ کھولنے والا تھا۔۔۔۔

اوکے اوکے بی سیریس۔۔۔"

کہو۔۔۔ "خزیمہ سنجیدہ لب و لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جس پر آفتاب اور احکم نے جو جو بات بتائی اس پر اسک ماتھے اور ہاتھوں کی نسیں تن گئی۔۔۔۔۔

اور کیا ثبوت ہے کر یہ سب انہی لوگوں نے کیا ہے۔۔۔ "خزیمہ ضبط سے پوچھا۔۔۔

بہت سارے ہیں۔ میں ایس_پی آفتاب راجپوت ہوں۔۔۔ "آفتاب نے جتا کر کہا۔۔۔

"ہاں آفتاب سہی کہہ رہا ہے۔ اور میں نے بھی بہت کچھ معلوم کیا ہے ۔ "احکم نے سنجیدگی سے آفتاب کی بات پر اتفاق کیا۔۔۔

"ہمارے پاس کچھ ایسے ثبوت ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ الیگل کاموں یہ سب ملوث ہیں اور ایک ویڈیو ملی ہے " احکم نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے دونوں کو دیکھا ۔۔ "اس میں آفرین چاچی کی ویڈیو ہے وہ بھی بہت بتر حالت میں۔ "یہ بولتے ہوئے احکم کی آواز میں ایک کرب سا تھا اور خزیمہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

"آفرین آنی ۔۔۔۔ کیا مطلب ہے تمہارا۔ کون سا ویڈیو۔۔۔؟"

"ایک منٹ ہم تجھے دیکھاتے ہیں۔۔۔ "آفتاب نے فون میں موجود ایک ویڈیو اوپن کی جس میں آفرین)آیت کی امی (بہت ہی بری حالت میں تھی ویڈیو کو ایک نظر دیکھ کر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خزیمہ نے فون کو چھین کر دور پھینک دیا اس کی آنکھیں سرخ انگار ہوگئی تھی۔ اس نے تکلیف بھری آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھا۔۔۔

"تمہیں کہاں سے ملا۔۔۔؟

آفتاب نے احکم کو مسکراتی آنکھوں سے دیکھا " ڑانا "اے_آر کا رائٹ ہینڈ اور ۔۔۔

"میں ان سب کو عبرت کا نشان بنادوں گا۔۔۔ "خزیمہ نے نفرت اور حقارت سے کہا۔۔۔

"ہاں ان کے کیں ہر ظلم کا بدلہ لیں گے۔ص اپنوں کے بھیس میں استین کا سانپ ہیں یہ لوگ۔۔ "احکم نے نم آنکھوں سے کہا۔۔ "ان لوگوں کی وجہ سے میں مسکان ، حنان اور آیت نے ماں باپ کے شفقت سائے سے محروم ہوں گئے۔۔۔"

"آیت "خزیمہ نے آہستہ سے نام لیا۔ اس کا دل مذید خراب ہوگیا۔ وہ اس سے کب انجان ہوا تھا اسی کے لیے تو وہ یہاں آگیا تھا۔ تاکہ اس کی حفاظت کر سکے اسے اپنے سامنے رکھ سکے۔) خزیم میں ۔۔ میں نے۔۔ ماما وہ لوگ ان سب نے ماموں نے ۔۔۔۔

"چھوٹی آیت نے روتے ہوئے اٹک اٹک کر کہہ رہی تھی۔ " آیت کیا؟ ہوا بولو کیا ہوا آنی کو؟ خزیمہ نے اسے پکڑ کر گھبرا کر پوچھا۔۔۔ آیت نے بڑبڑاہٹ کرتے ہوئے اسی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کے باہوں میں جھول گئی۔۔۔ (خزیمہ کی آنکھوں سے ایک آنسو ٹوٹ کر گر گیا۔ "کیا آیت یہ سب جانتی ہے؟ ۔۔۔

نہیں نہیں وہ تو بہت چھوٹی تھی؟ پر اس کی باتیں ۔۔۔؟ اللہ میں کیا کروں۔۔۔؟

اسے اس طرح ٹوٹا بکھرتا خود سے لڑتا دیکھ دونوں کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔ دونوں نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔ سب کے دکھ ایک ہی طرح کے تو تھے۔۔۔ ایک جیسے ایک دوڑ سے بندھے ہوئے۔۔۔۔

"خزیمہ ۔۔۔ "احکم نے ہلا کر اسے بولایا۔۔۔ جس نے خالی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

"تمہیں ہمت کرنا ہے خزیمہ خود کے لیے ہم سب کے لیے اور آیت کے لیے۔۔۔۔ "

احکم ے سنجیدگی سے سمجھایا۔۔۔

"ہوں۔۔۔ "اس نے سرخ ہوتی آنکھوں کو بند کرکے ہاں میں سر کو جنبش دی۔۔۔

★★★

"سویرا آپی جلدی کریں باہر بھائی انتظار کررہے ہیں۔۔۔ "اندر آتی حمیرا نے اپنے ٹی پنک کلر شرارے کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"ہاں بس دو منٹ یہ رکھ لوں۔۔۔ "جلدی جلدی چیزوں کو رکھتی سویرا نے مصروف انداز میں کہا۔ انداز میں جلد بازی شاہ معلوم ہورہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اتنا دیر کیا کر رہے تھے تم سب۔۔۔ "سویرا حمیرا اور آصفہ کو آتا دیکھ حزیفہ نے غصے سے استفسار کیا۔۔۔

"سوری بھائی شاہ "سویرا نے کان کو ہاتھ لگا کر پیار سے کہا ۔۔۔۔

"اوکے اب بیٹھوں۔۔۔ "مسکرا کر تینوں گھور اس نے بیٹھنے کو کہا۔۔۔۔۔

آج جمعہ کا دن تھا یعنی نکاح کا روز سب لوگ تیاریوں میں لگے ہوئے تھے۔ حزیفہ صبح سے چڑا چڑا سا گھوم رہا تھا مطلب ان کا کہنا ہے " میں دولہا ہوں یار دولہے سے کوئی کان کراتا ہے "مسلسل کسی نہ کسی کو کہیں نا کہیں لے جانے کی وجہ سے وہ سخت بگڑا ہوا تھا۔۔۔۔

اب اگر سفید حویلی میں آئے تو یہاں مسکان کو بیوٹی پارلر والی تیار کر رہی تھی دادا حضور اپنے کسی رشتے دار سے بات کر رہے تھے اور احکم ہمارے دوسرے دولہے میاں بنا پلیٹ فارم کے ٹرین کی طرح کبھی یہاں کی تیاریاں تو کبھی وہاں کی تیاریوں میں ہی مصروف تھے۔ حنان میاں اپنے عمر کے لڑکوں کے ساتھ مصروف ۔۔۔۔

بچی ہم سب کی آیت تو وہ اپنے کمرے میں موجود تیار ہورہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔ "اللہ نظریں بد سے بچایں۔۔ "مسکان کے کمرے میں داخل ہوتی آیت نے قریب آکر پیار سے کہا جو لال اور کریم کلر کے گرارے میں خوبصورت برائیڈل میک اپ اور جویلری میں آسمان سے اتری پری لگ رہی تھی۔ اپنی تعریف پر وہ جھنپ کر شرما گئی۔۔۔

"آپ بھی بہت پیاری لگ رہی ہیں۔ "مسکان نے اس کی تیاری دیکھ کر کہا جو وائٹ اینڈ بلیک خوبصورت فراق میں خوبصورت لائٹ میک اپ اور اپنی پیلی بڑی آنکھوں میں کاجل لگائے سب الگ اور منفرد لگ رہی تھی ۔۔۔

"تھینکیو۔۔۔"

"واؤ سویرا آپی لوکنگ لائک آ فیری۔۔۔ "حمیرا تیار لال اور پنک کلر کے گرارے میں پنکی برائیڈل میک اپ اینڈ جویلری میں گریں آنکھوں میں شرماہٹ گھبراہٹ لیے بہت حسین اور خوبصورت لگ رہی تھی۔ سویرا نے مسکرا کر سب کی تعریفوں کو وصول کیا۔۔۔

"شکریہ۔۔۔"

"چلو بھائی آگیں ہیں لینے۔۔۔ "عاصیفہ نے فون کاٹ کر کہا اور وہ سب باہر آگئی جہاں تیار شیار سا حزیفہ ان کا انتظار کرتا کھڑا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجھے تو ایسا لگ رہا ہے میں دولہا کم اور ڈائیور ذیادہ ہوں "حزیفہ جلے دل سے کہا۔ تینوں نے مسکراہٹ چھپا کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

خزیمہ جب کے آیا تھا دادی اس صدقے واری جارہی تھی۔ جس پر سب مسکرا کر دادی شاہ کی محبت دیکھ رہے تھے۔

"دادی میں تیار ہوکے آیا۔۔ "ان کے سر پر لب رکھ کر اس نے کہا ۔۔۔

"ہاں پتر جلدی کرو ہمیں بس نکلنا ہے۔۔۔"

جی۔۔۔۔

★★★

"ہیلو " فون کو رسیو کر کے دادا حضور نے کڑک دار آواز میں کہا۔۔

"کہاں ؟ "دادا حضور نے بات سن کر پریشانی سے پوچھا۔۔

"ٹھیک ہے ہم آرہیں ہیں۔۔۔۔"

"کیا ہوا دادو؟ "آیت نے انہیں پریشان دیکھ پوچھا۔۔۔۔

"شوکت گاڑی نکالو احکم کو گولی لگی ہے "آیت کو ایک نظر دیکھ کر انہوں نے اپنے ملازم کو چلا کر حکم دیا۔ آیت شاکڈ ہوکر انہیں دیکھا اور ان کے پیچھے ہوئی۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہاسپٹل پہنچ کر وہ لوگ سیدھا احکم کے کمرے کے اور بڑھے جہاں وہ ایک ہاتھ پر پٹی باندھے بیٹھا تھا۔۔

"کیا ہوا ؟ احکم بیٹا یہ سب کیسے ہوا کس نے کیا؟ دادا حضور نے اس سے دیکھ بولے پیچھے آتی آیت نے پریشانی سے اسے دیکھا۔۔۔

"کچھ نہیں دادا حضور میں ٹھیک ہوں۔ آپ ٹینشن نہ لیں۔ ذرا سا زخم ہے ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ "اپنے ملازم عرفان کو گھور کر اس نے تصلی دیتے ہوئے کہا "منا بھی کیا تھا ۔۔۔ تمہیں میں بعد میں بتاتا ہوں ۔۔۔ "عرفان کو آنکھوں ہی آنکھوں سے دھمکاتے ہوئے اس نے دادا حضور کو دلاسہ دیا سو مسلسل کچھ نہ کچھ پوچھ رہے تھے۔ کچھ دیر میں یہ بات لال حویلی تک پہنچ گئی جس پر سب گھبرا کر ہسپتال پہنچے آفتاب اور خزیمہ نے گھور کر اسے دیکھا۔ ان سب کے آنے سے پہلے آیت حویلی واپس چلی گئی تھی۔

"تجھے کیا ضرورت تھی؟ وہاں جانے کی ہمیں بتا دیتا۔۔ "!آفتاب نے غصے سے استفسار کیا اور خزیمہ نے لب بھینچ کر اسے دیکھا۔۔۔

"سوری یار میں تو بس کچھ کام سے زمینے پر گیا تھا اچانک ہی فائرنگ ہوئی کوئی نقاب پوش تھا بچ کر نکل گیا۔۔۔ "احکم نے بچاروں سی شکل بنا کر کہا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"شٹ اپ آج ہی تمہیں سارے کام یاد آرہیں تھے "خزیمہ نے ڈانٹتے ہوئے کہا انداز میں برہمی تھی۔

"سوری ۔۔۔۔ "اس نے بھولے پن سے کہا۔۔۔

"آفتاب مجھے رات تک وہ شخص چاہیے کسی بھی حال پتا کرو کون تھا ۔۔۔۔؟ "احکم کو نظر انداز کر کے اس نے سنجیدہ لب و انداز میں کہا۔۔۔

"اوکے ۔۔۔۔

"لال حویلی میں تمام عورتیں پریشان سی تھی۔

"کس نے کیا ہوگا یہ ؟ "آصفہ سویرا ایک ساتھ پریشان بیٹھی تھی۔ جب عاصیفہ نے نا سمجھی سے پوچھا اور اسے دیکھا جو کچھ دیر پہلے سجی سجی خوش تھی۔ اور اب اداس اور دکھی سی بیٹھی تھی۔ آنکھیں بھی رونے کی وجہ سے سرخ ہوئے تھے۔۔۔۔

"ڈونٹ وری یار وہ ٹھیک ہے خزیمہ نے بتایا نا کال کر کے ۔۔۔۔"

"جی۔۔۔۔"

ہسپتال سے ڈسچارج کر کے سب سیدھا ہال میں آگیں تھے۔ جہاں سب پہلے سے موجود تھیں۔ احکم ہاتھوں میں پٹی بندھے ہونے کی وجہ سے تھوڑا ہچکچا رہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خزیمہ احکم آفتاب کی ایک ساتھ انٹرنس ہونے پر وہاں موجود ہر کسی کے آنکھوں میں ستائش ابھر رہی تھی۔

تھوڑے ہی وقت میں نکاح کا رسم بھی پورا ہوگیا۔ جس پر اثرم اور شرین پھوپھو جل بھن سے گئیں تھے۔۔

احکم کے بازوں میں سویرا سو گھونگھٹ میں موجود تھی بیٹھی امتھی اور حزیفہ کے پاس مسکان ۔ حزیفہ کی نظر بھٹک بھٹک کر اسی کے اوپر جارہی تھی بیچارہ چہرا دیکھنے کے تگو دوڑ میں لگا ہوا تھا۔ کب مسکرا کر بیچارے کی حرکت کو انجوائے کر رہیں تھے۔۔۔

آیت مگن سی سب کچھ انجوائے کر رہی تھی جب اسکے پاس خزیمہ آتا ہوا دکھا۔۔ آیت نے خفگی ناراض بھری نینوں سے اسے دیکھا جو مدھم مسکراہٹ کے ساتھ اسے اپنی بیلو گہری آنکھوں سے جذب کرلینے والی انداز میں قریب تر آرہا تھا۔۔ پیلی اور نیلی آنکھوں میں چمکتی روشنی ہال میں ڈیکوڑیٹ کیں گئے مصنوعی روشنی سے بہت ذیادہ تیز آنکھوں کو خیزا کر دینی والی تھی۔ خزیمہ بلکل اس کی سامنے کھڑا ہو گیا اور اس کی طرف ذرا کا جھک کر بولا " بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ "اور بس آیت کو ساری شور اور ہنگاموں کی بیچ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ایک یہی آواز گونج رہی تھی اور وہ پیچھے بہت پیچھے جارہی تھی سفید خوبصورت نگری میں۔۔۔۔۔

★★★

آیت مگن سی سب کچھ انجوائے کر رہی تھی جب اسکے پاس خزیمہ آتا ہوا دکھا۔۔۔ آیت نے خفگی ناراض بھری نینوں سے اسے دیکھا جو مدھم مسکراہٹ کے ساتھ اسے اپنی بیلو گہری آنکھوں سے جذب کرلینے والی انداز میں قریب تر آرہا تھا۔۔۔ پیلی اور نیلی آنکھوں میں چمکتی روشنی ہال میں ڈیکوریٹ کیں گئے مصنوعی روشنی سے بہت زیادہ تیز آنکھوں کو خیزا کر دینی والی تھی۔ خزیمہ بلکل اس کی سامنے کھڑا ہو گیا اور اس کی طرف ذرا کا جھک کر بولا " بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ "اور بس آیت کو ساری شور اور ہنگاموں کی بیچ ایک یہی آواز گونج رہی تھی اور وہ پیچھے بہت پیچھے جارہی تھی سفید خوبصورت نگری میں۔۔۔۔۔

"مجھے معلوم ہے۔ "جلدی سے اپنے آپ کمپوز کر کے اس نے خفگی سے کہا۔

"اچھا پر بندہ مروتً ہی شکریہ کہہ دیتا ہے۔ "خزیمہ نے مصنوعی افسوس سے کہا۔

"میں بندہ نہیں بندی ہوں اور کس بات کا شکریہ ادا کروں۔ "آیت نے طنزاً پوچھا۔

"لگتا ہے بہت زیادہ ناراض ہو۔ "خزیمہ نے زیرِلب مسکرا کر پوچھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ناراض اسے ہوا جاتا ہے جو آپ کا کچھ لگتا ہو۔ہر کسی سے نہیں ہوا جاتا۔ "آیت نے غصے سے کہا اور جانے لگی تھی جب خزیمہ نے اسکا ہاتھ تھام کر دوسری سائیڈ پر لے گیا جہاں کوئی نہیں تھا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے خزیمہ۔ "اپنا ہاتھ چھوڑانے کی کوشش کرتے ہوئے آیت نے سخت لہجے میں کہا۔

"شششش خزیمہ میں سب کا ہوں تمہارا صرف خزیم ہوں۔ "اس کے ہونٹ پر اپنی انگلی رکھ کر اس نے پیار سے کہا۔ "مائے دیئر پرنسیس گلابو۔ کول اب بتاؤ کیوں اتنا ناراض ہو۔ " اس کے دونوں ہاتھ کو ہاتھ تھام کر اس نے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔

"میں کوئی تمہاری پرنسیس نہیں ہوں۔ اور اب اگر مجھے گلابو کہا نہ تو میں آنی سے تمہاری شکایت کردوں گی۔ "ہائے بھولی شہزادی کی بھولی سی دھمکی۔ خزیمہ نے ہنس کر اسے دیکھا جو اس کے ہنسنے پر روہانسی ہوگئی تھی۔

"اچھا اچھا سوری یار۔ "خزیمہ نے کان کو ہاتھ لگا کر کہا۔ آیت نے منہ کو ٹیڑھا کر کے اسے دیکھا اور پھر جانے لگی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"خزیمہ نے اسکا ہاتھ دوبارہ پکڑ کر جھٹکا دے کر بلکل اپنے قریب کر لیا۔ پھر اسکے کان کے قریب اپنے ہونٹ کر گمبھیر لہجے میں بولا۔

"

My life begins with you ends at you.. the silence which relaxes my heart. I may break relations with my heartbeats.but i cant break it with you... My wish is that when my eyes U r opens i see you... I didnt remember my frst wish bt ur my Ist wish.You touched my life" in a special way, more special than what I expected. Though I don't know how special I am to you. But you are always special to me.I don't think you will fully understand how you ve touched my life. I don't think you could ever know how special you are, that even on my darkest nights you are brightest star."

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خزیمہ کی شرگوشی نے آیت کے دل کے دھڑکنوں کو منتشر کر دیا تھا۔ پلکوں کے جھالر لرز اٹھے تھے۔ بولنے کی ساری قوت مفقود ہوگئی تھی۔ خزیمہ نے قریب سے اسکے چہرے پر پھیلی حیا کی خوبصورتی کو دیکھا۔ اس کے چہرے پر ایک میٹھی مسکراہٹ نے احاطہ کرلیا تھا۔

"اب بھی ناراض ہو۔" خزیمہ نے گمبھیر لہجے میں کہا۔ جو ہلکا ہلکا شرم سے کانپ سی رہی تھی۔ "یار اب اتنے پیار سے منایا ہے۔ معافی تو مل گئی ہوگی نہ یا اور اچھے سے مناؤں۔" اس کی ہاتھ کی پشت پر ہونٹ رکھ کر اس نے شرارت سے کہا۔جس پر آیت نے ہاتھ کھینچ کر گھبرا کر اسے دیکھا۔ پھر اسے دکھا دیے بھاگ گئی۔ پیچھے اسکے قہقہے کو وہ صاف سن سکتی تھی۔

"ٹھرکی "باہر آکر اپنے باہر آتے دل کی دھڑکنوں کو درست کر کے اس نے منہ بسور کر کہا۔ پر پھر خود ہی شرم سے مسکرا دی۔ اور جہاں اس نے اپنا لمس چھوڑا تھا آیت نے بھی وہی اپنے لب رکھ دیئے۔

"آیت تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ "پیچھے سے عاصیفہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔ جو اکیلے اکیلے ہی مسکرا رہی تھی۔ اس کے مخاطب کرنے پر ہڑبڑا کر اس کی طرف دیکھتی ہے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"وہ کچھ نہیں۔ "آیت نے خود کو کمپوز کر کے نارمل انداز میں کہا۔

"آر یو شور۔ "!عاصیفہ نے اسے مکمل دیکھ کر کہا۔

"یا شور۔۔"

"اوکے چلو ابھی گھونگھٹ اٹھائی کی رسم ہونے والی ہے۔"

"اوکے "اس کے ساتھ چلتے ہوئے آیت نے مڑ کر پیچھے دیکھا جو فون کان سے لگائے۔ کسی سے بات کرتے ہوئے نکل رہا تھا۔آیت نے مسکرا کر اسے دیکھا پھر چہرا واپس موڑ لیا۔

★★★

"حزیفہ بھائی ریلیکس آپ ہی کی دلہن ہے۔ "اسٹیج کے اوپر آکر عاصیفہ نے شرارت سے کہا۔ جو مسکان کو دیکھنے کی ہر کوشش کر رہا تھا۔ ان سب کے دیکھنے پر خجل ہوکر رہ گیا۔ گھونگھٹ اٹھائی کی رسم میں دولہا اور دلہن کو ایک بڑے سے برتن میں پانی رکھ کر اسے دونوں کے بیچ کر رکھ کے اس میں دولہے اور دلہن کے عکس کو دونوں کو دکھایا جاتا ہے۔ ابھی یہاں بھی وہی رسم ہورہا تھا۔ دونوں جوڑی نے اپنے اپنی عکس کو پانی میں دیکھ رہیں تھے۔

گھونگھٹ اٹھائی کی رسم کے بعد دونوں کا چہرا اوپن کر دیا گیا تھا۔ حزیفہ اور احکم ساکت و جامد ایک ٹک بس ان دیکھیں جارہے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"نکاح مبارک ہو مسز حزیفہ۔ "اس کی طرف جھک کر حزیفہ نے زیرِلب مسکرا کر کہا۔

"جی "مسکان نروس سی بس اتنا بولی جس پر حزیفہ نے ہنس کر اسے دیکھا۔

"مجھے بھی مبارکبادی دو۔ "حزیفہ نے مسکراہٹ چھپا کر سنجیدہ لب و انداز میں پیش کش کی۔

"مبارک ہو۔ "مسکان نے جھجھک کر آہستہ آواز میں کہا جو بڑی مشکل سے حزیفہ کے کان مبارک تک پہنچا۔

"بہت اچھی لگ رہی ہو۔ "عاصیفہ سیلفی لینے میں مگن تھی جب آفتاب نے پیچھے سے آکر کہا۔ ڈیپ ریڈ کلر کے گرارے میں بلیک اسموکی ائی میک آپ میں وہ حد سے زیادہ پیاری لگی۔ آفتاب کو۔

"شکریہ۔ "بنا کوئی شرماہٹ گھبراہٹ کے عاصیفہ نے بزی انداز میں کہا۔ عاصیفہ کے انداز پر آفتاب نے اس کے فون کو چھین کر اپنے جیب میں رکھ کر سنجیدہ انداز میں اسے گھورا جو غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آفتاب کیا ہوا ہے۔ میرا فون دیں۔ "اپنا ہاتھ آگے کر کے اس نے چڑ کر کہا۔ آفتاب نے ایک پل اسے دیکھا پھر بنا کچھ بولے فون اس کے ہاتھ میں رکھ کر وہاں سے چلا گیا۔ پیچھے عاصیفہ نا سمجھی سے لب کاٹ کے رہ گئی۔

"لگتا ہے ناراض ہوگیا۔ اف عاصیفہ سیلفی بعد میں لیں لیتی۔ "اپنے سر پر چپیٹ لگا کر اس نے حد بیچارگی سے کہہ کر آفتاب کے پیچھے ہوئی جو کرسی پر بیٹھ کر سنجیدگی سے فون استعمال کر رہا تھا۔ جب عاصیفہ بھولی سی صورت بنائے اس کے قریب کرسی پر بیٹھ گئی۔ اس نے ایک نظر سنجیدگی سے دیکھا پھر فون استعمال کرنے لگا۔

"آفتاب " اس نے حد بیچارگی سے پکارا جو بنا نوٹس لیئے ہنوز ویسے ہی بیٹھا تھا۔ عاصیفہ نے اس کے ہاتھ سے فون لے کر اس کے دونوں ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر سنجیدہ نرم نظروں سے اسے دیکھنے لگتی ہے۔ جو اس کی ساری کاروائی کو مصنوعی سنجیدگی سے ملاحظہ فرما رہا تھا۔

"سوری "عاصیفہ نے منہ سیکوڑ کر کہتے ہوئے اسے بہت پیاری لگی۔

"اب سیلفی نہیں لینا؟ "آفتاب نے اسکے ہاتھ کو خود مظبوطی سے تھام کر سنجیدہ آواز میں پوچھا۔ انداز میں ناراضگی موجود تھی جسے محسوس کر کے عاصیفہ نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"لینا ہے نہ پر تمہارے ساتھ۔ "اسکے شرارت سے کہنے پر آفتاب نے گھور کر دیکھا۔

"ٹھیک ہے چلو لیتے ہیں۔ "آفتاب نے کہہ کر اس جھٹکے بلکل اپنے قریب کر اپنے فون کا کیمرہ اوپن کرکے مسکرا کر اسے دیکھ سیلفی لینے لگا جو اس ہڑبڑاہٹ میں اطراف میں سب کو دیکھنے لگی تھی پر کسی کے بھی متوجہ نہ ہونے کی وجہ سے سیم آفتاب والا لک دے کر فوٹو کلک کی۔ عاصیفہ اپنی محبت آفتاب سے شیر کرنے میں کبھی جھجھکتی نہیں تھی۔

"آئے لو یو مائے ہارٹ۔ "آفتاب نے بے حد نرم لہجے میں کہا۔جو سیدھا عاصیفہ کے دل کو لگا۔

"آئے لو یو ٹو مچ۔ "عاصیفہ کے کہنے پر دونوں نے پیار بھری نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"واہ کیا سین ہے۔ "قریب سے آواز آنے پر دونوں ایک جھٹکے سے الگ ہوئے۔ سامنے پھوپھو شرین گھورتی کھڑی تھی۔ دونوں سخت خفت محسوس کرنے لگے تھے۔

"نہیں نہیں کیا ضرورت ہے الگ ہونے کی اور چپک کر بیٹھوں کیا جاتا کون دیکھتا کون نہیں۔ "انہوں نے طنزاً لہجے میں کہا۔ "میں کہتی کوئی شرم ہوتی کوئی حیا ہوتی ہے۔ پر تم آج کل کی نسل کیا جانو وہ کیا ہوتی ہے۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"واہ پھوپھو شاہ کیا شعر کہا ہے۔ "آفتاب نے مسکراہٹ دبا کر کہہ کر انہیں داد دے کر وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔ پیچھے عاصیفہ نے دانت پیس کر اسے دیکھا جو اسے یہاں پھنسا کر بھاگ گیا تھا۔

"پھوپھو شاہ وہ آئیمہ بولا رہی ہے آپ کو۔ "اس کے پیچھے اشارہ کرنے پر وہ مڑ کر دیکھتی ہیں جب تک عاصیفہ سرپٹ وہاں سے غائب ہوگئی تھی۔

"ہر جگہ کباب میں ہڈی بننے آجاتی ہیں۔ اور آفتاب تم ملو مجھے تب بتاتی ہوں۔ "دانت کچکچا کر سوچ کر وہ اطراف میں اسے ڈھونڈنے لگتی ہے۔

★★★

"سر وہ بچ گیا۔"

"کیسے بچ گیا۔ کیا کہا تھا میں نے اگر وہ نہیں مرا تو تم زندہ نہیں بچو گے۔ "ایک زور دار تھپڑ رسید کر کے نقاب والے شخص نے ڈھار کر کہا۔

"معافی سرکار ایک موقع اور دے اس بار وہ نہیں بچے گا۔ "اس نے ڈر کر کہا۔پر تب تک ایک گولی اس کے سینے میں دھنس چکی تھی۔

"تمہیں چھوڑ دیا نہ تو وہ لوگ مجھے پکڑ لیں گے۔ اس لیے تمہارا مرنا ضروری ہے "نقاب والے شخص نے اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر سفاکیت سے کہا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اس بار تم بچ گئے احکم احمد خان قسمت اچھی تھی تمہاری پر ہر بار قسمت تھوڑی ساتھ دیتی ہے۔ " اس نے تکبر بھرے لہجے میں کہا۔ "سویرا صرف میری ہے۔ بچپن سے چاہا ہے میں نے اتنی آسانی سے میں اپنی محبت کسی کو نہیں دوں۔ "نقاب ہٹا کر اثرم نے نفرت سے کہا۔ اور سویرا کی تصویر کو اپنے فون میں جنونی انداز میں دیکھنے لگا۔

"جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔"

★★★

سویرا برائیڈل روم میں آگئی تھی۔ وہ کچھ تھکی تھکی سی صوفے پر آنکھیں موندے بیٹھی تھی جب احکم وہاں آیا اور دروازے سے ٹیک لگائے بڑی فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ کسی کی نظروں کی تپش محسوس کر کے سویرا نے پٹ آنکھیں کھول دیکھا پر سامنے خود کو بے خد سا گھورتا احکم کو دیکھ وہ بوکھلا کر کھڑی ہوگئی جو اس کے قریب آرہا تھا۔

"نکاح مبارک ہو جانِ عزیز۔ "اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اس نے نرم شرگوش آواز میں کہا۔ سویرا کا دل ایک دم ہی زور سے دھڑکنے لگا۔ نظریں اٹھنے سے انکار ہوگئی۔ چہرا گلنار ہوگیا۔ "شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے۔ مجھے مکمل کرنے کے لیے۔ تم نہیں جانتی میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔ تم میرے لیے کتنی خاص ہو۔ " گمبھیر لہجے میں کی گئی انکشافِ محبت پر ایک شرمیلی سی مسکراہٹ سویرا کے ہونٹوں پر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اجاگر ہوئی۔ احکم نے اپنا سر اسکے سر سے جوڑ کر آنکھیں بند کرلی۔ سویرا نے اسے دیکھا جس کے چہرے پر صرف نرم محبت کے تصورات موجود تھیں۔ پھر اسکے بازوں کو دیکھا جہاں پٹی کیں گئی تھی۔ خود بخود اس کی آنکھیں نم ہوگئی۔ اور ایک آنسو ٹوٹ کر احکم کے پشت پر گر گیا جیسے محسوس کر کے اس نے سنجیدہ انداز میں آنکھیں کھول اسے دیکھا پر اسکی نظر اپنے بازوں پر گڑی دیکھ شرارت سے اسے مخاطب کیا۔

"دیکھ لو تمہاری محبت میں گولیاں کھانی پڑی۔ سوچ لو اب کتنی محبت کرتا ہوں۔ "احکم نے شرارت سے سنجیدہ لب و لہجے میں کہا۔

"مطلب کس نے کیا یہ؟ "سویرا نے پریشانی سے پوچھا۔

"مزاق کر رہا ہوں یار۔ ابھی نہیں معلوم کس نے کیا۔ "اسکی چھوٹی سی ناک کو دبا کر اس نے پیار سے کہا۔

"ٹینشن مت لو جانِ جہاں کچھ نہیں ہوا ہے مجھے ایسے ہزار گولیاں کھا کر بھی مجھے کچھ نہیں ہو گا۔"

"اور کیا ضرورت ہے گولیاں کھانے کی۔ "سویرا نے اسکی بات پر خفگی سے کہا۔ ناراض روٹھی اوپر سے دلہن کا روپ اسے اور قاتل دلفریب بنا رہا تھا۔ جیسے دیکھ کر احکم بے خد

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سا ہو گیا تھا اس کی سانسوں میں اپنی خوشبو بسا کر وہ اسے اپنے اندر پیرو گیا تھا۔ جیسے سمندر میں محفوظ سیپ کے موتی۔۔

"اہم اہم۔۔۔ "ایک دوسرے میں دونوں اس قدر مدہوش تھے کہ اطراف کی انہیں اندر آتے عاصیفہ کی خبر ہی نہ ہوئی۔ اس کی آواز پر دونوں سرپٹ الگ ہوئے۔

"سوری فور ڈسٹبنگ بٹ ملنے کا وقت تمام ہوا۔ اب آپ جاسکتے ہیں۔ "عاصیفہ نے شرارت سے آنکھیں پٹپٹا کر کہا۔ جس پر سویرا نے گھور کر اسے دیکھا۔ احکم خجل سا ہو کر وہاں سے چلا گیا۔ لیکن بنا عاصیفہ کی پرواہ کیں اس کے سر پر اپنی محبت کا پھول ضرور سجا کر گیا۔ جس پر عاصیفہ نے بڑی ذومعنی انداز میں سویرا کو دیکھا۔

"اہم اہم۔۔۔ تو ثابت ہوا احکم صاحب بڑے رومینٹک ہیں۔ بتانا کیا ہوا یہاں۔؟ "

مسکراہٹ چھپا کر عاصیفہ نے چھیڑتے ہوئے پوچھا۔ سویرا نے شرما کر اپنے چہرے کو ہاتھوں سے چھپا لیا۔ اسے سخت شرم آرہی تھی۔

"اووہو۔۔۔۔ "عاصیفہ نے ہوٹنگ کر کے اسے گلے لگا لیا۔

★★★

"کیسی ہو آیت؟ "دادی شاہ کے بلانے پر آیت ان اور گئی۔ جہاں فوزیہ بیگم آسماں بیگم اور شرین پھوپھو بیٹھی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جی نانو۔ "آیت نے آہستہ آواز میں انہیں دیکھ کہا۔

"بیٹھو ہمارے پاس۔ "دادی شاہ نے اپنے پاس بیٹھا کر شفقت سے کہا۔آیت مسکرا کر ان کے بگل میں بیٹھ گئی۔

"کیسی ہو آیت؟ "شرین پھوپھو نے مصنوعی پیار سے پوچھا جس نے سپاٹ انداز میں " جی ٹھیک "کہہ کر دادی شاہ سے بات کرنے لگی۔ جب خزیمہ بھی وہاں آگیا اور دادی شاہ کے دوسرے سائیڈ پر بیٹھ گیا۔ آیت نے بھول کر بھی اسے نہ دیکھا۔ خزیمہ کو وہاں دیکھ کر آئیمہ بھی وہی چلی آئی۔

"کیسے ہو خزیمہ؟ "آئیمہ نے ایک ادا سے پوچھ کر اس کے سامنے والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ اس کے انداز پر آیت نے کھٹک کر اسے دیکھا۔ اور اسے دیکھا جو اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ اسے بھی خود کو گھورتا پاکر آیت نے جلدی سے اپنی نظریں دادی شاہ کے اور کرلی۔

"ٹھیک ہوں آئیمہ آپی۔ "آیت کو دیکھتے ہوئے خزیمہ نے جواب دیا۔ اسکے آپی کہنے پر آیت ایک دم ہی ریلیکس ہوگئی تھی۔ پر دو چہروں کے رنگ اچانک ہی بدل گئیے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پھوپھو شرین نے ناگواری سے خزیمہ کو دیکھا جو بنا کسی کو نوٹس لیے آیت کو دیکھا رہا تھا۔ دادی شاہ اور فوزیہ بیگم نے ایک دوسروں کو مسکراتی نظروں سے دیکھا۔

"گلابو تم کیسی ہو؟ " اچانک سب کے سامنے خود کو مخاطب ہونے پر وہ بھی اتنے طرزِ انداز پر اسے سخت خفت محسوس ہونے لگا تھا اوپر سے دادی شاہ اور فوزیہ بیگم کی ذومعنی نظریں اسے جی بھر کے خزیمہ پر غصہ آیا تھا۔

"ٹھیک ہوں۔ نانو میں ابھی آئی۔ "دانت پیس کر جواب دیتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ اس کی پشت کو اس نے مسکراتی نظروں سے دیکھا تھا۔

"بری بات خزیمہ ناراض کر دیا نہ اسے۔ "فوزیہ بیگم نے متاسفانہ لہجے میں کہا۔جس پر اس نے آہستہ آواز میں سوری کہہ کر وہاں سے اسی کے پیچھے چلا گیا۔

"ہوں۔ تو اماں سائیں کیا خیال ہے آپ کا؟ "فوزیہ بیگم نے ذومعنی انداز میں پوچھا۔ جس انہوں نے مسکرا کر انہیں دیکھا۔ آئیمہ تو وہاں سے واک آؤٹ کر گئی تھی۔ بس پھوپھو شاہ ناسمجھی سے دونوں کو دیکھنے لگی تھی۔

"کیا کہہ رہی ہو؟ فوزیہ۔ "پھوپھو شرین نے غور سے پوچھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"خزیمہ اور آیت کے بارے میں۔ "دادی شاہ نے خوشی سے بتایا۔ "ویسے بھی دونوں کا نکاح تو آفرین اور دانیال کے حیات پر ہی ہوگیا تھا۔ اب جب سب ٹھیک ہورہا ہے تو ان دونوں کے رشتے کے بارے میں جلد ہی میں شمشیر خان سے بات کروں گی۔ "دادی شاہ نے اٹل لہجے میں کہا۔

"پر کیا وہ دونوں راضی ہیں۔ اس رشتے کو آگے بڑھانے کے لئے۔ "کریں پھوپھو نے چبھتے لہجے میں کہا۔ "ویسے بھی اس لڑکی نے بچپن میں شہباز پر کتنا بڑا الزام لگایا تھا کیا آپ سب وہ سب بھول گئے ہیں جو۔۔۔ "پھوپھو شرین کی چبھتی بات پر دادی شاہ اور فوزیہ بیگم نے ناگواری سے انہیں دیکھا۔

"تب آیت چھوٹی تھی گڑے مردے نا اکھاڑو اور اب میں دوبارہ تمہارے منہ سے کوئی بدمذہبی بات نہ سنو۔ "دادی شاہ نے سخت لہجے میں کہا۔ پھوپھو شرین " انہہہہ " کر کے خاموش ہوں گئی۔

★★★

خزیمہ نے آیت کے ہاتھ کو پکڑ کر اسے روکا جو غصے سے باہر کار کے پاس آگئی تھی۔

"لیو مائے ہینڈ۔ "آیت نے غصے سے کہا۔

"اوکے چھوڑتا ہوں پہلے بتاؤ کہاں جارہی ہو؟ "خزیمہ نے سیریس انداز میں پوچھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بات نہیں کرو پھر سے گلابو کہا مجھے میں کہاں سے گلابو ہوں؟ "آیت ہاتھ چھوڑانے کا عمل منسوخ کر کے منہ بسور کر پوچھا۔

"اچھا بتاتا ہوں کم ہئیر۔ "اس کو کندھے سے پکڑ کر اس نے کار کے مرر کے سامنے اسکا چہرا کر دیا۔ آیت ساری کاروائی خاموشی سے ہونے دے رہی تھی۔ "مجھے نہیں دیکھو مرر میں اپنے چہرے کو دیکھو۔ "اسکے کہنے پر اس نے آئینے میں اپنا عکس دیکھا جہاں اسکا اور اسکے ساتھ کھڑے خزیمہ کا چہرا صاف دکھ رہا تھا۔ کتنا خوبصورت لگا تھا اسے اس وقت آئینہ مکمل سا۔ اسے مسکراتا ہوا آئینے میں دیکھ کر خزیمہ ہنس کر سر کو نہ میں ہلایا وہ ہمیشہ اسے دیکھتے وقت بلکل بے خبر ہوجاتی تھی۔ "آئی نو میں ہنڈسم ہوں۔ اب ایسے دیکھو گی تمہیں مجھ سے عشق ہوجائے گا میں ویسے بھی تمہارا عشق میں عاشق ہوں۔ "شرارت سے کیں گئی بات پر آیت نے لال گلاب کی طرح اپنے کلی میں بندھ گئی۔ "دیکھا اسی لیے تم میری گلابو ہو۔"

"خزیم۔ "آیت نے خفگی سے پکارا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بولو جانِ خزیم۔ "شہزادے نے شہزادی کو آج تنگ کرنے کا پورا ارادہ کیا ہوا تھا۔ شہزادی نے اپنے سرخ انگار ہوتے چہرے اور ردھم بجاتے دل کو قابو کر کے گھور کر شہزادے کو دیکھا۔

I am happiest when I'm right next to you.I love you"

خزیمہ نے دلکش لفظوں میں اظہار کر کے اس کے سر سے اپنا سر ٹیکا لیا۔

I love you to. You may hold my hand for a while, but you hold my heart forever. Thank you khuzaima. Make My life happy and bright. like Sunshine You are the light of my life۔

خزیمہ سے کیں گئی ہر بات ہر لمحہ اسے یاد آرہا تھا اسکی زندگی میں آنا اسے دوبارہ ہنسنا سیکھانا آج اس میں اگر اتنی ہمت آئی تھی تو صرف خزیمہ کی محبت اور چاہت سے۔

Before one year-----

ایک سال سے پہلے----

لندن----

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سورج کی روشنی اسکی بالکنی سے ہوتی ہوئی پورے کمرے کو روشن کیں ہوئے تھا۔ کمرے میں جابجا بکھری کتابوں سے لگ رہا تھا۔ ساری رات پڑھائی کی گئی ہے۔

"آیت آیت ویک آپ یار "اس کے کمرے میں داخل ہوتی لڑکی نے کتابیں سہی سے رکھتے ہوئے عجلت میں پکارا۔ "یار اٹھ آج ٹیسٹ ہے۔ ہم آلریڈی لیٹ ہوں گئے۔ "

ٹیسٹ کے نام پر آیت فٹ اٹھی۔ "اوو سوری یار ابھی کچھ دیر پہلے سوئی تھی۔ بس پانچ منٹ تیار ہوکے آئی۔ "فٹافٹ ہڑبڑا کر کہتی ہوئی وہ واش روم میں گھس گئی۔ پیچھے حمنہ نے مسکرا کر سر کو ہلا کر باہر ڈائننگ ٹیبل پر آگئی جہاں مسٹر اینڈ مسز نصرالدین موجود تھی۔ مسٹر نصرالدین اخبار پڑھ کر اپنی بیگم کو تبصرے دے رہے تھے۔ اور مسز نصرالدین انہیں سنتے ہوئے ناشتہ لگا رہی تھی۔

"اٹھ گئے بیٹا آیت کہاں ہے؟ "مسٹر نصرالدین نے اخبار سائیڈ میں رکھ کر حمنہ سے پوچھا

۔

"آرہی ہے ڈیڈ۔ "حمنہ نے کہہ کر ناشتہ کرنے لگی تبھی آیت آگئی۔

"اسلام وعلیکم انکل اینڈ انٹی۔ "آیت نے بیٹھے ہوئے کہا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"وعلیکم السلام۔ پورا رات تم دونوں پڑھتے ہو اور صبح صبح اتنی عجلت میں بھاگتے ہو۔ کبھی آرام سے بھی ناشتہ کر لیا کرو۔ "مسز نصرالدین نے دونوں کے جلدی جلدی ناشتہ کرنے پر ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"او سوری پیاری انٹی پر واقع دیر ہورہی ہے۔ ہم چلتے ہیں۔ "آیت نے ان کے گال پر کس کر کے پیار سے کہا اور دونوں کو بائے بول کر سرپٹ دونوں باہر بھاگی۔

حمنہ اور آیت ڈرائیو خود کرتی تھی۔ دونوں کو ڈرائیونگ کرنا آتا تھا۔ حمنہ نے ڈرائیونگ کرتے ہوتے ہوئے اسے پکار کر متوجہ کیا جو دوبارہ ریڈ کرنے میں مصروف تھی۔

"اب رکھ دے یار ویسے بھی تم نے ہی ٹوپ کرنا ہے۔ "اسے بک چھین کر بیک پر پھینکتے ہوئے حمنہ نے بیزاریت سے کہا۔

"ہاں پر یو نو "Practice makes men perfect" آیت نے بڑی شوق سے کہا پر حمنہ نے اتنا ہی شاکڈ کر دیا۔

"ہاں پر مین کو کرتی ہے ہم تو ومین ہیں۔ "حمنہ نے مسکراہٹ چھپا کر مصنوئی سنجیدگی سے کہا۔

"یو۔۔۔ "اس کے ہاتھ پر تھپڑ مارتے ہوئے آیت نے مسکرا کر کہا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اچھا زوک سپاٹ۔ یو نو آج ایک نیو بوئے آیا ہے۔ ابھی اسد نے کال کر کے بتایا۔"

"تو "آیت نے گھور کر دیکھا۔ "ڈونٹ ٹیل می تم سب اس کے ساتھ کچھ کرنے والے ہو۔ "مشکوک انداز میں بولی۔

"ڈونٹ شو می جیسے تم ہمیں جانتی نہیں ہو۔ آج بڑا مزا آئے گا۔ "اسکی بات پر آیت نے تاسف سے سر کو ہلایا اور ہمدردی سے اس نیو بوئے کے بارے سوچا جو اب بلی کا بکرا بننے والا تھا۔

★★★

آج ان ہواؤں میں یہ عجیب سی مہک کیسی ہے۔ آج ان میں بات کیا ہے۔ کیا کوئی سوغات ہے؟ یا کوئی بچھڑا یار؟ یا وقت شہر میں کوئی دوبارہ لوٹا ہے۔ جیسے کسی کے آنے کی آمد ہو۔

شہزادی کا دل کیوں بیقرار ہوا ہے؟

کیوں آنکھیں حسرتِ دیدار کے تلاش میں ہیں؟

کیا واقع تہنا آسماں کو مکمل چاند ملنے والا ہے؟

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کہاں کھو گئی؟ "ٹیسٹ دے کر دونوں گراؤنڈ میں جارہی تھی۔ جب حمنہ نے آیت کے چہرے پر پہلے سوچ کے سائے کو دیکھ کر سنجیدگی سے استفسار کیا جس پر شہزادی نے سنجیدہ نظر سے اسے دیکھا۔ اور کھوئی انداز میں کہا۔

"معلوم نہیں حمنہ پر ایسا محسوس ہورہا ہے جیسے میرے وجود کا کوئی حصہ میری تلاش میں ہیں۔ یہی کہیں۔ "آیت سنجیدہ بات پر حمنہ کے سر کی اوپر سے گزر گیا۔

"ہیں۔ کیا مطلب؟"

"معلوم نہیں پر دلِ بیقرار سکون محسوس کر رہا ہے۔ جیسے ان ہواؤں میں کوئی دھن ہو۔ جو میری تلاش میں ہے۔ "آیت نے آنکھیں بند کر سانس کو اندر کھینچتے ہوئے کہا۔ جیسے ان مہکی مہکی ہواؤں کو اپنے اندر جذب کر رہی ہو۔

"دیکھ بہن میں سیدھی سادھی عام سی نارمل لڑکی ہوں۔ یہ فلسفہ بھری سنجیدہ باتیں میرے پلے نہیں پڑتے۔ "بے حد بیچارگی لاچاری سے کہنے پر شہزادی کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکان آئی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوکے۔ "شہزادی نے آنکھیں نچا کر کہا۔ "خیر تم چلو مجھے لائیبریری سے کچھ کتابیں لینی ہیں۔ آج ہوٹ میم ہارٹ کے بارے میں پڑھایئے گئی۔ "آیت کے اسطرح کہنے پر حمنہ بے ساختہ ہنستی چلی گئی۔

"ہاں سہی بولی۔ اوکے تو جا جب تک ہم اپنا مشن نیو بائے کو کمپلیٹ کرتے ہیں۔ "حمنہ نے آنکھ مار کر کہا اور وہاں سے یونی کیمپس) گراؤنڈ (میں چلی گئی۔ پیچھے پہلے آیت نے گھور کر اسکی پشت کو دیکھا پھر سر جھٹک کر لائیبریری میں چلی گئی۔

یونیورسٹی کے گیٹ کے پاس رک کر اس نے غور سے چاروں طرف ایک نظر ڈالا اور پھر اندر بڑھ گیا۔

دل کو بے چینی سی تھی۔ آنکھیں حزن و ملال میں لپٹی۔

ہواؤں کی سرسراہٹ میں اسکی موجودگی کی خوشبو کو اپنے اندر اتار کر اس نے آس و تلاش سے چور نظروں کو چاروں اور دوڑایا۔ کتنے قریب آکر بھی وہ اس سے کتنے فاصلے پر واقع تھا۔

نہ خواب آنکھوں کے ٹوٹے۔ نہ شبِ ہجر میں کمی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وقت بھی عجیب ہوتا ہے۔ کبھی ساتھ ہوتا ہے۔ کبھی روٹھ جاتا ہے۔ ایک کاش صرف رہ جاتا ہے۔ اسکی زندگی میں بھی ایک کاش رہ گیا ہے۔ جیسے سچ کرنے وہ دوبارہ آگیا ہے۔ شہزادے کی آنکھوں میں بیتے کل کی تصویر اور آنے والے کل کی پریت لیئے وہ اپنی جانِ شہزادی کو منانے آگیا ہے۔

خوبصورت سنہرے دیس سے شہزادہ گھوڑے پر سوار ہوکر اپنی شہزادی کو لینے آگیا ہے۔ اس کے ہر دکھ کو دور کرنے ہر تکلیف کا ازالہ کرنے۔

"ہائے اویری بڈی۔ "حمنہ اپنے گروپ سرکل کے پاس پہنچی چہک کر بولی اور پریہا کے ہاتھ میں موجود چپس اچک کر کھاگئی اور بیچاری پریہا صرف دانت پیس کر رہ گئی۔

"اور کیا ہوا تم نے کہاں تھا کوئی نیو بائے آیا ہے۔ کہاں ہے؟ "چاروں طرف نظریں وا کر کے حمنہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"پانچ لوگوں پر مشتمل یہ گروپ لوگوں کے لیے ایک مصیبت اور پریشانی کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔ ان کو کس کر صرف آیت ہی رکھتی ہے۔ جو کبھی کبھی خود حیران کن ہوجاتی تھی ان سب کی حرکتوں پر۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"معلوم نہیں۔ "اسد نے اپنے چہرے پر موجود کیپ کو سائیڈ میں رکھے منہ بسور کر کہا۔ "
ابھی صبح ہی پرنسپل سر اور ہاٹ میم کی باتیں سنی تھی۔ کی کوئی نیو بائے آنے والا ہے۔
پوری یونیورسٹی میں موجود اپنے سارے خفیہ ایجنسی لگا کر دیکھ لی کہیں ملا ہی نہیں۔ "ہائے
بچارے کے دکھڑے جس پر بڑی مشکل سے پریہا حمنہ اور یاور نے اپنی ہنسی کنٹرول کی۔
"اووو۔ کوئی نہیں ہوسکتا ہے وہ ابھی آیا ہی نہ ہو۔ ورنہ" فیب فایو "گروپ سے کون بچا
ہے۔ "حمنہ نے دلاسا دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔"

"چلو ہاٹ میم کا لیکچر ہونے والا ہے۔ پہلے یہ اٹین کرلے پھر مشن نیو بائے "حمنہ کے کہنے
پر سب منہ بسورے کلاس میں چلے گئے۔

★★★

"May I coming ma'am?"

پروفیسر امیہ ارف ہاٹ میم کلاس میں پڑھا رہی تھی جب خوبصورت طلبِ آواز پر پورے
کلاس کی نظر دروازے کی طرف اٹھی۔ اور موجود ساری لڑکیوں کی نظر جھکنے سے انکاری
ہوگئی۔ بلیک جنس اینڈ وائٹ ٹیشرٹ ، ہاتھوں میں موجود رویل گھڑی براؤن سلکی بال
خوبصورتی سے سیٹ کیے بیلو آنکھوں سے پورے کلاس اور ہاٹ میم کو دیکھ رہا تھا۔ ان

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سب کی شناسائی بھری نظروں پر اس کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آئی جس سے اس کے چہرے پر ابھرتا گڑھا لوگوں دیوانہ کر گیا۔

"کیا میں اندر آسکتا ہوں؟"

اس کے تیز تر آواز پر ہاٹ میم ہڑبڑا کر اسے اندر آنے کی اجازت دی جس پر وہ گہری خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ اندر آیا اور اس بینچ پر بیٹھا جہاں صرف ایک وہی تھی جس نے ایک نظر دیکھنے کے بعد دوبارہ زحمت نہیں کی تھی۔ اس کے بیٹھنے پر اس نے گھور کر اسے دیکھا پر وہاں پرواہ کسے تھی۔ وہ خوش تھا اور مطمعن بھی۔

"کیا میں اندر آجاؤں مس امیہ؟ "پرنسپل سر نے اندر داخل ہوجانے کے بعد کہا۔ جس پر امیہ میم نے تاسف سے انہیں دیکھا پر بولا کچھ نہیں۔

"سو کلاس آج آپ کے ساتھ ایک نیے اسٹوڈنٹ کا اضافہ ہوا ہے۔ مسٹر خزیمہ کم ہیئر۔ "

اس نام پر آیت نے چونک کر اسے دیکھا جو اب پرنسپل سر کے پاس کھڑا ہوچکا تھا۔ بہت ساری سوچو کا حملہ ایک ساتھ ہورہا تھا جنہیں جھٹک کر وہ سر کی طرف متوجہ ہوگئی جو اس کا پرمنینٹ سیٹ میٹ سلیکٹ کر رہیں تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سو مسٹر خزیمہ بیٹھیں گیں "!ساری لڑکیوں نے حمہ تن جوش ہوکر سر کو حسرت سے دیکھا کی انہیں سلیکٹ کریں۔

"سر آیت۔ "خزیمہ نے سر کی طرف ہلکہ سا جھک کر آہستہ آواز میں کہا۔ اور نظریں آیت پر مرکوز کر دی۔

"آیت۔۔ خزیمہ آیت کے ساتھ بیٹھے گا۔ "آیت کے ایکسپریشن کو خزیمہ نے خوب انجوائے کیا جو بوکھلائے سر کو دیکھ کر اسے غصے سے گھور رہی تھی۔ ایک خوبصورت مسکراہٹ آنے سے پہلے ہی شہزادے نے اپنے لبوں پر دبا لیا۔

"پر سر اور بھی تو ہیں۔ "آیت نے احتیاج جتا کر کہا۔

"اٹس مائے اوڈر مس آیت ۔ "سر نے سخت تیکھی لہجے میں کہہ کر " آل ڈی بیسٹ مسٹر خزیمہ "وہاں سے چلیں گئے۔

خزیمہ چلتا ہوا اس کے بگل میں بڑی آرام سے بیٹھ گیا۔ آیت منہ بسورے پہلوں بدل کر رہ گئی۔

"ویلکم مسٹر خزیمہ۔ "ہاٹ میم نے مسکرا کر کہا جس پر اس نے ادب سے شکریہ ادا کیا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تو آج ہمارا ٹوپک ہے ہارٹ یعنی دل کے بارے میں۔ اب جب یہاں دل آہی گیا ہے تو محبت کے بارے میں بات نہ کریں ایسا ہوسکتا ہے کیا؟ تو چلو مجھے محبت کے معنی کون بتائے گا؟

پوری کلاس میں نظریں گھما کر میم نے کہا۔ " آیت مائے کیوٹی پائے تم بتاؤ محبت کیا ہوتی ہے۔ "پوری کلاس کو خود کو دیکھتا پاکے بوکھلا کر اس نے میم کو دیکھا۔

"میں۔ "خزیمہ نے بڑی دلچسپی سے اسکے خوبصورت چہرے پر پھیلے گھبراہٹ کو دیکھ رہا تھا۔

"ہاں تم آیت بتاؤ تمہارے خیال سے محبت کیا ہے؟ وہ کیسی ہونی چاہیے۔؟"

"محبت۔ "اس نے دھیرے سے کہا پھر خلاء میں دیکھتی ہوئی بولی۔ "میم محبت کے بہت سے رنگ روپ ہوتے ہیں۔ وہ ہر کسی کے نظر ایک الگ مقام رکھتا ہے۔ محبت نام وفا و عتبار کا۔ جس سے ہم محبت کرلیں وہ سب سے خاص اور عزیز ہوجاتا ہے جس کی نظر کی ایک عنایت آپ کو اپنا آپ سب خاص و مختلف کر دے۔ جو بھیڑ میں بھی آپ کو پہچان لے۔ جو خاموشی میں چھپی داستان کو بنا بولے سمجھ لے۔ جس کا رہنا آپ کو تحفظ کا احساس دیلائے۔ محبت سمندر میں محفوظ سیپ کی موتیوں کی طرح ہوتی ہے جو بند قید میں بھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

چمکتی ہے اور سب سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے۔ اور شاید وہ ہر کسی کے نصیب میں بھی نہیں ہوتی۔ "ایک ٹرانس میں بولتی ہوئے آخر میں اسکے لہجے میں ایک درد ایک تکلیف ایک خلش تھا جیسے صرف شہزادے نے محسوس کر کے اداس مسکراہٹ سے اسے دیکھا تھا۔ جو اب بول کر خاموش ہوگئی تھی۔ پر اسکے خاموش چہرے پر رقم داستان کو وہ صاف دیکھ سکتا تھا۔

"خوبصورت لڑکی تم نے تو میرا دل جیت لیا۔ "سب نے توصیفی نظروں سے اسے دیکھ کر تالیاں بجائی اور پھر کچھ دیر اور اس ٹوپک پر بات کرنے کے بعد لیکچر تمام ہوا۔

"زبردست تم نے بہت اچھا کہا۔ "گراؤنڈ میں جاتے ہوئے اسد نے داد دیتے ہوئے کہا جس پر آیت نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"اچھا تم سب چلو میں ذرا آئی۔ "جلدی سے کہہ کر بنا کسی کا جواب سنے وہ وہاں سے چلی گئی پیچھے سب اپنے مشن پر نکل پڑے جہاں خزیمہ ان کی طرف آرہا تھا۔

"ہائے "خزیمہ کے ہائے کہنے پر پریہا اور حمنہ نے اسے کھوئے ہوئے انداز میں " ہیلو " کہا۔ ان کے اس طرح کہنے پر اسد نے دونوں کے اٹھے ہائے والے انداز کے ہاتھ پر زور سے اپنا ہاتھ مارا جس پر دونوں نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"فرینڈز؟ "خزیمہ نے مسکرا کر آفر کیا۔ آخر اب اپنی شہزادی کے قریب ہونے کے لیے اتنا سب تو کرنا ہی ہے۔ ہائے۔۔۔۔

"ہمارا فرینڈ بننا اتنا آسان بھی نہیں ہے مسٹر خزیمہ۔ "اسد نے گہری مسکراہٹ سے کہا۔

"جانے دے اسد ہی از سو ہنڈسم۔ بنا لیتے ہیں نہ فرینڈ۔ "پریہا کے محویت پر اسد نے گھور کر اسے دیکھا جو بس خزیمہ کو گھورے جارہی تھی۔ اسد نے زور دار انداز میں اپنا پیڑ اسکے پیڑ پر مارا۔ " اوچ۔۔ "پریہا کے چہرے کے تصورات پر اسد نے ڈر کر سوری کہا۔

"اچھا تو آپ لوگوں کا فرینڈ بننے کے لیے مجھے کیا کرنا ہے؟ "خزیمہ نے مصنوعی مسکراہٹ سے پوچھا ورنہ ان نمونوں کو دیکھ کر اسے سخت جھنجھلاہٹ ہورہی تھی اور نظریں جس کا انتظار کر ہی تھی وہ آئی نہیں رہی تھی۔ ناجانے کہاں چھپ گئی تھی۔

"فیب فایو گروپ میں داخل ہونے کے لیے کچھ انٹرسٹنگ ڈیر کرو تاکہ ہم امپریس ہوں۔ " حمنہ نے چلاک مسکراہٹ سے کہا اور یہی مسکراہٹ اسے خطرے کے گھنٹی کی طرح بج رہا تھا۔

"کیسا ڈیر؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ابھی وہاں سے جو کوئی بھی آئے گا تم گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسکے لیے گانا گاؤ گے۔ گانا آتا ہے نہ۔ "سب کہہ کر اسے دیکھا جو پرسکون سا ان کے ڈیر کو سن کر سمجھنے والے انداز میں سر کو ہلا رہا تھا۔ یہ بس ان کو شو کرنے کے لیے تھا ورنہ اندر سے تو بچارے شہزادے صاحب ان تینوں نمونوں کو سخت نواز چکے تھے۔

"اوکے۔ آل آف گلز اینڈ بوئز ہمارا نیو فرینڈ کچھ نیا کرنے جارہا ہے۔ سو کم آن گراؤنڈ خالی کرو۔ "اطراف میں کھڑے سارے اسٹوڈنٹس ان تینوں کے ساتھ وہاں سے ہٹ کر چھپ گئے۔ اور راہ داری کے دیوار سے ایک کے اوپر ایک منہ نکالے دلچسپی سے دیکھ رہیں تھے جو سامنے نظر کئیں سخت بیزار سا بیٹھا تھا۔ جب ہی وہاں سے آیت ہاتھوں میں بک لیے آرہی تھی اور ناسمجھی سے پورے گراؤنڈ کو دور سے ہی گھور رہی تھی جہاں ایک بھی اسٹوڈنٹس کا نام و نشان تک نہیں تھا اوپر سے اسے اسطرح بیٹھے دیکھ امڈھ آتی مسکراہٹ کو ضبط کر گئی۔ خزیمہ نے گہری مسکراہٹ سے اپنی شہزادی کو دیکھا اور سر اٹھا کر تشکر بھری نظروں آسمان کو دیکھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پکہ اسکا سر پھوٹے گا۔ "حمنہ نے لب کاٹتے ہوئے افسوس بھری نظروں سے کہا۔ باقی سب نے بھی ہمدردی سے خزیمہ کو دیکھا۔ کیونکہ کے آیت پوری یونیورسٹی میں انگری برڈ کے نام سے خاصہ مشہور تھی جو بلاوجہ کسی کو منہ تک نہیں لگاتی تھی۔

"

بہت خوبصورت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم

کبھی میں جو کہدوں محبت ہے تم سے

تو مجھ کو خدارا غلط مت سمجھنا

کے میری ضرورت ہو تم ۔

بہت خوبصورت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم

ہے پھولوں کی ڈالی یہ باہیں تمہاری

ہے خاموش جادو نگاہیں تمہاری

جو کانٹے ہو سب اپنی دامن میں رکھ لوں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سجاوں میں کلیوں سے راہیں تمہاری

نظر سے زمانے کی خود کو بچانا

کسی اور سے دیکھو دل نا لگانا

کے میری امانت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم

ہے چہرہ تمہارا کے دن ہے سنہرا

اور اس پر یہ کالی گھٹاوں کا پہرا

گلابوں سے نازک مہکتا بدن ہے

یہ لب ہے تمہارے کہ کھلتا چمن ہے

بیکھیرو جو زلفیں تو شرمائے بادل

یہ زاہد بھی دیکھتے ہو جائے پاگل

وہ پاکیزہ مورت تو تم

بہت خوبصورت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جو بن کے کلی مسکراتی ہے اکثر

شبِ ہجر میں جو رلاتی ہے اکثر

جو لمحوں ہی لمحوں میں دنیا بدل دے

جو شاعر کے دے جائے پہلو غزل کے

چھپانا جو چاہے چھپائی نا جائے

بھولانا جو چاہے بھولا نا جائے

وہ پہلی محبت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم

بہت خوبصورت ہو تم"

خزیمہ کی دلکش آواز میں گائی گئی سونگ پر آیت کا دل الگ ہی لہہ میں دھڑکنے لگا۔ وہ بس ٹرانس ہی اسے دیکھے جارہی تھی جو اب کھڑا اسکے روبرو تھا اور ہلکی مسکان سے اس کی محویت کو دیکھ رہا تھا۔ باقی سب منہ کھولے صدمے سے اس سنگر کو دیکھ رہے تھے جو خوبصورت چہرے کے ساتھ خوبصورت آواز کا بھی مالک تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہ میرے لیے تھا۔ "آیت نے اسکی پرشوق نظروں کو خود پر دیکھ اپنے آپ کو ملامت کرکے تیکھے لب و لہجے میں استفسارً بولی۔

"آپ کو کیا لگتا ہے۔ "اسکے صبح چہرے پر پھیلتی ناگواری کو دیکھ وہ تھوڑا دھیما پڑا۔ "

اکچیولی ان سب نے کہا یہ کرنے کو "بے حد بھولی صورت بنا کر بولنے پر تینوں نے گھور کر اسے دیکھا کیوں کی آیت بہت ہی تیکھی نظروں سے ان سب کو دیک رہی تھی۔

"تم سب کو ان پھالتو کاموں کے علاوہ کوئی اور کام کا کام نہیں ہے۔ "چھوٹی سی کان پر غصے لیے سخت لہجے میں بولی۔

"ریلیکس کول یار۔ ہم تو بس فن کر رہے تھے۔ "اسکے گلے میں ہاتھ ڈال کر حمنہ نے لاڈ سے کہا

"فن۔۔۔ ذرا کینٹن میں جاکے دیکھو۔ ریلیکس کول فن سب کا مزا ایک ساتھ آجائے گا۔ "آیت نے طنزاً کہا۔ اور حمنہ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"مطلب کیا۔؟"

"ولید "آیت نے طنزاً مسکراہٹ اچھال کر کہنے پر حمنہ نے سمجھ آنے والے انداز میں اسے دیکھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ڈونٹ ٹیل می وہ کسی اور کے ساتھ فلرٹ کر رہا ہے۔ "جانتے ہوئے بھی غصے سے سرخ چہرے سے بولی۔

"ڈونٹ شو می جیسے تم اسے جانتی نہیں ہو۔ "میٹھے طنز میں کہہ آیت نے اسے دیکھا جو تپا تپا چہرا لیے کنٹین کا رخ کر چکی تھی یہ تو پکہ تھا اب ولید کی خیر نہیں۔

"اور تم دونوں کہاں چلے۔؟"

"لائیو شو دیکھنے "دونوں نے آنکھ مار کر حمنہ کے پیچھے ہوئے۔

"ویسے میرا سونگ کیسا لگا۔ "دونوں کے جاتے ہی خزیمہ نے زیرِلب دھیرے سے مسکرا کر پوچھا۔

"بکواس "سپاٹ انداز میں بول کر خود بھی ان سب کے پیچھے ہوگئی۔ اور وہ کھل کر مسکرا دیا۔

"میری دل و جاں تمہیں دیکھ کر میرے قلب کو سکون مل گیا ہے۔

تمہارا گریز تمہاری ناراضگی سب کچھ واضح کر رہی ہے۔

ظالم وقت کی دی گئی تکلیف پر میں کچھ ہارا سا ہوں تو تم بھی کچھ ہاری سی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میں چاہتا ہوں تمہاری ساری تکلیف سارا دکھ سمیٹ لوں تمہیں اپنے باہوں میں چھپا لوں۔ آج دل ہر خواہش پر لبیک کرنا چاہ رہا ہوں۔ تمہیں خود میں سمانا چاہتا ہوں۔ میرے ہجر کی غزلوں کی شاعری ان میں بسی ہر لفظ ہو تم میری شہزادی"

وہ ان سب کے پیچھے آگیا تھا پر کینٹن کی حالت دیکھ کر اس کا چھت پھاڑ قہقہا گونجا جہاں ولید حمنہ سے بچنے کے لیے کبھی اطراف میں رکھی ٹیبل کے اوپر تو کبھی نیچے ہورہا تھا باقی سب اسکی درگت پر کیمرا اوپن کیں ویڈیو بنا رہے تھے۔

★★★

"یار آیت وہ نیو بائے کتنا ہینڈسم ہے نہ ہاں کیا نام بتایا تھا سر نے ہاں خزیمہ ، نام کتنا یونیک ہے نہ بلکل اسکی طرح زبردست ، قسم سے کیا لک ہے کیا پرسنلٹی ہے افففففف "گھر آنے کے بعد حمنہ مسلسل خزیمہ کی شان میں کوئی نہ کوئی قصیدہ خوانی کرنا اپنا فرضِ اولین ترجیح سمجھ رہی تھی۔ جس پر آیت اب جھنجھلا کر سر پکڑے بیٹھی حمنہ کو خونخوار نظروں سے گھور رہی تھی۔

"حمنہ میری جان اب اگر تم نے اور اسکی شان شیان کوئی گوہر افشانی کری تو تیرا سر ہو گا اور میرا جوتا۔ "آیت اتنے سنجیدہ لب و انداز میں کہنے پر حمنہ فٹ سے سیدھی لائن پر آگئی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یار میں تو بس ایسے ہی۔۔۔ "!حمنہ منمنا کر کہا۔

"ایسے ہی کیا؟ "آیت نے گھور کر پوچھا۔ "اگر اتنا ہی غوروفکر سے پڑھائی میں دھیان دو تو پوری یونی میں ٹوپ کرو پر وہاں تو من لگتا نہیں ہے نہ۔ "آیت نے میٹھے لہجے میں طنز کیا جس پر حمنہ منہ بسور کر خفگی سے اسے دیکھا جو آج ہر کسی کے ساتھ روڈ برتاؤ کر رہی تھی۔

"یہ آج تو اتنی جلی جلی سی کیوں ہے؟ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے آج اس ہینڈسم بوئے نے تمہارے شان میں اتنا اچھا سونگ بھی گایا ہے۔ "حمنہ شرارت سے کہہ کر کمرے سے جھپاک سے بھاگی کیوں کی آیت بری ہی خطرناک تیور سے اسکی طرف آرہی تھی۔

"بدتمیز۔ ایڈیٹ۔ "ہاتھ میں پکڑے تکیے کو پھینک کر غصے سے بول کر رہ گئی۔

★★★

"اسلام وعلیکم۔۔۔ کیسی ہو؟ "وہ کینٹن میں اپنے سامنے کھانے کی چیزوں اور بکس رکھے بیٹھی تھی جب خزیمہ بنا پرمیشن بیٹھ کر بے تکلفی سے بولا اسکے انداز اور لہجے پر وہ دنگ سی اسے دیکھ گئی جو آئے ہوئے چار روز نہیں ہوئے ہیں اور صاحب کے انداز تو ایسے ہیں جیسے کتنی پرانی دوستی ہو۔ خیر دوستی نہ سہی کچھ تو صدیوں پرانی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ٹھیک ہوں۔ "اپنی حیرت کو قابو کر ، نارمل انداز میں کہہ کر اپنے بکھرے سامان کو اکھٹا کرنے لگی مطلب صاف تھا یہاں سے جانے کی تیاری۔۔۔

"کہاں جارہی ہیں؟"

"لائیبریری میں۔ "مروتً جواب دے کر چلنے لگی جب وہ بھی پیچھے آیا۔ اپنے ساتھ اسے چلتا دیکھ ماتھے پر بل ڈالے اسکی اور مڑی۔

"مسلہ کیا ہے آپ کا کیوں میرا پیچھا کر رہے ہیں؟ "سنجیدہ سخت لہجے میں استفسار کرنے پر خزیمہ نے مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھ مکمل اسکی طرف بڑھا جس سے وہ دو قدم اس سے دور ہوئی۔

"کیا کر رہے ہو۔ "گھبرا کر اٹک کر بولی۔ ایک اس کے ہونے سے عجیب سا دل کرتا ہے۔ دل کی ڈھڑکن ہی الگ لے میں بجنے لگتی ہے۔ عجیب انسیت سی محسوس ہوتی ہے۔

"میں کیا کر رہا ہوں؟ آیت " اپنی مسکراہٹ سے اسے زچ کر اسے کنفیوز کر چکا تھا۔ اور وہ بس ایک ٹک کبھی اسے کبھی اسکے گڑھوں کو دیکھ رہی تھی ان گڑھوں نے کسی بھولی بسری شخصیت کو ذہن کے پنوں پر اجاگر کر دیا تھا جس یاد کر کے اسکی آنکھیں اپنے آپ نم ہوگئی تھی سب ہی تو بھول بیٹھے تھے اسے کہ کوئی آیت بھی ہے جسے اپنوں کی ضرورت

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہے اتنے سالوں میں کسی نے بھی اسے ملنے کی کوشش تک نہیں کیا تھا۔۔ نم آنکھوں کو دیکھ وہ پریشان سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا جو شاید تھی تو یہاں پر ذہن کہیں اور تھا۔

"کیا ہوا آیت رو کیوں رہی ہو؟"

"کچھ نہیں " آنسو پر ضبط کر کے آگے آگے جلدی قدم بڑھانے لگی۔

"آیت بات سنو۔ "اسکے پیچھے بھاگ کر اسکی راہوں میں حائل ہوگیا۔ "بولو کیوں رو رہی ہو۔ "سنجیدہ لب و لہجے میں بولنے پر آیت نے اسے ناپسندیدہ نظروں سے دیکھا۔

"کہا نہ کچھ نہیں ہٹو میرے راستے سے۔۔۔"

"پہلے میرے سوال کا جواب دو آنکھیں کیوں نم ہوئی۔ "اسکے بلاوجہ کے سنجیدہ سوال پر جھنجھلا سی گئی تھی۔

"میری آنکھیں میری مرضی ہٹو میرے راستے سے۔۔ "غصے کو ضبط کرتی سخت لہجے میں بولی پر وہاں پرواہ کسے۔

"پہلے جواب دو۔ "وہ بضد تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"شٹ اپ جسٹ شٹ اپ ہٹو میرے راستے سے۔ "وہ اتنی زور سے جھڑک کر بولی کی اطراف میں میں موجود سارے اسٹوڈنٹس نے مشکوک نظروں سے انہیں دیکھنے لگے۔ اس کے لہجے پر وہ شاکڈ سا ساکن نظروں سے اسے دیکھ کر رہ گیا جو اسے دکھا دے کر وہاں سے آگے بڑھ گئی تھی۔ سب کی نظروں کو اگنور کیے غصے سے اسکی طرف گیا۔ جو اب بھاگنے کے انداز میں آگے بڑھ رہی تھی۔ اسکا ہاتھ تھام کر پارکنگ میں زبردستی لے گیا اور کار میں بیٹھا کر خود درائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر سیٹ بیلٹ باندھنے لگا۔ اتنے سڈن ریکشن پر وہ بوکھلاہٹ سے اسے دیکھ رہی تھی جو اب کار اسٹارٹ کر چکا تھا۔ چلنے کی آواز سن کر وہ جلدی سے ہوش میں آکر اسے غصے سے گھورنے لگی۔

"آر یو گون میڈ اسٹوپ ڈی کار۔۔۔۔ "سخت ناپسند لہجے میں غصے کا بھی عنصر بھی شامل تھا۔ پر وہ کان بند کیے بس ڈرائیور کر رہا تھا۔ "آئے سیڈ اسٹوپ ڈی کار۔ "اپنی بات نظر انداز ہوتے دیکھ اسکے ڈرائیو کرتے ہاتھ پر مارتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"اوچ گلابو۔ "کار کو روک اس نے اسکا چڑچڑا چہرا دیکھ زیرِلب مسکراہٹ چھپا کر مصنوئی گھور کر بولا۔ پر اسکے وا کیے ہاتھ ساکت سے ہوا میں ہی جم گئے اور وہ ساکن نظروں سے اسے دیکھ کر رہ گئی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اب بتاؤ کیوں رو رہی تھی۔ جب تک نہیں بتاؤ گئی۔ میں واپس لے کے نہیں جاؤں گا۔ "
مکمل اسکی طرف رخ کرکے ضدی انداز بولا جس پر آیت دانت کچکچا کر اسے گھورا پھر کار کا دروازہ کھولنے لگی جب خزیمہ نے چڑھانے والے انداز میں کہا۔ "کار لوک ہے۔ "کہہ کر وہ مسکراہٹ دبا گیا کیوں کی اب واقع کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔

"تم کار کا دروازہ کھول رہے ہو یا نہیں۔ "آیت نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"نہیں۔ "آرام سے جواب دے کر وہ اسکے چہرے پر پھیلے غصے کو دیکھنے لگا جو سرخ سے سرخ ترین ہوتی جارہی تھی۔

"یہ لو پانی پیؤ ورنہ کہیں غصے سے تمہارے سر پر سینگ نہ نکل آئے۔ "آیت نے صدمے سے چور نظروں سے اسے دیکھا جو بول کر زیرِلب مسکراہٹ چھپا گیا۔

"تم۔۔۔ "اسے جانے کیا ہوا چہرا ہاتھوں میں چھپائے رونے لگی۔ خزیمہ نے ہڑبڑا کر اسے دیکھا۔

"ارے ارے یہ کیا حرکت ہے۔ "اسکے ہاتھوں کو چہرے سے ہٹا کر مضبوطی سے تھامے تفتیشی لہجے میں بولا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم کیوں آئے ہو؟ بولو۔ کیا چاہتے ہو؟ اتنے سالوں بعد میں یاد آگئی۔ "اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑا کر اس نے اپنے سیلن زدہ آنکھوں سے پوچھا۔ نہ چاہتے ہوئے بھی آیت نے شکوہ کر دیا تھا۔

"یاد تو تم میری ہر سانس میں رہی ہے۔ میرے دھڑکتے دل کے ہر اختلاج قلب میں تم بسی تھی۔ ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا جب خزیمہ ملک نے آیت خان کو یاد نہ کیا ہو۔ اس ہجر کی ہر شب و روز پر صرف تمہاری محبت کی خوشبو بسی تھی۔ میرے جسم کا ہر روم روم صرف تمہارے پاس آنے کے لیے تڑپتا تھا۔ میں تمہیں کیسے بیاں کروں کی خزیمہ ملک صرف وقت کے ہاتھوں مجبور تھا ورنہ کوئی اپنے قلب سے جدا ہوتا ہے۔ "اسکے ہر لفظ ہر الفاظ پر آیت خان کے دل نے لبیک کہا یقین کیا۔ پر اتنے سالوں ناراضگی اتنی آسانی تھوڑی ختم ہوتی ہے۔

"مجھے تمہاری کسی بھی بیاں کو سننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ پلیز کار کا دوڑ اوپن کرو مجھے ریٹرن جانا ہے۔ "اسکی بے رخی پر خزیمہ نے لمبی سانس فضا کے سپرد کر کے کار کو ریٹرن یونیورسٹی کی طرف موڑ لیا۔ وہ خاموش سی بیٹھی باہر دیکھ رہی تھی۔ یونیورسٹی آنے پر وہ جلدی سے اترنا چاہتی تھی پر خزیمہ کی پکار پر رک کر اسے منتظر نظروں سے دیکھنے لگی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا تم مجھ سے ناراض ہو؟ اسکے عجیب سوال پر آیت نے سپاٹ نظروں سے اسے دیکھا " میں بھی کیسے سول کر رہا ہوں۔ ناراض ہی تو ہو تم۔ "اداس مسکراہٹ سے خود ہی جواب دے گیا۔

"مسٹر خزیمہ ملک ناراض اپنو سے ہوا جاتا ہے غیروں سے نہیں۔ "طنزاً بول کر وہ چلی گئی پیچھے وہ زور سے آنکھیں بند کرکے سیٹ سے ٹیکا گیا۔

تمہاری ناراضگی بجا ہے پر اے میری پیلی آنکھوں والی شہزادی میں بھی حالت سے مجبور تھا۔ اور مجھے امید ہے میں جلد تمہیں منا لوں گا۔ تمہارے ہر تکلیف دہ فعل کو خود میں سما کر تمہیں محبت اور چاہت سے بھر دوں گا۔ اور مجھے یقین ہے تمہاری ناراضگی صرف وقتی ہے۔ جو جلد ختم ہوجائے گی۔

★★★

"اسلام وعلیکم۔ کیسے ہو؟ اور مشن منانا شنانا کیسا جارہا ہے؟ "ابھی ابھی وہ آفس سے تھک کر آیا تھا یونیورسٹی اور آفس ساتھ میں مینٹین کرنا ایک تھکا دینے والا عمل ہوگیا تھا اسکے لیے۔ فریش ہوکر وہ آرام دہ لباس میں ملبوس آرام سے بیڈ پر لیٹنے والے انداز میں آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔ جب آفتاب کی کال نے اسے ڈسٹرب کیا۔

"وعلیکم السلام ۔ ہوں ٹھیک جارہا ہے۔ "اسکی شوخ آواز پر اس نے سست روی سے کہا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوو بھائی ٹھیک ہے نہ تو؟ "اسکے لہجے کی سستی کو محسوس کر کے آفتاب نے تفتیشی لب و لہجے میں استفسار کیا۔

"ہاں ٹھیک ہوں تو بتا سب ٹھیک جارہا ہے نہ "!خزیمہ نے سیریس انداز میں پوچھا۔

"ہاں سب ٹھیک جارہا ہے ہم نے اپنے کچھ آدمی ان کے گروپ میں شامل کر دیا ہے جس سے ایک بات معلوم ہوئی ہے کل وہ لوگ کچھ غیر قانونی گاڑیوں کو یہاں سے فرار کرنے والے ہیں۔"

"او یہ تو گڈ نیوز ہے۔ تم ایسا ہونے نہیں دینا ان سب کو رنگے ہاتھوں پکڑنا۔"

"ہاں ایسا ہی ہو گا۔ "کچھ اور ڈسکشن کرنے کے بعد دونوں نے الوداعی کلمات کے ساتھ رابطہ منقطع کر دیا۔

★★★

"ہائے ہینڈسم۔۔۔ "یونیورسٹی گراؤنڈ کے سیڑھیوں پر بیٹھے فیب فایو گروپ کے ساتھ خزیمہ ان سے بات کر رہا تھا جب نائرا جو کے بہت بولڈ اور بے باک لڑکیوں میں شمار ہوتی تھی۔ مسکرا کر ایک ادا سے خزیمہ سے بولی جس پر آیت نے ترچھی نظروں سے اسے گھور کر دیکھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہیلو۔ "خزیمہ نے مروتً جواب دے کر ایسے ہی آیت کی طرف دیکھا جو تیکھی نظروں سے اسے گھور رہی تھی اور پھر اچانک ہی ایک جھٹکے سے وہاں سے چلی گئی۔

"اسے کیا ہوا۔ "سب نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"آآ میں دیکھتی ہوں۔ "حمنہ اور پریہا نے کہہ کر اسکے پیچھے چلی گئی۔

"یہ تو ہے ہی نخریلی۔ "نائرا کے بیزار لہجے میں کہنے پر خزیمہ ناگواری سے اسے دیکھا۔

""مائنڈ یور آن بیسنیس۔ "خزیمہ نے سپاٹ انداز میں کہہ کر وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔ پیچھے وہ تلملا کر رہے گئی۔

"اس آیت کو سب اتنا امپورٹینس کیوں دیتے ہیں۔ "اس نے جیلس ہوکر سوچا۔

نائرا اسے آپ آزاد پنچھی کہہ سکتے ہیں۔

"آیت کیا ہوا یار۔۔۔؟ اسکے پیچھے آتی حمنہ اور پریہا نے پریشانی سے پوچھا جو بیشتر وقت غصے میں اپنا خون سلگاتی رہتی ہے۔

"کیا ہوا ہے؟ سڈن کیوں آگئی؟ "پریہا نے بھی حمنہ کی پیروی کی۔

"دماغ خراب ہوگیا ہے میرا۔۔ "پیچھے آتے خزیمہ نے زیرِلب مسکراہٹ چھپا کر مصنوئی سنجیدگی سے اس کی بات سنی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تمہیں آج معلوم ہوا۔ "حمنہ اتنی سنجیدہ انداز میں کہنے پر آیت نے صدمے سے اسے دیکھا۔

"تم دونوں نے سرخ ٹمٹما ٹماٹر دیکھا ہے۔ "ان کے پاس پہنچ کر خزیمہ نے شرارتی آنکھوں سے آیت کو دیکھ کر حمنہ اور پریہا سے کہا۔

"ہاں نا دیکھا ہے۔ "حمنہ نے سمجھ کر سنجیدگی سے کہا۔

"ہاں اور میں نے بھی دیکھا سب کے گھر پر تو ہوتا ہے ٹماٹر۔ "پریہا نے اتنے بھولے انداز میں کہا کی خزیمہ اور حمنہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔ اور آیت نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔اور پیر پٹک کر وہاں سے چلی گئی۔

"اوپس لگتا ہے ناراض ہوگئی۔ "حمنہ نے ہونٹ دانتوں سے دبا کر فکر مندی سے کہا۔

"ڈونٹ وری ذیادہ دیر وہ ناراض نہیں رہتی ہے۔ "خزیمہ نے زیرِلب دھیرے سے مسکرا کر کہا۔

"ہاں یہ تو ہے پر تمہیں کیسے معلوم؟ "حمنہ نے ایک آبرو اٹھا کر پوچھا۔ جس پر خزیمہ نے پراسرار مسکراہٹ سے کندھا اچکا کر وہاں سے چلا گیا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"حمنہ مجھے کچھ دال میں کالا لگ رہا ہے۔ "حمنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر پریہا نے پر سوچ انداز میں کہا۔

"دال میں کچھ کالا نہیں پورا دال ہی کالا ہے۔ "حمنہ نے شرارت سے بھر پور سنجیدگی سے کہا۔

★★★

"اسلام وعلیکم۔۔۔ ہائے یہاں کیوں بیٹھوں ہو تم سب لیکچر نہیں لینا ہے کیا؟ "یونیورسٹی گراؤنڈ سیڑھیوں پر سب کو اڑا ترچھا بیٹھا دیکھ خزیمہ نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"نہیں آج سارے لیکچرز بورنگ ہیں۔ "حسب معمول اسد جو سیڑھیوں کو بیڈ سمجھ کر بیٹھا کم لیٹا زیادہ تھا اپنے سر کو کوور کرتے کیپ کو ترچھا کر کے بولا۔

"تمہیں کوئی لیکچر انٹرسٹنگ اور امپورٹین کب لگتے ہیں۔ "انہی سب کے ساتھ بیٹھتے ہوئے خزیمہ نے طنزاً کہا جو اس پر تو کوئی خاص اثر نہیں کیا۔

"اب اچھا نہیں پڑھاتے تو میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ "اسد کے بھولے پن سے کہنے پر سب سے زیادہ گھور کر پریہا نے دیکھا۔

"بلکل ناچ نہ آئے تو آنگن ٹیڑھا۔۔۔ تمہیں میڈیکل میں ایڈمیشن لینے کس نے کہا تھا۔ کرتے نہ اپنے شیانِ شان کوئی پڑھائی۔ "پریہا نے طنزاً کہہ کر منہ کو موڑ لیا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آنگن ٹیڑھا ہو یا میڑھا تمہیں اس سے کیا میں کچھ بھی کروں۔ "اسد دانت کچکچا کر سخت لہجے میں کہا۔۔

"ہاں تو میں کون سا تمہاری لیے دبلی ہوئی جارہی ہوں۔ "پریہا نے بھی لفظی جنگ کرنے کا پورا ارادہ کر لیا تھا۔

"نہیں تو میں کیا تمہارے آگے ہاتھ جوڑ رہا ہوں منت کررہا ہوں کی میرے لیے پلیز دبلی ہوجاؤ میری بلہ سے موٹی ہو اور موٹی ہوجاؤ۔ "اسد نے چڑھانے والے انداز میں نقل کر کے بولا۔

"تم نے مجھے موٹی کہا میں کہاں سے موٹی ہوں سنگل ہڈی۔ "پریہا نے اس کے پتلے ہونے پر چوٹ کرکے کہا جس پر وہ تلملا گیا۔

"اسٹوپ اٹ گائز۔۔ "آر یو گون کریزی۔۔؟ کیا بچوں کی طرح لڑ رہے ہو۔ "اسد کچھ کہتا اس سے پہلے خزیمہ نے ڈانٹ کر دونوں سے کہا اور گھور کر دونوں کو دیکھنے لگا جو ایک دوسرے کو بھسم کردینے والی نظروں سے گھور رہے تھے۔

"میری غلطی نہیں شروعات اس نے کیا تھا۔ "اسد نے اپنی صفائی میں کہا۔

"اور تم بہت شریف ہونا۔ "پریہا نے منہ ٹیڑھا کرکے کہا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بس بہت ہوا۔ اب ایک لفظ نہیں۔ "خزیمہ نے سخت لہجے میں ڈانٹ کر کہا۔ جس پر دونوں اپنا اپنا منہ ایک دوسرے سے موڑ کر بیٹھ گئے۔

"ریلیکس خزیمہ یہ ان دونوں کا روز کا معمول ہے۔ "حمنہ نے آرام دہ انداز میں کہہ کر اپنے ہاتھ میں موجود فون پر بزی ہوگئی۔

"آیت کہاں ہے۔ "وہ جب سے آیا تھا بس ایک شخص کے لیے بیتاب آنکھیں چاروں اور گھوم رہی تھی پر وہ اسے پورے گراؤنڈ میں کہیں نظر نہیں آرہی تھی۔ اس لیے اب رہا نہیں گیا تو پوچھ بیٹھا پر حمنہ اور پریہا کے جھٹ ذومعنی نظروں پر سٹپٹا گیا تھا جو نظروں ہی نظروں سے ایک دوسرے کو کچھ اشارہ کر رہیں تھی۔

"وہ مجھے کچھ کام تھا۔ "بلاوجہ ہی وجہ بتانے لگا۔

"ارے نہیں نہیں ہمیں کیا۔۔۔ وہ شاید لیب گئی ہے کچھ کرنے شاید۔۔ "حمنہ نے سے شرارتی آنکھوں سے دیکھ لاعلمی سے کہا۔

"اوکے۔ "تاصف سے سر کو ہلا کر وہ وہاں سے جانے لگا جب پریہا نے اسد کو دیکھ شرارت سے کہا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"خزیمہ بھائی آپ نے یہ زبردست باڈی کہاں سے بنائی ہے۔ وہ کیا ہے نہ یہاں ایسے بہت سے لوگ ہیں جنہیں جاننے کی اشد ضرورت ہے۔ "خزیمہ تو افسوس سے سر ہلا کر چلا گیا پر اسد نے غصے سے پریہا کو دیکھ کر ایک جھٹکے سے وہاں سے گیا۔

"اسے پریشان کرکے مل گیا تمہارے دل کو سکون۔۔۔ "حمنہ نے اسکے بازوں پر چٹکی کاٹتے ہوئے افسوس سے کہا۔ جس پر پریہا نے آرام سے آنکھیں پٹپٹا کر اسے دیکھا۔

"تم پکا کسی دن اسکے ہاتھوں پٹوں گئی۔"۔

"ایسے ہی اتنا ہلکا سمجھا ہوا ہے مجھے وہ مجھے پٹے گا اور میں اسے چھوڑ دوں گی۔ "پریہا نے تیکھے انداز میں کہا۔

★★★

سائنس لیب میں انٹر ہوتے ہی اسکی ماتھے پر ناپسندیدگی کے لکیریں یکا یک ابھر گئی چہرا ضبط سے سرخ ہوگیا۔ اور وہ ایک جھٹکے سے وہاں گیا جہاں آیت اور یاور ایک دوسرے کے قریب کھڑے لیب پر رکھے بوتل کے محلول جس کا رنگ نیلا تھا اسے دیکھ شاید کچھ مشاہدہ کر رہے تھے۔ پر اسے یاور کا آیت سے اتنا قریب کھڑے رہنا دیکھ کر ہی اسکا خون کھول رہا تھا اوپر سے یوں مسکرا مسکرا کر تبصرے کرنا وہ سرتاپا سلگ اٹھا تھا جس کا اندازہ اسکے چہرے سے لگایا جاسکتا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ارے خزیمہ تم ۔۔۔ تم کب آئے۔ "یاور نے چونک کر اسے دیکھ خوش اخلاقی سے بولا پر خزیمہ کے سنجیدہ سپاٹ نظروں پر وہ کچھ دھیما پڑ گیا۔

"جب آپ دونوں راز و نیاز میں لگے تھے۔ "خزیمہ کی سنجیدہ بات یاور کے سر کے اوپری حصے میں آنے سے پہلے ہی گزر گئی۔ خزیمہ نے کہہ کر اسے دیکھا جو مسلسل اسی بوتل پر جھکی ہوئی تھی۔ اب تو خزیمہ بوتل بھی اپنا رقیب لگا جو اسکی شہزادی کو اسکی طرف متوجہ بھی نہیں ہونے دے رہا پر کون بتائے بھولے شہزادے کو کہ شہزادی خود ہی شہزادے کو نہیں دیکھنا چاہتی۔

"خیر معلوم نہیں تم کیا کہہ رہے ہو پر یہ دیکھو آیت نے پروفیسر سر کا دیا کام بلکل پرفیکٹ کیا۔ "یاور کے کہنے پر آیت نے ایک پل رک کر اسے دیکھا صرف ایک پل پھر دوبارہ رخ موڑنے سیدھی ہوگئی۔

"ہاں دکھ رہا ہے۔ "آیت نے اب بلکل سنجیدگی سے اسے دیکھا جو ناراضگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اچانک پھیلتی تناؤ کو محسوس کر کے یاور کو اپنا آپ وہاں انفٹ لگنے لگا۔

"تم دونوں باتیں کرو مجھے کچھ کام ہے۔ "بول کر یاور سیدھا باہر جاکے اپنی دبی سانس کو خارج کر کے سیدھا اسد کی اور گیا جو بھنا سا جلدی جلدی جارہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا ہوا بھائی تجھے۔ "اسد کا بھنایا چہرا دیکھ یاور نے چونک کر پوچھا۔

"میں اس پریہا کا گلا دبا دوں گا۔ "اسد کے جھٹکے سے دونوں ہاتھ کا گلا دبانے کے اسٹائل پر بتانے سے یاور دو قدم دور ہٹا۔

"بھائی تو اسکا دبا مجھ بیچارے پر کیوں ایکسپیریمینٹ کر رہا ہے۔ "یاور نے خفگی سے کہا۔

"میں سیریس ہوں۔ "اسکی بات پر اسد نے دانت پیس کر کہا آیا میری بات کو سیریس لے پر وہ بھی اسکا ہی دوست ہے۔

"لیکن ایمرجنسی وارڈ خالی نہیں ہے "یاور کہہ کر مسکراہٹ دبا گیا۔

"تمم۔۔ "ایک پنچ اسکے پیٹ پر مار کر اسد وہاں سے جھلا کر بھاگ گیا۔ پیچھے یاور اپنے پیٹ کو پکڑے اسے کوس کر رہ گیا۔

★★★

"سنو۔۔۔ "وہ جو جارہی تھی پر اپنے سامنے اسکا ہاتھ کر کے روکنے پر روک گئی پر اسے دیکھا ہرگز نہیں۔

"مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ "اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"پر مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی۔ "آیت نے سپاٹ سا جواب دے کر آگے بڑھنے لگی جب اس نے ایک جھٹکے سے اسکا ہاتھ پکڑ کر بلکل اپنے سامنے کر لیا۔ اس افداد پر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آیت نے بوکھلا کر خزیمہ کو دیکھا۔ جو نہایت ہی سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ دھیرے دھیرے ہر چیز بدلتی نظر آنے لگی بیلو آنکھوں کی سنجیدگی اب اتنی نزدیکی پر محبت سے چمک اٹھی اسکی نظروں کی چلمن دیکھ کر لب خودبخود مسکراہٹ میں ڈھلتی چلی گئی۔ اچانک بدلتی اسکی آنکھوں کی شوخی نے آیت پر محویت طاری کردی تھی۔ اسکی اتنی قربت اور جسم سے پھوٹی بھینی بھینی خوشبو پر شہزادی کے دل میں درھم سا بچ اٹھا چہرا گلاب کی طرح معطر ہوگیا۔ اسکے چہرے کے تیکھے نقوش پر چھائے پلکوں کے سائے فگن پر دل بیخودی پر آمادہ ہوگیا۔ اسکا چہرا دونوں ہاتھوں میں بھر کر شہزادہ بخود سا ہوگیا۔ اسکے لمس پر آیت سمٹ سی گئی نظر اٹھنے سے انکار ہوگئے اور پھر شہزادے نے اپنی خوشبو اسکی سانسوں میں پیرو دیا ہر چیز جھنپ گئی فضا میں غضب ڈھا گیا۔ خاموشی میں دھڑکنیں سرگوشیاں کرنے لگی۔ لیب میں موجود مشین اور دوائیوں کی ہنسی اور کلکاریاں سی گونج اٹھی۔

"You are special to my life.....

You are essential to my heartbeat.....

Like the moon for the sky.....

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

Like the soul to the body.....

Like the oxygen to the living.....

I love you so much.....

My yellow-eyed princess.....

My Heart beat.....

My soul.....

My everything.....

I Love you endless....."

خزیمہ کی گئی مدھم سرگوشی اسکی سماعت میں میٹھے رس کی طرح سرایت کر گیا۔ خزیمہ نے کچھ قدم دور ہوکے فکرمندی سے اسے دیکھا جو نظریں نیچے کیے خاموش کھڑی تھی۔

"آیت۔۔ "خزیمہ نرم میٹھے فکر مند آواز میں پکارا پر اسکے آنکھوں سے اچانک گرتے آنسو پر اسے اپنے سینے سے لگا گیا بلکل غیر متوقع عمل تھا جس سے دونوں بے خبر تھے۔

"آئی ہیٹ یو۔۔ "آیت اسکے گلے لگے ہوئے دھیمے آواز میں بولی جس پر خزیمہ اسے اور شدت سے اپنے اندر سما گیا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آئی لو یو ٹو مائی پرنسیس گلابو۔۔۔ "خزیمہ اسے خود سے لگائے ہوئے شدتِ گو ہوا۔ آیت اسکے لمس اسکی قربت میں پگھلنے لگی تھی۔ اس لیے جلدی سے الگ ہوکے سرخ چہرے کے ساتھ باہر بھاگنے لگی پر دروازے کے پاس پریہا اور حمنہ کو حیرت انگیز طور پر بت بنے ان دونوں کو آنکھیں پھاڑ کر کھڑا دیکھتے آیت نے لب کاٹ کر ان دونوں کو دیکھا جس بات کا اسے ڈر تھا وہی ہوا۔ "کیا سب کو سب معلوم ہوگیا؟ "البتہ خزیمہ ریلیکس سا سب کو دیکھ رہا تھا۔

" Who is gulabo...?

اور یہ سب کیا تھا؟ "سب سے پہلے ہوش آتی حمنہ نے حیرت کے سمندر میں غرق ہوتی بولی۔

"آیت۔ "خزیمہ کے بولنے پر آیت نے گھور کر اسے دیکھا۔ پھر بنا کسی کے نظروں کی پرواہ کیے تیزی سے وہاں سے چلی گئی۔

"سو مسٹر خزیمہ آپ بتائیں یہ سب کیا ہورہا تھا۔ "خزیمہ کی چاروں طرف گھومتے ہوئے پریہا اور حمنہ نے پوچھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آیت از مائی وائف۔ "اسکی بات پر دونوں کا منہ کھل گیا ان دونوں کو حیرت میں چھوڑ کر وہ وہاں سے چلا گیا پیچھے وہ دونوں اپنا منہ صدمے سے لیے کھڑی رہ گئی۔ پھر جلدی سے ہوش میں آتی باہر بھاگی۔۔۔۔

★★★

"اس نے کہا ہے نہ جاکر اسی سے پوچھو میرا دماغ مت کھاؤ۔ "جب سے خزیمہ نے انہیں بتایا تب سے پریہا اور حمنہ مسلسل آیت سے سوال کرکے اسے چڑچڑا کر چکے ہیں کب کیسے والے سوال سے وہ تنگ آچکی تھی۔

"وہی سے پتا چلا ہے تم نے تو بتانا ضروری نہیں سمجھا۔ "حمنہ نے خفگی سے کہا۔

"کیا پتا چلا ہے؟ "آیت نے تیکھے لہجے میں استفسار کیا۔

"یہی کے تم اسکی وائف ہو۔ ہائے کب ہوا یہ حادثہ۔۔ "پریہا نے منہ لٹکائے آہیں بھرتے ہوئے کہا۔

"ہاں مطلب دیکھوں نہ ہم بیٹھے رہ گئے اور تم مسٹر خزیمہ کو اڑا لے گئی۔ "حمنہ کو بھی ناجانے کون سے غم کھا رہے تھے۔ ان دونوں کی بات پر آیت منہ کھولے سن رہی تھی جو پتا نہیں کون کون سی درد آہ بھر رہیں تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پریہا وہ کہتے ہیں نہ۔ "دل کے ارماں آنسوؤں میں بہہ گئے۔ ہم خزیمہ کے خواب دیکھتے رہ گئے۔"

"واٹ " اب تو واقع آیت کا صدمے سے برا حال ہوگیا تھا۔ یہ لوگ یا تو خود پاگل ہوں گئے ہیں یا آج اسے کر دیں گے۔

"اگر دو سکینڈ کے اندر تم دونوں میرے کمرے سے باہر نہیں گئی نہ تو یقین جانو تم دونوں چار کاندھوں پر جاؤ گی۔ "آیت کے سیریس انداز میں کہنے پر دونوں سہی سے بیٹھ گئی پر وہاں گئی نہیں۔ " تو تم دونوں کو میرے ہاتھوں شہید ہونا ہے۔ "آیت نے سنجیدہ لب و لہجے میں کہا۔

"اچھا اچھا اب ہم بلکل نہیں کچھ کہیے گے۔ "حمنہ نے اچھے سے بیڈ پر بیٹھ کر کہا۔ "اور اب تم بتاؤ یہ اچانک سے شوہر نواب کہاں سے آگئیں جہاں تک ہم سے کو معلوم ہے تم نے تو کبھی ایسا کچھ نہیں بتایا۔ "حمنہ سنجیدگی سے کہا۔ اسکے سیریس انداز پر آیت نے گہری سانس فضاء کے سپرد کی۔

"جب میں پیدا ہوئی تھی تبھی۔۔۔ "آیت نے کہہ کر ان دونوں کو دیکھا جو نا سمجھی سے دیکھ رہیں تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہیں۔۔۔ کیا مطلب؟ "پریہا نے نا سمجھی سے کہا۔

"مطلب جب میں ہوئی تھی بت ہی ہوا تھا۔ "آیت نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا پر وہ دونوں چھوڑ دے ناممکن۔۔۔

"تو تم نے قبول ہے کیسے کہا ہو گا؟ کیا تم پیدا ہوتے ہی بولنے لگی تھی۔ "حمنہ کے نون سینس بات پر آیت نے گھور کر اسے ایک تھپڑ رسید کیا۔ " اوچ۔۔۔

"بیوقوف لڑکی جب میں ہوئی تھی تو ماما بابا نے یہ سب کیا تھا۔ مطلب مجھے اسکے نام۔۔۔ ایسا ہوتا ہے لیکن اگر بڑے ہوکر ہم ایک ساتھ نہیں رہنا چاہتے تو الگ ہوسکتے ہیں اور اگر رہنا چاہتے ہیں تو باقاعدہ نکاح ہوتا ہے۔۔ "آیت آسان لفظوں میں بتایا۔

"اوو اچھا مطلب اب تمہاری شادی ہوگئی۔ "حمنہ اور پریہا نے جوش و خروش سے کہا۔

"مجھے نہ نیند آرہی ہے دفاع ہوجاؤ تم دونوں۔۔۔ "آیت کے غصے کو نظرانداز کر کے دونوں آرام سے اسکے بیڈ پر پھیل کر لیٹ گئی۔

"بلکل بھی نہیں آج ہم یہیں سوئے گئیں۔۔۔ "دونوں بھر پور دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے بولی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوکے لیکن اگر کچھ اب کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ "مان کر آیت نے سنجیدگی سے دھمکی دی۔

"اوکے اوکے کچھ نہیں پوچھیں گے بس یہ بتاؤ یہ لیب میں کون سا سین ہورہا تھا۔ "پریہا نے شرارتی آنکھیں پٹپٹا کر بھولے پن سے پوچھا۔۔ اسکی بات پر آیت نے رخ پھیر لیا دل ایک دم ہی زور سے دھڑکنے لگا تھا آنکھوں کے سامنے سارا منظر سیلو موشن کی طرح چل رہا تھا۔

"اووہوو ایسا بھی کیا ہوا تھا جو تم اسطرح سرخ ہوگئی ہو۔ "حمنہ نے چھیڑتے ہوے پوچھا۔ " ویسے خزیمہ نے بلکل پرفیکٹ نام رکھا ہے گلابو۔۔۔ "حمنہ بول کر بیڈ سے اتر کر کھڑی ہوگئی اب پکہ وہ پٹیں گی۔

"خزیمہ ۔۔۔ "آیت نے دانت کچکچا کر آہستہ آواز میں نام لیا وہ سخت غصے میں " سب تمہاری وجہ سے ہورہا ہے اب یہ لوگ بھی گلابو بول رہیں ہیں۔۔۔"

"اگر دوبارہ کہا نہ حمنہ تو میں بات نہیں کروں گی۔ "آیت نے خفگی سے منہ موڑ کر کہا۔۔

"اوکے سوری نہیں کہتی مائے کیوٹی پائے۔۔ "اسکی لگے میں اپنا ہاتھ ڈال کس کر کے حمنہ نے کہا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں بھی ہوں۔۔ "پریہا نے جھٹ کہہ کر تینوں ایک ساتھ گلے لگے ہنس پڑے۔۔۔۔

★★★

"ولید میں کہہ رہی ہوں اگر دوبارہ میں نے تمہیں یا تمہارے اطراف کسی بھی چڑیل کو دیکھا تو ۔۔۔ تو میں تمہارا گلہ دبا دوں گی۔ "ولید کی درگت بنتی دیکھ سب اپنی مسکراہٹ چھپا گئے تھے ورنہ جو ہنسی سب کو آرہی تھی نہ کیا کہے۔ ہوا یوں کی ولید صاحب یونیورسٹی آتے ساتھ ہی کینٹن میں چلے گئے گئے تو وہ بس کھانے پینے تھے پر نائرا کی انٹری اور اس سے باتیں بھی کرنے لگے جو وہاں آتی حمنہ نے دیکھ لیا اگر نارمل بات ہوتا تو شاید ہی اتنا بھڑکتی " ہنس ہنس کے باتیں اسکا جان جلا گیا بقول حمنہ اور فیب فائیو گروپ کے نائرا چڑیل ڈائن چپکوں تھی۔

"یار میں تھوڑی گیا تھا وہ خود آئی تھی۔ "ولید نے خفگی سے کہا۔

"تو تم اس چڑیل سے بات کرو گے۔ "حمنہ نے گھور کر پوچھا۔

"نہیں کرتا۔۔۔ منہ پر اب ٹیپ لگا لوں گا۔ "ولید نے سختی سے کہہ کر جانے لگا۔

"تمہیں نہیں ضروت لگانے کی اب اگر تم کرو گے تو میں خود لگا دوں گی۔۔ ٹیپ۔۔۔۔ "

حمنہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کے پہلے پیار سے کہا جس پر وہ خوش ہوگیا پر آگے کی باتوں پر صدمے سے دیکھنے لگا جس پر حمنہ مسکراہٹ چھپا گئی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ٹھیک لگا دینا۔ ٹیپ "ولید اور حمنہ کی اسٹارٹ ہوتی رومینٹک موسم پر سب نے طوفان لا دیا۔۔ اور ایک ساتھ بولے۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ لگا۔۔۔ دینا۔۔۔ ٹیپ۔۔۔۔ تب تو حمنہ اب تم اپنے بیگ میں میک اپ کے ساتھ ایک ٹیپ بھی رکھنا۔ "اسد نے نہایت ہی متانت سے کہا جس پر حمنہ نے گھور کر اسے آڑے ہاتھوں لیا۔۔۔

"میرے بیگ میں میک اپ کب دیکھا تم نے۔۔۔ "حمنہ نے تیکھے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

"لاؤ بیگ دکھاتا ہوں۔۔۔ "اسد کے کہنے پر بیگ ہاتھ پر نہیں زور سے کمر پر ملی۔۔۔

"اور چاہیے۔۔۔ "حمنہ نے میٹھے طنز لہجے میں پوچھا۔۔

"نہیں۔۔۔ اب مجھے واقع ولید تجھ سے ہمدردی ہے۔ تجھے تو شادی کے بعد زور بریک فاسٹ میں ایک تھپڑ لنچ میں پنچ اور ڈینر میں کک ملے گا۔۔۔ ہائے تیری قسمت۔۔۔ "

اتنے تفصیل سے اس نے ولید کی مستقبل کو کھینچا کی سب کا چھت پھاڑ قہقہا گونجا۔۔۔۔

اور ولید کا ہاتھ تھا اور اسد کی گردن۔۔۔

"اب بول کیا بول رہا تھا۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کچھ نہیں بھائی۔۔۔ چھوڑ۔۔۔ بچاؤ رے۔۔۔ "اسد نے دوہائی دیتے ہوئے یاور اور خزیمہ سے کہا جو دونوں کی لڑائی کو دلچسپی سے مظاہرہ فرما رہے تھے اسکے بولانے پر خزیمہ نے دونوں کو الگ کیا۔۔۔ ان تین مہینوں میں اسکی ان سب سے بہت اچھی دوستی ہوگئی تھی ان سے ملے اسے پورے تین مہینے ہونے کو آیئے ہیں پر اس دن کے بعد سے آیت کی بےرخی اس سے اور بڑھ گئی تھی ج نظرب بھی اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا وہ سرعت سے وہاں سے چلی جاتی اگر وہ نظر بھی آجائے تو کہاں غائب ہوتی پتا ہی نہیں چلتا۔۔۔ کلاس جب تک ہوتی ساتھ رہتی پر جیسے ہی اف ہوتا جلدی سے چلی جاتی۔۔۔ ابھی بھی وہ یہاں موجود نہیں تھی۔۔۔

"حمنہ آیت کہاں ہے؟ "لائیبریری سے نکلتی حمنہ اور پریہا کے پاس پہنچ کر خزیمہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔ جنہوں نے مسکراہٹ دبا کر اسے دیکھا پر اسکے چہرے پر پھیلے سنجیدہ ثابت تصورات کو دیکھ کر سیدھ سے جواب دیا۔

"شاید ریڈنگ روم میں ہوگی یا سائنس لیب میں ۔۔ "حمنہ نے لاعلمی سے کہا۔

"مجھے تو لگتا ہے تمہاری دوست آنے والے وقتوں میں ضرور کچھ ایجاد کرے گی۔۔ "خزیمہ نے لیب کا سن کر جل کر کہا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں کوئی شک ہماری دوست بہت انٹیلیجنٹ ہے۔ "پریہا نے مسکرا کر چڑھایا اور وہ چڑ بھی گیا۔

"کوئی شک نہیں ہے مجھے ۔۔۔ مجھ سے زیادہ کیسے معلوم وہ کتنی ذہین ہے۔ "خزیمہ نے کہہ کر پہلے ریڈنگ روم کو چھانا پر وہاں نہیں ملی اس لیے اب گہری سانس لے کے لیب کی طرف ہوا۔ "یہ لیب میرا سب سے بڑا دشمن ہے۔ "شدید جیلس بھری لہجے میں بڑبڑا کر لیب میں انٹر ہوا پر وہاں۔۔۔۔ آیت کو درد سے ہاتھ پکڑے آپس میں لب پیوست کرے کھڑا دیکھ وہ سرعت سے اسکے پاس پہنچا۔

"یہ کیسے ہوا؟ "اسکے ہاتھ کی پشت کو سرخ لال دیکھ کر اس نے برہمی سے پوچھا اور ہاتھ پکڑنے لگا پر اسکے سسکنے پر اور آنکھوں میں آتی نمی کو جھپک جھپک کر روکتا دیکھ اسے اس پر بہت پیار آرہا تھا۔

"وہ ذرا سا ایسڈ ٹچ ہوگیا۔ "آیت نے ہاتھ کو چھڑاتے ہوئے بتایا پر اسکے برہمی سے گھورنے پر اپنا ہاتھ چھڑانا چھوڑ خاموشی سے کھڑی ہوگئی پر تکلیف چہرے سے ظاہر ہو رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ایسا کون سا ضروری کام تھا جسے کرنا اتنا ضروری تھا۔ ہر وقت تم یہی بزی رہتی ہو۔ سارے کام تمہیں ہی ملتے ہیں۔ "خزیمہ کے مسلسل برہمی سے ڈانٹنے پر آیت نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑا لیا۔

"چھوڑو میرا۔۔۔ میں کچھ بھی کروں تم سے کیا۔۔۔"

"چلو میرے ساتھ فرسٹ ایڈ کر دوں۔۔ "اسے چڑچڑا دیکھ خزیمہ نے نرمی سے کہہ کر اسے اپنے ساتھ میڈیکل روم میں لے جاکے فرسٹ ایڈ کرنے لگا۔

"تھوڑا سا جلن ہو گا پھر ٹھیک ہوجائے گا۔ "کریم کو لگاتے ہوئے خزیمہ نے نرم لہجے میں کہا۔

"تھوڑا نہیں بہت ہو گا۔۔۔ مجھے نہیں لگانا چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔ "آیت نے ڈر کر اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔

"یار نہیں ہوتا ۔۔ میں ہوں نہ۔۔ "خزیمہ کے پیار سے کہنے پر آیت اسے دیکھ کر رہ گئی۔ کتنا کنسرن تھا اس کا انداز۔۔۔

"نہیں میں نہیں لگاؤں گی۔ "اسے لگاتا دیکھ آیت اپنا ہاتھ پیچھے کرنے لگی جو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کچھ نہیں ہو گا ٹرسٹ می۔۔۔ اب تم ایک ڈاکٹر ہو کے ڈرو گی تو اپنے مریضوں کا علاج کیسے کرو گی۔۔۔ مطلب انہیں ذرا سا بھی سیریس دیکھ مجھے لگتا ہے ان سے زیادہ تمہیں ڈر لگے گا۔۔۔ تم تو ڈرپوک نکلی گلابو۔۔۔ "آیت کو باتوں میں الجھائے وہ اسکے ہاتھوں پر مرہم لگا گیا۔۔۔ آیت تو صرف اپنے ڈرپوک بولنے پر ہی خفگی سے اسے گھور رہی تھی اسے معلوم ہی نہیں ہو کب اس نے کریم لگا دی۔۔۔

"میں ڈرپوک نہیں ہوں۔۔۔ " آیت نے منہ بسور کر خفگی سے کہا۔۔۔

"ہاں بلکل تم ڈرپوک نہیں تبھی تو کریم لگ بھی گئی اور تمہیں معلوم بھی نہیں ہوا۔۔ تم نے ثابت کر دیا تم بہت بہادر ہو۔۔۔ شاباش پرنسیس۔۔۔ "خزیمہ نے زیرِلب دھیرے سے مسکرا کر کہا۔ اور آ،ت نے چونک کر اپنے ہاتھ کو دیکھا جہاں دوائی لگی ہوئی تھی اسے تو یقیناً جلن نہیں ہوا۔ اور پھر اسے دیکھا جو مسکرا کر شرارت بھری آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا کتنی خوبصورت مسکان تھی جیسے بادل پر چمچماتے ستارے۔۔۔ جیسے رات کے سیاہی میں روشنی پھیلاتے جگنوں۔۔۔ آیت کا دل کی ایک بیٹ مس ہوئی وہ بس ایک ٹک اسے محویت سے دیکھ رہی تھی جہاں اب مسکراہٹ اور گہری ہو چکی تھی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا میں بہت خوبصورت لگ رہا ہوں۔۔۔ " خزیمہ نے زیرِلب مسکراہٹ چھپا کر مصنوئی سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہاں۔۔۔ " آیت ٹرانس سی کہہ گئی۔۔

"اچھا مجھے نہیں معلوم تھا میری گلابو مجھ سے اتنا پیار کرتی ہے۔ "خزیمہ اسکے ہاتھ کی پشت پر ہونٹ رکھتے ہوئے گہرے گمبھیر لہجے میں بولا۔۔ اسکے لب کو اپنے ہاتھ دیکھ آیت ایک جھٹکے سے ہوش میں آکر اپنا ہاتھ کھینچ کر کھڑی ہوگئی۔۔

"ایک نمبر کے دو نمبر انسان ہو تم۔۔۔ " غصے سے بول کر جانے لگی پر وہ اسکے راستے میں حائل اسکا راستہ روک چکا تھا۔۔ "ہٹو میرے راستے سے ۔۔۔۔ " آیت نے جھنجھلا کر پوچھا۔

"تمہاری زندگی کے سارے راستے خزیمہ ملک تک ہی آتے ہیں تو کیا فائدہ میں ہٹو یا نہ۔۔۔۔ " خزیمہ سنجیدہ لب و لہجے میں کہا۔۔۔ " خیر مجھے تم سے بات کرنی ہے۔"

"تمہیں اتنی بڑی غلط فہمی کیوں ہے کی میرے سارے راستے تم تک آتے ہیں۔۔۔ نہیں خزیمہ ملک ہمارے راستے بہت پہلے جدا ہوچکے ہیں۔ اور جو کچھ آثار ہے وہ بھی میں جلد ختم کر دوں گی۔ "آیت سخت ناگوار لہجے میں کہا۔ "اینڈ ایک اور بات مجھ سے دور رہو۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔ "اسکی باتوں پر خزیمہ نے ضبط سے سضت لہجے میں پوچھا۔

"یہی کہ مجھے تم سے جوڑا رشتہ ختم کرنا ہے۔ "آیت نے نظریں چرا کر کہا اور اسکی بات پر خزیمہ نے جھٹکے سے اسے پکڑ کر اپنے روبرو کیا۔

"آیت خزیمہ ملک میں تمہیں کبھی بھی نہیں چھوڑوں گا۔اور یہ حق میں کسی کو بھی نہیں دوں کا کوئی ایسا سوچے بھی تمہیں بھی نہیں۔۔۔ آئندہ ایسا سوچنا بھی نہیں۔۔۔۔۔ کہ خزیمہ ملک تمہیں ایسا کرنے دے گا۔۔۔ انڈرسٹینڈ۔۔ "خزیمہ سخت گیر لہجے میں ضرور کہا پر سخت کہنے سے خود کو روکے رہا۔۔۔ اسکی اتنی سخت ضرور تھی کی آیت کو اپنا بازوں درد کرتا محسوس ہورہا تھا۔

"تو کیا کرو گے۔۔۔ بولو زبردستی کرو گے۔۔۔ اکچیولی کر بھی کیا سکتے ہو مرد ہونا جو چاہے کرو تم سب کو حق ملا ہوتا ہے سب کچھ کرنے کا۔۔۔۔ " آیت کے بات پر اتنا تیز دھاڑا کی وہ سہم سی گئی اور ڈر کر اسے دیکھنے لگی جو حزن و ملال اسے دیکھ رہا تھا۔

"آیت خان ۔۔۔۔ " میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو عورتوں کے ساتھ زور زبردستی کرتے ہیں یا اپنے آپ سے کم تر سمجھتے ہیں۔ " میں خزیمہ ملک ہوں "میں عورتوں کی عزت و احترام کرنا جانتا بھی ہوں اور کروانا بھی ، کیوں کہ بہن میری بھی جوان ہے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اور ماں میرے بھی گھر ہے۔۔۔ " "تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو۔۔ کیا تم مجھے نہیں جانتی اپنے خزیم کو۔۔۔ "خزیمہ کے درد اور تاصف بھرے لہجے پر آیت کو اپنے بولے گئے الفاظ پر شرمندگی ہورہی تھی۔ اسے لب کاٹتا افسوس سے دیکھ وہاں سے چلا گیا واقع شہزادی کے الفاظوں نے شہزادوں کو دکھ دیا تھا آیت نے خود کو ملامت کرکے وہاں دیکھا جہاں سے وہ گیا تھا۔

★★★

دور افق پر تیرتے بادلوں نے نیلگوں آسمان پر سفید سی چادر تان دی تھی۔ ہوا کی دوش پر لاکھوں راز دفن کیے بادل مختلف روپ میں اپنے پیام پر گامزن تھے۔ ہواؤں میں موجود محبتِ داستان کی خوشبو ہر سو بکھر رہی تھی۔ اندھیر نگری پر فتح کرتی روشنی یہ ثابت کرتی ہے کہ رضایت کبھی ضائع نہی جاتی۔ ہر کالی رات کے بعد ایک روشن صبح ضرور ہوتی ہے۔ لندن میں بڑھتی سردی اپنی زور پر تھی۔ ہر طرف دھند سی چھائی تھی۔ ایسے خوابناک ماحول میں لندن شہر اور بھی خوبصورت لگ رہا تھا۔ آسمان میں چھپا سورج آنکھ مچولی کرتا بھینی بھینی سا مسکرا رہا تھا۔

"یار یہ اتنی ٹھنڈ میں تم سب کو شاپنگ کی کیا سوزی تھی۔ "دونوں ہاتھوں کو آپس میں پش کرکے رگڑتے ہوئے دانت پر دانت جما کر آیت نے خفگی سے کہا۔ جس پر پریہا اور

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حمنہ نے مال میں انٹر ہوتی ہوئی مسکرا کر اسے دیکھنے لگی جو اس خوبصورت موسم میں خفا خفا سی پیلی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھتی اور بھی پیاری لگ رہی تھی جیسے برف کی شہزادی۔۔۔۔

"شہزادی صاحبہ عرض ہے کچھ دنوں میں یونیورسٹی میں پروم نائٹ پارٹی ہے تو اس کے لیے تیاری کرنا ضروری ہے۔ "اف ایک پریہا اور اسکا ایکٹنگ کیڑا ہمیشہ آکٹیو رہتا ہے۔ "ہاں بلکل اور تم دونوں کے پاس تو کپڑوں کی کمی ہے یار چلو اور جلدی جلدی شاپنگ کرو۔ "آیت نے دونوں کے بیچ میں کھڑی ہاتھوں کو پکڑ کر جلدی جلدی چلنے لگی۔ " ویسے پہلے کہاں چلے؟ "ویسے چاہے کتنا ہی بیزار کیوں نہ ہو شاپنگ کرتے وقت لڑکیاں آکٹیو ہوئی جاتی ہیں۔ دونوں نے گھور کر اسے دیکھا جو آنے پر تو خفگی دکھا رہی تھی اور اب کیسے جوش سی پوچھ رہی تھی۔

"ہیں۔ کیا اب ایسے کیا گھور رہی ہو شاپنگ کرنا ہے نہ تو چلو ۔۔۔ "دونوں کو تحکم بھرے لہجے میں کہہ کر شہزادی صاحبہ آگے بڑھ گئی جہاں مختلف قسم کے شاپس جگمگاتی مصنوعی روشنی اور چمک دمک کے ساتھ کھڑی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پہلے ڈریسز لیتے ہیں پھر ان سب کے میچنگ سامان ۔۔۔ "حمنہ نے کہا تو تینوں ایک ساتھ ایک بڑی سی کلوٹھ شاپس میں داخل ہوئی جہاں جابجا خوبصورت ڈریسز لٹکے ہوئے تھیں۔

"پارٹی تھیم بلیک اینڈ وائٹ ہے۔ "حمنہ نے ڈریسز کو چیک کرتی پریہا اور آیت سے کہا جس پر دونوں " ہاں معلوم ہے تو "والی ایکسپریسن سے اسے دیکھ کر دوبارہ ڈریسز دیکھنے لگی۔ "تو یہ کہ ہمیں تھیم کے حساب سے ریڈ ڈریس لینا چاہیے بیوقوفوں۔۔۔ " حمنہ اپنی بات پر کان نہ دھرتے دیکھ دانت کچکچا کر بولی۔

"ٹھیک ہے ریڈ ڈریس لیتے پر یہ بتاؤ یہ بیوقوف کسے بولا۔ "دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر پریہا نے گھور کر پوچھا اور آیت وہ تو ہاتھ باندھے سیم ایکسپریسن سے دیکھ رہی تھی۔ حمنہ نے گڑبڑا کر ان دونوں کو دیکھا۔

"اپنے دو ذہین ترین دوستوں کو۔۔۔ "واہ کمال کی بھولے پن میں کہی بات پر ایک پنچ آیت اور ایک پنچ پریہا کا دونوں بازوں پر پاکر حمنہ بیچاری تو بس رو دینے کو تھی۔

"اب ہماری ذہانت پر قصیدہ خوانی مت کرنا۔ "پریہا نے کہہ کر ڈریسز کو اپنے اوپر رکھے دیکھنے لگی۔ اور آیت نے کندھا اچکا کر آگے بڑھ گئی۔ پیچھے وہ منہ ٹیڑھا کیے بڑبڑا کر رہ گئی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہ کیسا لگا رہا ہے مجھ پر۔۔۔" آیت نے ایک ڈیپ ریڈ کلر کا فل میکسی جس کے کندھے اور گردن سے لے کر گلے تک بنائے وائٹ موتیوں کے پھول نہایت ہی نفیس ورک تھا خوبصورت سا۔ پوچھنے پر دونوں نے ستائشی نظروں سے دیکھا۔

"خوبصورت ہے ہم بھی یہ ہی لیں گے۔" حمنہ نے پسندگی سے کہہ کر آگے بڑھ کے سیلس گلز کے پاس چلی آئی۔

" excuse me! we want to buy to this dress?"

تینوں کاؤنٹر سے ٹیک لگائے منتظر سی کھڑی تھی۔

" yah sure ma'am. The three of you have to buy it?

سیلس گلز کی باتوں پر تینوں نے ہاں میں گردن ہلائی اور تھری ڈریسز خرید کر باہر آگئی۔

"یو نو میں بہت آکسائیڈ ہوں۔۔" پریہا نے مسکرا کر جوش و خروش بھرے انداز میں کہا۔ "ویسے میرا پارٹنر اسد ہے اور حمنہ کا ولید تم کس کے ساتھ ہو؟" پریہا پوچھ کر مسکراہٹ دبا گئی۔

"پاگل ظاہر سی بات ہے جیجو کے ساتھ ہوگی۔" پریہا کے سر پر ہاتھ مار کے حمنہ نے شرارتی آنکھوں سے کہا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوو ہاں میں تو بھول گئی تھی۔ "ہاتھ باندھے سنجیدہ تاثرات سے آیت دونوں کو دیکھ رہی تھی جو اپنے سے گھڑے ہوئے تھے۔

"اگر تم دونوں کی انتہائی اہم مسلہ حل ہوچکا ہو تو کچھ اور چیزوں پر نظر ثانی کرو گی۔ "

آیت کی طنزاً بات پر دونوں اپنی مسکراہٹ چھپا کر نہایت ہی تابعداری سے سر کو ہلا کر دوسرے سامان کو خریدنے لگی البتہ آنکھوں میں ناچتی شرارت وہ اچھے سے محسوس کر سکتی تھی پر اگنور کئے ہوئے تھی۔

"یار مجھے بھوک لگی ہے۔ "پریہا کی مسکین صورت حال بات پر دونوں نے گھور کر تاصف سے اسے دیکھ فوڈ اسٹاک کی طرف چلی گئی۔

"خزیمہ جیجو۔۔۔ "فوڈ کوڈ میں خزیمہ کو پروفیشنل لک میں کسی گرل کے ساتھ بیٹھے دیکھ پریہا نے چیخ کر بتایا جس پر آیت نے گھور کر اسے دیکھا۔ اور سلگتی ہوئی نظروں سے خزیمہ اور اسکے ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی کو دیکھا موصوف دو ہفتے سے غائب ہیں نیز کے اس دن کے بعد سے آئے ہی نہیں اتنی بھی کیا ناراضگی اور یہاں دیکھوں کیسے مسکرا مسکرا کر بات کر رہیں ہیں جیسے انکی خالا کی بیٹی ہو۔ سارے دعوے جھوٹے تھے۔ آیت نے اتنے دنوں بعد اسے دیکھ نم آنکھوں سے سوچا۔ جب تک وہ دوبارہ باہر جانے کے بارے میں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سوچتی پریہا اور حمنہ خزیمہ کے ٹیبل کے پاس پہنچ چکی تھی۔ اور اس نے بس کھا جانے والی نظروں سے ان دونوں کو دیکھا تھا۔" بدتمیز "بڑبڑا کر رہ گئی۔

"اسلام وعلیکم خزیمہ جیجو۔۔۔ ویسے اب ہمیں آپ کو جیجو ہی کہنا چاہیے ہے نہ۔۔۔ آپ کہاں تھے اتنے دن۔۔۔ یونیورسٹی آئے ہی نہیں ۔۔۔ کیوں؟ "اف ایک تو اچانک حملہ اور اتنے سارے سوالات خزیمہ تو بوکھلا کر ان دونوں کو دیکھ گیا جو جانے کہاں سے نازل ہوں گی۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ آرام سے لڑکی۔۔۔ "خزیمہ نے زیرِلب دھیرے کہا۔

"اوو سوری۔۔۔"

"بیٹھو ۔۔۔ "خزیمہ نے دونوں کو بیٹھنے کے لیے کہا ابھی تک اس نے آیت کو نہیں دیکھا تھا۔

"یہ مس لیلی میری بزنس پارٹنر ہیں۔ "دونوں کی سوالیہ نظروں کا مفہوم سمجھ کر اسے نے مختصراً تعرف کروایا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوو اچھا۔۔ ہائے مس لیلی میں پریہا اور یہ حمنہ۔۔۔ اور یہ۔۔۔۔ یہ آیت کہاں۔۔۔؟ "
پریہا نے چونک کر کہا کیوں کے آیت دور ہی کھڑی تھی۔ خزیمہ نے چونک کر پریہا کے نظروں کے تعاقب میں دیکھا جہاں وہ کنفیوز سی کھڑی آس پاس نظریں گھما رہی تھی۔
"یہ وہاں کیا کر رہی ہے میں لے کر آئی۔۔۔ "حمنہ بول کر آیت کے پاس چلی گئی اور اسے ساتھ لانے لگی خزیمہ غور سے اسکے تاثرات دیکھ رہا تھا جو غصے سے منہ بسورے کچھ کہہ کر آرہی تھی۔ خزیمہ بڑی دلچسپی سے اسکا مطالعہ کیا جو پنک شرٹ اینڈ بلیو جنس اور سر پر کور کئے حجاب میں اور سردی سے سرخ چہرے پر خفگی لیے بلکل گلاب لگ رہی تھی۔ زور سے پرس رکھنے کی آواز پر وہ ہوش میں آیا جہاں وہ بیٹھتے ہی گھور رہی تھی۔ اس نے زیرِلب دھیرے سے مسکرا کر اسے دیکھا اور باقی سب کی ذومعنی نظروں کو نظرانداز کر گیا۔
"ہاں تو مس لیلی یہ ہے ہماری آیت اور آپ کے بزنس پارٹنر کی وائف۔۔۔۔ "پریہا کے انٹرو انداز پر آیت نے سٹپٹا اور گھبرا کر خزیمہ کو دیکھا جو مسکراہٹ چھپا گیا تھا۔
"رئیلی خزیمہ۔۔۔ اٹس سو بیوٹیفل نائس چوئس۔۔۔ "لیلی نے حیرت سے مسکرا کر تعریف کی جس پر آیت جھنپ سی گئی اور خزیمہ بہت ہی محبت سے اسے دیکھا تھا۔اور ہاں میں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گردن ہلا گیا تھا۔ "ایک منٹ تم خزیمہ کی گلابو تو نہیں ہو۔۔۔ وہی ہونا۔ "ساری جھنپ بھولا کر آیت نے غصے سے خزیمہ کو گھورا اور ایک جھٹکے سے وہاں سے چلی گئی۔ اور بیچارہ خزیمہ اتنے سڈن اکشن ریکشن پر گڑبڑا کر رہ گیا۔

"ہم آئے۔۔۔ "حمنہ پریہا دونوں اسکے پیچھے بھاگی۔

"کیا میں نے کچھ غلط کہا۔۔۔ "بیچاری لیلی سب چیزوں سے انجان ناسمجھی سے پوچھنے لگی۔

"نہیں۔۔ "خزیمہ نے گھور کر کہا اور باہر چلا گیا جہاں پریہا حمنہ بیچاروں والا چہرا لئے کھڑی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا آیت کہاں ہے۔ "خزیمہ کے سوال پر دونوں نے دور جاتی گاڑی کی طرف اشارہ کر کے بیچاروں کی طرح اسے دیکھا۔

"اس میں ہماری کیا غلطی۔۔۔ ہمیں چھوڑ چلی گئی۔ "حمنہ نے خفگی سے کہا۔

"چلو میں تم دونوں کو چھوڑ دوں۔۔۔ "خزیمہ کے ساتھ وہ دونوں کار میں بیٹھ گئی۔ جو اب لیلی کو انفارم کر کے سنجیدگی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔

★★★

"کیا ہوا آیت تم اکیلی کیوں آئی ہو وہ دونوں کہاں ہے۔ "آیت کو اکیلی واپس آئے اور سرخ چہرا دیکھ مسز نصرالدین نے فکرمندی سے پوچھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کچھ نہیں آنی وہ دونوں کو کوئی بہت زیادہ اچھا دوست مل گیا ہے نہ اس لئے ابھی تک نہیں آئی۔ آپ ٹینشن مت لو آجائیں گی۔ "اسکی جلی کٹی لہجے میں کہی گی بات مسز نصرالدین کے تو سمجھ نہیں آئی پر اندر آتے ان تینوں کو ضرور سمجھ گیا تھا۔

"ہاں مما اور وہ بہت ذیادہ اچھا دوست آپ کا داماد ہے۔ "دھپ سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے حمنہ نے شرارتی آنکھوں سے کہا۔ مسز نصرالدین نے گھور کر حمنہ کو دیکھا اور پھر مسکرا کر خزیمہ سے ملنے لگی۔

مسٹر اینڈ مسز نصرالدین خزیمہ کو بہت پہلے سے جانتے ہیں۔ اور یہ بھی کی آیت اور اسکا ریلیشن کیا ہے۔

"اور کیسے ہو بچے۔ "مسز نصرالدین نے پیار سے پوچھا۔

"الحمدللہ آنی آپ کیسی ہیں اور انکل کیسے ہیں۔ "ان سب کو باتیں کرتا چھوڑ آیت اپنے کمرے میں چلی گئی۔ پیچھے وہ دیکھ کر رہ گیا۔

"کیا وہ تم سب سے خفا ہے۔ "مسز نصرالدین نے اندازاً پوچھا۔

"ہم سے نہیں مما آپ کے داماد سے۔۔۔ "حمنہ نے شرارتی آنکھوں سے کہا۔

"اور وہ کیوں۔۔۔ "مسز نصرالدین نے ناسمجھی سے پوچھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کچھ نہیں آنی وہ بس آپ کی بیٹی سے اتنے دن نہیں ملا نہ تو ناراض ہے۔ "واہ شہزادے کے بات پر حمنہ پریہا نے معنی خیزی نظروں سے دیکھا۔

"ہاں خالا جانی اور یہ تو آئے بھی منانے کے لئے ہیں۔ "پریہا نے شرارت سے آنکھ مار کے کہا۔

"ہاں اگر آپ کی اجازت ہو تو۔۔۔ "!خزیمہ نے بھی بھر پور تابعداری سے اجازت طلب کی۔۔۔

"شریر ہو تم سب ۔۔۔ "مسز نصرالدین نے ہنس کر اجازت دے کر کہا۔

★★★

"سمجھتا کیا خود کو۔۔۔ میں اب بات نہیں کروں گی۔۔۔۔ آئی ہیٹ یو۔۔۔ خزیمہ ہیٹ یو۔۔۔ "اپنے چیزوں کو پٹک پٹک کر رکھتے ہوئے وہ بڑبڑا رہی تھی۔ پھر اپنا ٹیڈی بیر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ "تمہیں معلوم ہے وہ کتنے دنوں سے نہیں آیا۔۔۔ مجھ سے ناراض ہو گیا۔۔۔۔ کوئی ایسا کرتا ہے کیا۔۔۔ اب چاہے جو ہو جائے میں بات نہیں کروں گی۔۔۔۔ "اپنا سر ٹیڈی بیر میں چھپا کر وہ آہستہ آہستہ بھیگی نم آواز میں کہہ رہی تھی۔ جب وہ آہستہ سے چل کر بلکل اسکے قریب کھڑا ہو گیا اور نرمی سے اپنا ہاتھ اسکے بالوں میں رکھ کر پھیرنے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لگا جب وہ اسے محسوس کرکے اپنا سر ایک جھٹکے سے اٹھا کر اس سے دور کھڑی ہوچکی تھی اور غصے سے گھور رہی تھی۔

"آپ یہاں کیا کر رہیں ہیں۔ "اسے اپنے قریب آتا دیکھ آیت نے گھبرا کر پوچھا۔ جو ٹھیک اسکے سامنے کھڑا ہوچکا تھا۔

"ظاہر ہے تم سے ملنے آیا ہوں۔ "خزیمہ نے نرم لہجے میں کہا یہ لڑکی اسکی جان سے زیادہ عزیز تھی۔

"کس خوشی میں۔۔۔ "آیت دانت کچکچا کر پوچھا۔ یہ شخص اسکا سخت امتحان لینے پر آمادہ تھا۔

"تم سے ملنے کے لئے مجھے خوشی یا غم کی ضرورت نہیں۔۔۔ "اس نے اپنے باتوں پر زور دیتے ہوئے کہا۔ کبھی کبھی کچھ چیزیں دسترس میں ہوتے ہوئے بھی بہت دور ہوتی ہیں۔ ان دونوں کے بیچ بھی کچھ ایسا ہی تھا۔

"ایسی بات ہے تو اتنے دنوں سے کہاں تھے۔ "بے ساختہ زبان سے شکوہ نکل گیا جس پر وہ دھیرے سے مسکرا گیا۔ اف آیت مسکراہٹ کو مت دیکھ۔۔۔ اس نے گھبرا کر اپنے آپ سے دھیرے سے کہا جو صرف ہونٹ ہلتے محسوس کر گیا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سوری میری جان اگر ذرا بھی اندازہ ہوتا تم اسطرح انتظار کرتی ہو میرا تو میں یہ گستاخی کبھی نہ کرتا۔۔۔" اسے اپنے گھیرے میں لیتے ہوئے معذرت خواہ انداز میں بولا اور بس دیکھ کر رہ گئی۔

"ایسے مت دیکھوں ورنہ میں تو تمہارا عاشق ہوں ہی کہی تم میری دیوانی نہ ہو جاؤ۔۔" شہزادے کی شرارت بلیو آنکھیں اور گہری مسکراہٹ بھری باتیں اسکا دل بھڑکانے کے لئے محو تھی۔

"بہت ہی گھسی پٹی ڈائیلاگ ہے۔" آیت نے منہ ٹیڑھا کر کے کہا جس پر وہ اور بھی کیوٹ لگی تھی اسے۔۔۔

"اچھا۔۔۔" وہ زیرِلب دھیرے مسکرا کر بولا پھر سنجیدہ نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

"Love is the sound of your voice...

and

There is nothing left to hear...

Love is the sparkle of your eyes...

and

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

There is nothing brighter to see...

Love is one sigh of you...

and

There is nothing left to see...

Love is the way you smile...

and

There is nothing left to faint for...

Love is when with you time stops...

and

There is nothing left to care about..."

کتنے چپکے سے وہ اسکے ہواس پر چھا گیا تھا۔ دھیرے اور گہرے سمندر کی موجوں کی طرح اسکا دل بہنے لگا اسکی قربت اور گمبھیر لہجے پر وہ اپنی ساری ناراضگی اڑن چھو ہوگئی یاد تھا تو صرف وہ اور اسکی محبت جو اس نے اتنے سالوں سے اپنے دل میں چھپایا ہوا تھا۔ کتنے لمحے وہ اسے محویت سے دیکھ گئی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پارٹی میں تم میرے ساتھ جاؤ گی۔۔ "اسکی محویت کو توڑتے ہوئے وہ حتمی لہجے میں بولا جس پر وہ چونک کر ہوش میں آئے اسے گھور گئی اور اسکا حصار توڑتی ہوئی دور ہٹی۔

"میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گی۔۔۔ "آیت نے مصنوعی سخت تضاد لہجے میں کہا۔

"وہ تو دیکھا جائے گا۔۔ "اسکی باتوں کو مزاق میں اڑا گیا۔

"ہاں دیکھ لینا۔۔۔ "آیت نے منہ پھیر کر شرارتی لہجے میں کہا۔۔۔

"اچھا ٹھیک میں چلتا ہوں۔۔۔"

اوکے۔۔۔ "آیت مڑنے لگی تھی جب وہ اس کا رخ اپنی طرف کرتا اسکے ماتھے پر اپنی مہر ثبت کرتا پیار سے بائے بولتا چلا گیا۔ پیچھے وہ اتنے سڈن ریکشن پر ساکت سی کھڑی رہ گئی اور اپنے ماتھے پر اسکی عقیدت کو محسوس کرتی مسروت سے مسکرا دی۔۔۔۔ سارے گلے شکوے اور ناراضگی وہ اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔

"You may hold my hand for a while, but you hold my heart forever.I love you" begins by I, but it ends up by you. — " now I'm very happy...."

اگر ابھی یہاں خزیمہ ہوتا تو واقع خوشی سے پاگل ہوجاتا۔۔۔۔

★★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

Prom party night.....

ایک دن پہلے۔۔۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔ تو ٹھیک ہے۔ ڈریس چینج ہوا؟ "آیت کا ڈریس اسے انفٹ ہورہا تھا اس لئے آج اسے چینج کرانے آئی تھی۔ پر پارکنگ آتے اسکا جلا بھنا سرخ چہرا دیکھ اسکے ساتھ آئی حمنہ نے حیرت سے پوچھا۔

"کچھ نہیں ایک ایڈیٹ تھا چھوڑو چلو اب۔۔۔ "سر جھٹک کر وہ آگے بڑھ کر کار میں بیٹھ گئی۔

"اچھا کون ایڈیٹ۔۔۔؟ "ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتی ہوئی حمنہ نے ناسمجھی سے پوچھا۔۔

"معلوم نہیں ٹھرکی تھا ایک نمبر کا۔۔۔۔ "شاید وہ کچھ یاد کرکے سخت جلے لہجے میں بولی۔۔۔

"اچھا ٹھیک جانے دے یہ بتا اب والا ڈریس سہی ہے نہ۔۔ "ڈرائیو کرتے ہوئے حمنہ نے ریلیکس انداز میں کہا تو وہ بھی سب جھٹک کر ڈریس کے بارے میں بتانے لگی۔۔۔

"ہاں اب کی فٹنگ پرفیکٹ ہے۔"

"تمہیں پہلے ہی چیک کرنا چاہیے تھا۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کار لندن کی سرد اور خشک سڑک پر گامزن تھی کار میں بیٹھے دونوں پروم پارٹی کے بارے میں باتیں کررہی تھی۔

پروم پارٹی نائٹ کی صبح۔۔۔۔۔۔

آج لندن کی صبح کافی خوشگوار تھی۔ ہواؤں میں خنکی روز مرہ سے زیادہ تھی ہلکی ہلکی بوندا باندی ماحول پر سحر طاری کئے ہوا تھا۔ صبح پر شام کی چادر چڑھائی ہوئی تھی۔

"آج موسم کتنا خوبصورت ہے۔۔۔۔" صبح کی تازگی میں شام کی سحر انگیزی اسکے پورے جسم میں مسرت سی پھیل گئی۔ ایک ہاتھ میں ٹی مگ لئے اور ایک ہاتھ میں موبائل فون لئے بالکنی سے چاروں اطراف کا جائزہ لیتے ہوئے وہ خود کلامی کر رہی تھی۔ چائے کو منہ سے لگاتے ہوئے اس نے فون اوپن کرکے فیس بک پر مسکراتی آنکھوں سے خزیمہ کا پروفائل اوپن کیا پھر اسکی آنکھیں استعجاب و ستائش سے چمک اٹھی جہاں جسٹ نیو اپڈیٹ کیا ہوا تھا۔

خوبصورت برف سے لدی کیاریاں اور سفید ملبوس میں سڑکیں افق پر نمودار سفید چادر اور فضاء میں ہلکی بوندا باندی کے دوش میں ساتھ رنگوں سے مزین ٹیارہ قدرت کی خوبصورتی کی وضاحت کررہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

من موہن سی اپڈیٹ اور اس پر لکھا خوبصورت سا شعر پڑھ کر اسکی مسکراہٹ مزید گہری ہوگئی۔۔۔۔ جہاں۔۔۔

"میں وہ صحرا جسے پانی کی ہوس لے ڈوبی
تو وہ بادل جو کبھی ٹوٹ کے برسا ہی نہیں"

«سلطان اختر»

ٹی مگ کو سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ کچھ سوچ رہی تھی پھر مسکراتی آنکھوں سے نچلا لب دانتوں تلے دبا کر کمینٹ کرنے لگی۔۔۔۔

"برسات کا بادل تو دیوانہ ہے کیا جانے
کس راہ سے بچنا ہے کس چھت کو بھگونا ہے"

«ندا فاضلی»

کمینٹ کرکے وہ پرسکون سی چائے ہونٹوں تلے لگائے دور افق کو دیکھنے لگی پر دوسرے جانب موجود ہستی حیرت سے جواب اور آئی_ڈی کو دیکھنے لگا جہاں آئی_ڈی نام ☆میں_گلاب_سی☆ لکھا تھا۔ ابھی کل ہی اسے اس آئی_ڈی سے فرینڈ ریکویسٹ آئی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔ اور اب کمینٹ وہ حیرت سے کچھ سوچ کر رہ گیا اور پھر سر جھٹک کر اپنی گلابو کے بارے میں سوچ کر دھیرے سے مسکرا دیا۔

پروم پارٹی نائٹ۔۔۔۔۔۔

موسم، ہوائیں اور بارش انسانی کیفیات میں تغیر و تبدل کیساتھ ساتھ اس کی سوچ اور خیالات کو مہ میز کرتی ہوئی اس سطح پر لے جاتی ہیں کہ جہاں سے تخیل اور تخلیق جنم لیتی ہے موسم کی دلکشی، رعنائی اور خوبصورتی کا نیرنگ خیال لئے صفحۂ قرطاس پر جادو بکھیرنے لگتے ہیں۔ خنکی، سردی اور سرد رد تو جیسے دسمبر کا حصہ ہو کر رہ گئے ہیں۔ سردی اور سرد مہری جب یکجا ہوتی ہے تو قلبی کیفیات کا برملا اظہار ہونے لگتا ہے اور یوں موسموں کا ایک نیا سا مزاج بننے لگتا ہے۔

ریڈ ڈریس پر بلیک اسموکی ائی میک اپ اور ریڈ لپسٹک میں کانوں میں آنسو شکل ٹپس پہنے جسکی چمک گھنے گہرے پلکوں کی باڑ میں کھلے چہرے کو معطر کر رہا تھا۔ بالوں کو نچے سے کرل کئے ہوئے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔ ہلز کی زپ بند کرکے اس نے آئینے میں اپنا عکس تنقیدی نگاہوں سے دیکھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"واؤ لوکنگ سو پریٹی یار۔۔۔ "کمرے سے باہر آنے پر وہ جو اپنے ہلز کے زپ کو بند کر رہی تھی آنکھیں پھاڑے حمنہ نے مدح سرائی بھرے لہجے میں کہا۔۔۔ جس پر وہ جھنپی جھنپی مسکرا گئی۔۔۔

"تھینکیو یار اینڈ یو لک آلسو پریٹی۔۔۔ "مسکرا کر اسکے طرف بڑھتے ہوئے آیت نے کھلے دل سے شکریہ ادا کیا۔۔۔ "پریہا کہاں ہے؟ کیا وہ ابھی تک تیار نہیں ہوئی۔۔۔ "پورے لاؤنج کو دیکھتے ہوئے آیت نے سوال کیا جہاں پریہا کہی نہیں دکھ رہی تھی

"مجھے یاد کیا اور میں آگئی۔۔۔ "اچانک وہ پیچھے صوفے سے نمودار ہوگئی۔ اور چیخ کر بولی جس پر آیت نے دھل کر اسے دیکھا۔

"پری یار انسانوں کی طرح رہے گی تو ٹیکس نہیں لگے گا۔۔۔ "آیت نے گھور کر کہا۔۔۔

"اووہو شہزادی صاحبہ بندری انسانوں والا کپڑا پہن لے تو کیا وہ اپنے خصوصیات سے بری ہوجائے گی۔۔۔ "حمنہ کے میٹھے طنز پر آیت نے مسکراہٹ دبا کر پریہا کا سرخ چہرا دیکھا جو خونخوار نظروں سے حمنہ کو گھور رہی تھی۔

"کیوں تم نے کیا بندریوں پر ریسرچ کیا ہوا ہے۔۔۔ "پریہا نے دانت کچکچا کر کہا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جس کے پاس تم جیسے دوست ہو اسے ریسرچ کرنے کی کیا ضرورت۔۔۔۔۔ "حمنہ نے آنکھیں پٹپٹا کر کہا۔

"اچھا تو تم کیا ہو۔۔۔۔ "منہ بسور کر خفگی سے بولی۔۔۔۔

"ایک حسین شہزادی۔۔۔۔۔ "حمنہ نے اکڑ کر کہا۔۔۔۔

"ہوں یہ منہ اور مسور کی دال۔۔۔ "پریہا نے اسکی باتوں کو مزاق میں اڑا کر رکھ دیا۔۔۔۔

"بس کرو تم دونوں کیا بلیوں کی طرح لڑ رہی ہو۔۔۔۔ "آیت کی کوفت بھری آواز پر دونوں ایک دوسرے کو چڑھا کر رہ گئی۔۔۔

"کیا بات۔۔۔ ہے۔۔۔ گلابو جی۔۔۔۔ بڑی سندر لگ رہیں ہیں۔۔۔۔ "پریہا نے شرارت سے چھیڑا۔۔۔۔جس پر آیت نے زبردست گھوڑی سے نوازہ۔۔۔۔

"آنی کہاں ہیں۔۔۔۔؟ "آیت نے مسز نصرالدین کو نا پاکر پوچھا۔۔۔

"اوو ہاں بتانا بھول گئی تیار ہونے کے چکر میں مما اور ڈیڈ شامی انکل کے یہاں گئے ہیں اور شاید آج وہی رہیں۔۔۔۔ "اپنے سر پر ہاتھ مارتی حمنہ کے کہنے پر آیت نے گھور کر اسے دیکھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا بات ہے آج تم کچھ ذیادہ نہیں بھول رہی۔۔۔" پریہا نے تیکھے لہجے میں استفسار کیا۔۔۔

"سوری نہ بابا۔۔۔" حمنہ نے منہ بسور کر کہا۔۔۔

"اوکے۔۔۔

"اب چلو۔۔۔

حمنہ کے کہنے پر دونوں سر ہلا کر باہر نکل گئی پر وہاں خزیمہ کو کار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا دیکھ آیت کا دل زور سے دھڑکا اوپر سے فرسٹ ٹائم اسکے سامنے اتنا تیار کھڑی رہنا سخت خفت محسوس ہورہا تھا اسے۔۔۔

"اوو سوری میں بتانا بھول گئی خزیمہ جیجو کب سے تمہارا یہاں انتظار کر رہیں ہیں۔۔۔ سوری۔۔۔" حمنہ سخت شرمندہ لہجے میں کہا اور آیت نے سخت تیکھی نظروں سے اسے گھورا۔۔

حد ہے اتنا بھی کیا بھولنا۔۔۔۔

فون سے سر کو اٹھانا کیا تھا گویا ایسا لگا جیسے ساری کائنات رک سی گئی ہو۔۔۔

ہواؤں کی سرسراہٹ مدھم سرگوشی کرنے لگی۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ان میں موجود خنکی ایک جھٹکے سے کم ہونے لگا۔۔۔

وہ ساکت لاجواب جامد سا اسے دیکھ رہا تھا جو آئینہ رخسار بنی اسے اپنے شیشے کے حسن میں قید کر رہی تھی۔۔۔

قدم قدم چلتا وہ بلکل ان سب کے قریب آ کھڑا ہوگیا تھا پر نظریں صرف ایک ہی چہرے کے گرد جمی تھی۔۔۔

پریہا حمنہ نے مسکراہٹ دبا کر معنی خیزی نظروں سے دونوں کو دیکھا جہاں ایک طرف شدتِ جذبات بھری نظریں اور دوسری طرف سخت سرخ چہرا۔۔۔۔۔

"اہم اہم۔۔۔ خزیمہ جیجو آپ ہی کی ہے بعد میں دیکھ لیجیے گا ابھی فی الحال چلنا چاہیے کہیں ہم سب لیٹ نہ ہوں جائیں۔۔۔" اسکی محویت میں خلل ڈالتے ہوئے پریہا نے شرارتی مسکراہٹ سے کہا۔۔۔

"کوئی شک میری ہی ہے۔۔۔" خزیمہ مسکراتے لہجے میں کہا۔۔۔

آیت نے سخت سرد ہوتے موسم میں اپنا سرخ ہوتا چہرا جھکا کر گھور کر پریہا کو دیکھا۔۔۔

"چلے۔۔۔" خزیمہ نے آیت سے پوچھا جو اسکے پوچھنے پر حمنہ اور پریہا کو دیکھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجھے ڈرائیو کرنا ہے اس لئے ہم دونوں اپنی کار میں جائیں گے۔۔۔۔ "حمنہ نے کندھا اچکائے کہہ کر اسکے کھلتے لب سے پہلے ہی اپنی کار میں بیٹھ گئی اور پریہا کے اسے فلائنگ بائے کہہ کر کار میں بیٹھ دونوں سر سے کار آگے بھاگا گئیں۔۔۔۔

پیچھے وہ کنفیوز سی ہاتھوں کو ملتی دور جاتی ان کی کار کو دیکھ رہی تھی اور دل میں سخت کوس کر ان دونوں کو رہ گئی۔۔۔

"پرنسیس روز وہ دونوں چلی گئیں اب ہم چلیں۔۔ "اسے ویسے ہی سیٹل کھڑا دیکھ خزیمہ نے زیرِلب دھیرے سے مسکرا کر کہا۔۔۔ اسکے مخاطب کرنے کے انداز پر آیت آنکھیں گھما کر اسے گھور گئی۔۔جس پر وہ لو دیتی مسکراتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"کتنی بیکار ہیں دونوں۔۔۔۔ مجھے اکیلے چھوڑ گئی۔۔۔ "آیت نے خفا لہجے میں کہہ کر خزیمہ کو دیکھا۔۔۔

"بیکار نہیں پرنسیس سمجھدار۔۔۔ جو کپل کے بیچ ہڈی نہیں بننا چاہتی تھی۔۔۔ "اسکے لئے فرنٹ سیٹ کا دوڑ اوپن کرتے ہوئے خزیمہ نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔۔

"میں آگے نہیں پچھلی سیٹ پر بیٹھوں گئی۔۔۔ "اسکے ہاتھ کے اوپر ہاتھ رکھ کے فرنٹ دوڑ بند کرکے آیت نے ضدی انداز میں کہا۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"واٹ۔۔۔ "خزیمہ گھور کر اسے دیکھا۔۔۔ "ایسا کچھ نہیں ہو گا اب چپ چاپ بیٹھو۔۔۔ "
خزیمہ سخت لہجے میں کہہ کر اس کا رخ گھما کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھا دیا۔۔۔

" this is not fair.....

آیت نے خفگی سے منہ پھیر کر کہا۔۔۔

" it's also fair baby....

خزیمہ نے زیرِلب مسکراہٹ سے کہہ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے کار اسٹارٹ کر دی۔۔۔۔

★★★

"میں ولید سے مل کر آئی۔۔۔ "کار کو پارک کرکے اندر آتے ہوئے حمنہ نے کہہ کر دوسری سائیڈ پر چلی گئی۔۔۔ اور پریہا اندر بیک گراؤنڈ پر چلی گئی جہاں آج کی پارٹی تھی۔۔۔وہاں اسد کو فون میں بزی دیکھ اسے دو دن پہلے اسکی اور رابن کی بات یاد آگئی جو وہ گروپ میں کھڑا اکڑ کر کہہ رہا تھا۔۔۔

"پریہا تیری گرل فرینڈ ہے۔۔۔ "رابن نے اچانک سے اسد کو مخاطب کرکے پوچھا جو اسکے سوال پر تمسخر اڑاتے ہوئے بولا۔۔۔

"پریہا اور میری گرل فرینڈ سیریسلی تجھے کس نے کہہ دیا۔۔۔ وہ ایک نمبر کی جھلی ہے جسے لڑکیوں کی طرح پہنے کا ڈھنگ تک نہیں ہے وہ میری گرل فرینڈ سیریسلی۔۔۔ "اسد

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کے مزاق اڑاتے لہجے پر وہاں آتی پریہا نے شاکڈ سے سنا اور نم آنکھوں سے ان سب کو دیکھا جو اسکی باتوں سے لطف اندوز ہورہے تھے۔۔۔ "میری گرل فرینڈ ایک خوبصورت اور دلکش لڑکی ہوگی۔۔۔ جو سب سے الگ سب سے منفرد ہوگی۔۔۔۔ "اسد کی خواہشات کو سن کر پریہا دل کیا اسکا گلا دبا دے۔۔۔ بنا اس سے بات کئے وہ وہاں سے چلی گئی ساتھ ساتھ اسکے آنکھوں میں جمع پانی بھی۔۔۔

"سنگل ہڈی کو خوبصورت دلکش سب سے منفرد لڑکی چاہیے۔ جیسے خود پرنس چارم ہو۔۔۔۔ بندر اب بتاتی ہوں تمہیں۔۔۔۔۔ "اسکو دیکھتے ہوئے پریہا نے غصے سے جلے بھنے انداز میں سوچا اور اسے نظر انداز کئے آگے بڑھ گئی۔ پر وہ ساکت سیٹل سا اسے دیکھ گیا جو آج واقع پری لگ رہی تھی۔۔۔ کب اس نے فون سے نظریں ہٹا کر اسے دیکھا اور کب سے اسے دیکھ گیا اسے کچھ معلوم ہی نہ ہوا۔۔۔۔ ریڈ ڈریس پر خوبصورت میک اپ پر وہ آج اسکا دل دھڑکا گئی۔۔۔۔ اپنے نظر انداز ہونے پر وہ خجل سا رہ گیا۔۔۔۔

★★★

ہلکی ہلکی بوندیں اب بارش کی شکل اختیار کر گیا تھا۔ سڑکوں پر چم چم کرتی برسات اور ان میں شامل کار کی آواز پر حیرت سے مسکرا کر بوند نے خاموش محبت سے چلی آرہی کار کو دیکھا پھر چم سے زمین میں جذب ہوں گئی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کار میں موجود خاموشی میں بھی اسکی بھٹکتی نگاہوں کو خود پر محسوس کر سکتی تھی۔اس کی ہمراہی اس کی قربت دل کو ایک سکون بخش رہی تھی۔ اس کی گاہے بگاہے خود پر پڑتی نظریں اس کے چہرے کو گل رنگ کر رہی تھی۔

"سامنے دیکھ کر ڈرائیو کرو۔۔۔ "آیت نے مسلسل خود کو گھورتا پاکے اسکی محویت میں خلل ڈال کر اسے ہوش کی دنیا میں واپس لانے کی ادنیٰ سی کوشش کی جو کارآمد تو ہوئی پر شوخ سی۔۔۔۔

"حسین موسم اور ساتھ خوبصورت ہم سفر ہوتو بندہ کیسے کہیں اور دیکھ سکتا ہے۔۔۔ "اسکے صبح چہرے پر نگاہیں جما کر شدت جذبات میں بول کر اسکا دل دھڑکا گیا۔۔۔۔

"اور پھر اکسیڈنٹ ہو گا تو بندہ ہسپتال میں نظر آئے گا۔۔۔۔ " آیت نے آنکھیں نچا کر اسکی باتوں کو ہوا میں اڑا دیا۔ "پلیز سامنے دیکھ کر چلاؤ۔۔۔ "آیت نے پریشان کن نظروں سے کہا جو سامنے دیکھنے کے بجائے اسے دیکھ رہا تھا۔

"دھت تیری ساری رومینٹک موڈ کو خراب کردیا۔۔۔ "مصنوعی افسوس لہجے میں بولا پر آنکھیں شرارت سے ناچ رہی تھی۔ دفعتاً ہاتھ بڑھا کر خزیمہ نے میوزک آن کیا تھا۔ فضا میں اچانک ہی خوبصورت سی دھن بکھری تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اب کیا نظاروں میں رکھا ہے تیرا چہرہ کافی ہے۔۔۔

اب کیا نظاروں میں رکھا ہے تیرا چہرہ کافی ہے۔۔۔۔

تجھ سے ہی خوش رہتا ہے دل۔۔۔۔

تجھ سے ہی ناراض بھی ہے۔۔۔۔

یوں بھیگی بھیگی سی برسات بھی ہے۔۔۔

ہمدم تیرا ساتھ بھی ہے۔۔۔

یوں بھیگی بھیگی سی برسات بھی ہے۔۔۔

ہمدم تیرا ساتھ بھی ہے۔۔۔۔۔

سونگ کی آواز پہ خزیمہ کے چہرے پر خوبصورت گہری مسکراہٹ احاطہ کر گیا۔۔۔ اتنے صاف اظہار پر آیت غور سے اسکا چہرہ دیکھنے لگی۔

"اب یہ محبت کم نہ ہوگی۔۔۔

مرتے دم تک ختم نہ ہوگی۔۔۔۔

"صرف لبوں پہ بات نہیں میرے۔۔۔

دل یہ جذبات بھی ہے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

یوں بھیگی بھیگی سی برسات بھی ہے۔۔۔

ہمدم تیرا ساتھ بھی ہے۔۔۔

یوں بھیگی بھیگی سی برسات بھی ہے۔۔۔

ہمدم تیرا ساتھ بھی ہے۔۔۔۔۔

آیت آنکھیں بند کرے سیٹ سے سر ٹیکا گئی تھی۔ دھن اسے مدہوش کریں ہوئے تھا۔ خزیمہ نے زیرِلب دھیرے سے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔ اور مسکرا کر سر جھٹک کر کار ڈرائیور کرنے لگا تھا۔

"دل کا رشتہ توڑ جو دو گے۔۔۔

مر جائیں گے چھوڑ جو دو گے۔۔۔

"تیرے سنگ جی سکتا ہوں تو۔۔۔

بھی سانسیں میرے پاس بھی ہیں۔۔۔

یوں بھیگی بھیگی سی برسات بھی ہے۔۔۔

ہمدم تیرا ساتھ بھی ہے۔۔۔

یوں بھیگی بھیگی سی برسات بھی ہے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہمدم تیرا ساتھ بھی ہے۔۔۔۔۔

ایک درد ایک واضع اقرار تھا جو ان ڈائریکٹلی خزیمہ کر گیا تھا۔ آیت نے نم مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ کار کو پارک کرکے خزیمہ نے اسکی سائیڈ کا دوڑ اوپن کرکے اسے باہر آنے کے لیے کہا۔ خود کو کمپوز کرتی وہ باہر نکل کر اسے گھورنے لگی جو اب ایسے کھڑا تھا نہ بائیں جاسکتی تھی نہ دائیں۔۔۔۔

"یہ ایک مکمل خوبصورت لمحہ تھا۔ تم اور میں اور یہ لفظ بہ لفظ میرے دل کی عکاسی کرتا خوبصورت سونگ کیا تم نے اسے اپنے دل پر محسوس کیا۔۔۔ میرے دل کے اقرار کو کیا تم نے محسوس کیا۔۔۔؟ "اپنے گھیرے میں لیئے وہ مکمل سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ آیت کی آنکھیں خود بخود سایہ فگن ہوگیا چہرہ نئے رنگ سے گلنار ہوگیا تھا۔ اسکے خاموش اظہار پر اسکے رگ و پے مسرت سا پھیل گیا تھا۔

"چلے۔۔۔" اسکی نظروں سے گھبرا کر آیت نے کہا۔ جو آج ہر طرح سے اسے امتحان میں ڈال رہا تھا۔۔۔ سر کو ہلا کر وہ سائیڈ میں ہو گیا تھا اور اسے لے کر اندر داخل ہو گیا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سردی کا موسم بہت رومان پرور ہوتا ہے ۔ اس میں سورج کی شدت اور آگ کی گرمی بھی مزا دینے لگتی ہے ۔ایک ایسا موسم جس میں یہ دونوں شدتیں اپنا اثر زائل کردیں اور لطف دینے لگیں عاشق کیلئے ایک اور طرح کی بے چینی پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے ہجر کی شدتیں کم ہونے کے بجائے اور بڑھ جاتی ہیں۔۔۔۔۔

★★★

"واہ کیا حسین دوشیزائیں۔۔۔۔ ہائے۔۔ آآاخ۔۔ "یونیورسٹی ہال مکمل بھر گیا تھا جہاں ریڈ ڈریس میں موجود لڑکیاں اور بلیک ڈریس میں موجود لڑکے بکھرے ہوئے تھے۔ ان سب کو دیکھ ولید اپنے میں کمینٹس پاس کر رہا تھا پر اس کے جسٹ پیچھے کھڑی ہوئی حمنہ اسکے لاسٹ کمی نٹ پر سر تا پیر سلگ اٹھی تھی۔ اور زور سے اسکے پیر پر اپنا ہل مار گئی تھی جس بیچارہ کڑاہ کر رہ گیا۔۔۔

"حمنہ یہ کیا طریقہ ہے۔۔۔۔ " ولید نے سختی سے پوچھا۔

"وہی جس سے تم درست ہوتے ہو۔۔۔ "حمنہ نے بھی تڑخ کر جواب دیا۔

"کیوں میں کیا بگڑا ہوا ہوں۔۔۔ "ولید نے گھور کر استفسار کیا۔۔

"ہاں بلکل اور اگر سدھرے نہیں نہ تو مجھے ہمارے رشتے کے بارے میں کچھ سوچنا پڑے گا۔ "ہاتھ باندھ کر حمنہ بے تاثر لہجے میں کہا جو ولید کو کھٹکا گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا کہنا چاہتی ہو تم۔۔۔ "اس نے ضبط سے پوچھا۔۔۔

"ولید مجھے میری چیزیں مجھ تک منظور اگر وہ میرے علاوہ کسی اور کو دیکھے یا کوئی اسے چھوئے تو مجھے یہ بلکل منظور نہیں ہے۔ ہم جلد ایک پاک رشتے میں بندھنے والے ہیں مجھے یہ بلکل گوارا نہیں ہوگا کہ تم میرے علاوہ کسی اور کے بارے میں سوچو۔۔۔ "حمنہ صاف اور واضح خود پسند لہجے میں کہا۔ اور وہ بس اسکے انداز اور اظہار پر نہال سا بنا برا مانے ہنس کر اس کے ایک قدم قریب ہوگیا۔

"یو نو ایسے تھوڑی نہ میں تمہارا دیوانہ ہوں۔ بے فکر رہو ولید حمدان صرف تمہارا صرف تمہارا۔۔۔ "ولید اسکے گال کو ٹچ کرکے سنجیدہ لب و لہجے میں کہا تھا۔

"تو پھر صرف مجھے سوچو نہ کیوں ہر وقت ان چڑیلوں کو دیکھتے رہتے ہو۔۔۔ "اسکا ہاتھ جھٹک کر خفا لہجے میں بولی۔

"ارے میری جان میں تو صرف یہ اس لیے کرتا ہوں تاکہ تم میرے پاس آجاؤ۔۔۔ "
اس نے نہایت ہی نفیس انداز میں آنکھیں پٹپٹا کر کہا اور وہ بس غصے سے گھور کر اسکے سینے پر ایک تھپڑ رسید کر گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اب اگر کسی کو دیکھا تو میں تمہیں جان سے مار دوں ولید حمدان۔۔۔ "اسے وارننگ دیتے ہوئے جانے لگی تھی جب وہ اسکا ہاتھ پکڑ گیا۔

"وہ تو تبھی پاسیبل جب تم یہیں رہو گی میرے پاس۔۔۔ "مسکراہٹ روک کر اس نے شرارتی آنکھوں سے کہا۔

"ولید۔۔۔ "اس نے وارن کرتی آواز میں پکارا۔

"بولے ولید کی جان۔۔۔۔ "ولید کو زبردست گھوری سے نواز کر وہ آیت کے پاس چلی گئی تھی جو خزیمہ کے ساتھ جسٹ انٹر ہوئی تھی۔ اور ولید بھی اپنے بال پر ہاتھ پھیر کر اسد کے پاس چلا گیا تھا۔ جو ساکت سا پریہا کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا بھائی ایسے کیا گھور رہا ہے اسے۔۔۔ "دھپ رسید کرتے ہوئے ولید نے نہایت ہی بھولی صورت سے پوچھا۔ اور وہ گھور کر اسے دیکھ۔ گیا۔

"کچھ نہیں۔۔۔ "اسد سر جھٹک فون میں بزی ہوگیا تھا پر ذہین پریہا کے اطراف گھوم رہا تھا۔

"نہیں نہیں۔۔ اچھی لگ رہی ہیں نہ۔۔ "ولید نے جان بوجھ کر سوال کیا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں۔۔۔ اٹس امیزنگ۔۔۔ "اسد بے دھیانی میں کہہ گیا تھا پر اسکی ذومعنی نظروں کو دیکھ گڑبڑا گیا۔ "میرا مطلب اچھی لگ رہی ہے۔"

"ہاں ہاں معلوم ہے یار گڑبڑا کیوں رہا ہے میں کچھ کہہ تھوڑی رہا ہوں کہ وہ امیزنگ لگ رہی ہے یہ نہیں۔ "ولید نے محظوظ ہوتے ہوئے نارمل انداز میں کہا پر آنکھیں اس سے برعکس تھی۔

"ہاں وہی۔۔۔ "اسد بول کر فون میں بزی ہوگیا پر اب دل صرف ایک ہی طرف ہمک ہمک کر نظریں بھٹک رہی تھی پر وہ تو دیکھنا بھی گوارہ نہیں کررہی تھی۔

"آگئے آپ دونوں مجھے تو لگا تھا پروم نائٹ پارٹی آپ دونوں الگ ہی منانے والے ہیں۔ " ان کے قریب رک کر حمنہ نے شرارتی مسکراہٹ سے پوچھا تھا۔ آیت نے گھور کر اسے دیکھا۔

"کچھ زیادہ ہی نہیں لگ رہا ہے تمہیں آج کل۔۔۔ "آیت طنزاً گھور کر پوچھا۔

"ہاں بھئی اب لو بڈز کا بھروسہ نہیں ہوتا کب کہاں نکل پڑے تم دونوں تو پھر ماشااللہ سے نکاح یافتہ ہو۔۔۔ "حمنہ نے اپنا نکتہ نظر بیان کرتے ہوئے کہا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں بلکل ولید کے ساتھ رہتی ہو تو اندازہ تو ہوئی گیا ہو گا نہ۔ "اپنا حساب برابر کرکے آیت نے پورے ہال پر ستائش بھری نظروں سے دیکھا۔ ہال تھیم بہت خوبصورت تھا۔

"کیا تم دونوں لڑ رہی ہو۔۔۔ "خزیمہ ناسمجھی سے پوچھا۔۔ جس پر دونوں ہنس کر آگے بڑھ گئی پیچھے وہ کندھا اچکا کر ان کے پیچھے ہوگیا۔

★★★

آیت پریہا حمنہ یونیورسٹی کے کچھ فرینڈز کے ساتھ کھڑی باتیں کررہی تھیں۔ جب ان میں سے ایک مونا نام کی لڑکی نے سب کو اپنی اسٹوری کی طرف متوجہ کیا۔

"یو نو واٹ تم سب کو پتا ہے ایک دن میں رابن سے ناراض ہوگئی تھی تو اس نے مجھے کیسے منایا۔ "مونا نے گردن اکڑ کر پوچھا تھا جس پر سب نے لاعلمی سے کندھا اچکا دیا۔

"اس نے میرے لیے پوری رات میرے گھر کے باہر بارش میں بھیگتا رہا۔ مجھے تو خبر ہی نہیں تھا وہ ایسا کرے گا سچ میں وہ مجھ سے بہت پیار کرتا ہے۔ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی یہ سب لیکن دیکھوں۔۔۔ "مونا اور بھی بہت کچھ کہہ رہی تھی اور آیت گم سم سی اسے سنے جارہی تھی جب مائیک کی آواز پر سب اسٹیج کی طرف متوجہ ہوگئے۔

★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہیلو ایوری ون ۔۔۔۔ اچانک ہاٹ میم کی آواز پر سب مسکرا کر ان کی اور متوجہ ہوں گئے جو مائیک ہاتھوں میں لیے ریڈ ڈریس میں آج کی پارٹی کی قیادت کر رہیں تھیں۔

" hope you guys enjoying it...

this party is for you and celebrating for all of our university....

now I request to... actually all students request to me I request

mr.khuzaima sing a beautiful song....

So guys

سواگت کرے زور دار تالیوں سے مسٹر خزیمہ کا۔۔۔۔

میم کے بولنے کی دیر تھی سب ہوٹنگ شروع ہوگئی اور بیزار اور کوفت سے سب کو دیکھ رہا تھا اچھی مصیبت میں پھنس گیا تھا۔ آنکھوں کو گھما کر اس نے آیت کو دیکھا جو ہاں میں سر ہلا رہی تھی۔

"سو پرنسیس یہ صرف تمہارے لیے۔۔۔ "اسے آنکھوں سے کہہ کر وہ اسٹیج کی طرف بڑھ گیا۔ پر جانے سے پہلے ولید اور اسد کو ایک ایک پنچ ضرور نواز کر گیا تھا کیوں کہ یہ سب انکا ہی کیا دھرا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہاتھوں میں گیتار لیے اس نے جو دھن بکھیرا وہ سب کا دل دھڑکنے کے لیے کافی تھا۔

اسکی انگلیاں جیسے جیسے گیتار پر چل رہا تھا۔

کچھ لڑکے اور لڑکیاں ویسے ہی اسٹیپس کر رہے تھے۔

"بارشیں آگئی اور چلی بھی گئی۔۔۔

کوئی دل میں سیوا تیرے آیا نہیں۔۔

جب بھی سجدہ کیا نام تیرا لیا۔۔۔

بھول جانا تجھے ہم کو آیا نہیں۔۔

دل تو ہے پر۔۔۔

جانے کیوں۔۔۔

دھڑکا ہی نہیں ہے کب سے۔۔۔

"یہ دعا ہے میری رب سے۔۔۔

یہ دعا ہے میری رب سے۔۔۔۔

تجھے عاشقوں میں سب سے۔۔۔

میری عاشقی پسند آئے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میری عاشقی پسند آئے۔۔۔

دم سادھے وہ سن رہی تھی۔ایسا لگا اس لمحے کے ساتھ اس کی دھڑکنیں بھی تھم سی گئیں تھیں۔ اتنا بھرپور اقرار۔۔۔ایک پل کے لیے تو وہ ساکت رہ گئی تھی۔ ایسا لگا کہ یہ نغمے کے بول نہیں خزیمہ کے دل کے احساسات تھے جو لفظ لفظ اس کے اپنے دل پر رقم ہورہے تھے۔ ایک دل سے دوسرے دل تک کے احساسات کا سفر کتنا جان لیوا ہوتا ہے اسے آج پتا چلا تھا۔ جب کسی دوسرے کی کیفیت اپنے دل پر گزرے تو کیسا طوفان اٹھتا ہے یہ آج معلوم ہوا تھا۔ بنا اجازت بنا مرضی کوئی کسی کی وجود پر کیسے قابض ہوتا ہے یہ اس وقت کوئی آیت پوچھتا۔

یہ دعا ہے میری رب سے۔۔۔

تجھے عاشقوں میں سب سے۔۔۔

میری عاشقی پسند آئے۔۔۔

میری عاشقی پسند آئے۔۔۔

دھن میں مگن اسد نے یوں ہی مسکرا کر پریہا کو دیکھا جو اسکے دیکھنے پر نظریں پھیر گئی تھی۔ اسکے اس طرح پھرنے پر اسد لمبی سانس بھر کے رہ گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ولید نے آبرو اٹھا کر حمنہ کو دیکھا جو آنکھیں گھما کر اسٹیج کی طرف متوجہ ہوگئی تھی۔

"تم ہی اب کچھ کہوں سلجھاؤ کیسے یہ مشکل۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔

تم ہی اب کچھ کہوں سلجھاؤ کیسے یہ مشکل۔۔۔

جھوٹ بول کے ہی رکھ لو نہ تم میرا یہ دل۔۔۔

چاہوں تو۔۔۔ توڑ دینا۔۔۔

ٹوٹا ہی نہیں یہ کب سے۔۔۔۔

"یہ دعا ہے میری رب سے۔

تجھے عاشقوں میں سب سے۔۔۔

میری عاشقی پسند آئے۔۔۔

میری عاشقی پسند آئے۔۔۔

اسٹیج سے اتر کر وہ بلکل آیت کے پاس کھڑا ہوگیا تھا۔ اور وہ سب کچھ بھولائے صرف ایک تک اسے دیکھ رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسکے ہاتھ کو پکڑ کر وہ اسٹیج پر لے آیا تھا۔ پیچھے حمنہ پریہا نے مسکرا کر ان دونوں کو دیکھا تھا۔

۔۔کترا کترا جی رہا ہوں۔۔۔۔

لمحہ لمحہ مر رہا ہوں۔۔۔

کیسے خود میں سنبھالوں تو بتا۔۔۔

تیرا بن ہے سونا سونا۔۔۔

میرے دل کا کونا کونا۔۔۔

تو کیا جانے کیسے اتنے دن جیا۔۔۔

ہلکے ہلکے اسٹیپ لیتے دونوں کپل ڈانس کرنے لگے تھے۔

حمنہ ولید کے ساتھ کررہی تھی ساتھ وہ شاید کچھ کہہ رہا تھا جس پر وہ مسکرا بھی رہی تھی۔ اسد نے پریہا کو دیکھا جو یاور کے ساتھ کھڑی کچھ بات کرتی مسکرا رہی تھی۔ وہ بس اسے دیکھ کر رہ گیا۔

کیسے دل کو۔۔۔۔۔۔۔۔وووو

کیسے دل کو میں مناؤں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ناراض پڑا ہے کب سے۔۔۔

"یہ دعا ہے میری رب سے۔

تجھے عاشقوں میں سب سے۔۔۔

میری عاشقی پسند آئے۔۔۔

میری عاشقی پسند آئے۔۔۔۔۔

میری عاشقی پسند آئے۔۔۔۔۔۔

اینڈ میں خزیمہ اسٹیج پر گھٹنوں کے بل اسکے سامنے بیٹھ گیا تھا۔

اور وہ نم آنکھوں سے اسکے پھیلائے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھے کھل سی گئی تھی۔

باقی پورے اسٹوڈنٹس کی ہوٹنگ شروع ہوگئی تھی وہ بھی زور و شور سے۔۔۔۔۔

"تھینکیو۔۔۔ خزیم۔۔۔۔ "آیت نے آہستہ آواز میں کہا تھا۔

★★★

"میں بور ہو رہا ہوں۔ "پارٹی کی شام اپنے پورے شان میں تھی۔ سونگ کے بعد خزیمہ سب کے بیچ اسٹار بن چکا تھا۔ اسکے پروپوزنگ اسٹائل پر لڑکیاں فدا ہوں گئی تھی۔ پر وہ بیزار ہوچکا تھا پارٹی سے اس لیے بیزار لہجے میں آیت سے کہہ رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہوں۔ کیسی بات کررہے ہو۔ تم نے تو پارٹی میں جان ڈال دی ہے۔ "آیت نے حیرت سے شرارتی آنکھوں سے کہا۔ وہ لوگ قدر پرسکون جگہ پر کھڑے تھے پر پھر بھی سب کے توجہ کا مرکز بنے ہوئے تھے۔

"جو میری جان پر بنا ہوا ہے۔ "اب کے اسکے انداز و لہجے میں شوخی سمائی ہوئی تھی۔

"اب کیا کر سکتے ہیں۔ "آیت نے آنکھیں پٹپٹا کر مصنوعی پن سے کہا۔

"کر سکتے ہیں نہ "! آیت نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔ "چلو یہاں سے چلتے ہیں۔ "آیت کے ہاتھ کو پکڑ کر خزیمہ نے زیرِلب دھیرے سے مسکرا کر کہا تھا۔

"ایک منٹ۔۔ ایک منٹ۔۔ کہاں یہ تو بتاؤ؟ "اسکے ساتھ کھینچے چلے جاتے ہوئے آیت نے استعجاب سے پوچھا۔

"دور جہاں صرف تم اور میں۔۔۔۔ باقی کوئی نہیں۔۔۔ "ایک سکینڈ رک کر اس نے سنجیدہ لب و لہجے میں کہا تھا پر آیت کو زور سے ہنسی آئی تھی۔

"اسکا مطلب ہم مریخ پر جارہے ہیں۔ کیوں کہ اب وہی ایک جگہ ہو گا جہاں تمہارے اور میرے علاوہ کوئی نہ ہو۔ "آیت نہایت سنجیدہ انداز میں اسکے باتوں کو سمجھ کر کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خزیمہ نے زیرِلب دھیرے سے مسکرا کر سر کو دائیں بائیں ہلا کر اسے دیکھا۔ اور دونوں بنا کسی کو بتائے باہر نکل گئے۔

★★★

"تم مجھے اگنور کیوں کر رہی ہو۔ "پریہا کے سامنے اسکا راستہ روک کر اسد نے نہایت سنجیدہ انداز میں پوچھا۔

"کیوں نہیں کرسکتی۔ "پریہا نے تیکھے لب و لہجہ رکھے کہا۔

"ہوں۔ "اسد نے سوچنے والے انداز میں تھوڑی پر ایک انگلی رکھی پھر شرارت سے گویا ہوا۔ "نہیں۔ "پر پریہا تو غصے سے ویسے ہی بھری پڑی تھی پوری فٹ پڑی۔

"کیوں مسٹر اسد راجپوت ایسا کونسا رشتہ ہے ہمارا جو میں آپ اگنور نہیں کرسکتی۔ "پریہا کا انداز اور غصے سے لال چہرا دیکھ کر وہ جوڑ سے ہنسا جس پر پریہا نے تلملا کر اسے دیکھا۔

"پریہا کہیں تمہارے زبان کی طبیعت تو نہیں خراب ہے ۔۔۔۔ "اسد نہایت سنجیدگی سے استفسار کیا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا۔ "پریہا نے گھور کر پوچھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مطلب صاف ہے یار۔۔۔ مطلب دیکھوں پہلے تو تم انسان بن گئی ہو۔ دوسری اتنی مہذب بھی۔۔۔" اسد کے بولنے کے انداز پر پریہا نے منہ کھولے اسے صدمے سے دیکھا۔

"تم نہایت ہی فضول بدتمیز اور سنگل ہڈی ہو۔ "سخت جلے اور غصے سے بولی۔

"اب لگ رہی ہو تم جھلی پری۔۔۔" اسد بنا برا منائے اسے اور جلا گیا تھا۔۔۔

"مرو تم ۔۔۔" اسکے ہاتھ پہ ایک پنچ مار کر وہ وہاں سے حمنہ کے پاس چلے گئی۔ پیچھے اسد کھل کر مسکرا دیا تھا یہی چیز تو وہ کب سے مس کر رہا تھا۔

"یہ ولید کیا کرنے جارہا ہے؟" حمنہ کہ پاس پہنچ کر پریہا نے تعجب سے پوچھا۔ جس پر حمنہ نے ناسمجھی سے کندھا اچکا دیا۔

"آیت کہاں ہے؟ "پورے حال میں نظر دوڑا کہ پریہا نے استعجابی انداز میں پوچھا۔

"معلوم نہیں ۔۔۔" حمنہ نے لاعلمی سے کہہ کر ولید کی طرف دیکھا جو میوزک پلیئر کے پاس کھڑا شرارتی آنکھوں اور مسکراہٹ سے کچھ کہہ رہا تھا۔

"یہ ولید کیا خزیمہ جیجو کی طرح گانا گانے والا ہے۔ "پریہا نے مسکرا کر مزاقیاں انداز میں پوچھا۔ جس پر حمنہ نہایت کوفت سے اسے دیکھ کہ کندھا اچکا دی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ولید ہے کچھ بھی ممکن ہے۔ "حمنہ نے کہہ کر ہاتھ باندھے سنجیدہ تاثرات سے سامنے دیکھا جہاں اب اسٹیج پر ولید نہایت ادب سے کھڑا کچھ کہنے جارہا تھا۔

★★★

"یہ کہاں سے آگیا۔ "آیت اسے دو منٹ رکنے کا بول کہ اندر یونیورسٹی لوکر روم میں چلی گئی تھی۔ اور ایک لمبی سی بلیک جیکٹ پہنے وہ باہر آئی تو خزیمہ نے حیرت سے پوچھا۔

"وہ یونیورسٹی لوکر روم میں رکھا تھا موسٹلی Mostly کام پڑ جاتا ہے۔ یو نو لندن کی سردی۔ "آیت نے اسکے ساتھ ہم قدم ہوتے ہوئے سادگی سے کندھا اچکا کر کہا جس پہ وہ دھیرے سے مسکرا گیا تھا۔

خاموش ویران ٹھنڈی برف سے لدی سڑکوں پر سرسراتی خنک ہوائیں اور ان میں ہم کلام دو دل کی دھڑکن واللہ کیا شمع سحر انگیز ہوتا ہے۔

آنکھ سے آنکھ جب نہیں ملتی

دل سے دل ہم کلام ہوتا ہے

اسرار الحق مجاز،،،،،،

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خاموشی کو ہیلز کی آواز چیرتی ہوئی موسیقی کی دھن بکھر رہی تھی۔ آیت اپنے دونوں ہاتھ جیکٹ کے جیب میں ڈالے اور خزیمہ اپنے سر نیچے کیے خاموش سفر کر رہے تھے۔ دفعتاً آیت نے رک کر اسے دیکھا جو اس کے اسطرح رکنے پر سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟ "مسلسل خاموشی سے چلتے رہنے کی وجہ سے آیت نے جھنجھلا کر پوچھا تھا۔

"ہم شاید مریخ جارہے تھے "!خزیمہ کی شرافت بھری شرارتی آواز میں جواب موصول ہوئی تھی۔ اور ساتھ وہ اب چلنے بھی لگے تھے۔

"تو کیا ہم مریخ پیدل جائیں گے؟ "آیت کے نہایت بیچار صورتحال سوال پر خزیمہ نے زیرِلب مسکراہٹ لبوں پہ دبایا تھا۔

"انہوں۔ میں ہوں نہ اپنے باہوں میں بھر کر لے جانے کے لیے۔ "واللہ ایک تو یہ بندہ پل بھر نہیں لگاتا شرارتی ہونے میں۔

"زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں۔ "دو قدم دور ہوتے ہوئے آیت نے گھبرا کر کہا تھا۔ اس کی حرکت پر وہ محظوظ ہوتے ہوئے دھیرے سے مسکرا گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ایک بات پوچھوں خزیم؟ "کچھ پل خاموشی سے چلنے کے بعد آیت نے ہچکچاہٹ بھری آواز میں خزیمہ سے پوچھا تھا۔ خزیمہ نے رک کر غور سے اسے دیکھا تھا۔ اسکے رکنے اور سنجیدہ نظروں سے دیکھنے پر آیت کو عجیب جھجھک سی محسوس ہوئی تھی۔ گھبرا کر اپنے ہاتھ آپس میں مسلنے لگی تھی حالانکہ وہ اسکی عادت کا شمار نہ تھا۔ شاید وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے یا پوچھنا چاہتی ہے اس لیے سر ہلا کہ اسے چلنے کا اشارہ کر کہ سنجیدہ لب و لہجے میں کہنے لگا تھا۔

"آیت میں جانتا ہوں تم کیا پوچھنا چاہتی ہو۔ میں بس اتنا کہوں گا کہ ہر شخص آپ کی زندگی میں عارضی ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر شخص کا پہلا رشتہ موت سے ہوتا ہے جو کہ ایک سچی حقیقت ہے۔ پھر اسکے بعد اس دنیا میں رہنے والے رشتوں اور اپنوں سے ہوتا ہے یہ دنیا عارضی ہے آیت یہاں کوئی آپ کی زندگی میں ہمیشہ کے لیے آتا ہے تو کوئی جانے کے لیے آتا ہے۔ "ایک نظر اسے دیکھ کر۔" تو کوئی دوبارہ آنے کے لیے جاتا ہے۔ " خزیمہ نے کہا تھا۔ پھر اسے دیکھا جو آسودگی سے مسکرا کر اسکے بولنے کے بعد سامنے نظر سڑک پر کہ بولنے لگی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجھ سے بہتر اس حقیقت کو کون سمجھ سکتا ہے خزیم ایک پل ایسا نہیں گزرا میرا جب میں نے ماما بابا کو یاد نہ کیا ہو اُنکی موت مجھ پر زندگی کر سارے راز کھول کر گئی ہے۔ رشتوں کے دوہری روپ آشکار کرگئی تھی۔ چھٹی سی عمر میں مجھ پر زندگی تلخیص نمایاں ہوگئی تھی۔ تمہیں پتا ہے کتنی تکلیف دہ ہوتی ہے جب آپ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو تکلیف دینے والے کوئی اور نہیں آپ کے اپنے ہیں۔ انسان غیروں سے ہمیشہ جیت جاتا ہے خزیم پر اپنے اسے ہرا اور تھکا دیتے ہیں۔ "وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"میں جانتی ہوں زندگی ہمیشہ رہنے والی چیز نہیں لیکن میں چاہتی ہوں جب بھی موت آئے تو پہلے مجھے آئے خزیم میں اب کسی بھی ایسے انسان کی جُدائی میں نہیں رہنا چاہتی جس سے میں محبت کرتی ہو۔ ماما بابا بہت ہیں اس جدائی کے لیے۔ "آیت کی آواز اب بھرائی ہوئی تھی۔ جسے محسوس کر کہ خزیمہ اسے کندھے سے تھام کر اپنے روبرو کرچکا تھا۔ اور اس کے ہاتھوں کو تھام کر نرم لہجے میں بولا۔

"میں وہ سب تو نہیں بدل سکتا آیت اور شاید وہ سب بھلایا نہ جائے پر آنے والے پلوں کو خوبصورت ضرور بنا سکتا ہوں۔ کیا تم میرا ساتھ دوگی ہماری زندگی کو حسین بنانے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کے لیے۔ "خزیمہ نے کہہ کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا جس نے اثبات میں سر کو ہلا دیا ایک آسودہ مسکراہٹ دونوں کے لبوں پر آئی تھی۔

"وہاں سب کیسے ہیں؟ "آیت نے بے تاب لہجے میں پوچھا تھا۔

"اچھے ہی ہوں گے۔ "ایک ہاتھ اسکا پکڑے چلتے ہوئے خزیمہ نے کندھا اچکا کر کہا تھا۔

آیت نے نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا۔

"مطلب؟"

"مطلب اگر وہاں ہوتا تو معلوم بھی ہوتا۔ "اس نے سادگی سے کہہ کر آیت کو دیکھا تھا جو اب یقیناً کنفیوز ہوگی تھی۔

"وہاں ہوتا۔۔ اسکا کیا مطلب تم کب سے یہاں ہو۔"

"جب سے تم ہو گلابو۔۔۔ "موضوع بدلنے کے لیے اس نے جان بوجھ کر اسے گلابو پکارا۔۔۔ اور وہ سن سی رک کر اسے دیکھنے لگی تھی ساتھ اسکی آنکھیں بھی نم ہونے لگی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم تب سے یہاں ہو۔ پھر اب آنے کی کوئی خاص وجہ۔۔۔ "یقیناً نہیں وہ شاید ہی بدگمان ہوگئی تھی اس لیے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکال کر ناراض لہجے میں بولی تھی۔ جس پہ وہ لمبی سانس فضا میں سپرد کر کے بولا تھا۔

"کیا کرتا تم نے بلایا ہی ابھی ہے۔ "خزیمہ نے زیرِلب دھیرے سے مسکرا کر کہا تھا انداز شوخیاں تھا۔

"ہیں۔ میں نے کب بلایا۔ "آیت نے پریشانی سے پوچھا تھا۔

"بلایا تھا وہ بھی بہت پیار سے۔ "خزیمہ نے سنجیدہ لب و انداز میں کہا تھا۔

"جی نہیں میں نے نہیں بلایا۔ "آیت کہہ کر آگے بڑھنے لگی تھی جب وہ پیچھے سے بولا تھا۔

"پر میں نے تو سنا تھا۔ "اسے موضوع سے ہٹانے میں وہ لگ بھگ کامیاب ہوچکا تھا۔

"کان بجے ہوں گے جناب کے۔ "آیت نے آنکھیں نچا کر کہا تھا۔جس پر وہ دھیرے سے مسکرا کر رہ گیا تھا۔

"ویسے دیکھوں ہمارا مریخ کتنا خوبصورت ہے۔ "خزیمہ نے روڈ کے دائیں طرف دیکھا جہاں سمندر کے پانی کو روکنے کے لیے تھوڑی سی اونچی دیوار کو باڈر کی طرح بنایا ہوا تھد۔ سمندر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کا پانی ٹھہرا ہوا تھا سمندر کو دیکھنے پر بدری بادل اور سمندر یکساں لگ رہا تھا۔ حسن نظر ہو تو ہر چیز حسین لگتی ہے پھر قدرت تو ہے ہی لاجواب بے مثال۔۔۔۔

"ہاں واقع ہمارا مریخ بہت حسین ہے۔ بیچارے سائنسدان اتنی مشقت کر رہیں ہیں یہاں آنے کے لیے پر دیکھوں ہم تو بنا محنت کے آ گئے۔" آیت کے کہنے کے ساتھ دونوں کھکھلا کر ہنس دیے تھے۔۔۔

★★★

"ہائے۔۔۔ مجھے تو سب جانتے ہی ہوں گے۔" اسٹیج پر کھڑے ہو کر ولید نے پورے دانتوں کی نمائش کر کہ کہا تھا جس پہ پورے حال میں ہو کی آواز بلند ہوئی تھی۔ حمنہ آنکھیں گھما کر اسے دیکھا تھا اور بڑبڑا کر رہ گئی تھی۔ "میں ہوں آپ سب کا پیارا یونیورسٹی کا دلارا اور لڑکیوں کا۔۔۔" باقی کے الفاظ حمنہ کے گھوڑی سے منہ میں ہی رہ گئے تھے۔ "میرا مطلب ہے آپ سب کا دوست ولید حمدان۔۔۔" حمنہ نے افسوس و غصے سے اسے گھور کر سر جھٹک دیا تھا۔ پورے حال میں موجود لڑکیوں نے ہوٹنگ شروع کر دی تھی۔ "وہ کیا ہے نہ یہاں سب اپنے دل میں موجود محبت کو نغموں کے ذریعے بیاں کر رہیں ہیں جیسے کے ہمارے نیولی لونچ کپل ۔۔۔" اس نے آئیں دائیں دیکھا پر خزیمہ اور آیت اسے پورے حال میں کہیں نہیں دکھے۔ "لگتا ہے انویسیبل ہوں گئے۔ خیر چھوڑیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میں کہہ رہا تھا۔ کیوں نہ ہم سب بھی اپنے دل میں چھپے عشق کو گانے کی صورت میں باہر نکال کر محبوب کے دل میں بسا دیں۔۔کیا خیال ہے۔۔۔ "پورے حال سے یس اور اووو۔ کی آوازیں آنی لگی تھی۔

"واہ ولید از گریٹ۔۔۔ "پریہا کی بات سن کہ حمنہ نے آبرو اٹھا کر اسے دیکھا تھا انداز ایسا تھا جیسے پوچھ رہی ہو۔"سیریسلی"۔

"لیٹس سونگ۔۔۔۔ "ولید نے میوزک پلیئر کو اشارہ کر کہ کہا پھر مکس سونگ پر سب ڈانس کرنے لگے تھے۔ پریہا اور حمنہ بیزار چہرا لیے سب دیکھ رہی تھی پھر چپکے سے باہر نکل گئی تھی۔

"میری تو سر میں درد ہونے لگا ہے اس ولید کو میں بعد میں بتاؤں گی۔ "ولید کی بعد میں خبر لینے کا ادارہ کر کہ حمنہ اور پریہا باہر کار پارکنگ میں آگئی تھی جہاں خزیمہ آیت کو کار کے فرنٹ سیٹ پر بیٹھائے اسکے سامنے بیٹھا اسکے پیر کو بڑی سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا۔ دونوں کو تو پہلے ہنسی آرہی تھی لیکن آیت کے چہرے پر تکلیف دیکھ کر پریشانی سے ان کی اور ہوئی۔

★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سمندر ، اس کی تیزوتند موجیں خوف کی علامت بھی ہیں اور اس کی صاف وشفاف فضا ، ساحل کا سکون اوربیکرانی، خوشی کا استعارہ بھی۔ ساحل کی سیر کو جانے والے یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس سے ان کے جسم کو آرام ، ذہن کو سکون اور روح کو تازگی ملتی ہے ۔کچھ لوگ تو اس سیر سے اور بھی بہت کچھ پاتے ہیں ۔ مثلاًلہروں کا شور انہیں راحت کا احساس دلاتا ہے۔غروب آفتاب کا حسین منظر ان کے دل کو لبھاتا ہے اور جب وہ ننگے پیر ساحل کی گیلی ریت پر چلتے ہیں تو وہ اپنے سارے غم اور تکلیفیں کچھ دیر کے لیے بھول جاتے ہیں۔ آیت سمندر کی طرف چہرا کیے اور خزیمہ اس چھوٹی سے دیوار سے ٹیک لگائے آیت کی طرف چہرا کیے اسکے صبح چہرے پر پہلے سکون و خوشی کو دیکھ محظوظ ہورہا تھا۔

دفعتاً آیت نے اسے گھور کر دیکھا۔ وہ کب سے اسکی محویت کو محسوس کررہی تھی جو اسے اپنی نظروں سے کنفیوز کیے ہوئے تھا۔

"مجھے کیوں ایسے دیکھ رہے ہو؟ "ہوا کے دوش پر اڑتے اپنے بالوں کو صحیح کرتے ہوئے آیت نے گھور کر پوچھا تھا۔

"کیسے۔۔۔؟ "خزیمہ نے مسکراہٹ چھپا کر مصنوعی سنجیدگی سے استفسار کیا تھا۔

"ایسے گھور کے۔۔؟ "آیت نے گھور کر بتایا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اِسے گھورنا نہیں پیار سے دیکھنا کہتے ہیں۔ "آیت نے اسکے تصدق کرنے پر آنکھیں نچا کہ اسے دیکھ کر کہا۔" جو بھی ہے مت دیکھوں۔۔۔ اور چلو اب مریخ کو بائے بائے کرو اور زمین کو سرف بخشو ، کہیں ایسا نہ ہو زمینی مخلوق ہمیں ڈھونڈتے ہوئے مریخ پر آجائے۔ " واہ آیت کے بھی کیا کہنے تھے خزیمہ تو بس اسکے انداز پر مسکرا کر رہ گیا تھا اور پھر صحیح سے کھڑے ہوکر چلنے لگا تھا پر آیت کو ایک ٹک پریشان چہرا کھڑا دیکھ پریشانی سے اسکی طرف متوجہ ہوا۔

"کیا ہوا چلو۔۔؟ "خزیمہ نے پریشانی سے پوچھا تھا۔

"کیا چلو تمہارے ساتھ سفر مریخ کرتے ہوئے میرے پیروں میں درد ہونے لگا ہے اور اب ریٹرن سفر زمین۔۔۔ ناممکن میرے بس کی بات نہیں جاؤ اور کار لے کے آؤ میں ایسے نہیں جاؤں گی۔ "آیت نے منہ بسور کر کہنے پہ خزیمہ نے لبوں پر پھڑپھڑاتی مسکراہٹ کیسے روکی یہ تو بس وہی جانتا تھا۔

"کار کی کیا ضرورت ہے گلابو میں ہوں نہ اپنی ٹائم فری سروس۔۔۔ "آیت فدک کہ دو قدم دور ہٹی جو ہاتھوں کو پھیلائے اسے اٹھانے کے لیے شوخ تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بلکل نہیں میں خود چل سکتی ہوں۔۔۔ آآآآ "آیت کہتے ساتھ جلدی جلدی چلنے بھی لگی تھی جب اسکا پیر مڑا اور وہ گر کہ وہی بیٹھ گئی اور اسکی چیخ حالت دیکھ کر خزیمہ کا زبردست قہقہا گونجا تھا جس پر آیت صدمے سے اسے منہ کھولے دیکھ رہی تھی۔ "

سیریسلی خزیم میں گر گئی ہوں بجائے میرے ہیلپ کرنی کی تم ہنس رہو ۔۔۔ کتنے خشک انسان ہو۔۔"

"سوری پر کیا کروں تمہاری لوکیشن دیکھ کر ہنسی آرہی ہے۔ "اسکے قریب پہنچ کہ مسکراہٹ روک کر بولا تھا۔ ۔۔۔" میں نے تو پہلے ہی آفر کیا تھا۔پر کیا کر سکتے ہیں۔ "

اسکے پیر کو دیکھا جو لال سرخ ہوگیا تھا ایک افسوس بھری نظر آیت پر ڈال کے اسے آرام سے وہ اٹھا کر اپنے باہوں میں بھر چکا تھا بلکل ایک نازک گلاب کی طرح اور وہ جو اسے گھور رہی تھی اتنے سڈن اسکے باہوں میں بھرنے پر سرخ انار ہوچکی تھی۔ خزیمہ نے بڑی دلچسپی سے مظاہرہ کیا تھا۔

"یہ کیا کر رہی ہو۔ "اسکے نازک نرم ہاتھوں کو اپنے آنکھوں پر محسوس کر کہ خزیمہ نے زیرِلب دھیرے سے مسکرا کر پوچھا تھا۔ "ہٹاؤ میں چلوں گا کیسے۔۔۔؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ایسے دیکھوں گے تو میں نہیں ہٹا رہی ہاتھ۔ "آیت نے خفگی سے کہا تھا۔ سامنے دیکھ کے چلنے کے بجائے وہ اسے گھور رہا تھا۔

"اچھا نہیں دیکھتا۔ "خزیمہ نے لب دانتوں تلے دبا کر کہا تھا۔

"پکہ۔۔ "آیت نے کنفرم کرنا چاہا۔

"بلکل پکہ یار۔۔۔"

"اوکے۔ "مسکراہٹ روک کہ آیت نے ہاتھ ہٹا دیا جس نے ایک گھوری سے نواز کر سامنے دیکھ کر آگے بڑھنے لگا تھا۔

یونیورسٹی کے پارکنگ ایریا میں لاک اسے اپنے کار کے فرنٹ سیٹ پر بیٹھا کر اسکے پیر کو چھونے لگا جو اسکے ہاتھ کو پہنچنے سے پہلے ہی دور کر چکی تھی۔ خزیمہ نے سنجیدہ انداز میں اسے دیکھ کر ایک آبرو اٹھائی۔

"یہ کیا کر رہے ہو۔ "اسے پیر کو چھوتا دیکھ بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا اس لیے جھجھک کر بولی۔

"تم نے جو قلعہ سر کیا ہے اسے ہی دیکھ رہا ہوں۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

واٹ آیت نے اسکے میٹھے طنز پر روہانسی انداز میں اسے دیکھ کر منہ ٹیڑھا کیا تھا۔ جس خزیمہ اپنی مسکراہٹ دبا گیا تھا۔ پھر اسکے جھجھک کی پرواہ کیے بغیر پیر کو نرمی سے پکڑ کر اسکے ہیلز الگ کرکے دیکھنے لگا تھا جہاں اب ہلکی کی سجن اور سرخی بھی ہوگئی تھی۔

"کیا ہوا تمہیں۔۔" انکے پاس پہنچ کہ حمنہ اور پریہا نے پریشانی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ وہ پیر مڑ گیا تھا۔" تکلیف سے لب بھینچ کر آیت نے کہا تھا۔

"میں آیت کو ڈاکٹر کے پاس لے کے جارہا ہوں۔ وہی سے گھر ڈراپ کر دوں گا۔ ٹھیک ہے۔۔"

ان دونوں کو سنجیدگی سے کہہ وہ آیت کو لے کر پہلے ڈاکٹر کے پاس پھر بہت ساری ہدایت دے کے گھر چھوڑ کر گیا تھا۔

★★★

صبح کی روشنی ہر سو پھیلی ہوئی تھی آج مطلع الفجر شفاف پانی کی طرح تھا۔ سڑکوں پر جمی برف آفتاب کی ہلکی کرن سے پگھل رہیں تھی۔

یونیورسٹی گراؤنڈ سیڑھیاں تر ہونے کی وجہ سے اسٹوڈنٹس وہاں نہ ہونے کے برابر دکھائی دے رہے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پروم نائٹ پارٹی کے بعد سب آج دو دن بعد یونیورسٹی میں اکٹھا ہوئے تھے۔ اور بیشتر اسٹوڈنٹس اسی پر تبصرا کرتے ہوئے باتیں کررہے تھے۔

فیب فائیو گروپ خیر فیب فایو سے یہ گروپ سیون آئتھ ہوچکا تھا پھر بھی مشہور فائیو سے ہی تھا۔ اسٹیڈیم یعنی سپورٹ گراؤنڈ کی کرسیوں پر بیٹھے کوئی فون تو کوئی چپس وغیرہ کھا رہیں تھے جب انہیں ڈھونڈتا یاور ان کی پاس پہنچ کہ ایک خالی کرسی پر بیٹھا جسے ایک نظر دیکھ کر سب پھر سے اپنے سابقہ کاموں میں جٹ گئے تھے۔

"آج سارے لیکچرز آف ہیں۔ "یاور کے سنجیدگی سے کہنے پر ولید اسد نے خوشی سے نہال ہوکر اسے دیکھا تھا پر آگے کے جملے پر دونوں کا منہ بند گیا۔ "صرف پریکٹیکل ہو گا۔"

"پڑھائی کے نام پر تم دونوں کا منہ کتنا بن جاتا ہے۔ "یاور نے افسوس سے کہا۔ "تم دونوں کو دیکھ کر کوئی بولے گا دونوں میڈیکل کے اسٹوڈنٹ ہو۔ "سہی ہی کہہ رہا تھا مجال ہے جو دونوں کبھی سیریس لے پڑھائی کو پر پھر بھی رینک اچھا کیسے لے آتے اس بات پر یاور ہمیشہ حیران رہ جاتا تھا۔ "اب چلو لیب میں پریکٹیکل شروع ہونے والا ہے۔ "دونوں کو کھینچ کہ کھڑا کر کے یاور نے کہا تھا۔

"آرام سے آرام سے یار چل ہی رہیں ہیں۔ "اسد نے اپنا کولر ٹھیک کرتے ہوئے کہا تھا۔

★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم یونیورسٹی کیوں آئی ہو؟"

بلیک کرتی اور بلیو جنس پر وائٹ کوٹ کو پہنے ، تھرموکیئر اسٹیتھوسکوپ کو ہاتھوں میں پکڑے آیت جسٹ لیب کے پاس پہنچی ہی تھی جب اسے اپنے پیچھے سے خزیمہ کی سنجیدہ آواز سنائی دی جس پہ وہ دھیرے سے مسکرا کر اسکی طرف مڑی تھی پر اسکے خفگی بھرے سوال پر فقط کندھا اچکا کر بولی۔

"اسلام وعلیکم جناب۔۔ ظاہر ہے پڑھنے آئی ہوں۔اب آپ کی طرح صرف گھومنے تھوڑی آتی ہوں۔۔۔ " نرم میٹھا سادہ طنزیہ لہجہ۔۔

"وعلیکم السلام!پیر کا درد ٹھیک ہوا جو پڑھنے آگئی ہو۔ اور کیا کہا میں گھومنے آتا ہوں۔ " اسکے سلام کا جواب بھی اسنے خفگی سے دیا تھا اور اسکے طنز پر آنکھیں سیکوڑ کر بولا تھا۔ اور آیت نے اسکے انداز پر اچانک امڈتی مسکان کو لبوں پر چھپا لیا تھا۔

"ہاں بلکل گھومنے ہی تو آتے ہیں ورنہ کامرس ڈیپارٹمنٹ سے بزنیس منیجمنٹ کرنے کے بعد کسے سائنس میں ایڈمیشن ملتا ہے وہ بھی میڈیکل میں ، پتا نہیں سر کو کیا کھلایا پلایا ہے آپ نے جو وہ آپ کو ایڈمیشن دے دیں ہیں۔ "شریر لہجے میں کہہ کر آیت نے مشکوک

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نظروں سے دیکھا جیسے معلوم کررہی ہو واقع کیا کیا جو ایڈمیشن مل گیا ہے۔ اور وہ تو منہ کھولے صدمے سے دیکھ رہا تھا۔

"ہیلو مس گلابو کچھ کھلایا پلایا نہیں ہے یہ یونیورسٹی میرے دوست کے والد کا ہے اس لیے مل گیا۔ اب تم ذرا یہ بتاؤ پیر ٹھیک ہے یا نہیں چھوڑوں مجھے تم اپنا پیر ہی دکھاؤ۔۔۔ "لہجہ فخریہ ایسے تھا جیسے یونیورسٹی انہی کا ہو۔ آیت نے آنکھیں گھما کر سوچا تھا اور اسکی بات پر سخت گیر ہوئی۔

"ظاہر ہے ٹھیک ہوا ہے تبھی آئی ہوں۔ ورنہ دو دن سے بیڈ سے اترنے تک نہیں دیا ہے تم نے اور تمہاری چمچیوں نے۔ اللہ اللہ مجھے تو سمجھ نہیں آتا ایسا کیا کیا ہے تم نے جو وہ دونوں تمہاری شاگرد بن بیٹھی ہیں ذرا جو مجھے کمرے سے بھی باہر نکلنے دیا ہو۔ "سخت جلا بھنا لہجہ تھا ہوتا بھی کیوں نہ پروم نائیٹ سے اب تک اسکا ایسے خیال رکھا گیا ہے جیسے وہ دودھ پیتی بچی ہو۔ خیر یہ سب کا پیار اور محبت تھا جس سے آیت سخت چڑچڑی ہوگئی تھی۔ خزیمہ کے خاص ہدایت پر پریہا اور حمنہ نے آیت کا خوب اچھا خیال رکھا تھا شہزادیوں کی طرح کرتی بھی کیوں نہ تینوں ایک دوسرے کی اچھی دوست تھی ایک دوسرے میں تینوں کی جان جو بسی تھی بیسٹی جو ہیں۔ پر آج آیت نے کسی کی ایک نہ چلنے دی اور یونیورسٹی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آگئی اور ان دونوں کو مانتے ہی بنی آج ان سب کا امپورٹینٹ پریکٹیکل جو تھا سو اس لیے دونوں مان گئی۔

"اچھا ذرا مجھے اپنا پیر دکھاؤ تب میں مانوں گا کہ تم ٹھیک ہو۔ "مسکراہٹ دبائیں خزیمہ نے سنجیدگی سے پوچھا ورنہ آیت کے چہرے کے ایکسپریسن اور انداز پر ہنسی روکنا ناممکن تھا۔

"کیسی باتیں کررہے ہو۔ میں نہیں دکھا رہی۔ "غصے اور جھجھک سے سرخ ٹمٹماتا چہرا آنکھوں میں خفگی لیے آزردگی سے بولی۔۔ اور جانے لگی تھی پر اچانک خزیمہ کے پکڑ لینے پر حقیقی طور پر شرم سے سرخ ہوگئی تھی اور چاروں طرف نظر دوڑا کر دیکھنے لگی پر کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ نہ پاکر گھور کر خزیمہ سے تھوڑا دور ہٹی۔ اور حیرت سے اسے دیکھنے لگی جو اب اسکے سامنے گھٹنوں پر بیٹھ کر اسکے پیر کو دیکھنے لگا تھا جہاں ہلکی سی سرخی ابھی بھی بچی تھی۔

"خزیم کیا کر رہے ہو۔ اٹھو پلیز۔۔۔ "جھجھک کر اپنا پیر دور کرتی آیت نے کہا تھا۔ اور اسکی ملامت بھری نظروں سے نظریں چرا گئی تھی۔

"اسے ٹھیک کہتے ہیں۔ "خزیمہ نے تیکھے لہجے میں استفسار کیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اب ٹھیک ہی ہے۔ "اسکے منمنانے پر وہ خزیمہ کچھ اور سختی کرتا پر اپنے فون پہ ہونے والی بیل کی طرح متوجہ ہوا جہاں " آفتاب کالنگ "جگمگا رہا تھا۔ ایک تیز گھوری سے نواز کر وہ فون ریسیو کر چکا تھا جو فون آنے پر کھل کھلا گئی تھی۔

"اسلام وعلیکم۔۔۔ ہاں کہو آفتاب کیسے یاد کیا۔"

کچھ شریر کا کچھ سنجیدہ سا آیت انہاک سے اسے دیکھ رہی تھی۔ جو سنجیدگی سے فون پر بزی تھا۔

"ریئلی اوکے میں چیک کرتا ہوں۔ کیا نام بتایا۔۔۔"

"اسد راجپوت۔۔ اوکے آئی ول چیک اٹ۔۔"

اسد کے پورے نام پر آیت نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

اسکے الوداعی کلمات کے بعد خزیمہ نے نافہم انداز نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

اپنے کم عقلی پر ماتم کرتے ہوئے بے چینی سے پوچھا تھا۔

"ہاں یہی ہے اتنے دنوں سے یہاں ہو اور تمہیں اسد کا پورا نام بھی نہیں معلوم۔۔۔۔"

تم اسد کے بارے میں کیا بات کر رہے تھے۔"

آیت نا سمجھی سے پوچھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا مطلب کیا اسد کا نام ہی مطلب اسکا پورا نام اسد خالد راجپوت ہے کیا؟ "خزیمہ نے اپنے کم عقلی پر ماتم کرتے ہوئے بے چینی سے پوچھا تھا۔

"ہاں یہی ہے اتنے دنوں سے یہاں ہو اور تمہیں اسد کا پورا نام بھی نہیں معلوم۔۔۔۔"

"اووو گوڈ گلابو تم نہیں جانتی ہم اسے کب سے دونڈھ رہے ہیں۔ یو آر گریٹ گلابو۔ "

خوشی سے اسے گلے بھی لگا گیا تھا جو نا سمجھی اور پریشانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"خزیم تم ٹھیک ہو۔ "آیت نے فکرمندی سے پوچھا تھا۔

"بلکل میں ٹھیک ہوں میں ذرا اسد سے مل کر آتا ہوں۔ اوکے تم انتظار کرو۔ "فون پہ آفتاب کو ریٹرن کال کرتے ہوئے خزیمہ نے جلدی میں کہا تھا اور وہاں سے اسٹیڈیم کی طرف قدم بڑھانے لگا تھا۔

"چلو شکر ہے پیشی لگنے سے بچ گئی۔"

خوشی اور نا سمجھی سے کندھا اچکا کر لیب کے اندر چلی گئی تھی۔

★★★

یاور کے ساتھ چلتے ہوئے اچانک ہی اسد کے فون پر رنگ ہوئی تھی۔ جسے ریسیو کرنے کے بعد وہ گھبراہٹ اور پریشانی سے اندھا دھند بھاگ کر پارکنگ میں گیا تھا اور اپنی بائیک ہائی اسپیڈ پہ بھاگائے لے کر چلا گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسکے پیچھے آتے یاور اور ولید نے پریشانی سے اسے دور جاتے دیکھتے رہے گئے تھے۔

"اسے کیا ہوا؟ "یاور نے ناسمجھی سے پوچھا تھا پر ولید بھی تو لاعلم تھا۔

دونوں پریشان چہرا لئے اندر واپس آگئے تھے۔

خزیمہ انہیں ڈھونڈتا ہوا انکے پاس پہنچا پر دونوں کے سنجیدہ پریشان چہرے کو دیکھ کر اور اسد کو وہاں ناپاکر سنجیدگی سے ان سے پوچھنے لگا۔

"اسد کہاں ہے؟"

"معلوم نہیں کس کی کال تھی؟ "اسے پوری بات بتا کر یاور نے لاعلمی سے کندھا اچکا دیا۔

پر سوچ کے کئی تاثرات خزیمہ کے چہرے پر آئے اور چلے گئے وہ شاید کچھ اور بھی پوچھتا پر حمنہ اور پریہا کے بات پہ آنکھیں پھاڑے انہیں دیکھنے لگا تھا پھر سب ایک ساتھ لیب میں بھاگے۔۔

★★★

"کیا کہہ رہی ہو حمنہ کیا ہوا ہے آیت کو۔ "جلدی جلدی لیب کی طرف دوڑتے خزیمہ نے سوال کیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"وہ اکچیولی لیب میں کسی اسٹوڈنٹ سے غلطی سے کلوروفارم گر گیا ہے ہم سب تو ماسک میں تھے اور وہاں سے نکل بھی گئے پر آیت وہ ماسک میں نہیں تھی اس لیے وہ مطلب اسے بیہوشی طاری ہوگئی ہے۔ "اسکے پیچھے لیب تک پہنچتی حمنہ نے بیچارگی سے کہا۔

"وہ اندر ہی ہے چلو پتا نہیں کیا کیا بول رہی ہے۔ "پریہا نے مسکراہٹ دبا کر کہا وہ سچویشن بہت انجوائے کر رہی تھی جس پر خزیمہ تو لیب کے اندر بڑھ گیا پیچھے حمنہ نے اسے گھور کر دیکھا۔

"اتنی ٹینشن میں تمہیں مزا آرہا ہے۔"

"ارے میری جان اتنا دلچسپ منظر لگنے والا ہے ابھی دیکھنا خزیمہ جیجو اور آیت کے بیچ کیا رومینٹک سین چلنے والا ہے۔ ہائے کاش ایسا میرے ساتھ بھی ہو۔ "سرد آہیں بھرتی پریہا پر حمنہ کو پاگل پن کا گمان ہورہا تھا اسے نظر انداز کیے وہ اندر بڑھ گئی تھی۔

"تمہارا کچھ نہیں ہوسکتا پری۔۔۔۔ "تاصف سے کہہ کر وہ اندر بڑھ نہیں گئی تھی۔

"آیت۔۔۔۔ آیت۔۔۔۔۔ کہاں ہو یار۔۔۔ "لیب کو کلین کرتے ورکرز کو نظر انداز کیے وہ آیت کو آواز دے رہا تھا جو اسے پورے لیب میں کہیں نظر ہی نہیں آرہی تھی۔

چاروں اور گھوم کر وہ ایک سائیڈ پر آیا جہاں کسی کے رونے کی آواز آرہی تھی اس ٹیبل

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لیب کے پیچھے جب وہ گیا تو اس نے سکھ کی سانس لی اور اسکی طرف فکر مندی سے متوجہ ہوا جو سر گھٹنوں پر رکھے سو سو کر رہی تھی۔

"آیت میری جان کیا ہوا۔ آؤ ادھر میرے ساتھ بتاؤ کیا ہوا۔ "اسکا ہاتھ پکڑ کے اپنے روبرو کھڑا کرچکا تھا جو ہراساں نظروں سے چاروں اور دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا بتاؤ۔ "اسکا چہرا اپنے طرف کیے پیار سے کہہ رہا تھا جو یہاں وہاں نظریں کیے خوف سے دیکھ رہی تھی۔

"وہ۔۔۔ وہ۔۔۔۔ نہیں پلیز۔۔۔"

"کیا نہیں آیت۔ ریلیکس میں ہوں نہ۔۔ "اسکے خوف سے پیلے پڑتے چہرے کو فکر مندی سے ہاتھوں سے پیالے میں لیے نرم لہجے میں پرسکون کر رہا تھا۔ جو اسکا جھٹک کر بس دہشت زدہ نگاہوں سے بڑبڑا رہی تھی۔

"آیت لسن می یار۔ "اپنے ہاتھ جھٹکے جانے کی وجہ سے وہ جھنجھلا گیا تھا۔ اندر آتی حمنہ نے لب کچل کر اسے دیکھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آیت۔۔ "دوبارہ ہاتھ جھٹکے جانے پر خزیمہ نے تیز لہجے میں اسکا نام لیا تھا جس پر وہ خاموش تو ہوگئی تھی پر اجنبی اور خوف بھری نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اطراف کو کلین کرتے ورکرز اپنے کام کو روک کر عجیب نظروں سے ان دونوں کو گھور رہے تھے۔

"اب ایک لفظ نہیں اور خاموشی سے میرے ساتھ چلو۔۔ "تیز نظروں سے کھڑے ورکرز کو گھور کر اسے لیے باہر چلا گیا تھا۔

"خزیمہ سنو۔۔۔ "اسکے پیچھے باہر تک آتی حمنہ نے پیچھے سے آواز دیا تھا۔

"کہو کیا ہوا؟ "اسکے سپاٹ اور تیز لہجے میں کہنے پر آیت تو ڈر کر پیچھے ہوئی ساتھ حمنہ بھی خوف بھری نظروں سے دیکھنے لگی تھی جو جھنجھلا گیا تھا۔

"اب بولو بھی۔ "آیت کو فرنٹ سیٹ پر بیٹھا کر اسکی طرف سپاٹ تاثرات سے مڑا۔

"وہ یہ بیگ آیت کا اس میں آیت کی میڈیسین ہیں۔ "اسکی طرف بیگ کرتے ہوئے جھجھک اور ڈر سے بولی کہیں پھر غصہ نہ ہوجائے اس نے فرسٹ ٹائم خزیمہ کو تیز لہجے میں سنا تھا۔

"میڈیسین ، کون سی میڈیسین۔۔۔ "بیگ لیتے ہوئے خزیمہ ناسمجھی سے پوچھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"وہ۔۔۔" ناجانے کیوں اسے بتاتے ہوئے خوف محسوس ہورہا تھا۔ "وہ اکچیولی ڈپریشن کے ٹیبلیٹس ہیں۔" خزیمہ نے شوکڈ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔ "اینڈ مجھے نہیں لگتا کچھ وجوہات کی ضرورت ہوگی تمہیں۔" حمنہ سپاٹ لہجے میں کہہ کر دوبارہ اندر چلے گئی تھی۔ اور وہ پژ مردگی سے آیت کو دیکھ رہا تھا جو اسکے کار میں رکھے ہر چیز کو چھو کر دیکھ مسکرا رہی تھی۔

اسکے سامنے مسکراتی خفگی دکھاتی لڑکی ڈپریشن کے ٹیبلیٹس بھی لیتی یہ بات اسکے توقعات سے دور تھی۔ ماضی کے حادثات ایسے رنگ دکھائیں گے اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔ ہر چیز سے تو وہ باخبر تھا پھر اس بات خبر کیوں نہیں ہوئی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"اسٹاپ اسٹاپ۔۔۔ اسٹاپ۔۔۔۔" وہ جو مسلسل ذہنی اختلال میں ڈوبے وہ ڈرائیو کررہا تھا جب آیت کے چیخ کر روکنے پر ایک جھٹکے سے کار کو بریک لگائی تھی جس سے دونوں ہی سیٹ بیلٹ کی وجہ سے ڈیسک بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے بچے تھے۔

خزیمہ نے غصے میں آیت کی طرف دیکھا جو اپنا سیٹ بیلٹ کھولتی اب دروازہ کھول رہی تھی جو اوٹومیٹک لاک تھا صرف اسے کی ریموٹ سے ہی کھل سکتا تھا۔ اپنے آپ کو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ریلیکس کر کے اب وہ مکمل آیت کی طرف متوجہ ہوگیا تھا جو کار ڈور اوپن کرنے میں منہمک تھی۔

"یہ کھل کیوں نہیں رہا ہے۔ "منہ بسورے آیت نے سوال کیا تھا۔ خزیمہ مسکراہٹ دباتا اسکی طرف دیکھنے کے بعد کار دوبارہ اسٹار کرکے سائیڈ میں پارک کرچکا تھا جو منہ بنائے ونڈو اسکرین کے پار بنے پارک کو دیکھ رہی تھی۔

"چلو اب باہر آؤ اور بتاؤ کیا ہوا ہے۔ "اسکی طرف کے دروازے کو کھولے وہ مکمل سنجیدہ لب و لہجے میں کہہ رہا تھا۔

آیت جلدی سے باہر آکہ پارک کی طرف جانے لگی تھی جب خزیمہ اسے بازوں پکڑ روک چکا تھا۔

"کیوں دماغ آؤٹ آف کنٹرول کررہی ہو۔ پوچھ رہا ہوں نہ میں تو بتاؤ کیا ہوا۔ "سنجیدگی سے بول اسے دیکھ رہا تھا جو آنکھیں سیکوڑے اسے گھور رہی تھی۔

"کیا ہوا۔ "خزیمہ زچ ہوکر کہا تھا۔

"دماغ بھی ہے۔ "وہ اسطرح بولی کے خزیمہ کو اپنا سر کار کی بونٹ پر مارنے کا من کررہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جی بلکل ایسی ناقص چیز میرے پاس بھی ہے۔"

"اوہ اچھا۔"

"مجھے اس پارک میں لے کے چلو۔ "اسکے ہاتھ پکڑ آیت نے لاڈ سے کہا تھا وائٹ کوٹ پہنے بالوں کو پونی ٹیل میں جکڑے خوش روئی کھلے گلاب کی مانند لگ رہی تھی۔

"اوکے چلو۔ پر وہاں کیا کرو گی۔ "اس کے صبیح چہرے سے نظر چرا کے بولا تھا۔

"کھیلوں گی۔ "اسکے ہاتھ پکڑے چلتے ہوئے آیت نے بچوں کی طرح کہا تھا جس پر خزیمہ مسکرا کر سر ہلایا لگا تھا یقیناً کلوروفارم اپنے کام میں لگا ہوا تھا۔

"اچھا کھیلوں گی۔"

وسیع پیمانے پہ بنا پارک مختلف روش پر تھا۔

سبز خوش رنگ پھولوں اور خوش نما درختوں سے آراستہ پارک میں اوسط تعداد میں بچے کھیل رہیں تھے۔

جگہ جگہ بیٹھنے کے لیے نشست گاہیں رکھیں ہوئی تھی۔

درختوں کے اوٹ کے درمیان رکھی ہوئی جھولے پر بچے بیٹھے جھول رہیں تھے جنہیں دیکھ آیت بھی وہیں چلی گئی تھی۔ جس کے پیچھے پیچھے خزیمہ بھی آرہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجھے جھولا جھولنا ہے۔ "آیت کے خوش کن خواہش پر وہ حیرت و خوشی سے مسکرا کر اسکے صبیح چہرے کو دیکھ اثبات میں سر کو جنبش دیے اسے دیکھنے لگا جو اچھل کر جھولے پر بیٹھے بچوں کے پاس چلی گئی تھی۔ "کلوروفارم اپنے پورے جلوے میں ہے۔ "اسے بچوں سے الجھتا دیکھ مسکرا کر سوچنے لگا تھا۔

"آپ تو ڈاکٹر ہیں نہ۔ "جھولے سے اتر کر ایک چھوٹے بچے نے حیرت سے پوچھا تھا۔

"کون میں ۔۔۔۔ " اپنی طرف انگلی کر آیت نے اس بچے سے پوچھا تھا جس نے زور زور سے سر کو جنبش دیا تھا۔ اپنے آپ کو اوپر سے نیچے تک دیکھنے کے بعد آیت نے مسکراہٹ لبوں تلے دبا کر آنکھ بند کرے اثبات میں سر کو ہلایا تھا۔ "ہاں میں ڈاکٹر ہوں۔ "واہ کیا کمال کا رعب تھا۔

"تو یہاں کیا کر رہی ہیں۔ "ایک اور بچے کی حیرت بھری سوال ابھری تھی۔

"بتاتی ہوں پہلے مجھے جھولے پر بیٹھنے تو دو۔ "اطراف میں کھڑے بچے سائیڈ پر ہوں گئے تھے جب وہ ایک شان و انداز سے جھولے پر بیٹھے بچے کو ہٹا کر خود بیٹھ گئی تھی۔ دونوں ہاتھ سے جھولے کے زنجیر کو پکڑ وہ اب ہلکا ہلکا جھول بھی رہی تھی۔ دونوں ہاتھ کا مکا بنا کر تھوڑی تلے رکھے خزیمہ محفوظ کن انداز میں اسے دیکھ رہا تھا جو بچوں کے ساتھ بچی بنی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہوئی تھی دفعتاً اسنے جیب میں ہاتھ ڈالا تھا اور اب فون اوپن کیے آیت کی ویڈیوز بنانے لگا تھا۔

"اب بتائے آپ ڈاکٹر ہیں؟ "دوسرا والا بچہ اسکے قریب کھڑا ہوکے اشتیاق سے پوچھ رہا تھا انداز ایسا تھا جیسے دلخواہ ہو۔

"ہاں بلکل میں ایک ڈاکٹر ہوں۔ "واہ کیا انداز ہے۔ " وہ بھی بہت بڑی۔"

"اچھا تو آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔ "پھر سے وہی سوال کیا گیا تھا۔

"تم سب یہاں کیا کر رہے ہو۔ "سوال کے بدلے سوال۔

"یہ پارک ہے اور ظاہر ہے ہم یہاں کھیلنے آئے ہیں۔ "جواب ایسا تھا جیسے کم عقلی پر افسوس کیا گیا تھا۔

"ظاہر ہے میں بھی اسی لیے آئی ہوں۔ "واہ بچوں تو حیرت سے منہ کھولے ڈاکٹرنی صاحبہ کو دیکھ رہیں تھے۔

"پر آپ تو ڈاکٹر ہیں نہ آپ کو ہسپتال میں ہونا چاہیے۔ " ایک کیوٹ سی لڑکی نے سنجیدگی سے سوال کیا چھوٹے گھنگرالے بال کی وہ لڑکی آیت کو بہت پیاری لگی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں نا میں وہیں تھیں پر اب یہاں ہوں اور ہاں اب کوئی مجھ سے کچھ نہیں پوچھے گا ورنہ میں اسے انجیکشن لگادوں گی۔ "سب کو گھور آیت نے جس طرح رعب سے کہا تھا بچے بیچارے ڈر کر خاموش ہوں گئے ارے آیت سے نہیں انجیکشن سے ورنہ وہ مصنوعی رعب میں اتنی پیاری لگ رہی تھی کے پہلے والا بچہ کچھ بھی بولنے کی بجائے اسے پیار بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ " چلو اب میرے ساتھ کھیلوں ورنہ انجیکشن ہے میرے پاس " واہ کیا بات ہے آیت کی دھمکی بھی کمال کی ہائے بیچارے بچے بنا چوچرا کیے کھیلنے لگے تھے۔

"آپ سے ایک بات کہوں۔ "پہلے کیوٹ سے پانچ سے چھ سال کے لڑکے نے شرما کر اجازت نامہ مانگا تھا جسے خزیمہ نے موبائل نیچے کر کے حیرت سے اسکا بلش کرتا چہرا دیکھا تھا۔

"ہاں ہاں بولو۔۔۔ تھوڑا آرام سے جھولاؤ۔۔۔ "اس بچے کو اجازت نامہ دے کر دوسروں حکم دیا گیا تھا۔

"آپ نہ۔۔۔۔ آپ بہت خوبصورت ہیں۔ "اس طرح شرما کر بولا کہ خزیمہ آنکھیں پھاڑے اس بچے کو گھورنے لگا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوہ سو کیوٹ، تھینک یو۔ "اسکے گال پر پیار کرکے آیت نے کہا تھا ساتھ مسکرا بھی رہی تھی۔ خزیمہ تو بس اس دو فٹ کے بچے کو گھور کر ہی رہ گیا تھا۔

آیت بچوں کے ساتھ مست مولا ہوئی تھی۔ پبلک پارک میں جمع سارے لوگ اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ خزیمہ فون میں ویڈیو بناتے ہوئے خوب انجوائے کر رہا تھا۔ آیت اپنا سفید کوٹ مٹی مٹی کر چکی تھی۔ خزیمہ اسکی کھکھلاہٹ میں کھو سا گیا تھا۔

ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتے ہوئے آیت اور بچے دھڑام سے زمین بوس ہوں گئے تھے۔پارک کی ساری مٹی اسکے کپڑوں پر لگ چکی تھی۔ ہاتھ جھاڑ کر وہ سہی سے بیٹھی تھیں پر اطراف میں کھڑے لوگوں کی ہنسی دیکھ وہ رو دینے کے قریب ہوگئی تھی۔ خزیمہ مسکراہٹ دباتا اسکے پاس پنجوں کے بل بیٹھتا اسے اٹھانے لگا تھا پر اسکے گال کے گھڑوں کو دیکھ آیت اسکا ہاتھ غصے سے جھٹک دے رہی تھی اور منہ پھولا کر خود ہی کھڑی ہونے لگی تھی۔ پر آنکھوں کے سامنے چھائے جانے والے اندھیرے کی وجہ سے وہ بار بار لڑکھڑا جارہی تھی جس کی وجہ سے خزیمہ اسے اپنے باہوں میں اٹھا چکا تھا بغیر اطراف کی پرواہ کیے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ اسکے باہوں میں کچھ بڑبڑا رہی تھی جس سے سننے کے لیے خزیمہ نے اپنے کان اسکے منہ کے قریب کیا جو نیم خوابیدہ حالت میں "ماما۔۔۔ بابا۔۔ "کہہ رہی تھی۔ اسکے سر کو پیار سے چوم کر کار کی طرف بڑھ گیا تھا۔

★★★

دور افق تک پھیلا گلنار رنگ ، گہرے سے ہلکا ہوتا ہوا اپنے اندر کتنا طلسماتی حسن پیدا کررہا ہے۔

کھڑکی سے چن کر آتی نرم و ٹھنڈی روشنی نے اسکے وجود میں ایک ہل چل سی مچا دی تھی۔ انگڑائی لیتی ہوئی وہ دھیرے سے آنکھیں کھول مسکرانے لگی تھی۔

شام کی مسحور کن روشنی میں اسکا خوابیدہ چہرہ جگمگ کررہا تھا۔

ایک بھرپور انگڑائی لے کے وہ بیڈ سے اٹھتی اپنا رخ کھڑکی کی طرف کرچکی تھی پردے ہٹاتی وہ آسمان میں پہلے رنگوں کو دیکھنے لگی تھی۔

اگر وہ اس گھر میں پہلے نا آئی ہوتی تو یقیناً اسکی آوازوں سے پورا گھر ہل چکا ہوتا خیر ایسا کچھ نہیں ہوا۔

کھڑکی سے ہٹ کر اس نے پورے کمرے میں ایک نظر ڈالی تھی خوبصورت نفاست سے سیٹ کمرہ رہنے والے کی نفیس طبعیت کا منہ بولتا ثبوت تھا ایک طائرانہ نظر کمرے میں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ڈال کر وہ واش روم میں چلی گئی تھی۔ فریش ہوکر کمرے سے باہر آئی جہاں پورا گھر نیم روشنی میں تھا جگہ جگہ مختلف رنگوں کے بلز جل کر بنفش رنگ بکھیر رہیں تھے۔

قدم قدم اٹھاتی وہ پورے گھر میں چلنے لگی تھی۔

دفعتاً اسے محسوس ہوا جیسے پورے گھر میں اکیلی ہے۔

لمبی گہری سانس لے کے وہ واپس کمرے میں چلی گئی تھی جب اسکی نظر لیمپ کے نزدیک موڑے رکھے چٹ پر پڑی تھی۔

چٹ کو اٹھاتی اسے کھولتی پڑھنے لگی تھی۔۔۔۔

" I Love My eyes When You Look Into Them.

I Love My Name When You Say It.

I Love My Heart When You Touch It

I Love My Hand When You Hold It.

I Love My Life When You Are In It."

"سنو۔۔۔۔!!

تم خاص ہو...

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

عبادتوں جیسے ۔۔

اٹھتے ہاتھوں کی

مانگی دعا جیسے۔۔

کتابوں میں لکھے

خوبصورت الفاظ جیسے۔۔۔

تم خاص ہو۔۔۔۔۔۔!!

بلکل میری ذات جیسے".....

"خیر ویسے تم سوتے ہوئے واقع گلابو لگتی ہو مائے پرنسس روز"

پڑھ کہ ایک پیاری سی مسکان نے اسکے چہرے کا احاطہ کرلیا تھا۔

چٹ کو ہاتھوں میں دبائے وہ پھر کمرے سے باہر نکل پڑی تھی پر ایک سوچ ابھی تک ستا رہا تھا آخر وہ یہاں کیسے آگئی۔ تھی تو وہ یونیورسٹی میں پھر۔۔۔۔یہاں کیسے؟

سوچتے ہوئے وہ لاؤنج میں آگئی تھی۔

"معلوم نہیں مجھے یہاں چھوڑ کے خود کہاں چلے گئے؟ "چڑ کر سوچتی وہ وہی صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ایک بار پھر چٹ کو پڑھتی مسکرانے لگی تھی۔

پھر پورے لاؤنج میں نظر گھوماتی ایک جگہ اسکی آنکھیں چمک اٹھتی تھی۔ لب دانتوں تلے دباتی اس کمرے کی طرف چل پڑی تھی۔

اسے یاد ہے پہلی مرتبہ وہ جب یہاں آئی تھی تب خزیمہ نے اسے اس کمرے میں نہیں جانے دیا تھا۔ناجانے کون سے خزانے دفن ہے جو وہ اسے منا کررہا تھا تجسس کے ہاتھوں مجبور وہ کمرے میں گھس گئی تھی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے سوئچ اون کیا تھا روشنی میں نہاتے پورے کمرے میں جب اسکی نظر پڑی تو حیرت شدید جھٹکا لگا تھا۔ جابجا کمرے میں لگے اپنی تصاویر کو دیکھ وہ واقع صدمے میں چلی گئی تھی۔ حیرت کی زیادتی سے آنکھیں پھاڑے وہ ہر ایک تصویر کے پاس جاکے انہیں دیکھ رہی تھی اسکے ہر موومنٹ ہر حرکت ہر خوشی غم کے حالات کے تصویر وہاں موجود تھی ایک پیر پر گھومتی وہ پورے کمرے کو دیکھ رہی تھی۔ جب ایک تصویر کے پاس جاکے کھڑی ہوگئی تھی۔

جہاں وہ اسکول ڈریس میں سائیکل سے گری اپنے پیر کو پکڑی نم آنکھوں سے بیٹھی اور ٹھیک اس کے پاس ایک شخص ہڈی میں چہرہ چھپائے گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔ ذہن پر زور

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ڈالتی وہ یاد کر رہی تھی یہ کب کا واقعہ ہے ایک جھٹکے کے سے اس کے ذہن میں ایک جھماکا ہوا تھا۔

"دیکھ لینا میں تم دونوں کو ہرا کر رہوں گی۔ "پریہا نے منہ اڑا ٹیڑھا منہ کر کے کہا تھا۔ دونوں اپنی ہنسی روکتی اسے آنکھیں پٹپٹا کر دیکھ رہیں تھیں۔

"اوکے پری ڈارلنگ بڑے بڑے بول بولنے میں کہاں ٹیکس لگتا ہے۔ "حمنہ اسے چڑھا کر اپنے سائیکل پر بیٹھ گئی تھی۔ جس کے ساتھ آیت اور پریہا بھی بیٹھ گئیں تھیں۔

پریہا آیت حمنہ تینوں اسکول سے واپسی پر سائیکل ریسنگ کرتی تھی جس میں ہر بار یا تو حمنہ جیتی تھی یا آیت اور کبھی کبھی بائے لک پریہا، جس کی وجہ سے وہ دونوں سے بہت چڑھتی تھی۔

"پری وش یور لک۔۔۔۔ "آیت اسے ٹھینس اپ دکھاتی آگے بڑھ گئی تھی۔

تینوں آگے پیچھے اسکول فورم میں سائیکل چلاتی جارہی تھیں۔ جب اچانک ہی آیت کی سائیکل ڈش بیلینس ہوتی ہوئی دھڑام سے زمین بوس ہوں گئی تھی۔ اتنی سڈن ہوا کے کچھ سمجھ ہی نہیں آیا تھا۔

پکڑے جھاڑتی وہ سہی سے بیٹھ گئی تھی اسکے ہاتھوں اور پیروں پر خراش آگیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حمنہ اور پریہا ایک ہی جسٹ میں اس تک آئی تھی پر ان سے پہلے ہی کوئی اور پہنچ چکا تھا چہرا ہڈی میں چھپا ہوا تھا صرف بلیو آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ جلدی سے اسے ٹھیک طرح سے بیٹھا کر وہ بینڈیج کرنے لگا تھا۔

"شششش۔۔۔" آیت نے لب دانتوں سے کچلتے ہوئے کہا تھا۔ ہڈیٰ میں چھپا چہرہ بڑی غور سے اسے دیکھ رہا تھا اس کے سسکنے پر بلیو آنکھوں میں بھی تکلیف اتری تھی۔

"کیا درد ہورہا ہے۔" اس کے پوچھنے پر آیت نے ہاں میں گردن ہلائی تھی۔ "ڈونٹ وری لیٹل گرل ابھی ٹھیک ہوجائے گا۔" بلیو آنکھوں والے نے نرمی سے کہا تھا۔ ہاں میں گردن ہلاتی آیت کھڑی ہونے کی کوشش کرنے لگی تھی۔

اس تک پہنچتی حمنہ اور پریہا اسے اپنے ساتھ کھڑی کرنے لگی تھی ساتھ اس اجنبی کو مشکور بھی ہوئی تھی۔

"شاید تمہارے سائیکل کے ٹائر کی ہوا نکل گئی ہے۔ یہ دیکھوں یہاں ۔۔۔" سائیکل کو دیکھتے ہوئے بلیو آنکھوں نے افسوس سے کہا تھا۔

"پر میں نے تو صبح ہی سب کچھ چیک کیا تھا تب تو صحیح تھا۔" آیت نے سوچتے ہوئے کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"خیر تمہارا شکریہ۔۔۔ میری ہیلپ کرنے کے لیے۔ اب ہم لوگ چلتے ہیں۔ "اسے شکریہ ادا کرتی ان سب کے ساتھ چلی گئی تھی۔پیچھے وہ بھی سرعت سے وہاں سے چلا گیا تھا۔ اپنے آپ کو کسی کے حصار میں محسوس کرتی وہ اچانک ہی ہوش میں آگئی تھی۔

"ویسے بنا پوچھے کسی کے بھی پرسنل کمرے میں آنا بیڈ مینرس کی علامت ہے۔"

"اگر "کسی کا "ہوتا تو پر یہاں موجود "تم "سمیت ہر چیز میری ہے۔"خزیمہ کی شوخی بھری آواز سن کر وہ اپنا سر اسکے سینے سے ٹیکتی بولی تھی۔ اسکا تحکمانہ بھرے لہجے پر خزیمہ دھیرے سے مسکرا دیا تھا۔

"ہاں یہ تو بلکل درست فرمایا پرنسس روز ، پر پھر تم نے یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔ "کچھ افسوس بھرے لہجے میں بولا تھا۔

"اور وہ کیوں۔۔۔؟ "اسکی طرف مڑتی ایک آبرو اٹھا کر اس طرح بولی تھی کہ دونوں آبرو تیر کے انداز میں ہوں گئے تھے۔

"وہ اس لیے کیونکہ کے یہ میں تمہیں تمہارے برتھ ڈے پر سرپرائز دینے والا تھا۔ "اسکے آبرو کے تیر کو نرمی سے چھوتا کچھ فسوس لہجے میں بولا تھا پر اسکے عمل پہ ملنے والی گھوری پر کھل کر مسکرا دیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تو کوئی بات نہیں ، کچھ اور پلین کرلینا۔۔۔۔ "اسکے حصار کو توڑتی ہوئی بولی تھی جو اسکے عمل پر گھور کر اسے دیکھ رہا تھا۔

"اچھا یہاں تم ہی ہو نا۔۔۔ "!تصویر کی طرف اشارہ کرتی مشکوک نظروں سے پوچھنے لگی تھی۔ خزیمہ مسکراہٹ دباتا زور سے ہاں گردن ہلا رہا تھا۔ آیت کو اندر اندر بہت خوشی ہوئی تھی وہ اس کے لیے کتنی اہم یہ اب پوچھنے کی ضرورت یا اظہار نہیں چاہیے تھا۔

"اوکے۔ اور یہ بتائیں میں یہاں کیسے آئی۔؟"

"بتانا کیا گلابو چلو خود ہی دیکھ لو۔۔۔۔ "اسکے ہاتھ کو پکڑتا باہر لے جاتے ہوئے ہنسی دبا کر بولا تھا۔ باہر جاتے ہوئے آیت مڑ کر ایک بھرپور نظر پورے کمرے میں ضرور ڈالی تھی۔ پھر شرارت سے گویا ہوئی تھی۔

"ویسے ان سب سے ایک بات تو صاف معلوم ہوتا ہے تم بڑے فارغ بندے رہے ہو۔"

"ہیں کیا مطلب۔۔۔۔ "خزیمہ نے ناسمجھی سے پوچھا تھا۔

"مطلب یہ کے جیمز بانڈ بن کر صرف میری جاسوسی ہی کی ہے۔ "آیت نے مصنوعی سیریس ہوکر کہا تھا۔

"ہاں کہہ سکتی ہو مس گلابو۔۔۔ "اسکی ناک کو دباتے ہوئے ہولے سے بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا بہتر نہیں تم مجھے پرنسس روز ہی بلاؤ" آیت بیچارگی سے کہا تھا۔

"ہیں مطلب۔۔۔؟" خزیمہ نے ہنس کر پوچھا تھا۔

"اس گلابو سے تو اچھا ہی ساؤنڈ کرتا ہے۔" آیت نے منہ بسور کر کہا تھا۔ پر اسکی بات پر خزیمہ ہنستا ہے چلا گیا تھا۔

"اف۔۔۔ انگریزوں کے ساتھ رہنے کا فل اثر ہوا ہے۔" خزیمہ ہنسی کے درمیان بولا تھا۔

"زیادہ دانت مت دیکھاؤ میں اکیلے انگریزوں کے ساتھ نہیں ہوں تم بھی ہو۔۔۔" اسکے سینے پر ہاتھ مار کر خشمگیں سے بولی تھی۔

"اوچ۔۔۔۔" خزیمہ ہنستے ہوئے لیپ ٹاپ اوپن کرنے لگا تھا۔ "آؤ دیکھاتا ہوں تم یہاں کیسے ہو۔" لیپ ٹاپ پر ویڈیو اوپن کرتے ہوئے خزیمہ نے ہنسی روکے کہا تھا۔

"یہ سب کیا ہے۔" آیت نے دنگ نظروں سے کہا تھا۔ لیپ ٹاپ پر چلتے ویڈیوز کو دیکھتے ہوئے پہلے تو وہ کچھ دنگ ہوئی تھی بعد دونوں ہی ہنستے ہنستے صوفے سے نیچے دبیز کالین پر بیٹھ گئے تھے۔

"یہ میں کرتی رہی ہوں آج۔۔۔؟"

"خزیم سنو۔۔۔۔" کچھ دیر بعد آیت نے اسے پکارو تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بولو۔۔۔ "اسکی دیکھتے ہوئے خزیمہ نے پوچھا تھا۔

"مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔ "آیت اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا۔

"اوو سوری ۔۔۔۔۔ رکو میں کچھ آرڈر کرتا ہوں۔ "فون نکال وہ جلدی سے آرڈر کرنے لگا تھا جب آیت نے اسکا موبائل اچک لیا تھا۔

"کسی نے مجھ سے کہا تھا کہ وہ بہت سگھڑ ہے۔ "آیت نے پچھلی بات کا حوالہ دیا۔

"یہاں کیا کر رہی ہو۔ "ابتر ہوتے کچن پر نظر ڈالتے ہوئے خزیمہ نے صدمے میں پوچھا تھا۔ "یہاں کیا زلزلہ آیا تھا یا زمین ہل گئی تھی۔ "کچن میں پھیلے دودھ کی نلیاں اور سارے سامان کو یہاں وہاں دیکھ کر خزیمہ نے نہایت ہی صدمے میں کہا تھا۔ "اور یہ مکسی میں کیا کر رہی ہو۔ "حیرت سے وہ آیت سے پوچھ رہا تھا جو خود آدھی دودھ سے نہائی ہوئی تھی۔

"وہ میں کافی بنا رہی تھی۔ "آیت نے آنکھیں پٹپٹا کر کہا تھا۔

"اوکے کافی بنا رہی تھی۔ پر یہ مکسی میں کیا کر رہی ہو؟ "خزیمہ دنگ نظروں سے اس سے پوچھا تھا۔

"کچھ نہیں بس دودھ اور شکر کو ملا رہی تھی۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"واٹ۔۔۔ مکسر میں دودھ اور شکر کو ملا رہی ہو۔۔۔ یہ کس نے تمہیں اتنا یونیک طریقہ سیکھایا ہے۔ "خزیمہ اڈتی ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے دنگ ہو کر پوچھا۔

"کسی نے نہیں وہ شکر کو دودھ میں۔۔۔۔۔ مطلب شکر بڑا بڑا ہوتا ہے نہ اس میں تحلیل کرنے کے لیے۔۔۔ "آیت نے گڑبڑا کر کہا تھا۔

"واٹ۔۔۔۔ "شدید صدمے میں بیچارے سے بولا ہی نہیں گیا تھا سمجھ نہیں آرہا تھا ہنسی یا روئے۔۔۔۔ مطلب شکر بڑے بڑے ۔۔۔۔۔۔۔۔

"کوئی بات نہیں گلابو ۔۔۔ میں سمجھ سکتا ہوں۔ "آیت نے ایک آبرو اٹھا کر سوالیہ نظروں سے دیکھا مطلب کیا سمجھ سکتے ہو؟"

"کچھ نہیں یار چھوڑو تم آؤ باہر میں تمہیں اپنے ہاتھوں سے بنا کر پلاتا ہوں۔ "اپنی مسکراہٹ ضبط کرتا سرخ چہرے کے ساتھ بولا تھا اور اس سے کچن کاؤنٹر سے ہٹاتا خود سب کرنے لگا تھا۔ آیت دنگ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جس کے ہاتھ بہت تیزی سے چل رہیں تھے۔ سب کچھ کلین کر کے کافی میکر سے جلدی سے دو کافی بناتا اسے لیے باہر چلا گیا تھا اور آیت تو بس آنکھیں پھاڑے اسکی پھرتی کو دیکھ دنگ ہوگئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تمہیں معلوم ہے آج مجھے معلوم ہوا کہ میں اتنا سگھڑ کیوں ہوں۔"اس نے کافی سے سپ لیتے ہوئے سنجیدگی سے کہا تھا۔

"کیوں؟"آیت نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔

"کیوں کی مجھے بیوی جو اتنی پھوہڑ ملنے تھی۔"کافی ختم کرتے ہوئے مزے سے بولا اور وہ منہ کھولے کافی کا کپ رکھتے اپنے شریف شوہر کو دیکھ رہی تھی۔

پچھلے واقع کو سوچتی وہ دھیرے سے مسکرا کر خزیمہ کو دیکھ رہی تھی وہ بڑے فخر سے کہہ رہا تھا۔ یہاں سے جانے کے بعد جب آیت نے اپنی کافی کی اسٹوری پریہا اور حمنہ کو سنائی تھی تب دونوں ہنستے ہنستے پاگل ہوں گئی تھی۔ تب ان دونوں نے مل کر اس سے کافی بنانا سیکھایا تھا۔ پچھلی سوچوں کو جھٹک وہ خزیمہ کی طرف متوجہ ہوگئی تھی۔

"وہ تو میڈم آج بھی سگھڑ ہے۔ "اپنے بال کو جھٹک کر خزیمہ نے فخریہ انداز میں کہا تھا۔

"تو ٹھیک اب" وہ "سگھڑ ہی مجھے کچھ بنا کے کھلائے گا۔ "آیت کے لہجے میں چیلنج تھا۔

"اوکے یو ہائنیس ۔۔۔۔ "خزیمہ ادب سے تھوڑا جھک کر کہا تھا۔

★★★

ٹھنڈی ہواؤں کے سنگ دونوں ہم قدم ہوکر چل رہیں تھے۔ ہلکی بوندا باندی کی وجہ سے مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو زمین سے اٹھ کر ذہن کو سکون بخش رہیں تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گہرے سیاہ مائل رات کی چاندی نے ماحول میں پرفسوں طلسماتی حسن طاری کر دیا تھا۔ کھانہ کھانے کے بعد دونوں چہل قدمی کے لیے نکلے تھے۔

"آیت۔۔۔۔ "خزیمہ نے سنجیدگی سے اسکا نام پکارا تھا۔وہ جو اسکے ساتھ ہاتھ تھامے خاموشی سے چل رہی تھی اپنی نام کی پکار پر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"کچھ ہے جو میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں"!

"ہوں۔۔ پوچھو "اسکی آنکھوں میں پھیلی سنجیدگی کو دیکھ آیت لمبی سانس فضاء میں سپرد کرتے بولی تھی۔

"تمہیں۔۔۔۔۔ تمہیں ہمارے نکاح کا کیسے معلوم ہوا۔ مجھے یہ سوال کب سے بے چین کیے ہوئے تھا۔ جب تمہارے پاس آیا تھا تب مجھے لگا تھا تمہیں منانے کے لیے بہت وقت درکار ہوں گئے۔ کیا پتا تم مجھے پہچان بھی پاؤ یا نہ ، بہت کشمکش میں تھا میں۔۔۔ پر تمہارا مان جانا چلو تم چھ مہینے تک مجھے لٹکا کر رکھا۔۔ پر خیر تم مان گئی۔ "اس بات آیت دھیرے مسکرا دی۔ "پر اب مجھے جاننا ہے تم کیا کیا جانتی ہو۔۔۔۔ سب کچھ ۔۔۔۔۔ "نظریں نیچے کیے وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔ آخری بات پر نظر اٹھا کہ اسکے چہرے کو دیکھنے لگا جہاں کسی قسم کا تاثر نہیں تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بتاؤ "اپنی بات پر زور دے کر بولا۔

"تمہیں میں کیسے نہیں پہچانتی خزیم دنیا میں آتے ہی میں جس شخص نے نام ہوں گئی اس سے کیسے نہیں پہچانتی ، جس شخص کو میں نے چھوٹی عمر سے چاہا اسے کیسے نہیں پہچانتی۔ میں آنکھیں بند کر کے بھی تمہیں ڈھونڈ سکتی ہوں۔ یو نو خزیم تم میں اور مجھ میں کچھ عجیب سا ہے کوئی عجیب سی شے ہے جو ہم دونوں کو ایک دوسرے سے باندھے ہوئے ہے۔ اس لیے تو مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ مجھے "کیپٹن " کے نام پر کون گلاب بھیجتا ہے۔ " اس بات آیت نے مسکرا کر کہا تھا اور خزیمہ وہ تو حیرت سے اسے دیکھ کر کچھ بولنے والا تھا جب وہ اس پہلے ہی سلسلہ کلام وہیں سے شروع کر دی تھی۔ "ہاں مجھے معلوم تم کیا سوچ رہے ہو ، پر کیا ہے نا خزیم اگر تم خزیمہ ملک ہو تو میں بھی آیت خزیمہ ملک ۔۔۔۔ "آیت اسکے تاثرات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے گہری مسکراہٹ سے کہا تھا۔ " سچ پوچھو تو تمہارا مجھے اتنا اہمیت دینا بہت اچھا لگتا تھا ایسا لگتا تھا میں اکیلے نہیں کوئی ہے جو مجھ سے بے پناہ محبت کرتا اور مجھے اسی بے پناہ محبت سے عشق ہو گیا۔۔۔۔ " آیت نے آسودہ مسکراہٹ سے اسکے چہرے کو دیکھا جو غور سے اس سے دیکھ رہا تھا۔ "کیا ہوا ؟ کہاں کھو گئے۔ "آیت نے آبرو اٹھا کر پوچھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں سوچ رہا ہوں جب تم سب جانتی تھی تو مجھ سے اتنا روڈ بی ہیو (behave) کیوں رکھا۔۔۔" خزیمہ خشمگیں نظروں سے پوچھا تھا۔

"وہ تمہاری سزا تھی۔" مسکراہٹ دباتی بول کر آگے بڑھ گئی تھی۔

"ایک منٹ کس بات سزا۔۔۔۔۔؟" اس کے پیچھے بھاگتے آتے ہوئے خزیمہ دنگ ہو کر پوچھا تھا۔

"اتنے سالوں سے میرے قریب ہو، پر آئے کب ہو اتنے دیر سے۔۔۔۔۔ تو بس اسی کی سزا تھی"

"وہ کیا ہے نہ پرنسس اگر میں جلدی آجاتا تو پھر تمہیں ہی پروبلم ہوتا۔" خزیمہ نے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا جو اسکی بات کا۔ مطلب سمجھتی رخ پھیر گئی تھی۔ "ویسے مجھے خوشی ہوئی تمہارے منہ سے اپنے لیے یہ احساسات سن کر۔۔۔۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا میں اتنا اہم ہوں تمہارے لیے۔" خزیمہ کی بات پر آیت نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

"واقع نہیں سوچ سکتے۔۔۔" خفگی سے کہہ کر وہ اگے بڑھ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ارے یار خفا کیوں ہو رہی ہو۔ پہلے بات کا مطلب تو سمجھو۔۔۔ یعنی تم اتنی محبت کرتی ہو کہ میں اندازہ بھی نہیں لگا سکتا تمہیں تو خوش ہونا چاہیے بجائے ناراض ہونے کے۔۔۔۔۔ "
خزیمہ گھبرا کر جلدی جلدی کہا تھا۔ پر آنکھوں میں شرارت ضرور موجود تھی۔
"بڑی کیوٹ باتیں نہیں آتی ہے تمہیں۔۔۔۔ "آیت نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ "پاگل۔۔۔"
"ابھی بھی تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا تمہیں کیسے پتا چلا ہمارے رشتے کے بارے میں۔۔۔ "خزیمہ کے سنجیدگی سے کہنے پر آیت نے آنکھیں گھوما کر کہا تھا۔
"بابا کی ڈائری سے اور کہاں سے معلوم ہو گا۔۔ انہی ہی ڈائری سے مجھے بہت کچھ معلوم ہوا ہے۔ مما بابا کا ملنا ، تمہارے ساتھ میرا نکاح ہر چیز ہر واقع مجھے اس میں لکھا ہوا ملا ہے۔ اس ڈائری کو پڑھتے ایسا لگا تھا میں وہ سارے پل جی رہی ہوں۔۔۔"
"اور تم نے مجھے قبول بھی کرلیا۔۔۔۔۔ "سب باتوں میں سے خزیمہ صرف یہی پوچھا تھا۔
"تم آخر کیا سننا چاہتے ہو۔۔۔ "اسکے سوالوں سے چڑ کر بولی تھی۔
"کچھ نہیں۔۔۔۔ "کچھ بولتے بولتے خزیمہ سرد سانس کھینچ کر بس اتنا بولا تھا پھر کچھ وقفے کے بعد آیت نے اس سے سوال کیا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہ تم صبح کیا کہہ رہے تھے اسد کے بارے میں.... ؟ "سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"اکچیولی بات یہ کہ اسد اور آفتاب دونوں اسٹیپ بروڈرز ہیں۔"

"ہیں کیا مطلب۔۔۔۔۔ "آیت نے دنگ نظروں سے پوچھا تھا۔۔

"سوتیلا بھائیں اور کیا۔۔۔ "خزیمہ نے اسکے سوال پر گھور کر کہا تھا۔

"اوکے اوکے۔۔۔۔ بی کول۔۔ "آیت نے مسکراہٹ دباتی بولی تھی۔

"خالد انکل نے کومل انٹی سے لو میرج کی تھی پر یہ بات انہوں نے اپنے گھر سے چھپایا ہوا تھا۔ اور جب یہاں سے چلیں گئے تھے تب انکی امی کی اچانک طبعیت خراب ہونے کی وجہ سے ان کی شادی اپنی کزن سے کردیا گیا تھا۔ بعد جب ان کی پہلی شادی کے بارے میں معلوم ہوا تو بہت تماشا ہوا تھا ، ان سب کا نتیجہ یہ نکلا کی انکل کو کومل انٹی سے رابطہ منقطع کرنا پڑا تھا۔ ضمیر کی ملامت ہے یا ندامت کچھ سالوں سے وہ کومل انٹی کو ڈھونڈ رہیں ہیں۔ "خزیمہ نے ایک نظر اسے دیکھا جو کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا۔۔۔"

"اسد کو دیکھ کر کبھی ایسا محسوس نہیں ہوا۔ "آیت نے اداس لہجے میں کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں صحیح کہا مجھے بھی اندازہ نہیں ہوا تھا اتنا ہنستا مسکراتا چہرہ اپنے اندر اتنا سب چھپا کر رکھا ہو گا۔ تمہیں بھی تو دیکھ کر نہیں لگتا ہے تم نے اپنے اندر کیا کچھ نہیں چھپا کر رکھا ہوا ہے۔" خزیمہ کی گہری نظروں سے نگاہیں چراتی وہ رخ موڑ چکی تھی ایک پل کے لیے ایسا جیسے وہ اندر تک جھک کر سب دیکھ لے گا۔

"خیر اب دیکھو کیا ہوتا ہے۔ آفتاب اس سے ملنے آنے والا ساتھ شاید انکل بھی۔"

"وہ کیوں۔۔ "آیت نے غصے سے پوچھا تھا۔

"وہ ان سب ہی جانے۔۔۔۔ اب کیا ہم اپنی بات کریں۔۔۔ "اسکی ناک کو دباتا سنجیدگی سے بولا تھا۔

"اپنے بارے میں۔۔۔ یہ بتاؤ میں کب سے تمہارے ساتھ ہوں ، آنی کو کیا کہا ہے تم نے۔۔ "آیت نے واپس مڑتی ہوئے پوچھا تھا انداز سر سری سا تھا۔

"یہی کہ آپ کی بیٹی میرے ساتھ ڈیٹ پر جانا چاہتی تھی اس لیے آج وہ میرے ساتھ رہے گی۔ "خزیمہ نے جتنے آرام سے کہا تھا وہ اتنے ہی جھٹکے سے مڑی تھی۔

"واٹ۔۔۔۔ "آیت نے چینخ کر پوچھا تھا۔

"یس مائے لیڈی۔۔۔۔ "خزیمہ آرام سے بولتا آگے بڑھ گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"دماغ تو نہیں خراب ہوگیا ہے تمہارا۔۔۔ اف للہ وہ میرے بارے میں کیا سوچ رہیں ہوں گی۔ چلو جلدی مجھے گھر چھوڑ کر آؤ۔۔۔ "آیت نے اسے جھڑک کر جلدی جلدی چلنے لگی تھی۔

"کچھ نہیں سوچتی یار۔۔۔۔ یہی سوچ رہیں ہوں گی کہ بچے ساتھ وقت بتانا چاہتے ہیں آخر کار انکا بھی تو ایک دوسرے پر کچھ حق ہے۔ "خزیمہ شرارت سے آنکھیں پٹپٹا کر بولا تھا۔

"یو خزیم تم بچو مجھ سے۔۔۔۔ "چلا کر اسکے پیچھے بھاگی وہ ہنستے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔

آیت کی چلچلاہٹ اور خزیمہ کی ہنسی دور سے سنائی دے رہی تھی۔

آسمان میں چمکتا باریک چاند مسکرا کر بادلوں کی اوٹ میں جھنپ گیا تھا۔

★★★

یہ ایک چھوٹے سے فلیٹ کا منظر تھا جو ایک بیڈ روم اوپن کچن اور چھوٹے سے ڈرائینگ روم پر مشتمل تھا۔ ڈرائینگ روم میں چار نفوس خاموشی سے بیٹھے تھے۔ایک طرف شرمندگی پسماندگی تھی تو دوسرے طرف نفرت اور غصّہ تھا۔ ایک طرف انتظار کی سویوں پر ریاضت تھی تو دوسرے طرف حزن و ملال۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا تم مجھے معاف نہیں کر سکتی کومل۔۔۔ "مسلسل بڑھتی خاموشی سے گھبرا کر خالد راجپوت نے ہمت کر کے کہا تھا ورنہ جس ہستی کے سامنے وہ بیٹھے تھے نظر ملانے کے قابل خود کو نہیں سمجھتے تھے۔

"نہیں معاف کر سکتی میری ماں آپ کو ، سمجھے آپ ، کیوں آئے ہیں آپ یہ دیکھنے کے ہم زندہ ہیں یا مر گئے ، ویسے بھی آپ نے مارنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی،،،،،،

۔ "غصے و نفرت میں خاموش بیٹھا اسد پھٹ پڑا تھا آنکھیں ضبط سے سرخ ہو چکی تھی بچپن سے اب تک اس نے اپنی ماں کو سسکتے تڑپتے دیکھا تھا کتنی دشواریوں اور کٹھنائیوں سے اسکی ماں نے اسے پالا تھا وہ کیسے بھول سکتا ہے ہمیشہ گھنٹوں رات اسکا چہرہ دیکھ کر کسی اور کی یاد کی پیاس بجھاتی تھی اپنی آنسوں اور تکلیف چھپا کر کیسے اسکی سامنے جھوٹی مسکان سجا لیتی تھی۔ فقط ایک لفظ معافی اسکی ماں اور اسکی اذیت کا مدوار تو نہیں کر سکتا ہے۔

دوسرے بچوں کے باپ کو دیکھ اپنے اندر پنپتے خواہش کو کیسے دبا کر اپنی ماں کا بہادر بیٹا بنتا تھا۔ ایک لفظ سے زخم بھر تو نہیں جاتے۔۔

"میں جانتا میں تم دونوں کا گناہگار ہوں ، اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میرا ایک لفظ معافی بہت چھوٹا الفاظ ہے پھر بھی میں جانتا ہوں کومل تمہارا دل بہت بڑا ہے میں اس لائق تو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نہیں پر پھر بھی تم دونوں کے معافی کا طلبگار ہوں۔۔ خدارا کومل مجھے معاف کردو۔ "اپنے ہاتھوں کو جوڑ کر وہ دونوں ماں بیٹے سے معافی خواہ تھے۔ خاموش بیٹھا آفتاب کرب و اضطراب کی کیفیت میں اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا۔ انسان کی ایک غلطی انسان کو کیا سے کیا میں تبدیل کردیتی ہے۔ کومل نے تڑپ کر اس شخص کو دیکھا جن کو دیکھنے کی خواہش وہ بائیس سالوں سے اپنے دل میں لیے زندگی کی روانگی میں چلی آرہی تھی آج دل کی وہ خواہش پوری تو ہوگئی تھی پر دل اب سخت ہوچکا تھا کیفیت دھندلا گئے تھے یہ انا نہیں تھی یہ حالات تھے جنہوں نے دل میں بسی محبت پر غم و اذیت کے پر پھیلا دیے تھے کیا اتنا آسان ہوتا ہے ملے دھوکے کو بھولنا،" جن کو ہم یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ صرف میرا ہے اگر وہ صرف گمان ہی رہ جائے "تو کیا آسان ہوتا ہے اس شخص کو گمان کرنا۔ نہیں ۔۔ نہیں آسان ہوتا ہے دل کو چیڑنے والے کو دل سلنے دینا۔ آسان نہیں ہوتا ہے اپنی محبت کا یوں نظریں چرانا دیکھ کر نظر انداز کرنا۔۔۔

"جب آپ جانتے ہیں کہ آپ گناہگار ہیں تو آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے گناہوں کی سزا ہوتی ہے معافی نہیں۔۔۔۔ پھر بھی آپ طلبگار ہیں۔۔۔ "!طنزاً مسکراہٹ سے اسد نے نفرت سے کہا تھا۔ کرب سے انہوں نے آنکھیں بند کرلی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں جانتا ہوں بیٹا۔۔۔ "ابھی انکی بات بیچ میں ہی رہ گئی تھی جب اسد نے بات کاٹ کر درشتگی سے بولا تھا۔

"بلکل بھی نہیں یہ لفظ مت بولنا ۔۔۔۔ گالی لگ رہا آپ کے منہ سے۔۔۔"

"اسد۔۔۔ "کومل نے غصے سے اسکا نام پکارا تھا پر اسکے چہرے پر پھیلے درد و اذیت کو دیکھ آنکھیں بند کرلی تھی۔

"ان لوگوں سے بولی یہاں چلے جائیں۔۔۔ "کومل کو بول کر وہ وہاں کے منظر سے ہٹ گیا تھا شاید اسکا ضبط جواب دے چکا تھا اگر وہاں رہتا تو کچھ ایسا ضرور کرتا جس کا پچھتاوا بعد میں ہوتا ہے۔اور وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا۔

"کومل۔۔ "خالد راجپوت کچھ کہنا چاہتے تھے شاید وہ اپنے دل میں بسے ہر بات کہہ ڈالتے پر ضروری تو نہیں انسان جو چاہے وہی ہو۔

"تم جو کچھ کہنا چاہتے تھے ہم نے وہ سنا اب بہتر یہی ہوگا تم یہاں سے چلے جاؤ۔ کیونکہ اب ہمیں تمہاری ضرورت نہیں ہے۔ جب تھی تب تم نے منہ موڑ کر بھری دنیا میں لاوارث کی طرح چھوڑ دیا۔تب تمہیں یہ خیال نہیں آیا کے تم گناہ کررہے ہو۔ تو اب مت سوچو کہ تم نے کوئی گناہ کیا ہے ہماری زندگی میں نہ ہی تمہاری جگہ ہے اور نہ تم سے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کوئی گلہ ، کیوں کہ گلہ ہم اپنوں سے کرتے ان سے نہیں جو بھری محفل میں چھوڑ جائیں۔ جاؤ بے فکر رہو تم سے کوئی سوال نہیں کرے گا۔ تم دنیا و آخرت دونوں میں بلند رہو گے۔ "کومل سپاٹ لہجے میں کہہ کر کھڑی ہوگئی تھی مطلب صاف تھا اب یہاں چلے جائیں۔۔۔۔

"پر کومل۔۔۔ "خالد راجپوت کچھ کہنا چاہتے تھے جب آفتاب نے انہیں روک لیا تھا۔

"شکریہ امی ۔۔۔ آپ بجا ہیں اور یقین کریں آپ کا یہ بیٹا آپ کے ہر فیصلے کو سر آنکھوں پر بیٹھائے گا۔ پر مجھے امید ہے آپ کا گناہگار آپ بیٹا بلکل نہیں ہو گا۔ میں بچپن سے ماں کے پیار کے لیے ترسا ہوں میری ماں ہمیں چھوٹی عمر میں چھوڑ کر چلی گئی۔ آپ کے بارے جب میں نے سنا تو ایسا لگا مجھے میں امی مل گئی پر شاید ممتا کے لیے وجود کا حصہ ہونا ضروری ہوتا ہے۔ خیر ہم چلتے ہیں۔ آپ بہت بہت شکریہ۔ "انکے ہاتھ کو عقیدت سے چوم کر نم آنکھوں سے بولا تھا۔ کومل سکوت کی حالات میں اس نوجوان کو دیکھ رہیں تھیں سمجھنا مشکل نہیں تھا کہ وہ ہوبہو خالد کی کاپی تھا ایک پل انہیں وہ اسد بھی لگا تھا کتنی متماثلت تھی دونوں میں۔ اسکے عقیدت چومے گئے ہاتھ وہ ساکن سی دیکھ رہی تھی اسکے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لفظ وجود تیر بن قغ دل کو، شیچ چیڑ گیا تھا۔ کیا ممتا کے لیے یہ ضروری ہوتا ہے؟ کیا کوکھ سے نکلتی جان ہی سے ممتا نکھرتی ہے۔

انڈیا کے ایک چھوٹے سے متوسط گھرانے میں پلی بڑھی کومل ماں باپ اور بھائیوں کی لاڈلی تھیں جس کے نتیجے انٹر میں ٹوپ لیسٹ میں اپنی دھار بیٹھانے کی صورت نے انہیں یونیورسٹی کے طرف سے اسکولرسیپ کے ذریعے لندن کے مشہور یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع فراہم ہوا تھا۔گھر والوں نے بنا روکاوٹ پیدا کیے انہیں تعلیم حاصل کرنے کی پور پوری اجازت دے دی تھی۔ یونیورسٹی میں ان کے دن بہت خوشگوار گزر رہیں تھے۔ جس طرح انڈیا مختلف مذہب اور لوگوں کے ہجوم سے بھرا ہوا ہے ویسے ٹھیک لندن بھی انہی دیسوں کی طرح ہے جہاں مختلف نسل و عوام سے آپ کا واسطہ پڑ سکتا ہے۔ ہر صبح وہ اپنی فیملی سے باتیں کرتی تھی۔ لندن میں ہی خالد اور انکے سب دوستوں سے انکی ملاقات ہوئی تھی۔ خالد راجپوت سے انکی ملاقات از آ سینیئر ہوا تھا جو انکے ساتھ یونیورسٹی پروجیکٹ پر ساتھ کام کرنے کا تھا۔ دھیرے دھیرے انکی دوستی ہوئی تھی اور دوستی پیار میں تبدیل ہوگئی تھی۔ وقت کے ساتھ ساتھ خالد انکی سانسوں میں بسنے لگے تھے۔ چونکہ وہ ماں پاپ کی لاڈلی تھی اس لیے اپنی محبت کے بارے سب سے پہلے گھر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

والوں کو باخبر کیا تھا۔ پہلے پہل والدین سخت احتجاج کیا تھا پر اولاد کے آگے ہار مان لی تھی پر بھائیوں کے احتیاجات ختم نہیں ہوئے تھے وہ لوگ سخت بدظن ہوگئے تھے کومل بچپن سے ہی ضدی طبعیت کی حامل تھی وہ ہر چیز انہیں چاہیے تھا جو ان کے منہ سے نکل گیا اور ہوتا بھی کچھ ایسا ہی تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کے وہ لندن میں ہی خالد سے بنا اپنی فیملی کے رضامندی کی پرواہ کیے بغیر نکاح کرلیا تھا۔ شروعات میں سب اچھا رہا خالد حد کے زیادہ محبت کرتے تھے ہر چھوٹی بڑی چیزوں اور خواہشات کو انکے منہ سے نکلنے سے پہلے ہی مکمل کردیتے تھے۔ پر ایک دن اچانک انہیں انڈیا جانا پڑا تھا اور پھر وہ گیا وہ آج واپس آئے تھے۔ کئی سالوں پہلے سے وہ ملنا چاہتے تھے پر کومل مسلسل منا کر دی رہی تھی وہ اس شخص کا منہ تک دیکھنے کی روادار نہیں تھی جنہوں نے انہیں بیچ راہ میں چھوڑ دیا تھا آخر انکا قصور کیا تھا اتنے سالوں میں وہ ہربار اپنے آپ سے یہ سوال کرتی تھیں۔ آج انکا آجانا معافی مانگنا کیا انکے ہر دکھ تکلیف کا مدوار کردے گا۔ انکے لیے انہیں اپنی فیملی تک کو چھوڑ دیا ان لوگوں کو ناراض کر دیا اور ملا آخر انہیں کیا صرف تنہائی۔۔۔ شاید یہ ماں باپ کو دھوکا دینے کی سزا۔۔۔ بھائیوں کے مان کو ٹھیس پہنچانے کی سزا تھی۔۔ وہ کہتے ہیں نہ "خطا بہ بازار و سزا پس دیوار"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آفتاب کیے دیے گئے مان و سمان نے انکے دل جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ کتنی عجیب مانوسیت تھی ، لب و لہجے سے جھلکتی عقیدت نے انکے دل میں ایک عجیب سی چیز بیدار کر دی تھی۔ پر آفتاب کے لفظ " وجود کا حصہ "نے انہیں جھلسا کر رکھ دیا تھا۔ہمارا سماج کتنا عجیب ہے نا سگی اولاد کی ہم چھوٹی سی تکلیف بھی برداشت نہیں کرسکتےاور دوسروں کی اولاد کی چھوٹی سی خوشیاں بھی۔مجھے سمجھ نہیں آتا سگی سوتیلی یہ کیسا رشتہ ہے؟ کیوں ہے؟ سوتیلے بچوں سے ہمیں محبت کیوں نہیں ہوسکتی۔۔۔۔ ہوسکتی ہے۔۔ جانتے ہیں کیوں کیونکہ للہ عزوجل نے عورت کو بنایا ہی اتنا نرم ہے کہ ایک وقت آنے کے بعد وہ اپنے باپ کے لیے بھی دل میں ممتا محسوس کرنے لگتی ہے ممتا کیا ہے ممتا کا مطلب ہے پیار ۔۔ تقدس۔۔۔ احساس ۔۔۔۔ نرم دل ۔۔ محبت ۔۔۔ چاہت۔۔۔۔ ایک وقت آتا ہے جب ہم اپنے والدین سے چھوٹی چھوٹی خواہشات کرنا بند کردیتے ہیں کیونکہ للہ عزوجل نے عورت کو بنایا ہی اتنا خاص ہے کہ وہ اپنوں کی تکلیف پر سیکس اٹھتی ہے سمجھدار ہوجاتی ہےخود سے زیادہ اپنوں کی پرواہ کرنے لگتی ہے۔چھوٹے بچوں کو دیکھتے ہی ہمیں انسیت ہونے لگتی ہے اور آپ لوگ سگے سوتیلے میں ہی لگے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔ ۔۔۔

★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

چاندنی بادلوں کے اوٹ میں چھپی آنکھ مچولی کھیل رہی تھی۔ بڑھتی خنکی نے ماحول کو پراسراریت برپا کردی تھی۔ نیلگوں آسمان میں جھنپی چاندنی کی روشنی نے گمنام مسافروں کو راہ دکھاتی جگنو معلومہ ہوتی۔

آسمان پر سر اٹھائے وہ اداس کھڑی تھی۔سرد ہوائیں اسے چھو کر گزر رہیں تھی۔

آنکھیں نم تھی ہونٹ پیوست تھے۔ سردی کے باعث اسکا چہرہ سرخ رو ہوگیا تھا۔

پھر بھی بے حس وہ حرکت وہ بغیر کسی احتیاطی تدابیر کے کھولی کھڑکی کے باہر برہنہ پاؤں کھڑی تھی۔

"کیا ہوا پری آپ یہاں اتنی ٹھنڈی میں کیا کر رہی ہیں۔"مسز نصرالدین اسے بالکنی میں بنا شال اور چپل کے کھڑی دیکھ پریشانی سے پوچھنے لگی تھی۔

"کچھ نہیں خالہ جانی بس ایسے ہی۔ "اس نے زبردستی مسکرا کر کہنے کی کوشش کی تھی۔

"میرے سامنے جھوٹی مسکراہٹ مت لاؤ پری میں نے تمہیں جنم نہیں دیا تو کیا ہوا پر پالا تو ہے۔"مسز نصرالدین نے سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔"پہلے تم ادھر آؤ میرے پاس اور بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے میری بیٹی کیوں اپسیٹ ہے۔ "مسز نصرالدین نے پیار سے کہتے ہوئے اسے کمرے میں بیڈ پر بیٹھاتی خود بھی اسکے قریب بیٹھ گئیں تھی۔ پر وہ حیران

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہوں گئی تھی جب وہ اپنا سر انکی گود میں رکھتی لیٹ گئی تھی نرم مسکراہٹ اسے دیکھتی مسز نصرالدین اسکے سر میں نرمی سے ہاتھ پھیرنے لگی تھیں۔

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے میرے بچے کو۔ "مسز نصرالدین کے کنسرن لہجے پر وہ آسودگی سے مسکرا دی تھی۔ پر آنکھیں ہنوز بند تھی۔

"خالہ جانی کیا ہوجاتا اگر للہ پاک ہمیں آپ کی اولاد بنا کر بھیجتا۔"

"ایسی باتیں نہیں کہتے پری للہ کے ہر کام میں کوئی نا کوئی مصلحت ضرور ہوتی ہے اور وہ بندہ نہیں سمجھ سکتا۔"مسز نصرالدین اسکے سر میں آہستہ آہستہ ہاتھ پھیر رہی تھی۔ للہ" نے تمہیں میری ہی تو اولاد بنا کر بھیجا ہے کیا ضروری ہے تم میری کوکھ سے پیدا ہوتی تو ہی مجھے اپنی ماں مانتی؟ "مسز نصرالدین نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا جس نے فٹ آنکھیں کھول نہ میں سر کو ہلا کر انکا ہاپھ اپنی آنکھوں پر رکھ لیا تھا۔"نہیں نا تو ایسا مت سوچا کرو۔۔۔۔"

"پھر بھی خالہ جانی وہ لوگوں کو میری یاد نہیں آتی کیا؟ دونوں اپنی اپنی زندگی میں مست مگن ہیں۔ کیا کبھی انکے دل میں میرا ذرا برابر خیال نہیں آتا؟ میں کیسی ہوں؟کس حال میں ہوں؟ کچھ بھی نہیں۔۔ آج تک ان دونوں نے مجھے جھوٹے منہ حال چال بھی نہیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پوچھا۔۔۔ !آپ کو پتا ہے وہ اپنی اپنی فیملی کے ساتھ فوٹو سوشلائز کرتے ہیں۔ مجھے کتنا خود ہوتا۔۔ اس بات پر نہیں کی وہ لوگ اپنی اپنی زندگی میں خوش بلکہ اس بات پر کہ میں انکی اولاد ہوتے ہوئے بھی انکی زندگی میں کہیں نہیں ہوں۔ "مسز نصرالدین سے لگی وہ رو دی تھی۔

"اب تم یہ ساری باتیں بول کر مجھے تکلیف دے رہی ہو۔"انہوں نے کچھ ناراضگی کے ساتھ کہا تھا۔"کتنی بار کہہ چکی ہوں مت سوچا کرو ان سب کو۔۔۔تم میری بیٹی ہو میں تمہاری ماں ہوں۔ چھوڑ دو انہیں،جانے دو، ہم سب ہے نا تمہاری زندگی۔۔ بس اتنا بہت ہونا چاہیے تمہیں۔۔۔ جن لوگوں کو تمہاری قدر نہیں انکے بارے میں مت سوچو انہیں سر پر مت سوار کرو۔۔۔۔۔"

"آپ ناراض تو نہ ہو۔ آپ جانتی ہیں اپنے دل کی بات میں آپ سے ہی کرتی ہوں۔ اب اگر آپ اسطرح ناراض ہوں جائے گی تو اب دوبارہ کبھی آپ سے بات شیئر نہیں کروں گی۔ "اسکی دھمکی پر وہ دھیرے سے مسکرا دی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں کہاں ناراض ہو رہی ہوں یار میں تو بس سمجھا رہی تھی۔ "اسے گلے لگاتی وہ پیار سے بولی تھی جس پر وہ کھل کر ہنس دی تھی۔"یہ ہوئی نا بات ایسے ہی مسکراتی رہا کرو۔ تم پری ہو اس گھر کی اور پری اداس اچھی نہیں لگتی۔۔۔"

"میں نا کہتی تھی آیت یہ ہم دونوں کے پیار پر اکیلے اکیلے قبضہ جماتی ہے۔ "کمرے داخل ہوتی حمنہ نے مصنوعی ناراض لہجے میں آیت سے بولی تھی۔

"یہ واقع غلط بات ہم بھی یہی ہی ہیں۔"ایک مسکراتی نظر حمنہ کو دیکھنے کے بعد آیت نے مسکراتے لہجے میں مسز نصرالدین اور پری کو دیکھتے ہوئے کہا تھا ساتھ دونوں گھس کر ان دونوں کے بیچ بیٹھ گئیں تھی۔

پری جو مسز نصرالدین کے بات پر کچھ کہنے لگی تھی ان دونوں کے انٹری مارنے پر اور طنز پر آنکھیں سیکوڑتی اور ذیادہ چپک کر مسز نصرالدین کے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

"تم دونوں کے پاس ٹائم کہاں ہوتا ہے آج کل۔۔ ایک خزیم بھائی کے ساتھ دوسری ولید کے ساتھ۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہ کیا بکواس کی تم نے۔۔۔ "ایک پنچ دونوں بازوؤں پر پڑنے سے وہ کراہ کر رہ گئی تھی اور خونخوار نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی جو مسز نصرالدین کے سامنے ایسی باتوں پر شرمندہ سی رہ گئی تھیں۔

"پری بری ایسی سیکریٹ باتیں بڑوں کے سامنے نہیں کہتے۔۔۔ " آیت اور حمنہ کے شرمندہ چہرے کو دیکھ مسز نصرالدین نے شرارتی لہجے میں کہا تھا۔

"آنی ایسا کچھ نہیں ہے۔ "اپنا بال کو پیچھے کرتی آیت نے دھیمے لہجے میں کہا تھا ساتھ پریہا کو دھمکی دینے والی نظروں سے ضرور گھورا تھا۔

"ہاں ماما یہ پری کچھ ذیادہ کہہ رہی ہے ایسا کچھ نہیں جو ہے سب سامنے تو ہے۔ "حمنہ نے بھی جلدی سے کہا تھا۔

"ہاں جو ہے سب سامنے تو ہے۔ بس اب تیاری پکڑو۔۔۔"آیت اور حمنہ نے نا سمجھی سے مسز نصرالدین کو دیکھا تھا البتہ پریہا مسکرا رہی تھی۔پھر کچھ سمجھ میں آتے ہی آیت بھی مسکراتی نظروں سے حمنہ کو دیکھنے لگی تھی جو ان سب کی ذومعنی نظروں سے کنفیوز ہوگئی تھی۔

"کیا بات آپ سب مجھے ایسے کیوں گھور رہی ہیں۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کچھ نہیں یہ بتاؤ ایگزام کب سے شروع ہو رہے ہیں۔ "مسز نصرالدین نے بات کو گھماتی بولی تھی۔

"نیکسٹ ویک سے ماما۔۔۔"

"اچھا۔۔۔"انہوں نے نارمل انداز میں کہا تھا پر حمنہ کو جانے کیوں خطرے کی بو آرہی تھی پھر ان سب کو باتوں میں مگن دیکھ وہ سب کچھ سائیڈ میں کرتی ان سب کے ساتھ باتوں میں بزی ہوگئی تھی۔

خوبصورت دل پریہا اپنے نام طرح بہت چھوٹی عمر سے ہی مسز نصرالدین کی نرم گرم آغوش میں آگئی تھی۔

پریہا کے والدین کی شادی انکی والدین کے مرضی کے ہوئی تھی۔دونوں میں کبھی بنی ہی نہیں ہمیشہ ہر چھوٹی بڑی بات پر انکا لڑنا طے تھا۔ وقت کے ساتھ سب نے سوچا تھا وہ ٹھیک ہوں جائے گے پر ایسا کچھ نہیں ہوا۔ پریہا کے ہوتے ہی کچھ سالوں میں ہی دونوں الگ ہو گئے تھے۔ الگ ہونے کی وجہ یہ تھی کہ پریہا کی والدہ کسی اور میں دلچسپی رکھتی تھی۔جس کی وجہ سے ایک دن انہیں نے پریہا کے والد سے طلاق کی مانگ کردی تھی اس دن ان دونوں میں بہت جھگڑا ہوا تھا بات دونوں کے والدین تک پہنچ چکی تھی جس

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کی نتیجے میں سب نے مل کر دونوں کو الگ کرنے کا فیصلہ لے لیا تھا روزانہ دونوں کی لڑائیوں نے سب کو یہ سوچنے پر مجبور کردیا تھا۔ دونوں والدین ایک دوسرے سے سخت شرمندہ تھے کاش وہ لوگ پہلے ہی اپنے بچوں کی مرضی معلوم کر لیتے۔

دونوں کے الگ ہونے کے بعد دونوں ہی نے پریہا کو اکسپیٹ کرنے سے منا کردیا تھا۔

پریہا کی والدہ اپنے دوسرے شوہر کی وجہ سے بےبس تھی تو والد یہ کہہ کر پریہا کو نہیں اپنا رہے تھے کی جو عورت مجھ سے کسی اور کی محبت کا دم بھر سکتی ہے کیا معلوم یہ بچہ بھی اسکی کا ہو۔ سخت دلبرداشتہ ہوکر مسز نصرالدین نے دونوں بےحس انسانوں کو دیکھا تھا اور پریہا کو ہمیشہ کے لیے اڈوپٹ کرلیا تھا۔ کتنے بےحس ماں باپ تھے کیسے اپنے اولاد کو یہ سب کہہ سکتا تھا۔

پریہا کو انہوں نے ان دونوں کے بارے کبھی کچھ بھی کہنے سے منا کیا انکا کہنا تھا جنہیں اسکی قدر نہیں وہ بھی ان جیسے بےحس انسانوں کے بارے میں نہ سوچے۔۔۔

آج سوشل میڈیا پر ان دونوں کو اپنی لائف میں خوش اور انکے بچوں کے ساتھ دیکھ پریہا کو ایک چبھن سا دل میں محسوس ہوا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آج اس نے تھان لیا کبھی ان کے بارے اب نہیں سوچے گی۔ جو لوگ اسے اپنا نہیں سکتے محبت نہیں دے سکتے آئیندہ اب کبھی وہ اپنی زندگی میں انکے بارے میں نہیں سوچے گی۔ اگر کبھی سڑک پر بھی وہ لوگ دکھ گئے تو اجنبی بن کر گزر جانا ہے۔

★★★

یونیورسٹی کے ہر کونے میں بچے مگن سے کتابوں میں بزی تھے۔ کوئی کتابیں پکڑے اونگھ رہا تھا، تو کوئی اپنا چشمہ درست کرتا پڑھائی میں بزی تھا۔ کوئی لائیبریری کے چکر کاٹتا گھن چکر بنا ہوا تھا تو کوئی سر ٹیچرز کو گھن چکر بنایا ہوا تھا۔ آل اِن آل یہ سارے منظر امتحانات کے عکاسی کررہا تھا۔

پریہا ہاتھ میں اپنا بنایا ہوا پریزینٹیشن لیے آہستہ قدموں سے کوریڈور سے گزر رہی تھی۔ کانچ کی بوتل سی تھی جس میں عجیب رنگ کا محلول تیر رہا تھا۔ وہ بہت احتیاط سے چل رہی تھی۔ راتوں کو جاگ کر اس نے اکیلے اپنا پروجیکٹ تیار کیا تھا۔ اس پریزینٹیشن پر جو ماکس ملنے تھے وہ انٹرنل میں جمع ہونے تھے۔

احتیاطاً چلتے ہوئے اچانک اسکا ایک زور دار تصادم ہوا تھا۔ پورا پریزینٹیشن اچل کر زمین پر بکھر چکا تھا۔ پریہا کے زور دار چیخ پر کوریڈور میں کھڑے سارے اونگھتے پڑھتے لوگ ہڑبڑا کر صحیح ہوئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسد جو کل سے فل ٹینشن میں تھا۔ ایگزام نہ ہوتا تو وہ بلکل نہیں آتا پر پڑھنا ضروری تھا اس لیے۔۔۔

اپنی دھن میں چلتا اچانک وہ مڑا تھا جب آہستہ قدموں سے چلتی پریہا سے اسکا زبردست تصادم ہوا تھا۔ پریہا کے چیخ پر اس نے ناگواری سے اسے دیکھا تھا۔اور اگلے ہی پل اسکی ناگواری شوک میں تبدیل ہوگئی تھی جب پریہا نے بنا سوچے سمجھے ایک زور دار تھپڑ اسکے گال پر رسید کردیا تھا۔

کوریڈور میں مکمل سکوت پھیل گئی تھی۔ کسی کا چشمہ ہلتا ہوا ہوا میں ہی رہ گیا تھا۔ کوئی اپنے آنکھوں کو زور سے میج کر دوبارہ دیکھ رہا تھا آیا یہ سچ ہے یا جھوٹ۔۔۔۔ وہاں آتی حمنہ اور آیت دھچکا کھاتی جلدی سے ان دونوں کے قریب پہنچی تھی۔ اسد اپنی سرخ شولا بار آنکھوں سے پریہا بھسم کر دینے کے دم پر تھا۔

"تمہارا دماغ خراب ہے کیا کردیا تم نے اب میں کیا کروں گی آج لاسٹ دے تھا سبمٹ کرنے کا اب میں کیا کروں۔۔ آنکھیں گروی دے کر چل رہے تھے یا ہر وقت ہی مستی سوار رہتی ہے۔ خود تمہیں کچھ کرنا نہیں ہے اور دوسروں کو ہر وقت ہی اپنے فن کے لیے استمال کرنا ہے اب میں کیا کروں بتاؤ۔۔۔۔"سخت غصے وہ بس بولے جارہی تھی حمنہ اور

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آیت بیچ میں بولنا چاہ رہیں تھی پر وہ کسی کو موقع ہی نہیں دے رہی تھی۔ اسد اسے سپاٹ لہجے میں بولتا سن رہا تھا۔ کوریڈور میں موجود سارے لوگ حیرت سے پریہا کو دیکھ رہے تھے پھر روز کا معمول سمجھ کر سر جھٹکتے وہاں سے چلے گئے تھے اب کوریڈور میں صرف وہ لوگ ہی موجود تھے۔

"پری کول یار۔۔۔ ہم کچھ کرتے ہیں۔" آیت اسکو شانت کرتے ہوئے بولی تھی۔

"واٹ کول آیت واٹ کول۔۔۔ تیس منٹ میں سبمیشن ہے میں کیا کروں بتاؤ۔۔۔ رات بھر جاگ کر بنائی تھی اب کیا کروں میں۔۔ بولو۔۔۔ یہ دیکھ کر نہیں چل سکتا تھا ہر وقت فضول حرکت ہی کرنی ہے اسے۔۔۔" آیت کی بات کاٹتی وہ چیخ کر بولی تھی اور چونک کر اسے دیکھا تھا جو پاس پڑی اسکی کچھ بچی کچھ ٹوٹی بوتل کو پیر سے مارتا وہاں سے جھٹکے سے گیا تھا ایک پل کے لیے آیت اور حمنہ نے ڈر کر اسکی حرکت کو دیکھا تھا۔ پریہا کی سلگتی نگاہوں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔ پھر وہ دور کر اسکے پیچھے جانے لگی تھی۔

آیت اور حمنہ نے دہل کر ان دونوں کو دیکھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجھے بتاؤ میں کیا کروں۔ "آیت اور حمنہ کی تو آنکھیں فٹ پڑی تھی پریہا غصے میں اسکا گریبان پکڑے جھنجھوڑ کر پوچھ رہی تھی غصے میں اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ اسد نے ناگوری سے اسکا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔

"بیٹھ کر سوگ مناؤ۔۔۔"سپاٹ لہجے میں کہہ اسد تیز تیز قدموں میں وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔پریہا اپنے دائیں آنکھ سے نکلتا آنسو صاف کر کے اپنے آپ کو رونے سے روک رہی تھی۔

"پری یار پریشان مت ہو۔ ہم سب کچھ کرتے ہیں۔"حمنہ کہنے پر پریہا نے بیچارگی سے اسے دیکھا تھا۔

"صرف بیس منٹ ہے کیا کرلیں گے بتاؤ۔"

"ہم سر سے بات کرتے ہیں چلو۔۔۔ سچویشن بتاکر کچھ وقت لے لیں گے۔۔۔ "آیت کے کہنے پر پریہا ان دونوں سے ہاتھ چھڑاتی بھاگ گئی تھی۔ اسے بہت ساری پریشانی ایک ساتھ لاحق ہورہی تھی۔

"یہ کیا ہو گیا آیت۔۔۔"حمنہ نے افسوس سے پوچھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یقین نہیں ہورہا ہے یہ دونوں اتنا سیریس ہوکر جھگڑ بھی سکتے ہیں۔۔۔"آیت نے بے یقینی سے کہا تھا۔"مجھے تو پری کے لیے ٹینشن ہورہی ہے۔ چلو کچھ کرتے ہیں سر سے مل کر۔۔۔۔"

"ہم چلو۔۔۔۔"

حمنہ کے ساتھ وہ پروفیسر کے آفس کی طرح جارہی تھی۔پروفیسر سر اپنے کیبن میں نہیں تھے۔ دونوں نے پریشانی سے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا تھا۔

"شٹ یار اب کیا ہوگا۔"

"معلوم نہیں۔ "حمنہ کی جھنجھلاہٹ پر آیت نے لمبی سانس لی تھی۔

"چلو کلاس میں دیکھتے ہیں کیا ہونے والا ہے۔"

"ہم چلو۔۔۔"حمنہ کے کہنے پر دونوں کلاس میں چلی گئی تھی۔ جہاں بہت سارے اسٹوڈنٹ جو اسائنمنٹ جمع نہیں کروائے تھے وہ سب اپنے اپنے پروجیکٹ کو لے کر بیٹھے ڈسکشن کررہے تھے۔آیت اور حمنہ نے اپنا اسائنمنٹ پہلے ہی جمع کروا دیا تھا۔ آیت نے چاروں طرح نگاہ ڈورا کر پریہا کو ڈھونڈا تھا جو لاسٹ بینچ پر بیٹھی سر ڈیکس پر رکھی ہوئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دونوں اسکے پاس پہنچتی اسکے ساتھ وہی بیٹھ گئیں تھی۔ جب سر کلاس کے اندر داخل ہوئے تھے۔

اسٹوڈنٹس تعظیم میں سر کے سامنے رکھے ہوئے تھے۔ دھیرے دھیرے سر سب کا اسائمنٹ چیک کر رہیں تھے۔ ہر کوئی بیسٹ کیا ہوا تھا۔ جس کچھ مائنر سا مسٹیک تھا سر نے انکے پوئینٹس سے مائنس کر دیا تھا۔

"آج لاسٹ ڈیٹ تھا اسائمنٹ کا اور مجھے سب کا اسائمنٹ مل گیا ہے صرف ایک کا چھوڑ کر۔۔۔ اب وہ خود کھڑا ہو گا یا میں کروں۔۔۔۔"پروفیسر سر کی کڑک دار آواز پر پریہا نے آنکھیں بند کرتی کھڑی ہوگئی تھی پر سر کی بات پر اسکی نظر بیساختہ اسد کی طرف اٹھی تھی۔سر اسے ڈانٹ رہے تھے چلا رہے تھے ساتھ اسکا اسائمنٹ میں ماکس بھی مائنس کر دیا تھا اور وہ خاموشی نظر نچے کیئے سب سن رہا تھا پریہا کو سر نے کب بیٹھنے کا کہا یا وہ کب بیٹھی اسے ہوش ہی نہیں وہ بس ایک ہی چیز سن رہی" پری یور اسائمنٹ از ویری گڈ۔۔۔"

آیت نے مسکرا کر اسد کو دیکھا تھا۔ پریہا شرمندہ تاثرات سے بیٹھی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جو آپ کی مصیبت کو اپنے سر لے لے اس شخص کو کبھی ناراض نہیں کرتے۔ ہر کوئی خوش نصیب نہیں ہوتا ہے پری جس کی تکلیف دور کرنے والا کوئی ہو۔۔۔۔۔ "آیت نے نرمی سے اسے سمجھایا تھا۔

اسد کسی طرف دیکھے بنا کلاس سے نکل گیا تھا۔

"ہاں آیت تم نے ٹھیک کہا۔ میں واقع خوش نصیب ہوں۔۔۔ ہاں میں خوش نصیب ہوں۔۔۔۔۔۔"آیت کی بات سنتے پری جلدی سے اٹھ کر باہر بھاگی تھی۔ جہاں اسد تیز تیز قدموں سے جارہا تھا۔

"اسد بات سنو۔۔۔ "قریب پہنچتی پری لمبی لمبی سانس لینے لگی تھی۔

"کیوں کچھ رہ گیا ہے کہنے کو۔۔۔۔۔"اسد نے طنزیہ نظروں سے اسے گھورا تھا۔

"ہاں کہنا یہ تھا کی۔۔۔۔۔۔آئی لو یو۔۔۔"پریہا نے اتنی زور سے کہا تھا کہ آتے جاتے سارے اسٹوڈنٹ حیرت سے انہیں دیکھ کر سر کو تاصف سے ہلاتے چلے گئے تھے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو دونوں لڑ رہے تھے اور اب یہ نیا تماشا۔۔۔ انکا کچھ نہیں ہوسکتا۔۔۔اسد حیرت سے غوطہ زن ہوتا دنگ نظروں سے اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔

"کیا بک رہی ہو۔"اسد نے کچھ ناگواری سے کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بک تو نہیں رہی ہوں۔" پریہا نے منہ بسور کر کہا تھا۔ "تھینکیو تھینکیو سو مچ۔۔۔ آئی رئیلی لو یو۔۔۔ لو یو سو مچ۔۔۔" پریہا کے بے دم لہجے پر اسد پر تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہیں تھے۔

"مس پریہا یو آر لوسٹ آف یور مائنڈ۔۔۔ برائے مہربانی کسی اور کا دماغ کھائیں۔۔۔" اسد طنزیہ کہتا آگے بڑھ گیا تھا پیچھے پریہا منہ بگاڑ کر رہ گئی تھی۔

"یہ کیا تھا پری۔۔۔" آیت نے بے یقینی سے پوچھا تھا۔

"تمہی نے تو کہا تھا ہر کسی کی زندگی میں ایسا شخص نہیں ہوتا جو اس پر آنے والی مصیبتوں کے سامنے دیوار بن کے کھڑا ہو جائے۔۔۔ ہاں نا کہا تھا نا کے ہر کوئی خوش نصیب نہیں ہوتا۔۔۔ تو بس میں نے اس شخص کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کا سوچ لیا۔۔۔" پریہا کے اتنے لمبے چوڑے وجاہت پر دونوں دیر تک ہنس نے لگی تھی۔

"پری یو آر سو کیوٹ۔۔۔ بٹ یہ بہت بونگا پروپوزاسٹائل تھا۔۔۔" آیت نے شرارتی ہنسی میں کہی تھی۔

"ہاں بلکل تبھی اسد نے اکسیپٹ بھی نہیں کیا۔۔۔" حمنہ نے چھڑھانے والے لہجے میں بولی تھی۔ پریہا دونوں کو گھور کر دیکھ رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جسٹ شٹ اپ۔۔۔اب یہ بتاؤ اسد کا اسائنمنٹ کیسے سبمٹ کرائے۔۔۔"پریہا کے سیریس لہجے پر دونوں سنجیدگی سے سوچنے لگی تھی۔

"ہم کچھ کرتے ہیں۔"

★★★

"میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا ہے اگر مجھے یہ سب پہلے پتا ہوتا تو میں اتنی دیر ہونے نہیں دیتا۔۔۔"خزیمہ کے سامنے بےبس کا بیٹھا آفتاب بیچارگی سے بول رہا تھا۔

"دیکھ اسد بات تیرے معلوم ہونے یا نہ ہونے کی نہیں۔۔۔ میں جانتا ہوں اگر تجھے ذرا سا بھی معلوم ہوتا تو ان دونوں کا منا کرلے جاتا پر اب بات یہ ہے کہ ان دونوں کیا چاہتے ہیں۔ دیکھ ان کا برتاؤ نارمل ہے اتنے سالوں اگر کوئی بھی چھوڑ کر چلا جائے اور سڈنلی آکر معافی مانگے اور چلنے کی بات کرے تو ہم تھوڑی چل پڑے گے۔ دیکھ کچھ ٹائم دیں انہیں دھیرے دھیرے سب تھیک ہوجائے گا ایک ساتھ ہر چیز تھوڑی ملتی ۔۔۔ وقت لگتا ہے احساس ہوتا ہے۔۔۔ صبر اور ہمت سے کام لے سب تھیک ہوجائے گا۔ "خزیمہ آہستہ لہجے میں دھیرے سے کہہ رہا تھا۔

"ہم کہہ تو تھیک رہا ہے تو پر اس بار میں ان دونوں کو بنا لیے نہیں جاؤں گا۔۔۔"فیصلہ کن لہجے کہتا وہ اپنا سر پیچھے صوفے سے ٹیکا گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہم سب کی لائف میں سب کچھ نارمل کب ہو گا یار۔۔۔"

"معلوم نہیں ۔۔۔ پر جلد وہ دن بھی آئے گا۔۔" آہستہ سے کہہ کر خزیمہ گلاس ونڈو کے باہر ہلتے منظر کو دیکھنے لگا تھا۔

کومل اور اسد سے ملنے کے بعد آفتاب سیدھا خزیمہ کے پاس آیا تھا۔

★★★

نوٹیفکیشن ٹون پر اسد نے اپنا فون سیدھا کرکے دیکھا تھا۔

"واٹ۔۔۔"

موبائل فون میں اسکا اسائنمنٹ چیک ڈیٹیل سو ہورہا تھا۔ ساتھ پریہا نے فنی سی اموجی بھی بھیجی تھی۔

پریہا کا پروجیکٹ خراب کرنے کے بعد اسد نے اپنا بنایا ہوا پریزینٹیشن اسکے نام پر سبمٹ کردیا تھا حالانکہ اس نے جان بوجھ کر نہیں گرایا تھا۔

"فول پری۔۔۔" دھیرے سے مسکراتا میسج بھیجتا ریلیکس انداز میں بیٹھ گیا تھا۔

پر آفتاب اور خالد راجپوت کے بارے میں سوچ آتے ہی اس نے زور سے اپنے سامنے رکھی ہوئی چیز کو پٹکا تھا۔

وہ کیسی بھی ان لوگوں کے بارے میں نہیں سوچنا چاہتا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آیت پریہا اور حمنہ نے مل کر اسد کا پریزینٹیشن ایک گھنٹے میں مکمل کیا تھا اور سر سے بے تحاشہ منتے کرکے سبمٹ کروایا تھا۔

اسد کو ڈن کا مسیج بھیج کر وہ نرم مدھم مسکراہٹ سے اپنے اندر پنپتے نئے جذبے کو محسوس کررہی تھی۔

کتنا دلکش احساس ہے۔ ہر چیز رنگین معلوم ہورہی تھی۔

"اس کائنات کا ظہور، اس کی تمام تر رونق، ہمہ ہمی، رنگینی اور رعنائی محبت ہی کے دم سے تو سے ہے۔"

★★★

وہ کار سے نکل کر آفس کے انٹرنس پر آئی تھی جب باہر کھڑا پاسبان نے تعظیم میں اسکا استقبال کیا تھا۔ آیت مسکراتی اندر بڑھ گئی تھی۔

اندر کا ماحول کافی مصروف پربا تھا۔ ہر کوئی بزی کا اپنے اپنے ڈیکس پر بیٹھا کام کر رہا تھا جب کے اسے اندر آتا دیکھ ہر کوئی کھڑا ہوتا اسے سلام کررہا تھا۔

سب کا جواب دیتی وہ سیدھا خزیمہ کے آفس کے اندر گئی تھی پر یہ کیا وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

منہ بگاڑتی وہ سیکریٹری کے سامنے کھڑی اس سے پوچھ رہی تھی جو بتارہی تھی سر کسی میٹنگ میں بزی ہیں۔

"اوکے پر اگر وہ فارغ ہوجائے تو میرے آنے کا نہیں بتانا۔ انڈراسٹوڈ "کہتی دوبارہ آفس میں چلی گئی تھی۔ پیچھے سیکریٹری ناسمجھی سے سر ہلا کر رہ گئی تھی۔

ریلیکس انداز میں خزیمہ کے ہیڈ چیڑ پر بیٹھ گئی تھی۔

پورا آفس گلاس دیوار سے بنایا ہوا تھا۔ اندر سے باہر کا ہر منظر دکھائی دیتا پر اندر کا کچھ باہر سے نہیں دکھتا تھا۔ ایک خوبصورت اور شاندار آفس تھا۔

پورا آفس چیک کرتی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

میٹنگ خوش اسلوبی سے سرانجام دے کر وہ جو ابھی اپنے کیبن میں موبائل فون استعمال کرتا انٹر ہوا تھا۔اپنے سامنے آیت کو ریلیکس انداز میں اپنے چیڑ پر بیٹھا دیکھ خوشگوار حیرت اسکے اندر بیدار ہوئی تھی۔

"بنا پوچھے روم میں داخل ہونا بیڈ مینرس کی علامت ہے۔"آیت کے آنکھیں چھوٹی کیے کہنے پر خزیمہ مسکراتا ہوا اسکی طرف بڑھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا کروں میڈم آپ کو دیکھنے کے بعد میرے اندر یہ سارے حسے اپنے آپ بیدار ہوجاتی ہیں۔ اب اس میری کوئی غلطی نہیں سب آپ ہی کی ہے۔ بتائے کیوں مجھے بیڈ بوئے بناتی جارہی ہیں۔ "خزیمہ کی بے توکے بات پر آیت نے ایک گھوری سے اسے نوازہ تھا۔ اسکے سامنے دوسری چیڑ رکھ کر بیٹھتا خزیمہ اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے چکا تھا۔

"آج مس گلابو نے مجھے حیران کردیا ہے۔"

"وہ کیسے۔۔۔"آیت نے تعجب سے پوچھا تھا۔

"یہاں تشریف لاکر۔۔۔"خزیمہ کی بات پر وہ کھکھلا کر ہنس دی تھی۔

"تمہاری یاد آرہی تھی۔"اسکے شرٹ پر لائن بناتی پیار سے بولی تھی۔

"ایک دن میں اتنا یاد۔۔۔"خزیمہ کی بات پر خفگی سے دیکھتی مسکرا دی تھی۔

"جی۔۔۔"

"کب سے آئی ہو۔ "کریڈل اٹھاتا کھانے کی چیزے منگواتا فون رکھتا آیت سے کہہ رہا تھا۔

"یہی ایک گھنٹے پہلے۔۔۔"آیت کندھا اچکاتی نارمل انداز میں بولی تھی۔

"واٹ۔۔۔ ایک گھنٹے سے تم میرا انتظار کررہی ہو۔"خزیمہ نے دنگ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پاگل لڑکی مجھے کال کر لیتی۔۔۔"

"تمہارا انتظار تو میں ساری عمر کر سکتی ہوں۔ خیر تم میٹنگ میں تھے اس لیے ڈسٹرب نہیں کیا۔"

"تمہارا اظہار مجھے اندر تک سرشار کرجاتا ہے۔"اسکے سر پر اپنا ہونٹ رکھتا محبت سے چور لفظوں میں کہہ رہا تھا۔

"ویسے ڈسٹرب تو تم واقع کرتی ہو اکچیولی ڈسٹرب نہیں ڈسٹریک کرتی ہو۔"خزیمہ مسکراہٹ دباتا مصنوعی سیریس لہجے میں کہہ رہا تھا۔ آیت نے اسکے بازوں پر اپنا ہاتھ مارتی خفگی سے دیکھنے لگی تھی۔

"میں پریشان کرتی ہوں۔"

"بات تو سمجھو یار پیار والا پریشان کرتی ہو۔ ناراض مت ہوؤ۔۔۔"خزیمہ اسے ویسے ہی باہوں میں بھرتا پیار سے سمجھا رہا تھا۔

"پتا ہے آج کیا کیا ہوا۔"اسکے سینے پہ سکون سے سر رکھتی بولنے لگی تھی خزیمہ مسکرا کر اسے سن رہا تھا۔ آج ہوئے پریہا اور اسد کا پورا واقعہ من و عن سنا گئی تھی۔ خزیمہ ہنستا ہوا سن رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تمہیں نہیں لگتا وہ دونوں ساتھ کتنے پیارے لگتے ہیں۔"سر اپر کرتی اسکی رائے جاننے والے نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جو اسکے سر پر اپنا لب رکھتا صرف مسکرا دیا تھا۔بولا کچھ نہیں تھا۔

"منڈے سے ہم سب کے ایگزام شروع ہوں جائے گے پھر پورا منتھ اسی چلا جائے گا اور میں اسی میں بزی رہوں گی تو سوچا کیوں نا آج کا دن تمہارے ساتھ اسپینڈ کروں۔۔۔ "
اسکے سینے پر دوبارہ سر رکھتی پھر بولنے لگی تھی۔

"واٹ ون منتھ۔۔۔"خزیمہ نے صدمے سے پوچھا تھا۔

"جی"

"میرا کیا ہوگا اتنے دن۔۔۔"خزیمہ کی بات پر آیت اس سے دور ہوتی مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

"ہیں۔۔ کیا کہہ ہو۔ پیپر ہمارا ہے اور صدمہ آپ کو لگ رہا ہے۔"آیت مسکرا کر کہتی شرارتی آنکھوں سے اسے گھور رہی تب تک خزیمہ کی سیکریٹری کھانے کی چیزیں رک کر چلی گئی تھی۔

"مطلب یہ کرم نوازی اس لیے ہے۔"خزیمہ نے آنکھیں چھوٹی کیے پوچھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاؤ سویٹ خزیم کتنے ذہین ہو تم۔۔۔"آیت شرارت سے کہتی کافی اٹھا کر پینے لگی تھی۔

"ڈس از نوٹ فیئر۔۔"خزیمہ ناراضگی سے کہتا آیت کے لبوں سے دور ہٹتا کپ اپنوں لبوں پر لگاتا ناراض ناراض سا کہہ رہا تھا۔ اور آیت اسکی حرکت صرف مسکرا سکی تھی۔

"فیئر آن فیئر کو چھوڑو یہ بتاؤ اگر فری ہو تو چلو باہر گھومنے چلتے ہیں۔"کافی کی چسکیاں بھرتی وہ خزیمہ کے نظروں سے کنفیوز بیٹھی تھی۔

"تمہارے لیے تو میں ہر وقت فری ہوں جانِ جہاں۔۔۔۔ بتاؤ کہاں چلنا پسند کرو گی۔"اسکے چہرے کے آوارہ لٹوں کو سنوارتے خزیمہ پیار بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔"گھومانے سے ایک بات یاد آیا تمہیں کسی سے ملانا ہے۔"

"کس سے؟"آیت نے ناسمجھی سے پوچھا تھا۔

"ہے کوئی۔۔۔"

"اچھا۔۔ تھیک چلو تب۔۔۔"آیت بنا زیادہ فورس کیے اسکے ساتھ چل دی تھی۔

راستے میں خزیمہ اسے مختلف جگہوں پر گھوماتا پھر مخصوص جگہ پر لے گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ یہاں۔۔۔۔" خزیمہ کے بنگلو میں داخل ہوتی آیت نے جو چہرہ دیکھا تھا وہ حیران رہ گئی تھی۔ خزیمہ ناسمجھی سے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ کیا یہ دونوں پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟"

★★★

پورا ایک منتھ سب کا پیپر شیڈیول بہت مصروف رہا تھا۔ میڈیکل ائیر کا لاسٹ فائینل سیمسٹر تھا جو سب من جی دل لگا کر کیا تھا۔

کوئی سوتے سوتے خوابوں میں بڑبڑا رہا تھا۔ کوئی رات رات جاگ کر پڑھ رہا تھا تو جھپکیاں لے رہا تھا۔

سر ٹیچرز کو بچوں نے پاگل بنایا ہوا تھا۔ جو سال سال بھر نظر نہیں آتا اب وہ لائیبریری میں بیٹھا نظر آتا تھا۔

کچھ تو سر نے شاید زندگی میں پہلی بار دیکھا ہو گا۔

امتحانات کا اسٹریس سب سے خطرناک ذہنی دباؤ ہوتا ہے۔

امتحان ختم ہوتے سب کے چہرے بڑی بڑی خوبصورت مسکراہٹ نے ڈیرا ڈال لیا تھا۔ کچھ کی وجہ اچھا پیپر جانا اور کچھ وجہ پیپر جانا تھا۔

پیپر کے فوراً جو خبر حمنہ کو ملنے ملی تھی اس پر اس نے سارا نصرالدین ولا سر پر اٹھا لیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ لوگ ایسا کیسے کر سکتے ہیں مجھے نہیں کرنا ابھی شادی۔۔۔"مسز نصرالدین کے سامنے کھڑی وہ احتجاج کر رہی تھی۔

"کرسکتے نہیں۔۔ کررہے ہیں۔اور منہ بند کوئی فضول بکواس نہ سنو میں۔ کوئی ایسا ریزن بتاؤ جو مجھے لگے کے ہاں ابھی شادی نہیں کرنا چاہیے۔۔ دو کوئی ایسا جواز ۔۔"مسز نصرالدین نے جھڑکتے ہوئے کہا تھا۔

"ماما کیا یہ ریزن کافی نہیں ہے کہ میں ابھی بہت چھوٹی ہوں۔"حمنہ بھولی صورت بنا کر کہا تھا۔

"پورے بائیس کی ہو گئی کہاں سے چھوٹی ہو ذرا بتانا۔۔"مسز نصرالدین نے آنکھیں اچکا کر دیکھا تھا۔

آیت اور پریہا اپنی اپنی مسکراہٹیں چھپاتی یہاں وہاں دیکھنے لگی تھی۔

"اوہو ماما یہ بھی کوئی عمر ہے شادی کرنے کی مجھے نہیں کرنا شادی ابھی میں نے صرف ڈاکٹر بن کر سب علاج کرنا ہے۔ لائف انجوائے کرنا ابھی میں شادی نہیں کرنا چاہتی ہوں۔"حمنہ کی بات سن کر مسز نصرالدین کا اپنا سر پیٹنے کا من کر رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بیٹا علاج تو ہو گا پر تیرا وہ ولید کی ہاتھوں۔۔۔"من میں سوچتی پریہا زور سے ہنس دی تھی پر مسز نصرالدین اور حمنہ کے گھورنے پر منہ ہاتھ رکھتی خاموش ہوگئی تھی۔

"شادی کے بعد بھی یہ سب ہوتے رہے گا۔ اچھے سے علاج کرنا دونوں میاں بیوی دوسروں کا بھی اور خود کا بھی۔"مسز نصرالدین نے مسکراہٹ چھپا کر کہا تھا۔

"پر ماما۔۔۔"حمنہ نے احتیاج کرنا چاہا تھا۔

"نو مور آرگومنٹ حمنہ سب طے ہوچکا ہے اب ان سب کا کوئی فائدہ نہیں ایسا نہیں ہے کہ تمہیں ولید پسند نہیں ہے ، پسند کرتی ہو تم اس لیے یہ سب ہورہا ہے۔ اگر نہیں کرتی ہوتو بتا دو میری ایک اور بیٹی میں اسکی کردوں گی۔"مسز نصرالدین نے مکمل سنجیدہ لب و لہجے میں پریہا کو دیکھ کر کہا تھا۔ پریہا اور حمنہ ایک ساتھ بھونچکا کر رہ گئی تھی۔ للہ"پتا نہیں میں کیوں ڈر گئی تھی۔"آیت نے دل میں سوچا تھا۔"کتنا فضول سوچتی ہو آیت۔۔۔"زیرِلب خود کو ملامت کرتی ان سب کی طرف متوجہ ہوگئی تھی۔

"ماما۔۔۔"حمنہ نے بے یقینی کی کیفیت میں کہا تھا۔"مجھے منظور ہے۔"منہ بسورتی وہ خفگی سے بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"خدا کا شکر ہے تو مان گئی ورنہ میری سانس حلق میں ہی اٹکی تھی۔ کچھ خوف کرے خالہ جانی وہ میرا بھائی جیسا ہے۔" اٹکی سانس بحال کرتی پریہا نے ملال سے کہا تھا۔

"چلو شکر ہے کچھ کہا تم نے ورنہ مجھے تو لگ رہا تھا تمہاری دلی مراد پوری ہوگئی ہے۔" حمنہ نے تیکھے لہجے میں طنز کیا تھا۔ پریہا نے باس پڑی پلو کو اٹھا کر اسے مارا تھا جو سیدھا حمنہ کے منہ پر لگا تھا۔

"جب بھی بکنا فضول ہی چھوڑنا۔۔۔"

"بس کرو تم دونوں یار۔۔۔" اب آیت نے تنگ آکر کہا تھا۔

★★★

"کتنی پیاری لگ رہی ہو تم۔۔۔" آیت تیار شیار سی بیٹھی حمنہ کو پیار سے چھو کر بولی تھی۔ پیچ کلر کے گرارے میں گولڈن گلاب کے بوٹے بنے ہوئے تھے ، برائیڈل میک اپ اور جیولری پہنے ایک طرف سے بالوں کو کرل کیے کندھے سے آگے کیے ہوئے تھے۔ خفا خفا سا منہ پر نکھرتی نور نے اسے خوبصورت دوشیزہ کا روپ دھار دیا تھا۔

"مجھے تو لگا تھا جس طرح تم نے رولے ڈالا ہوا تھا خام خیال ہی تم پر دلہن والا روپ آتا۔ پر دیکھوں قسم سے تمہیں دیکھ کر معلوم ہورہا ہے کہ تمہارے دل میں کتنے لڈو پھوٹے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہیں۔"چہرے سے پھوٹتی روشنی میں بیٹھی حمنہ آج سب کو حیران کر گئی تھی۔پریہا کے شریر لہجے میں کہے گئے بات پر حمنہ نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

"لڈو بھی پھوٹ رہے ہیں اور بم بارود بھی۔۔ خاموش رہ ورنہ تجھے انہی پر رکھ کر بھسم کر دوں گی۔"حمنہ کے منہ پھولے جلے بھنے لہجے پر دونوں اپنی اپنی ہنسی دباتی شرارتی آنکھوں سے اسے زچ کررہیں تھی۔

"اپنے بم بارود کو بچا کر رکھ آگے بہت کام آنے ہیں۔"پریہا نے چڑھاتے ہوئے کہا تھا۔"مجھے تو بیچارے ولید کے لیے فکر ہورہی ہے۔ کتنے ارمان سے اس نے سب کو منایا تھا شادی کے لیے پر اب لگتا بیچارے کے رونے کے دن شروع ہو جائیں گے۔"

"تمہارے بیچارے ولید کی سارے ارمان تو میں اچھے سے نکالوں گی۔"حمنہ کے مزید بگڑے لہجے پر دونوں کھل کھلا کر ہنس دی تھی جس وہ دونوں کو روہانسی چہرے سے دیکھنے لگی تھی۔

"نہ میری جان ابھی ان آنسو کو بچا کر رکھو بدائی میں کام آئے گی۔"

"پری بس پریشان نہیں کرو ویسے بھی بیچاری ٹینشن میں ہے۔"آیت نے پریہا کو آنکھیں دکھاتی حمنہ کے گلے میں بانہیں پھیلاتی پیار سے بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم ٹینشن نہیں لو حمنہ ولید تمہیں بہت خوش رکھے گا۔ ویسے بھی تم اس سے محبت کرتی ہو۔ پھر کس بات کا ڈر ہے۔" آیت کے نرمی سے کہنے پر حمنہ نظریں جھکا کر رہ گئی تھی۔

"کسی بھی بات کا ڈر نہیں ہے آیت بس سب اتنے جلدی ہورہا ہے کہ۔۔۔ میں کچھ نروس ہوں۔۔" حمنہ اسکے ہاتھوں کو پکڑتی سہمی سی کہہ رہی تھی۔

"پتا ہے حمنہ تم ان لوگوں میں سے ہو جنہیں ان کی محبت بنا ہاتھ پیر مارے مل جاتی ہے۔ ٹینشن نہیں لو سب ٹھیک ہو گا۔" آیت اسکا حوصلہ بڑھاتی نرمی سے سمجھا رہی تھی۔

کچھ دیر بعد نکاح ہوگیا تھا جب مسز نصرالدین کے کہنے اسکی ساری کزنز اور آیت پریہا نے اسے لے کر باہر آگئی تھی۔ شادی گھر میں ہی تھا مسٹر نصرالدین کا گھر شہر کے بڑے اور خوبصورت گھروں میں شمار ہوتا ہے۔ اسٹیج باہر لان میں سجایا گیا تھا پوری ڈیکوریشن سفید اور گلابی کلر کے آرٹیفیشیل پھول اور پردوں سے کیا تھا۔

ولید پہلے سے ہی وہاں موجود تھا۔ جسکے بگل میں کچھ دیر پہلے آیت اور پریہا نے حمنہ کو بیٹھایا تھا۔

"لو سنبھالو اپنی دلہن کو صبح سے اپنے غصے سے سب کا جینا دشوار کیے ہوئے تھی۔" حمنہ کو بیٹھا کر پریہا نے شرارتی مسکان سے ولید کو بولی تھی جو اسکی بات پر چونک کر حمنہ کو دیکھ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

رہا تھا۔پیچ کلر گرارے میں آج وہ اسے کوئی اور ہی حمنہ معلوم ہورہی تھی۔ اتنے فل تیار دلہن روپ وہ آج پہلی بار دیکھ رہا تھا خیر جناب کے سوچ ہی نرالے ہیں دلہن کوئی ایک ہی بار تو بنتا ہے۔ اپنی سوچ پر خود کو ملامت کرتا اسکے نوخیز حسن کو آنکھوں میں بساتا بے قابو ہورہا تھا۔

"اچھا تم فکر نہیں کرو اب مجھے ہی تو سنبھالنا ہے ساری عمر وہ بھی قیمتی متاع کی طرح۔۔۔"ولید کی بات پر سارے کزنز گروپ کی ووٹنگ شروع ہوگئی تھی۔ وہ جو پہلے ہی سے نروس بیٹھی تھی سب کی توجہ خود پر محسوس کرتی گھبرا گئی تھی۔

وقتاً فوقتاً اٹھتی ولید کی نظروں نے اسکے چہرے کو جل تھل کر دیا تھا۔ آج تو ولید کے رنگ ہی نرالے تھے۔ جتنی وارفتگی سے وہ دیکھ رہا تھا۔ آج سے پہلے کبھی حمنہ نے ایسی نظریں اسکی خود محسوس نہیں کی تھی۔

"ایسے مجھے کیا دیکھ رہے ہو۔ سامنے دیکھونا"اسکا خود سے ٹچ ہوتے ہاتھ کو ہلاتی ناگوار لہجے میں بول رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سوچ لو اگر کسی اور کو دیکھا تو تمہیں ہی پروبلم ہو گی۔"جس ہاتھ سے وہ ہلا رہی تھی اسی ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ کر شریر لہجے میں کہنے لگا تھا۔ حمنہ اپنا ہاتھ کھینچنا چاہتی تھی پر سب کی نظروں کا مرکز ہونے کی وجہ سے ضبط کرکے بیٹھی رہی تھی۔

"کسی اور کو دیکھ کر دکھاؤ پوری زندگی میرا چہرہ دیکھنے کو ترس جاؤ گے۔"سخت جھڑک کر بولتی وہ ولید کو حیران کر گئی تھی۔وہ تو صرف مزاق کر رہا تھا پر اتنا شدید رد عمل پر دنگ رہ گیا تھا۔

"حمنہ میری جان کیا ہوا ہے یار کیوں اتنی شدید ہو۔ کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔"

"مجھ سے بات مت کرو۔"سب کا لحاظ کرکے وہ خاموش ہوگئی تھی پر ولید شدید بے چین ہوگیا تھا۔ کتنا خوش تھا وہ آج کے دن پر حمنہ کا ایسا شدید عمل اسے وسوسوں میں ڈال گیا تھا۔کچھ سوچ کر وہ اسٹیج سے اٹھ کر کہیں چلا گیا تھا۔ حمنہ کو جانے کیوں خوف سا لگ گیا تھا اسکا وہاں سے جانا۔۔۔

ابھی کچھ ہی پل گزرے ہوں گے جب آیت مسکراتی ہوئی اسکے پاس آئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تمارے لیے کچھ سرپرائز ہونے والا ہے۔"آیت مسکاتی کہہ رہی تھی۔ حمنہ بنا اثر لیے ولید جہاں سے گیا تھا اس طرف دیکھ رہی اب اسے احساس ہورہا اسے ایسا نہیں کہنا چاہیے تھا۔

"یہ تمہارا چہرہ پہاڑی بکروں کی طرح کیوں بنا ہوا ہے۔"موقع ملتے ہی اسد کے پاس ٹپکتی پریہا شرارت سے پوچھ رہی تھی جو اسکے اچانک نمودار ہونے پر بیزار سا چہرہ بنا گیا تھا۔

"بس میرا دل کررہا تھا تو بنا لیا اگر تمہیں پسند آگیا ہے تو تم بھی بنالو۔۔۔"بیزار لہجے میں کہہ وہ پریہا کو ہنسا گیا تھا۔

"پسند تو مجھے یہ پہاڑی بکرا واقع آگیا ہے۔"نچلہ لب دانتوں سے دباتی مسکراہٹ روک کر بول رہی تھی۔ اسد تو کچھ پل کی لیے اسکا چہرہ دیکھ رہ گیا تھا۔ وہ خوبصورت تھی چاہ جانے کے قابل تھی پر جانے کیوں اسد ان ساری باتوں سے نظروں چرا رہا تھا۔

"پریہا میں ابھی کوئی بھی بکواس سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔ اس لیے برائے مہربانی مجھے بخش دو۔۔۔"اسد بیزاریت سے کہتا پریہا کے دل کو دُکھا گیا تھا۔

"اسد تم ایسا کیوں کہہ رہے ہو۔"پریہا کے لہجے کے درد کہ محسوس کرکے خود اسد کا دل جانے کیوں تڑپ گیا تھا۔ وہ نہیں جانتا کیوں اسکی محبت بھری نظروں سے نگاہیں چرا رہا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہے۔وہ کیوں اپنے دل کو تھپک تھپک کر سولا رہا ہے۔ اسے نہیں معلوم اس وقت جو سب سے بڑی پریشانی اسکے سامنے کھڑی تھی وہ جسٹ پریہا کے کچھ دور کھڑا تھا۔ آفتاب کو خزیمہ کے ساتھ آتا دیکھ اسد کے اندر ایک لاوا سے اٹھ گیا تھا۔پریہا کیا بول رہء اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا وہ بس اپنی خونخوار نظروں سے آفتاب کو گھور رہا تھا جو اسے دیکھتا ایک نرم مسکراہٹ سے نواز بھی چکا تھا۔

"اسد میں تم سے بات کر رہی ہوں۔"اپنی بات پر دھیان نہ دیتے اسد تو اسنے کندھا جھنجھوڑ کر بلایا تھا۔

"اسٹوپ ڈس نونسینس پریہا۔"اسکا ہاتھ کندھے کے جھٹکتا سخت لہجے میں بولا تھا۔ آواز قدر دھیمی تھی کوئی بھی کچھ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔پر خزیمہ آیت ، یاور اور آفتاب نے محسوس کیا تھا وہ کچھ سخت اور غصے میں کہہ رہا ہے۔اسکا جھٹکتا وہاں سے چلا گیا تھا پیچھے پریہا نم آنکھ لے کے رہ گئی تھی۔ اسکی نم آنکھیں دیکھ وہ خود بھی بے چین ہو گیا تھا پر سب کچھ جھٹکتا آگے بڑھ گیا تھا۔

"پری کیا ہوا؟ یہ اسد اتنے غصے میں کیوں گیا ہے۔"اسکے نزدیک پہنچتا یاور نا سمجھی سے پوچھ رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"دماغ خراب ہوگیا ہے جناب کا۔۔ میں نے مروتاً پرپوز کیا کردیا موصوف کو سرخاب کے پر ہی لگ گئے ہیں۔" اپنے پرانے جون میں لوٹتی پریہا نے سخت جلے کٹے لہجہ میں کہا تھا یاور تو دنگ نظروں سے اسے دیکھ رہ گیا تھا۔

"یو نو واٹ تم دونوں بلکل پرفیکٹ ہو ایک دوسرے کے لیے۔"

"ہاں نا کوئی اس بیوقوف کو بھی بتا دو۔۔۔" پریہا نے خوش ہو کر کہا تھا۔

"ڈونٹ وری بہت جلد اس پر بھی کشف ہوجائے گا۔" یاور مسکراہٹ دباتا کہہ بولا تھا۔

"کشف؟" پریہا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا جو سر کو تاصف سے ہلا رہا تھا۔

"مطلب ورد ہونا الہام ہونا۔۔۔ اب چلو یہاں سے ۔۔۔۔

"ہم ہاں تم چلو میں آئی۔۔" ڈی جے کو دیکھتی مسکا کر اسکی طرف بڑھ گئی تھی یاور کندھا اچکاتا دوسری طرف بڑھ گیا تھا۔

ڈی جے بوئے کو کچھ کہتی وہ شرارت سے آیت کو اپنی طرف بولا رہی تھی ساتھ ساری لیڈز کزنز کو بھی۔۔۔۔۔

"آوے اوے اوے اوے۔۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میوزک کے آواز پر سارے مہمان چونک کر اس طرف متوجہ ہوئے تھے جہاں ساری ینگ گرلز خوبصورت ڈانس فارم میں کھڑی تھیں۔

آیت کو خزیمہ نے آنکھیں بڑی کر کے اسے گھورا تھا جو اسے نظر انداز کرتی شریر مسکان لیے پریہا کے ساتھ کھڑی تھی۔

اسد نے کوفت سے آنکھوں کو میچ کر دیکھا تھا۔

آفتاب خزیمہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتا دلچسپی سے سب دیکھ رہا تھا۔

حمنہ انتظار یار اکیلی بیٹھی اب سخت دلبرداشتہ ہوگئی تھی۔ خوف اسکی آنکھوں میں ہلکورے مارنے لگی تھی۔

"موڈ بڑا کردہ میرا لے کے جاوے مال مینو

تیرا پب جی نہ ختم ہوئے کردہ اگنور مینو"

"کیوٹ جیاہ فیس دہ حال کی ہو گیا میرا تیرے کرکے

آجا چل ویہاہ کروایئے لوگ ڈاؤن وچ گھٹ ہونے خرچے"

آیت پریہا کے ساتھ اسٹیپ لے رہی تھی۔ نظریں خزیمہ کے خشمگیں نگاہوں سے ملے ہوئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پریہا گول گھوم کر اسد کے اطراف سے ایک بار گھومتی دوبارہ اپنے پوزیشن میں آگئی تھی۔

"لائے ڈو چھلا۔۔ چھلا ڈائمنڈ ڈا چھلا لائے ڈو ہاں جی

دل میرا کردہ آئے تیرے ایک ٹکاوا بس میرا چل دہ نہ جی"

خزیمہ آیت کا ہاتھ کھینچ کر اپنے پاس کر چکا تھا۔ اور آنکھیں چھوٹی کیے خفگی سے دیکھ رہا تھا۔

آیت نے آبرو اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

جو بدلے میں اپنی شہادت کی انگلی اسکے ماتھے سے کھینچتا ہونٹوں تک لے آیا تھا۔ ہونٹوں پر ٹچ ہوتے ہی آیت نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے اطراف میں نگاہیں دوڑا کر دیکھا تھا شد شکر سب ڈانس کرنے اور دیکھنے میں بزی تھے۔

ابھی وہ دیکھ ہی رہی تھی جب تک خزیمہ اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑتا گھر کے اندر چلا گیا تھا۔ گھر کی چھت پر لاتا اسکا ہاتھ چھوڑ چکا تھا۔ ڈیکوریشن کی وجہ سے اوپن ٹیرس پر وہ دونوں کسی کو بھی نہیں دکھ رہے تھے۔

اپنے پاس شان سے چلتے آتے ہوئے ولید کو دیکھ حمنہ کا دل بے ہنگام سحر میں جکڑ رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خزیمہ اسکے قریب ہوگیا تھا اور ایک ہاتھ سامنے کیے ہوئے تھا۔

حمنہ کے سامنے زانوں بیٹھتا وہ اسے حیران کر گیا تھا۔ اطراف میں کھڑی پلٹن کا شور بلند ہوگیا تھا۔

"ول یو ڈانس وتھ می۔۔۔"وہ سامنے کھڑا ہاتھ آگے کیے اجازت کا طلب گار تھا وہ اسکے سامنے بیٹھا اسکے جواب کا منتظر تھا۔

"ہاؤ سویٹ خزیم۔۔۔پر اکیلے میں کیوں۔۔"خزیمہ کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتی نا سمجھی سے پوچھ رہی تھی۔

بڑھتی ہوٹنگ دیکھ حمنہ۔ نے شرمگیں سی اپنا ہاتھ اسکے پھیلائے ہتھیلی پر رکھ دیا تھا۔

"تاکہ کوئی میری پرنسس کو نادیکھے۔۔۔ پتا ہے میرا دل کرتا میں سب کی نظروں سے چھپا کر صرف اپنی نگاہوں کے سامنے رکھوں۔۔۔۔"اپنا سر اسکے پیشانی سے ٹیکتا پوزیسیو (possessive)لہجے میں کہہ رہا تھا آیت اسکی بات پر دھیرے سے مسکرا دی تھی۔

حمنہ کو لے کر وہ اسٹیج پر آگیا تھا جہاں کچھ دیر پہلے آیت اور پریہا ڈانس کر رہے تھے۔

آیت کی کمر پر اپنا ہاتھ رکھ کر قریب کرتا ، ایک ہاتھ اسکا پکڑ لیا تھا۔

ولید کے شیر وانی کو کش کر پکڑتی وہ پوری پور ولید پر ڈیپینڈ تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میوزک چل رہا تھا اور وہ دونوں دھیرے دھیرے ہل رہے تھے۔

نہ چین سے جینے دے گی

نہ چین سے مرنے دے گی

نہ چین سے جینے دے گی

نہ چین سے مرنے دے گی

ہاں چلو لے چلیں تمہیں تاروں کے شہر میں

دھرتی پہ یہ دنیا ہمیں پیار نہ کرنے دے گی

ہو۔۔ چلو لے چلیں تمہیں تاروں کے شہر میں

دھرتی پہ یہ دنیا ہمیں پیار نہ کرنے دے گی

گول گول گھوماتے وہ دونوں آیت اور حمنہ کو مدہوش کر گئے تھے۔ نرمی سے ذرا سا اٹھاتا حمنہ کا سر اپنے سینے سے لگا گیا تھا۔

آیت اپنے دونوں ہاتھوں۔ کو اسکے گلے میں ڈالتی مسکرا کر نظریں جھکا گئی تھی۔ خزیمہ اسے جھٹکے سے کھینچتا اپنے قریب کر گیا تھا۔

جو تم نا میری باہوں میں ، میں تو سو نہیں سکتا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خدا نے تجھ کو دیا مجھے تجھے میں کھو نہیں سکتا

خزیمہ اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا گول گول گھومنے لگا تھا۔اسکا سر چومتا اسے معتبر کر گیا تھا۔

میں مر جاؤں گا اگر کبھی کہنا پڑ گیا یہ صنم

میں تیرا ہی ہوں مگر تیرا ہو نہیں سکتا۔۔۔

حمنہ تڑپ کر اپنا ہاتھ اسکے لبوں پر لگا دیا تھا جو محبت سے چومتا اپنے دل کے مقام پر رکھ لیا تھا۔

ہمیں مار ہی نہ ڈالے بری نظر یہ لوگوں کی

یہ ہاتھ چھڑائے گے نہ ہمیں ہاتھ پکڑنے دیں گے۔

اپنا سر ولید کے سینے سے ٹیکتی آنکھیں موند گئی تھی۔

ہاں چلو لے چلیں تمہیں تاروں کے شہر میں

دھرتی پہ یہ دنیا ہمیں پیار نہ کرنے دے گی

ہو۔۔ چلو لے چلیں تمہیں تاروں کے شہر میں

دھرتی پہ یہ دنیا ہمیں پیار نہ کرنے دے گی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں پھر بھی تم بہت ناراض ہوں۔"اسکے سینے پر سر رکھے ہوئے ہی وہ خفا لہجے میں کہہ رہی تھی۔

"کوئی بات نہیں باقی ناراضگی میں اب رخصتی کے بعد ہمارے کمرے میں دور کروں گا۔"اسکے گرد باہوں کا گھیرا تنگ کرتا گمبھیر لہجے میں کہہ رہا تھا۔ حمنہ کا چہرہ اسکے لہجے پر دہک گیا تھا سرخ ٹمٹماتا چہرہ اٹھا کر اسے دیکھتی مذید خود میں سمٹ گئی تھی۔

آیت اسکا گھیرا توڑتی کھکھلا کر مسکا دی تھی۔ شریر سی مسکراہٹ سجاتی اسکے نزدیک ہوئی تھی اور اسکے حسِ بیدار ہونے پہلے ہی نیلی آنکھوں کو چومتی اسے دھکا دیتی نیچے بھاگ گئی تھی۔

خزیمہ منہ کھولے اسے دیکھتا پھر سر پر ہاتھ پھیرتا اسکا لمس محسوس کرنے لگا تھا۔

★★★

"کیسے ہو تم۔۔۔"آفتاب اسکے قریب خود بڑھتا نرمی سے پوچھ رہا تھا جو اسکے اس طرح مخاطب کرنے پر ناگوار نظروں سے گھور رہ گیا تھا البتہ جواب ندارد تھا۔

"امی کیسی ہیں۔"آفتاب نے جان بوجھ کر کہا تھا جو اسکی لفظ" امی "خاصہ برہمی سے اسکی طرف مڑا تھا۔انگلی اٹھا کر ایک ایک لفظ چباتا ہوا بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"وہ میری امی سمجھے آئندہ انہیں امی نہیں کہنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ اور کیوں آئے ہو تم سب ہماری زندگی آخر چاہتے کیا ہو۔"

"تاکہ تمہیں ہماری زندگی میں شامل کر سکیں۔ جو خوشیوں کے تم حقدار ہو وہ تمہیں دے سکیں۔میں بس تم دونوں کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں جو تمہارا حق ہے وہ دینا چاہتا ہوں اور۔۔۔"آفتاب کہتے کہتے رک گیا تھا۔

"اور کیا چاہتے ہو تم۔۔۔"

"اور اپنی بکھری فیملی کو مکمل کرنا چاہتا ہوں۔"سامنے سفید آرٹیفیشیل پھول کو دیکھ کر آفتاب کہہ رہا تھا۔

"تمہاری فیملی پہلے سے ہی مکمل ہے آفتاب راجپوت اسے اور کتنا مکمل کرنا چاہتے ہو۔"اسد تیکھی طنزیہ مسکراہٹ کے سنگ پوچھ رہا تھا۔

"لگتا ہے امی سے تمہاری شکایت کرنی پڑے گی بڑے بھائی کا نام لیتے ہو۔"اسکا بال بگاڑتا آفتاب مسکرا کر بول رہا تھا۔"ہم بعد میں کھل کر اچھے سے بات کرے گے فل الحال تمہیں کسی اور سے باتیں کرنی چاہیے۔"پریہا کو وہاں آتا دیکھ آفتاب شرارتی لہجے میں کہتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اسد۔۔۔"فون استعال کرتی وہ اسکے پاس پہنچتی صرف اسکا نام لے سکی تھی اس سے پہلے ہی اسد بولنا شروع ہو گیا تھا۔

"آخر پروبلم کیا ہے تمہاری۔۔ میری ایک سمجھ میں نہیں آرہی ہے کیوں سب کے سامنے مزاق بنانے پہ تلی ہو۔ دیکھو پریہا میں نہیں جانتا میرے کس فیل نے تمہیں یہ محبت وغیرہ سوچنے پر مجبور کیا ہے۔ پر میں تم سے پیار نہیں کرتا ہوں تم میری معیار کی نہیں ہو میں نے تم جیسا لائف پارٹنر نہیں سوچا۔۔۔ پلیز ال ریڈی میں بہت پریشان ہوں مجھے مذید ڈسٹرب نہیں کرو۔۔۔"پریہا ہک دھک سی اسکی باتیں سن رہی تھی لفظ" معیار "پر اسکا دل رنجور ہو گیا تھا۔ سپاٹ نظروں سے دیکھتی اپنا غصہ ضبط کر گئی تھی۔

"ولید تمہیں بلا رہا ہے۔"سپاٹ تاثرات سے گھورتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی تھی۔ اور اسد کچھ پل کے لیے خاموشی سے اسے دیکھنے لگا تھا۔

"کیا مجھ سے یہ کہنے آئی تھی۔ اوہہ گوڈ ۔۔۔ اور میں کیا کیا بول گیا۔۔۔" ہونٹوں کو آپس میں بھینجتا ولید کے پاس چلا گیا تھا۔

بہت شور اور ہنگامے کے ساتھ حمنہ اور ولید کی شادی کی رات اپنے اختتام پر پہنچی تھی۔ رخصتی کے وقت سب بہت غمگین ہوں گئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"چلو ہم بھی شادی کر لیتے ہیں۔" آنکھوں آنسو لیے کھڑی آیت کو خزیمہ شرارتی آنکھوں سے کہہ رہا تھا۔ دونو ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہیں تھے۔

"فور یور کانڈ انفارمیشن ہماری شادی ہو چکی ہے۔"

"وہ شادی نہین ڈیئر صرف اور صرف نکاح تھا۔اور کب ہوا تھا جب مجھے اسکا مطلب بھی پتا نہیں تھا۔" خزیمہ کی منہ بنے باتوں پر آیت کیے ہنسی نکل گئی تھی۔

"کچھ بھی۔"

"کچھ کہاں یہ میرے ساتھ ناانصافی تھی۔" خزیمہ ہنوز جاری تھا۔

"تو ایک کام کرو آج رات اس بات پر غم منا لو۔۔۔ اوکے"

"ارے تم کہاں چلی۔۔۔" بولتی وہ جانے لگی تھی جب خزیمہ نے پیچھے سے آواز لگائی تھی۔

"اندر۔۔۔" مڑ کر بولتی اندر بڑھ گئی تھی۔پیچھے وہ بھی کندھا اچکاتا اندر بڑھ گیا تھا۔

★★★

خوبصورتی سے سجا کمرہ مہک رہا تھا۔ جابجا سجائے گلاب کی پتیوں کے اپر رکھے کینڈلز جل رہیں تھے۔گلابوں کی مسحور کن خوشبو اسکے حواسوں پر چاہ رہی تھی۔ وہ جو مکمل ناراضگی کا عہد کر کے بیٹھی تھی۔ کمرے کی سجاوٹ اور وقتاً فوقتاً اٹھتی گلاب کی خوشبو کی وجہ سے سب کچھ بھولائے پورے کمرے کو گھوم گھوم کر دیکھ رہی تھی۔ اس کمرے میں اسکا پہلا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دن نہیں تھا پر ناجانے کیوں آج ایک الگ سا احساس بیدار ہورہا تھا۔کمرے کی ستائشی سجاوٹ، معطر سی خوشبوئیں۔ کھانے کے چند ہلکے پھلکے لوزمات تک منی ڈائنگ ٹیبل پر سجے تھے۔

جس کو چاہا رب نے اسے مقدر بنا دیا اور کیا چاہیے تھا وہ خوامخواہ ہی تو ناراض ہورہی تھی۔ شرمگیں سی مسکراہٹ لبوں پر سجاتی کچھ نروس کچھ کنفیوز سی کھڑی تھی۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اسے اسکے سب کزن نے ولید کے کمرے میں چھوڑ کر گئے تھے۔ تب وہ خاصی بیزار تھی پر اب ایک انجانی سی خوشی ہورہی تھی۔ محبت کے پاجانے کی نامحرم سے محرم ہوجانے کی۔ وہ خوش ہے ہاں وہ خوش ہے بس تھوڑی ناراض تھی انجان رہنے کی وجہ سے۔

مسکراتی وہ اپنے آپ میں مگن اسطرح تھی کہ کب کمرے کا دروازہ کھولا اور بند اسے کچھ خبر نہیں تھی۔ ولید مسکراتا اسکے سامنے کھڑا تھا۔اسے اپنے آپ میں مسکراتا دیکھ وہ بھی شدید مسکرا دیا تھا۔

وہ بہت خوش تھا اور اسکی خوشی اسکے چہرے سے معلوم ہورہی تھی، محبت اسکی دسترس میں تھی اور پوری رضا کے سنگ وہ آج اسکی ہونے والی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا اتنی خوش ہو کہ میری آنے کی خبر سے بھی لاعلم ہو۔"اچانک افتاد پر وہ بوکھلا سی گئی تھی جہاں ولید اسے اپنے گھیرے میں لیتا شرارت سے پوچھ رہا تھا۔

"تم ۔۔ تم کب آئے۔۔ دور ہٹو۔۔"اسکے گھیرے کو توڑنے کی کوشش میں بحال ہوتی وہ سخت تیکھے لہجے میں پوچھ رہی تھی اور وہ تو محترمہ کے جدوجہد پر ہی کھکھلا گیا تھا گھیرا مذید تنگ کرتا اسکی کوشش کو ناکام بنا گیا تھا۔ ولید نئے نئے روپ کو وہ آج پہلی بار دیکھ رہی تھی۔ آنکھوں میں جذبات کے ٹھاٹھ مارتے سمندر کو مسرور سی دیکھ رہی تھی۔

"دور رہنے کے لیے تمہیں ہمیشہ کے لیے اپنا تھوڑی بنایا ہے۔ آج میں تمہیں بتاؤں تم نے کب کب اور کس طرح میرے جذباتوں کی تاڑ کو چھیڑا تھا۔"جذبات سے چور لہجے اور اس میں پنپتی شدت کو محسوس کرتے ہی حمنہ کو اپنا آپ جھلستا ہوا معلوم ہورہا ہے۔چہرے پر اسکی سانسوں کے لہہ نے لفظوں کو حلق کے اندر ہی دبا دیا تھا۔ کہاں دیکھا تھا اس نے ولید کا یہ روپ ، اسکی بڑھتی وارفتگی پر اپنی سانسیں اتھل پتھل ہوتی محسوس کر رہی تھی۔اسکی ناراضگی خفگی جیسے کہیں اور دب گئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ویسے میں نے سنا ہے تم بہت خفا ہو ہماری شادی سے۔۔ میں جان سکتا ہوں ایسا کیوں ہے ۔"ذرا ذرا سا اپنا سر اٹھتا اسکے سرخ چہرے کو نظروں میں بساتا سنجیدگی سے استفسار کر رہا تھا۔

"وہ میں۔۔۔"حمنہ کے الفاظ دباتا اب اسے اسکی ناراضگی کا پوچھ رہا تھا حمنہ اپنی سانسیں بحال کرتی خفگی سے دیکھ رہی تھی۔

"یو نو آئی ہیٹ یو۔۔"اسکے سینے پر پنچ مارتی خفا چہرے سے کہہ رہی تھی۔

"بٹ آئی ریئلی لو یو۔۔ تم میری زندگی ہو حمنہ اب سے نہیں بچپن سے۔۔ ہاں میں مانتا میری حرکتوں کی وجہ سے تم ہمیشہ خفا رہی ہو تمہیں ڈر رہا ہے کہ میں تم سے چیٹ تو نہیں کر رہا ہے۔ پر آئی سیور حمنہ میری ساری حرکتیں صرف تمہیں زچ کرنے کے لیے ہوتے تھے۔ میری حرکتوں پر جب تم مجھے وارنگ کے ساتھ اظہار کرتی تھی تو مجھے بہت خوشی ہوتی بس وہی اظہار سننے کے لیے میں تمہیں پریشان کرتا تھا ورنہ تو تم جھوٹے منہ بھی اظہار کیا تعریف بھی نہیں کرتی تھی۔"اسکے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا جذبات سے بھرپور لہجے میں کہہ رہا تھا حمنہ اپنا آپ اسکی آنکھوں میں ڈوبتا محسوس کررہی تھی اسکی آنکھوں میں جھلکتی سچائی کو وہ دیکھ سکتی تھی پر اسکی آخری بات پر بنتے چہرے کو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دیکھ ہلکا سا مسکا دی تھی۔کتنا فسوں خیز منظر تھا وہ تھی ولید تھا اور ان دونوں مکمل کرتی نکاح جیسا رشتا تھا۔

"مجھے تم پر اعتبار ہے ولید خود سے بھی ذیادہ بس میں ڈرتی تھی کہیں تم کسی۔۔۔۔"

"ششش میں صرف تمہارا ہوں اور ہمیشہ تمہارا رہوں گا۔اور آج تو ہم ویسے بھی ایک ہو گئے ہیں۔"اسکا سر چومتا فرطِ جذبات میں بہکنے لگا تھا۔"اپنے دل و دماغ سے سارے وسوسوں کو آج نکال دو۔ولید حمدان خان صرف تمہارا اور حمنہ ولید خان صرف میری۔۔۔"میٹھی ہنسی ہنستا شرارت اسکا ناک دباتا کہہ رہا تھا۔۔وہ اسکی محبت تھی، اسکا سب ۔ آج وہ اس پر اپنی شدت لٹا دینا چاہتا تھا۔

بہت نرمی اسے اپنے باہوں میں اٹھاتا اسکی مسکراہٹ کو غائب کر گیا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہو۔"حلق خشک کرتی وہ سہمی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"پیار۔۔۔۔۔"ایک لفظی جواب دیتا اسکی بولتی بند کر گیا تھا۔سختی سے ولید کا شرٹ جکڑے وہ آنکھیں میچ گئی، نہ ختم ہونے والے احساس دلاتے ہونٹوں کے لمس محسوس کرنا اسکے لیے فرحت بخش تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آخری سانس تک تم سے محبت کرنے کا عہد لیتا ہوں، کمی نہیں پاو گی۔ آج فائنلی تم اور میں ایک ہو گئے اس پل اس گھڑی کا کتنی بے صبری انتظار کیا تھا میں تمہیں بتا نہیں سکتا ہوں۔ "ہونٹوں پر صداقت اور اظہار تھا، ملن خوش گوار تھا۔

وہ بھی مسکرائی تھی، یک لخت ولید کے شدتِ اظہار ہونے پر ۔ اسکا ہر خوف ہر ڈر ہر وسوسے اور ہچکچاہٹ معدوم ہونے لگی، ولید نے اسے اپنا بنا لینے کی خواہش کا بہت خوبصورتی سے اختتام کیا۔

صبح کی ناراضگی اور رات کی دلکشی نے اسے خوبصورت سے حسین بنا دیا تھا۔ وہ خوش اور اسے یقین ہے وہ ہمیشہ خوش رہے گئی۔ ولید کے سنگ زندگی کتنی حسین ہونے والی یہ سوچ کر وہ مسکرا دی جیسے آسمانوں پر چمکتے تاروں اس حسین لمحوں کے دیکھ مسکرا کر جھنپ گئے تھے۔

★★★

"کیا ہوا پری تم ایسے کیوں بیٹھی ہو۔"فکنشن ختم ہونے کے بعد سب سونے چلے گئے تھے۔ فریش ہوکر آیت فون لیتی اوپن ٹیرس پر آگئی تھی۔ وہاں گزری اپنی اور خزیمہ کے لمحات کو یاد کرتی ایک دلفریب مسکراہٹ اسکے چہرے پر نازل ہوگئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

فون پر لی گئی آج کی تصویریں دیکھتی وہ ٹیرس پر یونہی چل رہی تھی جب ایک طرف پیر جھلا کر اداس روتی بیٹھی پریہا پر اسکی نظر گئی تھی۔ حد ذیادہ پریشان ہوتی آیت اسکے قریب جاکر پوچھ رہی تھی۔

آواز پر چونکتی پریہا جلدی سے صحیح بیٹھ گئی تھی۔ نم آنکھیں و خسار صاف کرتی پھیکی مسکراہٹ سے آیت کو دیکھنے لگی تھی۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔" پریہا خود کو نارمل کرتی اسے دیکھ رہی تھی جو اب اسکے برابر پیر جھلا کر بیٹھ گئی تھی۔

"ایسے ہی تو کوئی نہیں روتا پری کچھ نا کچھ وجہ تو ضرور ہے اگر مجھے اپنی دوست مانتی ہو تو بتاؤ کیا ہوا ہے۔" نرمی سے اسکا ہاتھ دباتی آیت اسکے سرخ چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

"کیا میں اچھی نہیں ہوں آیت۔۔۔ مجھ سے لوگ پیار کیوں نہیں کرتے۔۔۔ جسے میں پسند کرتی ہوں وہ مجھے یوں تنہاء کیوں چھوڑ دیتا ہے۔ مجھ میں کسی چیز کمی ہے یا میں اچھی نہیں دکھتی یا میں بہت بدصورت ہوں کیا ہوں میں۔۔۔؟لوگ مجھے اپنے معیار کا کیوں نہیں سمجھتے۔ لوگ یہ کیوں نہیں سمجھتے مجھے خود ہوتا ہے تکلیف ہوتی ہے انکے رویے سے۔ کبھی کسی نے جھاکنے کی کوشش نہیں کی کہ میں اندر سے کتنا تڑپتی ہوں کتنا تنہاء محسوس کرتی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہوں۔ ماما بابا خود الگ ہو گئے اپنی اپنی لائف میں خوش ہیں کبھی میرے بارے میں نہیں سوچا انکے اس فیصلے سے میرا کیا ہو گا انہیں بس اپنی پڑی تھی خود خوش ہیں اچھے سے ہیں میرا کیا میں تو ہر جگہ ایک کانٹا رہی ہوں ہر کوئی مجھے نکال کر پھینک دیتا ہے۔۔۔"

"پری۔۔۔"آیت دنگ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیا بول رہی ہو تم۔۔۔کس نے کہا تم کانٹا ہو۔۔ اور کون تم سے محبت نہیں کرتا۔۔۔ کیا ہم سب نہیں کرتے ۔۔۔ کیا ہم سب نے تمہیں کبھی ایسا کہا ۔۔۔ اگر تمہاری باتیں آنی سن لیتی جان لیتی کہ تمہارے دل میں کتنی بدگمانی ہے تو وہ کتنی ہرٹ ہوتی تمہیں اندازہ بھی ہے۔"

"آیت میں نے ایسا کب کہا کہ تم سب مجھ سے پیار نہیں کرتے سوری بس کچھ اداس تھی اس لیے اتنا بول گئی ۔۔۔"پریہا نے تڑپ کر بے چینی سے کہا تھا آیت کی حیرانی اسے احساس دلا گئی تھی کہ وہ کیا بول گئی ہے۔

"وہی پوچھ رہی ہوں کس نے تمہیں ایسا سوچنے پر مجبور کیا ، کون ہے تمہاری اداسی کے پیچھے۔۔۔ کہیں وہ ۔۔۔۔ اسد تو نہیں۔۔۔ کیا تم اسد کی وجہ سے اپ سیٹ ہو اس نے کچھ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کہا ہے کیا۔۔؟ "آیت جانچتی نگاہوں سے کہہ رہی تھی اور پریہا کے بدلتے رنگوں نے اسکے یقین پر مہر لگا دیا تھا۔

"نہیں یار ایسا کچھ نہیں ہے۔" پریہا سنبھل کر بولی تھی۔

"بات تو کچھ ایسی ہے اب فٹافٹ شروع ہوجاؤ۔۔۔" آیت دوٹوک بولتی سختی سے پوچھ رہی تھی پریہا بےبس نظروں سے اسے دیکھتی اسد سے ہوئی باتوں کو بتانے لگی تھی۔ آیت کو اسد کی باتوں پر افسوس ہورہا تھا۔ پریہا چہرہ ضبط کرتی سرخ ہوگئی تھی۔ اسے اسد کے اتنی شدید ردعمل اور سوچ پر بہت دکھ ہوا تھا۔

"پریہا میرے خیال سے تم اسکی باتوں کو اتنا سر پر سوار مت کرو آج کل وہ کچھ شدید پریشان اور دکھ میں ہے۔ اس نے جو کہا غلط کہا پر میرے خیال سے ابھی وہ خود تکلیف میں ہے تو تم اسکے ریکشن پر اتنا ایکشن مت لو۔۔۔" آیت کچھ سوچ کر کہہ رہی تھی۔

"ہیں۔۔ وہ کیوں دکھ میں ہے۔" پریہا دنگ ہوتی کہہ رہی تھی۔

"بات یہ ہے کہ۔۔۔۔ "آیت اسے اسد کی ذاتی زندگی کے بارے میں بتاتی حیران کر گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"واٹ۔۔۔ کیا بول رہی ہو۔۔۔ کیا یہ سب واقع سچ ہے اومائے گوڈ۔۔۔"پریہا حیران ہوتی بس اتنا ہی بول پائی تھی۔

"مطلب اسد تمہارے ریلیٹیو میں آگیا۔۔۔"پریہا کے بات پر آیت نے اسے ایک گھوری سے نوازہ تھا۔

"ہاو یہی سمجھ لو۔۔۔"

"تو اب کیا ہو گا۔۔۔"پریہا کے سوال پر آیت کندھا اچکا دی تھی۔

"معلوم نہیں یار خزیم کہہ رہے تھے کہ اسد ان سب سے ملنے کا بھی روادار نہیں۔۔۔"

"ہاں تم تھیک کہہ رہی ہو۔۔ وہ جو خزیم بھائی کے ساتھ ائے تھے نا اسد نے بہت ناگواری سے انہیں دیکھا تھا۔"

"ہم میرے حساب سے اسکا ریکشن نارمل ہی ہے ظاہر اسکے جگہ کوئی بھی ہوتا تو اتنی جلدی تو معاف کرنے سے رہا۔۔۔ کومل انٹی کو یوں تنہاء چھوڑ دینا رابطہ منقطع کر دینا۔۔۔ صحیح تھوڑی تھا کچھ کو خوش کرنے کے لیے آپ دوسرے کو تکلیف میں چھوڑ دے۔۔۔"

"ہم آیت تھیک کہا تم نے اپنے خوشی کے لیے دوسرے کو بے مول کرنا صحیح تھوڑی ہوتا ہے۔"پریہا اداسی سے کہہ رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پر میرے خیال سے اسد کو انہیں معاف کر دینا چاہیے انٹی کے لیے ۔۔ دیر ہی صحیح پر انٹی کو خوشیاں تو مل رہی اگر وہ دل سے معافی چاہتے ہیں تو دینے میں کوئی غرض نہیں۔۔۔" پریہا سوچ سوچ کر کہہ رہی تھی۔ "میرا ماننا ہے اگر خوشی گھر کے دہلیز پر دستک دے رہی ہے تو انہیں خیر و مقدم کرنا چاہیے نا کے ان سے نظریں پھیرنا۔۔۔۔"

پریہا کے بات پر آیت دھیرے سے مسکرا دی تھی۔

"ہاں تم نے تھیک کہا پر آسان تھوڑی ہوتا ہے پری معاف کرنا۔۔۔ کتنے سال وہ محروم بے بس تڑپتا رہا سب پر ایک ہی ساتھ ٹھنڈی پھوار تھوڑی پڑ سکتی ہے دھیرے دھیرے آہستہ آہستہ جب ان پر مرحم لگے گا تو زخم اپنے آپ بھر جائیں گے اور جب زخم بھر جائیں گے تو نشان بے معنی ہوں جائیں گے۔۔۔ پھر سب تھیک ہوجائے گا۔۔"

"چاہے کچھ بھی ہو جائے پر خون میں بڑی کشش ہوتی ہے۔"

چاندی آسمان کے تلے بیٹھی دونوں دیر رات یونہی بات کرتی رہیں تھی۔

پریہا کے دل میں جو اسد کو لے کر بدگمانی ناراضگی ہوئی تھی وہ آیت سے باتیں کرتے ہوئے کہیں دور اڑ کر چلی گئیں تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اب اسے یقین تھا جب سب ٹھیک ہو گا تو اسکا اور اسد کا شاید شاید ملنا بھی لکھا ہو گا۔۔۔۔۔

★★★

کمرے کے پردوں سے لہرا کر آتی صبح کی پر نور روشنی نے اسکے وجود میں جنبش پیدا کر دی تھی۔ کروٹ بدلتی موندی موندی آنکھیں کھولتی جو سب سے پہلا چہرہ اسکے نظروں کے سامنے تھا اسے دیکھ ایک شرمگیں سی مسکراہٹ نے اسکے چہرے پر احاطہ کر لیا تھا۔ کھلے کرل بالوں کو سمیٹی ایک نظر اپنے بگل میں سوتے ولید پر ڈالتی اسکے ماتھے پر بکھرے بالوں کو سنوارتی جھک کر ایک عقیدت بھرا لمس چھوڑتی فریش ہونے چلی گئی تھی۔

اچھے سے تیار ہوتی بالوں کو سنوارتی وہ ایک نظر ولید کو بھی دیکھ رہی تھی جو ہنوز سو رہا تھا۔ کانوں میں بالی پہنتی اسکے سرہانے کھڑی ہوگئی تھی۔

"ولید اٹھو صبح کے دس بج رہے ہیں۔" اسکے آواز پر بھی وہ ہنوز سوتا رہا تھا جب حمنہ نے جھک کر اسکا کندھا ہلایا تھا پر اگلے ہی پل وہ بےدم سی ہوگئی تھی جب ولید نے اسے کھینچ کر اپنے اپر گرا لیا تھا۔

وہ کب سے موندی موندی آنکھوں سے اسے تیار ہوتا ہوا دیکھ رہا تھا۔ صرف اسے تنگ کرنے کے لیے ہنوز سوتا بنا رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ولید یہ کیا کر رہے ہو۔"حمنہ اسکے سینے پر فاصلہ بنانے کے لیے ہاتھ رکھتی ذرا سا سر اپر اٹھاتی بول رہی تھی۔

"پیار کر رہا ہوں یار۔۔۔ اور کس نے کہا ہے اتنے صبح اٹھنے۔۔۔ابھی ٹائم ہی کیا ہوا ہے۔"اسکی طرف جھکتا وہ مدہوش لہجے میں کہہ رہا تھا۔ کل رات کی قربت نے اسے ابھی تک اپنے سحر میں جکڑے ہوئے تھا۔ کل سے زیادہ اب وہ دل کے قریب محسوس ہورہی تھی۔

اسکی باتوں پر تو حمنہ کا منہ کھل گیا تھا۔ پھر سے اسکے شدت زدہ ہوتے دیکھ گھبرا گئی تھی۔

"ولید صبح کے دس بج رہے ہیں پلیز اٹھو سب کیا سوچ رہے ہوں گے۔ابھی اپنے پیار کو سنبھال کر رکھو بعد میں بتانا پلیز اٹھو نا۔۔۔۔"حمنہ اس سے دھیمے لہجے میں گزارش کررہی تھی جو واپس بدمست ہورہا تھا۔

"پیار ہی سنبھالا تو نہیں جارہا ہے اب کل رات کے بعد اب تشنگی چاہت تڑپ اور بڑھ گئی ہے۔"اسکی سانسوں کو ناہموار کرتا پرحدت لہجہ چہرے پر سرخی رونماء کر گیا تھا۔

"ولید پلیز۔۔۔"وہ ریکویسٹ کر ہی رہی جب ان کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا جانےلگا تھا۔

حمنہ نے مسکراہٹ دبا کر ولید کا بگڑا منہ دیکھا تھاجو گھور کر دروازے کو دیکھ رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہٹو کہا تھا نا پھر بھی نہیں سنا تم نے اب معلوم نہیں سب کیا سوچ رہے ہوں گے۔" اسے پڑے دکھیلتی خفا نظروں سے کہتی دروازہ کھولنے لگی تھی۔ ولید اسکا خفا چہرہ جہاں اسکے قربت سے ملی خوبصورتی ناراض چہرے کو حسین ترین بنا گئی تھی۔ مسکرا کر وہ دوبارہ تکیے پر سر رکھتا سوتا بن گیا تھا۔

باہر ولید کی کوئی کزن انہیں جگانے آئی تھی ساتھ کافی بھی لائی تھی اسے دیتی جلدی سے ریڈی ہونا کا بول وہ چلی گئی تھی۔

ولید کو دوبارہ سوتا دیکھ حمنہ نے کھینچ کر اسے اٹھایا تھا۔

"ولید جلدی سے تیار ہو۔۔ سب انتظار کررہے ہیں ہمارا۔۔۔"

برا سا منہ بناتا وہ ریڈی ہونے چلا گیا تھا۔

★★★

"ذرا بتانا آج کون سا کریم لگایا ہے جو یوں نکھار پھوٹ پھوٹ کر اکھڑ رہا ہے۔" ناشتہ کرنے کے بعد دوپہر میں ولیمے کے لیے جب حمنہ سے ملنے آیت اور پریہا آئے تھے تب حمنہ سمپل سی تیار بیٹھی تھی ابھی کچھ دیر میں اسے تیار کرنے کے لیے پارلر والے آنے والی تھی۔ سادگی میں عطاء کیں گئی ولید کی قربت نے حمنہ کے چہرے کو من موہنی کر دیا تھا۔ذومعنی نظروں سے پوچھے گئے سوال پر حمنہ جھنپ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"فضول بکواس نہیں کرو۔۔۔"

"حد ہے اب اس میں فضول کیا ہے بتا بھی دو کیا راز ہے۔۔" پریہا مسکراہٹ چھپاتی سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔ آیت پریہا کی بات پر مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کوئی راز واز نہیں ہے میں ہوں ہی خوبصورت تو کیا کر سکتی ہیں۔" چہرے پر آتی لٹوں کو پیچھے کرتی شان بے نیازی سے کندھا اچک کر کہہ رہی تھی۔

"اور یہ خوبصورتی پہلے کیوں نہیں دکھی ہمیں ۔۔۔۔ کہیں اس میں ولید کا تو ہاتھ نہیں۔۔۔" پریہا کے بے باک باتوں پر حمنہ نے سرخ چہرے کے ساتھ اسکے کندھے پر ایک تھپڑ رسید کی تھی۔

"بدتمیز۔۔۔۔"

"اوہو حمنہ صاحبہ شرما رہیں ہیں کہیں میں اندھی تو نہیں ہوگی یا خواب میں تو نہیں ہوں۔۔۔ آیت کیا یہ حقیقت ہے۔۔۔ "پریہا کے بے یقین ایکٹنگ پر دونوں کھکھلا کر ہنس دی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تمہاری شادی ہونے دو بچو تب گن گن کے بدلے لوں گی۔۔۔ "اسکو پلو سے مارتی وارننگ دے رہی تھی۔

"تب کی تب دیکھی جائے گی۔۔ ابھی تو فل الحال تم اپنے حالات بتاؤ۔۔۔ پہلے یہ بتاؤ رونمائی میں کیا ملا۔۔۔ "پریہا نے بات کو ہوا میں اڑاتی اسے دیکھ رہی تھی۔

"ہاں حمنہ بتاؤ رونمائی میں کیا ملا۔۔۔"آیت اور پریہا کے تجسس سے دیکھنے پر اس نے مسکرا کر اپنا ہاتھ آگے کیا تھا۔جہاں سفید نگوں سے نقش بریسلیٹ اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ دونوں نے ستائشی نگاہوں سے تعریف کی تھی۔

ابھی صبح ہی ولید نے اسے بریسلیٹ پہنائی تھی۔ رات کو وہ دینا بھول گیا تھا جس کے لیے اس نے شرمندہ چہرے سے معذرت کرلی تھی پر حمنہ نے اسے اس طرح معافی مانگنے سے سختی سے منع کیا تھا۔

"ویسے یہ اتنا بھی خوبصورت تو نہیں ہے پر دیکھو تمہارے ہاتھ نے اسکی قیمت ہی بدل دی اب یہ بلکل پرفیکٹ لگ رہا ہے۔"ولید توصیفی تعریف یاد کرتی وہ خوبصورتی سے مسکرا دی تھی۔ ولید نے جو مان اور سمان اسے بخشی وہ اس کے لیے دل و افروز تھی۔

★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ولیمہ خیر و عافیت سے گزر گیا تھا۔ وہ دونوں کچھ دنوں کے لیے سوئٹزرلینڈ گئے ہوئے تھے۔

ایگزام کے نتیجہ آنے میں ابھی کچھ ٹائم جس کی وجہ سے اسٹوڈنٹس از آ اسسٹنٹ ہسپتال میں انٹرنشپ کے لیے داخل ہوچکے تھے۔

آیت یاور پریہا اور اسد ایک ساتھ تھے۔

آج ان سب کا فرسٹ ڈے تھا۔

St Thomas' Hospit

*St Thomas' NHS Foundation Trust includes two of London's most famous teaching hospitals, providing patients with excellent treatment and care from two central London sites near Waterloo and London Bridge. We provide a full range of hospital services for our local communities and have integrated community services in Lambeth and Southwark into the Trust. We also provide specialist services for patients from further afield, including cancer, cardiac,

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

kidney, women's and orthopaedic services, and we are home to Evelina London Children's Hospital.'*

ایس ٹی تھامس ہسپتال لندن کے مشہور ترین ہسپتال میں شامل ہے یہاں مرضوں کے ہر سہولت موجود ہوتی ہے انہیں فراہم کی جاتی ہے۔ مختلف این جی اوز کی اجتماعی خدمات کو ٹرسٹ میں مربوط کرتے ہیں۔

پہلا دن ان سب کا بہت اچھا گزرا تھا۔ چاروں چار مختلف ڈاکٹرز کے ساتھ بٹ گئے تھے جو انہیں گائیڈ کررہے تھے۔

دن ایسے ہی گزر رہا تھا۔ آیت ہر چیز کو اچھے سے اوبزر) مشاہدہ (کررہی تھی۔

ان سب کا رزلٹ بہت شان دار آیا تھا۔ سب بہت خوش تھے۔ آیت بہت دنوں سے صحیح سے خزیمہ سے مل نہیں پارہی تھی۔ فون پر جو بات ہونی ہوتی ہوجاتی ورنہ وہ ہسپتال میں بری طرح بزی ہوگئی تھی۔

یاور رزلٹ آتے ہی کچھ دنوں میں ہی انڈیا واپس لوٹ گیا تھا۔ سب بہت اداس ہوئے تھے زیادہ ولید اور اسد دونو سے وہ انڈیا آنے کا وعدہ لیتا چلا گیا تھا۔

حمنہ اور ولید ہنی مون سے آتے ہی ہسپتال جوئن کرلیے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اس بیچ کچھ کام ارجنٹ آنے کی وجہ سے آفتاب کو جانا پڑ گیا تھا پر وہ جانی سے پہلے کومل سے ضرور مل کر گیا تھا۔ جتنے عقیدت اور احترام سے وہ ملا تھا کومل کے دل میں اس کے لیے نرم گوشۂ اپنے آپ جم گیا تھا۔ بہت سوچنے کے بعد کومل ایک نتیجے پر پہنچ گئی تھی۔

پریہا جس کے اندر کام کررہی تھی وہ ایک ینگ مین ڈاکٹر تھا۔ چھوٹی سی عمر میں جارج (George)بہت اچھے اور کامیاب ڈاکٹر میں شمار ہونے والے تھے۔

پریہا کا جارج کے ساتھ اچھی بننے لگی تھی۔ جارج بہت سبھاؤ اور دھیمے مزاج کا حامل تھا۔ وہ اپنے چھوٹی پریہا بہت نرمی سے ہر چیز سمجھتا تھا۔

دو چار بار اسد نے اسے جارج کے ساتھ بہت فرنک انداز میں بات کرتے دیکھا تھا۔اسکے تن بدن میں چنگاریاں سی نکلنے لگی تھی آج بھی وہی ہورہا تھا۔ کسی چیز میں فنی چیز نکالتے ہوئے پریہا مسٹر جارج کو ہنسا گئی تھی جو وہاں سے گزرتے اسد نے بڑی چبھتی نگاہوں سے دیکھا تھا ہاتھ میں لی فائل کو مڑوڑ کر دباتا تن فن کرتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

"مجھے کیوں برا لگ رہا ہے۔ کیوں میں اسے دوسروں کے ساتھ مسکراتا ہوا نہیں دیکھ سکتا ۔۔۔ للہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ من کرتا کسی کو بھی اسے دیکھنے نا دوں ۔۔۔ کیوں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جب کوئی اور اسکا نام پکارتا ہے تو میرے اندر شرارے پھوٹنے لگتا ہے۔ کیوں میں اسے کسی کی طرف دیکھتا بے چین ہوجاتا ہوں۔۔۔۔ للہ بتائے میں کیا کروں۔۔کیا کم مصیبت ہے جو ایک اور ہو گئی ہے۔۔"واش روم میں آئینے کے سامنے نلکے کی طرف جھکتا ہوا خود سے سوال کر رہا تھا۔

جب کچھ سمجھ میں نہیں آیا تو ہاتھوں کے پیالے میں پانی بھرتا خود کے چہرے پر برسانے لگا تھا۔

★★★

"ہیلو۔کون۔ "بنا دیکھے فون کان سے لگاتی مصروف لب و لہجے میں بولی تھی۔ پر دوسرے جانب سے آتی شوخ بھری آواز پر مسکرا کر فائل کو سائیڈ میں کرتی سیٹ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی۔

"آپ کے عشق میں پاگل عاشق۔۔ڈاکٹر گلابو۔"

"میرےعاشق کو کہیے کہ ڈاکٹر گلابو بڑی مصروف ہیں اس لیے ذرا انتظار کرکے کال کریں۔۔ "مسکراتی لہجے میں کہہ کر ایک ہاتھ کی انگلی سے بال گول گول مڑوڑ رہی تھی۔

"یہ انتظار کی گھڑیوں میں نا لٹکائے ڈاکٹرنی صاحبہ آپ کے عاشق کو اس وقت آپ کی سخت ضرورت ہے اس لیے جلدی سب چیزیں سمیٹ لیں میں بس دس منٹ میں پک

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کرنے آرہا ہوں۔ "شرارتی لہجے میں کہہ کر اینڈ میں سنجیدگی سے کہے گئے حکم پر آیت دنگ ہوتی جھٹ سے سیدھی بیٹھی تھی۔

"واٹ خزیم ۔۔۔ مزاق مت کرو ابھی بہت سا کام باقی ہے میں نہیں نکل سکتی ہوں اتنی جلدی۔۔۔ "پریشان لہجے میں کہہ کر ٹائم دیکھنے لگی تھی جہاں شام کے سائے پھیلنے کا علان ہورہا تھا۔

"ٹین منٹس اونلی یو ہیو ناؤ بی کوئک۔۔۔ "اسکے باتوں کو نظرانداز کرتا حکم دیتا فون رکھ چکا تھا اور وہ ہیلو ہیلو کرتی رہ گئی تھی۔

"اف ایک تو یہ بندہ بھی نا۔۔۔ "منہ بگاڑ کر کہتی وہ جلدی جلدی چیزیں سمیٹیں ہوئے ایک نظر گھڑی کو بھی ضرور دیکھ رہی تھی جہاں آفتاب کے غروب ہونے کے امکان ہورہیں تھے۔ دفعتاً فون کے رنگ ٹون کی آواز پر اس نے زبان دانتوں تلے دبا کہ یس کے بٹن پر کلک کیا تھا۔

"کہاں ہو؟ "دعائیہ کلمات کے بعد سامنے والے نے خفگی سے سوال کیا تھا۔

"بس بس آرہی ہوں۔"ایک ہاتھ سے بیگ کو کندھے پر ڈال کر اور ایک ہاتھ سے فائل اٹھاتی کندھے اور گردن کے درمیان موبائل حائل کیے عجلت میں جواب دے رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ڈاکٹر آیت یہ آپ کا ہے کیا؟ "اپنے کیبن سے نکلتی وہ کوریڈور میں پہنچی ہی تھی جب ایک واڈر بوئے نے ایک فائل اسکی طرف کرتے ہوئے پوچھا تھا۔ سر پر ایک ہاتھ مار کر اسنے اس فائیل کو لے لیا تھا اور شکریہ کرتی آگے بڑھ گئی تھی دوسرے جانب کال پر موجود خزیمہ اب خاموشی بس اسکے باہر آنے کا انتظار کر رہا تھا۔ باہر نکلنے تک جنتے بھی ہسپتال اسٹاف تھے ان کے سلام کا جواب دیتی جلدی جلدی باہر جارہی تھی۔

"سوری ۔۔۔۔ اتنا ویٹ کرنا پڑا میں نے منع بھی کیا تھا پر پھر بھی تم نے آنا ہے۔ "کار میں بیٹھی فون کاٹتی شرمندہ لہجے میں بولنا شروع کرچکی تھی۔

"نو سوری گلابو ، یو نو تمہارا انتظار تو میں ساری عمر کرنے کے لیے تیار ہوں۔ یقین کرو تمہارا انتظار کرنے میں بہت خوشی ہوتی ہے اور پتا ہے انتظار کا پھل بڑا میٹھا ہوتا جیسے کے تم۔۔۔۔ خیر اب دوبارہ منع کرنے کی بات مت کرنا ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گا۔ "کار اسٹارٹ کرتے خزیمہ ے ایک گہری مسکراہٹ کے ساتھ دھیرے نرم لہجے میں وارننگ کے ساتھ کہا تھا۔

"ہاؤ سویٹ خزیم کتنا پیارا بولتے ہوں نا۔۔۔ اور ایک بات میں بتاؤں یقین کرو خزیم مجھ سے کبھی ناراض نہیں ہوسکتا ۔ "اسکے طرف جھکتی آنکھیں جھپک جھپک کر مسکرا کر بولی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی خزیمہ کھل کر اسکے اتنے یقین پر مسکرا دیا تھا۔ "ویسے ایک بتاؤں آج ایک عجیب و غریب کیس آیا تھا۔ "آیت نے تجسس سے بتانے پر خزیمہ نظروں سے ہی پوچھا تھا" کیا؟"

"ہوا یوں کہ ایک کپل آیا تھا وہ بھی پتا ہے کیسے آپس میں چپکے ہوئے ، اکچیولی اسٹوری کچھ یوں ہے لڑکے نے لڑکی سے مستی میں تنگ کرنے لیے کہا کہ وہ اب اسکے ساتھ نہیں رہے گا بریک اپ کرلے گا۔ اسکی بات پر لڑکی نے غصے اور صدمے میں آکر خود کو اور اس لڑکے کو فیوی کوئک سے اسٹیک کرلیا تھا۔ ان کی اسٹوری سننے کے بعد مجھے اپنی ہنسی کنٹرل کرنا مشکل لگ رہا تھا یقین کرو اتنے فنی لگ رہیں تھے دونوں کی کیا بتاؤں۔۔۔ "

مزے ساری روداد سناتی آیت اینڈ میں کھل کر ہنسنے لگی تھی اور اسکی بات سننے کے بعد اسکے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ کو خزیمہ اپنے آنکھوں میں جذب کررہا تھا۔ اسکے چہرے پر مسکراہٹ اپنے آپ پر غرور کرتی ہو گی۔ بہتے دریا کی پانی جیسا سرور کیا کبھی کسی کی ہنسی محسوس کیا ہو گا ، نہیں پر اسکی مسکراہٹ خوبصورت منظر کو پھیکا کر دیتا ہے۔ اس پر پیلی آنکھیں بھی آج کل شوخی سے سے بھر پور منظر کشی کرتی رہتی ہیں۔ طلسماتی حسن کے ہر رنگ میں روح قابض کرنے کی طاقت ہیں۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کہاں کھو گئے خزیم سامنے دیکھ کر گاڑی ڈرائیو کرو۔۔۔ "وہ کب سے مسلسل بنا روکے بولے جارہی تھی پر خزیمہ کے تسلسل سے خود کو گھورتا پاکر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر گڑبڑا کر بولی تھی جو بنا سامنے دیکھے ڈرائیو کررہا تھا۔

"ہمارا کام تو موسم کا دھیان کرنا ہے

اور اس کے بعد کے سب کام شش جہات کے ہیں۔"

خزیمہ نے جتنے پیارے انداز میں شعر کو پڑھا تھا آیت نے اتنی ہی انداز اسکے انداز کو ہنسی میں اڑا گئی تھی۔

"سیریسلی خزیم تم جب پیاری باتیں کرتے ہونہ تو بہت کیوٹ لگتے ہو پر جب یہ شاعروں کی روح تمہارے اندر آتی ہے نہ کوئی دل ٹوٹے عاشق لگتے ہو۔"

"واٹ۔۔۔ "خزیمہ نے صدمے سے پوچھ اسکا کھکھلا چہرہ دیکھا تھا جہاں اپنی بات کہنے کے بعد دبی دبی مسکراہٹ نمایا تھی۔ "ویری فنی۔۔۔ "خزیمہ منہ بنا کر کہا تھا۔

"ہائے ظالم جب ایسے منہ بناتے ہونہ تو قسم سے بہت پیارے لگتے ہو۔ "اسکے چہرے کو دیکھ آیت نے مسکراتے لہجے میں پیار سے کہا تھا۔آج کل خزیمہ کی محبت کا نشہ سر چڑھ کر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسے دلفریب بناگیا تھا اتنے دھڑلے سے وہ محبت کا اظہار کردیتی کے ایک پل کے خود خزیمہ دنگ ہوجاتا تھا۔

"اور جب تم اتنے پیار سے مجھے" پیارے "کہتی ہونہ تو میرا دل کرتا ہے تمہارے اور میرے درمیان حائل ہر حدود کو چیڑ کر تمہیں اپنی روح میں اتار لوں۔۔۔" اتنا دہکتا لہجہ اسکے رخسار کو جھلسا گیا تھا آنکھیں گھبرا کر سایہ فگن ہوگئی تھی۔ رخ موڑ وہ کار سے باہر دیکھنے لگی تھی دل کی دنیا مچل اٹھیں تھیں ہونٹوں پر شرمگیں سی مسکان نے منظر کو دلفروز روپ دھار لیا تھا۔ خزیمہ مبہوت سا اسکے چہرے پر چھائے گل رنگ کو دیکھنے لگا تھا وہ بیخود سا ہوتا اس پہلے ہی نظریں چرا گیا تھا۔

کچھ پل خاموشی سے ڈرائیو کرنے کے بعد گھر کے باہر کار روکتا اسکی طرف متوجہ ہوگیا تھا جو آنکھیں موندے سیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی دفعتاً اسکی طرف جھکتا اسکے ماتھے پر اپنے دہکتے لب رکھ دیا تھا۔ دل دنیا کو سنبھالتی وہ سیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھی جب نرم گرم دہکتے لمس پر اسکے پورے جسم میں ہلچل مچ گئی تھی شرم سے سرخ آنکھیں دھیرے سے کھولے دنیا جہاں کی محبت لٹاتی نظروں کو ایک پل دیکھ کر نگاہیں جھکا گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کل کا سارا دن تم میرے ساتھ رہو گی اور میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔۔ اوکے۔۔۔ "اچانک پر وہ کچھ کہنے لگی تھی پر اسکے سختی سے ٹوکنے پر خاموش ہو گئی تھی۔ انٹرنشیپ کی وجہ سے وہ آج بہت دنوں بعد خزیمہ سے روبرو ملی تھی اس لیے خاموشی سے اسکی بات مانتی گھر کے اندر چلی گئی تھی خود کا دل اسکے کے لیے بیتاب تھا اس لیے راضی ہوگئی تھی۔

"سمجھے تھے ہم تو میر کو عاشق اسی گھڑی

جب سن کے تیرا نام وہ بیتاب سا ہوا"

★★★

جلدی جلدی اپنی چیزیں سمیٹی پریہا عجلت میں لگ رہی تھی کافی دیر ہوگئی تھی اپر سے آج آیت بھی خزیمہ کے ساتھ چلی گئی تھی جاتے اسے انفارم وہ ضرور کر گئی تھی۔

شام کے سائے مکمل پر پھیلائے ہر سو بکھر چکے تھے۔ ویسے تو لندن وہاں کس بات کا ڈر ایسے شہروں صبح رات کو ہی ہوتی ہے پر وہ بری طرح تھک چکی تھی اس لیے جلد از جلد گھر جانا چاہتی تھی۔

کوریڈور پار کرتی باہر آگئی تھی جب اسکے جسٹ بگل سے نکلتا اسد اسے دکھائی دیا تھا کچھ پل رک کر اسے دیکھتی خود بھی آگے بڑھ گئی تھی۔شادی کے بعد جب بھی ان کی ملاقات ہوئی سب لیا دیا اند ز ہی رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اپنے کار کے پاس پہنچتی ہی پریہا پر حیرت شدید جھٹکا لگا تھا جہاں اسکے کار کی ایک ٹائر پنچر ہوئی تھی۔ بیچارگی سے لمبی سانس لیتی وہ اپنا ہاتھ لیا بیگ کار پر ضرور مارا یوں جیسے کہہ رہی ہو کوئی کام کے نہیں ہو۔ بیکار ۔۔۔ خراب۔۔۔خانہ نشین۔۔ السی ۔۔۔۔

اسد بائیک پر بیٹھتا مسکرا کر اسکے فیس ایکسپریسن کو انجوائے کر رہا تھا۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ اسے اوفر دے اس سے پہلے ہی جس حستی نے اپنا حصہ ڈالا تھا اسے دیکھ اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔

"واٹ ہپن مس پریہا۔۔۔"ڈاکٹر جارج نے پریشان کھڑی پریہا سے دھیمے نرم لہجے میں پوچھا تھا اسے شروع یہ پیاری چلبلی سی لڑکی بہت پسند تھی اس کے ساتھ رہتے ہوئے کوئی ناخوش یا اداس رہے امپوسیبل۔۔۔۔

"اب کیا بتاؤں ڈاکٹر جارج یہ دیکھیے میں اتنی تھکی ہوئی ہوں اور اس کار کو دیکھیے یہ بھی بیمار پڑ گیا ہے۔"منہ بسورے کر بتاتی وہ مسٹر جارج کو بہت کیوٹ لگی تھی اوپر سے اسکی باتوں پر انکی ہنسی نکل گئی تھی۔

"سریسلی مس پریہا کار وہ بھی بیمار۔۔۔ تو پھر آپ اسکا علاج کر دے آفٹر آل آپ ایک ڈاکٹر ہیں۔۔۔"ڈاکٹر جارج نے شرارتی آنکھوں سے کہا تھا۔ اسد کو ان دونوں کا اس طرح

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بات کرنا ناگوار گزر رہا تھا۔ اس پہلے کہ ڈاکٹر جارج صاحب اپنی پریہا صاحبہ کو آفر دیتے اسد دونوں کے بیچ گھستا دانت کچکچا کر بولنے لگا تھا۔

"پری چلو تمہیں میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔"اسد کے بیچ میں گھسنے اور جس لہجے میں اس نے پریہا کو کہا تھا پریہا کچھ پل کے لیے اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

"اوو تو مس پریہا کو سب پری کہتے ہیں نائس نیم تو کیا میں بھی کہہ سکتا ہوں۔"ڈاکٹر جارج کی بات پر اسد نے سرد نگاہوں سے انھیں گھورا تھا۔

"جی نہیں پری کو پری صرف اسکے قریبی لوگ ہی کہتے ہیں۔صرف قریبی لوگ۔۔۔"اسد سخت سرد لہجے میں منع کیا تھا ڈاکٹر جارج کو اسکا لہجہ بہت پوزیسو اور خود پسندی کا لگا تھا کچھ سمجھتے وہ پھر بولے تھے۔ پریہا دونوں کا چہرہ دیکھ کر رہ گئی تھی۔

"میرے خیال سے اتنے دنوں میں میں" پری "کے" قریبی لوگوں "میں ضرور شامل ہو گیا ہوں گا۔ "ڈاکٹر جارج نے مسکراہٹ دبا کر پری اور قریبی لوگوں پر خاصا زور دیا تھا جو اسد کے چہرے سے صاف پتا چل رہا تھا کہ اسے کتنا برا لگا ہے اس پہلے اسد کچھ کہتا یا بد مزگی ہوتی پری جلدی سے کہہ کر اسد کا ہاتھ پکڑتی آگے بڑھ گئی تھی۔

"اوکے ڈاکٹر جارج ہم چلتے ہیں پھر کل صبح ملاقات ہوتی ہے۔ گڈ نائٹ۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ڈاکٹر جارج مسکرا کر بائے کرتے ہوئے اور دوبارہ پری کہتے ہوئے وہاں سے چلے گئے تھے۔

"یہ تم کس طرح بات کررہے تھے اور یہ کہاں لکھا ہے کہ پریہا کو پری صرف اسکے قریبی لوگ ہی کہہ سکتے ہیں۔۔۔"اسد کے ساتھ اسکی بائیک تک پہنچتی پریہا نے تیکھے چنتوں لہجے میں پوچھا تھا۔

"پڑی بیٹھو دیر ہورہی ہے۔"ہیلمیٹ پہنتا وہ پری کی باتوں کو نظر انداز کر گیا تھا اپنے باتوں کو نظر انداز ہوتے دیکھ پریہا دانت کچکچا کر اسکے پیچھے بیٹھ گئی تھی۔

"بات گھوماؤ نہیں۔۔۔"بیٹھنے کے بعد پریہا نے گھور کر اسکی پشت کو دیکھ کہا تھا۔

"ہاں واقع اب میں بات کو نہیں بائیک کو گھمانے والا ہوں۔ اس لیے کس کر پکڑ لو بعد میں مجھے مت بولنا۔۔۔"تیز رفتاری سے بائیک کو بھگاتا اسد تیز لہجے میں کہہ رہا تھا اس میں موجود شوخی کو محسوس کرتی پریہا خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوگئی تھی۔

اتنی تیزی سے اس نے ٹرن لیا کہ پریہا چیخ کر اپنے دونوں ہاتھ اسکے کمر پر رکھتی سختی سے خود میں بھینچ گئی تھی۔ اسد اسکے کومل نازک ہاتھوں کی نرمی اپنے جسم پر محسوس کرتا عجیب خوشگوار احساس سے دوچار ہوگیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسے ایسا لگ رہا تھا دھیرے دھیرے اسکی دل دنیا پر کچھ نئ چیز کی پھوار برش رہی ہے۔
"اس کائنات کا ظہور، اس کی تمام تر رونق، ہمہ ہمی، رنگینی اور رعنائی محبت ہی کے دم سے تو سے ہے۔"

اور جب اسکا بسیرا ہوتا ہے تو انسان خود کو بےبسی کے آخری حدود پر پاتا ہے۔ وہ چاہ کر بھی چاہ جانے والی چیز کو نظر انداز نہیں کرسکتا۔ اور جب آپ پر یہ ظاہر ہوجائے کہ آپ کی حکومت ہے اس دل پر تو مغرور اور متکبر ہونا لازمی ہے۔

خاموش سفر۔۔۔ خاموشی ایک دلفریب اظہار ۔۔۔خاموشی کا راز صرف عشق کرنے والے جانتے ہیں۔۔ جہاں زباں نہیں دل ہم کلام ہوتے ہیں۔ دھڑکنیں رقصِ عشق ہوتی ہیں۔۔۔ اظہار کا خوبصورت انداز خاموشی ہوتی ہے جب حالِ دل بتانے کے لیے لفظوں کی نہیں نگاہوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

"تھنکس۔۔۔ "گھر کے باہر اترتی وہ نرمی سے کہہ کر اندر بڑھنے لگی تھی جب اسد کی پکار پر رک کر مڑتی اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگی تھی جو ایک پل دیکھتا "کچھ نہیں کہتا" آگے بڑھ گیا تھا۔ پیچھے پریہا کتنے لمحے تک اس جگہ کو دیکھ رہی تھی جہاں سے وہ ابھی گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم نے نگاہوں سے کہہ دیا ہے لفظوں کا مجھے انتظار رہے گا۔" لمبی سانس فضاء کے سپرد کرتی آسمانوں کو دیکھنے لگی تھی جہاں رات کی رانی اپنے پر پھیلاتی چاندنی کو اپنے آغوش میں لیے دمک رہی تھی۔

★★★

رات کے بارہ بج رہیں تھے آیت سو رہی تھی۔ ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے ہوئے دوسرا بیڈ پر ڈھلا وہ مکمل خوابوں کے آغوش میں تھی۔

باہر سے کچھ آوازیں آرہی تھی۔ لائیٹ جل بجھ رہا تھا۔

ذرا ذرا سی آوازیں اب مسلسل آرہی تھی۔ خوابیدہ آنکھوں کو ذرا سا کھولتی وہ تاریک کمرے کو موندی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔

اب کے آواز میں کچھ وحشت سی تھی وہ ڈر کر ایک دم سے اٹھی تھی۔ باہر لان کی جلتی بجھتی روشنی نے اسکے حواس گم کر دیئے تھے۔

تھرتھراتی قدموں سے وہ کمرے سے باہر جانے لگی تھی۔ آواز وقتاً فوقتاً آرہی تھی۔اب کے اس نے ایک سایا سر سے کمرے کی جلتی بجھتی روشنی میں دیکھا تھا اور ایک زوردار چیخ نے پورے مسٹر نصرالدین ولا کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دونوں ہاتھ چہرے پر رکھتی وہ ناہموار ہوتی سانسوں کے ساتھ کھڑی تھی ۔ ذرا سا انگلیوں کا وی سیپ بنا کر دیکھتی وہ حیرت میں چلی گئی تھی۔ جہاں مسٹر مسز نصرالدین حمنہ ولید اور پریہا دبی مسکراہٹ کے ساتھ کھڑے تھے۔

"آنی۔۔ وہ۔۔۔"ابھی وہ کہہ رہی تھی جب سب نے ایک ساتھ اسے وش کرتے مذید حیران کر دیا تھا۔

"ہپی برتھ ڈے آیت ہپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔ "حیران چھوٹی کیے نظروں سے وہ سب کو خشمگیں نگاہوں سے گھور رہی تھی۔

"یہ کون سا طریقہ تھا آپ سب نے میرا حلق تک خشک کر دیا۔"

"سوری۔۔۔۔"سب کے ایک ساتھ کان پکڑ کر کہنے پر وہ دھیرے سے مسکرا دی تھی۔

"تھینکیو۔۔۔ تھینکیو سو مچ۔۔۔۔" وہ دل سے سب کو مشکور نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

"اب فارملٹی نبھا کر پرایا مت کرو۔۔۔ "حمنہ اسے ایک چپیٹ لگاتی پیار بھری ڈانٹ کے ساتھ بول رہی تھی۔

"اوکے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"چلو آؤ کیک کٹ کرو۔۔۔ اب مجھ سے اور انتظار نہیں ہوتا۔۔۔" پریہا کے عجلت انداز پر سب مسکرا دیے تھے۔ کیک کٹ کر کے سب کھلاتی وہ بہت خوش تھی۔

"ویسے آیت تمہارا چہرہ دیکھنے لائق تھا۔۔۔ کیا دہشت والا ایکسپریسن تھا۔۔۔ "گفٹ دیتا ہوا ولید شرارت سے کہہ رہا تھا۔ آیت نے خشمگیں نظروں سے اسے گھورا تھا۔

"ہمیشہ خوش رہو۔۔۔ کامیابی تمہارا مقدر ہو۔۔۔ "مسز نصرالدین اسے گلے لگاتی محبت سے اسکا چہرہ چھوتی بول رہی تھی۔

"شکریہ آنی۔۔۔ بس میری زندگی میں آپ سب کی دعاؤں کی ضرورت ہے ہمیشہ میرے لیے دعا کرتی رہنا۔۔۔ "آیت نم آنکھوں سے کہہ رہی تھی۔

مسٹر نصرالدین نے اسے پیارا سا تحفہ دیا تھا۔ دیر رات تک وہ خوش گپوں میں مصروف رہے تھے۔ کیک کٹ کرنے کے تھوڑے دیر بعد انڈیا سے یاور نے بھی فون کر کے اسکائپ پر اسے وش کیا تھا۔ اسد نے بھی فون پر ہی وش کیا تھا۔ سب کی ڈھیر ساری دعائیں لیتی وہ سونے چلی گئی تھی۔

کافی رات تک اس نے خزیمہ کے فون کا ویٹ کیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بہت دیر تک جب انتظار کا نتیجہ نہیں آیا تو فون خود ہی اٹھا کر کال کرنے لگی تھی۔ تین چار بار بجنے کی بعد کال ریسیو کر لیا گیا تھا۔

"ہیلو۔۔۔"نیند میں ڈوبی ہوئی آواز نے آیت کے غصے کو ہوا دے دی تھی۔

"تم سو رہے ہو۔"غصے سے پوچھے گئے سوال پر خزیمہ نے فون کان سے دور کر کے نمبر دیکھا تھا اور ایک شریر مسکراہٹ اسکے لبوں پر آئی تھی۔ اسے ڈراپ کرنے کے بعد وہ کچھ ضروری کام کے لیے گیا تھا جہاں اسے بہت ٹائم لگ گیا تھا۔ کچھ دیر پہلے ہی وہ پہنچا تھا اور ڈائیریکٹ سونے لیٹ گیا تھا جب فون پر ہوتی بیل نے اسکی نیند میں خلل پیدا کی تھی۔

"نہیں میں تو تمہارے خواب دیکھ رہا ہوں۔اور کمال کیا ہوا تم نے فون ہی کر دیا۔۔۔"خزیمہ کی شوخی بھری باتوں نے ناچاہتے ہوئے بھی اسکے چہرے پر مسکان لادی تھی۔"اب بتاؤ اس ٹائم ناچیز کو کس لیے یاد فرمایا گیا ہے۔"

"کیا تمہیں یاد نہیں۔۔"آیت دنگ ہوتی پوچھ رہی تھی۔

"ہیں۔۔ کیا یاد نہیں۔۔"خزیمہ ناسمجھ لہجے میں بولا تھا۔

"تمہیں سچ میں یاد نہیں۔۔"

"یار بتاؤگی تو یاد کرنے کی کوشش بھی کروں گا۔۔"خزیمہ جھلا کر جمائی روک کر بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کچھ نہیں سو جاؤ۔۔۔" کھٹاک سے فون بند کرتی اسے حیران کر گئی تھی دوبارہ مسلسل کال کرنے پر وہ فون کاٹ دے رہی تھی۔

"فون اٹھا رہی ہو یا میں وہاں آؤں۔۔۔" سنجیدہ لب و لہجہ میں بھیجے گئے مسیج کو پڑھتی وہ آتی کال کو فوراً ریسیو کر چکی تھی۔

"ہوں۔۔ اب بولو بھی میں کیا بھول گیا ہوں۔۔"

"ہوں۔۔ کچھ نہیں بس ایسے ہی بول رہی تھی۔۔" اب وہ اپنے منہ سے تو بتانے سے رہی کہ مجھے وش کرو۔۔۔

"تو مطلب تم ایسے نہیں بتاؤ گی۔۔۔" اب کے خزیمہ نے سیریس لہجے میں وارننگ آمیز لہجے میں پوچھا تھا۔

"اوہو اب کچھ ہے ہی نہیں تو کیا بتاؤں۔۔۔" آیت نے چڑچڑے لہجے میں ناگواری سے کہا تھا۔

"پھر۔۔" اسکا لہجہ محسوس کرتا نرمی سے پوچھنے لگا تھا۔

"وہ کل کچھ امپورٹیڈ کیس ہے جس کی وجہ سے میں تمہارے ساتھ نہیں چل سکتی۔۔۔" بھولنے کی سزا تو ملنی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اچھا کب تک ختم ہو گا آپ کا امپورٹینٹ کیس۔۔"خزیمہ نے تحمل سے مگر سرد لہجے میں پوچھا تھا۔

"شاید شام چھ یا پانچ بجے تک۔۔۔"کام تو کوئی نہیں تھا بس بہانہ کرتی بولی تھی۔

"ٹھیک ہے میں تمہیں ٹھیک شام چھ بجے لینے آؤں گا۔۔ ٹھیک چھ بجے تیار رہنا اور اب میں کوئی اور بہانہ نہیں سنوں گا ۔۔۔"سخت لہجے میں وارننگ دیتا اسے دنگ کر گیا تھا۔ بند فون کو گھورتی منہ بگاڑتی سونے لیٹ گئی تھی۔

"اسے کہتے ہیں ایک تو چوڑی اوپر سے سینہ جوڑی۔۔۔ناراضگی اور خفگی مجھے دکھانا چاہیے پر موصوف کے تو رنگ ڈھنگ ہی الگ ہیں۔انہوں ۔۔ ٹھیک چھ بجے۔۔بڑا آیا۔۔"

★★★

آج اسکا برتھ ڈے تھا سب اچھے سے منانا چاہتے تھے پر اس نے سہولت سے منع کر دیا تھا وہ کبھی بھی اپنا برتھ ڈے دھوم دھام سے منانے ہی نہیں دیتی تھی پھر بھی وہ چھوٹا سا فیملی پارٹی ضرور کرتے تھے پر اس بار اس نے وہ کرنے سے بھی سختی سے منع کر دیا تھا۔ سب کے منع کرنے پر بھی وہ بہانہ کرتی ہسپتال نکل گئی تھی۔ پریہا بھی اسکے ساتھ تھی۔ پریہا اپنے وارڈ میں آیت اپنے وارڈ میں چلی گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہائے ڈاکٹر جارج۔۔گڈ مورننگ۔۔ اور بتائے کیا ریڈ کررہے ہیں۔ "ڈاکٹر جارج کسی پیسنٹ کی کیس فائل کھڑی کھڑی ہی ریڈ کررہے تھے جب پریہا وہاں آتی پیاری مسکراہٹ سے کہہ رہی تھی۔

"اوو ہائے مس پری۔۔گڈ مورننگ۔ " ڈاکٹر نے شرارتی آنکھوں سے اسے دیکھا تھا پر جانے کیوں پریہا کو بھی انکا پری کہنا ناگوار گزرا تھا۔"یہ ایک بچے کی کیس فائل ہے جس کے بارے میں نے کل بتایا تھا۔"

"او وہی کینسر پیسنٹ۔۔۔۔"پریہا نے یاد کرکے تصدیق نظروں سے ڈاکٹر جارج کو دیکھا جس نے اثبات میں گردن ہلا دی تھی۔

"آپ جاکے ان کے دوائی وغیرہ کا چیک اپ کریں میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں۔"پریہا کو کچھ انسٹرکشن دیتا ہوا وہ بتا رہیں تھے۔ پریہا سنجیدگی سے انکی باتیں سن رہی تھی پھر جب وہ جانے لگی تھی تو کچھ سوچ کر مڑی اور ڈاکٹر جارج کو پکاری تھی۔

"ڈاکٹر جارج۔۔۔ " ڈاکٹر جارج نے سوالیہ نشان سے اسے دیکھا تھا۔"پلیز کال میں آنلی پریہا۔۔۔ "پریہا کے تذبذب لہجے میں کہنے پر ڈاکٹر جارج بڑی شریر مسکراہٹ سے اثبات میں گردن ہلائی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہاں سے گزرتے اسد نے صرف اتنا ہی سنا تھا۔اور خوبصورت مسکراہٹ ادھ کھولے دروازے پر پاس کرتا آگے بڑھ گیا تھا۔

آیت ڈاکٹر ڈیلان (Dylan)کے ساتھ راؤنڈ پر تھی جب اسکے فون پر نوٹیفکیشن ٹون بجی تھی۔ سفید کوٹ سے فون باہر نکالتی وہ ڈاکٹر ڈیلان سے کچھ دور ہوگئی تھی۔

"حسن یوں عشق سے ناراض ہے اب
پھول خوشبو سے خفا ہو جیسے"
«افتخار اعظمی»

"ٹھیک چھ بجے میں لینے آؤں گا ریڈی رہنا۔۔۔ اوکے۔۔۔"

"اپس میرے جادو سخن۔۔۔"خفگی کے باوجود مسکرا کر میسج ٹائپ کر کے دوبارہ ڈاکٹر ڈیلان کی طرف متوجہ ہوگئی تھی۔ دوبارہ میسج ٹون بجنے پر سوری کہتی دیکھنے لگی تھی جہاں ہارٹ اموجی بھیجا گیا تھا۔ بنا رپلائی کرے صرف مسکرا کر دیکھتی فون واپس رکھ چکی تھی۔

★★★

ہسپتال سے آکر ابھی وہ کمرے میں داخل ہوئیے تھی۔ آج وہ بہت زیادہ تھکی ہوئی تھی پھر ایک گھنٹہ نیچے بیٹھ کر مسز نصرالدین سے باتیں کرتے گزار دی تھی۔ کمرے کا لائیٹ آن کرتی دھڑام سے بیڈ پر گری تھی جب اسکی نظر بیڈ کی دوسری سائیڈ رکھے پیکٹ پر پڑی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی حیرت سے بیٹھی وہ پیکٹ اپر نیچے کرتی دیکھنے لگی تھی جب کچھ سرک کر بیڈ کے دھانے پر گرا تھا پیکٹ اپنے سائیڈ پر رکھتی نیچے گری ہوئی چیز اٹھانے لگی تھی جو ایک سفید رنگ کا کاغز تھا۔ اٹھا کر دیکھنے پر اس کے منہ سے بیساختہ "او شٹ "نکلا تھا ساتھ وہ گھڑی کو بھی دیکھنے لگی تھی جہاں شام کے چھ بجنے میں بس کچھ سمے باقی تھا۔ فٹافٹ پیکٹ کھولتی وہ اپنی پہنی وائٹ کوٹ اتار کر رکھنے لگی تھی جب پیکٹ میں موجود وائٹ خوبصورت نفیس ڈریس پر اسکی نظر پڑی تھی اور بے حد پیاری مسکان نے اسکے چہرے کا احاطہ کرلیا تھا۔

ڈریس کو لیتی وہ باتھ لینے چلی گئی تھی۔ فٹافٹ تیار ہوتی وہ ایک نظر گھڑی پر بھی ڈال رہی تھی جب کار کی ہارن کی آواز اسے اپنے کمرے کی کھڑی سے سنائی دی تھی ہاتھ میں پکڑا برش رکھتی وہ کھڑکی کے قریب جاکے نیچے دیکھنے لگی تھی پر نظریں وہ تو جانے کے بعد پلٹنے کو پیار ہی نہیں تھی سفید شرٹ اینڈ سفید ہی جنس میں وہ بےحد ہینڈسم لگ رہا تھا کسرتی جسم، دودھیا رنگت پر بڑھی ہوئی شیو،بلیو مبہوت کردینے والی آنکھیں ، عنابی لب اور مغرور کھڑی ناک اور گال پر پڑتا گڑھا اسے مذید قاتلانہ بنا ہوا تھا ، براؤن گھنے بال جیل سے سیٹ کیے وہ بھرپور سحر انگیز شخصیت کے ساتھ آیت کے چاروں شانے چت

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کر گیا تھا۔ آیت آج مکمل تفصیلی سے بنا پلکے جھپکائیں اسے دیکھ رہی تھی حیران تھی کیا کوئی مرد اتنا خوبصورت ہو گا ؟ اور اگر ہو گا بھی شاید وہ اسکے بخت میں لکھ دیا گیا تھا۔

اسکی مبہوت بھری نظروں نے خزیمہ کی مسکراہٹ کو مذید گہری کر دی تھی۔ فلائنگ کس پاس کرتا اسکے تسلسل کو توڑ گیا تھا بری طرح سٹپٹاتی حواس باختگی سے کھڑی بند کرتی اندر ہو گئی تھی پھر اپنا بھر پور معائنہ کرتی کمرے سے باہر نکل گئی تھی مسز نصرالدین کو انفورم کرتی وہ باہر چلی گئی تھی۔

ایک ہاتھ جیب میں ڈالے دوسرے سے موبائیل کو استعمال کر رہا تھا جب آیت کو باہر آتا دیکھ موبائل جیب میں رکھتا ایک ہاتھ سینے پر رکھتا ذرا سا جھک کر آیت کا ویلکم کرنے لگا تھا بنا پلکے جھپکائیں وہ ایک ٹک اسے دیکھتی سیدھی چلی آرہی تھی جب جب اسے دیکھتی تھی اسکا دل مذید تیزی سے دھڑکنے لگتا تھا ہر خوبصورت منظر میں صرف وہ شخص حسن سے حسین ترین لگتا تھا اوپر سے اسکی محبت لٹاتی نگاہیں ہر درد ہر تکلیف کو کم کر جاتی ہیں۔

"نوازش جو آپ آئیں۔۔۔ "اسکے سلسلے وار نظروں کو دیکھتا شیریں لہجے مخاطب ہوا ساتھ اپنے سر کو دائیں بائیں ہلانا نہیں بھولا تھا۔"اب چلیں۔۔۔ "اسکے ہاتھ پکڑ کر کار سامنے کرتا ذرا جھک کر بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں ضرور۔۔۔ "آیت آہستہ لہجے میں کہہ کر کار میں بیٹھ گئی تھی۔

"ویسے ہم کہاں جا رہیں ہیں؟ "اسکی طرف چہرہ کرتی آیت نے تجسس سے سوال کیا تھا۔

"سرپرائز۔۔۔۔ "خزیمہ زیرلب مسکرا کر کہا تھا۔

"کیسا سرپرائز۔۔۔۔؟ "آیت نے خوش ہوکر کہا تھا۔

"سرپرائز بتا دوں گا تو سرپرائز تھوڑی رہے گا۔۔۔ "خزیمہ نے گھور کر کہا تھا۔

"پھر بھی تھوڑا سا تو بتادو۔۔۔"آیت کے کہنے پر خزیمہ نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

"نہ تھوڑا نہ زیادہ سب ایک ساتھ بتاؤں گا نہیں بلکہ دیکھاؤ گا۔ اوکے اب نو مور آرگومنٹ۔۔۔ "خزیمہ وارن بھری نظروں سے اسے تنبیہ کی تھی اور خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا تھا پر اپنے اوپر اٹھتی آیت کی گاہے بگاہے پڑتی نگاہوں سے وہ انجان نہیں تھا بلکہ اسکی مسکان مذید گہری ہوتی جارہی تھی۔ساری ناراضگی بھول کر وہ بس اس لمحے کو انجوائے کرنا چاہتی تھی۔ اس لیے کوئی شکوہ کوئی گلہ نہیں کیا تھا۔

"گلابو اگر میں اچھا لگ رہا ہوں تو مجھے بتا سکتی ہو نو پروبلم۔۔۔"اسکے بولنے پر آیت نے ہڑبڑا کر اپنے بال کان کے پیچھے کرنے لگی تھی جو اسے بنا دیکھے پر زچ کرنے والی مسکان سے کہہ رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔"

"مطلب میں اچھا نہیں لگ رہا ہوں۔"خزیمہ مصنوعی سیریس انداز میں پوچھا تھا۔

"اب تم خود کہہ رہے ہو تو میں کیا کہہ سکتی ہوں۔"آیت کے لاپرواہی سے کہہ کر باہر چلتی منظر کو دیکھنے لگی تھی جب کے خزیمہ نے سر تاصف سے ہلا کر رہ گیا تھا۔

"یہ کیا مجھے اغواء کرکے تعاون لینے کا ارادہ ہے کیا۔۔"مطلوبہ جگہ پر پہنچتے ہی خزیمہ بلیک کلر کی پٹی آیت کے آنکھوں میں باندھنے لگا تھا جب آیت نے چونک کر کہا تھا۔

"نہیں صرف تمہیں اغواء کرنے کا۔ "زیرِ لب مسکرا کر کہتا اسکے آنکھوں پر پٹی باندھ چکا تھا۔

"تمہیں مجھے اغواء کرنے کی کیا ضرورت ہے میں تو پور کی پور ویسے بھی تمہاری ہوں۔ "

آیت کے کہنے پر خزیمہ نے جھک کر اسکے سر پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے تھے۔

"ہاں وہ تو ہے۔ پر کیا ہے نہ ابھی تمہیں اغواء کرنے کی ضرورت ہے۔ "خزیمہ نے کہتے ہوئے اسے اپنے ساتھ کار سے باہر نکالا تھا۔

"مجھے ڈر لگ رہا ہے تم نے مجھے اندھا کردیا ہے۔"آیت نے خفگی سے کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں ہوں ساتھ پھر بھی۔۔۔" آگے بڑھتے ہوئے خزیمہ اس سے پوچھا تھا آیت کو ایسا لگا جیسے اسے برا لگا ہو۔

"نہیں ایسا نہیں۔۔ تم ساتھ ہوتے ہو تو مجھے کبھی ڈر نہیں لگتا بلکہ تحفظ محسوس ہوتا ہے خزیم تم میرے سائبان ہو تمہارے ساتھ بھالا کیسا ڈر۔۔۔ وہ تو میں اس لیے کہہ رہی تھی کیونکہ کے مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہے ایسا لگ رہا ہے کہ میں گر جاؤں گی۔" آیت نے اپنا خدشہ ظاہر کیا تھا پر اسکے مان بھرے لہجے پر خزیمہ دھرے سے مسکرا دیا تھا۔

"فکر مت کرو میں تمہیں کبھی بھی گرنے نہیں دوں گا یقین کرو۔۔" خزیمہ اسکے ہاتھوں۔ پر دباؤ ڈال کر بولا تھا۔خزیمہ کا ہاتھ پکڑے آیت کا دل عجیب کی کیفیت میں گرفتار ہورہا تھا۔

"اچھا یہ تو بتادیں ہم کہاں جا رہیں ہیں۔" کچھ دیر خزیمہ کے ساتھ خاموشی سے چلنے کے بعد آیت نے رک کر خفگی سے پوچھا تھا۔

"ڈیٹ پر۔۔" خزیمہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا ہوا بولا تھا ساتھ اسے اپنے باہوں میں بھی اٹھا چکا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہیں۔۔ خزیم یہ کیا کر رہے ہو۔۔ پلیز نیچے اتارو۔۔۔ "اچانک سے ہوئے افتاد پر آیت نے سٹپٹا کر کہا تھا۔ایک تو اسے دکھائی کچھ نہیں دے رہا تھا اپر سے اسکے باہوں میں ہونا ناجانے کتنے لوگ دیکھ رہیں ہوں گے یہی ساری سوچو نے ایک ساتھ حملہ کیئے تھے شرم سے اسکا چہرا دہک اٹھا تھا۔

"شششش ریلیکس۔ جب تک تم اپنے پیرو پر چلو گی نا ساتھ یہ تمہاری میٹھی چھوڑی بھی چلے گی بہتر تم میرے ساتھ اسی طرح چلو۔۔۔ "خزیمہ نے سیریس لہجے میں کہہ اسے لیے ایک جگہ پر آگیا تھا لکڑی سے بنے سیڑھیوں پر کھڑی ہوکر خزیمہ نے اسے نیچے اتارا تھا ساتھ اسکے آنکھوں میں باندھی پٹی بھی کھول دی تھی۔تاریک سے روشنی میں آتے ہی آیت کی آنکھیں چندھیا سی گئیں تھیں۔ آنکھیں چھوٹی کیے وہ پہلے خزیمہ کو پھر سامنے سمندر کو دیکھنے لگی تھی۔

خزیمہ اسکا ہاتھ پکڑتا نیچے اترنے لگا تھا۔

آیت خوشگوار حیرت میں مبتلا تھی۔

لکڑی کے زینے اتر کر وہ دونوں ریت پر آگئے تھے۔سنہری ریت جو سونے کے مانند دکھائیں دے رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خزیمہ نیچے بیٹھ کر اپنے شوز اتارنے لگا تھا۔آیت نے بھی اپنے وائٹ سینڈل اتار دیئے تھے۔

لہریں شور مچاتی تیز ہوا کے جھونکوں کے آکر ان سے ٹکرا رہیں تھے۔تاحد نظر نیلگوں شفاف پانی دکھائیں دے رہا تھا۔ آیت خزیمہ کو بھلا کر پانی کی جانب بڑھنے لگی تھی۔ ٹھنڈا یخ بستہ پانی ، آیت جھرجھری لیتی پیچھے ہوئی تھی لیکن اگلے ہی لمحے ایک بڑی لہر آکر دونوں کو گھٹنوں تک بھیگو گئیں تھی۔

خزیمہ پینٹ فولڈ کرتا آیت کے پہلو میں آکر کھڑا ہو گیا تھا۔

"پانی کو دیکھ کر مجھے بھول گئی۔"خزیمہ شکوہ کینہ نظروں سے دیکھتا ہوا بولا تھا۔اس سمت ان دونوں کے سیوا کوئی بھی نہیں تھا

"تم جانتے ہو آیت دیوانی ہے پانی کی۔۔۔"پانی میں جھک کر ہاتھ ڈالتی اس نے مسکرا کر کہا تھا۔خزیمہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگا تھا۔یہ وہ بہت اچھے سے جانتا تھا آیت کو بارشہ، سمندر ، پانی کتنا پسند ہے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آیت پانی بہت ٹھنڈا ہے بیمار پڑ جاؤ گی۔"خزیمہ کہتا ہوا پیچھے ہو گیا تھا۔پر آیت پانی کو دیکھ پاگل ہوگئی تھی۔لہریں آتی اور اسے بھیگا دیتیں۔سمندر اسکے ساتھ کھیل رہا تھا۔خاموشی میں لہروں کی آواز ارتعاش پیدا کررہی تھیں۔فلک پر مہتاب جگمگا رہا تھا۔

"گلابو ٹھنڈ لگ جائیں گی یار۔"اسے بازوں سے پکڑتا خزیمہ خفگی سے بولا تھا پر آیت اس سے بازوں چھڑاتی پانی ہاتھوں میں بھر کر اسے اپر پھینکنے لگی تھی۔ خزیمہ اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا گھور کر اسے دیکھنے لگا تھا جو خود لہروں سے مل کر ماحول میں شور برپا کرنے لگی تھی وہ پورا حصہ آیت کے کھلکھاریوں سے گونج اٹھا تھا۔

"خزیم ابھی تو پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے۔۔۔"خزیمہ زبردستی اسکا ہاتھ پکڑتا پانی سے باہر نکال کر اپنے ساتھ لئے چلنے لگا تھا جب آیت نے خفگی سے کہا تھا۔

"میں اب کچھ نہیں سنوں گا۔ اس طرح پانی میں جانے سے تمہاری طبعیت بھی خراب ہوسکتی ہے۔"خزیمہ نے گھور کر کہا تھا۔

"ہوں۔۔ یہ کیا بات ہوئی ہم کیا صرف سمندر کو ہاتھ لگانے آئے تھے۔"آیت ناراض ناراض سی گیلی ریت پر چلتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"نہیں ہم کسی اور کام سے آئیں ہیں۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اب یہ مت کہنا تم یہاں مچھلیاں پکڑنے آئیں ہیں۔ "آیت نے چڑھانے والے انداز میں کہا تھا۔

"نہیں بہت خاص ہے تم بیوقوف ہی رہنا۔۔۔ "اسکے ماتھے پر انگلی رکھتا خزیمہ نے گھور کر کہا تھا۔

"اب گھورو نہیں جب سے آیئے ہیں یہاں صرف گھورنے کا ہی کام تم کر رہے ہو۔ "اسکے بات پر گھورتی آیت نے خفگی سے کہا تھا۔

لہریں آتیں اور ان کے پاؤں کو بوسہ دیتی انکے پاؤں کے نیچے کے ریت کھینچ کر لے جاتیں۔

"رات کے سمندر خوفناک ہوتا ہے دیکھو لہریں کتنی بڑی ہیں۔"خزیمہ نے نرمی سے کہہ کر اسکے سانوں پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اپنے نذیک کرلیا تھا پھر بھی آیت منہ بسورتی سامنے دیکھنے لگی تھی۔

کچھ مسافت طے کرنے کے بعد آیت کو مدھم مدھم روشنیاں دکھائی دینے لگی تھیں۔

ریت پر چھوٹی چھوٹی لائیٹس پڑی تھیں جن میں ہپی برتھ ڈے آیت مائے پرنسس لکھا ہوا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کچھ فاصلے پر جاکے پلر کھڑے تھے جن پر سفید کپڑے باندھ کر گلدستے مسبوط کر رکھے تھے۔ پلرز کے وسط میں سفید رنگ کی ڈیکوریٹ کیئے ہوئے ٹیبل رکھی ہوئی اور ٹیبل کے آمنے سامنے دو کرسیاں رکھی ہوئی تھی۔ ٹیبل کے سطح پر کیک اور مختلف چیزیں رکھی ہوئیں تھے اور بطرف میں موم بتیاں جل رہیں تھی۔ سامنے سمندر کی لہریں دکھائیں دے رہی تھیں۔

آیت مبہوت ذدہ اس منظر میں کھو چکی تھی۔

"خزیم۔۔"آیت اسکے مقابل آتی ہوئی بولی تھی۔

"پسند آیا۔۔۔"خزیمہ جانتا تھا پھر بھی اسکے منہ سے سننے کو روادار تھا۔

آیت کی آنکھیں نم ہوں گئی تھی۔ دونوں کے درمیان فاصلے ختم ہوں گئے تھے۔ خزیمہ منفی میں سر ہلا کر اسے دیکھا تھا۔

"ان آنکھوں میں مجھے صرف اپنا عکس پسند اسکے سیوا کچھ نہیں۔۔۔ آئندہ میں تمہاری آنکھوں میں آنسو نہ دیکھوں۔۔۔ "اسکے آنکھوں پر اپنا لب رکھتا اسے وارن کر رہا تھا۔

"یہ سب میرے لیے ہے۔"آیت ستائش سے دیکھتی ہوئی بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پاگل ہوں کیا یہ سب تو میں نے گلابو کے لیے کیا ہے۔ "خزیمہ فاصلوں کو سمیٹا اسکی طرف بڑھا تھا۔ آیت پہلے خفگی سے پھر مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

"میرے پیارے کیپٹن تمہاری منکوحہ اتنی بھی بیوقوف نہیں ہے۔"آیت اسکا گریبان پکڑتی ہوئی بولی تھی۔

"اچھا جی پر مجھے تو لگا تھا۔ "اپنی پیشانی کے ساتھ اسکی پیشانی ٹکراتا ہویا بولا تھا۔

"اوپس ظالم۔۔۔ "آیت پیشانی مسلتی خفگی سے بولی تھی۔

"مجھے یقین نہیں آرہاہے۔ "آیت دائیں جانب دیکھتی ہوئی بولی جہاں اسکا نام لکھا ہوا ہے یہ اسکا سب خوبصورت برتھ ڈے ہو گا۔

"مسز خزیمہ ملک یقین کرلیں۔ "خزیمہ نے خمار آلودہ لہجے میں کہا تھا۔

آیت نظریں اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی تھی جہاں ڈھیروں جذبے سمٹ آئیں تھے۔

تیز ہوا آیت کے بالوں کے ساتھ اٹھکیلیاں کررہی تھیں۔آیت اپنے انگلیوں کے پوروں سے آنکھوں میں آتے بال ہٹانے لگی تھی۔

"تمہارا برتھ ڈے۔۔۔"اسے کیک کے پاس لے جاتا ہوا نرم لہجے میں بولنے لگا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں کل سے سوچ رہی تھی ساتھ ناراض بھی ہو گئی تھی کہ تمہیں میرا برتھ ڈے یاد نہیں۔۔ سچ بتاؤں تو رات میں کال بھی اسی غصے کی وجہ سے کیا تھا۔ "کیک کو دیکھتی آیت نے اس سے کہا تھا خزیمہ نرم مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا تھا۔

"میں اس دن کیسے بھول سکتا ہوں جب تم ہمیشہ کے لیے میرے بخت میں لکھ دی گئی تھی۔ "اسکے ہاتھ میں پتلی چھوٹی سی چھوڑی پکڑاتا ہولے سے بولا تھا۔آیت خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"ہیپی برتھ ڈے اینڈ ہیپی ائے نیورسی آف نکاح۔۔ "کیک کو کٹ کرکے اسکے منہ میں ڈالتا ہوا سرگوشی نما آواز میں اسکے کان کے قریب ہوکر بولا ساتھ اسکے رخسار پر اپنے دہکتے لمس سے اسکا چہرہ جھلسا گیا تھا۔

"کچھ کہو۔۔ "اسے مسلسل دیکھتا پاکر نرمی سے بولا۔۔۔

"تھینکیو۔۔۔"آیت نے ہولے سے کہہ کر اپنا سر اسکے شانے پر رکھ دیا تھا۔

"میں کچھ اور اکسپیٹ کررہا تھا۔ "خزیمہ کے بیچارگی بھرے لہجے پر آیت نے سر اٹھائے مسکرا کر اسے دیکھا تھا پھر آہستہ آواز میں بولی تھی۔ "آئے لو یو۔۔۔"

"آئے لو یو سو مچ۔ "خزیمہ اسکے آنکھوں پر ہونٹ رکھ کر گہرے انداز میں کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نرمی سے الگ کرتا اپنے جیب میں ہاتھ ڈالنے لگا تھا۔

آیت نے آبرو اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔

"تمہار برتھ گفٹ کے لیے مجھے یہی ٹھیک لگا ائی ہوپ تمہیں پسند آیئے گا۔۔ "سنہرے رنگ کی دبی نکالتا کندھا اچکا کر بولا تھا آیت ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔

دبی کے کھلتے ہی آیت ششدر رہ گئی تھی۔

نیلے رنگ کی انگوٹھی لیئے وہ اب اسکے سامنے ریت پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا۔خزیمہ چہرہ اپر اٹھائے اپنے محبوب کو دیکھنے لگا تھا جو اسکا عشق اسکا جنون تھی نرم مسکراہٹ سے نوازتا کہنے لگا تھا۔

"آیت تم میرا عشق میرا جنون میری زندگی ، تمہاری بنا تمہارا خزیم ادھورہ ہے خود کو میری زندگی سے کبھی الگ مت کرنا ہمیشہ ساتھ رہنا پاس رہنا۔۔"خزیمہ انگھوٹھی سامنے کیے بول رہا تھا لب مسکرا رہیں تھے اور آنکھیں انکا بھر پور ساتھ دیں رہی تھیں۔

آیت خود فلک پر محسوس کررہی تھی۔ زندگی اس طرح اس پر مہربان ہو گی اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔ وہ جھکا تھا جو صرف لفظوں سے نہیں اپنے عمل سے بھی اپنی محبت

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کا ثبوت دیتا تھا۔انسان صرف اس شخص کے سامنے جھکتا ہے جس کے دل دھڑکتا ہے جس کے نام پر دھڑکنیں رقص کرتی ہیں۔ خزیمہ ملک بھی جھکا تھا اپنے عشق کے سامنے۔۔۔

"تم الگ ہونا بھی کون چاہتا ہے۔ تمہارے ہونے سے ہی تو میری سانسیں ہیں۔ہر بار تمہارا اظہار مجھے ساتوں فلک کے اپر پہنچا دیتا ہے میں خود دنیا کی سب سے لکی لڑکی سمجھنے لگتی ہوں۔ تھینکیو سو مچ یہ میک مائے لائف ہپی اینڈ بیوٹیفل۔۔۔یو آر مائے سوئل سیور۔۔۔ "

اپنا ہاتھ آگے کرتی اسکے ہتھیلی پر رکھ دی تھی۔

اسکے دل افروز اظہار خزیمہ اسکی طرف ایک دلفریب مسکراہٹ نوازتا انگوٹھی پہنانے لگا تھا۔کھڑا ہوا اور آیت کا ہاتھ پکڑتا دیکھنے لگا تھا۔

"اب خوبصورت ہوگئی ہے۔۔۔"خزیمہ ستائش لہجے میں بولا تھا آیت کے سرخ و سفید رنگ کے ہاتھوں میں نیلا ہیرا جگمگانے لگا تھا۔آءت کے ہاتھوں میں آنے کے بعد وہ مذید پرکشش اور قیمتی دکھائی دے رہا تھا۔اس کی زینت بڑھ گئی تھی۔

آیت نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"تھینکیو سو مچ خزیم۔۔۔ "بولتے ہوئے دو موتی ٹوٹ کر اسکے خسار پر گر گئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"منا بھی کیا ہے مجھے ان آنکھوں آنسو نہیں پسند۔۔۔ "خزیم۔ اپنی انگلیاں آیت کے رخسار کے آنسو کو چنتا خفگی بولا تھا۔آیت اسکے لمس پر آنکھیں بند کرگئی تھی خزیمہ کی خوشبو آیت کے نتھنوں کے اندر جاکے اسکے شےرگ میں سمارہی تھی۔

خزیمہ اسے اپنے باہوں میں سمائے ہوئے تھا۔ آیت کی پیشانی خزیمہ کے سینے پر تھی ایک اسکے سینے پر رکھی ہوئی تھی۔ آیت کی دھڑکنیں بےترتیب ہو رہی تھی۔

دونوں اطراف سے بیگانہ خود کی قربت کو محسوس کررہی تھے۔ آیت آنکھیں بند کیئے اسکے سینے پر سر رکھے خود محفوظ محسوس کررہی تھی ایک روحانی سکون اسکے رگوبہ پے اترتا ہوا محسوس ہورہا تھا۔

دونوں اس رات کا حصہ لگ رہیں تھے سنائی دے رہا تھا تو صرف لہروں کا شور اور ان کے بیچ کی خاموشی میں دھڑکتے دل کی دھڑکن۔۔۔۔جو محو گفتگو تھے۔

دفعتاً کچھ گیلا گیلا سا دونوں کے چہرے پر پڑنے کی وجہ سے ان دونوں کے درمیان حائل سحر کو توڑ گیا تھا۔ خزیمہ کر اٹھا کر اپر آسمان کو دیکھا تھا جو برسنے کو تیار تھا بلکل اسی طرح جس طرح بن دونوں کے درمیان محبت کی بارش ہورہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آیت اسکے سینے سے سر اٹھاتی آنکھیں بند کر کے آسمان کی طرف چہرہ کرچکی تھی۔ بارش کے ننھے ننھے قطرے اسے سکون بخش رہیں تھی۔

خزیمہ اسکے اپر اٹھے بند آنکھ کے خوبصورت چہرے کو دیکھتا جھک کر اپنا چہرہ اسکے بے حد قریب لے گیا تھا اسکے قریب تر چہرے نے آیت کے چہرے پر آتے قطروں میں سرحد لاحق کر دیئے تھے۔ آنکھیں کھولتی آیت نے دہک کر اسے دیکھا تھا چہرے کے درمیان صرف ذرا سا فاصلہ تھا اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو خزیمہ نے اپنے لبوں سے چھوا تھا آیت بڑھتی رکتی سانسوں کے درمیان سمٹ کر رہ گئی تھی۔

"خزیم۔۔ "آیت پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان اپنا چہرہ اسکے سینے میں دربارہ چھپا دیا تھا۔

"بولو جانِ خزیم۔۔ "خزیمہ نے اسکے گرد بازوں حائل کرتا ہوا گمبھیر لہجے میں بولا تھا۔

"من عاشقِ چشم مست یارِ استم۔۔"اپنا چہرہ ذرا کا ذرا اپر کرتی اسکے آنکھوں پر اپنے لب رکھتی جلدی سے بول کر چہرہ اسکے سانوں میں چھپا گئی تھی۔خزیمہ سرشار سا ہوتا اسے بھینچ کر اپنے چھپا گیا تھا۔

"ویسے اسکا مطلب کیا تھا۔۔۔ "کچھ دیر بعد خزیمہ نے اس سے پوچھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میرے لیے گانا گائے۔۔۔ "اسکے بات کو نظر انداز کرتی اس سے دور ہوتے ہوئیں آیت نے اپنی فرمائیش کی تھی۔ خزیمہ مسکراتا ہوا اسکے صبیح چہرے کو دیکھنے لگا تھا۔

"اوکے۔۔۔۔ ایک منٹ۔۔۔۔ "اپنے فون سے میوزک اوپن کرتا اسے دیکھنا لگا تھا جو مسکراتی آنکھوں سے منتظر تھی۔

فون کو جیب میں ڈالتا خزیمہ آیت کو کمر کے پکڑ کر اپنے قریب کرتا ہوا اسکا ایک ہاتھ اپنے کندھے پر رکھ کر ذرا ذرا سا ہلنے لگا تھا۔ آیت مسرور سی یہ سب انجوائے کررہی تھی۔

بوند بوند میں

گم سا ہے

یہ ساون بھی تو

تم سا ہے۔

اک اجنبی احساس ہے

کچھ نیا

کچھ خاص ہے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

قصور یہ سارا

موسم کا ہے۔

گانا اس حسین منظر کی عکاسی کر رہا تھا جس کا حصہ آیت اور خزیمہ تھے۔

خزیمہ نے ایک ہاتھ کمر پر رکھا اور آیت کو گھمانے لگا, سمندر کی موجیں تیز ہورہی تھیں و ہوا کے جھونکے ان کے چہرے پر بوسے دے رہے تھے اور بارش کی بوندیں انہیں سیراب کر رہیں تھیں

بوند بوندمیں

گم سا ہے

یہ ساون بھی تو

تم سا ہے۔

چلنے دو من مرضیاں

ہونے دو گستاخیاں

پھر کہاں یہ فرصتیں

پھر کہاں نزدیکیاں۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خزیمہ نے جھٹکے سے اسے اپنے قریب کر لیا آیت کے لئے اس سے خوبصورت منظر کوئی نہیں ہو سکتا تھا اپنے چاہنے والے کے سنگ ایک خوبصورت ترین رات , پسندیدہ انسان پسندیدہ منتظر پسندیدہ موسم ہر چیز پرفیکٹ تھی وہ خوشنصیب تھی کیونکہ پرفیکشن کسی کسی کے نصیب میں آتی ہے۔

کہہ دو تم بھی کہیں

لاپتا تو نہیں

دل تمہارا بھی تو کچھ

چاہتا تو نہیں۔

بوند بوند میں

گم سا ہے

یہ ساون بھی تو

تم سا ہے۔

گیلی ریت پر دونوں کے پاؤں کے نشاں ثبت ہوتے اور بارش انہیں پھر سے مٹا دیتی۔

..دونوں پوری طرح بھیگ چکے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آیت میرا خیال ہے اب واپس چلنا چاہیے۔"بارش کی تیزی کو دیکھتے ہوئے خزیمہ نے نرمی سے اس سے کہا تھا۔

لیکن خزیم تم نے یہ اچھا نہیں کیارات میں یہاں آئے۔ "آیت کے چہرے پر اداسی کے سائے تھے , خزیمہ فون جیب میں ڈالتا آیت کا ہاتھ پکڑے چلنے لگا تھا۔

,مجھے اس سے بہترین جگہ نہیں ملی اسی لئے , خزیمہ شانے اچکاتا ہوا بولا تھا".. اور ویسے بھی تمہیں صبح سے منہ پھولا کر بیٹھی ہو اوپر سے امپورٹینٹ کیس بھی تو تھا تمہارا۔۔۔"خزیمہ تیکھی مسکراہٹ سے اسکی غلطی یاد کرا رہا تھا۔آیت ایک آنکھ بند کرتی معذرت خواہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھی خزیمہ اسکا خوبصورت چہرہ دیکھ رہ گیا تھا۔

ہم یہاں پھر سے آئیں گے۔"آیت اجازت طلب نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی تھی۔

"ڈن ضرور آئیں گے۔ "خزیمہ اس کی آنکھوں میں دیکھتاہو ابولا تھا۔

"اب چلیں "خزیم مسکرایا تو میں ڈمپگ نمایاں ہوا تھا۔

آیت مسکرا کر اثبات میں سر ہلائے چلنے گئی تھی۔

آیت چہرہ موڑ کر اس حسین رات کو دیکھے گئی دل جانے سے انکاری تھالیکن وہ خزیمہ کو انکار نہیں کرناچاہتی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کار میں آ کر بیٹھے تو سردی کا احساس ہونے لگا تھا خزیمہ نے ہیٹر اون کیا اور کار کو چلانے لگا تھا آیت نے چہرہ ونڈو کھڑی سے باہر جھانک کر اس منظر کو دیکھا جو اسکی زندگی سب سے حسین لمحوں میں لکھ دیا گیا تھا۔

"خزیم تیز چلانا۔۔۔"آنکھوں کو سیٹ سے ٹیکا کر آنکھیں بند کرتی آیت نے جمائی روکتے ہوئے کہا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ "اس پر ایک مسکراتی نظر ڈالتا خزیمہ اثبات میں گردن ہلا کر بولا تھا۔

کار سے باہر نکل کر اس نے آیت کی سائیڈ کا دوڑ اوپن کر کے اسکے شانے کو ہلا کر اسے جگایا جو پورے راستے سوتے رہی تھی۔

"ہوں۔"آنکھیں میچ کر کھولے آیت نے کہا تھا۔

"گھر آگیا میڈم۔۔۔"خزیمہ نے شرارت سے اسکا ناک دباتا ہوا بولا تھا۔

"اوپس۔۔۔ اچھا۔۔"اپنی ناک مسلتی خفگی سے باہر نکلی تھی۔

"کہاں میڈم بائے تو بول دو۔۔۔ "اسے ویسے ہی اندر جاتا دیکھ خزیمہ اسکی کلائی پکڑ کر کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"خداحافظ خزیمہ جی۔۔ "آیت اب مکمل ہوش میں آگئی تھی اس لیے اپنی کلائی چھڑاتی آنکھیں پٹپٹا کر بولی تھی۔

"واٹ۔۔۔"

"یس۔۔۔"اسکے حیرت سے بولے لفظ پر آیت نے چڑھا کر کہتی اس سے کچھ دور ہو گئی تھی۔

"ویسے ایک بات بتاؤں۔۔۔"اس سے دور ہی کھڑی وہ کہہ رہی تھی۔ خزیمہ نے خفگی سے گھور کر ہاں میں گردن ہلائی تھی۔

"تم نا آج بہت پیارے لگ رہے تھے۔ اممم میرا مطلب لگ رہے ہو۔"اسکے گال پر اپنے ہونٹ رکھتی جلدی سے بول کر اندر بھاگ گئی تھی یہ اتنا جلدی ہو کہ خزیمہ حیران سا کھڑا رہ گیا تھا۔

"اور اب حیرت سے کھڑے مت رہو جاؤ۔۔۔"اسے ویسا ہی کھڑا دیکھ آیت نے مڑ کر کہا تھا اور اندر بڑھ گئی تھی۔

پیچھے خزیمہ کچھ پل مسکراتا اسے غائب ہوتا دیکھتا رہا تھا پھر ایک فلائنگ کس آیت کے کمرے کی بند کھڑکی پر پاس کرتا چلا گیا تھا۔

★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم ڈاکٹر جارج سے اتنا مسکرا کر کیا بات کر رہی تھی۔" ہاتھ میں لی فائل کو رکھتی پریہا نے تعجب سے اسے دیکھا تھا۔ اسد کا انداز آج کل اسے بہت لطف دیتا تھا۔

"کیوں۔۔۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔" پریہا مسکراہٹ دباتی مصنوعی حیران چہرے سے دیکھ رہی تھی۔

"وہ بس ایسے ہی۔۔۔" اسد سنبھل کر بولا تھا۔ وہ تو خود بھی نہیں جانتا تھا کہ اس نے یہ سوال کیوں کیا ہے۔

آج صبح ڈاکٹر جارج اور پریہا راؤنڈ پر تھے جب ایک مرض کو چیک کرتے ہوئے پریہا ڈاکٹر جارج کے کسی بات پر ہنسنے لگی تھی۔ یہ منظر اسد نے بڑی ناگوار نظروں سے دیکھا تھا۔

"رئیلی بس ایسے ہی یا مجھے ڈاکٹر جارج کے ساتھ دیکھ کر تمہیں جیلس ہوتی ہے۔" پریہا گہری مسکراہٹ سے زچ کرتی ہوئی بولی تھی یک لخت ہی اسد کے تاثرات سرد ہوئے تھے۔

"اور میں بھلا کیوں جیلس ہو اؤں گا۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بیکوز یو فیل ان لو وتھ می۔۔۔"پریہا نے اسکے آنکھوں میں دیکھتی ہوئی ٹھہر ٹھہر کر بولی تھی۔اسد اپنے ہاتھ سفید کوٹ کے اندر ڈالتا پریہا کو اپر سے نیچے تک دیکھنے لگا تھا۔

"ریئلی۔۔۔ پری ایک بات بتاؤ یہ سڈن تمہیں مجھ سے محبت کیسے ہو گئی۔"

"یہی بات ہے اسد سڈن نہیں ہوئی ہے۔۔ میرے دل میں تمہارے لیے جذبات شاید تب سے جب میں لفظ محبت سے روشناس بھی نہیں تھی۔"پریہا اسے دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی بولی کچھ نہیں تھی بس اسے دیکھ رہی تھی۔

"جواب دو۔۔۔ پریہا ہم اچھے دوست تھے۔۔۔"اس نے" تھے "خاصہ زور دیا تھا پریہا شاکڈ نگاہوں سے اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔

"ہم اچھے دوست ہیں اسد۔۔"پریہا نے کمزور آواز میں احتیاج کیا تھا۔

"پر تم اپنی حرکتوں سے ہماری دوستی کو ختم کرچکی ہو۔"اسد کے بات پر پریہا غصہ ضبط کرتی دانت کچکچا کر دیکھ رہی تھی۔

"ایسی کون سی حرکت کر دی میں نے جو تمہارے شانِ شایان نہیں گزرا۔۔۔"پریہا نے تیکھے چنتوں لفظوں میں دیکھ کر کہا تھا۔

اسد کچھ قدم قریب ہوتا اسے دیکھ رہا تھا جو فوراً فاصلہ بنا گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کبھی فرصت سے بتاؤں گا۔۔"اسد کے لہجے میں جانے کیا تھا پریہا نے الجھن بھری نظروں سے اسکی پشت کو گھورا تھا۔

"محبت راس نہیں آرہی ہے جناب کو۔۔ "غصے سے سلگ کر سوچا تھا۔

★★★

تیز رفتاری سے وہ بائیک چلا کم اور بھگا ذیادہ رہا تھا۔ دفتعاً اس نے بائیک کو موڑا ہی تھا جب اسکے بائیک کے پاس ایک چھوٹا سا کتا گزرا تھا کتے کو بچانے کے چکر میں اسد نے بائیک کا رخ ذرا سا موڑا تھا جب سامنے سے آتی کار کے ساتھ اسکا بائیک ٹکراتے ٹکراتے بچا تھا۔ کار میں جو بھی تھا وہ بائیک کو بچانے کے چکر کار کا رخ دوسری طرف ایک جھٹکے سے موڑ گیا تھا پر اتنے سڈن حرکت کی وجہ سے وہ کار بیلینس نہیں کر پائے جس کے نتیجے کار سیدھا سڑک کے کنارے واقع درخت سے زور دار طریقے سے ٹکرا گئی تھی۔ اسد حواس باختگی سے بائیک سے اتر کر کار کے پاس بھاگا تھا۔ کار کی آگے حالت بہت خراب ہوچکی تھی۔ کار میں جو بھی تھا اسکا سر بری طرح متاثر ہوا تھا خون کی تیزی سے بہتے دیکھ اسد نے کار کے ونڈو اسکرین کو توڑ کر کار دروازے کو اوپن کیا تھا۔ کار میں موجود شخص کو سیدھا کرتے ہی وہ ساکت و جامد تصویر بنا کئی پل ڈھونڈلے آنکھوں سے کھڑا رہ گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تیز تیز قدموں سے وہ ہسپتال کے کوریڈور میں بھاگتے ہوئے چل رہا تھا۔چہرے پر پریشانی صاف واضح تھی۔کمپاؤنڈر سے پوچھتا وہ سیدھا وہاں بھاگا تھا جہاں وہ سر ہاتھوں میں گرائے ساکت بیٹھا تھا۔

"اسد۔۔۔"اس نے صرف نام ہی لیا تھا جب اسد سیدھا اسکے گلے لگ کر اسے ساکت کر گیا تھا۔

"خزیم بھائی میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا سب اچانک ہی ہوگیا۔۔ مجھے نہیں معلوم یہ سب کیسے ہوا پر میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا ۔۔۔ میں تو بس اس کتے کو بچانے کے چکر میں بائیک کو موڑا پر مجھے ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہاں ۔۔ وہاں بابا آجائیں گے۔۔"اسد روانی سے بولنے لگا تھا۔ وہ ہولے ہولے کانپ بھی رہا تھا خزیمہ نے اس تھپک کر بیٹھایا تھا۔"بھائی انہیں کچھ ہو گا تو نہیں نہ ۔۔۔ وہ میرے پاس کتنے بار آئے۔۔۔ کتنی بار انہوں نے مجھے بیٹا کہا۔۔ پر میں اپنی آنا ہمیشہ انہیں سخت سناتا انہیں ذلیل کرتا ہے۔۔۔ اگر آج انہیں کچھ ہوگیا تو میں بھی مر جاؤں گا بھائی۔۔۔ میں نے کبھی ان کے لیے برا نہیں سوچا ہاں میں مانتا میں نے نفرت کی پر کبھی بدعا نہیں دی بھائی میرا دل کانپ رہا اگر انہیں کچھ ہوگیا تو میں امی کو کیا چہرہ دیکھاؤ گا کہ میں نے انکے شوہر کا قتل کر دیا۔۔ اور آفتاب وہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تو مجھے ہی برا سمجھے گا یہی سوچے گا کہ میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا پر بھائی سچی میں نے کبھی ایسا نہیں چاہا ہے میں تو تڑپ رہا ہوں انکے گلے لگنے کے لیے۔۔۔ خزیم بھائی میں کروں۔۔۔ اگر انہیں کچھ ہوگیا تو میں مر جاؤں میں کسی کو چہرہ نہیں دکھا پاؤں گا۔۔۔"اسد ہولے ہولے کانپ کر بول رہا تھا خزیمہ نے ترس بھری نظروں سے اسے دیکھا کیسی بہکی بہکی باتیں کرتے ہوئے وہ کوئی پاگل ہی گمان ہورہا تھا۔

"کیسی بہکی بہکی باتیں کررہے ہو۔۔۔ کچھ نہیں ہوگا انکل کو اور تم کچھ بھی جان کر نہیں کیا ہے۔۔۔ بے فکر انکل ٹھیک ہوجائے گے۔۔۔ ریلیکس بیٹھو ۔۔۔۔ اور ہمت کرو۔۔۔ "

خزیمہ اسے ڈانٹ کر خاموش کراتا آئی سی یو کو دیکھ رہا تھا جہاں آپریشن ہورہا تھا۔

"آیت کیا ہوا انکل ٹھیک تو ہیں۔۔"آپریشن تھیٹر سے جلدی سے نکلتی آیت کو دیکھ کر دونوں بھاگ کر وہاں پہنچے تھے۔آیت دونوں کو تذبذب سی دیکھنے لگی تھی۔

"انکل کا خون بہت ضائع ہوگیا ہمیں جلد از جلد ان کے لیے خون ارینج کرنا ہے۔"

"تو کرو نا اب تم سب رکے کیوں ہو۔"اسد کے زور دار تیز لہجے میں کہنے پر آیت نے سخت نظروں سے اسے گھورا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہم ارینج کر رہے ہیں۔۔۔ پر ہمارے پاس اسٹاک کم ہے ہمیں اور خون کی سخت ضرورت ہے۔"آیت جلدی جلدی کہ رہی تھی اندر آپریشن ابھی بھی ہورہا تھا۔"عمر کے اس تقاضے میں خون کا اتنا ضائع ہوجانا ان کی زندگی خطرے میں ڈال سکتی ہے۔ ان کی سچویشن بہت سیریس سے ہمیں خون کی اشد ضرورت ہے۔"آیت پروفیشنل لہجے میں بات کر رہی تھی۔

"تو میں دیتا ہوں نا۔۔۔ چلو۔۔" اسد نے شدتِ گریہ سے سرخ آنکھوں سے کہا تھا۔

ولید اور حمنہ کے ساتھ مسٹر اینڈ مسز نصرالدین بھی آگئی تھی۔پریہا اور آیت سینئیر ڈاکٹرز کے ساتھ از آ اسسٹنٹ آپریشن میں شامل تھی۔

اسد کے حواس باختگی کے ساتھ خالد راجپوت کو ہسپتال میں لیئے داخل ہوتا دیکھ پریہا اور آیت جو جارہی تھی۔ حیران پریشان ہوتی اسکے پاس بھاگی تھی۔اسد کی حالت کو مدنظر رکھ کر آیت نے سب سے پہلے خزیمہ کو فون کر کے بلایا تھا۔ ارجینٹ آپریشن تھیٹر میں خالد راجپوت کو لیے جایا گیا تھا۔ اسد اس حالت میں نہیں تھا کہ اسے آپریشن میں شامل کہا جاتا۔

کچھ دیر میں اسد اپنا خون دیتا آگیا تھا۔کنڈیشن سیریس تھی پر خطرے سے باہر آگئے تھے۔ خزیمہ نے آفتاب کو کال کرکے یہاں کی سچویشن سے آگاہ کردیا تھا۔ ایک پل کے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لیے آفتاب بت بن گیا تھا۔اسکا دل ڈوب کر ابھر رہا تھا۔ اموٹینٹ کیس کے سلسلے میں وہ جارہا تھا پر اب بد حواسی میں ریٹرن ہوتا جلد از جلد لندن جانے کی تیاری کرنے لگا تھا۔ ماں بچپن میں ہی چلی گئی تھی باپ نے ماں باپ دونوں بن کر پالہ تھا۔ ہمیشہ ہر مسلے میں جب بھی وہ پریشان ہوتا خالد راجپوت اسکی رہنمائی کرتے تھے۔وہ ایک اچھے دوست اچھے باپ تھے۔ آفتاب فخر سے انہیں اپنا باپ کہتا تھا۔غلطی ہر کسی سے ہوتا ہے پر اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ برا ہے۔۔۔ اور خالد راجپوت برے نہیں تھے۔

مریم حیران سی اپنے بھائی کو راتوں رات لندن جاتا ہوا سن کر پریشان ہوگئی تھی پر آفتاب نے بہت ضبط سے اسے خود کے سینے سے لگا کر تصلی دی تھی کہ" سب ٹھیک ہے۔۔ کچھ کام ہے تبھی وہ جارہا ہے۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"

"پتا نہیں بھائی صبح سے دل میں وسوسے آرہے ہیں۔۔ بابا تو ٹھیک ہے ناں۔۔۔ ان سے میری بات بھی نہیں ہوئی ہے۔۔ "مریم کے پریشان چہرے سے کہنے پر آفتاب نے ضبط کر کے اسکا سر چوما تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"صرف تمہارا وہم ہے چندا میں وہاں پہنچ کر تمہاری بات ضرور کروا دوں ۔۔ ٹھیک ہے۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔۔ " اسے تصلی دیتا اور گھر کی نگرانی بڑھاتا سب خاص ہدایت دیتا چلا گیا تھا۔

اسد کے خون دینے کے بعد انکی کنڈیشن اسٹیبلش ہوگئی تھی۔ البتہ ہوش ابھی بھی نہیں آیا تھا۔

آفتاب کو پہنچتے پہنچتے صبح ہوجانی تھی۔

کومل کو پتا لگتے ہی وہ بھاگی بھاگی آئیں تھی۔

اذیت دکھ تکلیف کرب سے وہ اپنے سامنے بے حس و حرکت اس شخص کو دیکھ رہیں تھی۔ جن کے لیے انہوں نے اپنا گھر تک چھوڑ دیا تھا۔جن کی محبت آج بھی دل میں لہو بن کر دوڑ رہی تھی۔ اتنی سالوں کے ریاضیت کا پھل انہیں ملنے والا پر اب قسمت کی یہ ستم ضرفی۔۔ آفتاب سے آخری ملاقات انہیں نہیں بھولتا ہے۔۔۔

"تم آخر بار بار کیوں ملنے چلے آتے ہو۔۔۔ جب ہمارا جواب جانتے ہو۔۔۔ " انہیں سخت لہجے میں درشتگی سے کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں محض چھ سال کا تھا جب میری والدہ انتقال ہوئی تھی۔ جانتی ہیں انہوں نے اپنے آخری سمے میں مجھ سے کیا کہا تھا۔انہوں نے کہا تھا" بیٹا انسان کا کیا اسے دنیا میں ہی کاٹنا پڑتا ہے۔ میں نے یہ جانتے ہوئے کے خالد کسی اور سے محبت کرتے ہیں انہیں زبردستی اپنا بنانے کے لیے انہیں انکی محبت سے دور کردیا۔۔۔ اور دیکھو آج اللہ پاک مجھے تم سب سے دور کر رہا ہے۔ تم سب کو میری ضرورت ہے پر میں چاہ کر بھی تم سب کے ساتھ نہیں رہ سکتی ۔۔۔۔ شاید یہ کسی کی بدعا ہے۔۔ ہاں بلکل ہے میں نے گھر برباد کیا مجھے اسکی سزا مل رہی ہے۔۔۔ میں بس اتنا چاہتی ہوں جو خطا مجھ سے ہوئی ہے تم اسکا مدوار کرنا۔ "
آفتاب نے اداس مسکراہٹ سے انہیں دیکھا تھا۔"میں تب انکی بات نہیں سمجھ سکا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہی ہیں پر لفظ" بدعا "سن کر میرے ننہے دماغ پر بہت برا اثر ہوا تھا تب مجھے اس شخص سے سخت نفرت محسوس ہوئی تھی جس کی بدعا نے مجھ سے میری ماں چھین لی۔۔۔۔ "آفتاب کہتا ہوا پھر ہنس دیا تھا پر اسکی ہنسی میں اذیت تھی دکھ تھا۔
"بابا آپ کو بہت سالوں سے ڈھونڈ رہے تھے شاید رسائی بھی حاصل کر لیتے پر آپ ان سے ملنے کی روادار ہی نہیں تھی۔ جب میں باشعور ہوا اچھے غلط سے واسطہ پڑا تب سمجھ میں آیا ماما نے کیا کہا تھا اسکا کیا مطلب تھا۔ تب میرے دل نہ آپ کے لیے نفرت تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اور نہ ہی محبت ۔۔۔ پر جب میں نے پہلی بار آپ کو دیکھا تو مجھے ایسا لگا جیسے میری ماما میرے سامنے ہو۔۔۔ آپ کے اندر سے مجھے میری ماما کی خوشبو آتی ہے۔۔ آپ میرے لیے قابلِ احترام ہے۔۔۔۔"

"مجھے انتظار رہے گا آپ کے فیصلے کا۔۔۔" کھڑا ہوتا وہ کومل کو بے بس کر چکا تھا۔

کومل دیر رات تک اسکی باتیں سوچتی رو دیتی تھی۔ قسمت بھی کیا عجیب کھیل کھیلتی ہے نہ۔۔ پل میں تولہ پل میں ماشہ۔۔۔

ایک پرفیکٹ فیصلہ کر کے انہیں اپنا ہلکا پھلکا محسوس ہونے لگا تھا۔ وہی سب کے لیے صحیح تھا۔اگر انکی قسمت میں خوشیاں اتنے دیر سے لکھی تھی تو انہیں قبول کرنے میں بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔

اسد جب انہوں نے کہا اپنا فیصلہ بتایا تو انہیں جس بات کا یقین تھا وہی ہوا وہ سخت بد ظن اور ناراض ہو گیا تھا۔

اور جب یہ بات انہوں نے آفتاب سے کی تو اسکے خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ وہ جلد لندن انہیں لینے آنے کا کہہ بہت خوش اور بیقرار تھا یہ باتیں ان سب نے خالد راجپوت کے چھپایا ہوا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ لندن آتا اس سے پہلے ہی اس حادثے نے سب کو غمگین کر دیا تھا۔

اپنا ہاتھ ہولے سے انکے پتی کئے ہاتھ پر رکھتی کئی آنسو انکے دامن میں گر کر جذب ہو گئے تھے۔

"تم جب مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے نہ تب کتنی اذیت کتنی تکلیف سہی ہے میں تمہیں بتا نہیں سکتی۔۔۔ تم تو چلے گئے پر مجھے تنہاء بے یارومددگار چھوڑ گئے۔۔۔ ہر پل ہر لمحہ کس خلش میں بیتایا ہے میں چاہتی ہوں تم سنو۔۔ بنا میری تکلیف میرا درد بانٹے کہیں جانے کے بارے میں سوچنا بھی نہیں۔۔۔ تم سن رہے ہو نا میں کہہ رہی ہوں۔۔ سن رہے ہو نا۔۔۔"ان کے ہاتھ پر اپنا ماتھا رکھتی سسک اٹھی تھی۔باہر گلاس ونڈو سے اسد آنکھیں بند کرتا اندر کا منظر دیکھ رہا تھا۔آفتاب کو صبح تک پہنچنا تھا اور وہ یہی سوچ رہا تھا کہ اس سے نظریں کیسے ملائے گا۔اپنا آپ اسے بہت چھوٹا محسوس ہورہا تھا۔دکھ تکلیف در اذیت شرمندگی پسماندگی یک ساتھ ہاوی ہورہے تھے۔

آپریشن سکسیس فل رہا تھا۔ انہیں کچھ دیر میں روم میں بھی شفٹ کر دیا گیا تھا پر ہوش انہیں صبح تک ہی آنا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پریہا وارڈ سے نکل کر اپنا آپریشن میں پہنا کور ڈریس اتار کر خاموش حزن و ملال سے کھڑے اسد کے پاس آگئی تھی۔

"ہی از فائن اسد۔۔۔ ان کی کنڈیشن اب بہت اچھی اور انشاءاللہ صبح تک ہوش بھی آجائے گا۔" پریہا نرمی سے کہہ رہی تھی جب اچانک ہوئے افتاد پر بوکھلا گئی تھی۔

اسد ایک جھٹکے میں اسکے گلے لگ چکہ تھا۔ اور جس طرح وہ رو کر بچوں کی طرح بول رہا تھا۔ پریہا کے دل میں ٹھیس سی اٹھ گئی تھی۔ اسکا کندھا اسد کے آنکھوں نے نم کردیا تھا آج سے پہلے کبھی اس نے اسد کو اسطرح روتے نہیں دیکھا تھا۔اسکا بھی رو دیا تھا۔ جس سے وہ محبت کرتی ہے جسے اپنا محبوب مانتی اسکے آنکھوں کے آنسو کو وہ کیسے برداشت کر سکتی تھی۔ اسد جس طرح کی باتیں کررہا تھا پریہا تڑپ گئی تھی۔وہ واقع اسے اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔

"اسد بات سنو انکل کو کچھ نہیں ہوا تم کچھ نہیں کیا وہ کیا یہاں موجود کوئی بھی شخص تمہیں قصوروار نہیں کہتا اپنے دل ایسے خیالات نکال دو۔۔ اور تمہیں تو خوش ہونا چاہیے تمہارے بابا ٹھیک ہیں۔۔۔ للہ پاک شکریہ ادا کرو اس نے انہیں اور زندگی عطا کی۔ اور اب تم بھی سب کچھ بھلا کر انہیں سچے دل سے معاف کر دینا۔۔ تم نے دیکھا نا آنٹی کتنا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پیار کرتی ہیں انکل سے اس لیے ان کی خوشی کے لیے خود کے دل کو وسیع بناؤ۔۔۔ تم خوشنصیب ہو تمہارے پاس ہیں دونوں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جن پاس ہوتے ہوئے کوئی نہیں ہوتا۔۔۔اور اب اس طرح روؤ نہیں میں تمہیں روتا ہوا نہیں دیکھ سکتی۔"آخری کی بات اس نے قدر دھیرے سے کہا تھا۔ اسد خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔پریہا سے الگ تو ہوگیا تھا پر ہاتھ ابھی بھی پکڑا ہوا تھا۔

کچھ پل اسد کے ساتھ بیتاتی اسے زبردستی جوس پلاکر جس میں سکون کی دوا شامل تھی۔ اسے سکون سے بیڈ پر سونے کا کہہ کر باہر جانے لگی تھی جب اسد اسکا ہاتھ پکڑ کر روک چکا تھا۔

"یہیں رہو کہیں مت جاؤ پلیز۔۔۔ مجھے چھوڑ کر کہیں مت جانا۔۔۔ "غنودی میں جاتے وہ ذرا ذرا سی آنکھیں کھول کر بولتا نیند کی آغوش میں چلا گیا تھا۔ہاتھ پر اسکی پکڑ بھی ڈھیلی ہوگئی تھی۔پریہا اسکا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑتی وہیں چیڑ پر بیٹھ گئی تھی۔

"میں تمہیں کبھی بھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔ وعدہ رہا۔۔" اسکے کو ہلکا سا دباتی نم آنکھوں سے بول رہی تھی۔

★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں تمہیں روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا اس لیے پلیز مت روؤ۔"حمنہ کے نم آنکھیں اور سرخ چہرہ دیکھ کر ولید خفگی سے کہہ رہا تھا۔

"ولید یہ سب میرے ہی دوستوں کے ساتھ کیوں ہوتا ہے۔۔ پہلے پریہا پھر آیت اور اب اسد۔۔۔ " نم آنکھیں اٹھا کر وہ ولید کو دیکھنے لگی تھی ولید نرمی اسے اپنے ساتھ لگا گیا تھا۔"مجھے ان سب کے لیے بہت دکھ ہورہا ہے۔ ان سب کی قسمت میں سب کچھ اچھا ہو گا۔"

"حمنہ ان سب پر یہ آزمائش ہے اور للہ سب کو آزماتا ہے کسی دے اور کسی سے لے کر۔۔۔ ہمیں ان کے لیے دعا کرنی چاہیے خدا ان سب کی زندگی کو سہل کرے۔"

"اور دیکھو نقصان تھوڑی ہوا شاید ان سب کوئی حکمت ہو۔ اس حادثے کے بعد تم نے اسد کو دیکھا کس طرح وہ تڑپ رہا تھا پہلے تو وہ ان کی شکل تک دیکھنے کا روادار نہیں تھا پر اب کیسے ان کے لیے دعا کررہا ہے۔ اسکے دل میں جو میل تھا نفرت سب اس حادثے کے ساتھ دھو گیا۔۔۔"

ولید نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔ حمنہ اثبات میں گردن ہلاتی اسکے بات پر متفق دکھائی دے رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تو اب رونا نہیں ۔۔۔ انکے لیے دعا کرو ۔۔ خدا ان سب کی زندگی کو خوشیوں سے بھر دے۔"

"آمین انشاءاللہ۔۔۔"

"کیا ہوا ایسے کیوں بیٹھے ہو۔"آیت ہاتھ میں کافی کا کپ لیے خزیمہ کے پاس بیٹھتی بول تھی ساتھ ایک کافی کا کپ اسکی طرف بھی کری تھی۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی۔"کافی کا کپ پکڑتا اس نے کندھا اچکا کا دھیرے سے مسکا کر کہا تھا۔

"تو ایسے منہ کیوں بنا ہوا ہے۔"آیت کے بولنے پر خزیمہ کپ لبوں پر لگاتا اسے گھور رہا تھا۔

"اچھا اچھا اب گھورنا بند کرو ۔۔" آیت کپ کے سطح پر انگلی پھیر رہی تھی۔

"انکل کے لیے پریشان ہو۔"خزیمہ نے گردن ہلا کر ہاں کہا تھا۔

"ٹینشن مت لو اب انکی حالت بہت بہتر ہے اور صبح تک وہ ہوش میں بھی آجائیں گے۔"

"انشاءاللہ۔۔۔ " خزیمہ گہری سانس لیتا ہوا بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہ زندگی بھی کتنی عجیب ہے نا کب ساتھ چھوڑ دے کوئی نہیں جانتا۔۔۔ ہم اپنی آنا گھمنڈ اور تکبر میں اتنے آگے نکل جاتے ہیں ۔۔ یہ تک بھول جاتے ہیں کہ کبھی مرنا بھی ہے اور خدا کے پاس بھی جانا ہے۔"

"اپنے ہاتھوں سے اپنے پیاروں کو تکلیف دیتے ہیں انکی دل آزاری کرتے ہیں۔ اپنی خوشی کے لیے کسی اور کو تباہ کر دیتے ہیں۔"

"رشتوں میں جب آنا آجاتی ہے نہ تو انہیں دمک لگ جاتا ہے جو دھیرے دھیرے ہماری جڑوں کو ختم کرنا شروع کر دیتا ہے۔"

"زندگی کی خوبصورتی رشتوں سے ہے اور رشتے تب ہی قائم رہتے ہیں جب ہم ایک ہلکی سی مسکراہٹ اور ہلکی سی معذرت سے سب کچھ نظرانداز کر دیتے ہیں۔"

"موت برحق ہے اور زندگی جیتی جاگتی حقیقت اور امید زندگی کی روح ۔۔ ہمیں زندگی سے امید کو کبھی نہیں نکالنا چاہیے کیونکہ ایک وقت ضرور آتا جب سب کچھ ٹھیک ہونا ہوتا ہے۔ اور وقت وہ اپنے صحیح وقت پر ہی آنا ہوتا ہے۔ اور اس وقت کو ہماری تقدیر مقرر کرتی ہے۔"

"صبر اور شکر ادا کرتے رہا کریں ان دونوں کا پھل بہت میٹھا ہوتا ہے۔"

★★★

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اب کیسے ہیں وہ۔۔۔"آفتاب پہنچتے ساتھ ہسپتال آیا تھا۔ وہاں سب موجود تھے ولید اور حمنہ اور مسٹر اینڈ مسز نصرالدین کو رات میں ہی خزیمہ اور آیت بے فکر کر کے بھیج دیا تھا ہسپتال میں اتنے سارے لوگوں کا رکنا منع تھا۔کومل رات سے خالد راجپوت کے پاس بیٹھیں تھی۔ اسد کی صبح جلدی آنکھ کھل گئی تھی کچھ پل چھت کو گھورنے کے بعد وہ اٹھ کر باہر آگیا تھا جہاں پریہا کسی بچے کو کچھ سمجھا رہی تھی۔ اسے دیکھتی مسکرا کر بچے کو بھیجتی اسکے پاس پہنچتی انکل کے بارے میں بتانے لگی تھی۔اسی وقت آفتاب بھاگتا ہوا وہاں آیا تھا اور بیقراری سے اسد سے پوچھنے لگا تھا جس کا سر شرمندگی سے جھک گیا تھا اسے نا بولتا دیکھ پریہا کو ہی بولنا پڑا تھا اسی وقت خزیمہ بھی وہی آگیا تھا۔

"وہ ٹھیک ہیں۔"اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا خزیمہ دھیرے سے بولا تھا۔اس سے پہلے آفتاب کچھ کہتا روم سے کومل کی آواز پر سب اندر گئے تھے خالد راجپوت کو ہوش آگیا تھا ڈاکٹر انکا چیک اپ کرتا اور انہیں کرنے کا کہتا باہر چلا گیا تھا۔ انہوں نے اپنے نیم وا آنکھوں سے کمرے میں کھڑے ہر شخص کو دیکھا دھیما سا مسکرا دیئے تھے۔ آفتاب فوراً سے پیشتر انکے پاس پہنچ کر انکا ہاتھ اور ماتھا چوم کر آنکھوں سے لگا گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بس کرو یار تم تو مجھے اپنی بیوی سمجھ بیٹھے ہو۔" خالد راجپوت ضعیف حال میں دیکھ آفتاب کا دل دکھ سا گیا تھا۔سب انکی باتوں پر مسکرا دیئے تھے۔ خزیمہ آیت انہیں مل کر باہر ہو گئے تھے ساتھ پریہا بھی وہاں سے چلی گئی تھی۔ ابھی فل الحال ان سب فیملی کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔

"آپ نے میری جان نکال لی تھی کس نے کہا تھا اکیلے گاڑی ڈرائیو کرنے۔۔ آج ہی سارے ڈرائیور کو نکالتا ہوں اور آج کے بعد آپ گاڑی ڈرائیو نہیں کریں گے۔۔۔ بس جلدی ٹھیک ہوں جائیں یار میں آپ کو اسطرح نہیں دیکھ سکتا ہوں۔" آفتاب پیار سے ڈانٹا بیچارگی سے کہنے پر وہ دھیرے سے مسکرا دیئے تھے۔

"بڑے ہوجاؤ یار کیا بچوں کی طرح رو رہے ہو۔۔۔ اگر کسی کو معلوم ہوا کے ایس_پی آفتاب راجپوت اتنا کم ہمت اور کمزور ہے تو ہنسے گا۔" کومل انکا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ نمی چھپا گئیں تھی۔ اسد سر جھکائے کھڑا تھا۔

"ہنسنی دیں مجھے کچھ فرق نہیں پڑتا بس آپ ٹھیک ہوں جائیں آپ سے ہی میری زندگی کی رونق ہے۔ آپ کے سیوا ہمارا ہی کون ۔۔۔۔" اب آفتاب انکے گلے لگ کر منہ بسور کر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بولتا انہیں اب بھی چھوٹا سا بچہ ہی لگا تھا جو اپنی ماں کے مرنے کے بعد ان سے رو کر انہیں لانے کا کہہ رہا تھا۔

"میں تو ٹھیک ہی ہوں یار تم سب کو دیکھ لیا اب اور کیا چاہیے۔۔۔" خالد راجپوت ایک نظر کومل اور اسد کو دیکھتے کہہ رہیں تھے۔ وہ دونوں جب سے خاموش کھڑے تھے۔

آفتاب کی نظروں کو ان سب پر دیکھتا دھیرے سے مسکرا دیا تھا۔

"امی آپ کو بابا سے کچھ نہیں کہنا۔۔۔ ڈانٹے انہیں جو میری بات نہیں سن رہے۔۔ "

آفتاب پیار سے انہیں بلاتا ہوا بولا تھا۔ کومل فوراً ہی وہاں آگئیں تھی۔

"وہ تم سب کے سامنے شرما رہیں ہیں اس لیے ابھی کے لیے یہاں سے نکل جاؤ مجھے میری بیوی سے کچھ بات کرنا ہے۔"خالد راجپوت کی شوخی نما بات پر کومل منہ کھولے انہیں دیکھ رہی تھی انکا کھولا منہ دیکھتا آفتاب مسکراہٹ دباتا اسد کو اشارہ کرکے باہر چلا گیا تھا اسد ایک نظر ان دونوں کو دیکھتا ہلکی سی مسکان اچھالتا باہر ہوگیا تھا۔

"اب ایسے منہ کھول کر مت دیکھو یار پاس آؤ۔۔۔"ان کے بلانے پر کومل نے نہ میں گردن ہلائی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"نہیں میں ناراض ہوں آپ سے۔۔۔" کومل آنکھوں میں موجود نمی کو اندر دھکیلتی ضبط سے بھرائی آواز میں بولی تھی۔

"اس لیے تو بلا رہا ہوں۔ اب میں اس حالت ہوں ہی کہاں کے خود اٹھ کر تمہارے پاس آجاؤں۔۔۔ہاں اگر کوشش کروں تو شاید۔۔" وہ اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی جب کومل سرعت پہنچتی انہیں روک کر دوبارہ لیٹا چکی تھی۔ایک خفا نظر ان پر ڈالتی وہیں چیڑ پر بیٹھ گئی تھی۔

"میں نے موت کو بہت قریب سے دیکھا کومل اور جانتی ہو اس آخری لمحے میں صرف تمہارا چہرہ یاد تھا دل میں ٹھیس سی اٹھی میں بنا معاف ہوئے ہی چلا جاؤں اور اگر ایسا ہوجاتا تو میں خدا کو کیا منہ دکھاتا۔۔۔"

"شششش چپ رہے آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔" کومل نرمی سے روکتی مسکرا دی تھی۔

"نہیں مجھے بولنے دو پھر کبھی موقع نہ ملا تو۔۔ اب مجھے زندگی پر سے یقین اٹھ گیا ہے کہیں دوبارہ۔۔۔" ان کے کچھ بولنے سے پہلے ہی کومل نے اپنا ہاتھ انکے منہ پر رکھ دیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تمہیں کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے جتنا کہنا تھا کہہ دیا اب کچھ نہیں۔۔ اب جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ مجھے تمہارے ساتھ اپنی باقی کی زندگی گزارنی جہاں صرف محبت ہو گی۔ کوئی غم کوئی تکلیف نہیں اب ہم دوبارہ اپنے ماضی کی بات نہیں کریں گے اب اپنی آنے والی زندگی میں ماضی کا سایا تک نہیں چاہتی۔۔ جو ہونا ہو گیا اسے ہم بدل نہیں سکتے پر آنے والے لمحوں کو سنوار تو سکتے ہیں نا۔۔۔ میں تھک چکی ہو خالد اب مجھے صرف تمہارا سہارا چاہیے۔۔ "بولتے ہوئے وہ اپنا سر ان کی کندھے پر رکھ چکی تھی خالد نے نرمی سے اپنا ہاتھ کے سر پر رکھا تھا۔

"ہم اب ایسا ہی ہو گا مجھے معاف کر دو میری وجہ سے ناجانے تم نے کیا کیا سہا ہو گا۔"وہ ہولے سے بولے۔۔ تھے

"میں نے کہا نا کوئی معافی کوئی تلافی نہیں۔۔ بس اب ایک خوبصورت زندگی چاہیے۔۔"ان کے بات پر وہ ہولے سے سر کو ہلا کر تشکر فخر اور دل سے یہ عہد کر چکے تھے کہ اس عورت پر وہ کبھی دکھ کے بادل منڈلانے نہیں دیں گے۔

★★★

دو دن ہسپتال میں رہنے کے بعد گھر آ گئے تھے۔ اسد بہت سہا ڈرا ڈرا شرمندہ سا انکے سامنے آیا تھا جسے گلے لگا کر انہوں نے اسکے دل پر ٹھنڈی پھوار برسا دی تھی۔اسد اپنے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دل کے اندر تک سکون پھیلتا محسوس کر رہا تھا۔ کتنا تڑپا تھا وہ اس لمس کے لیے اس گھناؤ چاؤ کے نیچے بیٹھنے کے لیے۔۔ آج سالوں بعد اسکے روح تک کو تسکین مل گئی تھی۔

کچھ دنوں میں خالد مکمل ٹھیک ہوگئے تھے۔ آفتاب نے انکے ٹھیک ہونے پر ایک چھوٹی فیملی پارٹی آرگنائز کی تھی۔ کچھ دنوں میں وہ لوگ سب انڈیا ریٹرن ہونے والے تھے اس پہلے وہاں سب کے ساتھ خوشیاں بانٹنا چاہتے تھے۔

آج بہت دنوں بعد پریہا اسد سے مل رہی تھی وہ اسے بہت خوش اور پہلے سے بڑھ کر ہینڈسم لگا تھا۔ اپنوں کے پیار اسے مذید پیارا بنا دیا تھا۔پریہا لمبی سانس بھر رہ گئی تھی۔ ماں باپ ہر کسی کے نصیب میں نہیں ہوتے ۔۔۔۔ اور جن ہوتے ہیں خوش نہیں خوشنصیب ہوتے ہیں۔

آیت کو خالد راجپوت صرف ایک ڈاکٹر کے حیثیت سے ہی ملے تھے خزیمہ اور آیت نے ان پر کچھ بھی ظاہر ہونے نہیں دیا تھا اب ظاہر اگر انہیں معلوم ہوتا تو پورے انڈیا میں بھی آیت اور خزیمہ کی ملاقات ہوئی ہے دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں وغیرہ وغیرہ ضرور پھیل جاتا اور فل الحال وہ لوگوں کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پارٹی خوش اسلوبی سے سرانجام ہوگیا تھا۔پریہا اسد سے دور دور ہی رہی تھی اور یہی بات اسد کو پریشان کر گیا تھا۔

دوسرے دن وہ فوراً ہسپتال پہنچا تھا کچھ دنوں میں اسے جانا جس پہلے ایک بہت ضروری کام اسے سرانجام دینا تھا۔

"ہائے۔۔۔"وہ چینجنگ میں لوکر کھلے اپنا وائٹ کوٹ نکال رہی تھی جب پیچھے سے اسد کی آواز سنائی دی تھی حد درجہ حیران وہ اسکا شکل دیکھنے لگی تھی اسکے اطلاع کے مطابق تو اس نے ہسپتال کو اپنے انڈیا جانے اور یہاں جانے کے بارے میں بتا چکا پھر آج یہاں۔۔۔۔؟

"ہائے تم یہاں ۔۔۔ تم نے تو ہسپتال چھوڑ دیا نا۔۔ پھر کس لیے آئے ہو۔۔۔ "لوکر سے سامان نکالتی وہ نارمل لہجے میں پوچھ رہی تھی۔

"بس ایک قیمتی چیز تھی اسے لینے آیا ہوں۔۔۔"اسد کے مسکراتے لہجے پر پریہا نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

"کیا۔۔؟"

"تم۔۔ "اسکے فوراً ہی کہنے پر پریہا نے دنگ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا مطلب۔۔۔" لہجہ شاکڈ تھا۔

"مطلب یہ کہ۔۔" وہ ایک قدم نزدیک ہوا اتنا کہ اب اگر پریہا مڑتی تو اس سے ضرور ٹکراتی۔۔۔"آئی فیل ان لو وتھ یو ان۔۔۔"وہ لمحے بھر روکا پریہا کو لگا اسکی سانسیں بھی رک گئی۔۔"ان ٹین ییرز آگو۔۔۔"اسکی بات پر پریہا نے بےیقینی سے کھلے لوکر کو دیکھا تھا مڑی وہ بلکل نہیں تھی۔

"حیران ہو نا۔۔۔ ہونا بھی چاہیے ۔۔ میں نے کبھی ظاہر ہی ہونے نہیں دیا۔۔۔ پتا ہے ایک بار اسکول میں تمہیں ایک لڑکے نے پریشان کیا اور مارا بھی تھا۔۔۔"اسد نے اس پل کو مسکرا کر یاد کیا تھا۔

"ہاں اور تم سب نے مل کر اس لڑکے کی خوب پٹائی کی تھی۔اور تم نے تو اسکا سر بھی پھوڑ دیا تھا۔۔"پریہا بول کر مسکرا دی تھی۔

"ہاں اور تب تم نے میرا ہاتھ پکڑ کہا تھا۔۔۔ یو آر مائے پروٹیکٹر۔۔۔" اسد کی بات پر پریہا اب مسکرا کر اسکی طرف پلٹی تھی اسد کو لگا اسکی زندگی گھوم کر اسکے پاس آگئی۔۔۔ "اور تم نے بھی تو اس وقت کہا تھا آئی یم یور پروٹیکٹر۔۔۔" پریہا نے نم آنکھ سے اسے دیکھا تھا اسد منفی میں گردن ہلا اسے رونے سے روکا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں تمہارا اب بھی پروٹیکٹر ہوں اور ہمیشہ رہوں گا۔۔"

"اچھا پھر وہ مجھے بات بات پر جھڑک کون رہا تھا۔۔۔ تم میری معیار نہیں ہو کون کہہ رہا تھا مجھے جھلی پاگل کون کہتا ہے۔۔۔ بولو۔۔۔"اسکے سینے پر انگلی رکھ کر اسے دور کرتی پریہا نے خفا چہرے سے کہا تھا اسد اسکے شکوہِ سن کر مسکرا دیا تھا۔

"یار وہ سب تو میں نے بس ایسے ہی کہہ دیا تھا۔"اسد مسکراتا ہوا اسے قریب کرتا بولا تھا۔ دونوں کے درمیان فاصلہ کم ہوا تھا۔

"ہوں۔۔۔ ایسے کہہ دیا تھا۔"پریہا منہ موڑتی لوکر بند کرنے لگی تھی۔

"یار بات سنو میری میں نے سب صرف تمہیں تنگ کرنے کے لیے کیا تھا آئی یم سوری۔۔ بیلیز معاف کردو۔۔۔ دیکھو میری طرح پیار کرنے والا تمہیں کوئی نہیں ملے گا جو تھپڑ کھانے بعد اپنا بنایا ہوا پریزینٹیشن کسی اور کے نام جمع کردے۔۔"اسد کی بات پر پریہا نے مسکراہٹ دبا کر اسکا بیچارہ چہرہ دیکھا تھا جو اسکے سامنے کانوں کو ہاتھ لگائے کھڑا تھا۔

"اوکے اب زیادہ ڈرامے نہیں کرو۔۔۔" پریہا مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔"پر تم تو جارہے ہو۔"پریہا کا اترا چہرہ دیکھ اسد نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا۔

"ہاں میں جارہا ہوں اور ساتھ تم بھی۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہیں کیا مطلب۔۔"پریہا نے کنفیوز نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"یار یہ آج تم اتنا ناسمجھ کیوں بنی ہوئی ہو۔"اسد نے اسکے بار بار ایک ہی جملے پر چڑ کر کہا تھا پریہا نے خفگی سے اسے دیکھا تھا۔

"بتا رہے ہو یا نہیں۔۔۔"

"مطلب۔۔۔" اسد مسکراتا اسکے سامنے بیٹھ گیا تھا اندر داخل ہوتی آیت نے شرارتی نظروں سے دونوں کو دیکھا تھا ساتھ میسیج کر کے ولید اور حمنہ کو بھی بلا لیا تھا۔"ول یو میری می۔۔۔"اپنے جیب سے ایک دبا نکال کر اس میں سے رنگ ہاتھوں میں لیتا منتظر نظروں سے پریہا کے دنگ تاثرات کو دیکھ رہا تھا۔وہ تینوں اپنے اپنے سیل فون کو اوپن کئے خاموش مسکراہٹ دبائے کھڑے تھے۔ اسد اور پریہا دونوں ہی ان کے موجودگی سے بے خبر تھے۔

"بولو بھی۔۔ ول یو میری می۔۔"اسد نے بے چینی سے کہنے پر پریہا لمبے لمبے سانس لیتی خوشی سے بھر پور چہرہ لیئے زور زور سے گردن ہاں میں ہلاتی اپنا ہاتھ اسکے منتظر ہاتھوں میں دے دی تھی۔

اسد رنگ پہنتا کھڑا ہو گیا تھا خوشی دونوں کے چہرے سے جھلک رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تھینکیو سو مچ تھینکیو تھینکیو سو مچ۔۔ آئی لو یو آئی لو یو ویری مچ ۔۔۔ میں تمہیں ہمیشہ محبت کروں ہمیشہ خوش رکھوں گا۔۔۔۔ تم میری اول و آخری خواہش ہو جو آج پوری ہوگئی۔۔۔"خوشی سے پریہا کو گھوماتا اسد چیخ کر بولا تھا جب وہ تینوں ان دونوں کے درمیان آکر زور سے ہنسے تھے۔

"تم سب یہاں ۔۔۔ " پریہا نے جھنپ کر کہا تھا۔

"ہاں جی ہم سب یہاں۔۔۔ اپ ذرا تم بتانا کون سا کریم آج لگایا ہے۔"پریہا کے کندھوں سے مارتی حمنہ نے شرارت سے پوچھا تھا۔پریہا کے گلال چہرے کو دیکھتی ہمیشہ خوش رہنے کی دعا کی تھی اس نے۔

"بکواس نہیں کرو۔۔۔"جھنپ کر وہ اسد کی شوخ بھری نظروں سے نگاہیں جھکا گئی تھی۔

"اب تو پارٹی بنتی ہے۔۔۔"ولید نے جوش سے کہنے پر وہ پانچوں یاہو بولتے چینجنگ روم سے باہر بھاگے تھے۔باہر جلدی چھٹی لے کر پانچوں گھومنے نکل گئے۔۔۔ آیت نے فون کر کے خزیمہ کو یہاں کے ماحول کی خوش نما روداد من و عن سنا دی تھی۔ وہ خوش ہوتا ہوا اسکی خنکتی دمکتی آواز سن کر اندر تک سرشار ہوگیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آیت اسے جوئن کرنے کی آفر دیتی ساتھ آفتاب کو لانے کا بھی کہا تھا۔۔ وہ اوکے کہتا فون رکھ چکا تھا۔

پورا دن ان سب نے خوب انجوائے کیا تھا۔ان سب کی بیچ سائیکل ریس بھی ہوا تھا جس میں لڑکے ہی آگے تھے۔ لڑکیاں منہ بناتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئیں تھی۔

اسد نے سب سے پہلے اپنی موم سے یہ بات کہی تھی ۔ جس کہ نتیجے وہ لوگ مسٹر اینڈ مسز نصرالدین سے پریہا کا ہاتھ اسد کے لیے مانگنے آئے تھے۔ مسز نصرالدین کے خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔پریہا نے انہیں اسد کے مطلق اپنے جذبات سے آگاہی دے دی تھی اس لیے وہ خوش کیوں کہ وہ پریہا کو اسکے ماں باپ کی طرح زندگی نہیں گزارتی دیکھنی چاہتی تھی جہاں پری کی خوشی وہاں انکی خوشی۔۔۔۔۔ بس للہ" اسکے نصیب اچھے رکھے ۔۔۔"

کیوں کہ وہ لوگ کچھ دنوں میں جانے والے تھے ساتھ اسد کے خواہش کے مطابق پریہا کو بھی وہ ابھی اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا اس لیے دونوں کا نکاح انڈیا جانے سے دو دن پہلے رکھ دیا گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تو یہاں اکیلے کیوں بیٹھا ہے۔"خزیمہ فون جیب میں رکھتا آفتاب کی طرح ریت پر لیٹتا پوچھ رہا تھا۔آیت کے فون کر کے بلانے کے کچھ گھنٹوں بعد دونوں نے انہیں جوئن کرلیا تھا۔ ابھی سب بیچ پر موجود تھے۔

"یہ میرے ساتھ بلکل ٹھیک نہیں ہو رہا!۔"

خزیمہ نے ناسمجھ تاثرات سے اسے دیکھا تھا۔"بھائی کیا تیرے ساتھ ٹھیک نہیں ہوا؟"

"یار دیکھ تم سب کے پاس تم سب کی ہے۔۔۔ اور ایک میں ہوں جو ابلا نارا بنا تم سب کے بیچ پھنسا ہوں۔۔۔ قسم سے آج مجھے میری آصفہ بہت یاد آرہی ہے۔"بیچارے آفتاب کی درد بھری باتیں سن کر خزیمہ نے آنکھیں تاصف سے پھیری تھی" یہ بندہ کبھی نہیں سدھر سکتا۔۔۔"

"بیٹا جسے تو یاد فرما رہا اور جس کے سامنے دوہائی دے رہا ہے میں اسکا رشتے میں بھائی لگتا ہوں۔ کیا چاہتا ہے تیری یادوں کو اپنے پنچوں سے مٹاؤں۔۔۔"اپنے ہاتھ کا پنجا دکھاتا خزیمہ نے مصنوعی سیریس انداز۔یں دھمکی دی تھی۔

"اور وہ میری رشتے میں منکوحہ لگتی ہے یاد کرنے یا کچھ بھی کرنے کا میرے پاس لائسنس موجود ہے۔"آفتاب بنا اثر لیے بےباک لہجے میں ڈھٹائی سے بولا تھا۔خزیمہ نے افسوس

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سے اسکی بے باک باتیں سن کر اپنی طرف آتی آیت کو دیکھنے لگا تھا۔ جو فل کرتی اینڈ بلیک جنس میں اچھے سے حجاب کیئے دوپٹہ میں اسے مسرور کر گئی تھی۔

"یہ تم دونوں یہاں اکیلے کیا کررہے ہو ۔۔۔ چلو اٹھو اور ہمارے ساتھ کھیلو۔۔۔" دونوں اسکی بات پر اٹھ کر چلنے لگے تھے۔ آفتاب دونوں سے آگے بڑھ گیا تھا۔ جہاں اسد اسے ہاتھ ہلاتا اپنی طرف بلا رہا تھا۔ اب دونوں بننے لگی تھی کہنا یہ بہتر ہے کہ آفتاب کی کوشش کی وجہ اسد اس سے بہت حد تک فری ہوگیا تھا۔

"آج تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔" خزیمہ گہری نظروں سے اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا تھا آیت شرما کر مسکراتی اسے خشمگیں نظروں سے گھور رہی تھی۔

"مطلب زور اچھی نہیں لگتی۔۔۔"

"زور بھی اچھی ۔۔۔۔ یہ کہنا بہتر ہے کہ تم مجھے ہر حال میں اچھی لگتی ہو۔۔۔ پر آج اسطرح حجاب کیے تم بہت پرنور اور روشن دکھ رہی ہو۔۔۔ ہمیشہ ایسے ہی رہا کرو۔۔۔ میرے لیے۔۔" خزیمہ کھلے دل سے اسکی تعریف کی تھی آیت مسکراتی اسے سن رہی تھی اور اسکے مان بھرے لہجے کے درخواست بھلا وہ کیسے ترک کردیتی اس لیے ہاں میں گردن ہلاتی اسے خوشنصیب کر گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"شرم و حیا" ایک ایسا زیور ہے جو انسان کو خوبصورت سے حسین بنا دیتا ہے۔
حیا آنکھوں میں ہوتی ہے۔ حیا کانوں میں ہوتی ہے حیا زباں پر ہوتا ہے۔نہ برا دیکھو نہ برا سنو اور نہ برا کہو۔۔۔۔

ہر دین کی ایک پہچان ہوتی ہے اور ہمارے دین کی جداگانہ پہچان" شرم وحیا" ہے ۔

★★★

خالد کو مل آفتاب اور اسد پریہا ایک نئے بندھن میں بندھ کر چلے گئے۔ مسز نصرالدین بہت دنوں تک پریہا کو یاد کرتی روئی تھی۔ پریہا بھی بہت روئی تھی۔
حمنہ اپنی ماں کا پریہا کے لیے پیار دیکھ کر پیارا مسکرا دی تھی پریہا اس سے چھوٹی اور کبھی کبھی وہ اسے اپنی چھوٹی بہن کی طرح ہی ہینڈل کرتی تھی۔
ولید ڈاکٹری کے ساتھ اپنے پیرینس کا بنایا ہوا بزنس بھی سنبھالتا تھا۔ اسی بزنس کے کچھ کام کی وجہ سے اسے کچھ دنوں کے لیے ترکی جانا پڑا تھا۔ ولید کے جانے سے پہلے حمنہ رہنے کے لیے مسز نصرالدین کے پاس آگئی تھی۔
کچھ دن اور بیتے آیت کا انٹرنشپ مکمل ہوگیا تھا۔ فل اکسپرینس کے ساتھ اب وہ ایک بہترین ڈاکٹر بن گئی تھی۔

اب اسے وہ کرنا تھا جو اس نے سوچ رکھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

★★★

مکمل پیکنگ کرنے کے بعد وہ آرام کے غرض سے ابھی لیتی ہی تھی جب اسکے فون پر رنگینگ ہوئی تھی۔ فون اٹھا کر دیکھنے کے بعد اس نے لمبی سانس فضاء کے سپرد کیا تھا۔ کال اٹینڈ کرتے ہی ایک چنگھاڑتی آواز اسکے سماعت سے تکرائی تھی۔

"یہ میں کیا سن رہا ہوں۔ منا کیا ہے نہ انڈیا آنے کے لیے پھر بھی۔۔۔۔"

"کیوں منہ کیا تھا۔ "اس نے بھی سپاٹ لہجے میں پوچھا تھا۔

"آیت یہاں تمہاری جان کو بہت خطرہ تمہیں میری بات آخر سمجھ کیوں نہیں آرہی ہے۔ "دوسرے جانب کی زی روح نے زچ ہوکر کہا تھا۔

"آپ کہہ تو ایسے رہیں ہیں جیسے یہاں مجھ پر موت بڑی مہربان ہے۔ "اسکی بات سن کر دوسری جانب شخص نے سختی سے لب بھینچے تھے۔

"بولنے سے پہلے سوچ لیا کرو کہیں سامنے والے فرد کو تمہاری باتیں چابک کی طرح نا لگتے ہوں۔ خیر میں صرف یہ کہہ رہا تھا اگر تم یہاں آئی تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا اور بات بھی۔"

"ٹھیک آپ مت کریئے گا میں خود کر لوں گی۔ "آیت نے ہنستے ہوئے کہا تھا پر دوسری جانب زی روح کو یہ بات بلکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مطلب تم میری بات نہیں مانو گی۔ "زی روح نے لب بھیج سنجیدگی سے سوال کیا تھا۔

"نہ بلکل بھی نہیں۔۔۔۔ "آیت نے دوٹوک الفاظ میں جواب دیا تھا۔

"میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا میری اسٹڈیز کمپلیٹ ہوتے ہی میں انڈیا چلی آؤں گی۔ پھر اس بیجا خفگی کا مطلب۔۔۔۔ "اب کے آیت نے سنجیدہ لہجے میں استفادہ کیا تھا۔

"اور میں نے بھی تم سے کہا تھا جب تک سب ٹھیک نہیں ہوتا تم یہاں نہیں آؤ گی۔۔۔۔"

"ان سب میں میرا بھی حق ہے اور اب اور میں اپنوں سے دور نہیں رہوں گی۔"

"میں بزدل نہیں ہوں جو ان سب سے ڈر جاؤں گی۔ میں انڈیا آرہی ہوں اینڈ ڈیسٹ فائنل۔۔۔۔ ان سب کی عبرتناک انجام میں خود دیکھنا چاہوں گی۔ "نم اور خشک لہجے میں بول وہ خاموش ہوگئی تھی۔ جب دوسرے جانب زی روح نے نرم لہجے میں کہا تھا۔

"آیت چندا ان سب پر تمہارا حق مجھ سے بڑھ کر ہے پر تم یہاں کے حالات سے ناواقف ہو بیٹا۔ میری بات کو سمجھوں میں تمہیں کچھ ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔"

"آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کچھ ہو بھی نہیں سکتا ، مجھے پورا یقین ہے۔ "ایک مان و اعتبار سے بھر پور لہجہ۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مطلب تم میری بات نہیں مانوں گی۔"

"جی بلکل اور اب میرے ویل کم کی تیاری کریں۔۔۔ "شوخیاں جواب دیتی وہ سامنے والے کو زچ کر چکی تھی۔

"جیسی تمہاری مرضی میں کون ہوتا ہوں تمہیں کچھ کہنے والا۔۔۔۔ "سخت دلبرداشتہ لہجے میں کہہ کر سامنے والے نے فون کھتاک سے بند کردیا تھا وہ ارے ارے کہتی رہی گئی تھی۔

"اف للہ یہ کتنی جلدی خفا ہوتے ہیں کوئی نہیں انڈیا پہنچتے ہی انہیں منالوں گئی۔ مائے سوپر ہیرو۔۔۔۔ "مسکرا کہتی وہ اب دوبارہ لیٹنے والی تھی جب زور دار آواز میں اسکے روم کا دروازہ کھول کر خزیمہ آندھی طوفان بن کر اندر آیا تھا۔ آیت نے آج سے پہلے کبھی ایسا جارحانہ رویہ خزیمہ کا نہیں دیکھا تھا دل پر ہاتھ رکھتی وہ سہم کر اسے دیکھنے لگی تھی جو نہایت غصے میں لگ رہا تھا۔ رات کے اتنے وقت وہ کیسے آیا؟ کب آیا؟ کیوں آیا ؟ جیسے سوال آیت کے دماغ میں اٹھنے لگی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ آیت صاحبہ"!غصے اور استہزاء لہجے میں کہے گئے جملہ " آیت صاحبہ "پر وہ جو ڈری کھڑی تھی اچانک امڈتی ہنسی کو ضبط نہیں کر پائی تھی۔ ہنستی ہوئی اسے اور سلگا گئی تھی۔

"آیت۔۔ "خزیمہ نے دانت کچکچا کر نام لیا تھا۔

"خزیم میرے دماغ کا تو پتا نہیں پر لگتا ہے آپ کا دماغ واقع خراب ہو گیا ہے۔ "آیت نے ہنستے ہوئے بیٹھ کر کہا تھا جو اس کے سامنے غصے سے کھڑا تھا۔ "سیریسلی خزیم" آیت صاحبہ "۔۔۔ او ایم جی۔۔ خزیم تم کتنی کیوٹ باتیں کرتے ہو۔۔"آیت کے مسکرا کر چھیڑنے پر خزیمہ نے خشمگیں نظروں سے اسے گھورا تھا۔

"بات سنو میری۔۔۔۔ "اسے پکڑ کر اپنے روبرو کھڑا کرتا سنجیدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ " تم سے میں نے پہلے بھی کہا تھا اور اب پھر اپنی بات دوہرا رہا ہوں تم انڈیا نہیں جاؤ گی۔میں تمہارا سوپر ہیرو بلکل نہیں ہوں جو تمہاری بات مان لوں گا۔۔ اس لیے مجھ سے بحث بلکل نہیں کرنا۔۔۔۔ "اسے منہ کھولتا دیکھ خشمگیں لہجے میں وارن کر رہا تھا۔

"کہہ لیا تو اب میری سنو میں انڈیا جاؤں اینڈ ڈیسٹ فائینل۔۔۔ "آیت کا ہاتھ چھوڑتا وہ دور ہٹ رہا چہرے پر حد سے زیادہ سنجیدگی چاہی ہوئی تھی پر آیت نے اسے دور نہیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہونے دیا تھا ہاتھ پکڑ کر روک چکی تھی۔ ”تم سب آخر کیوں بلاوجہ بحث کررہے ہو۔۔۔ میں جانا چاہتی ہوں۔ کیا تم یقین کرو گے میں صرف ایک بار اپنے ماں باپ کے قبر پر گئی ہوں۔ کتنے سالوں سے میں اپنوں کے لمس و محبت سے محروم رہی ہوں اب تو مت روکو۔۔۔ کیا میرا کوئی حق نہیں ہے۔ میں اپنے ماں باپ کے قاتل کو سزا دینا چاہتی ہوں ان سب کا عبرتناک انجام دیکھنا چاہتی ہوں۔ اور ویسے وہاں تم سب تو ہوؤں گے میری حفاظت کے لیے تو مجھے کوئی خطرہ کیسے ہوسکتا ہے۔ کیا تم میری حفاظت نہیں کرو گے۔۔۔۔ “آیت سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔ وہ جانتی تھی خزیمہ کو صرف نرم طریقے سے ہی منا سکتی ہے۔

”خزیم ان بکھرے ہوئے رشتوں کو صرف میں سمیٹ سکتی ہوں۔۔۔ ویسے بھی سارا بکھراؤ میرا ہی تو ہے۔۔۔۔“آیت اداسی سے بولی تھی۔

”میں بس ڈرتا ہوں۔۔ “خزیمہ نے لمبی سانس لیتے ہوئے کہا تھا۔

”کس چیز سے ڈرتے ہو۔۔۔“

”تمہیں کھونے سے۔۔۔۔“خزیمہ کی بات پر آیت کے لب مسکرائے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پاگل یہ صرف تمہارا وہم ہے میں تو کھو کر بھی تمہاری روح میں زندہ رہوں گی۔ "آیت کی بات پر خزیمہ نے تڑپ کر اسے دیکھا تھا۔

"فضول باتیں مت کرو۔۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے نہیں کرتی ۔۔ پہلے اپنا موڈ ٹھیک کرو تم۔۔۔ "آیت نے نرم مسکراہٹ سے کہا تھا جسے دیکھ خزیمہ کے لب بھی اپنے آپ ڈھل گئے تھے۔

"ویسے تم ڈیسائیڈ کیوں نہیں کر لیتی مجھے" تم "کہنا ہے یا" آپ "۔۔۔ "خزیمہ نے اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔

"جب میرا جو دل کہے گا میں وہ کہوں گی۔ "آیت نے اکڑ کر کہا تھا۔

"مثلاً "خزیمہ اسکے چہرے کو بوسہ لیتے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے دنگ نظروں سے پوچھا تھا۔

"مثلاً۔۔۔ہوں۔۔۔۔۔کپٹن۔۔۔۔ "آیت کے بولتے ہی دونوں ہی ہنسنے لگے تھے۔

"گلابو۔۔۔"

"نہیں پرنسس روز۔۔۔"آیت نے فوراً گھور کر گوروں کے انداز میں کہا تھا اور اسکے انداز خزیمہ نے میٹھی سی شرارت کری تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"خزیم تم۔۔۔۔ بات مت کرو مجھ سے۔۔۔ "سرخ چہرے کے ساتھ اس نے غصّہ ہو کر کہا تھا۔"جاؤ یہاں سے۔۔۔۔"

"آج تو بلکل میں نہیں جارہا ہوں۔۔ آج ہم دونوں ایک ساتھ رہیں گئے۔۔۔ "اسے کھینچ کر اپنے اپر گرا کر شرارتی لہجے میں بولا تھا۔

"واٹ۔۔۔ دماغ تو نہیں ہل گیا آپ کا اٹھے اور نکلے یہاں سے پتا نہیں سب کیا سوچ رہیں ہوں گے۔۔ "اسکے اپر سے ہڑبڑا کر اٹھتی دہل کر بولی تھی اور خزیمہ اسکے آپ کہنے پر مسکرا کر سر دائیں بائیں ہلانے لگا تھا۔

"پر میں تو نہیں جارہا تم نکال سکتی ہو تو نکال لو۔۔۔ "اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے خزیمہ نے چیلینجنگ انداز میں کہا تھا۔

"خزیم۔۔۔۔ "آیت نے روہانسی آواز میں پکارا تھا۔۔۔

"یار رونے مت بیٹھ جانا جارہا ہوں ۔۔۔ چلو مجھے باہر تک بائے کر کے آؤ۔۔۔ "اسکا ناک دباتا دھیرے سے مسکرا کر بولا تھا۔

"اوکے چلو۔۔۔ "ساتھ ساتھ اسکے باہر کار تک آگئی تھی جب خزیمہ شرارت سے مسکراتا اسے دیکھنے لگا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ایک کس مل سکتی ہے۔"

"واٹ۔۔"آیت تو اسکی بےباکی پر دوقدم دور ہٹ گئی تھی

"قریب آنے کہا دور نہیں۔۔۔"خزیمہ نے گھور کر کہہ کر اسے کھینچ کر اپنے قریب کرلیا تھا۔

"دیکھو اب تم چلی جاؤ گی تو مجھے کسی نہ کسی چیز پر تو گزرا کرنا ہو گا نا ورنہ سوچ لو جانے نہیں دوں گا۔ "خزیمہ دھمکی دیتے ہوئے کہا تھا۔

"کیا مطلب تم نہیں آرہے ہو۔ "اسکیمے باتوں کو نظر انداز کرتی سنجیدگی سے پوچھنے لگی تھی۔

"نہیں۔۔"خزیمہ کے کہتے ہی آیت نے خفگی اور غصے سے اسے گھور کر دیکھنے لگی تھی۔ " آؤں گا یار پر یہاں ابھی کچھ کام ہے اسے کرلوں پھر فوراً سے پیشتر وہاں پہنچ جاؤں گا۔۔ ڈونٹ وری۔۔۔ "اپنی ناک اسکے رخسار پر مس کرتا نرم لہجے میں بولا تھا۔ "اور اب فوراً مجھے کس کرو ورنہ میں آج نہیں جاؤں گا۔۔۔ سوچ لو۔۔ "خزیمہ نے وارنگ بھرے لہجے بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوکے کرتی پہلے ۔۔۔کلوز یور آئز۔۔۔ "آیت نے مسکراہٹ دباتی فوراً بولی تو خزیمہ آنکھیں بند کرتا کھڑا ہوگیا تھا جب آیت نے اپنی کمر سے اسکے ہاتھ ہٹاتی اس سے دو قدم دور ہٹی اسکے آنکھوں کو نرمی سے چھو کر اسکی ناک کو اپنے ہاتھوں سے کھینچتی فوراً بھاگ کر داخلی دروازہ کے پاس پہنچ گئی تھی اور مسکرا کر کچھ کہنے لگی تھی جو اسکی ادا پر آنکھیں سیکوڑتا لب مسکراتا اپنی ناک مسلتا گھور رہا تھا۔

"من عاشقِ چشم مست یارِ استم مجھے اپنے یار کی آنکھوں سے پیار ہے۔۔۔۔

"مطلب تو بتاتی جاؤ۔۔۔ کیا کہہ گئی ہو۔۔۔ "اسے آواز دیتا رہ گیا جو مسکرا کر دروازہ بند کرتی اندر بھاگ گئی تھی۔ پیچھے وہ کچھ پل بند دروازے کو مسکراتا دیکھتا پھر آسمان کی طرف سر اٹھاتا ایک فلائینگ کس پاس کرتا کار میں بیٹھ کر چلا گیا تھا۔

★★★

ایر پورٹ پر کھڑی وہ مسز نصرالدین اور مسٹر نصرالدین سے مل رہی تھی بڑی مشکل سے اس نے ان سب کو راضی کیا تھا۔ورنہ وہ لوگ تو اسے جانے ہی نہیں دینا چاہتے تھے۔

حمنہ اس سے لگ کر بہت رو رہی تھی۔

"یار رو کیوں رہی ہے اب تو خوش ہوجا میرا اور پریہا دونوں کا پیار تجھے اکیلے ملے گا۔۔۔"آیت کی بات پر وہ روتے روتے مذید رو دی تھی.

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم سب میری محبت بھی رکھ لو پر مت جا یار۔۔"حمنہ سو سو کرتی بولتی ہوئی مسز نصرالدین اور آیت دونوں کو ہنسا گئی تھی۔

"پاگل۔۔۔"

"میرا جانا ضروری ہے پھر تم آؤ گے نہ مجھ سے ملنے۔۔۔"اس نے عاص بھری نظروں سے سب کو دیکھا تھا۔ جنہوں نے ہاں میں سر کو ہلایا تھا۔

"اب میں چلتی ہوں۔"فلائٹ کی اناؤنسمینٹ ہونے پر آیت نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔

حمنہ اور مذید تیزی سے رو دی تھی سب مسز نصرالدین نے اسے اپنے گلے لگا لیا تھا۔

آیت ایک الوداعی نظر پورے ایر پورٹ پر ڈالتی اندر بڑھ گئی تھی۔ دفتعاً اس نے رک کر پیچھے دیکھا تھا۔ خزیمہ اسے پورے ایر پورٹ پر کہیں نظر نہیں آیا تھا اس نے پہلے ہی منع کرچکا تھا کہ وہ نہیں ائے گا اور وہ نہیں آیا۔۔۔ آیت آنکھیں صاف کرتی آگے بڑھ گئی تھی۔

پیچھے پی کیپ کو سیدھا کرتا خزیمہ نے اداس مسکراہٹ سے اسکی فلائے کرتی جہاز کو دیکھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حصہ دوم

حال۔۔

کچھ دنوں سے ممبئی شہر میں ہونے والی موسلا دھار بارش کی وجہ سے پورا شہر نم ترپانیوں سے بھرا ہوا تھا۔ سڑکیں جام تھی۔ اور اسکولز کالجیز وغیرہ بند تھے۔ حالات کافی گمبھیر تھے۔ محکمہ موسمیات نے ممبئی اور مضافات کے علاقوں میں زبردست بارش کی پیشین گوئی کی تھی۔ جس کی وجہ سے پوری ممبئی کو دو دنوں کے لیے بند کر دیا گیا تھا۔

بارش کا خوبصورت موسم ہر کسی کو پسند ہوتا ہے، سورج کا بادلوں کیساتھ آنکھ مچولی کھیلنا کبھی دھوپ کبھی چھاؤں، قوس و قزح کے رنگوں کا افق پہ بکھرنا تو محبت کرنے والوں کو ایک نیا رنگ نکھار جاتا ہے اور کبھی نرم نرم بوندوں کا مٹی کو مہکانا من کو سکون دستیاب کر دیتا ہے۔ بارش کا موسم کتنا حسین خوشگوار، دلکش اور سُہانا ہوتا ہے جب ہر چیز نکھری، نکھری اور دھلی دھلی نظر آتی ہے اور سبزہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آنکھوں کو ٹھنڈک بخشتا ہے۔ پتہ بوٹا، پھول، شاخیں ہوا میں لہراتی ہوئی ٹھنڈک بکھیرتی ہیں۔ مٹی کی خوشبویں حواسوں پر چھا جاتی ہے۔ یہ وہ موسم ہے جب نہ چاہتے ہوئے بھی نیند کا غلبہ طاری ہو جاتا ہے اور دل بلاوجہ خوشی سے جھومنے لگتا ہے ٹپ ٹپ گرتی بوندیں ہلکی پھلکی موسیقی سے بھلی لگتی ہیں یہ نرم آواز کو لبھاتی ہے۔ لیکن جب یہی بارش موسلا دھار بارش کا روپ سنگھار لیتی ہے تو ہیبت زدہ بھی کر جاتی ہے بادلوں کا گرجنا اور بجلی کا چمکنا جہاں خوبناک لگتا ہے تو ساتھ کچھ کو یہ دہشت زدہ بھی کر جاتا ہے۔ انہی میں ایک کانچ سی گڑیا تھی بڑی بڑی کالی آنکھوں والی حوروں سے حسن رکھنے والی ایک بار دیکھنے والے کو پلٹنے پر مجبور کر دینے والی، جیسے جیسے بادل گرج و چمک رہا تھا ویسے ویسے اسکے دل کی دھڑکن منتشر ہو کے دھک دھک کر رہا تھا۔ سدا کی ڈرپوک ہماری دانین حسین پوری رات ڈر کر جاگنے کی وجہ سے دن چڑھنے تک گدھے گھوڑے بیچ کہ سو رہی تھی۔

رات بھر مسز حسین اسکے سرہانے بیٹھی تھی دانین کی نازک مزاجی سے وہ اچھی طرح واقف تھی۔۔۔

جی تو دانین حسین مسز حسین یعنی کلثوم بیگم اور مسٹر حسین فاروق کی ایک لوتی اور نازک طبع اولاد تھی۔۔۔

مسٹر حسین فاروق ایک مشہور بزنس مین تھے جن کی ٹیکسٹائل فاروق انڈسٹری پورے انڈیا اور دیگر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کئی ملکوں تک پھیلا ہوا تھا۔

ممبئی کے پوش اور مہنگے ترین علاقے میں واقع فاروق مینشن دیرینہ راجستھانی اور عربی طرز کے مانند بنا ہوا تھا۔

" اسلام و علیکم بابا جان۔۔۔" صبح گیارہ بجے دانین فریش فریش چہکتی مسٹر حسین کے باہوں میں ہاتھ ڈالتی مسکراتی بولی ساتھ انکے بگل صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

" واعلیکم السلام۔۔۔" مسٹر حسین نے اسکے سر پر ہاتھ پھیر کر بولے تھے۔

" بابا کی پری کی صبح ہو گئی۔۔۔" کالی آنکھوں نے دانین کے بال بگاڑ کر کہا تھا۔ یہ ہے ذکاء حسین کلثوم بیگم اور مسٹر حسین فاروق ایک لوتے بیٹے۔۔ مزاج کے جناب خاصے چنچل اور شرارتی ہیں کالی بڑی بڑی آنکھیں لمبے گھنی لابنی پلکیں گورا سفید رنگ دکھنے میں جناب بہت خوبصورت ہیں یہاں تک کے اپنے اسکول کے ساری لڑکیوں کے کرش ہے جناب جی ہاں جناب کی عمر ابھی صرف بارہ سال ہے ۔۔ حیران نہ ہو۔۔۔

" بابا جان دیکھے اسے کتنا بد تمیز ہے۔۔۔" دانین کے ناگواری سے کہا تھا۔

" ذکاء" مسٹر حسین نے آنکھیں دیکھائی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" اب میں نے بابا کی پری کو کیا کہہ دیا۔۔؟" ذکاء نے نہایت بیچارگی سے پوچھا تھا دانین مسکراہٹ روکتی پاس میز پر رکھے فروٹ کھانے لگی تھی۔

" اسلام و علیکم ماموں ۔۔" اچانک ایک بارعب اور مخصوص خوبصورت آواز پر دانین جو فروٹ کھا رہی تھی اسے سائیڈ میں رکھتی مسٹر حسین کے رکھے گئے اخبار کو اٹھا کر ورق گردانی کرنے لگی تھی۔

" واعلیکم السلام میرا شیر" مسٹر حسین نے اسکے وجہہ خوبصورت سنجیدہ چہرے کو دیکھتے مسکرا کر بولے تھے۔

وہ انہیں ادب سے دیکھتا ایک سرد نظر انکے بگل میں بیٹھی بیگانی ہستی پر ڈالتا سنگل صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

جی تو جناب یہ ہیں دانش خان۔۔۔ مزاج کے جناب بہت سخت اور سرد ہیں پروفیشن کے لحاظ سے یہ ایک کرمنل اسوسٹیگیٹر آفیسر ہیں۔ زیادہ بولنا زیادہ ہنسنا انکے شخصیت کے خلاف ہے۔ عجیب پیلے رنگ کی آنکھیں ہمیشہ سرد و سپاٹ رہتی ہے یہ عجیب آنکھیں دانین حسین کو ہمیشہ خوفناک لگتے ہیں۔ ویسے بھی وہ دانین حسین کے لیے ایک دشت دانو اور راکشش ہی تھا۔

" بھائی کیا آپ کی بھی چھٹی ہے۔۔۔؟؟" ذکاء تعجب سے پوچھ رہا تھا۔ آج کئی دنوں بعد اسکے بریو اور

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سوپر بھائی گھر موجود تھے۔ اسکے سوال پر دانین چور نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی جو ہلکا سا مسکرا کر ذکاء کو جواب دے رہا تھا اچانک ہی اسکی نظر دانین پر پڑی جو فوراً نظریں چراتی اخبار کو بے حد غور و فکر سے مطالعہ کرنے لگی تھی۔

" یہ تو کمال ہو گیا ہے۔۔۔ آج ہمارا بیٹا گھر پر۔۔۔ کب آئے مجھے بتایا تک نہیں۔۔" مسز حسین لاؤنج میں آتی خوشگوار حیرت سے بولی تھی مسٹر حسین انکی بات پر ہنستے دانش کو دیکھنے لگے تھے جو احترام سے کھڑا ہوتا انکے قریب کھڑا ہو گیا تھا۔

" کافی رات میں آیا تھا۔۔ اس لیے میں نے آرام کرنے کا کہہ دیا تھا۔"

" یہ کیا بات ہوئی بھلا آپ کو مجھے بتانا تو چاہیے تھا پتا نہیں کس حالت میں آیا۔۔۔ بیٹھو ادھر۔۔ دیکھ رہے ہیں اس نوکری نے اسے کیا سے کیا بنا دیا۔۔۔ دن بادن کمزور ہوتا جا رہا ہے۔۔" مسز حسین تاصف سے بول رہی تھی ذکاء لب دبائے بیٹھا تھا دانین ترچھی نظروں سے گھورتی بڑبڑا کر رہ گئی تھی۔

" ہاں اتنے کمزور ہوں گئے ہیں کہ مائیکرو اسکوپ سے دیکھنا پڑے گا۔۔۔ انہوں"

" واٹ مامی۔۔۔" انکی بات پر وہ کھل کر ہنسا تھا مسز حسین نظروں سے اسکا نظر اتارتی دل صرف دعا پڑھ سکی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" اتنا ہٹا کٹا تو ہوں آپ بھی نہ۔۔۔ بیٹھیں ادھر۔۔" محبت سے انہیں اپنے پاس بیٹھاتا بولا تھا۔

" جو بھی ہے دشت دانو کی مسکراہٹ کمال کی ہے۔ توبہ میں بھی کیا سوچ رہی ہوں۔" دانین نے دل میں سوچا تھا پھر خود پر لعنت بھیجتی مامی بھانجے کی محبت دیکھنے لگی تھی ظاہر اتنے مہینے بعد نظر آئے ہیں تو اب کچھ دن تو برداشت کرنا ہی ہے۔

" نا جانے اب کن کن چیزوں پر پابندی عائد ہو گی۔۔" دکھ سے سوچتی وہ بنا کسی کے نظر میں آئے اٹھ کر کچن میں جانے لگی تھی اب بھانجے کے آگے بیٹی کی بھوک تھوڑی دکھے گی۔۔ ہائے دانین اور اسکے دکھ۔۔۔ اسے غیر مخصوص انداز میں جاتا دیکھ دانش نے شدت سے محسوس کیا تھا۔

☆☆☆

سفید حویلی اپنے پورے آب و تاب سے جگمگا رہی تھی۔ شادی جیسے حسین موقع پر اسکی چمک ہر آنکھوں کو زیر تکمیل تھا۔ صبح سے سب کاموں میں لگے ہوئے تھے۔ ایک کونا بھی ایسا نہیں بچا تھا جسے سجایا نہ گیا ہو۔

" احکم آپ رہنے دو، اتنے لوگ تو ہے یہ لوگ کر لیں گے۔ آپ جا کے آرام کرو۔" مسلسل صبح سے اپنے نگرانی میں کام کراتے احکم کو دیکھ آیت نے ٹوکا تھا۔ ابھی اسکے ہاتھ کا زخم ٹھیک نہیں ہوا تھا جسے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دیکھ کر ہی آیت نے اسے تحکم بھرے انداز میں کہا تھا۔ اسکے منا کرنے پر بھی زبردستی اسے وہاں سے آرام کرنے بھیج چکی تھی۔ اور پھر خود چاروں اور ہوتی تیاری کو دیکھنے لگی تھی اسطرح گاؤں کی شادی وہ پہلی مرتبہ اٹینڈ کریں گی اس لیے وہ بہت بہت پر جوش تھی۔

وسجاوٹ دیکھتے ہوئے وہ باہر سحن میں آگئی تھی جہاں جابجا خوبصورت پھول اور مصنوعی روشنی سے حویلی اور اسکے اطراف کے ہر کونے کونے کو سجایا گیا تھا۔ گارڈن ایریا میں آکے وہ وہاں موجود ہر پھول کی نرمی کو محسوس کرنے لگی تھی پھول پودے اسے بہت لگاؤ تھا جسکی وجہ سے ہی خزیمہ اسے گلابو کہتا تھا۔ اپنے آپ مگن آیت کو خبر ہی نہیں ہوئی کب کوئی اسکے بے حد قریب آکے کھڑا ہو گیا۔

خزیمہ اور فوزیہ بیگم مسکان کے لیے بری کا سامان لے کے آئیں تھے جب کال ریسیو کرتے ہوئے خزیمہ وہاں چلا آیا تھا پر آیت کو محویت زدہ دیکھ اور کل رات کی ہوئے خوبصورت لمحے کو یاد کر کے ایک شریر مسکراہٹ لیے اسکی اور ہوا۔

" یہ بہت ذیادتی ہے۔" اتنے قریب سے آواز آنے پہ وہ ایک جھٹکے سے دور ہٹی اور گھور کر اسے دیکھنے لگی تھی۔ اچھی خاصی محویت یو خلل ڈالے خزیمہ مسکراہٹ روکے مصنوعی تابکاری اسے دیکھنے لگا تھا۔" ایسی بھی کیا محویت جو میرے آنے کی خبر بھی نہ دے۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" ایک تو مجھے ڈرا دیا آپ نے اور کیا کہا میرے آنے کی خبر ذرا بتانا پسند کریں گے آپ اس وقت یہاں کیا کر رہیں ہیں۔" دونوں ہاتھ سینے باندھے تیکھے لب و لہجے میں بولی تھی۔ شادی کا گھر ہے اور جناب کی آمد اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

" میں یہاں کچھ لینے آیا ہوں۔" دو قدم چل کہ بلکل قریب کھڑے ہو کر سنجیدہ لب و انداز میں کہا گیا تھا۔ پر یہ الگ بات ہے کے دل گدگدا رہا تھا۔

" اچھا وہ کیا؟" آیت نے آنکھیں پٹپٹا کر پوچھا تھا۔ جس پہ اپنی مسکراہٹ چھپائے محو ہوا پر پھر بھی گال پڑنے والے گڑھوں کو آیت نے خفگی سے دیکھا تھا۔

" وہ کیا ہے نہ ہمارا باغیچہ بہت بڑا ہے۔" آیت نے ایک آبرو اٹھا کر ایسے دیکھا جیسے پوچھ رہی تو اس میں کون سی نئ بات ہے۔" وہاں ہر قسم کے پھول پودے موجود ہیں۔ پر وہاں میرا پسندیدہ پھول موجود نہیں ہے۔" خزیمہ ملک کی سنجیدگی دیکھنے لائق تھی۔ اور آیت خان کی ناسمجھی عروج پر تھی۔" اسے ہی لینے آیا ہوں۔""" اوہ اچھا تو تمہارا پسندیدہ پھول کون سا ہے؟ بتایئے ہمارے یہاں بہت پیارے پیارے پھول ہیں ہم آپ کو ایک دیے دیں گے۔"

آیت کی بات پر ایک شریر سی مسکراہٹ خزیمہ کے چہرے پر مچل اٹھی تھی۔ اسکی طرف جھک کر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گہری مسکراہٹ سجائے وثوق ہوا۔

"گلابو۔ ہمارے یہاں گلاب کا پھول نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں وہ اس سحن سے نکل کر میرے آنگن میں کھل جائے۔"

"وہ تو کب کا وہاں کھل چکی ہے۔" یہ بات اسنے دل سوچے شدید مسکرادی۔

" تو پھر ایسا کچھ کریں کے وہ اس سے سحن اٹھ کر آپ کے سحن میں کھل جائے۔" وہ بولے کھکھلا کر اندر بھاگ گئی پر خزیمہ ملک کو زندگی کی بھرپور مسکراہٹ دے گئی تھی۔

اندر جلدی جلدی آنے کی وجہ سے اسکا تصادم فوزیہ بیگم سے ہوتے ہوتے بچ گیا تھا۔

"اوہ سوری آنی ہم نے دھیان نہیں دیا آپ ٹھیک ہے نہ۔" آیت نے معذرت خواہ انداز میں کہا تھا وہ واقع شرمندہ ہوگئی تھی۔

" ہاں ہم تو ٹھیک ہیں۔ یہ بتایئے آپ ٹھیک ہیں۔" فوزیہ بیگم نے اسکے چہرے کو چھوتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا تھا جب پیچھے خزیمہ بھی آگیا تھا۔

"کیا ہوا آپ دونوں کو۔" خزیمہ نے پوچھ کر اسے دیکھا جو مسکراہٹ روکے کن انکھیوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کچھ نہیں۔ یہ بتاؤ تم کہاں چلے گئے تھے۔" فوزیہ بیگم شاید جلدی میں تھی اس لیے دونوں کی نظروں کی گفتگو کو دیکھ نہیں پائی تھی۔" وہ ایک شاپر گاڑی میں ہی رہ گیا ہے جاؤ جلدی اسے لیے کے آؤ۔" فوزیہ بیگم حکم سادر کر کے آیت سے بات کرتے ہوئے اندر چلیں گئی پیچھے وہ منہ بسورے باہر کی طرف بڑھ گیا تھا آیت نے مڑ کہ اسکا چہرا محظوظ کن انداز میں دیکھتی دل میں شریر ہنسی ہنس دی تھی۔

" واہ شادیاں دوسروں کی ہو رہی ہے اور کام ہم سے کرایا جا رہا ہے۔ اللہ اللہ کیا زمانہ آ گیا ہے۔" آسماں کی طرف چہرہ کیے دوہائی دیتے ہوئے بولا تھا بے چارہ۔ صبح سے جناب بد مزہ سے گھوم رہے تھے پر آیت سے ملاقات کے بعد صاحب کے مزاج اب بہت خوشگوار ہوں گئے تھے۔

☆☆☆

اسکول کالج بند ہونے کی وجہ سے وہ ان دونوں دنوں کے لیے جتنے ہوم ورک ہو سکتے تھے وہ سب ٹیچرز نے اسٹوڈینٹس کو دے دیے تھے اپنے کمرے میں کام کرتی وہ کانوں میں ایئر فون لگائے سونگ سن رہی تھی۔

" یہ تو کمپلیٹ ہو گیا اب بس فیزیک رہ گیا ہے اور جسے لینے مجھے جانا ہے شانزے کے گھر۔۔۔ اسی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بہانے تھوڑی سیر سپاٹے بھی ہو جائے گا۔۔۔" خوشی خوشی وہ سب کو سمیٹ کر ڈوبتا گلے میں لٹکاتی مسز حسین کو انفارم کر کے باہر پورچ میں بھاگی تھی پر اندر داخل ہوتے دانش سے بری طرح ٹکرائی تھی جو اسے کندھے سے سنبھالتا بجا گیا تھا اپنے آپ کو باحفاظت محسوس کرتی وہ جلدی سے سکون بھری سانس خارج کرتی کھڑی ہو گئی تھی پر سرد نظروں سے خود کو دیکھتا دانش کو دیکھتی وہ گلہ تر کر گئی تھی۔

"کہاں جا رہی ہو۔" اسے دیکھ کہ ہی وہ خوف زدہ تھی کے سوال اسے مذید خوفزدہ کر گیا تھا نظریں جھکائے کھڑے اسے اپنا آپ مجرم لگ رہا تھا جیسے ابھی اسے سزائے موت کی صدا سنا دی جائے گی۔

"کیا پوچھ رہا ہوں میں نین۔" سخت آواز کی اسے اپنی سانس تک لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔

"شان_شانزے سے فی_فیزیک کے نوٹس لینے جارہ_ رہی تھی۔" ہکلاتے ہوئے اسنے اپنی بات مکمل کی اور سر جھکا کر کھڑی ہو گئی تھی جیسے واقع کوئی گناہ سرزد کر دیا ہو۔

"ٹھیک ہے۔" اس نے سمجھنے والے انداز میں گردن کو جنبش دی۔" پر یہ تمہاری چادر کہاں ہے۔" اسے خوفزدہ دیکھ نرم لہجے میں بولا پر کیا فائدہ ایسے نرم لہجے کا جو کہیں سے بھی نرم نہیں بلکے پر اسرار لگ رہا ہو۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" وہ۔۔۔وہ میں وہ۔۔سوری۔۔" دانین تم گئی۔ربا پلیز اس دشت دانو سے بچالو۔۔۔دانین حسین کی دل میں کی گئی دعا کب زباں پر نازل ہوئی اسے خود ہی معلوم نا ہوا۔دونوں ہاتھ منہ پر رکھے اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے خوف سے بلی کا بچہ دیکھتا ہے اسکے ماتھے کی شکنیں اور ان عجیب آنکھوں کے سرد تاثرات ہی دانین حسین کو فنا کرنے کے لیے کافی تھا۔

" اب اگر تم مجھے بغیر چادر کی گھر سے باہر نکلتی دکھی تو۔۔۔تمہارے پیڑ کاٹ دوں گا۔" اتنی خوفناک بات پہ وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔اسکے ریڑھ کی ہڈی تک سنسنی پھیل گئی تھی۔

" بات آئی سمجھ۔۔۔" ایک آبرو اٹھا کر سنجیدہ لب و انداز میں بولا۔

" ج-جی۔۔۔" دانین حسین نے جھٹ سر کو زور زور سے جنبش دیتے ہوئے کہا۔

"کیا بات۔۔۔۔" وہی سنجیدہ اور خوفناک انداز۔۔۔۔۔

" اگر بغیر چادر کے باہر نکلی تو پیڑ کاٹ دیں گے۔"

"گڈ اب جاؤ شانزے گھر آجائے گئی۔" یہی تو وہ چاہتی تھی فراغت کا فرمان جھٹ سر ہلا کے وہ ایسے غائب ہوئی جیسے چراغ کا جن اوہہہ۔سوری چراغ کے جن کی پری۔۔۔۔۔ھاھا۔۔۔

وہ جو کب سے مسکراہٹ چھپائے مصنوعی تابکاری سجائے محو تھا اب ایک شریر سی مسکراہٹ لبوں کو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

عنایت کرتے ہوئے فوراً چھپا گیا تھا پر وہ زرہ سی عنایت سے ہی چہرہ کو حسن سے حسین ترین کر گیا تھا۔"

آنہہ۔۔۔ کھڑوس، سڑو سڑیل جب دیکھو تب صرف رعب ہی ڈالنا آتا ہے خدا جانے اس دشت دانو کے سامنے میری زبان مجھے خیر آباد کیوں کہہ دیتی ہے۔۔۔" اپنے کمرے تک پہنچتی وہ جتنا ہو سکے اتنا برا بھلا بول چکی تھی۔

" ہیلو شانی سنو۔۔۔" شانزے کو کال لگاتی وہ اسکے اٹھاتے ہی بولنا شروع ہو چکی تھی پر شانزے کے ٹوکنے پر برا سا منہ بناتی اسکی بات سننے لگی تھی۔

" ڈونٹ وری میں آرہی ہوں۔۔ ویسے بڑی ہی کوئی بی آئی پی ٹائیپ فیلنگز آتی ہے جب اس طرح تمہارے گھر سے ڈرائیور آتا ہے مجھے لینے۔۔۔ قسم سے دانش بھائی ڈی گریٹ۔۔۔" فون سے شانزے رحمن کی خوش باش اور چنچل آواز بر آمد ہوئی تھی۔۔۔

" اتنی فاسٹ سروسنگ۔۔" دانین حیرت سے دانش کی اتنی فوراً کوئک سروس پر بولتی فون رکھ چکی تھی چونکہ شانزے خود وہاں آرہی تھی۔

" اسلام و علیکم دانین میری جان۔۔۔" شانزے دس منٹ میں اسکے مد مقابل کھڑی اپنی ازل شوخہ لہجے میں بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" وعلیکم اسلام۔۔۔فزکس کی نوٹس لائی۔۔" دانین سڑے ہوئے لہجے میں بولتی خود آرام سے بیٹھ گئی تھی۔شانزے منہ کھولے اپنی جان عزیز دوست کی بے مروت دیکھ رہی تھی۔

" بے مروت نہ حال نہ احوال سیدھا اپنے مطلب کی طرف کوچ کر گئی۔۔۔"

" شکریہ۔۔" دانین دو لفظی جواب دیتی اسے غصہ ڈلا گئی تھی۔

شانزے بیڈ پر رکھے تکیے سے مارنے لگی تھی جس کا جوابی کارروائی دانین خوب کر رہی تھی۔

" افس اللہ۔۔۔اب پھوٹ بھی لے کیوں منہ پھولا ہے۔؟" شانزے تھک کر بیڈ پر لیٹی حیرت سے بولی تھی۔

" میرے منہ پھلانے سے کسی کو کہاں فرق پڑتا ہے!! کیا کہنے سب کے نئی نئی دوست جو بن گئے ہیں۔۔۔" دانین ہنوز خفگی سے بولی تھی۔شانزے بیڈ پر بیٹھتی آنکھیں حیرت سے کھولتی دیکھ رہی تھی۔

" اوے میری جان میری جگر میرا پیپر چیٹ کس نے کہا تیرے منہ پھلانے پر کسی کو فرق نہیں پڑتا ۔۔۔پڑتا ہے بھائی مجھے تو بہت پڑتا ہے۔۔۔اور میں جانتی ہوں اس پھولے منہ کو کیسے دوبارہ چپٹا کرنا ہے۔" شانزے بولتے ساتھ اسکے پھولے منہ کو دراصل ہماری دانین کے چہرے کے نقوش کچھ تھے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہی اس طرح بھرے بھرے گلابی سفید رخسار جسے دیکھ چھونے کا دل کرے، شانزے اسکے چہرے پر اپنا دونوں ہاتھ ہلکے نرم طریقے سے دھپ کرتی ہنسنے لگی تھی دانین خفگی سے چپیٹ مارتی الٹی پلٹی مار بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

" تم سے ملنے میں آرہی تھی پر نہیں ہٹلر کو کیسے میری خوشی برداشت ہو۔۔۔ میرا بس چلے نہ تو میں ۔۔۔ میں۔۔۔ میں اسکی ایک بھی بات نہ مانو۔۔۔ صرف بابا جان کی خاطر مانتی ہوں۔۔۔۔ کھڑوس ہٹلر دشت دانو۔۔۔"

" اللہ جانے دانی۔۔ تمہارا تو خدا واسطے کا بیر ہے ہمارے جی۔۔۔ ۔۔۔۔"

" شششش۔۔۔ آنہہ۔۔" شانزے کے ہنستے ہوئے بولنے پر وہ بیچ میں ہی ٹوک چکی تھی۔

" اچھا چھوڑو۔۔ گاؤں جارہی ہو یا نہیں۔۔۔ تم نے کہا تھا نہ کسی کی شادی وغیرہ ارجینٹ میں فکسڈ ہوئی ہے۔۔۔" شانزے کے کہنے پر وہ سر ہلا کر بولی تھی۔

" ہاں ہے شام تک نکلے گے۔۔ اور مہندی کے فنکشن تک انشاءاللہ پہونچ جائیں۔۔ مجھے شادی میں سب سے زیادہ ایک یہی فنکشن بہت اچھا لگتا ہے۔"

" اوو۔۔۔ تب تم جارہی ہو۔۔۔ آئی مس یو۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" آئی مس یو ٹو۔۔۔ویل ایک ہفتے میں ریٹرن ہو جاؤں گی۔۔" اسکے لگے لگی بولتی وہ واپسی بھی بتا چکی تھی۔

" ہمم پھر بھی۔۔۔"

☆☆☆

وسیع العرض پیمانے پر تعمیر پہاڑوں کے درمیان خوبصورت اور سنہرے رنگوں سے رنگون شاندار سی حویلی اوٹی کے خوبصورت ترین حویلیوں میں سے ایک مانا جاتا ہے۔ اوٹی ریاستِ تامل ناڈو کا ایک پہاڑی مستقر ہے۔ پہاڑی مستقر جسے انگلش میں ہل اسٹیشن کہا جاتا ہے۔ یہ مقامات پہاڑوں کی بلندی اور درمیان میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ پہاڑی مُستَقَر جسے پہاڑی مقام، صحت افزا پہاڑی مقام یا صرف صحت افزا مقام بھی کہا جاتا ہے، صحت افزاء مقام کی اِصطلاح کسی بھی ایسی جگہ کے لیے استعمال کی جاتی ہے جہاں کی آب و ہوا خوشگوار اور صحت بخش ہو۔

یہ اُدگامنڈلم کے نام سے بھی معروف ہے۔ یہ تمل ناڈو کے سیاحتی مقامات میں سب سے اہم اور سیاحوں کا دلچسپ مقام ہے۔ اس سے ملکۂ پہاڑی مستقر کی عرفیت سے بھی پکارا جاتا ہے۔

"خوبصورت پہاڑوں کی وادی اور غروبِ آفتاب کا حسین امتزاج اور اس منظر سے لطف اندوز ہوتے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہوئے چائے کی چسکیاں لینا، بیمار کو صحت افزاء کرنے کے لیے کافی ہے۔ کیوں ڈاکٹر صاحب۔" چاچو فرقان کی بات سن کر یاور کے چہرے پر جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کر لیا تھا۔

" چاچو آپ کے کہنے کا مطلب ہے میں نے خامخواہ ہی ڈاکٹری کر لی۔" یاور کی مصنوعی خفگی بھری انداز پہ فرقان چاچو نے ہاتھ اٹھا کر کہا تھا۔

" ارے اب ہمارے کہنے کا یہ بھی مطلب نہیں تھا۔ ہم تو بس قدرت پر تبصرہ کر رہے تھے۔""

فرقان کہہ تو بلکل صحیح رہے ہو۔ قدرتی نعمت کا کوئی نعم البدل نہیں ہے۔" زرتاج بیگم نے خوشگوار احساس کے تحت کہا۔

" تو آپ سب بھی یہی رک جائیں نہ ہمارے ساتھ۔"

خوبصورت لان میں رکھے کرسیوں پر بیٹھے پوری فیملی خوش گپوں میں مصروف تھے۔ فرقان خان ایک فوریسٹ آفیسر تھے جنہیں کچھ مہینے پہلے ہی اوٹی میں ٹرانسفر کر دیا گیا تھا۔ جس سے مسز فرینہ فرقان اپنوں کی دوری سے اداس ہوں گئی تھی۔

" اداس کیوں ہوتی ہو فرینہ ہم سب ملنے تو آتے رہیں گے۔"

" وہاں بھی تو کسی کو رہنا ضروری ہے اب پرکھوں کی زمین کو بے آسرا تو نہیں چھوڑ سکتے۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" ہاں بھابھی سہی کہا آپ نے۔"

مسز فرینہ ان کی بات پہ اتفاق تو کرتی تھی پر پہلی بار سب سے دوری انہیں کاٹنے کو دوڑ رہی تھی۔

" بھائی کیا باتیں ہو رہی ہے ہمارے بغیر۔" گیٹ سے ایک چھوٹی سی لڑکی اپنے بڑے پاپا کی انگلی پکڑے بڑے غور و فکر سے اطراف میں اشارہ کر کے کچھ بتا رہی تھی انداز اور بولنے کے طرزِ عمل پر ابتھاج خان مسکرا کر اسے سن رہے تھے۔ ابتھاج خان ایک رعب اور شفیق شخصیت کے حامل تھے۔ لان میں ان سب کو خوش گفتگو کرتے دیکھ وہی چلے آئیں۔

" آپ آ گئے۔" زرتاج بیگم نے انہیں بیٹھنے کے لیے جگہ دیتے ہوئے کہا۔" کہاں کہاں تفریح کروا کے لائی آپ کی بیٹی۔" زرتاج بیگم نے اشتیاق سے پوچھا تھا۔

" بھائی ہماری بیٹی نے تو طبیعت خوش کر دیا ہمارا بڑی سمجھدار بیٹی ہے ہماری۔" ابتھاج خان کے تعریف کو اس نے گردن اکڑ کر سنا اور ایک نظر جتا کر تابش کو دیکھا تھا جس نے اسے اگنور کیے گیم میں بزی رہا، تابش سنجیدہ مزاجی اور اس سے دو سے تین سال بڑا تھا پر ذرا جو دونوں میں کبھی بنی ہو ایک دوسرے کے خلاف محاذ کرنا کبھی نہیں چھوڑتے انتظار کرے آگے تفصیلی میں ملیں گا۔

" ہم بھی یاور بھیوں کی طرح باہر پڑھنے جائیں گے۔ ہم جائیں گے نہ پاپا۔" چھوٹی سی تنویر نے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آنکھیں پٹپٹا کر فرقان چاچو سے پوچھا کم اور تصدیق ذیادہ کروایا۔ سب نے اچانک اسکی۔ خواہش پہ مسکرا کر اسے دیکھا تھا پر مسز فرینہ نے گھور کر۔

" بلکل ہماری بیٹی ضرور جائیں گی۔" ابتھاج خان نے اپنے بازوں میں بھرتے ہوئے پیار سے کہا تھا۔ پر پہلے اسکول کو مکمل کر لیں جہاں سے آئے دن آپ کی شرارتوں کی خوش خبری ملتی ہے۔" مسز فرینہ کی بات پہ اسنے منہ بسور کر شکایتی نظروں سے اپنے پاپا اور بڑے پاپا کو دیکھا تھا۔ اور جل بھن وہ تابش کی نظروں سے گئی تھی۔

" آپ کو پتا ہے بھائی صاحب اس نے کیا کیا ہے۔"

" ٹیچر کے بینچ پر سینڈوچ رکھ دیا تھا۔"

" کتنی شرمندگی ہوئی تھی ہمیں کیا کیا نہیں سنا ہم نے۔" مسز فرینہ کی بات پر ابتھاج خان نے حیرت سے تنویر کو دیکھا جو مسکین صورت بنائے اپنے پہلو میں کچھ کہنے جا رہی تھی۔

" بڑے پاپا ہماری غلطی نہیں ہے انہوں نے بلاوجہ ڈانٹا تھا کسی اور کی غلطی پر اس لیے ہم نے وہ کیا۔۔۔"

" غلط بات گڑیا وہ آپ کی استاد ہے نہ ایسا نہیں کرتے ہیں استاد ماں باپ کی طرح ہوتے ہیں ماں باپ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہمیں چلنا پھرنا کھانا سکھیاتے ہیں پر استاد ہمیں زندگی جینے کا شعور سکھیاتے ہیں بڑوں کا ادب، مذہب کی تہذیب یہ سب ہمیں استاد بتاتے ہیں۔ ان کی عزت واحترام کرنا ہم پر فرض ہوتا ہے۔" یاور نے سنجیدہ نرم لہجے میں سمجھایا۔

" سوری بھیوں آئندہ ایسا کبھی نہیں کریں گے۔" تنویر نے شرمندہ لہجے میں سر جھکا کر کہا۔

" سوری مجھے نہیں اپنی ٹیچر کو کرنا۔"

" جی ٹھیک ہے۔"

" بس کرو تم سب تو ہماری بیٹی کے پیچھے ہی پڑ گئے ہو۔" اسکا اترا ہوا چہرا دیکھ ابتھاج خان نے لاڈ سے اسے باہوں میں بھر کر کہا۔

" بس بھائی صاحب آپ ہی کے لاڈ پیار کا نتیجہ ہے۔" مسز فرینہ نے لمبی سانس بھر کر کہا جب بھی کوئی اسے ڈانٹا یا سمجھاتا ابتھاج خان اسے یوں ہی بچا لیتے ہیں۔ دو بیٹوں شہریار خان ارف یاور اور تابش لخت جگر تھے پر بیٹی نا ہونے کی وجہ سے وہ سب سے زیادہ پیار تنویر سے ہی کرتے تھے۔

☆☆☆

مسکان کے کمرے میں ہر چیز پھیلی ہوئی تھی پورے بیڈ پر شادی مایوں اور مہندی کے سامان بکھرے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پڑے تھے۔

مایوں کے ڈریس میں تیار وہ بیوٹیشن سے مسکرا کر کچھ بات کر رہی تھی جب پیلے رنگ جوڑے میں تیار آیت اسکے کمرے میں داخل ہوئی۔

" تیار ہو گئی تم۔" اسکا مکمل جائزہ لیتے ہوئے آیت نے پوچھا تھا۔

" بس میم ریڈی ہیں صرف ڈوپٹا سیٹ کرنا ہے۔"

جواب بیوٹیشن کی طرف سے آیا۔

" اوکے۔ کتنا پھیلا ہوا ہے تمہارا کمرا رو کو کسی کو بلا کر صاف کرواتی ہوں۔"

اسے تنقیدی نظروں سے دیکھ آیت نے پرفیکٹ کا سائرن دیا اور پورے کمرے کو دیکھ ملازم کو بلا کر صاف کروانے لگے تھی جب پیچھے سے دو شرارتی ہاتھوں نے اسکی آنکھیں موندلی تھی۔

بیوٹیشن اور مسکان کو خاموش رہنے کا اشارہ کر وہ آیت کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ چکی تھی۔" کو۔ کون" آیت بوکھلا کر بولی تھی۔" حمنہ۔۔۔" لمس پہچان کر وہ خوشی سے چیخ کر بولی تھی۔

" یس میڈم میں۔۔۔" حمنہ گردن اکڑ کر اسکے بے یقین چہرے کو دیکھا تھا پھر مسکراتی گلے لگ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" سیریسلی یار مجھے ابھی بھی یقین نہیں ہو رہا ہے۔" آیت نے نم آنکھیں خشک کر کے کہا تھا۔

" بس یار تم تو ٹھہری بے مروت یہاں آ کے ہم سب کو بھول ہی گئی تو ہم سب نے سوچا کیوں نہ ہم ہی یاد دلا دیں۔۔۔"

"غلط بات مت کہو۔۔ میں بلکل کسی کو نہیں بھولی۔ باقاعدہ فون کرتی ہوں۔" آیت نے خفگی سے اسکی بات کی تردید کی تھی۔

"اچھا اچھا گلا بوں ناراض نہ ہو ہم سب کو دادو اور شہباز ماموں نے انوائیٹ کیا ہے۔ اب تم تو۔۔۔" حمنہ سنجیدگی سے بولتی شرارت سے کچھ کہنے لگی تھی جب آیت اسے گھور کر خاموش کرا دیا تھا۔

" اچھا اچھا کچھ نہیں کہتی اب ان بڑی بڑی آنکھوں سے ڈراؤ تو نہیں۔" حمنہ کے کہنے پر سب مسکرا دی تھی اتنے دیر میں بیوٹیشن مسکان کو تیار کر کے چلی گئی تھی۔ اب آیت مسکان اور حمنہ کو ایک دوسرے سے ملا رہی تھی۔

" ہماری بنو تو بھائی بڑی پیاری ہے۔" حمنہ کے شرارت بھری پیارے انداز پہ کہنے پر مسکان جھنپ کر مسکرا دی تھی۔

" آیت پریہا کہاں ہے۔" حمنہ نے باتوں کے دوران پوچھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" وہ اور اسد اپنا انٹرنشپ کمپلیٹ کرنے کے لیے ممبئی گئے ہوئے تھے شاید آج رات تک پہنچ جائیں مریم بتا رہی تھی۔ میری بھی ملاقات نہیں ہوئی صرف کال پر بات ہوئی تھی۔" آیت نے تفصیلاً بتایا تھا۔

" مریم کون۔۔۔؟" حمنہ نے کنفیوز نظروں سے پوچھا تھا اور دماغ پر زور ڈالتی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

" آفتاب اور اسد کی بہن۔۔ اور اب اتنا مت سوچو تم اسے نہیں جانتی ہو۔" آیت کے گھور کر کہنے پر حمنہ ہونٹ سکیوڑ کر گول کرتی گردن ہلا کر بات کرنے لگی تھی۔

☆☆☆

بڑی عالیشان محل نما حویلی جس کے چاروں اطراف سیکیورٹی گارڈ تعینات کھڑے تھے۔ اس حویلی کے چوکھٹ کے بورڈ پر پولیٹکل لیڈر ابرار ملک لکھا ہوا تھا۔ شہر کے جانے مانے سیاست دان۔

اس حویلی کے اندر آئیں تو کچھ آوازیں آ رہی تھی جہاں اثرم ملک غصے سے اونچی اونچی بول رہا تھا۔

" میں کچھ نہیں جانتا مجھے سویرا چاہیے ہر حال میں چاہیے۔ آپ سے میری ایک خواہش پوری نہیں ہو رہی ہے۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا مت بھولو کل اسکا نکاح ہو چکا ہے اور خیر مناؤ جو تم نے کل احکم کے ساتھ کیا ہے وہ کسی کو معلوم نہیں ہو اور نہ تمہارے ساتھ ہم سب کی بے عزتی ہوتی۔" اسکی کل احکم پر ہونے والی فائرنگ پر انہیں نے غرا کر کہا الیکشن قریب تھے وہ کوئی بھی خطرہ مول نہیں لے سکتے تھے۔

" تم کیوں اس لڑکی کے پیچھے پاگل ہو رہے ہو ایک بار الیکشن گزر جانے دو جس سے کہو گے اسے تمہیں پیش کر دوں گا پر ابھی شانت رہو۔" اس بار انہیں کچھ نرمی سے کہا۔

" کسی کو بھی پتا لگنے دیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا پر سویرا صرف میری ہے صرف میری بھاڑ میں گیا آپ کا الیکشن۔

" اثرم میں تمھیں آخری بار کہہ رہا ہوں الیکشن قریب ہیں اگر تمہاری وجہ سے کوئی بھی بدمزگی ہوئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور اب بس سویرا کا نام میں دوبارہ تمہارے منہ سے نا سنو۔۔۔" انہیں سخت گیر لہجے میں تنبیہ کی جس پر وہ پاس پڑا گلدان دیوار پر پھینک کے باہر نکل گیا تھا۔ نیچے پڑے گلدان کے مصنوعی پھول افسوس سے اپنے آپ پر رو رہے تھے۔

اندر داخل ہوتے خریم نے افسوس سے سارا منظر دیکھا اور جانے لگا پر ابراز ملک کے کڑک دار آواز پر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسکے چلتے پیر تھم گئے۔

" تم کہاں رہتے ہو تم آج کل۔۔۔"

" مجھ پر نظر رکھے آپ کے آدمیوں نے نہیں بتایا میں کہاں رہتا ہوں آجکل۔" اپنے باپ پر طنز کریں اس نے تمسخر نظروں سے پوچھا۔ وہ پہلے ہی جلال میں تھے اسکے طنز پر سلگ ہی اٹھے تھے۔

" تمیز سے بات کرو باپ ہوں تمہارا۔ اور کیا کر رہے ہو تم سب جانتا ہوں۔"

ان کی دھاڑ پر اسنے ریلیکس انداز میں کانوں کو ہاتھ لگائے سنا پھر کمال بے نیازی سے کہہ کر اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا۔

" اچھی بات ہے ہونا بھی چاہیے باپ ہے آپ میرے اتنی جانکاری تو ہونی ہی چاہیے۔"

" دونوں کے دونوں مجھے برباد کرنے پر تلے ہیں۔" سخت دل برداشتہ ہو کے سوچ وہ اپنے پی_اے کو کال کرنے لگے تھے۔ انہیں ابھی بہت سے کام تھے اور شام میں فنکشن بھی اٹینڈ کرنے تھی۔

☆☆☆

اوٹی اپنی تمام تر خوبصورتی کے ساتھ شام کے سائے تلے مسکراتی فسوس خیز منظر نمایاں کر رہی تھی۔ تنویر یاور کے کمرے میں بیٹھی اسے پیکنگ کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ اتنے جلدی جا رہے ہیں بھیوں۔۔۔ابھی ہم نے آپ کے ساتھ بہت ساری سیکریٹ شیئر کرنی تھی۔"چھوٹی سی تنویر اداس چہرہ سے بولتی یاور کو بہت کیوٹ لگی تھی یاور کے لیے وہ بے حد عزیز تھی۔

"بھیوں کی جان تو آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں۔۔۔پھر وہاں خوب مستی کریں گے۔"یاور نے مسکرا کر اسکے گال پر نرمی سے چٹکی بھری تھی۔"ہم کہہ رہے ہیں ہم بھی چلے پر مما کہاں جانے دے رہی ہیں۔"چھوٹی تنویر نے منہ بسور کر جیسے اپنی مما کی شکایت کی ہو۔یاور اسکے انداز مسکرا دیا تھا۔

"وہ اس لیے کیوں کی یہاں آپ کے اسکول کا لوسٹ ہو سکتا ہے۔۔" یاور نے اسے چاکلیٹ دیتے ہوئے کہا تھا۔

"جی۔۔"چاکلیٹ کھاتی وہ اسکول کے نام پر منہ پھولا کر بولی تھی۔

"بھائی۔۔۔نیچے بابا کھانے پر بلا رہے ہیں۔اسکے بعد آپ کو نکلنا ہے نا۔"ناک کر کے اندر آتا ہوا بولا تھا تنویر اسے دیکھتی منہ ٹیڑا میڑا کرتی چاکلیٹ کھا رہی تھی۔تابش نے ناگوار نظروں سے اسے گھورا تھا جو اسے دیکھتی سڑی سی صورت بنا گئی تھی۔

"குரங்கு" (بندر)

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

چھوٹی تنویر نے اسے دیکھ کر کہا پر دونوں بھائیوں نے نا سمجھی سے اسکا چہرہ تکا تھا چہرے پر بڑا سا سوالیہ نشان لکھا دیکھ کر چھوٹی تنویر نے شان بے نیازی سے کندھا اچکا دیا تھا۔

"گڑیا یہ آپ نے کیا کہا تھا؟" یاور اپنی حیرت پر قابو پاتا ہوا بولا تھا۔

"تامل بھیوں۔"

"کیا آپ کو تامل آتی ہے۔۔" یاور نے حد حیرت سے پوچھا تھا تابش متاثر ہوا تھا پر اپنے تاثرات چھپا گیا تھا۔

"ہاں یہاں اسکول میں سبجیکٹ وائز پڑھایا جاتا ہے اس لیے تھوڑا تھوڑا آنے لگا ہے۔" چھوٹی تنویر خوشی سے بتایا تھا جتنے جلدی وہ تامل سیکھ گئی ٹیچر وغیرہ بھی متاثر ہوئے تھے۔

"ارے واہ ہماری چھوٹی سی گڑیا تو بڑی سمجھدار ہے۔" ایک اور چاکلیٹ اسے دیتا یاور توصیفی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"بھائی بابا بلا رہے ہیں۔" تابش نے چھوٹی تنویر کو گھور کر یاور سے کہا اور باہر نکل گیا تھا۔

"درشل۔" بڑبڑا کر وہ چلا گیا تھا۔

"எலி"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

(چوہا)۔۔۔ چھوٹی تنویر اسے من میں مخاطب کرتی یاور کے ساتھ کھانے کے ٹیبل پر چلی گئی تھی۔

یاور (شہریار) لندن سے آنے کے بعد وہ ایک بڑے ہسپتال از ڈاکٹر کام کرتے ہیں۔ ابھی بھی کچھ ضروری کیس کی وجہ سے اسے واپس جانا پڑ رہا ہے تھا۔ شمشیر خان اور شہباز ملک کی یہاں شادی ہونے کی وجہ سے ابتھاج خان اور زرتاج بیگم کو بھی گاؤں جانا پڑ رہا تھا۔ فرق یہ تھا کہ یاور آج رات میں ہی نکلنے والا تھا اور ابتھاج خان اور زرتاج بیگم کل صبح۔۔۔

"بڑے پاپا ہم بھی آپ کے ساتھ گاؤں جائیں گے۔" کھانا کھانے کے بعد سب چائے پی رہے تھے جب تنویر نے ضدی انداز میں ابتھاج خان سے کہا تھا۔ مسز فرینہ نے چایئے کے کپ کو سائیڈ میں کرتی گھور کر اسے بولی تھی۔

"جی نہیں۔۔ اسکول کون جائے گا آپ کے۔۔"

"بڑے پاپا پلیز نہ ہم اسکول کی پڑھائی کو بھی آکر کوور کر لیں گے۔" چھوٹی تنویر نے اپنی ماں کی بات کو نظر انداز کرتی ابتھاج خان سے درخواست کر رہی تھی۔ ابتھاج خان نے ہاں بولنے ہی والے تھے جب باقی سب نے گھور کر انہیں دیکھا تھا۔

"دیکھو فرقان شہباز اور شمشیر خان تایا دونوں نے تمہیں مدعو کیا ہے اب اگر تم دونوں نہیں جا رہے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہو تو تنویر کو ہی ہمارے ساتھ چلنے دو۔۔۔اور ہمیں پورا یقین ہے ہماری بیٹی آنے کے بعد اپنی ساری پڑھائی مکمل کر لے گی۔" ابتھاج خان اور تنویر خان کی کوئی بات رد کر دیں ناممکن سب نے تاصف سے سر کو ہلا کر سوچا۔

"ٹھیک ہے بھائی صاحب۔۔۔کل دوپہر کی آپ کی ٹکیٹ ہے ہم ایک اور نکلوا دیتے ہیں۔" فرقان صاحب نے کہا پر مسز فرینہ نے خفگی سے تنویر کو گھورا تھا۔

"پلیز نا میری پیاری مما۔۔۔وی لو یو۔۔" مسز فرینہ کے باہوں میں ہاتھ ڈالتی وہ پیار سے بولی تھی مسز فرینہ نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی تھی۔ تابش نے بیزاریت سے اسے دیکھا تھا۔

"°راہ ملکہ" (ڈرامہ کوین) ۔۔ تابش بڑابڑا کر اسے رہ گیا تھا۔

"ٹھینکیو بڑے پاپا، پاپا مما۔۔۔" تینوں کو بیک وقت بولتی وہ اپنے کمرے میں بھاگ گئی تھی۔

☆☆☆

لال حویلی میں شادی کی تیاریاں عروج پر تھی۔ اب اگر ہم وہاں سے چند کمرے دور آصفہ کے روم میں آئے تو وہاں کا منظر کچھ عجیب سا تھا سویرا آرام دہ حالت میں بیڈ پر بیٹھی آصفہ کو پورے کمرے میں گھومتی ہوئی دیکھ رہی تھی حمیرا بیٹھی ساتھ اڑی بابا بھی بیٹھے فرصت سے آصفہ کو دیکھ رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" اگر پیدل مارچ ہو گیا ہو تو بیٹھ جاؤ عاصیفہ (آصفہ) ۔۔۔"

" ہاں آصفہ آپی۔۔۔"

اڑی بابا کو اپنے دائیں ہاتھ پر لیٹی بیزاریت سے کمرے سے باہر چلی گئی تھی۔

" اچھا ادھر بیٹھو اور بتاؤ کیا چیز تمہیں ڈسٹرب کر رہی ہے ۔۔۔؟؟"

" یار۔۔ اچانک میری بھی رخصتی یہ لوگوں نے طے کر دی۔۔۔ اور پتا ہے ابھی تک ابھی تک مجھے اپنے آدھے شوہر کا کال تک نہیں آیا۔۔۔"

آصفہ نے بڑے دکھ سے بتایا تھا۔

" ادھا شوہر۔۔" سویرا اسکی بات پر زور سے ہنسنے لگی تھی۔" او خدا آصفہ تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ یہ بات تمہیں پریشان کر رہی ہے۔"

ہنسنے کے درمیان سویرا نے پوچھا تھا آصفہ تکیہ اسے مارتی منہ پھلا گئی تھی۔

" مجھے پریشانی اس بات کی ہے اگر وہ کسی کیس وغیرہ میں مصروف کہیں سے پٹ کر آ گیا تو۔۔۔ شادی کی تصاویر کا کیا ہو گا۔۔۔ مطلب سوچو اگر فیوچر میں میرے بچوں نے پوچھا مما آپ کی شادی کی فوٹو میں یہ ٹوٹا فوٹا انسان کون ہے تو سوچو کتنی سبکی ہو گی۔۔۔" آصفہ کی بات پر سویرا ہنستی اندر آتے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آفتاب کو دیکھ رہی تھی جو اپنی زوجہ محترمہ کے خیالات پر بس بے ہوش ہونے سے بچا تھا۔

" بہت پیچیدہ مدعا ہے یہ۔۔ایک کام کرو تم اور آفتاب بھائی اطمینان سے اس مسلے کا حل سوچو میں ذرا سہل مدعے پر غور و خوض کر آؤں۔۔۔"

سویرا آفتاب کو ٹھینس اپ دکھاتی کمرے سے باہر چلی گئی تھی آصفہ آفتاب کا خفا و ناراض چہرہ دیکھتی کان کھجا کر کندھا اچکا کر دیکھتی بیڈ پر آرام سے بیٹھ گئی تھی۔

" دو دن بعد ہماری شادی ہے ایسے میں ہونے والے دلہے اور دلہن کا ملنا اچھا شگون نہیں مانتے۔۔۔یو نو اس کی وجہ سے دلہن کے چہرے پر نکھار نہیں آتا۔۔ایسا بڑے بزرگوں کا کہنا ہے۔" آصفہ کے معصوم بننے پر آفتاب نے دانت کچکچا کر اسے دیکھا تھا۔

" اور شوہر کے بارے ایسا سب سوچنا تو بڑا اچھا شگون ہے نہ۔۔" آفتاب نے ایسے کہا جیسے اسے شرم دلانے کی کوشش کی تھی۔

آصفہ منہ بگاڑ کر بیٹھی رہی تھی۔

" کیا تم مجھے شاپنگ کرانے لے جانے آیئے ہو۔۔؟؟" کچھ سوچ کر آصفہ نے خوشی سے پوچھا تھا

آفتاب صرف گھور سکا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" کون سی شاپنگ۔۔؟؟"

" شادی کی اور کون سی۔۔۔؟"

" وہ تو ساری ہو چکی ہے۔۔" اس نے کندھا اچکا کر کہا تھا۔

" کوئی بہت ہی کنجوس انسان ہو۔۔اس لیے نہیں آئے تو کس دقیقہ کام کی وجہ سے تشریف لائیں ہیں ایس پی صاحب۔۔۔ " آصفہ منہ بگاڑ کر بولی۔ آفتاب اس کے طرز لہجے پر صرف سرد سانس بھر سکا تھا۔

" خزیمہ سے ملنے آیا تھا سوچا اپنی زوجہ محترمہ سے بھی مل لوں پر یہاں تمہارے خیالات جان کر میں اس شادی پر سنجیدگی سے سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔۔۔" آفتاب کے چہرے پر جھلکتے سنجیدگی پر آصفہ اب فٹ سے کھڑی ہوئی تھی۔

" کیا۔۔۔کیا سوچنے پر۔۔۔؟"

" یہی کہ اللہ تعالیٰ مجھے تمہیں جھیلنے کی طاقت عطا کرے۔۔۔" آفتاب قہقہا لگا کر بولنے پر آصفہ کا خون کھول اٹھا تھا۔

" آفتاب۔۔ " سائیڈ کا تکیہ پھنکتی وہ دانت کچکچا گئی تھی۔ آفتاب تکیے کو کیچ کرتا ایک آنکھ بند کر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

فلائنگ کس دیتا کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔

" آفتاب بد تمیز رو کے آج تمہیں میں بتاتی ہوں۔۔۔" دانت پیس کر بولتی وہ باہر پورچ میں چلی گئی تھی نظریں بچا کر۔۔۔

☆☆☆

" تو آج کل کس کیس میں مصروف ہو۔۔؟"خوبصورت ریک سے سجے کتابوں کے درمیان ایک بڑا اسٹڈی ٹیبل اور میز رکھا ہوا تھا گمان سے وہ پورا کمرا چھوٹا لائیبریری ہی لگتا تھا۔

مسٹر حسین ایک چیڑ پر بیٹھے اپنے مد مقابل بیٹھے دانش سے بولے تھے جو انکے مخاطب کرنے پر چونک کرنا سمجھی سے انہیں دیکھنے لگا تھا۔ پھر سنبھل کر اپنے مخصوص انداز میں بولا تھا۔

" ایک کیس ہے! سولو ہو جائے پھر تفصیلی سے بتاؤں گا۔۔"

مسٹر حسین سمجھ کر ہاں میں گردن ہلا دیے تھے وہ جانتے تھے انکے فورس کرنے پر بھی وہ کچھ نہیں بتائے گا اپنے پروفیشن اور پیشن سے وہ کس قدر پوزیسو وہ اچھے سے واقف تھے۔

" اور کوئی بات کرنی ہے ماموں۔۔۔!! " اس نے استفہامیہ نظروں سے دیکھا تھا وہ کچھ تذبذب کے شکار تھے۔۔۔ نوٹس وہ بہت دیر سے کر رہا تھا جیسے وہ کچھ پوچھنا یا کہنا چاہتے ہوں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" ہاں یار۔۔۔" انہوں نے دوستانہ لہجے میں کہا تھا دانش صرف مسکرا سکا تھا۔ جب بھی کسی بات پر پریشان ہوتے ایسے ہی دوستانہ لہجہ استعمال کرتے تھے۔

" گاؤں میں شادیاں ہیں۔۔۔ چاچا حضور نے ہم سب کو بلایا ہے۔۔ جاننا یہ تھا تم چلو گے یا ہر بار کی طرح اس بار بھی۔۔۔" انہیں بات بیچ میں ہی چھوڑ دی تھی دانش سنجیدہ ہوتا انہیں دیکھ رہا تھا۔

" ماموں ابھی کچھ ضروری کام ہے شاید نہ چل سکوں۔۔۔ پر اگر آپ لوگ جانا چاہتے ہیں تو ضرور جائے۔۔ میری خاطر اپنا پروگرام بدلنے کی بلکل ضرورت نہیں ہے۔"

" ارے یار اب ایسا بھی مت بولو۔۔۔ پر تم چلتے تو چاچا حضور کو اچھا لگتا۔۔۔ کتنا عرصہ بیت گیا تمہیں ان سے ملے ہوئے۔۔۔" مسٹر حسین نے آسودگی سے بولے تھے۔

" کچھ عرصہ اور ماموں پھر سب ٹھیک ہو جائے گا آئی پرومس۔۔" دانش نے دل میں سوچا تھا۔

" تو آپ سب کب تک جا رہے ہیں۔۔؟؟"

" آج رات تک محکمہ موسمیات کے نئی اطلاع کے مطابق اب موسم اور بادل صاف ہیں۔۔۔ تو آج رات تک نکلے گے ویسے بھی کل شادی ہیں۔" مسٹر حسین کے کہنے پر وہ کھڑکی کے باہر آسمان کو دیکھنے لگا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کبھی کبھی زندگی میں سب کچھ ہوتے ہوئے کچھ بھی نہیں ہوتا ہے جو چیز جتنی مکمل اور پر سکون دکھتی ہے وہ اندر سے وہ اُتنے ہی طوفان اور رازوں کو دبائے خالی اور تنہاء ہوتی ہے۔

☆☆☆

خزیمہ سے مل کر وہ اب واپس جا رہا تھا۔ ارجنٹ کال اور انفارمیشن پر وہ فوری طور پر معذرت کرتا باہر آیا تھا پر اپنی جیپ میں آرام سے آصفہ کو بیٹھا دیکھ وہ ماتھے پر شکن لیتا اسکی طرف بڑھا تھا۔ "یہ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" اس نے ماتھے پر بل ڈال کر کہا تھا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی۔" اس نے اطمینان سے سیٹ سے ٹیک لگا کر کہا تھا۔

"وہاٹ؟ تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا؟ میں مجرموں کو پکڑنے جا رہا ہوں نہ کہ پکنک منانے۔۔۔!" اس کی بات پر تو اسکا دماغ گھوم گیا اس لیے ایک ایک لفظ چبا کر بولا تھا۔

"تم موویز نہیں دیکھتے؟" اس نے ہاتھ باندھ کر سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

" عاصیفہ اب یہاں موویز کہاں سے آ گیا؟" اس نے غم و غصے سے کہا "اف کہاں پھنس گیا۔

"ارے موویز میں ہوتا ہے نہ جب ہیرو دشمنوں کو پکڑنے جاتا ہے اور پکڑ بھی لیتا ہے پر لاسٹ مومینٹ میں کیا ہوتا ہے وہ لوگ ہیروئن کو اپنے قبضے میں کر کے ہیرو کو خوب مارتے ہیں، ہوتا ہے کی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نہیں؟"عاصیفہ صاحبہ نے سنجیدگی + دلچسپی سے بتایا تھا۔

"ہاں ہوتا ہے تو؟"اس نے غصے کو ضبط کر کے تحمل سے کہا تھا۔

"ارے تو آفتاب دیکھوں نہ تم بھی تو دشمنوں کو پکڑنے جا رہے ہو، اب اگر ان لوگوں نے مجھے پکڑ کر تمہیں بلیک میل یا مارا تو ہائے تب شادی میں تمہاری فوٹو کتنی خراب آئے گی ہر جگہ سے تم ٹوٹے پھوٹے ہو گے۔۔اور میں اپنی شادی کے البم کے ساتھ کوئی خطرا مول نہیں لے سکتی۔۔"عاصیفہ نے سنجیدگی اور پتے کی بات کی جس سے بچارا آفتاب اپنی قسمت پر ماتم کرنے لگا تھا۔

"یا اللہ میرا دل آنا بھی تھا تو اس بیوقوف پر، یا اللہ میرا دل کیوں آیا؟ کیوں آیا؟ کیوں آیا؟"آفتاب نے دونوں ہاتھوں کو اوپر اٹھا کر دہائی دی "ہائے میرا کیا ہو گا۔

"تم نے مجھے بیوقوف کہا۔"اس کے کندھے پر زور سے ہاتھ مار کر خفگی سے بولی تھی۔

"نہ میری جان میں نے تمہیں نہیں اپنے آپ کو بیوقوف کہا ہے۔"اپنے کندھے پہ ہوئے تشدد کو برداشت کر کے صدمے + دکھ سے بولا تھا۔

"بلکل وہ تو تم ہو۔"مزے سے بولی اور وہ اپنی جان کو منہ کھولے صدمے سے دیکھ کم گھور زیادہ رہا تھا۔

"اب مجھے گھورو کم اور چلو جلدی ورنہ وہ لوگ بھاگ گے تو۔"اس نے اس کی توجہ اپنی سے ہٹائیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔

بلکل چلو تمہارے ایڈونیچر کرنے کا بھوت آج میں اتار کر رہوں گا۔۔۔"جیپ اسٹارٹ کرتے ہوئے بڑبڑایا تھا۔

آصفہ آج آفتاب کو صرف زچ کرنا چاہتی تھی اس وقت وہ دونوں شام میں ہونے والی فنکشن کو بھول بیٹھے تھے۔

" مسلسل دو گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد آفتاب نے ایک جنگی راستے کی طرف اپنی کار کو یوٹرن لیا تھا جس ارجینٹ کال کی نسبت وہ نکلا تھا وہ فون پر بجنے والی نوٹیفکیشن کو چیک کرنے بعد اس نے گاڑی دوبارہ موڑ لیا تھا پر پھر کچھ شرارتی سوچ آنے پر گاؤں کی طرف جاتی گاڑی کا رخ موڑ کہ جنگل کی طرف کر لیا تھا۔

شام کے سائے اپنے پر پھیلائے ہر سو پھیلنے کے لیے بیتاب تھے۔

دونوں طرف گھنے جنگلات کو دیکھ آصفہ نے ہراساں نظروں سے مگن سے ڈرائیو کرتے آفتاب کو دیکھا تھا۔ جو گاڑی روک اپنی طرف سے اتر کر اسکی اور دروازہ کھولے منتظر کھڑا تھا۔

" ہم یہاں کیوں آئیں ہیں۔" چاروں اور نگاہیں دوڑا کر بولی تھی۔ دور دور تک کوئی زی روح نظر نہیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آرہا تھا۔ یہ بہت گھنا اور پر اسرار جنگل تھا یہاں لوگ کم ہی آیا کرتے تھے یا پھر گاڑیاں ہی گزرا کرتی تھی۔

" ایک بہت ہی اہم کام کے لیے۔" آفتاب نے نہایت ہی سیریس انداز میں کہا تھا۔

" کس اہم کام کے لیے؟" اسکی طرف جھکتی تجسس بھرے لہجے میں آہستہ سے بولی تھی۔ اچانک اڈتی ہنسی کو وہ پھرتی سے لبوں پر دبا گیا تھا۔

" تم ابھی۔۔۔۔" مسکراہٹ دبائے رک رک کر بولتے ہوئے اسے بھی دیکھ رہا تھا جو متجسس نظروں سے دیکھ رہی تھی۔" تم ابھی یہاں مجھے۔۔۔۔" رک کر اسے سنجیدہ نظر سے دیکھنے لگا جو اسکے رکنے پر بدمزاجی سے گھور رہی تھی۔

" ہاں تو آگے بھی بتاؤ گے یا مجھے الہام ہو گا۔" آصفہ نے ڈاپٹتے ہوئے کہا تھا۔

" تم ابھی اچھے سے پیار سے لاڈ سے اظہارِ محبت کرو گی۔" فرط مسرت سے بولتے ہوئے وہ دلفریب انداز میں ذرا جھک کر بولا تھا پر کراہ کر رہے گیا تھا جو اسکی بات مکمل ہونے پر اپنے پیر کی سینڈل کھینچ کر اسکے جوتے پر مار چکی تھی۔

" یو نو واٹ پہلے مجھے شک تھا پر اب یقین ہو گیا ہے تمہارا یہ جو یہاں کانٹ ہے نہ وہ یقیناً ڈھیلا ہے۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسکے دماغ پر اشارہ کرتے ہوئے ناگواری سے بولی تھی جو آنکھوں میں خفگی لیے اسے گھور رہا تھا۔" اتنا ٹائم ہو رہا ہے آج مہندی ہے کچھ خیال ہے کی نہیں۔ اتنا خوفناک ہے یہ جنگل اور تمہیں مستاً سوج رہی ہے ارے کسی ستے رومیوں کی طرح ہی کوئی رومینٹک جگہ چنا ہوتا کچھ نہیں تو، ایسی جگہ لائے ہو جہاں ہم فوت بھی ہوں جائیں گے نا تو یہ خبر بھی ہمارے شوم کو پتا چلے گی۔" آنکھیں پھاڑے آفتاب اسکے عجیب و غریب باتوں کے تار سن رہا تھا۔

" دماغ درست ہے کیا بکے جا رہی ہو۔" آفتاب نے ناپسندیدہ نظروں سے گھورا تھا۔" میرا دماغ بلکل درست ہے پر لگتا ہے ایس_پی صاحب کا دماغ اپنی جگہ سے ہل گیا ہے۔" آصفہ نے طنزاً نظروں سے گھورا۔

"تمیز سے لڑکی تمہارا مزاجی خدا ہوں۔" ایس_پی آفتاب کے مصنوعی رعب پر وہ آنکھیں گھوما کر اسکی بات کو ہوا میں اڑا گئی۔

" آفتاب۔۔۔۔" آصفہ نے چیخ کر اسکا نام لیا جو آرام دہ انداز میں کمر کار کی بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا تھا۔" چلو بھی یار کیا بچوں کی طرح ضد کر رہے ہو۔"

" ہاں ٹھیک ہے پہلے مجھے پیار سے اچھے سے لاڈ سے آئی لو یو بولو۔" اسکی بات پر آصفہ نے آنکھیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گھوما کر اسے سنجیدہ نظروں سے گھورا۔

" اوکے آئی لو یو۔ اب چلو۔" اسے یوں ہی ڈھیٹوں کی طرح کھڑا دیکھ عاصیفہ نے دانت کچکچا کر کہا تھا۔

"احسان کرنے نہیں جانِ من پیار سے کہنے بول رہا ہوں۔" آفتاب کی بات پر وہ غصے سے سرخ ہوتی نظریں دوسری جانب کر لی تھی پر یہ کیا اب تو وہ غصے کی بجائے خوف سے لال پیلی ہو گئی تھی۔

"آفتاب۔۔۔" آصفہ نے پھنسی پھنسی آواز میں اسکا نام لیا تھا۔

"ہاں آگے بھی کہو۔"

"آفتاب۔۔۔۔"

"ہاں بولو۔۔"

آفتاب وہاں۔۔۔"خوف سے وہ کچھ بول بھی نہیں پا رہی تھی۔

"کیا آفتاب۔۔ آفتاب لگا رکھی ہے آگے بھی بڑھوں، یہ وہاں ایسے کیا دیکھ۔۔۔" آفتاب نے چڑ کر اس جگہ دیکھا جہاں آصفہ خوف بھری نظروں سے گھور رہی تھی۔ وہاں دیکھنے بعد باقی کے الفاظ منہ میں ہی دم توڑ گئے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آفتاب اور آصفہ دبک کر کار پر بیٹھ گئے تھے۔ کار کے جسٹ دو قدم آگے ایک بڑا کالا پھن پھیلائے ناگ راجہ بڑے پر شوخ نظروں سے ان دونوں کو دیکھ کم گھور زیادہ رہے تھے۔

"پہلے نہیں بتا سکتی تھی۔" آفتاب نے دھیمے لہجے مگر غصے میں کہا تھا۔

"بتا تو رہی تھی تم ہی کہاں سن رہے تھے۔" آصفہ کی بات پر آفتاب نے گھورا کر اسے دیکھا تھا۔

"کیا بتا رہی تھی، آفتاب۔۔ آفتاب۔۔۔" اسکی نکل اتار کر بولا۔ "میرا نام بولنے کی بجائے سانپ سانپ کہنا چاہیے تھا۔۔۔"

"میرے اپر الزام مت لگاؤ تمہیں ہی شوق تھا نا اچھے پیار سے لاڈ سے اظہارِ محبت سننے کا، اب سنو بڑی غور سے سننا ناگ دیوتا اپنے دلسوز انداز میں کس بھی کریں گے اور اظہارِ محبت بھی۔" آصفہ نے جل بھن کر کہا تھا۔

"توبہ استغفر اللہ۔۔۔ کیسی باتیں کر رہی ہو لڑکی سہاگ ہوں تمہارا۔۔۔ مجھے اس نے کس کیا نا تو بیوہ ہو جاؤ گی۔" آفتاب نے جھر جھری لے کر کہا تھا۔

"ڈرامہ بند کرو اور اسے یہاں سے بھاگاؤ کیسے بھی کر کے۔" آصفہ اسے گھورتی خوف سے بولی تھی ناگ مہاراج آرام سے بیٹھے دونوں کی گفتگو کا لطف لے رہے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہیں۔۔۔ کیسی باتیں کر رہی ہو میں کیسے بھگاؤں میں کوئی سپیرا تھوڑی ہوں۔" آفتاب نے جیسے اسکی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔

"ہاں پر پولیس آفیسر تو ہونا۔۔۔" آصفہ نے دانت کچکچا کر کہا تھا۔

"میڈم میں ہومن پولیس آفیسر ہوں انیمل نہیں۔۔۔"

"آفتاب۔۔۔" اسکی بات پر آصفہ نے اپنا ہاتھ زور سے اسے مارا تھا۔

"اوچ لڑکی انسانوں کے سامنے نہ سہی پر جانوروں کے سامنے تو عزت کر لو۔" آفتاب ناگ مہاراج کو مسکرا کر دیکھتے ہوئے دہائیاں دی تھی جس پر آصفہ بیزار سی چہرہ جھٹک گئی تھی۔

"ارے اب کیا ہم دونوں کو کس کر کے ہی جاؤ گے۔۔ دیکھ یار میں اپنی بیوی کی طرف سے بہت پوزیسو ہوں اس لیے اسے گھورنا بند کر۔۔۔" آفتاب نے ایسے کہا جیسے ناگ دیوتا کو بڑی اچھی طرح اردو آتی ہو اور وہ سمجھ بھی رہے ہو۔ ناگ کو سخت گھوری سے نوازتا ہوا بولا تھا۔

"آفتاب سچ میں تمہیں مزاق سوجھ رہی ہے۔۔" آصفہ کی بات پر آفتاب نے ایک نظر اسے دیکھا جو ڈر سہمی لگ رہی تھی۔

"ارے یار مزاق تھوڑی ہم دونوں تو بات کر رہے ہیں۔ ڈرو نہیں میں ہوں۔" اسے ساتھ لگاتا نارمل

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

انداز میں کہہ رہا تھا۔

"اب بخش بھی دے یار۔۔" آفتاب نے گویا منت کی تھی ناگ دیوتا ایک نظر دونوں نے چہرے کو دیکھ جس جگہ سے آئیں تھے وہیں لوٹ گئے تھے شاید انہوں نے بھی اپنی زندگی میں پہلی بار ایسے نمونے دیکھیں ہوگے۔ آصفہ منہ کھولے آفتاب کو پھر واپس جاتے سانپ کو دیکھا تھا۔

"دیکھا کتنی آسانی سے میں نے بھاگا دیا۔"

"اپنے منہ میاں مٹھو مت بنو، اسے بھی پتا ہے تمہیں کس کر کے اسے کچھ فائدہ نہیں ہونا۔۔" آصفہ نے اسکی خوش فہمی کو دور کرنے چاہی تھی۔

"تو کسے فائدہ ہونا ہے؟" آفتاب معنی خیزی سے اسکی طرف جھکتا ذو معنی لہجے میں بولا تھا آصفہ سرخ چہرے کے ساتھ بھاگ کر کار میں بیٹھ گئی تھی۔

☆☆☆

یاور اسد سے ملنے راجپوت مینشن آیا ہوا تھا جب اندر داخل ہوتے وقت اسکا زور دار تصادم ہوا تھا۔

" بد تمیز انسان سر پھوڑ دیا۔۔۔" یاور پلکیں جھپکے بغیر اس خوبصورت دوشیزہ کو دیکھ رہا تھا۔ گہری کالی آنکھیں پر مڑی مڑی گھنی لمبی پلکیں، گندمی رنگت پر کلابی بھرے خوبصورت ہونٹ، وہ ٹرانس کی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کیفیت میں اسے دیکھتا چلا گیا تھا۔" اندھے ہونے کے ساتھ ساتھ بہرے بھی ہو گیا۔۔" مریم مسلسل یک تک اسکی گھورنے پر ٹھٹکی تھی۔ناگواری سے کہتی کھڑی ہوتی اپنا پیلا جوڑہ درست کرتی اسے خونخوار نظروں سے گھورنے لگی تھی۔جو سٹپٹا کر کھڑا ہوتا تذبذب کا شکار تھا۔

" پہلے تو کبھی تمہیں یہاں نہیں دیکھا۔۔۔کون ہو تم۔۔۔یہاں کیا کر رہے ہو۔۔ ۔" مریم آنکھیں چھوٹی کرتی مشکوک نظروں سے اسکے چاروں اور گھوم کر بول رہی تھی۔یاور بیچارہ دنگ نظروں سے اس حسینا کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔

" وہ۔۔میں جی اسد سے۔۔۔"

"اچھا اچھا تم ہو۔۔۔کب سے انتظار کر رہی ہوں۔۔کتنے کیر لیس ہو تم۔۔اب تمہارے پیمینٹ سے ٹوینٹی فائے پرسینٹ کم۔۔۔اب چلو میرے ساتھ۔۔" یاور کی بات بیچ میں کاٹتی وہ اپنی ہانکنے لگی تھی اور اپنے ساتھ چلنے کا بھی بول چکی تھی۔۔چلو جی میں کرواتی ہوں محترمہ کا مکمل تعارف مریم خالد راجپوت کی ایک لوٹی اور شرارتی بیٹی ہے۔وہ ہو بہو اپنی ماں کلثوم راجپوت کی نقل تھی۔میڈم کے شوق بڑے رنگین قسم کے ہیں جیسے سنگنگ اور آرٹ کرافٹ، پرانی چیزوں کو کلیٹ کرنا، ناولز پڑھنا اینڈ ڈی موسٹ فیورٹ کام ہر وقت نون اسٹوپ بولنا جیسا کے ابھی وہ اسد کے ساتھ شروع ہو چکی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اینڈ بیچارے یاور کو سمجھ نہیں آرہا تھا آیا محترمہ کوئی چابی کی گڑیا تو نہیں۔۔۔چابی گھماؤ اور گڑیا کا بولنا شروع۔۔۔

" جی کس کام کی۔۔۔۔۔" اسد نے تعجب سے پوچھا تھا۔

" اب میں کیا تمہارا پروفیشن بھی بتاؤں تم کیا کرتے ہو۔۔۔" مریم آنکھیں ٹیڑھی کر طنزاً بولی تھی۔

" کیا یہاں کوئی بیمار ہے۔۔" یاور بے چارے کو یہی سوال مناسب لگا پوچھنے کے لیے۔۔۔

" تمہارے منہ میں خاک۔۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔شادی والے گھر ہے بھلا کوئی بیمار کیوں ہو گا۔۔۔۔

" مریم کے جھٹکے سے بولنے پر اسد نے دنگ نظروں سے دیکھا تھا۔

" میرا مطلب ہے۔۔میں۔۔مطلب میرے پروفیشن کے مطابق مجھے۔۔۔" یاور اسکی تیز ہوتی گھوری پر کنفیوز ہو رہا تھا۔

" تمہارے پروفیشن کے لحاظ سے تمہیں میرے کپڑا کے ناپ لینا ہے۔۔اس میں کوئی بیمار کہاں سے آگیا۔۔۔چلو میرے ساتھ جلدی سے میرا ناپ لو اور کل صبح اٹھ بجے سے پہلے مجھے میری ڈریس مل جانی چاہیے۔انڈسٹینڈ۔۔۔"

مریم نے اسے جھڑک کر کہا تھا اسد اچھل کر دو قدم دور ہٹا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" واٹ کیا بکواس رہی ہیں۔۔ میں یہاں یہ تو نہیں کرنے آیا ہوں۔۔۔"

" تو پھر کیا ناچنے آئے ہو۔۔۔" مریم نے ایک بار اپنی کہی تھی۔ یاور نے سخت نظروں سے گھورا تھا۔

" کیا میں آپ کو ناچنے والا دکھ رہا ہوں۔۔۔" یاور نے اپنے سوٹ بوٹ پہنے ڈریس آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ناگواری سے پوچھا تھا۔

" دکھنے میں تو پان پتی والا بھی جاہل لگتا ہے پر چلا تا وہ بھی اسمارٹ فون ہے نا۔۔ تو پھر تم کیا امبر سے اترے ہو۔۔۔" مریم نے اسکی بات پر طنزاً کہا تھا اسد اس سے دو قدم دور ہٹتا چڑچڑے لہجے میں بولا تھا۔

" یا تو آپ کا دماغ خراب ہے محترمہ یا میرا کر دیں گی۔۔۔ خدا کا واسطہ بخش دے مجھے۔۔۔۔" مریم اسکے دھونس بھرے لہجے پر آنکھیں صدمے سے پھیلاتی پھر غصے سے بولی تھی۔

" کتنے بد تمیز اور سخت گیر انسان ہو۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے ایسے بات کرنے کی۔۔ ابھی کے ابھی تمھیں یہاں سے غائب کروا سکتی ہوں۔۔ جانتے نہیں ہو آے_سی_پی آفتاب راجپوت کی بہن ہوں میں۔۔" مریم گھورتی تفخر سے گردن اکڑ کر بولی تھی۔

" اوہ۔۔۔ تو آپ آفتاب اور اسد کی بہن ہیں۔۔" اب کے یاور سنبھل کر اسے اوپر سے نیچے تک

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دیکھا تھا اور لمبی سانس بھر کے سوچا تھا جیسے بھائی ویسی بہن۔۔۔

" بلکل کوئی شک۔۔۔" مریم نے نخوت سے کہا تھا۔

" جی جو تھا وہ بھی ختم ہو گیا۔۔" یاور نے مسکراتی نظروں سے تھا۔" کیا آپ مجھ پر ایک احسان کرنا پسند کریں گی۔۔۔!"

"کیا مطلب۔۔" مریم تیز لہجے میں کچھ بولتی جب پیچھے سے آتی اسد کسی آواز پر وہ دونوں اس طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

" یاور۔۔۔" اسد خوشگوار لہجے میں بولتا اسکی طرف بڑھتا بگل گیر ہوا تھا۔

" اسلام و علیکم۔۔۔کیسے ہو؟، کب آئے۔۔؟"

" واعلیکم السلام۔۔۔بس ابھی تھوڑی دیر پہلے۔۔اور تمہیں ڈھونڈتے ڈھونڈتے نا جانے میں کیا سے کیا بن گیا۔۔۔" یاور نے مسکراتی نظروں سے سنجیدہ لہجے میں بولا تھا۔۔مریم زبان دانتوں تلے دباتی بھاگنے کی فراق میں تھی۔

" ہیں۔۔کیا مطلب۔۔؟" اسد نے نافہم تاثرات سے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔

" مطلب کچھ نہیں یار۔۔" اسد کی بات پر مریم حلق خشک کرتی شرمندگی سے یاور کو دیکھنے لگی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

یاور اسکے شرمندہ تاثرات پر بات گول کرتا اسد کے ساتھ آگے بڑھ گیا تھا جب اسد نے مڑ کر بت بنی مریم کو مخاطب کیا تھا۔

"گڑیا وہاں کیوں کھڑی ہو اندر چلو۔۔"

"وہ بھائی ہم بس جا رہے ہیں۔۔" مریم زبان لبوں پر پھیرتی جلدی سے آگے بڑھ گئی تھی یاور کی نظروں نے اسکے اوجھل ہونے تک اسکا تعاقب کیا تھا۔" سدھر جاؤ مریم سدھر جاؤ۔۔امی۔۔" مریم خود کو ملامت کرتی کومل کے کمرے میں چلی گئی تھی۔

لندن سے کومل اسد اور پریہا کے آنے پر اور سب کچھ معلوم ہونے پر مریم نے کھولے دل سے سب کو اپنا لیا تھا۔

مریم بہت شوخ چنچل اور دل کی بہت خوبصورت تھی وہ بنا ضرر کسی کے لیے میل یا گندگی اپنے دل میں نہیں رکھتی تھی جو ہوتا اسے فوراً منہ پر کہہ دیتی تھی۔

☆☆☆

دونوں حویلیوں میں مہندی کا فنکشن اپنے پورے طرز پر تھا خوبصورتی سے سجایا گیا سفید حویلی چکا چوند روشنیوں سے نہایا ہوا تھا۔ یکساں اور رویل طرز سے سجا ہوا لال حویلی آج اپنے دو دو بیٹیوں کو رخصت

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کرنے کے لیے مستعد تھا۔

" مسکان آپی۔۔۔ کیسی ہیں۔۔۔ ہائے ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہے اور آپ کی مہندی یہ بہت بہت بہت زیادہ اچھی لگ رہی ہے۔۔۔۔" دانین سفید حویلی پہنچنے پر سیدھا فنکشن میں مسکان کے پاس آئی تھی دانین اور مسکان کی دوستی بہت اچھی تھی دانین جب گاؤں میں آتی تھی ہمیشہ مسکان یا سویرا کے قریب زیادہ پائی جاتی تھی۔

" میں ناراض ہوں تم سے۔۔" مسکان نے اپنا ہاتھ چھڑا کر مصنوعی خفگی سے کہا تھا۔

" کیوں ں ں ں ں ں؟؟" دانین نے کیوں کو کھینچ کر کہا تھا۔ آیت بڑی دلچسپی سے اس چھوٹی سی پیاری لڑکی کو دیکھ رہی تھی جو آتے ساتھ سیدھا مسکان کے قریب میں بیٹھ گئی تھی مہندی لگ چکی تھی اب سب خواتین گاؤں کے طرز میں مہندی کے فنکشن سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

" کیوں۔۔ کیا۔۔ تم میرے نکاح میں بھی نہیں آئی اور اب آیئے جب کل میری رخصتی ہو جائے گی۔" مسکان ہنوز ناراضگی سے بولی تھی۔۔۔ دانین زبان دانتوں تلے دبا گئی تھی۔۔۔ آیت اور حمنہ فنکشن میں انٹر ہوتی پریہا کو تیار شیار دیکھ وہاں چلی گئی تھی جو ان دونوں کے قریب آنے پر چلا کر گلے گی۔

تھی آس پاس کے کھڑی عورتوں نے تعجب سے ان تینوں کو دیکھا تھا آیت معذرت خواہ انداز میں چہرہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کرتی وہاں سے دوسری اور چلی گئی تھی۔

" ایم سوہپی۔۔۔" پریہا بولتی دوبارہ دونوں کے گلے گی تھی۔

" وی سیم ٹو یو۔۔۔" حمنہ نے نم آنکھوں سے کہا تھا۔وہی دوسری طرف مسکان دانین سے کچھ کہہ رہی تھی۔

" ناراض نہیں ہو میری پیاری آپی۔۔۔ آپ کو تو معلوم ہے یونیورسٹی پروبلم جب آپ کا نکاح تھا اس دن میرا سمیسٹر کا سیکنڈ پیپر تھا اور پھر اتنے دن اگزام میں گزر گئے اور جب اکزام ختم ہوئے تب ممبئی میں بارش بہت زور پر تھی۔۔۔ورنہ سچی بھلا میں اپنی آپی کی شادی میں نہ آتی۔۔۔مجھے تو پہلے ہی بہت افسوس ہے آپ کی شادی اتنی جلدی میں ہو رہی ہے۔۔۔" دانین کے اتنے لمبے چوڑے وجوہات پر قریب بیٹھتی آیت بھی مسکرادی تھی۔

وہی دوسری طرف لال حویلی میں سویرا آصفہ پر غصہ کر رہی تھی جو اتنے دیر سے نا جانے کہاں غائب تھی۔

"کہاں تھی تم۔۔وہ تو اچھا تھا چاچی شاہ اور امی شاہ کو علم نہیں ہوا سب کاموں میں بزی تھی ورنہ آج سچ میں تمہاری خیر نہیں تھی۔۔۔"

" چلو اللہ تعالیٰ شکر ہے۔۔۔اور چھوڑو یار جو ہونا تھا ہو گیا اب تم اپنا خون مت جلاؤ۔۔۔چل کر و سویرا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بے بی۔۔" آصفہ ایک آنکھ دباتی لوفرانہ انداز میں بولی تھی۔

" سچ میں آصفہ۔۔اگر چاہتی نہیں ہونا کہ میرے ہاتھ کی مہندی تمہارے چہرے پر لگے نہ تو یہ لوفر انداز چھوڑ دو۔۔۔" سویرا حد غصے میں تھی آصفہ اپنا چہرہ مصنوعی ڈر کر دور کر گئی تھی۔

" از حد ڈھیت ہو تم۔۔۔۔"

" یونو آپی میں چاہتی تھی آپ کی شادی حزیفہ بھائی سے اور سویرا آپی کی احکم بھائی سے۔۔۔اور دیکھو میری تصوراتی خواب پورا ہو گیا۔۔۔" سفید حویلی میں دانین کی چہکتی ہوئی آواز کسی کو بہت دلسوز لگی تھی کہاں ممبئی میں وہ کبھی اتنی چپڑ چپڑ کرتی تھی ہمیشہ تو وہ اسکے سامنے ڈر یا گھبرا کر خاموش ہو جایا کرتی تھی۔

" تمہاری خواہش پوری ہو گی۔۔۔" آیت کے مسکرا کر کہنے پر دانین نے سوالیہ نظروں سے مسکان کو دیکھا تھا۔۔۔

" شی از وائیٹ پلیس پرنسیس۔۔۔" مسکان نے مسکرا کر خوشی سے بتایا تھا۔

" اووہ۔۔۔۔ شی ریئلی از آپرنسیس۔۔۔۔" دانین نے غور سے دیکھتے ہوئے کہا تھا آنکھیں ستائشی روشنی سے چمک گئی تھی۔

" تھینکیو لولی گرل اینڈ یو آلسو آپرنسیس۔۔۔۔" آیت نے اسکی بات پر مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" تمہاری مہندی تو بہت اچھی لگی ہے۔۔۔" پریہا مسکان کے ہاتھ کو چھوتی ستائشی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

" شکریہ پری۔۔۔" مسکان اور پری سب کے ساتھ یہاں شفٹ ہونے کے بعد ملاقات ہوئی تھی، سب نے خوب اچھی طرح پریہا اور اسد کا ولیمہ اور گنائیز کیا تھا۔ مسکان اور پریہا کی دوستی تب ہی ہو گئی تھی۔

"کچھ انٹرٹینمینٹ کریں۔۔۔" پریہا نے شرارتی مسکراہٹ سے کہا تھا۔

" شور۔۔۔"

وہی دوسری طرف حمیرا اتنے دنوں بعد تنویر سے ملنے پر اپنی شرارتوں میں مصروف تھی۔۔۔" آپی آپ کی مہندی کتنی پیاری ہے۔۔۔" تنویر کے کہنے پر سویرا اور آصفہ نے مسکرا کر اسکے رخسار کھینچے تھے۔

" چل حمیرا ڈانس کرتے ہیں۔۔۔ اپنی آپی کی مہندی ایسی ہی تھوڑی ہونے دیں گے۔۔۔" تنویر اور حمیرا مسکرا کر میوزک لگانے چلیں گے تھے آصفہ اور سویرا نے مسکرا کر انہیں دیکھا تھا۔

میوزک کی آواز پر سب نے پریہا اور حمنہ اور دانین کو دیکھا تھا آیت مسکان کے ساتھ ہی بیٹھی انہیں دیکھ رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نورائی ماجھی لڈاچی لڈاچی گا

آواڈ ہیلا چندراچی چندراچی گا

مسکان خوبصورتی سے سجائے گئے چھوٹے سے اسٹیج پر بیٹھی تھی اطراف میں اسکی کچھ کزنز اور رشتے دار بیٹھے تھے ڈھولکی کی آواز پر ساری عورتیں اور لڑکیاں ہاتھوں سے مدھم مدھم تالیاں بجا رہیں تھی۔

نورائی ماجھی نوساچی نوساچی گا

اپسرا جیسی اندراچی اندراچی گا

نوائی چلی شرماتی گھبراتی وہ

پیا کے گھر اٹھلاتی بلکھاتی وہ

سرمائی نینا چھلکاتی چھلکاتی وہ

پیا کے گھر بھرماتی سکوچاتی وہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سویرا اور آصفہ تو ان چھوٹی دھماکاؤ کو دیدے پھاڑ کر دیکھ رہیں تھی۔ تنویر اور حمیرا شرارتی ڈانس کر کے سب کو ہنسا رہی تھی۔ حمیرا کبھی دلہن بن کر شرماتی تو کبھی تنویر شہری بابو بن کر اسے چھیڑتی۔۔۔ سب کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔

چونر میں اسکے

ستارے

سارے چمکیلے چمکیلے چمکیلے

کنگن میں اسکے

بہارے

آج ہریالے ہریالے ہریالے

نوٗرائی ماجھی لڈاچی لڈاچی گا

آواڈ ہیلا چندراچی چندراچی گا

نوٗرائی ماجھی نوساچی نوساچی گا

اپسرا جیسی اندراچی اندراچی گا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سنیوں جی اسکو

رکھیوں جتن سے

بڑی نازک ہیں نازک ہیں نازک کلی ہے انمول۔۔۔کلی ہے انمول

آؤ جی آؤ

ٹھمکا لگاؤ

ذرا بہکو جی بہکو جی بہکو

خوشیوں کے باجے ڈھول

خوشیوں کے باجے ڈھول

آنکھوں میں اسکے

اشارے۔۔

بڑے نخریلے نخریلے نخریلے

سپنو کے لاکھوں

نظارے۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سارے رنگیلے رنگیلے رنگیلے

دانین شرارت سے مسکان ک قریب بیٹھ کر ہاتھ ہلا ہلا کر شرارتی اکسپریشن سے اسے چھیڑ رہی تھی۔

نوائی چلی شرماتی گھبراتی وہ

پیا کے گھر اٹھلاتی بلکھاتی وہ

سرمائی نینا چھلکاتی چھلکاتی وہ

پیا کے گھر بھرماتی سکوچاتی وہ

نوٗرائی ماجھی لڈاچی لڈاچی گا

آواڈ ہیلا چندراچی چندراچی گا

نوٗرائی ماجھی نوساچی نوساچی گا

اپسرا جیسی اندراچی اندراچی گا

حمنہ مسکان کے بیچ دانین اینڈ سونگ پر ایک ساتھ رکی تھی۔۔۔اب چھوٹی تنویر اور حمیرا اپنے ساتھ سویرا اور آصفہ کو بھی کھینچ چکی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مہندی ہے رچنے والی

ہاتھوں میں گہری لالی

کہہ سخیاں

اب کلیاں

ہاتھوں میں کھلنے والی ہیں

تیرے من کو

جیون کو

نئ خوشیاں ملنے والی ہیں

اسٹیپ با اسٹیپ ڈانس کرتی پریہا اور حمنہ نے مسکان کو بھی بیچ میں کھینچ لیا تھا۔۔

مہندی ہے رچنے والی

ہاتھوں میں گہری لالی

کہہ سخیاں

اب کلیاں

ہاتھوں میں کھلنے والی ہیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تیرے من کو

جیون کو

نئ خوشیاں ملنے والی ہیں

مسکان آہستہ آہستہ ڈانس کرتی کبھی پریہا کے پاس تو کبھی دانین کے پاس اکسپریشن سے شرما شرما کر گانے کے بول بول رہی تھی۔

پریہا نے اشارے سے آیت کو بھی بلایا تھا جو بہانہ کرتی صرف بیٹھ کر ہی سب انجوائے کر رہی تھی۔

او ہریالی بنو

لے جانے تجھکو گڑیاں

آنے والے ہیں سیاں

تھامے میں آگے کے بیاں

گونجے گی شہنائی اگنائی اگنائی

سویرا اور آصفہ ہاتھ ہوا میں اٹھاتی ایک ساتھ رکی تھی پھر حمیرا اور تنویر کے رخسار کو ٹچ کر کے سویرا دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تھی۔ پر آصفہ تو بڑی خوش تھی خود کی شادی میں لطف اندوز ہونے پر۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہاتھوں میں

ان ہاتھوں میں

لکھ کے مہندی سے سجنا کا نام

لکھ کے مہندی سے سجنا کا نام

مسکان ابھی بھی ان تینوں کے ساتھ ڈانس کر رہی تھی۔

آیت مسکرا کر ان سب کو دیکھ رہی تھی۔

ہاتھوں میں

ان ہاتھوں میں

جسے پڑھتی ہوں میں صبح و شام

جسے پڑھتی ہوں میں صبح و شام

مسکان ہاتھوں میں لکھے حزیفہ کے نام کو محبت پاش نظروں سے دیکھنے لگی تھی ساتھ آہستہ آہستہ ہل بھی رہی تھی۔ نظروں کے سامنے کل رات کا منظر گھوم اٹھا تھا ہاتھوں میں موجود خوبصورت نفیس ہیرے کے بریسلیٹ کو اس نے چھو کر محسوس کیا تھا۔

"کون ہے وہاں۔۔۔؟؟" اپنے کمرے میں مسکان اب مکمل اکیلے موجود تھی نکاح کا فنکشن دیر رات

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تک چلا تھا سب تھکے ہارے اپنے اپنے کمرے میں آرام کی عوض سے لیٹ چکے تھے۔

مرر ویو کے سامنے بیٹھی وہ اپنے اوپر سجے زیورات کو آہستہ آہستہ نکال رہی تھی۔جب اچانک اسے کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی تھی آواز کمرے سے باہر سے آتی تو اسے کوئی غرض نہ ہوتی پر آواز اسکے بالکنی کے پاس سے آئی تھی جس پر وہ ڈر کر اچھلی تھی۔۔۔حواسوں پر ابھی صرف حزیفہ سوار تھا اس لیے اچانک آواز پر اسکا دل دھک سے رہ گیا تھا۔

"کون ہے وہاں۔۔۔؟؟خود کو کمپوز کرتی وہ بالکنی کے قریب گئی تھی۔پورے بالکنی کو وہ صحیح سے نہیں دیکھ پا رہی وہاں اندھیرہ بہت تھا۔۔۔

" لاسٹ بار پوچھ رہی ہوں۔۔کون ہے یہاں۔۔۔؟؟" اب اسے غصہ آنے لگا تھا۔۔

اچانک اسے اپنے قریب گردن پر کسی کے سانسیں محسوس ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ اپنا سانس تک روک چکی تھی۔۔۔دھیرے سے کسی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔اب باقاعدہ وہ بدحواس ہو گئی تھی آنکھیں زور سے میچتی وہ ہلکے ہلکے کانپنے لگی تھی۔۔۔۔

اچانک لائیٹ اون ہوئی تھی اس حصے کی، کسی نے عنابی ہونٹوں پر دلفریب مسکراہٹ لئے اسکے طرف جھک کر کان میں سرگوشی کی تھی

" میری آرامِ جاں میری مسکان۔۔۔تم مسکان ہو میری زندگی کی آرامِ جاں۔۔۔" مدھم سرگوشی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میں بولے گئے لفظ پر مسکان اپنی سانس روک چکی تھی کلون کی مخصوص خوشبو پر وہ اسے پہچان چکی تھی پر جس طرح وہ اسے اپنے قریب کئے کھڑا تھا شاید ہی اس میں شکست تھی کہ آنکھیں کھول کر دیکھ سکے۔۔

" آپ نے میری جان تک خشک کر دی تھی اسطرح کوئی آتا ہے۔۔ کسی نے دیکھ لیا تو کیا سوچے گا ۔۔۔" نظریں جھکائے وہ مدھم لہجے میں بولی تھی۔

" آئی ڈونٹ کیر۔۔ سب بہت ظالم لگے آج مجھے، نکاح کے بعد کسی نے ملنے تک نہ دیا۔۔۔" حزیفہ کے خفا لہجے پر وہ مدھم سا مسکرا دی تھی پر نظریں ابھی بھی جھکی ہوئی تھی۔

" میں اتنا برا ابھی نہیں ہوں یار۔۔۔" مسکان کے مسلسل جھکے سر پر اس نے چوٹ کی تھی۔۔۔

" ہیں۔۔ کیا مطلب۔۔؟؟" مسکان نے جھٹکے سے اسے دیکھتے ہوئے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔

" مطلب۔۔ آئی لو یو۔۔۔ لو یو ویری مچ۔۔ لو یو فور ایور۔۔" حزیفہ کے مدھم شرارتی سرگوشی پر وہ سٹپٹا کر رہ گئی تھی جلدی سے حصار توڑتی فاصلے پر کھڑی ہو گئی تھی۔۔

" آپ کو اتنی رات کو اس طرح نہیں آنا چاہیے تھا۔۔" مسکان نے ہلکے خوف و گھبراہٹ بھرے لہجے میں کہا تھا۔ حزیفہ دلسوز نظروں سے دیکھتا دوبارہ اسکے قریب کھڑا ہو گیا تھا پر اس بار وہ حصار میں ضرور تھی پر فاصلے پر۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" ڈونٹ وری کچھ نہیں ہو گا۔۔ گھبراؤ نہیں۔۔" مسکان نے ہلکی مسکراہٹ سے سر ہلایا تھا۔ پر اسے پھر بھی ڈر لگ رہا تھا اوپر سے بندھنے نئے رشتے پر وہ کچھ شرمائی لجائی سی تھی۔ حزیفہ محبت سے اسکا روپ دیکھتا کچھ پل خاموشی سے بیتا گیا تھا۔

" یہ تمہارے لیے۔۔ نکاح کا تحفہ۔۔" خوبصورت ہیرے سے جڑا بریسلیٹ اسے پہناتا محبت سے بولا تھا مسکان کو وہ تحفہ بہت پسند آیا تھا پر اسطرح حزیفہ کے قریب آنے پر وہ گھبرا رہی تھی دل میں شور سا اٹھا رہا تھا۔ سانسیں تو اسکی تب رکی جب حزیفہ نے اسکے ہاتھ کے پشت پر اپنے دہکتے لب رکھے تھے۔

" حزیف۔۔۔" مسکان نے بامشکل اسکا نام پکارا تھا حزیفہ فٹ سے سیدھا ہوتا کھڑا ہو گیا تھا۔ وہ اسے ایزی کرنا چاہتا تھا نہ کہ نروس۔۔

"کیسا لگا۔؟؟" حزیفہ نے ماحول بدلتے ہوئے کہا تھا۔ مسکان نے سوالیہ نظروں سے اسکا چہرا دیکھا تھا۔

" تحفہ۔۔" حزیفہ نے آنکھوں کے اشارے سے کہا تھا۔۔ مسکان مسکراتی ہاں میں سر ہلاتی مدھم سا بولی تھی۔

" خوبصورت۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" ہوں۔۔پر تم سے کم۔۔ " دونوں کے درمیان گفتگو بہت لفظی ہو رہی تھی پر حزیفہ کے بہکتے جزبات آنکھوں سے ظاہر ہو رہے تھے مسکان سجا سجا روپ اور اس پر دلہن کا چمکتا نکھرتا سنگار اسے بہکنے پر مجبور کر رہے تھے مسکان اسکے مسلسل گہری ہوتی نظروں پر خود میں سمٹ کر رہ گئی تھی۔

" حزیف۔۔۔" مسکان کے کہنے پر وہ مدہوش سا اسکے قریب ہوا تھا ایک ہاتھ اسکے کمر پر ڈالتا بلکل اپنے مدمقابل کر چکا تھا مسکان سٹپٹاتی پورے قد سے ہل چکی تھی۔

" پھر کہو۔۔۔" حزیفہ اسکے پھڑ پھڑاتے بالوں کو کان کے پیچھے کرتا سرگوشی میں بولا تھا۔۔

" کیا۔۔" مسکان اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر فاصلہ بناتی بامشکل بولی تھی۔

" میرا نام۔۔۔" اسکی حرکت پر مسکراتا وہ جھٹکے سے قریب کر چکا تھا۔

" حزیف۔۔ " سرگوشی سے بھی مدھم آواز میں بولی تھی۔اسکی گھبراہٹ اب شرماہٹ میں تبدیل ہو چکی تھی اسکے حصار اور کلون کی خوشبو میں وہ مبہوت زدہ رہ گئی تھی۔

" اب کہو حزیف آئی لو یو۔۔۔" حزیفہ اسے مسیرائز کر رہا تھا۔

" حزیف اب آپ کو جانا چاہیے۔۔" وہ جو آنکھیں بند کئے اسکی مدھم سرگوشی سن رہی تھی اسکے اگلے حکم پر آنکھیں کھولتی گھبرا کر بولی تھی شرم سے اسکا چہرہ گلنار ہو گیا تھا۔

" تم مجھے ٹال رہی ہو۔۔ " حزیفہ نے آنکھیں چھوٹی کئے اسے دیکھا تھا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" جی نہیں حزیفہ ملک میں آپ کو ٹال نہیں رہی ہوں بلکہ یہ بتا رہی ہوں اگر اس وقت کسی نے آپ کو چوروں کی طرح میری بالکنی میں دیکھ لیا تو خوامخواہ آپ کی وجہ سے سب میرے شوہر کو غلط سمجھے گے اس لیے اب آپ کو جانا چاہیے۔۔ کیونکہ اب مجھے واقع بہت تھکن محسوس ہو رہی ہے اس لیے آپ جائے اب مجھے سونا ہے۔۔ " مسکان ٹھہر ٹھہر کر مدھم شرارتی لہجے میں بولی تھی حزیفہ اسکی باتوں پر مسکراتا ہوا اسکے ذرا سا قریب ہوا تھا۔" مسز حزیفہ ملک رات میں ہمیں کوئی نہیں دیکھے گا میں ساری راہیں کلئیر کر کے آیا ہوں۔۔ اس لیے ڈونٹ وری میری وجہ سے کوئی بھی آپ کے شوہر کو غلط نہیں سمجھے گا ٹرسٹ می۔۔۔"

" لیکن حزیف۔۔۔" مسکان نے کچھ کہنا چاہا تھا جب حزیفہ اسکے ہونٹوں پر اپنے شہادت کی انگلی رکھتا خاموش کرا چکا تھا۔۔۔

" شششش۔۔۔ مجھے محسوس کرنے دو مسکان۔۔۔ تم میری دسترس میں آگئی ہو!!" آنکھوں کے راستے اسکے چہرے کے تیکھے نقوش جذب کرتا مدہوش مدھم لہجے میں بولا تھا۔۔۔

" حزیف آپ مجھے اپنے حواس میں نہیں لگ رہے۔۔۔" مسکان گھبراتی خوف سے بولی تھی اسکے بہکتے جذباتی آنکھیں مسکان کو مسلسل نروس کر رہے تھے۔

" ایزی رہو کچھ نہیں کر رہا ہوں۔۔۔ خدا حافظ۔۔" اسکے سر پر عقیدت سے بوسہ لیتا وہ سنجیدگی سے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بولا تھا مسکان آنکھیں بند کئے اسکے لمس کو ابھی بھی محسوس کر رہی تھی جب حمنہ اور پریہا دانین اسے ہلا کر شرارتی نظروں سے دیکھی تھی وہ شرماتی چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا گئی تھی۔

ہاتھوں میں

ان ہاتھوں میں

لکھ کے مہندی سے سجنا کا نام

لکھ کے مہندی سے سجنا کا نام

آصفہ کے شرارتی انداز پر آسماں بیگم فوزیہ بیگم اماں سائیں سمیت اور باقی سب نے خوب انجوائے کیا تھا۔

سہرا سجا کے رکھنا

چہرہ چھپا کے رکھنا

سہرا سجا کے رکھنا

چہرہ چھپا کے رکھنا

یہ دل کی بات اپنے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دل میں دبا کے رکھنا

مہندی لگا کے رکھنا

ڈولی سجا کے رکھنا

دیر رات تک مہندی کا فنکشن دونوں گھروں میں چلتا رہا تھا۔

یہ آخری سونگ تھا جس پر دونوں حویلیوں کی لڑکیوں نے خوب مستی کی تھی۔۔۔ آیت کی طبعیت اسے کچھ خراب محسوس ہو رہی تھی۔

تب وہ اٹھ کر باہر پیچھلے لان کی طرف آ گئی تھی۔۔۔ چہل قدمی کرتی وہ پچھلی باتوں کو یاد کرنے لگی تھی۔

شام ہر سو پھیلا ہوا تھا۔ تاریکی میں چاند جگنو بنا ہر بھٹکے مسافر کو ان راہ تک پہنچا رہا تھا۔ پر کچھ ایسے بھی تھے جن کے لیے جگنو ہو یا چمکتا سورج وہ خود کو بھٹکنے سے نہیں روک سکتے۔۔۔

آیت چلتے ہوئے حویلی کے پچھلے حصے کے گیٹ پر آ گئی تھی وہاں کچھ ملازم تائید کیے کھڑے تھے۔

جب آیت گیٹ سے باہر جانے لگی تھی تب ایک ملازم نے اسکے راستے کو روک کر ادب سے بولا تھا۔

" معذرت سائیں پر بڑے خان صاحب کا حکم ہے! آپ کو اس طرح کبھی اکیلے باہر نا جانے دیا جائے۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" راستے سے ہٹو۔۔" آیت اس وقت کچھ سننے کے موڈ میں نہیں تھی اس لیے سرد لہجے میں حکمیہ لہجے میں بولی تھی۔

" پر۔۔" ملازم نے اسکے لہجے پر بے بسی سے کچھ کہنا چاہا تھا۔

" ہم نے جو کہا وہ آپ نے سنا نہیں۔ ہٹو راستے سے۔۔۔" آیت نے غرا کر کہا تھا۔ اسطرح روک ٹوک اسے زہر لگ رہا تھا۔ وہ خود بھی جانتی تھی اسے غصہ کیوں آرہا ہے۔

" جی۔۔ جی ٹھیک ہے۔۔" ملازم راستے سے ہٹتا ہوا بولا تھا آیت نخوت سے چہرہ جھٹکتی آگے بڑھ گئی تھی پر اپنے پیچھے آتے دو گارڈ کو دیکھ اسکا دماغ واقع گھوم گیا تھا۔

" مسلہ کیا تم لوگوں کے ساتھ۔ دماغ خراب کر کے رکھ دیا ہے۔۔ خبر دار جواب کوئی میرے پیچھے آیا۔۔" تنبیہ نظروں سے گھورتی وہ تیز تیز قدموں سے اس طرف بڑھ گئی تھی جہاں سے بہت سارے واقعات جڑے تھے۔ جس کے بارے میں نہ دانش کو علم تھا اور نہ ہی خزیمہ کو۔۔ جسے سب نظر انداز کر چکے تھے صرف اس کے۔

اندھیری رات گاؤں کی پگڈنڈی پر وہ تنہاء سفر کر رہی تھی کچھ دوری پر ہرے بھرے کھیت ہواؤں کی وجہ سے لہلہاتے شور برپا کر رہے تھے۔

ہر اٹھے قدم کے ساتھ وہ ماضی کی خوبصورت یادوں میں کھو رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جہاں حسین پلوں کے ساتھ اذیت ناک حقیقت بھی چھپی ہوئی تھی۔

☆☆☆

ماضی۔۔۔۔

خوبصورت سبز سنہرے وادیوں میں سجا گاؤں ہر نظر میں قابل توصیف تھا۔

زیادہ مہشور و معروف وہ صرف ملکوں اور خانزادوں کی وجہ سے تھا۔دونوں خاندانوں میں دوستی پشتوں سے چلی آرہی تھی۔

ملک بلاج جاہ و جلال سے پر شخصیت جن کی پورے گاؤں بہت عزت و دبدبہ تھا وہی دوسری اور شمشیر خان (دادا حضور) اپنے بارعب شخصیت اور حسن عدل و انصاف پسندی کی وجہ سے پورے گاؤں میں بہت معروف تھے۔ملک بلاج اور خان شمشیر میں بہت گہری دوستی تھی گاؤں والوں کے لیے یہ دونوں مثالِ دوست تھے۔

ملک بلاج کی زوجہ ناظرہ بانو بیگم (دادی سائیں) رکھ رکھاؤ اور سوبر سی گھریلوں بیوی تھی جنہوں نے انکے لال حویلی کو اپنے سبھاؤ سے جنت بنایا ہوا تھا۔ملک بلاج کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھی شہباز ملک اصولاً تو وہ کم کم ہی بولتے تھے پر غصے میں وہ پورے خاندان میں سب سے تیز تھے انکی شادی ناظرہ بیگم کی بہن کی بیٹی فوزیہ بیگم سے ہوا تھا دونوں خاندانوں کی آپسی رضامندی پر انکا نکاح کر دیا گیا تھا اور

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

رخصتی شہباز ملک کے ہائیر اسٹڈیز مکمل کرنے کے بعد تھا۔ جو اس عرصے طے پایا گیا تھا۔۔ دوسرے نمبر پر آتی ہیں شرین پھوپھو جو شکل وصورت سے سانولی تھی پر خوبصورت تھی پر اپنے نخریلے فطرت اور خودسری کی وجہ سے لوگوں کو کم ہی پسند آتی تھی ملک شہباز کے ساتھ انکی بھی شادی تھی۔ جس گھر سے فوزیہ بیگم آرہی تھی اسی گھر میں شرین پھوپھو جارہی تھی۔ یعنی ابراز ملک سے۔۔۔ پھر آتے ہیں ارباز ملک فطرت سے وہ پرانی اور قدیم چیزوں میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔ انہیں پرانی اور قدیم سامان جمع کرنے اور کھوج کرنے کا بہت شوق تھا اور پھر آتی ہیں پورے گاؤں اور ملکوں کی جان آفرین ملک نیلی نشیلی آنکھوں والی شرارتی اور شوخ چنچل طبعیت کی مالک جن مسکراہٹ پر مرجھائے پھول بھی کھل اٹھے جن کی آمد سے پورے گاؤں میں پھیلی وبا ختم ہوگئی تھی آفرین ملک جس کی ایک آواز پر خود ملک بلاج بھی حاضر ہو جاتے تھے اسکی خواہشات پوری کرنے کے لیے۔۔۔ لمبے سلکی بھورے بال، نیلی آنکھیں اور رخسار پر پڑتا ڈمپل جنہیں دیکھ کر دل ڈگمگا جائے، پتلے گلابی ہونٹوں کے نیچے واضح تل آفرین ملک کو پریوں سے بھی زیادہ خوبصورت بنا ہوا تھا۔۔۔

وہی دوسری اور نشاط بیگم شمشیر خان کی خالا زاد تھی جو نیچر سے کم گو اور سادگی پسند تھی انکی آمد نے خان حویلی کو پر نور و روشن کر دیا تھا۔ سالار خان اور دانیال خان سفید حویلی کے وارث تھے جس کی پیدائش پر خانزادوں نے خوب جسن منایا تھا۔ جناب دونوں ہی دکھنے بہت خوبصورت ہیں سب سے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

غضب انکی آنکھیں ہیں جسے دیکھ ہر کوئی دیوانہ ہو جاتا ہے۔ سالار خان پڑھائی مکمل کر کے اپنا ذاتی بزنس کر رہے تھے جبکہ دانیال خان حال ہی میں ہائیر ایجوکیشن مکمل کر کے انڈیا واپس آئے تھے۔ انکی اور شہباز ملک کی دوستی بہت اچھی اور گہری تھی۔ تیر اندازی، گھڑ سواری کے خوب شوقیہ تھے۔ اونچا لمبا کسرتی جسم، سفید گورا رنگ، سلکی براؤن ذرا لمبے بال اور گہری سنہری پیلی آنکھیں۔۔۔ وہ ایک جازب نظر پر شخصیت تھی۔

سفید حویلی میں دانیال خان کے آمد پر شمشیر خان نے پورے گاؤں میں عودت رکھی تھی سفید حویلی کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

" کہاں ہے ہمارا لخت جگر۔۔۔!!" شمشیر خان تیاریاں کرواتی اپنی بیگم نشاط سے پوچھ رہے تھے۔۔۔ شمشیر خان ضروری زمینی کاروائی کی وجہ سے شہر گئے ہوئے تھے۔ جس کی وجہ سے وہ دانیال خان سے ملاقات نہیں کر پائے تھے۔

" آپ کا بیٹا آپ کی طرح ہی ہے خان۔۔۔ آتے ہی جناب کو گھڑ سواری کرنی تھی۔۔۔" نشاط بیگم مختصر مدھم لہجے میں بولی تھی۔ انکا بولنا تھا شمشیر خان مسکرا دیئے تھے۔

" وہ بھی اس خوبصورت خطرناک گھوڑے کی۔۔۔ اسلام و علیکم چچا سائیں۔۔۔" اندر آتے چودھری شجاعت علی نے اپنے لمبے گھنی مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شجاعت علی چودھری خانزادہ خاندان کے پرانے ملازمین کا بیٹا تھا جو طبعیتاً منچلا اور غیر معمولی چیزوں کا عادی تھا۔ خانزادوں کے پرانے اور بھروسے مند ملازمین کی اولاد ہونے کی وجہ سے اسکا پورے گاؤں اور خانزادوں کے دل میں بہت عزت تھی۔ جس وہ وقتاً فوقتاً غلط استعمال بھی کرتا تھا۔

" کیا۔۔ اور آپ لوگوں نے روکا بھی نہیں۔۔۔!! " شمشیر خان کھڑے ہوتے حیرت سے بولے تھے۔

" ابو جان وہ دانیال خانزادہ ہے چیزوں پر لگام لگانا کچھ مشکل نہیں ہو گا۔۔۔ یقین رکھے ابو جان وہ آپ کا بیٹا اور میرا بھائی ہے، چیزوں کو فتح کرنا ہمارے خون میں ہے۔۔۔" سالار خان نے پر یقین لہجے میں تفاخر سے کہا تھا۔ سالار خان دانیال خان سے دو برس بڑے تھے شکل و صورت سے وہ دانیال خان سے بھی زیادہ جاذب نظر تھے دونوں ہی بھائی ضد اور شدت پسند تھے۔۔۔

" پھر بھی سالار۔۔ اس گھوڑے کو تمہارے اور ہمارے علاوہ کسی نے آج تک قابو نہیں کیا ہے۔۔" شمشیر خان کے لہجے میں فکر مندی تھی۔

" آپ بے فکر رہے ابو جان۔۔ وہ دانیال خان ہے چیزوں کو اپنے اختیار و اقتدار کرنا اسے بہتر طور پر آتا ہے۔۔۔ ہمارا دانیال فتح کا دوسرا نام ہے۔۔۔" سالار خان کے لہجے میں اپنے بھائی کے لیے محبت ہی محبت تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہی دوسری اور سرسبز سنہرے وادیوں میں دانیال خان گھوڑے کو قابو کرتے ہوئے بے حال ہو رہے تھے۔۔۔ سفید گھوڑا جس کے سر کے بال لال رنگ کے اور تھوڑے لمبے تھے دکھنے وہ بے انتہاء خوبصورت تھا خانزادوں کا وہ بہت وفادار راست ابزی تھا۔ پہلی بار اپنے پشت پر ان جانا لمس محسوس کر کے وہ دانیال خان کے بلکل قابو میں نہیں آرہا تھا۔

" کیا مسلہ ہے یار۔۔۔ دیکھ بھائی میں بھی ایک خانزادہ ہوں تجھے تو میں قابو کر کے رہو گا۔۔" شکن زدہ پیشانی سے وہ گھوڑے کو گھور کر رہ گیا تھا۔

گھوڑا اسکی بات سنتا ہنہنا کر رہ گیا تھا۔ اور بھاگنے لگا تھا جب دانیال خان بھی کچھ دور بھاگ کر گھوڑے کی اوپر بیٹھ گئے تھے زور سے گھوڑے کی لگام تھامی وہ بے قابو ہوتے خوبصورت اڑیل گھوڑے کو فتح کرنے کی کوشش میں شدت سے مصروف تھے۔" آئی ریئلی نو تم وہ جو اسطبل میں سفید رنگ کی گھوڑی ہے اسکے دیوانے ہو۔۔۔ تو مسٹر دیوانے اگر چاہتے ہو کہ ہم تمہاری شادی اس سفید گھوڑی سے کر دیں تو اب اپنے نخرے دیکھانا بند کر دو۔۔۔" ایک بار پھر گھوڑے کے نیچے جھٹکے سے گرانے پر دانیال نے راز بھرے لہجے میں کہا تھا سفید گھوڑا سنتے ہی ہنہنا کر سر ہلانے لگا تھا۔ دانیال خان کے گرنے پر کچھ دور سیر و تفریح کے لیے آئی لڑکیوں نے خوب لطف لے کر زور سے ہنسی تھی دانیال خان انکی کھنکتی آواز پر غور سے ان سب کو گھور کر دیکھے تھے جو انکے دیکھنے پر ہنسی ضبط کر کے آگے بڑھ گئی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پیچھے دانیال اڑیل گھوڑے کو گھور کر اس بار جوش میں اس گھوڑے پر بیٹھے تھے اور بنا قابو کئے اس بار انہوں نے ہار نہیں مانی تھی گھوڑا زور سے اونچا ہنہنا کر دانیال خان کے قابو میں تھا۔۔۔ لڑکیاں وہاں سے نہر کے قریب اونچائی پر چلی گئی تھی۔

دانیال خان گھوڑے کو قابو میں کرنے کے بعد تیز رفتار گھومتے ہوئے نہر کی سائیڈ پر چلے گئے تھے جہاں ایک بڑے سے گڑھے میں گھوڑے کے پیر پٹک کر آگے بڑھنے پر گڑھے کا سارا مٹیالا پانی ساتھ لڑکیوں جحوم میں کھڑی ایک لڑکی پر اچھل کر گیا تھا۔

لال حویلی میں شہباز ملک کے واپسی پر انکی رکھی گئی شادی کی تیاریاں عروج پر تھی۔

" بابا سائیں ہم اپنی سہیلیوں کے ساتھ نہر والے پل پر جا رہے ہیں۔۔۔ کیا ہم جائے بابا سائیں۔۔"

پنک بلیک فراک میں ملبوس آفرین نظر لگ جانے سے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔ محبت سے مانگتی اجازت پر بلاج ملک نے فخر سے اپنی بیٹی کو دیکھا تھا وہ آفرین تھی بلکل اپنی نام کی طرح۔۔۔

بلاج ملک کے اجازت دینے پر وہ گاؤں کی کچھ لڑکیوں کے ساتھ نہر پر سیر و تفریح کرنے آئی تھی پر وہاں پر ایک ہینڈسم خوبرو شہری مرد کو گھوڑے کے ساتھ حجت بازی کرتا دیکھ ان سب کی ہنسی نکل گئی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔

اس لڑکے کے گھورنے پر وہ سب ہنسی ضبط کرتی وہاں سے نہر کے پاس آگئی تھی پر کچھ پل ہی بیتے ہوں گے جب وہ شہری بابو انکے قریب سے تیز رفتاری سے گزرا تھا اور اسی وقت گھوڑے کے گڑھے میں پیر پٹکنے پر گڑھے کا سارا گندا پانی آفرین کے خوبصورت لباس کو خراب و خستہ حال کر گیا تھا۔

آفرین اور اسکی سہیلیاں منہ کھولے کھڑی آفرین کا ساکت و دکھ بھرا چہرہ دیکھ رہی تھی جہاں دھیرے دھیرے صدمے کی جگہ غصے آن گھیر رہا تھا۔

دانیال نے ان سے کچھ دور جا کر اپنے گھوڑے کی لگام کسی تھی۔

اور پیچھے مڑ کر دیکھا تھا جہاں ایک حسین دوشیزہ آنکھوں میں خونخوار تاثرات لیے اسے بھسم کر دینے کی درپر تھی۔

" بدتمیز۔۔اندھے ہو۔۔۔" آفرین نے دانت کچکچا کر ناگواری سے کہا تھا۔اسکی سگی پکی سہیلی نے مسکراہٹ ضبط کر کے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔۔یہ تھی امامہ فاروق منہ فٹ چنچل شوخ سی لڑکی۔۔لوگوں سے بحث و مباحثہ کرنا انکا پسندیدہ مشغلہ تھا۔خوبصورت اور دلکش سی حسیناؤں میں ایک تھی محترمہ

۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" اندھا تو یقیناً نہیں، پر اب اگر آپ نے بد تمیزی کا صیغہ دے ہی دیا ہے تو کیونکہ بد تمیزی دکھا بھی دوں۔۔" دانیال نے انکے قریب پہنچ کر ٹھہر ٹھہر کر اس خوبصورت حسین دوشیزہ کو دیکھا تھا۔۔۔ آفرین کچھ سمجھ پاتی اس سے پہلے ہی دانیال خان نے اپنے جیب سے رومال نکال کر آفرین کے چہرے پڑے چھٹیوں کو اپنے رومال سے صاف کر دیا تھا اب کے واقع اتنی جرات پر آفرین کی آنکھیں کھولیں کی کھولیں ہی رہ گئی تھی غصے سے ہاتھ جھٹکتی وہ تڑخ کر ناگوار لہجے میں بولی تھی۔

" نہایت ہی بد تمیز اور فضول انسان ہو۔۔۔ جانتے نہیں ہو کون ہوں میں۔۔ آفرین بلاج ملک۔۔ ملک بلاج کی بیٹی کے ساتھ بد تمیزی تمہیں بہت مہنگی پڑے گی۔۔" دانیال اسکا لہجہ اور غصہ کمال ضبط سے برداشت کر گیا تھا۔۔۔ پر نام اور انداز پر وہ صرف محظوظ ہوا تھا۔

" واقع بڑی مہنگی پڑنے والی ہے یہ پل دو پل کی ملاقات۔۔" دانیال نے محظوظ کن لہجے میں کہا تھا۔

" اوو۔۔ مسٹر دور رہ کر بات کرو۔۔ ذیادہ پھیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ نئے معلوم ہوتے ہو ورنہ ملک بلاج کی بیٹیوں کے ساتھ بد تمیزی کرنے کی کسی میں ہمت نہیں ہے۔۔ " امامہ بیچ میں کودتی گھور کر بولی تھی انداز لڑاکا عورتوں کی طرح تھا اسکے سڈن انداز پر دانیال واقع دو قدم پیچھے ہٹتا ناگواری سے دیکھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" خاموش۔۔۔" دانیال کے غصے سے تیز لہجے میں کہنے پر آفرین اور امامہ خفت سے سرخ چہرہ لیتی چند قدم دور ہٹ گئی تھی۔

" چلو امامہ۔۔" امامہ کا ہاتھ پکڑ کر آفرین نے اسے بحث کرنے سے روکا تھا۔۔

" سی یو سون مس آفرین بلاج ملک۔۔۔" دانیال ان سب کے گھور کر جانے پر زیرے لب دھیرے سے مسکرایا تھا۔

☆☆☆

" واہ جگر آخر کار تم نے ثابت کر دیا تم ایک خانزادہ ہو۔۔۔" دانیال خان کے واپس آنے پر سالار خان نے مسکرا کر فخر سے کہا تھا۔ جو پورے رعب سے گھوڑے کی پشت پر بیٹھا ہوا تھا۔

" بھائی خیر سے یہ گھوڑا بڑا لکی ثابت ہوا ہمارے لیے۔۔۔" دانیال اپنے ذہن کے پنوں پر آفرین کی شبہ یاد کر کے مسکرا کر بولا تھا۔

" اسی خوشی میں شجاعت پورے گاؤں اور غریبوں میں ہمارے بیٹے کے صدقے کھانا اور کپڑے خیر خیرات کر دو۔۔۔" شمشیر ملک نے دانیال خان کو گلے لگا کر محبت سے کہا تھا آج کتنے سال بعد وہ اس طرح مل رہے تھے۔ سالار خان جو کچھ اور پوچھنے والے تھے شمشیر خان کے بولنے اور خوشگوار ملن پر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مسکرا کر خاموش ہوں گئے تھے۔

" پر وہ کیوں ابو جان۔۔۔" دانیال نے الجھن آمیز نظروں سے استفہام کیا تھا۔

" کیونکہ ہمارے شیر نے اس چیز پر فتح پایا ہے جو آسانی سے کسی کے قابو میں نہیں آیا۔۔۔ دانیال شیر و(گھوڑے کا نام) جس نسل کا ہے وہ بہت ہی خطرناک قسم ہے ان پر قابو پانا آسان نہیں۔۔ پر تم نے یہ کر دکھایا اسی خوشی۔۔۔" شمشیر خان نے تفصیلاً کہا تھا۔ دانیال اور سالار خان نے غور سے بات سن کر مسکرا دیئے تھے۔

چودھری شجاعت علی بیزار چہرہ لئے وہاں سے چلا گیا تھا۔

☆☆☆

" اسلام و علیکم بابا سائیں۔۔۔" آفرین بیٹھک میں بیٹھے بلاج ملک کو دیکھ کر سیدھا ان کے پاس گئی تھی ساتھ ادب سے سلام کرتی وہی انکے پاس بیٹھ گئی تھی۔

" واعلیکم السلام میری گڑیا۔۔" بلاج ملک اسے اپنے پاس بیٹھاتے محبت سے بولے تھے۔۔۔

" آج اتنی جلدی آگئی بیٹا۔۔!

" بس بابا سائیں اچھا نہیں لگ رہا تھا تو آگئے آپ بتائے یہ پولیس کیوں آئی تھی! اور بھائی شاہ کہاں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہے؟ ہم تو کسی کو یاد نہیں۔۔" اندر آتے ہوئے اس نے ایک پولیس آفیسر کو باہر جاتے دیکھا تھا۔ پولیس صرف ملک بلاج سے ملنے آئی تھی سلامی پیش کرنے۔۔۔

" بلکل غلط گڑیا ہم تو کب سے آپ کو ڈھونڈ رہے تھے پر معلوم ہوا آپ اپنے دوستوں کے ساتھ باغ میں گئی ہوئی ہیں۔۔" شہباز ملک اچانک پہنچتے ہوئے بولے تھے ساتھ بیٹھ بھی گئے تھے۔

" بات نہیں کریں ہم آپ سے ناراض ہیں۔۔۔" آفرین بولتی منہ دوسری طرف کر چکی تھی۔

" ارے مطلب وہ جو ہم آپ کے لیے ڈھیر سارا تحفہ لائے ہیں وہ بھی آپ نہیں لے گی۔۔۔ اور پتا ہے ساتھ میں بہت ساری چاکلیٹ بھی ہے۔۔ کوئی بات نہیں اب آپ ہم سے ناراض ہیں تو ہم وہ سب شرین کو دے دیں گے یا پھر رحمت (آفرین کی دوست) کو یا پھر امامہ کو۔۔۔ آپ تو ناراض ہونا۔۔" شہباز ملک نے مصنوعی حیرت و استعجاب میں کہا تھا۔ آفرین فوراً منہ انکی طرف کرتی صدمے سے انکا چہرہ دیکھنے لگی تھی۔

" ہم ناراض صرف آپ سے ہیں۔۔"

" ہاں تو ڈیئر تحفہ بھی تو ہم ہی لائے ہیں۔۔!!" شہباز ملک نے شرارتی آنکھوں سے کہا تھا۔ جب کہ آفرین روہانسی ہوتی بلاج ملک کو دیکھنے لگی تھی جو انکے نوک جھوک کو انجوائے کر رہے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بابا سائیں یہ ہمیں تنگ کر رہے ہیں۔۔۔"

" شہباز۔۔۔ ہماری بیٹی کو تنگ نہیں کرو۔۔ "

" ہم کہاں بابا سائیں یہی ناراض ہیں تو ہم نے سوچا شاید یہ تحفوں سے بھی ناراض ہوں۔۔" شہباز ملک نے معصومیت سے کہا تھا۔

" ہاں تو ہم آپ سے ناراض ہیں اپنے تحفوں سے تھوڑی۔۔ خبر دار جو آپ نے انہیں کسی کو دیا ورنہ ہم واقع بات نہیں کریں گے۔" آفرین نے خفگی سے کہا تھا۔

" جی بلکل ہماری اتنی جرات کہاں۔۔۔!!" شہباز ملک نے ہنستے ہوئے مصنوعی ڈر کر کہا تھا جس پر آفرین کے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

اور یہ آپ کی نوزپن کہاں ہے۔۔؟؟" ملک بلاج نے پیار اسکے سر پر ہاتھ کر پوچھا تھا۔

آفرین اچانک پوچھنے پر اپنے کان کو ہاتھ سے سوچتی دکھ استعجاب میں آگئی تھی۔

" شاید بابا سائیں کہیں گر گیا۔۔"

" کوئی بات نہیں۔۔" بلاج ملک نے مسکرا کر بات ٹال دیا تھا۔

" اسلام و علیکم۔۔۔" اس سے پہلے کوئی کچھ اور کہتا رحمت اندر داخل ہوتی ادب سے سلام کرتی ہوئی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بولی تھی۔رحمت متناسب قد و قامت اور خوبصورت نقوش کی حامل پیاری سے لڑکی تھی جو کہ گاؤں کے زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتی تھی رحمت آفرین اور امامہ کی دوستی بہت گہری اور بچپن سے تھی تینوں آپس میں ہر وقت رہتی تھی رحمت کے والد بلاج ملک کے ساتھ بطور خاص ملازم کام کرتے تھے۔

" واعلیکم السلام۔۔۔" سب نے ایک زبان جواب دیا تھا رحمت بہت شرمیلی قسم کی لڑکی تھی اس وقت بھی وہ بلاج ملک اور شہباز ملک کی موجودگی میں گھبرا رہی تھی بلاج ملک اسے بلکل آفرین کی طرح عزیز رکھتے تھے۔۔

" اچھا بابا سائیں ہم اپنے کمرے میں جا رہے ہیں۔۔ چلو رحمت۔۔اور آپ بھائی شاہ ہمارا تحفہ جلدی سے دیں۔۔۔" آفرین جلدی سے بولتی سب کو مسکرانے پر مجبور کر چکی تھی آفرین جانتی تھی رحمت نے یہاں کچھ نہیں کہنا اس لیے وہ فوراً کہتی جانے لگی تھی پر ساتھ ساتھ شہباز ملک کو تنبیہ کرنا نہیں بھولی تھی جو شہادت مندی سے سر ہلاتے مسکرا دیئے تھے۔" شہباز کسی کے کہہ کر پورے نہر کے اطراف کی تلاشی لو۔۔۔ملک بلاج کی بیٹی کا نوزپن کسی نامحرم کو نہیں ملنا چاہیے۔۔۔" ملکبلاج نے اپنے جاہ و جلال لہجے میں کہا تھا شہباز ملک سر ہلا کر وہاں سے چلے گئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

☆☆☆

امامہ رحمت اور آفرین ایک ساتھ جٹی آفرین کے کمرے میں بیٹھی تھی۔

" کوئی شہری بابو ہو گا آفرین ورنہ کس کی اتنی جرات۔۔جو ملکوں کی بیٹی سے بد تمیزی کرے۔۔۔"

رحمت نے رسان سے کہا تھا جب آفرین اور امامہ نے دانیال کے ساتھ ہوئے حادثے کے بارے میں بتایا تھا۔

" ہاں پر نہایت فضول اور بد تمیز تھا۔۔۔" آفرین منہ بسور کر بولی تھی۔

" فضول اور بد تمیز تو تھا پر آفرین۔۔۔خوبصورت بھی تو تھا آپس اسکی آنکھیں کتنی پیاری تھی۔۔۔"

امامہ نے کھولے دل سے تعریف کی تھی۔

" خیر ہے بہن۔۔۔کہیں پسند تو نہیں آگیا۔۔۔" رحمت نے شوخیاں نظروں سے گھورا تھا۔

" فضول بکواس مت کرو۔۔ہم بس ایسے ہی تعریف کر رہے تھے۔۔۔" امامہ نے سنبھل کر کہا تھا وہ واقع منہ فٹ تھی چیزوں کی تعریف ہو یا خرابی سب بے دھڑاک بول دیتی تھی۔

" ایسے ہی تعریف کبھی سالار بھائی شاہ کی بھی کر دیا کرو۔۔۔" سالار خان کے نام پر امامہ کا دل زور سے دھڑکا تھا۔رخسار الگ دہک اٹھے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" بدتمیزی نہیں۔۔۔" امامہ نے آفرین اور رحمت کے شوخ نظروں پر تنبیہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

" اوکے یو اونر۔۔۔بٹ بتاؤنا تمہارے نکاح کے روز سالار بھائی شاہ نے اکیلے مل کر تم سے کیا کہا تھا۔۔" آفرین نے شرارتاً پوچھا تھا۔ امامہ فاروق اور سالار خان کا نکاح تین سال قبل ہو گیا تھا جب سالار خان نے اپنی پڑھائی مکمل کر کے بزنس میں قدم رکھا تھا۔ سالار خان کو امامہ سے بے انتہاء محبت تھا جس کا اظہار وہ شمشیر خان سے کر کے نکاح تک کروا چکے تھے۔ پر شرط یہ تھی کہ رخصتی امامہ کے مکمل پڑھائی کرنے کے بعد ہو گا جس پر سالار خان نے بڑے ضبط سے ہامی بھری تھی۔

نکاح کے روز کو یاد کر کے امامہ دل لرز اٹھا تھا۔ پاس پڑے کشن آفرین اور رحمت پر مارتی وہ خفت مٹانے لگی تھی۔

" نہایت ہی فضول ہو تم دونوں ذرا شرم نہیں ہے نہ۔۔"

" ہماری چھوڑو ڈیئر ہمیں تو آج معلوم ہوا امامہ فاروق شرماتی بھی ہے۔۔" رحمت کے بولنے پر تینوں خود ہی ہنس ڈی تھی۔

دفع ہو جاؤ۔۔۔"

" آفرین تمہاری نوزپن کہاں ہے۔۔۔؟؟" آفرین کو غور سے دیکھتی رحمت نے تعجب سے پوچھا تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آفرین نے بے خبری سے کندھا اچکا دیا تھا۔

☆☆☆

شام میں سب شمشیر خان کے رکھے گئے فنکشن میں شامل تھے۔

سالار خان آج نئے گیٹ اپ میں تھے جیسے وہ کالج اور یونیورسٹی میں ہوا کرتے تھے۔۔۔

دانیال ریڈی اپنے دستوں کے ساتھ باتوں میں مگن تھا جہاں شہباز، احمد خان دانیال بہت اچھے دوست اور خالا زاد تھے۔ ابتھاج پٹھان، خالد راجپوت، حسین فاروق اور چند دوستوں کے ساتھ کھڑے تھے۔

شمشیر خان اور بلاج ملک آپس کے گفتگو میں مصروف تھے۔

نشاط بیگم اور ناظرہ بیگم اپنی الگ گفتگو میں مشغول تھی۔

عورت اور مردوں کی تقریب الگ الگ رکھی گئی تھی۔ پر آفرین نے اور امامہ کو دانیال خان کو دیکھنے کی جستجو نے مردان خانے کے باہر پلر کے پاس لے آیا تھا۔

" آفرین امامہ کیا کر رہی ہو اگر کسی نے دیکھ لیا تو بہت ڈانٹ پڑے گی۔۔۔" رحمت نے خوف سے کہا تھا۔

" تم تو سدا سے ہوئی ڈرپوک۔۔۔ خاموشی سے کھڑی رہو۔۔ ہم بھی تو دیکھیں خانزادہ دکھتا کیسا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہے۔۔اب؟؟!" امامہ نے رحمت کو جھٹک کر کہا تھا۔

" تمہارا وہ ویسے بھی رشتے میں دیور لگتا ہے بعد میں دیکھ لینا۔۔۔بلکہ ایک کام کرنا اپنے بلکل قریب بیٹھا کر اسکا نین نقش حفظ کر لینا پر ابھی چلو یار۔۔۔" رحمت نے دوبدو جواب دیا تھا۔ آفرین اپنا سر ذرا سا نکال کر پورے مردوں میں آئے ہوئے اس ایک ڈھونڈ رہی تھی۔

" کیا کر رہی ہو۔۔۔چپ رہو تم دونوں۔۔۔" آفرین نے سر اندر کر کے گھورا تھا۔ تبھی کسی کے قدموں کی آواز اس طرف آئی تھی۔۔۔

" امامہ آفرین لگتا ہے کوئی آرہا ہے۔۔" رحمت بولتی پیچھے مڑ کر دیکھنے لگی تھی جہاں نہ امامہ تھی اور نہ آفرین۔۔" کہاں گئی یہ دونوں۔۔۔؟؟" رحمت کا منہ حیرت سے کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔

" ویسے جہاں تک میری معلومات ہے اس طرف عورتوں کا آنا منع ہے۔۔!!" کسی شوخ بھری آواز پر رحمت ایک جھٹکے سے مڑی تھی۔

" وہ۔۔۔وہ۔۔میں۔۔۔میں۔۔" عرق آلودہ پیشانی کے ساتھ گھبراتی رحمت سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔ اپنا ہاتھ مڑوڑتی وہ سہمی کھڑی تھی یہ نہیں ہو رہا تھا کہ وہ جلدی سے بھاگ جائے۔۔۔

" وہ۔۔۔وہ۔۔میں۔۔میں۔۔۔کے آگے بھی بولو۔۔۔" اسکی حالت کا مزہ لیتے ہوئے اس شخص

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نے مصنوعی رعب سے کہا تھا۔

" ہم یہاں نہیں۔۔۔وہ۔۔وہ سب آئی تھی۔۔" رحمت نے لڑکھڑا کر کہا تھا دوسری طرف چھپ کر رحمت اور اس شخص کو دیکھتی آفرین اور امامہ کو اپنا سر پیٹنے کا من کر رہا تھا۔" اچھا کون سب ۔۔۔؟" اس نے حیرت سے آگے پیچھے دیکھ کر کہا تھا۔

" وہ لوگ چلی گئی ہمیں پھنسا کر۔۔۔" رحمت نے روہانسی ہوتی بولی تھی ساتھ آفرین اور امامہ کو دل ہی دل میں کوسنا نہیں بھولی تھی۔اس شخص نے بڑی مشکل سے مسکراہٹ روکی تھی۔

" اچھا یہ تو بہت برا ہوا۔۔۔ویسے آپ لوگ یہاں آئی کیوں تھی۔؟۔۔۔"

" دانیال خان کو دیکھنے۔۔۔" رحمت جلدی میں بول کر لب دانتوں تلے دبا گئی تھی۔۔" وہ میرا مطلب ہے۔۔" حلق خشک کرتی اب وہ بہت دل سے آفرین امامہ کو کوسی تھی۔

" اووہ۔۔۔نام کیا آپ کا۔۔؟" اس شخص نے سپاٹ لہجے میں پوچھا تھا جب ہی وہاں کسی اور قدموں کی چھاپ سنائی دی تھی اس شخص نے جیسے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا آفرین اور امامہ جو چھپی ہوئی تھی فوراً رحمت کو کھینچتی اندر بھاگ گئی تھی۔

" کیا ہوا احمد۔۔۔واش روم نہیں ملا۔۔۔" دانیال نے حیرت سے پوچھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

احمد مڑتا ہوا دیکھنے لگا تھا جہاں سے رحمت غائب ہو چکی تھی۔

" نہیں یار۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔" احمد سر جھٹکتا اس کے ساتھ مرداں خانے میں بڑھ گیا تھا۔ پیچھے مڑ کر اس نے دوبارہ ضرور دیکھا تھا پر وہاں اب کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

" ویسے بڑے بڑے لوگ آپ کی دیدار کے لیے آرہے ہیں۔۔۔" احمد نے شوخیاں لہجے میں کہا تھا دانیال نے تعجب سے اسے دیکھا تھا۔

" اب میں ہوں بھی تو بہت خوبصورت کیا کر سکتے ہیں۔۔۔" دانیال نے ایک آنکھ بند کر کے کہا تھا۔

☆☆☆

" بیوقوف لڑکی بھاگی کیوں نہیں۔۔۔" امامہ نے جھڑک کر کہا تھا رحمت نے خفگی سے انہیں گھورا تھا۔

" بھاگنا چھوڑو یہ تو پورا شناختی کارڈ دینے لگی تھی۔" آفرین نے بھی گھورا کر اسکی کم عقلی پر طنز کیا تھا۔

" بات مت کرو مجھ سے۔۔۔پہلے ہمیں وہاں تنہاء چھوڑ کر بھاگ گئی اور اب ڈانٹ بھی رہی ہو۔۔۔" رحمت نے خفا خفا لہجے میں کہا تھا۔

" نہیں تو کیا تمہاری طرح اپنا شناختی تصدیقی کارڈ سب دے کر آتے۔۔" امامہ نے طنزیہ کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" یار اکیلا کہاں چھوڑا وہی پلر کے پیچھے بس چھپ گئے تھے تمہیں کھینچتے تب تک وہ شخص آ گیا تھا۔" آفرین نے امامہ کو گھور کر رحمت سے رسان لہجے میں کہا تھا۔

" یہ چھوڑو اگر اس نے کسی کو ہمارے بارے میں بتا دیا تو۔۔" رحمت نے ڈر اور اضطرابی کیفیت میں کہا تھا۔

" تو کیا بتائے گا ہمارا نام تھوڑی معلوم ہے اسے۔۔" امامہ نے ریلیکس ہو کر کہا تھا۔

" نام نہیں معلوم پر اس نے مجھے دیکھا تو ہے۔۔" رحمت کا خوف بڑھتا جا رہا تھا۔

" تم تو ایسے ریکٹ کر رہی ہو جیسے ہم نے کسی لڑکے کو چھیڑا ہو۔۔" امامہ نے چڑ کر کہا تھا۔

"چھیڑا نہیں ہے پر ٹاڑا تو ہے وہ بھی "لڑکے" نہیں "لڑکوں" کو۔۔" رحمت نے تپ کر کہا تھا۔

" خاموش ہو جاؤ تم دونوں۔۔۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔۔۔" آفرین نے تپے تپے لہجے میں گھور کر کہا تھا دونوں بلاوجہ کی بحث کر رہی تھی۔

" امامہ بہو رسوئی گھر میں پھول کی ٹوکری ہے جا کر وہ لا دو۔۔۔" نشاط بیگم کے اچانک مخاطب پر وہ تینوں جو سر جوڑے بیٹھی بحث کر رہی تھی سرعت سے سیدھی بیٹھ گئی تھی نشاط بیگم کے انداز مخاطب پر امامہ شرم سے سر جھکا کر اندر بڑھ گئی تھی آفرین اور رحمت نے کچھ دیر کی بحث کو نظر انداز کر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مسکراہٹ دبا کر اسکا شرمیلا چہرہ دیکھا تھا۔

☆☆☆

ٹوکریاں اچھے سے پھولوں سے بھرے رکھے تھے امامہ پھولوں کو دیکھ مسکرادی تھی۔۔ چھو کر انکی نرماہٹ محسوس کرتی وہ آسودگی سے مسکرادی تھی۔

" کتنے پیارے ہو تم سب۔۔ " امامہ کے خوبصورت تبصرے پر کچن کے روم میں انٹر ہوتے سالار خان نے آبرو اچکا کر اسے دیکھا تھا جو ایک ٹوکری اٹھاتی مڑی تھی۔۔۔ پر اپنے سامنے سالار خان کو دیکھ کر وہ وہی جم گئی تھی۔" اللہ تعالیٰ یہ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔" امامہ خشک لبوں کے ساتھ دل ہی دل بڑبڑا کر رہ گئی تھی جو کچن کا دروازہ بند کرتے اسکی طرف دھیرے دھیرے قدموں سے بڑھنے لگے تھے اسکے ہر ایک قدم پر امامہ ایک قدم پیچھے ہو رہی تھی۔

سالار خان نے اسکا دور ہونا بہت ناگواری سے دیکھا تھا۔

" خان آپ۔۔ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔؟" امامہ نے جھجھک کر پوچھا تھا۔

" تمہیں یہاں آتے ہوا دیکھا تو چلا آیا۔۔۔" سالار خان نے اسکی طرف قدم بڑھاتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" خان کسی نے دیکھا تو۔۔۔" امامہ شرم سے جھکی نظروں سے پوچھ رہی تھی۔

" مجھے پرواہ نہیں۔۔۔" سالار نے بے نیازی سی کہا تھا۔

" خان سب کیا سوچے گے۔۔؟" امامہ روہانسی ہوتی بولی تھی۔

" یہی کہ ایک شوہر اپنی بیوی سے مل رہا ہے اور کیا۔۔" سالار خان آبرو اٹھا کر اسکا روہانسا چہرہ دیکھا تھا۔

" بیوی نہیں منکوحہ خان۔۔۔" امامہ نے فوراً تصدیق کی تھی۔

میرا کمرہ صرف تھوڑی ہی دور پر ہے بتاؤ بیوی ہو یا منکوحہ پر میری ہو۔۔۔" سالار خان کے گمبھیر چیلینجنگ لہجے پر وہ پلکیں جھکاتی کچن کے سلیب سے ٹکرا کر نروس کھڑی تھی۔" کیسی ہو۔۔؟" اسکی جھکی پلکوں کو اپنی انگلیوں کے پوروں سے چھو کر اسے لرزنے پر مجبور کر گیا تھا۔امامہ سرخ رو ہوتی خاموش کھڑی تھی۔

" بولو۔۔" سالار خان نے زور دیا تھا۔

" ٹھیک۔۔خان۔۔" لرزش نما لہجے میں بولی تھی۔

" صرف ٹھیک میری جان یہ تو ظلم ہے مجھ پر۔۔" سالار خان نے گمبھیر لہجے میں حیرت سے کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دہکتے رخسار کے ساتھ وہ لرزش ہوتی جسم کے ساتھ کھڑی تھی۔

" خان۔۔۔" امامہ نے سرگوشی سے کم لرزش نما آواز میں نام لیا تھا۔ سالار خان اپنے انگلیوں کے پور سے اسکے چہرے کے نقوش کی نرماہٹ محسوس کر رہا تھا۔

" اتنے دنوں بعد تمہیں دیکھ رہا ہوں۔۔ بہت ہی ظالم لڑکی ہو۔۔ کوئی بات نہیں۔۔ کچھ دن اور پھر چن چن کر بدلہ لوں گا۔۔" سالار خان کے دھمکی سے زیادہ وہ اسکے لب اپنے کانوں کی لو پر محسوس کر کے بے ہوش ہونے ڈر پر تھی بامشکل اپنا توازن برقرار رکھی ہوئی تھی۔

" خان پلیز۔۔" اتھل پھل ہوتی سانس سے وہ لڑکھڑا کر بولی تھی پر آج سالار خان اسکے روح فنا کرنے کے در پر تھا اپنے لب کان سے دھیرے دھیرے سرکا کر وہ رخسار پر لا چکا تھا امامہ اب واقع بے ہوش ہونے والی تھی جب سالار خان نے اپنا ہاتھ اسکے کمر پر رکھ کر مکمل اپنے اختیار میں لے لیا تھا۔

" تیاری کر لو ایک ہفتے کے اندر اندر تم ہمیشہ کے لیے میری دسترس میں آجاؤ گی۔۔ پھر بتاؤں گا تم سالار خان کے لیے کیا ہو۔۔۔" اپنے جھلستے لمس اسکے پیشانی پر رکھتا محبت سے گہری ہوتی نظروں اور لہجے میں بولا تھا امامہ اپنا آپ ڈھیلا چھوڑ چکی تھی پر اتنی جلد بازی سن کر سب کچھ بھلاتی ذرا دور کھڑی ہوئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" پر خان اتنی جلدی کیوں۔۔ مطلب ابھی تو میں اور پڑھنا چاہتی ہوں۔۔" امامہ نے اسکی تیز ہوتی گھوری پر دھیمے لہجے میں بولی تھی۔

" جتنا پڑھنا پڑھ لیا میرا بچہ۔۔ اب باقی کی پڑھائی میں کنٹنیو کراؤں گا۔۔" سالار خان اسکے چہرے پر ہلکے سے پھوک مار کر ذو معنی خیزی مسکراہٹ کے ساتھ بولے تھے۔ امامہ سرخ چہرہ لیے بس خاموش کھڑی تھی۔

" خان آپ۔۔ آپ بلکل بھی اچھے نہیں ہیں۔۔" امامہ خفت سے سرخ چہرے کے ساتھ بولی تھی سانسیں اسکی اتھل پھل ہوئی تھی۔

" میں اس سے بھی بہت برا ہوں جان بس ایک بار میری پناہوں میں تو آؤ۔۔" سالار خان محظوظ ہوتے ہوئے بولے تھے۔

" آپ مجھے ڈرا رہے ہیں خان۔۔" امامہ خفگی سے بولی تھی۔

" بلکل جان شوہر ہوں تمہارا ڈرنا بھی چاہیے۔۔" سالار خان نے کمال بے نیازی کے ساتھ کہا تھا۔

" خان۔۔" امامہ دانت کچکچا کر خفگی سے بولی تھی۔

" خان کی جان۔۔۔" سالار خان کے فوری جواب پر اسکے لب بند ہو گئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" خان باہر امی جان ہمارا انتظار کر رہی ہوں گی۔۔ جانے دیں خان پلیز۔۔" سالار خان کے دوبارہ جھٹکے سے قریب کرنے پر وہ گھبرا کر بولی تھی پر وہاں کہاں سن رہا تھا وہ بس آج خود بھی مدہوش ہو رہا تھا اور اسے بے ہوش کر دینے کے در پر تھا۔ سالار خان کے بڑھتے جسارت پر وہ اتھل پھل ہوتی ڈھر کن کے ساتھ سالار خان کے شرٹ کو کس کر پکڑی ہوئی تھی۔

"خان۔۔" اپنا ہاتھ سالار خان کے ہونٹوں پر رکھتی وہ اپنی اتھل پھل ہوتی ڈھر کنوں کو سنبھالنے لگی تھی۔

" خان کی جان۔۔" سالار خان نے مسکراہٹ دبا کر اسے دیکھا تھا جو لمبے لمبے سانس لیتی خفگی سے گھور رہی تھی۔

" بلکل اچھے نہیں ہیں خان آپ۔۔ جانے دیں اب مجھے، اگر کوئی یہاں آ گیا تو جانے کیا سوچے گا۔۔"

" قسم سے جان جانے دینے کا بلکل دل نہیں ہے پر کیا کریں دستورِ زمانہ بھی کوئی چیز ہے۔۔ پر کوئی نہیں جان آنا تو میرے پاس ہی ہے چاہیے اب یا ایک ہفتے بعد۔۔ جاؤ اب جلدی ورنہ آج میرا دل بڑا بے ایمان ہو رہا ہے۔۔ تمہارے معاملے میں یہ ویسے بھی بے بس ہے۔۔" سالار خان کے بے بس گہری بات پر وہ سرعت سے جانے لگی تھی پر پھر دروازہ کھول کر رک کر پیچھے مڑی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" اور آپ کے اس بے ایمان دل پر امامہ کا دل ایمان لایا ہوا ہے خان۔۔ " شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ بولتی و۔ سرعت سے چلی گئی تھی پیچھے سالار خان کچھ ٹائم تک بے یقین کیفیت کھڑے رہ گئے تھے۔

" کاش آج ہی رخصت کر پاتا۔۔ " سالار خان اپنے کاش پر آہ بھرتے رہ گئے تھے۔

☆☆☆

" پھول ٹوکری میں تھا یا زمین سے اگانا پڑا تھا۔۔۔ " اسکے اتنے دیر سے آنے پر آفرین نے طنزیہ لہجے میں کہا تھا۔

" نہیں وہ۔۔۔ خان سب آپ کی وجہ سے ہوا اب کیا جواب دوں میں ان سب کو۔۔ " امامہ دل ہی دل میں بڑبڑا کر رہ گئی تھی۔

" یار بس ہو گئی دیر کیا کروں میں مر جاؤں۔۔ " امامہ نے چڑ کر کہا تھا۔

" اگر تم لازم سمجھتی ہو تو مر جاؤ۔۔ " رحمت نے کچھ ٹائم پہلے ہی بے وفائی یاد کر کے تپے ہوئے لہجے میں بولی تھی۔

" تم۔۔ تم دونوں بات مت کرو مجھ سے۔۔ " امامہ روٹھ بولتی خاموشی سے چیڑ پر بیٹھ گئی تھی۔ ابھی تک اسکا تنفس بگھڑا ہوا تھا۔ جس کے لیے وہ ایک ہی سانس میں ایک گلاس پانی پی گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" خیرت بہن۔۔ اتنی ریڈ اور ہانپ کیوں رہی ہے جیسے کسی نے تمہاری سانسیں بند کر دی ہو۔۔"

آفرین نے اسکا حد سے ذیادہ ریڈ ہوتا چہرہ دیکھا تھا پریشانی سے پوچھنے لگی تھی۔ امامہ اسکی بات پر کچھ پل پہلے کی واقعات یاد کرتی مذید سرخ ہو گئی تھی۔

" کچھ نہیں آفرین۔۔ بس سر میں درد ہو رہا ہے۔۔" امامہ کو اس ذیادہ مناسب جواز نہیں ملا تھا۔

" ایسی بات ہے تو تمہیں ریسٹ کرنی چاہیے ہے۔۔ ویسے بھی میں بہت بور ہو رہی ہوں چلو گھر واپس چلتے ہیں۔۔" آفرین نے اسکی آرام کی خاطر کہا تھا اور کچھ ٹائم بعد وہ تینوں سب کو انفارم کرتی وہاں سے گھر چلی گئی تھی۔

فنکشن دیر رات تک چلا تھا۔

☆☆☆

دانیال اپنے کمرے میں تیار ہو رہا تھا جب ملازم دستک دے کر ادب سے اندر آیا تھا۔

" چھوٹے خان صاحب یہ آپ کے رومال میں سے یہ ملا تھا۔۔" ملازم ادب سے ہیرے کی نوز پن دانیال کے سامنے ٹیبل پر رکھتا ہوا بولا تھا۔ دانیال چونک کر نا سمجھی سے دیکھتا تعجب سے بولا تھا۔

" ہمارے رومال سے۔۔" دانیال خان اسے اٹھا غور سے دیکھنے لگے تھے۔

" ٹھیک ہے جاؤ۔۔" دانیال نے سپاٹ لہجے میں کہا تھا۔ ملازم ادب سے سلام کرتا ہوا باہر چلا گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" بد تمیز۔۔ اندھے ہو۔۔۔" آفرین نے دانت کچکچا کر ناگواری سے کہا تھا۔ اسکی سگی پکی سہیلی نے مسکراہٹ ضبط کر کے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔۔ یہ تھی امامہ فاروق منہ فٹ چنچل شوخ سی لڑکی۔۔ لوگوں سے بحث و مباحثہ کرنا انکا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ خوبصورت اور دلکش سی حسیناؤں میں ایک تھی محترمہ ۔۔۔

" اندھا تو یقیناً نہیں، پر اب اگر آپ نے بد تمیزی کا صیغہ دے ہی دیا ہے تو کیونکہ بد تمیزی دکھا بھی دوں۔۔" دانیال نے انکے قریب پہنچ کر ٹھہر ٹھہر کر اس خوبصورت حسین دوشیزہ کو دیکھا تھا۔۔۔

آفرین کچھ سمجھ پاتی اس سے پہلے ہی دانیال خان نے اپنے جیب سے رومال نکال کر آفرین کے چہرے پڑے چھٹیوں کو اپنے رومال سے صاف کر دیا تھا اب کے واقع اتنی جرات پر آفرین کی آنکھیں کھولیں کی کھولیں ہی رہ گئی تھی غصے سے ہاتھ جھٹکتی وہ تڑخ کر ناگوار لہجے میں بولی تھی۔

دانیال کل صبح کے لمحات یاد کرتا شریر سا مسکرا دیا تھا۔

" لگتا ہے ہماری ملاقات کا دوسرا وقت آگیا ہے مس آفرین بلاج ملک۔۔" نوز پن مٹھی میں بند کرتا وہ دھیرے سے مسکرا دیا تھا۔

☆☆☆

" ہائے مر گئی میں۔۔" رحمت دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپاتی زیرے لب آیت الکرسی پڑھتی وہ خوف

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سے آنکھیں میچی ہوئی تھی۔

" ڈونٹ وری محترمہ بچ گئی ہیں آپ۔۔" احمد نے کڑے ضبط سے کہا تھا۔

" آپ۔۔" آنکھیں دھیرے سے کھولتی وہ لب دانتوں تلے دبا گئی تھی۔

" جی میں۔۔ایک بات بتائیں۔۔ آپ ناقص عقل ہیں یہ تو مجھے کل رات کو ہی معلوم پڑ گیا تھا۔پر آپ نابینا بھی ٹھہری۔۔۔جان کر افسوس ہوا۔۔"احمد نے طنزیہ لہجے میں تپ کر کہا تھا بال بال بچی تھی ورنہ بہت برا ایکسیڈینٹ ہوتا۔

" آپ اسطرح ہماری بے عزتی نہیں کر سکتے۔۔" رحمت نے خفا لہجے میں کہا تھا۔

" اچھا۔۔تو کس طرح کر سکتے ہیں۔۔ سورۂ وغیرہ تو نہیں پڑھنا پڑتا آپ کی شان میں گستاخی کرنے سے پہلے۔۔" اب تو رحمت رو دینے کو ہو گئی تھی۔

" ایم سوری۔۔" روہانسی لہجے میں بولتی وہ سڑک کے کنارے جلدی جلدی چلنے لگی تھی احمد اسکے بھری بھری نینوں پر شرمندہ سا ہو گیا تھا۔اور اسکے پیچھے جانے لگا تھا۔

" سنو۔۔" احمد نے اونچا پکارا تھا۔

صبح صبح قبرستان کے قریب موجود مزار پر پھول چھڑھانا رحمت کا معمول کا کام تھا اسی کے لیے وہ جلدی جلدی جا رہی تھی جب بے دھیانی میں وہ بیچ سڑک پر چلنے لگی تھی اگر بروقت احمد نے جیپ نہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

روکی ہوتی تو بہت برا ایکسیڈینٹ ہوتا۔

" کچھ رہ گیا ہے کیا۔۔!!" رحمت نے تپ کر کہا تھا ساتھ اپنے آنکھوں سے بہہ نکلے آنسو کو بھی پوچھ رہی تھی۔

" نہیں۔۔۔ سوری میں شرمندہ ہوں وہ سب میں اس لیے کہہ گیا تھا کیونکہ میں گھبرا گیا تھا اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو اس لیے سب غصے میں منہ سے نکل گیا۔۔ مائنڈ مت کرو۔۔ سوری" احمد نے رسان لہجے میں کہا تھا رحمت اسکا شرمندہ چہرہ دیکھ کر کچھ نہیں بولی تھی۔ بس منہ بسور کر سر ہلا دی تھی۔

" ویسے کہاں جا رہی ہیں آپ۔۔؟؟" احمد نے اسکے ساتھ چلتے ہوئے یونہی پوچھا تھا۔

" اس مزار پر۔۔ " رحمت نے ہاتھ کے اشارے سے قبرستان کی طرف اشارہ کیا تھا جہاں ایک مزار شریف درختوں کی درمیان مہکتے ہوئے پھولوں کے بیچ بنا ہوا تھا۔

" اتنی صبح صبح کیوں۔۔؟؟؟" احمد نے اس طرف ادب سے دیکھ کر دوسرا سوال کیا تھا۔

" یہ ہمارا روز کا معمول ہے ہمیں اچھا لگتا ہے وہاں پر جانا بیٹھنا پھول چڑھانا۔۔ دعا مانگا۔۔ پورے گاؤں میں وہ ایک واحد جگہ ہے جہاں دلی سکون میسر ہوتی ہے۔۔۔" رحمت نے عقیدت اور احترام سے جواب دیا تھا۔ احمد صرف اسکا دمکتا چہرہ دیکھ سکا تھا۔" اچھا وہ تو آپ کو دیکھ کر معلوم ہو رہا ہے۔۔ کتنا روشن اور بے داغ ہے آپ کا چہرہ۔۔" احمد کے لہجے میں کچھ عجیب تھا جس پر رحمت نروس ہو گئی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔" ویسے دعا کیا مانگتی ہیں آپ۔۔؟؟" احمد نے اسکا گھبرایا ہوا چہرہ دیکھتا سنبھل کر بولا تھا۔

" دعائیں بتائی تھوڑی جاتی بلکہ وہ جب پوری ہو جاتی ہیں تو خود بخود سب کو معلوم پڑ جاتی ہیں۔۔" رحمت نے مسکرا کر کہا تھا۔

" اچھا کیا تمہاری ساری دعا قبول ہو جاتی ہے۔" احمد کے سوال پر نا میں سر ہلاتی بولی تھی۔

" سچے دل سے مانگی ساری دعائیں قبول ہوتی ہیں بشرطیکہ آپ کا ایمان کامل ہو۔۔" احمد نے کچھ نا سمجھی سے اسے دیکھا تھا جب وہ مسکرا کر رسانیت سے بولی تھی۔

" مطلب۔۔۔ ساری نہیں۔۔ پر میرا ماننا ہے اگر آپ کامل ایمان اور سچے دل سے کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔۔ تو وہ ضرور عطاء کرتا ہے۔۔ اگر کچھ چیز جو آپ کو ایسا لگتا ہے کہ آپ نے مانگی اور آپ کو نہیں ملی تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ اللہ پاک آپ کی دعا قبول نہیں کرتا۔۔ بلکہ وہ دعا آپ کے حق میں لکھ دی جاتی ہے کسی بہتر وقت کے لیے۔۔ یقین رکھے اور مانگتے رہے وہ نوازنے والا غفور الرحیم ہے۔" رحمت نے دھیمے رسان لہجے میں کہا تھا احمد سمجھ کر مسکرا دیا تھا۔

" آپ میرے لیے دعا مانگے گی۔۔!!"

" ضرور۔۔ پر مانگنا کیا ہے۔۔؟؟" رحمت نے خوشدلی سے کہا تھا۔

" آپ۔۔۔" رحمت دھک سی رہ گئی تھی جب احمد نے سنبھل کر کہا تھا۔" میرا مطلب ہے آپ دعا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کرنا کہ جو مجھے پسند آگئی ہے وہ میرے نصیب میں لکھ دی جائے۔۔" احمد نے اسکا چہرہ نظروں کی گرفت میں رکھتے ہوئے ذو معنی لہجے میں کہا تھا۔

" ضرور مانگوں گی پر میری ایک شرط ہے۔۔" رحمت نے کچھ سوچ کر کہا تھا۔

" کیا۔۔؟" احمد نے متعجب ہو کر اسکا چہرہ دیکھا تھا۔

" آپ کل رات والی بات کسی کو نہیں بتائیں گے۔۔" رحمت نے کل کے واقع کے طرف اشارہ کیا تھا جس پر احمد مسکرا دیا تھا۔

" ٹھیک نہیں بتاؤں گا۔"

" وعدہ۔۔" رحمت نے خوشی سے پوچھا تھا۔

" وعدہ۔۔" احمد نے سر تسلیم کر کے ایک انداز سے کہا تھا۔

" شکریہ۔۔"

" نو مینشن لیٹل گرل۔۔" احمد نے زیرے لب مسکرا کر کہا تھا۔

☆☆☆

" کیا ہوا ہے آپ کو۔۔؟؟" آفرین نے گھور کر پوچھا تھا۔۔ جو بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔

" یہاں دل میں درد ہو رہا ہے ڈاکٹرنی صاحبہ۔۔" دانیال خان نے ذو معنی لہجے میں ٹرپ کر کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پروفیشن کے لحاظ سے آفرین ملک ایک ڈاکٹر تھی جس نے حال ہی میں پڑھائی مکمل کر کے گاؤں میں ایک چھوٹا سا ہسپتال کھولا ہوا تھا وہ لوگوں کا فری اور پروپر علاج کرتی تھی اسکی بہت بڑی ٹیم تھی جس میں بہترین اور کامیاب ڈاکٹر سر فہرست تھے۔ گاؤں میں وہ اپنا ذاتی اور سرکاری ہسپتال کھولنا چاہتی تھی جس کی لیے اس نے بہت محنت کی تھی لیکن پھر بھی وہ کام ابھی بہت دھیرے دھیرے ہو رہا تھا کچھ ہماری نقطہ چینی کرنے والی گورنمنٹ اور کچھ آفرین کے اطراف بسے لوگ جو یہ ہونے نہیں دینا چاہتے تھے پھر بھی آفرین بہت محنت کر رہی تھی جب تک اسکا ذاتی ہسپتال بنے اس سے پہلے ہی وہ چھوٹا چھوٹا میڈیکل کیمپ لگا کر جتنا ہو سکے اتنا لوگوں کی مدد کرتی تھی۔ اپنے گاؤں میں ہسپتال کی کمی اور بغیر علاج کے مرتے لوگوں کے دیکھ آفرین نے عہد لیا تھا وہ ضرور ان لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے کچھ کرے گی۔

" واٹ۔۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔۔" آفرین فوراً تھرما اسکوپ اسکے دل پر رکھتی گھبرا کر بولی تھی پر اسکے دل کے ٹھیک ٹھاک ڈھڑکن اور نارمل سائزن پر ایک جھٹکے سے دور ہٹی تھی۔

" پروبلم تمہارے دل میں نہیں دماغ میں ہے۔۔ پوری زندگی میں تم جیسا فضول انسان نہیں دیکھا میں نے۔۔" آفرین نے اسے گھڑک کر کہا تھا۔

" جانم ابھی آپ نے زندگی گزاری ہی کتنی ہے۔۔ اتنی سی تو ہیں۔۔ چھوٹی ڈاکٹرنی صاحبہ۔۔" دانیال

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نے اسکی کم عمری پر طنز کرتے ہوئے شیریر لہجے میں کہا تھا۔

" دفع ہو جاؤ بد تمیز انسان۔۔۔" آفرین اسکی بات پر سلگ کر بولی تھی۔

" اب جہاں بھی جاؤں گا جانم تم بھی ساتھ چلو گی۔۔" دانیال نے ٹھرک پن سے کہا تھا۔ آفرین نے ایک جھٹکے سے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھا تھا جسے دانیال نے بیچ میں ہی روک لیا تھا۔

" نہ نہ جانم۔۔ ورنہ بعد میں بہت پچھتاؤ گی۔۔" دانیال نے اسکے ہاتھ کو جھٹک کر خود کے قریب کرتے ہوئے مضبوط لہجے میں بولا تھا۔ آفرین دھک سی اپنا ہاتھ چھڑانے لگی تھی جو وہ اور سختی سے پکڑ چکا تھا۔

" سس۔۔" اسکے سخت گرفت پر آفرین کی سسکی نکل گئی تھی۔ نم آنکھوں سے وہ دیکھتی دانیال خان کو مسیرائز کر گئی تھی۔

" پلیز لیو می۔۔۔" آفرین کی آواز پر وہ سحر سے جکڑی آنکھوں سے باہر آیا تھا۔ اور ایک جھٹکے سے ہاتھ چھوڑ چکا تھا۔

" جنگلی انسان۔۔ آج ہی بابا سائیں اور بھائی شاہ سے تمہاری شکایت کرتی ہوں۔۔۔ پھر دیکھتی ہوں تم زندہ کیسے بچتے ہو۔۔" سرخ رو لال ہاتھ چھپے دانیال کے انگلیوں کے نشان کو دیکھتی وہ نفرت سے بولی تھی۔ اسکی بات پر دانیال خان کا زور دار قہقہہ نکلا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" تم یہاں کیا کر رہے ہو دانیال۔۔؟؟" ابھی دانیال کچھ کہتا جب وہاں شہباز ملک آتے ہوئے حیرت سے پوچھ رہے تھے۔ دانیال نام پر آفرین نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

" یاآآآآخ۔۔ یہ دانیال ہے۔۔۔" آفرین نے دل میں لاحول ولا قوۃ پڑھا تھا کل وہ اسے دیکھنے کے لیے اتنا اکسائیٹڈ تھی پر اب اپنی تجسس پر اسے تاسف (افسوس) ہو رہا تھا۔

" یار یہاں سے گزر رہا تھا تو کیمپ دیکھا۔۔ بس دیکھنے چلا آیا کہیں مجھے بھی کوئی بیماری تو نہیں۔۔" دانیال کے شیریر لہجے پر آفرین نے دانت پیس کر دیکھا تھا اور شہباز ملک نے تاسف سے۔۔

" اچھا گڑیا کس مرض میں مبتلا ہے جناب۔۔" شہباز ملک نے بات کو مزاق کا رنگ دیتے ہوئے شرارتاً پوچھا تھا۔۔ جس دانیال نے ذو معنی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

" ذہنی مریض ہے۔۔۔ بدتمیز انسان۔۔" آفرین منہ منہ میں بڑبڑا کر رہ گئی تھی۔

" بھائی شاہ اور آپ۔۔۔ دونوں ہمیں پریشان کر رہے ہیں۔۔۔ یہ ہسپتال ہے اور آپ دونوں اسے گھر سمجھ بیٹھے ہیں۔۔۔ اب جائے باہر۔۔ نہیں باہر نہیں بلکہ یہاں سے جائیں۔۔ مجھے پیشینٹ وغیرہ کو چیک کرنا ہے۔۔ دیکھیں آپ دونوں کی وجہ سے سارے مریض دوسرے ٹینٹ کی جانب چلے گئے۔۔" آفرین دونوں کو خفگی سے گھورتی خفا لہجے میں بولی تھی۔ دونوں سنبھل کر کھڑے ہو گئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" اپنی نااہلیت کا الزام دوسروں پر مسلط کرنا بہت غلط بات ہے۔۔" دانیال خان نے شرارتی مسکراہٹ دبا کر مصنوعی افسوس بھرے لہجے میں بولے تھا۔

"تتت۔۔۔ آپ ایسا کیسا کہہ سکتے ہیں میں بہت لائق فائق ڈاکٹر ہوں۔۔۔" آفرین دانت کچکچا کر بدتمیزی کرنے والی تھی پر شہباز ملک کی موجود میں ضبط کرتی ناگواری سے بولی تھی۔

" بلکل آپ کی لائقی فائقی کا یہ منہ بولتا ثبوت ہے۔۔۔" دانیال ہنوز شرارتی لہجے میں خالی ٹینٹ کی طرف اشارہ کرتا اسکے لائقی پر چوٹ کرتے ہوئے بولا تھا شہباز ملک اسکو نظروں ہی نظروں سے گھور کر بولے تھے۔

" گڑیا اسے بکواس کرنے کی عادات ہے۔۔۔ تم مائنڈ مت کرنا۔۔۔ میں یہاں صرف تمہاری کارکردگی دیکھنے آیا تھا۔۔ ماشاءاللہ سے تم نے تو خوب محنت کی ہوئی ہے۔۔۔" شہباز ملک کے توصیفی تعریف پر اس نے گردن اکڑ کر دانیال خان کو دیکھا تھا۔ وہ دھیرے سے مسکرا کر سر جھٹک گیا تھا۔ ابھی وہ لوگ بات ہی کر رہے تھے جب دوسرے ٹینٹ کی طرف سے لڑنے کی اونچی اونچی آواز آرہی تھی وہ لوگ بے اوسان و حواس باختگی سے اس طرف بڑھے تھے۔

" کیا ہوا رہا ہے یہاں۔۔۔؟" دانیال خان کے سرد لہجے میں سوال کیا تھا۔

" کیا ہوا۔۔۔ عاقب۔۔۔" آفرین نے وہاں بحث کرتے کھڑے اپنی ٹیم کے ڈاکٹر عاقب سے سوال

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کیا تھا۔

" ڈاکٹر آفرین۔۔۔ یہ لوگ اس لیڈی کا بچہ آبورٹ (آبورشن_ اسقاط حمل) کرانا چاہتے ہیں۔۔۔" ڈاکٹر عاقب نے نہایت ہی دکھ و افسوس سے بتایا تھا۔

" انہیں بتایا نہیں یہ الگل اور غیر قانونی ہے۔۔۔" آفرین کڑے تاثرات کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

" نہیں چاہیے مارن کو یہ بچہ۔۔۔ بختوں جلی منحوس ہے یہ عورت جب سے مارے خاندان میں بیاہ کے آئی ایک روز قل کا نہ جیا مارے بیٹے نے۔۔۔ پانچ سال ہوں گئو پر یہ چھوڑی ماں کو نی بنی۔۔۔ اور اب جب خوش خبری ملی تو یو بیٹا نہ بیٹی پیدا کرے چھے۔۔۔۔" شاید وہ دیہاتن تھی پہناوا بھی کچھ ویسا ہی تھا۔ عجیب ناگواری سے بولتی وہ اس لڑکی کی طرف اشارہ کر رہی تھی جو حجاب کیے سہمی کھڑی تھی۔

" آپ کو کیسے پتا یہ بیٹا پیدا کرے گی یا بیٹی۔۔۔ آپ کے پاس معاذ اللہ غیبی علم ہے کیا۔۔۔ " آفرین نے طنزیہ انداز میں کہا تھا۔ شہباز ملک اور دانیال خان کو اس عورت کی سوچ پر افسوس ہوا تھا۔

" شہری ڈاکٹر نے چیک اپ کر کے بتایو۔۔۔ مارے کو کی پتا تھا یہ یو ہوئی۔۔ مارا پانچ ہزار بھیو اس چیک اپ ما چلیو گیا۔۔۔" اس دیہاتن کو اپنے پیسے کا بڑا افسوس ہو رہا تھا پر جو وہ کرنے جا رہی تھی اس پر ذرا بھی احساس ندامت نہیں تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" الٹرا ساؤنڈ کریٹیکل سچویشن یا بچے اور ماں میں کچھ فزیکل پروبلم کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔۔۔اور آپ نے صرف لڑکا اور لڑکی جاننے کے لیے ایسا کیا۔۔۔ایک عورت ہو کر آپ کی سوچ اتنی گھٹیا کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔ٹف ہے آپ جیسے لوگوں پر" آفرین نے متاسف ہو کر غصے سے کہا تھا۔

" مانے گیان ناہی چاہیو۔۔۔یو بچہ تو مانے نہیں چاہیے۔۔"عورت الٹی کھوپڑی تھی۔

" آپ پہلے ہی ایک الگل کام کر چکی ہیں اور دوسرا کرنے جا رہی ہیں۔۔۔میں چاہوں تو ابھی اس وقت آپ کو اور آپ کی پوری فیملی کو حوالات میں بند کروا سکتی ہوں۔۔۔" آفرین تیکھے لہجے میں دھمکی دی تھی۔

" آفرین آرام سے۔۔۔میں سمجھاتا ہوں۔۔" دانیال نے اسکے غصے سے سرخ چہرے کو ایک نظر دیکھنے کے بعد سہل لہجے میں اس عورت سے مخاطب ہوئے تھے۔

آفرین کے ساتھ امامہ اور رحمت اپنا تھرموکیئر اسٹیتھوسکوپ ہاتھ میں پکڑی کھڑی تھی۔

کیسی عجیب سچویشن تھی۔ آج کے دور یا لوگوں کی ایسی ذہانت کا زمہ دار کون ہوتا ہے۔یا ایسی ذہانت ایسی سوچ رکھی کیوں جاتی ہے۔

اصل میں ایسی سوچ رکھنے والی بھی ایک عورت ہوتی ہے۔۔۔کہتے ہیں ایک عورت ہی پورے نسل کو آباد بھی کرتی ہے اور برباد بھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

عورت خدا کی بڑی بڑی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

عورت بچپن میں بھائی بہنوں سے محبت کرتی ہے۔شادی کے بعد شوہر سے محبت کرتی ہے۔ماں بن کر اپنی اولاد سے محبت کرتی ہے۔اس لیے عورت دنیا میں پیار و محبت کا زرتاج محل ہے۔

بیٹی اللہ رب العزت کی نعمت ہے، انعام ہے، رحمت ہے۔بیٹا نعمت اور------بیٹی رحمت ہے---
--نعمت کا حساب ہو گا، رحمت کا حساب نہیں-----

دورِ جہالت میں نا جانے کتنی بد سلوکی کی جاتی نا جانے کتنے بدتر طریقے سے عورتوں کے ساتھ برتاؤ کیا جاتا تھا۔بیٹیوں کے حق میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح کا عظیم اعزاز و اکرام فرمایا اور اس کے برعکس ما قبل اسلام دور میں اس صنف نازک کے ساتھ بہت ہی بدترین سلوک روا رکھا جاتا تھا کہ وہ خواتین کو بہت ہی حقیر درجہ کا حامل سمجھتے اور انہیں اپنی دولت کا ایک حصہ شمار کرتے، اگر ان میں سے کسی کو لڑکی کی ولادت کی خبر دی جاتی تو گویا ان پر کوئی بجلی گر پڑی ہو،

آج عورتوں کے پاس جو مقام جو رتبہ ہے وہ صرف ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی دین ہے۔کہ آج ان کو رحمت کا درجہ دیا گیا ہے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جب وہ اولاد کی صورت میں ہوتی ہے تب رحمت کہلاتی ہے۔ جب یہی بیٹی ماں بنتی ہے تو فرمایا جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

اسلام نے عورت کو بیٹی، بیوی اور ماں کے روپ میں بہت عزت مقام اور احترام دیا۔

لڑکی کی پیدائش پر بھی اسی طرح خوشی منایئے جس طرح لڑکے کی پیدائش پر مناتے ہیں۔ لڑکی ہو یا لڑکا دونوں ہی اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہیں اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپ کے حق میں لڑکی اچھی ہے یا لڑکا، لڑکی کی پیدائش پر ناک بھوؤں چڑھانا اور دل شکستہ ہونا، اطاعت شعار مومن کے لیے کسی طرح زیب نہیں دیتا۔ یہ ناشکری بھی ہے اور خدائے علیم و کریم کی توہین بھی۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جس کسی نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں" انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" تو میں اور وہ اس طرح جنت میں داخل ہوں گے" صحیح مسلم:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو لڑکیوں کے بارے میں آزمایا جائے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو وہ لڑکیاں ان کے لئے جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائیں گی" (صحیح مسلم)

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ان کی تربیت دین و اسلام کی روشنی میں کریں۔ مغربی طرز کی بے حیائی اور بے شرمی سے دور رکھیں۔ محبت کریں، عزت کریں انہیں خدا کی رحمت سمجھے پر ان سے غفلت نہ برتے۔ بلکہ ہمیں چاہیئے کہ ان کی ایسی تربیت کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے کامل مطیع و فرمانبردار ہو جائیں اور حجاب و پردہ کی پابندی کو لازم کر لیں۔

دانیال کی گمبھیر لہجے اور گہری بات پر وہاں سب کی آنکھوں میں قابلِ ستائش تھی۔

آفرین یک تک آنکھیں جھپکے بغیر اسکی آواز کے سحر میں مبتلا کھڑی تھی۔

" خدا کی رحمت سے منہ موڑے گی اماں جی تو رب کیسے راضی ہو گا۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی اس آزمائش کو خوش اسلوبی سے نباہیں ایک دن وہ بھی ان سب کی طرح قابلِ ستائش ہو گی۔" آفرین رحمت اور امامہ کی طرف اشارہ کرتا وہ رسان لہجے میں بولا تھا۔

آج انہیں اپنا آپ اور بھی پیارا لگ رہا تھا۔ وہ جدید طرز کی دنیا میں قدم سے قدم ملا کر چل ضرور رہی تھی پر دین کا دامن بھی تھامے ہوئے تھی۔ ان کو بغیر حجاب کے آج تک کسی نے نہیں دیکھا تھا۔

آپ دنیا سے ہمقدم ہو کر چلنا چاہتی ہیں تو بیشک چلیں پر اپنی تہزیب اور تمدن کا ساتھ نہ چھوڑے۔۔۔

☆☆☆

باہر کا موسم ہمیشہ کی طرح سرد تھا۔ صبح کاذب کے اجالے نے وادی میں اپنے پر پھیلا دیے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پرندے خدا کی حمد و ثناء پڑھ کر اپنے رزق کی تلاش میں سردی و گرمی کا خیال کیے بغیر نکل پڑے تھے۔ سرمئی پہاڑوں پر دھند کی سفید چادر بچھی ہوئی تھی ہر چیز دھند میں لپٹی ہوئی تھی۔ گھروں سے اشتہا انگیز پکوانوں کی خوشبو اور دھواں ہوا میں تحلیل ہو کر اسے مزید جلا بخش رہا تھا۔

ماحول سے یکسر بے خبر آفرین ہاتھوں میں تسبیح پڑھتی ناظرہ بیگم کے پاس بیٹھ گئی تھی۔

" آج اتنی تیاری کیوں ہو رہی ہے اماں سائیں۔۔۔"

"کیونکہ آج تمہارے چاچا اور چاچی شرین کا دن رکھنے آرہے ہیں۔۔۔" ناظرہ بیگم تسبیح رکھتی ہوئی بولی تھی۔ آفرین اچھل کر بیٹھ گئی تھی۔

"کیا سچ واؤ۔۔۔ مطلب۔۔ میں بھول گئی تھی آپی کہاں ہے۔۔۔؟؟"

" وہ اپنے کمرے میں ہے۔۔"

" ٹھیک ہے میں آپی کے پاس سے ہو کر آئی۔۔۔" آفرین کہتی سیڑھیاں عبور کرتی شرین کے کمرے میں موجود تھی۔۔۔ جو چہرے پر بیوٹی ماسک لگائے آرام سے روم کاؤچ پر لیٹی تھی۔

آفرین شرارت سے ہونٹ دباتی دبے پیر اسکی طرف بڑھی تھی۔ نذیک پہنچ کر اس نے زوردار قسم کی آواز نکالی تھی جس پر شرین ڈر کر اچھل پڑی تھی۔

آفرین کے قہقہے پر اس نے ناگواری سے دیکھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" بد تمیز۔۔۔ تمیز نہیں ذرا بھی تم میں۔۔۔" شرین بولتے ہوئے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھنے لگی تھی۔

" اہوو۔۔۔ آپی سائیں آج تو غصہ تھوک دیں۔۔۔" آفرین اسکے گلے میں باہیں ڈالتی شرارت سے بولی تھی۔" کیا بات ہے۔۔۔ آج بڑی تیاری شیاری ہو رہی ہے۔۔۔ آج تو پکا دولہا بھائی آپ کے حسن میں مدہوش ہو جائے گے۔" اسکی بات پر ماسک لگے چہرے کے ساتھ شرین کا چہرہ جھک گیا تھا۔

" بہت بد تمیز ہو تم۔۔۔ میں منہ دھل کر آتی ہوں۔۔۔" جلدی سے بول کر وہ واش روم میں بند ہو گئی تھی۔ پیچھے آفرین کھکھلاتی ہوئی کاؤچ پر بیٹھ گئی تھی۔

☆☆☆

شرین کو اچھے طریقہ سے پریشان کر کے آفرین اپنے کمرے میں تیار ہونے چلی آئی تھی۔

اچھے سے تیار ہوتی سر پر دوپٹہ صحیح طریقے سے اوڑھتی وہ بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

جب امامہ اور رحمت دونوں کا کانفرنس کال موصول ہوا تھا۔ مسکرا کر رسیو کرتی وہ ہیڈ فون کانوں سے لگاتی سلام دعا کے بعد انکی چیختی ہوئی آواز پر مسکرا دی تھی۔ ساتھ ہاتھوں کی چوڑیوں کو گول گول گھمانے لگی تھی۔

"کب تک تم دونوں پہنچ رہی ہو۔۔" دوسرے جانب موجود ان دونوں نے کچھ مایوس ہو کر کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" محترمہ آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے آج امامہ کا بھی دن رکھنے آرہے ہیں۔۔۔" امامہ سے پہلے رحمت نے بتانا ضروری سمجھا تھا۔

" معلوم ہے مجھے ۔۔۔ اسکا دن رکھنے آرہے ہیں تمہارا نہیں اس لیے فوراً پہنچو۔۔۔" آفرین کی بات پر رحمت بڑے رسان لہجے میں بولی تھی۔

"شرین آپی کا دن رکھنے آرہے ہیں تمہارا نہیں۔۔ اس لیے میں امامہ کے یہاں پہنچ رہی ہوں راستے میں ہوں۔۔۔"

" ہیں۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ میں اکیلے بلائی بلائی پھروں گی۔۔۔" آفرین کو خود پر افسوس ہو رہا تھا۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جس کسی نے دو لڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں" انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" تو میں اور وہ اس طرح جنت میں داخل ہوں گے " صحیح مسلم:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جو لڑکیوں کے بارے میں آزمایا جائے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو وہ لڑکیاں ان کے لئے جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائیں گی" (صحیح مسلم)

ان کی تربیت دین و اسلام کی روشنی میں کریں۔ مغربی طرز کی بے حیائی اور بے شرمی سے دور رکھیں۔ محبت کریں، عزت کریں انہیں خدا کی رحمت سمجھے پر ان سے غفلت نہ برتے۔ بلکہ ہمیں چاہئے کہ ان کی ایسی تربیت کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے کامل مطیع و فرمانبردار ہو جائیں اور حجاب و پردہ کی پابندی کو لازم کر لیں۔

دانیال کی گمبھیر لہجے اور گہری بات پر وہاں سب کی آنکھوں میں قابلِ ستائش تھی۔

آفرین یک تک آنکھیں جھپکے بغیر اسکی آواز کے سحر میں مبتلا کھڑی تھی۔

" خدا کی رحمت سے منہ موڑے گی اماں جی تو رب کیسے راضی ہو گا۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی اس آزمائش کو خوش اسلوبی سے نباہیں ایک دن وہ بھی ان سب کی طرح قابلِ ستائش ہو گی۔" آفرین رحمت اور امامہ کی طرف اشارہ کرتا وہ رسان لہجے میں بولا تھا۔

آج انہیں اپنا آپ اور بھی پیارا لگ رہا تھا۔ وہ جدید طرز کی دنیا میں قدم سے قدم ملا کر چل ضرور رہی تھی پر دین کا دامن بھی تھامے ہوئے تھی۔ ان کو بغیر حجاب کے آج تک کسی نے نہیں دیکھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آپ دنیا سے ہمقدم ہو کر چلنا چاہتی ہیں تو بیشک چلیں پر اپنی تہزیب اور تمدن کا ساتھ نہ چھوڑے۔۔۔

☆☆☆

باہر کا موسم ہمیشہ کی طرح سرد تھا۔ صبح کاذب کے اجالے نے وادی میں اپنے پر پھیلا دیے تھے۔ پرندے خدا کی حمد و ثناء پڑھ کر اپنے رزق کی تلاش میں سردی و گرمی کا خیال کیے بغیر نکل پڑے تھے۔ سرمئی پہاڑوں پر دھند کی سفید چادر بچھی ہوئی تھی ہر چیز دھند میں لپٹی ہوئی تھی۔ گھروں سے اشتہا انگیز پکوانوں کی خوشبو اور دھواں ہوا میں تحلیل ہو کر اسے مزید جلا بخش رہا تھا۔

ماحول سے یکسر بے خبر آفرین ہاتھوں میں تسبیح پڑھتی ناظرہ بیگم کے پاس بیٹھ گئی تھی۔

" آج اتنی تیاری کیوں ہو رہی ہے اماں سائیں۔۔۔"

" کیونکہ آج تمہارے چاچا اور چاچی شرین کا دن رکھنے آرہے ہیں۔۔۔" ناظرہ بیگم تسبیح رکھتی ہوئی بولی تھی۔ آفرین اچھل کر بیٹھ گئی تھی۔

" کیا سچ واؤ۔۔۔ مطلب۔۔ میں بھول گئی تھی آپی کہاں ہے۔۔۔؟؟"

" وہ اپنے کمرے میں ہے۔۔"

" ٹھیک ہے میں آپی کے پاس سے ہو کر آئی۔۔۔" آفرین کہتی سیڑھیاں عبور کرتی شرین کے کمرے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میں موجود تھی۔۔۔جو چہرے پر بیوٹی ماسک لگائے آرام سے روم کاؤچ پر لیٹی تھی۔

آفرین شرارت سے ہونٹ دباتی دبے پیر اسکی طرف بڑھی تھی۔نذیک پہنچ کر اس نے زوردار قسم کی آواز نکالی تھی جس پر شرین ڈر کر اچھل پڑی تھی۔

آفرین کے قہقہے پر اس نے ناگواری سے دیکھا تھا۔

" بدتمیز۔۔۔تمیز نہیں ذرا بھی تم میں۔۔۔" شرین بولتے ہوئے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھنے لگی تھی۔

" اہوو۔۔۔آپی سائیں آج تو غصہ تھوک دیں۔۔۔" آفرین اسکے گلے میں باہیں ڈالتی شرارت سے بولی تھی۔" کیا بات ہے۔۔۔آج بڑی تیاری شیاری ہو رہی ہے۔۔۔آج تو پکا دولہا بھائی آپ کے حسن میں مدہوش ہو جائے گے۔" اسکی بات پر ماسک لگے چہرے کے ساتھ شرین کا چہرہ جھک گیا تھا۔

" بہت بدتمیز ہو تم۔۔۔میں منہ دھل کر آتی ہوں۔۔۔" جلدی سے بول کر وہ واش روم میں بند ہو گئی تھی۔پیچھے آفرین کھکھلاتی ہوئی کاؤچ پر بیٹھ گئی تھی۔

☆☆☆

شرین کو اچھے طریقہ سے پریشان کر کے آفرین اپنے کمرے میں تیار ہونے چلی آئی تھی۔

اچھے سے تیار ہوتی سر پر دوپٹہ صحیح طریقے سے اوڑھتی وہ بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

جب امامہ اور رحمت دونوں کا کانفرنس کال موصول ہوا تھا۔مسکرا کر رسیو کرتی وہ ہیڈ فون کانوں سے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لگاتی سلام دعا کے بعد انکی چیختی ہوئی آواز پر مسکرا دی تھی۔ ساتھ ہاتھوں کی چوڑیوں کو گول گول گھمانے لگی تھی۔

"کب تک تم دونوں پہنچ رہی ہو۔۔" دوسرے جانب موجود ان دونوں نے کچھ مایوس ہو کر کہا تھا۔

" محترمہ آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے آج امامہ کا بھی دن رکھنے آرہے ہیں۔۔۔" امامہ سے پہلے رحمت نے بتانا ضروری سمجھا تھا۔

" معلوم ہے مجھے ۔۔۔ اسکا دن رکھنے آرہے ہیں تمہارا نہیں اس لیے فوراً پہنچو۔۔۔" آفرین کی بات پر رحمت بڑے رسان لہجے میں بولی تھی۔

"شرین آپی کا دن رکھنے آرہے ہیں تمہارا نہیں۔۔ اس لیے میں امامہ کے یہاں پہنچ رہی ہوں راستے میں ہوں۔۔۔"

" ہیں۔۔۔ یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ میں اکیلے بلائی بلائی پھروں گی۔۔۔" آفرین کو خود پر افسوس ہو رہا تھا۔

"اور تو اور دانیال خان بھی موجود ہو گا۔۔۔ اب رشتے میں دیور جو ہے۔۔۔" امامہ کی بات پر وہ کرنٹ کھا کر سیدھی بیٹھی تھی۔

" تو مجھے کیوں بتا رہی ہو۔۔۔" آفرین کو اسکی بات بری لگی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" اب میرا دیور ٹھہرا کیا میں اسکے بارے میں بتا بھی نہیں سکتی۔۔۔" امامہ کی شرارت ہنوز جاری تھی۔

"کیوں تمہیں کیا دیور کے سنگ زندگی بسر کرنی ہے۔۔۔" آفرین کی چڑچڑی آواز پر وہ دونوں کی ہنس دی تھی۔

" نہ جی ہم تو اپنے سرتاج کے ساتھ ہی ٹھیک ہیں۔۔۔" امامہ نے مصنوعی شرما کر کہا تھا۔" بس اب دیور کے لیے دیورانی ڈھونڈ رہی ہوں۔۔۔"

" اپنی رخصتی کروانی ہے تمہیں یا اپنی دیورانی کی۔۔۔" وہ دانت پیس پیس کر بولی تھی۔ دوسری جانب ضبط کے باوجود بھی تیز بلند قہقہہ موصول ہوا تھا۔

"بات تو میں اپنی دیورانی کی کر رہی ہوں پر تو ریکٹ ایسے کر رہی ہے جیسے موضوعہ گفتگو تو ہو۔۔۔" امامہ مزے سے بول رہی تھی۔

" شادی کی خوشی سر چڑھ کر بول رہی ہے۔۔۔ بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔"

آفرین روٹھی طنزیہ لہجے میں بولتی کھٹاک سے فون رکھ چکی تھی۔ دوسری جانب رحمت امامہ کے پاس پہنچ چکی تھی۔ دونوں ہی خوب دیر تک آفرین کے حالت کا مزا لیتی ہنستی رہی تھی۔

☆☆☆

شادی کی تاریخ تو پہلے ہی رکھ دی گئی تھی یہ ایک رسم تھا جو آج پورا ہو چکا تھا۔ تیاریاں عروج پر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔ ہر طرف خوش زندگی سے بھری قہقہے گونج رہے تھے۔ دونوں خاندانوں میں شادیاں ہو رہی تھی۔

سالار خان کے وعدے کے مطابق امامہ آج اسکے دسترس میں موجود تھی۔

خوبصورتی سے سجے کمرے پر نگاہیں گھماتی وہ بڑے جہازی سائز بیڈ کے بیچ و بیچ عروسی پردے کے آنچل میں بیٹھی ہوئی تھی۔ آنکھیں جھکاتی وہ اپنی انگلیاں چوڑیوں پر پھیرنے لگی تھی۔

شرمیلی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے آنے والے خوبصورت پلوں کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔

سالار خان نے اسے پہلی مرتبہ اسکول کے ڈریس میں حجاب کو درست کرتی نہر والی پل پر دیکھا تھا۔ اس دن وہ اکیلے ہی اسکول جا رہی تھی وہ بھی پیدل حسین فاروق (بھائی) سے اس نے واپسی پر ڈانٹ بھی خوب کھائی تھی۔

سالار خان کو خاصہ پٹھانی روپ تھے۔ اچانک نظر پڑنے پر وہ ہنس دی تھی پر سالار خان کے سخت گھورتی نظر پر وہ سرعت سے وہاں سے چلی گئی تھی پر وہ کیا کرتی پٹھانی لوگ اسے بڑے کیوٹ لگتے تھے۔ انکا پہناوا انکے بولنے کا انداز ہر چیز۔۔۔ اپنے اسی صفت کی وجہ سے وہ اس دن ہنس دی تھی پر سالار خان کی سخت ناگوار نظر پر لب سمٹی ہوئی چلی گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سالار خان کی نظر نے دور تک اسکی پشت کا پیچھا کیا تھا۔ سفید رنگت جس میں سورج کی شدت کے باعث سرخی گھلی ہوئی تھی۔ مصنوعی چیزوں سے پاک شفاف چہرہ۔۔۔ شوخ چنچل سی کالی آنکھیں اور مسکراتے لب کئی دنوں تک ان کی ذہین پر متحیر درج تھی۔

دوسری ملاقات ان کی ملک ولا میں ہوئے میلاد میں ہوا تھا۔

اس کے بعد سب اتنے عانن فانن ہوا کہ امامہ دھک سی رہ گئی تھی۔ ابھی اس نے صرف میٹرک کے اگزام کلئیر کیے تھے۔ منگی بھی ہوئی ہوتی تو وہ صبر وضبط کا دامن تھام لیتی پر سیدھا سیدھا نکاح ہونے پر وہ صدمے سے دو روز تک صحیح سے کچھ کھا بھی نہیں پائی تھی۔

آفرین اور رحمت اسکا خوب لطف لیا تھا۔ اور وہ نوخیز کلی کی طرح نہ شرما پا رہی تھی نہ غصہ کر پا رہی تھی۔

دھیرے دھیرے وقت گزرتا گیا اور نوخیز عمر کے نکاح نے اپنی شدت اختیار کر لی تھی۔ وقت کے ساتھ ساتھ اسکے دل میں اپنے محرم رشتے کے لیے عزت احترام محبت سب کچھ بیدار ہو گیا تھا۔

نکاح ایک ایسا پاک بندھن ہے جس میں دو دلوں کے درمیان محبت پیدا کرنے کا زمہ خود رب تعالیٰ نے لیا ہے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کھٹاک کی آواز پر وہ جو مہو سوچ تھی حال میں لوٹ آئی تھی۔

سالار خان کے ہر بڑھتے قدم پر اسکی ہتھیلیاں عرق آلودہ ہو گئی تھی۔ نظریں جھکائے وہ کانپتی گھبرائی سی سمٹ گئی تھی۔

"اسلام و علیکم۔۔۔" گھمبیر آواز میں کیے گئے سلام پر اس نے فقط سر ہلایا تھا۔ سالار خان شیریر سا مسکرا کر اسکے پہلوں میں بیٹھ گئے تھے۔ اور دھیرے اسکا عروسی آنچل اٹھا دیا تھا۔ امامہ خود میں سمٹ کر رہ گئی تھی۔ اور وہ مبہوت زدہ بدمست یک لخت اسے دیکھے جا رہے تھے۔

"خان۔۔۔" امامہ اتنی ہلکی آواز میں اسے پکارا کہ وہ صرف لبوں کو ہلتا ہوا محسوس کر سکے تھے۔

" ماشاءاللہ۔۔۔ ساری کائنات کی خوبصورتی ایک طرف اور امامہ سالار خان ایک طرف۔۔۔" سالار خان کے اتنے زبردست مبالغہ آرائی پر وہ دھیرے سے ہنس دی تھی۔

" میری رونمائی۔۔۔" نظریں چار ہوتی اس نے بڑے اشتیاق سے ہاتھ سامنے کر کے مانگا تھا۔ مہندی سے سجی ہتھیلیوں پر دھیرے لب رکھتے وہ گھمبیر لہجے میں بولے تھے۔

" میری زندگی رکھ لو رونمائی میں۔۔"

"وہ تو پہلے سے میری ہے۔۔۔ باتیں مت الجھائے میری رونمائی دیں۔۔" امامہ اترا کر بولی تھی۔ سالار

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خان صرف دیکھ کر رہ گیا تھا۔

" یہ بہت خوبصورت ہیں۔۔" خوبصورت نیک لیس سیٹ کو دیکھنے کے بعد وہ ستائشی نظروں سے بولی تھی۔ سالار خان سیٹ اسکے ہاتھوں میں رکھتے اسکے گود میں سر رکھ کر لیٹ گئے تھے۔ امامہ سیٹ سائیڈ میں رکھتی اسکے اسطرح لیٹنے پر سٹپٹا کر اسے دیکھ رہی تھی جو اسکے دونوں ہاتھ پر لگی مہندی اپنے ہاتھ سے چھو رہے تھے۔

" تمہیں پہلی بار پل پر دیکھا تھا اسکول یونیفارم میں شوخ سی چنچل معصوم لڑکی ہاتھوں میں کتاب لیے تم اپنے پر سوچ خیال کے ساتھ چل رہی تھی پر اچانک تمہاری نظر مجھ پر پڑی تھی مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا آخر تم مجھ پر ہنسی تھی یا کسی اور بات پر۔۔۔ تم ہنسی کیوں تھی۔۔۔" سالار خان اسکی آنکھوں دیکھتے پوچھ رہے تھے جو مسکراہٹ دباتی سرخ چہرے کے ساتھ بولی تھی۔

" آپ کی پہناوٹ پر۔۔"

" کیا۔۔۔؟" سالار خان کی آواز میں صدمہ تھا۔

" ہاں نا۔۔۔ مطلب میرے اتنے سارے کزن پٹھان ہے پر میں نے آج تک انہیں پٹھانی لباس میں نہیں دیکھا پر آپ سر سے پیر تک ملا نصر الدین بنے ہوئے تھے۔۔۔" سالار خان کا چہرہ دیکھتی وہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مسکراہٹ چھپا گئی تھی۔" پر قسم سے یہ پٹھانی بڑے کیوٹ ہوتے ہیں۔۔" اپنا ایک ہاتھ سالار کے رخسار پر رکھتی وہ دلفریب انداز میں بولی تھی وہ تو عش عش ہو گئے تھے۔

" مطلب میں تمہیں بجائے ہینڈسم خوبرو چارمنگ لگنے کہ کیوٹ لگا تھا۔" سالار خان کا صدمہ کم نہیں ہو رہا تھا اوپر سے اپنے متشابہ الصورت میں جس شخصیت کا نام جوڑا گیا وہ سن کر تو ہر کوئی صدمے میں چلا جائے۔۔۔

" خان۔۔۔ آپ ہینڈسم۔۔۔ خوبرو۔۔۔ چارمنگ۔۔۔۔ گڈلکنگ۔۔۔ سب ہیں پر۔۔۔ کیوٹ سب سے زیادہ ہیں۔۔۔" امامہ اپنے جون میں بول گئی تھی سالار خان کے لیے اسکا چنچل روپ بہت خوبصورت تھا۔ بیساختہ وہ جھکے تھے اور اسکی بے ضبط چلتی زبان کو بند کر گئے تھے۔ امامہ کا سارا خون چہرے پر سمٹ گیا تھا۔ سالار خان کو یہ منظر نہایت دلنشین لگا تھا خوبصورت رنگ بکھیرتا قوس قزح جیسا۔۔

"شما آفتاب من ھستی وماہ نور عزیزم کہ روح من راز بیاترمی کند"

" خان۔۔۔" وہ ہلکی آواز میں منمنائی تھی۔ سالار خان اسکی اتھل پتھل ہوتی دھڑکنوں پر مسکراہٹ دبا کر پورے من سے ہمہ تن گوش ہوئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" بولو جان عزیز۔۔"

" سب کا اپنا اپنا سفر ہے. منزل ایک سہی سفر الگ ہے.. کسی کو طلب کی جستجو میں رکھا جاتا ہے.. کسی کو بے طلب ہی نواز دیا جاتا ہے! کسی کی طلب آزمائش ہے تو کسی کا نوازا جانا آزمائش! سب عطا ہے ہر عطا آزمائش ہے... مجھے ڈر ہے خان آپ کی محبت مجھے بے طلب بنا مانگے ہی مل گئی ہے۔۔" وہ کچھ پل خوف سے رکی تھی سالار خان غور سے اسے دیکھ رہا تھا۔" کہیں یہ میرے لیے آزمائش نہ بن جائے۔۔" وہ بیساختہ ہنستا ہوا اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا۔" میری محبت تمہاری آزمائش کا صلہ بخشش عوض انعام ضرور بن سکتا ہے پر آزمائش نہیں۔۔۔اور اگر کبھی زندگی کچھ آزمائش آئی بھی تو اس میں میری محبت تمہاری شجاعت بنے گی نہ کہ خود آزمائش۔۔" وہ کامل یقین پر یقین نظروں سے کہہ رہا تھا۔ امامہ اسکے یقین پر ایمان لاتے دل سے مسکرا دی تھی۔

" تو میں کیوٹ پٹھان ہوں۔۔" ماحول کی فرسودگی دور کرنے لیے وہ شرارت سے گو ہوا تھا۔

امامہ دھیرے سے منہ چڑھاتی جواب دے رہی تھی۔

رفتار فتارات گزر رہی تھی۔ سالار خان کی پناہوں میں وہ متاعِ جاں بن گئی تھی۔ امامہ کی شوخی بھری آواز دبتی جا رہی تھی۔۔۔۔ خوبصورت گھمبیر پشتوں اظہار پر وہ خود میں سمٹ رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہی دوسری طرف ملکوں کی ایک بیٹی رخصت ہوئی تو دوسری بہو بن کر شرمائی سی شہباز ملک کے خوبصورت کمرے کی زینت بن گئی تھی۔

" اسلام و علیکم۔۔۔" دھیرے سے سلام کرتے وہ فوزیہ کے پاس بیٹھ گئے تھے۔

" وعلیکم السلام۔۔" لڑکھڑاتی زبان میں جواب دیتی وہ سر جھکائے تھی۔

" کیسی ہو۔۔؟" عروسی آنچل کی سرحدوں کو پار کرتے وہ ٹھوڑی کو ذرا سا اونچا کرتے ہوئے گمبھیر لہجے میں پوچھ رہے تھے۔ فوزیہ بیگم شرماتی فقط سر ہلا دی تھی۔ وہ دھیرے سے مسکرا دیے تھے۔

" میں جانتا ہوں ہمارا رشتہ دونوں خاندانوں کی آپسی رضامندی سے ہوا، شادی سے پہلے نہ تم مجھے جانتی تھی نہ میں۔۔۔ ہمارے بیچ کوئی دھواں دار محبت بھی نہیں تھی۔۔۔ دراصل میں ان چوچلوں پر یقین بھی نہیں رکھتا ہوں۔۔۔ میری محبت اور مجھ پر صرف میری محرم میری بیوی کا ہے جس کی حق دار صرف تم ہو۔۔۔ مجھے یقین ہے میری سادگی اور میرے نیچر کو تم سمجھو گی۔۔۔" شہباز ملک نے واضح لہجے میں کہا تھا فوزیہ بیگم دھیرے سے مسکرا دی تھی۔ طبعیتاً نیک سیرت نیک دل انسان تھی بڑوں کا ادب کرنا چھوٹوں سے محبت کرنا۔۔ سب سے مل جل کر رہنا ہی انکا سوابھاؤ تھا۔

" اللہ تعالیٰ بہتر سے بہترین نوازنے والا ہے۔۔۔ مجھے اسکے فیصلے پر کوئی شک و شبہ نہیں۔۔۔ انشااللہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میں آپ کا ہر موڑ ہر فیصلے پر ساتھ دوں گی۔۔" اسکی بات پر شہباز ملک نے دھیرے سے اپنا حصار اسکے گرد قائم کیا تھا جو اب ساری عمر برقرار رہنا تھا۔

☆☆☆

ولیمہ خوش اسلوبی سے سرانجام ہو گیا تھا۔ سب بے حد خوش تھے۔ امامہ سالار اور شہباز فوزیہ شادی کے کچھ دنوں بعد گھومنے کے لیے الگ الگ جگہوں پر گئے ہوئے تھے۔

ان عرصے بھر میں آفرین اور رحمت کے ساتھ کئی واقعات رونما ہوئے تھے۔

شادی میں رحمت کی ملاقات احمد سے ہوئی تھی۔ مختصر سی ملاقات تھی پر خوش نما تھی۔

امامہ کو رخصتی میں آفرین کی مڈبھیڑ دانیال سے ہوئی تھی۔ جو ہمیشہ کی طرح خوشگوار نہیں تھی۔

" یہ کیا کیا آپ نے۔۔۔؟؟" ایک نظر اپنے خوبصورت ڈریس کو ایک نظر سامنے لب دبائے شخص کو دیکھتی صدمے سے اسکی آواز صحیح سے نکل ہی نہیں رہی تھی۔

" زیادہ کچھ نہیں۔۔۔ ویسے تو آپ کا ڈریس ماشاءاللہ سے بہت خوبصورت تھا پر میرے ہاتھوں سے لگے یہ نقش و نگار۔۔۔ جو کہ میں نے جان بوجھ کر ہرگز نہیں کیا ۔۔۔ آپ کی خوبصورت ڈریس کو مذید خوبصورتی بخش چکا ہے۔" دانیال بمشکل قہقہہ روکتا سرخ چہرے سمیت بولا تھا۔

" خوبصورت۔۔ آنہہ۔۔ کباڑا کر دیا آپ نے۔۔۔" چاہتے ہوئے بھی وہ کچھ سخت نہیں کہہ پا رہی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔کچھ اندیکھی شے تھی جو احترام کا تقاضہ برقرار رکھے ہوئی تھی۔

" دیکھ کر نہیں چل سکتے آپ۔۔۔"

" دیکھ کر چلتا تو یہ خوبصورت واقعہ کیسے پیش آتا۔۔۔" اسکی آنکھیں مسکرا رہی تھی۔

" میرا شک بلکل درست نکلا۔" آفرین طنزیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔" تم ذہنی مریض ہو۔" وہ آپ سے پھر تم پر آگئی تھی۔ ٹینٹ میں رونما ہوئے واقع کے بعد اسکا دل کچھ کچھ نرم پڑ گیا تھا پر اب اس حرکت کے بعد وہ دوبارہ چڑ گئی تھی۔

" تم سے ملاقات سے پہلے میں ایک خوش باش صحت مند انسان تھا پر اب میں واقع ایک مریض بن گیا ہوں پر ذہنی نہیں دلی۔۔۔" وہ ذو معنی لہجے میں بول رہا تھا اور آفرین اسکی بات پر سرخ چہرہ لیے ناگواری سے بولی تھی۔

" بدتمیز اور گھٹیا انسان ہو تم۔۔۔" یکایک دانیال کے تاثرات بدلے تھے وہ جو صرف اسے تنگ کر رہا تھا اس کے اس طرح کہنے پر دانت بھینچ گیا تھا۔ سختی اسکا ہاتھ تھامتا سرد لہجے میں بولا تھا۔

" اتنے بڑے بڑے بول نہیں بولتے جانم۔۔ آگے چل کر مہنگے بھی پڑ سکتے ہیں۔" اسکی آواز کی سنگنی محسوس کرتی آفرین کا دل ایک پل کو روکا تھا۔

" دھمکی دے رہے ہو تو خوش فہمی ہے تمہاری آفرین بلاج ملک کسی سے نہیں ڈرتی۔۔" آفرین بلا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خوف و خطرہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی بول رہی تھی۔

" آفرین بلاج ملک ڈرے گی بھی اور اسے میں تسخیر بھی کر لوں گا۔۔" دانیال کی آنکھوں میں چیلنج تھا۔

" چیلنج کر رہے ہو۔۔" آفرین مسکرائی تھی۔

"نہیں آگاہ کر رہا ہوں۔۔" دانیال وکٹری کی سائن دکھاتا الٹے قدم واپس چلا گیا تھا۔

آفرین اپنے ڈریس کی حالت پر جی بھر کے لعنت ملامت بھیج چکی تھی۔

"کہاں گم ہے۔۔؟" رحمت کے چٹکی بھرنے پر وہ اوچ بولتی سیدھی بیٹھی تھی۔ وہ دونوں اس وقت ٹینٹ میں موجود تھی۔ آفرین جو اس وقت شادی میں ہوئے دانیال کے تکرار کو یاد کرتی گم تھی رحمت کے اس طرح بلانے پر خفگی سے بولی تھی۔

" ڈاکٹر رحمت۔۔ یہ کون سا طریقہ تھا۔"

" وہی جس سے تم ہوش کی دنیا میں واپس رخ کر سکو۔۔ ویسے کسے اتنا یاد کیا جا رہا تھا کہ نہ ارگرد کی خبر ہے نہ ہاتھ میں لیے کافی کی۔۔" اب کے اس نے چونک کر اپنے ہاتھ میں لیے کافی کو دیکھا تھا جو ٹھنڈی ہو چکی تھی۔ رحمت شرارتی نظروں سے دیکھ رہی تھی وہ کچھ گڑبڑائی تھی۔

"جیسا تم سوچ رہی ہو ویسا کچھ نہیں۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" اور میں سچ میں کچھ بھی ایسا ویسا نہیں سوچ رہی ہوں۔۔" رحمت کا سر الفاظوں کے تضاد میں ہل رہا تھا۔ آفرین کھل کر مسکرا دی تھی۔

" یار میں ہسپتال کے لیے پریشان ہوں۔ پتا نہیں کب میرا خواب سچ ہو گا۔۔" آفرین آفسودہ لہجے پر رحمت حوصلہ دیتے بولی تھی۔

" ڈونٹ بی سیڈ یار۔۔ زمین کی اپروول تو مل گئی ہے انشاءاللہ جلد ہی تمہارا خواب تعبیر کی صورت میں ہم سب کی نظر میں ہو گا۔۔"

" آئی نو اپروول مل گیا ساری قانونی کاروائی بھی ہو گئی ہے پر جس جگہ کے لیے پرمیشن ملی ہے وہاں کے بارے میں بہت سی افواہیں پھیلی ہوئی ہے۔" آفرین کی بات پر رحمت نے الجھن بھری نظروں سے دیکھا تھا۔

"کیا مطلب۔۔"

"سہی سے نہیں معلوم پر۔۔ جتنا اب تک سنا ہے وہاں کوئی بہت پرانی حویلی ہے بہت قدیم ہے۔ ذیادہ بڑی نہیں پر اس وقت کے لیے وہ بہت بڑی اور خوبصورت تھی اور اس میں ایسے ایسے خفیہ راستے ہیں جس کا آج تک کے کسی کو نشان نہیں ملا اس وقت میں بہت سے لوگ اس حویلی کو حاصل کرنا چاہتے تھے جس میں ایک اس وقت کا سپہ سالار بھی تھا۔ مطلب کہتے آج سے کئی سال پہلے یہ علاقہ جس

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بادشاہ کے اندر تھا اسکے وزیر کی وہ حویلی ہے۔ وزیر کی ایک بیٹی تھی جو اس زمانے بہت پڑھی لکھی اور خوبصورت تھی۔ اور بادشاہ کا سپہ سالار وزیر کی بیٹی سے محبت کرتا تھا اور اس سے شادی کا خواہشمند تھا کیونکہ شادی کرنے بعد وہ حویلی خود بخود اسے مل جاتی۔۔ پر وزیر کی بیٹی کسی غریب غلام لکڑہارا سے محبت کرتی تھی۔ تو جب سپہ سالار نے اپنا رشتہ بھیجا تو وزیر کی بیٹی نے انکار کر دیا۔ سپہ سالار کو اس بات پر بہت تاؤ آیا تھا۔ کچھ عرصے بعد وزیر کی موت واقع ہو گئی۔ سپہ سالار نے دوبارہ اپنا مطالبہ پیش کیا پر اس بار پھر اس نے انکار کر دیا اور اس غریب لکڑہارا سے شادی کر لی۔۔۔ سپہ سالار اس بات پر اتنا خائف ہوا کہ اس کے دل میں ان دونوں کے لیے نفرت پیدا ہو گئی اور اس نے تھان لیا کہ وہ ان دونوں کو زندہ نہیں چھوڑے گا۔ ایک دن موقع ملتے ہی اس نے رات کے اندھیرے میں ان دونوں قتل کر دیا اور اس حویلی پر اپنا قبضہ جما لیا پر کچھ ہی دنوں میں اسکی موت واقع ہو گئی تھی۔" آفرین کچھ پل کو رکی۔

" ان ساری وجوہات کا مطلب۔۔" رحمت نا سمجھی سے بولی تھی۔

" آپس۔۔ تو یہ کہ لوگوں کا کہنا ہے اس زمین پر آج بھی اس وزیر کی بیٹی اور لکڑہارے کی روح بھٹکتی ہے اور اسی نے اپنا بدلہ سپہ سالار سے لیا تھا۔" آفرین کی بات پر رحمت کو جھٹکا لگا تھا۔

" واٹ۔۔ کیا بلو اس ہے یار۔۔۔۔" یکایک اسکا زبردست قہقہا بلند ہوا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کہانی تم نے بلکل ایف_ایم ریڈیو کی آر جے کی طرح سنایا ہے۔۔ تمہیں ڈاکٹری چھوڑ کر آر جے بننا چاہیے۔۔" رحمت کے چہرے کو اس نے بیزاریت سے دیکھا تھا۔

" آفرین تمہیں ان سب باتوں پر یقین تو نہیں ہے۔۔وزیر_وزیر کی بیٹی_سپہ سالار_لکڑہارا_۔۔" رحمت ہنسی کے درمیان بول بھی نہیں پا رہی تھی۔ آفرین آپ کے غصے سے ایک تھپڑ اسکے کندھے پر رسید کرتی گھور کر بولی تھی۔

" میں نے کب کہا مجھے یقین ہے۔ میں تو بس سنی سنائی بات بتا رہی تھی" آفرین خفا ہوئی تھی۔

" اوکے سوری۔۔۔ پر یار تو دادی بہت اچھی بنے گی۔۔۔" رحمت کی بات آفرین نے منہ کھول کر اسے دیکھا تھا۔

" کہانیاں۔۔ کہانیاں بلکل یوٹیوب کی کارٹون دادی کی طرح سنانے کے سارے گن موجود ہے تمہارے اندر۔۔ یو نو دیکھا ہو گا بچے کیسے یوٹیوب پر کہانیاں سناتے دادی کو دیکھتے ہیں مستقبل نزدیک تمہارے پوتے پوتیاں یوٹیوب کو چھوڑ کر تمہیں دیکھے گے۔۔" اب آفرین اپنا ضبط سائیڈ میں رکھتی اسکے پیچھے بھاگی تھی جو بول کر بھاگ چکی تھی۔ اب رحمت شتر مرغ کی طرح آگے آگے اور آفرین شکاری کی طرح پیچھے پیچھے۔۔۔

☆☆☆

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" اسلام و علیکم بابا سائیں۔ امی سائیں۔" آفرین مسکرا کر ان کے درمیاں بیٹھ گئی تھی۔ دونوں نے جواب دیا تھا۔

"کیسا ہے میرا بچہ۔۔؟" بلاج ملک کے لہجے میں اسکے لیے ہمیشہ محبت ہوتی ہے وہ دن کی ڈالتی چہیتی اور پیاری بیٹی جو تھی۔

" الحمدللہ بابا سائیں۔۔ بلکل ٹھیک ٹھاک آپ کے سامنے ہوں۔" آفرین وہی فرش پر ناظرہ بیگم کے سامنے بیٹھی تھی مطلب اس بات اشارہ تھا میرے سر میں چمپی کرو۔۔ ناظرہ بیگم مسکرادی تھی۔

" امی سائیں۔۔ بھائی شاہ اور بھابھی شاہ کب آئیں گی۔۔ کتنے دن ہوں گئے ان کے گئے ہوئے ہمیں ان سب کی بنا بلکل بھی اچھا نہیں لگ رہا۔" آفرین اداس لہجے میں بول رہی تھی۔

"کچھ دنوں میں آجائے گی بیٹا۔۔" ناظرہ بیگم نے اپنی بیٹی کو محبت سے دیکھا تھا جو شہباز ملک کو حد سے زیادہ محبت کرتی تھی۔

" اسلام و علیکم۔۔" اچانک وہاں ایک خوبصورت آواز گونجی تھی۔ سب نے چونک کر دیکھا تھا۔ انکا چھوٹا اور خوبرو بیٹا اپنی وجاہت کے ساتھ کھڑا تھا۔ آفرین دل میں جواب دیتی خفگی سے چہرہ موڑ گئی تھی۔ وہ مسکرا کر پاس صوفے پر بیٹھ گیا تھا ناراض اور غصہ بلاج ملک بھی تھے، بڑے کڑے تیوروں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سے اسے دیکھا تھا۔ جو بھائی کی شادی کے بعد فوراً ہی کہیں غائب ہو گیا تھا۔

" اور برخوردار مل گیا وقت گھر والوں کے لیے۔" انکے سوال پر وہ گڑبڑا گیا تھا۔

"جی وہ۔۔۔" جھجھکتا ہوا وہ احترام سے بولا تھا۔" بابا سائیں بس ضروری کام آ گیا تھا ورنہ اس طرح کبھی نہ جاتا۔۔ میں معذرت خواہ ہوں۔۔ سوری۔۔" کانوں کو ہاتھ لگاتا وہ واقع شرمندہ لہجے میں بولا تھا۔

" اور وہ ضروری کام کیا تھا کس چیز کی کھوج میں نکلے تھے۔ کون سے گڑے خزانے اکھاڑ لیے تم نے۔" بلاج ملک مسلسل اسے لعن طعن کر رہے تھے وہ ہونق سی شکل لیے کبھی کبھار نظر اٹھا کر آفرین اور ناظرہ بیگم کو دیکھ رہا تھا گویا منت کر رہا" احسان کریں بچا لیے مجھے۔" وہ دونوں ہنسی چھپائی بیٹھی تھی۔

"بابا سائیں۔۔۔" آفرین فرش سے اٹھ کر ان بگل میں بیٹھ گئی تھی اور پیار سے انکے پکارا تھا کو وہ سب فراموش کر کے مسکرا دیے تھے۔

" ہمیشہ اسکی حمایتی مت بنا کرو۔۔" وہ اسکی چلاکی پر مصنوعی خفگی سے بولے تھے۔

" وہی رک جائے بابا سائیں مان گئے اسکا مطلب یہ نہیں ہے ہم بھی مان گئے۔ میں ناراض ہوں آپ سے وہ شدید قسم والا۔۔" اپنی مسکرا کر بڑھتے ارباز ملک کو اس نے ناراض لہجے میں کہا تھا۔ انہوں نے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دنگ نظروں سے دیکھا تھا۔

" دیکھو گڑیا دونوں کان پکڑ کر سوری بول رہا ہوں۔یقین کرو ضروری کام سے ہی گیا تھا۔" ان کے لہجے پر وہ ہنسی تھی وہ بیچاروں کی طرح شکل بنائے بول رہے تھے۔

" چلو معاف کیا کیا یاد کریں گے آپ بھی کس سختی انسان سے پلا پڑا تھا۔" آفرین انکے ساتھ ان کے کمرے میں آگئی تھی۔وہ بڑا تھا پر ہر انکے ذوق کے حساب سے تھا۔جیسے گھڑی، آئینہ یہاں تک کے بیڈ بھی پرانے اور قدیم طرز کے بناوٹ کی طرح تھے۔

اور ایک دیور پر تو جغرافیائی نقشے پینٹ کیے ہوئے تھے اور اس نے سمندر بہت واضع طور پر ابھارا گیا تھا۔نقشہ اسطرح تراشہ تھا جیسے تیز طوفان سمندر میں ایک کشتی ڈوبتی ابھر رہی تھی۔

ایک اینٹک کمرہ تھا انکا پر خوبصورت اور ایڈونچرنگ لگتا تھا۔اکثر بیشتر آفرین بس یہ فرض کرتی رہ جاتی تھی اگر انکی شادی ہوئی تو انکی بیوی یہ سب دیکھ کر کیا ریکٹ کرے گی وہ بیچاری تو شاید ہی یہ سب ہضم کر پائے۔یا پھر ہو سکتا ہے وہ دوسرے کمرے کا مطالبہ کر دے۔۔۔یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کوئی ایسی لڑکی ہی ملے جسے بھائی جیسا شخص کی تلاش ہو۔

گہری سانس بھر کے وہ رہ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کہاں گم ہو؟" ارباز نے اسے ہلایا تھا۔

"کچھ نہیں بس سوچ رہی ہوں آپ کے کمرے میں ایک ہیری پوٹر کی چھڑی ہونی چاہیے۔جیک کی طرح ایک نقشہ ینتر اور ابھی فی الحال اتنا ہی یاد ہے۔" انہوں نے آنکھیں سیکوڑ کر گھورا تھا وہ مسکراہٹ چھپاتی چہرہ موڑ گئی تھی۔

☆☆☆

صبح صادق کی پھوٹتی روشنی نے ہر پہر اجلا پھیلا دیا تھا صبح کی ٹھنڈی نور نے ہوا میں بہار پیدا کر دیا تھا۔پرندے آسمانوں میں ورد کرتے گھوم رہے تھے۔

وہ ہمیشہ کی طرح مزار پر جانے کے لیے نکل گئی تھی۔سر پر اچھے سے حجاب لیے اور ہاتھوں کی ٹوکری میں نکھرتے پھولوں کو لیے وہ جا رہی تھی۔

ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں نے فضاء میں سرور برپا کر دیا تھا۔نرم مسکراہٹ کے ساتھ وہ آنکھیں بند کیے کچھ پل کھڑی رہ گئی تھی۔

دور سے اسے مدہوش دیکھتا وہ ساکت رہ گیا تھا۔سورج کی ٹھنڈی کرنوں کی تپش سے اسکے چہرے پر نور پھوٹ رہے تھے۔پاکیزہ پاک شفاف چہرہ ہر آرائش اور سجاوٹ سے پاک۔۔۔ایسا لگ رہا تھا وہ نماز پڑھ کہ سیدھا یہیں آ رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کچھ چونک کر رحمت نے حیرت کے بت بنے احمد کو دیکھا تھا جو بغیر پلکے جھپکائے اسے دیکھے جا رہا تھا۔ یکا یک رحمت کچھ ناگواری سے گھورتی آگے بڑھ گئی تھی۔ اسطرح گھور کر دیکھنا اسے پسند نہیں آیا تھا۔

احمد چونک کر اسکے پیچھے گیا تھا۔

" اسلام و علیکم۔۔۔ کیسی ہیں آپ؟"

" وعلیکم السلام۔۔ شکریہ اچھی ہوں میں۔۔ کیا میں پوچھ سکتی ہوں آپ یہاں اتنی صبح کیا کر رہے ہیں۔؟" رحمت کے سوال پر وہ مسکرا کر بولا تھا۔

" بلکل پوچھ سکتی ہیں۔ میں یہاں مزار پر آیا تھا۔"

" تو آپ کو وہیں جانا چاہیے۔۔" رحمت سپاٹ لہجے میں بولتی آگے بڑھ گئی تھی۔ احمد مسکراہٹ دبا کر اسکے پیچھے ہوا تھا۔

"کیا آپ کو میرے یہاں آنے پر اعتراض ہے؟۔"

" میں کون ہوتی ہوں کسی کے یہاں آنے جانے پر اعتراض کرنے والی۔۔ میں بس یہ چاہتی ہوں اگر آپ کے یہاں آنے کی وجہ میں ہوں تو پلیز آپ یہاں مت آیا کریں۔" وہ چھوٹی بچی تو نہیں تھی جو اپنی طرف اٹھی نظروں کو نہ پہچان سکتی۔۔ ایک دو بار ملاقات خوشگوار ہو گئی تو اسکا یہ مطلب نہیں آپ اس نامحرم کی طرف جھکاؤ کرے۔ احتیاط ضروری ہوتا ہے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" ہاں میرے یہاں آنے کی وجہ تم ہو۔۔ دیکھو میرا کوئی غلط انٹینشن نہیں ہے تمہاری طرف رخ کرنے کا بس تم مجھے اچھی لگتی ہو۔" وہ آپ سے تم پر آ گیا تھا۔ رحمت اسکے انداز پر دنگ رہ گئی تھی۔

" میں آپ کو اچھی لگتی ہوں احمد۔۔ پر آپ کے اس طرح میرے قریب آنے پر میں دوسروں کو اچھی نہیں لگوں گی۔۔ پلیز ایسا مت کرے آپ نامحرم ہے میرے لیے۔۔" رحمت کچھ ناگواری سے بولی تھی۔

" تو پھر محرم بنالو مجھے۔۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔ تم مجھے اچھی لگتی ہو۔۔ تمہیں جب سے دیکھا ہے تمہاری سادگی سے مجھے محبت ہو گئی ہے۔۔۔ تمہاری آواز میرے کانوں میں ہر وقت گونجتی رہتی ہے۔۔ تمہارا جھجکنا تمہارا گھبرا جانا ہر انداز مجھے اچھا لگتا ہے۔ بولو مجھ سے نکاح کرو گی۔۔" وہ گمبھیر سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ رحمت پل میں سراپا سرخ ہو گئی تھی۔

" مجھے اب چلنا چاہیے۔۔" رحمت کا دل رک رک کر چل رہا تھا ہاتھ کانپنے لگا تھا۔

" ایسے نہیں پہلے میرے پوچھے گئے سوال کا جواب دو۔۔" وہ بضد اسکے راستے میں کھڑا تھا۔

"احمد پلیز مجھے جانے دو۔۔" روہانسی ہوتی وہ لڑکھڑا کر بولی تھی۔

" میں نے کہاں نہ میرے سوال کا جواب دو۔۔" وہ کچھ سختی سے بولا تھا۔ رحمت کی رہی سہی ہمت جواب دے رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔۔" دو قدم پیچھے ہوتی وہ لڑکھڑا کر بولی تھی اس پہلے احمد اسے روکتا وہ بھاگتی ہوئی واپس ہولی تھی۔وہ سر پر ہاتھ پھیر تارہ گیا تھا۔

☆☆☆

" واؤ یہ قدیم ہے پر کتنا پیارا ہے۔" آفرین آفریں ہوئی تھی۔

وہ اپنے گاؤں سے کچھ دور اس جگہ کو دیکھنے آئی تھی جو ہسپتال بنانے کے لیے پاس ہوا تھا۔

" ہاں یار۔۔پر ابھی کام شروع کیوں نہیں ہوا۔۔" رحمت بولی تھی۔خوبصورت کھنڈر نما حویلی تھی پر اسکی ساز گاری اپنے وقت کی قیمت بیاں کر رہی تھی۔

"بس یہ قانونی چوچلے۔۔سوچو جب ہمارا ہسپتال بن جائے گا تب کتنا خوبصورت لمحہ ہو گا وہ۔۔۔" آفرین کھوئے لہجے میں بولی تھی اس بہت شدت سے اس دن کا انتظار تھا۔

" بی بی سائیں بڑے سائیں پوچھ رہے ہیں آپ کب تک واپس چلی گی۔"اچانک ایک خادم نے آکر ادب سے پوچھا تھا۔

" ہم اندر سے ایک چکر لگا کر آئے گے پھر اس کے بعد۔۔" آفرین کے بولنے پر وہ کچھ فاصلے پر گاڑی کے پاس کھڑا ہو گیا تھا۔

آفرین اور رحمت کھنڈر نما حویلی کے اندر چلی گئی تھی۔دوپہر کا وقت تھا اور وہ لوگ اس وقت اس جگہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کے ہر کونے کو دیکھنے آئی تھی۔

"آفرین تمہیں کچھ عجیب نہیں لگ رہا۔۔" رحمت کو اس نے الجھ کر دیکھا تھا پھر دھیرے سے ہنس دی تھی۔

" لگتا ہے میری کہانی کو تم نے سر پر سوار کر لیا ہے۔" رحمت کو خفت ہوئی تھی۔

" ڈونٹ وری یار ایسا کچھ نہیں ہوتا۔۔" آفرین بولتے ہوئے رکی تھی۔

" یہ کیسی آواز ہے۔۔؟" رحمت کا حلق خشک ہوا تھا۔

" چلو دیکھتے ہیں۔۔" آفرین تجسس کے ہاتھوں مجبور آگے بڑھی تھی۔

" آفرین رکو۔۔" رحمت روکتی رہ گئی تھی پر آفرین نظر انداز کرتی آگے بڑھ گئی تھی۔

" کون ہو تم۔۔" اچانک ایک آدمی ڈھیلا ڈھالا جبا پہنے جو بہت پرانے اور میلے تھے۔ آنکھیں سرخ رنگ ہوئی تھی۔ لمبے کالے کمر تک بال تھے جو مٹ میلے تھے ویسے ہی داڑھی تھی۔ آفرین کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا۔ رحمت تو باقاعدہ کانپنے لگی تھی۔

دونوں چیخنا چاہتی تھی پر آواز حلق میں ہی دم توڑ چکا تھا۔ مری مری آواز میں آفرین بولی تھی۔ رحمت سے کچھ امید نہیں تھی جس طرح وہ آفرین کے پیچھے چھپ رہی تھی آفرین گھبرا گئی تھی۔

" بھاگ جاؤ یہاں سے۔۔ چلی جا۔۔ جا چلی ورنہ ماری جائے گی۔۔" بابا کی بھیانک آواز پر دونوں چار

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

قدم دور ہٹی تھی۔

" ایسے۔۔ایسے کیسے ماری جائے گے۔۔کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو۔۔" آفرین خود کو مضبوط کرتی بے خوفی سے بولی تھی۔بابا کے حلیے اور اطراف کی معنی خیزی خاموشی پر وہ ڈر ضرور رہی تھی پر اس سے زیادہ اسے ناگواری ہو رہی تھی۔

"چلی جا۔۔چلی جا۔۔یہ تیری کام کی جگہ نہیں یہاں سنینا اور وصال کی آتمار ہتی ہے۔۔وہ تم دونوں کو چھوڑی گی نہیں چلی جا۔۔جا چلی۔۔ورنہ ماری جائے گی۔۔" وہ دنگ ہوتی چلی گئی تھی۔اچانک سفید دھواں پھیلا تھا۔دونوں کھانستی ہوئی ہاتھ دھواں ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔

" یہ کہاں غائب ہو گیا۔۔" آفرین چاروں طرف نگاہیں گھماتی بڑبڑائی تھی۔

" یہ سنینا اور وصال کون ہے۔۔؟" رحمت خوف سے بولی تھی۔

" وزیر کی بیٹی اور اسکا پریمی لکڑہارا۔۔" آفرین نے بتایا تھا وہ دونوں حلق خشک کرتی باہر آگئی تھی۔

" یہ بابا کہاں غائب ہو گیا اور کیا بکواس ہے۔۔" آفرین جھنجھلا کر بولی تھی۔

" آفرین کہیں یہ افواہ سچ تو نہیں۔۔۔" رحمت کی بات پر وہ ناگواری سے بولی تھی۔

"شٹ اپ۔۔ایسا کچھ نہیں ہے ضرور کوئی ہمیں ٹریپ کر رہا ہے۔۔"اس نے بھویں سیکوڑ کر رحمت کو ہاتھوں ہاتھ لیا تھا۔" میں کیا تمہیں لیڈی گاگا دکھ رہی تھی جسے اس ہیبت ناک بابا کے آگے کر رہی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔"

" لیڈی گاگا نہیں پر آفرین ملک تو ہو جو کسی سے نہیں ڈرتی۔۔ میں ٹھہری ڈرپوک رانی۔۔" وہ مسکراہٹ چھپاتی بولی تھی۔

" ہاں بلکل میری پاس اعلی دین کا چراغ جو ہے۔۔" آفرین کی بات پر وہ دھیرے سے ہنس دی تھی۔

" میرا موڈ بحال ہو گیا۔۔ ورنہ اس دہشت ناک بابا نے مارنے کی پوری کوشش کی تھی۔" رحمت کی بات پر وہ سوچوں میں گم ہو گئی تھی۔

" میری چھٹی حس کسی گڑبڑ کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔" آفرین تفتیشی لہجے میں بولی تھی۔

" تمہاری حس کچھ بھی کہہ رہی ہو۔۔ خدا کے لیے یہاں سے چلو مجھے دہشت ہو رہی ہے اس جگہ سے۔۔" رحمت کی بات پر وہ دونوں روانہ ہو چکی تھی۔

☆☆☆

" باس گئی وہ دونوں۔۔" ایک شخص گپ اندھیرے کمرے میں بیٹھا تھا چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

" کون تھی۔۔؟" آدمی کی سرد آواز گونجی تھی۔

" آفرین بلاج ملک جو یہاں پر ہسپتال بنوانا چاہتی ہے۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" مجھے اس لڑکی کی ساری معلوم چاہیے۔۔اور افواہوں کو مذید تیزی سے پھیلا دو تا کہ یہاں پر آنے سے پہلے لوگ ہزار بار سوچے۔۔"

"جی۔۔جی باس۔۔۔" وہ شخص بولتا ہوا اندھیرے میں غائب ہو گیا تھا۔

☆☆☆

اس واقعے کو دو دن ہو گئے تھے۔ آفرین نے اس بارے میں شہباز کو بتایا تھا۔ جو کچھ متذبذب سے ہو گئے تھے۔ انہوں نے آفرین کو دوبارہ وہاں جانے سے منع کر دیا تھا اور اپنے جلدی واپس آنے کی خبر دی تھی اب وہ وہاں آکر اس بارے میں تفتیش کریں گے۔

آفرین بے فکر ہو گئی تھی۔ پر تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہاں دوبارہ جانا چاہتی تھی اور آج وہ وہاں اکیلے موجود تھی۔ شہباز ملک کی سختی سے ممنوع کو وہ یکثر نظر انداز کر چکی تھی۔

ٹینٹ جہاں وہ لوگوں نے اپنا ہسپتال بنایا ہوا ہے وہاں سے آتے وقت وہ یہاں پیدل ہی آگئی تھی بغیر اطلاع دیے۔

" آپس تھک گئی میں۔۔" لمبی لمبی سانس بھرتے وہ تھکن زدہ لہجے میں بولی تھی۔۔

"یہ تو میں جان کر رہو گی۔۔ آخر سنینا اور وصال چاہتے کیا ہیں۔۔؟" تراشیدہ لبوں پر مسکراہٹ بھینچتی وہ شیریر ہوئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

چاروں طرف ڈھول اور مٹی پھیلی ہوئی تھی۔پت جھڑ کے پتے پھیلے ہوئے تھے۔

خاموشی میں صرف آفرین کی قدموں کی آواز آرہی تھی۔وہ اندر آنے پر ایک پل کو خوف زدہ ہوئی تھی۔حلق تر کرتی وہ آگے بڑھ گئی تھی۔

اچانک اسے اوپر ایک سایا سا محسوس ہوا تھا جو اسکے دیکھنے پر سرعت سے چھپا تھا۔

آفرین ڈر کر رو کی تھی۔پھر گھبراہٹ پر قابو پاتی وہ سیڑھیوں کی سمت بڑھی تھی۔

اوپر چھت جھکا ہوا تھا۔اس لے ہر طرف اندھیرا گپ ہوا تھا۔فون کی روشنی جلاتی وہ آگے بڑھی تھی۔

اچانک کچھ تیز سامان گرا تھا وہ جلدی اس طرف بھاگی تھی۔عجیب حلیے دکھے تھے۔دو کمروں کے درمیان ایک دیور کے سامنے وہ لوگ رکے تھے۔آفرین نے دیکھا تھا اس دیوار کے سامنے والی دیوار پر کسی چیز کے دبانے پر وہ دیور الیکٹرانک دروازے کی طرح کھلا تھا۔

یہ سب اتنا عجیب ہوا کہ وہ نا سمجھی سے ایک قدم پیچھے ہوئی تھی اسکا ہاتھ کسی چیز پڑا اور خاموش کھنڈر میں اس چیز کی آواز کے شور برپا کر دیا تھا۔

وہ لوگ فوراً اس طرف آئے تھے آفرین کو کسی نے منہ پر ہاتھ رکھ کر کھینچا تھا وہ اندھیرے میں خوف زدہ ہو کر اس حلیے کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھ رہی تھی جو اسکے بے انتہاء قریب کھڑا اسکے منہ پر سختی سے ہاتھ رکھے گویا ہوا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"خاموش بت بنی کھڑی رہو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" آفرین کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا۔ سانس روکے وہ دونوں ایک کمرے کے اندر بلکل چھپے کھڑے تھے۔

"کون تھا یہاں۔۔" باہر سے ایک آدمی کی آواز وہ سن سکتی تھی۔ قدموں کی چھاپ چاروں اور گونج رہی تھی۔ آفرین کو شدت سے اپنی بیوقوفی کا احساس ہو رہا تھا۔

"کوئی نہیں ہے یار۔۔" دوسرے آدمی کی آواز آئی تھی۔

" نہیں شاید یہاں کوئی اور ہے۔۔" اس آدمی کی آواز کچھ جانی پہچانی تھی۔

" کوئی نہیں یار وہ دیکھ بلی تھی۔" بلی کی آواز پر وہ شخص تذبذب ہوتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا۔ جب بہت دیر تک کے کسی آواز نہیں آئی تو آفرین نے محسوس کیا اسکا اٹکا ہوا سانس بحال ہوا تھا۔

" خبردار جو یہاں سے ہلی۔۔ میں ابھی آیا۔۔" آفرین اندھیرے میں صرف اسکی سرد آواز سن سکتی تھی۔ ساری بے خوفی اور بہادری اسکی جیسے ہوا ہوا ہو رہی تھی۔

" چلو میرے ساتھ۔۔" کچھ پل بعد وہ واپس آیا تھا۔ آفرین کا ہاتھ جس سختی سے اس نے پکڑا آفرین کو لگا ابھی ٹوٹ جائے گا۔ وہ آہستہ آہستہ قدم چلتا ہوا چوکنا انداز میں اس کھنڈر نما حویلی سے باہر آیا تھا۔

" تم۔۔" روشنی میں جو چہرہ آفرین کے آنکھوں کے سامنے آیا تھا۔ آفرین کا دل کیا زمین پھٹے اور وہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اس میں سما جائے یا چھڑی گھما کر گم ہو جائے۔

" دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا جب منع کیا گیا تھا یہاں نہیں آنا تو کیوں آئی۔۔" دانیال اسکا ہاتھ سختی سے دباتا سرد لہجے میں بولا تھا۔ آفرین خائف ہوتی اپنا ہاتھ چھڑانے لگی تھی۔

" میں کہیں بھی آؤں جاؤں۔۔ تم ہوتے کون ہو مجھے روکنے والے۔۔" آفرین ناگواری سے بولی تھی۔

"میرا دل کر رہا ہے تھپڑوں سے تمہارا دماغ درست کر دوں۔۔ آخر خود سمجھتی کیا ہو تم۔۔" دانیال خطرناک تیوروں سے اسے اپنی طرف کھینچتا بولا تھا۔

" تم گھٹیا انسان۔۔ تمہارے ہمت کیسے ہوئی مجھ سے اسطرح بات کرنے کی۔۔" آفرین کا دماغ ساکت ہوا تھا۔" میں بابا سائیں سے تمہاری شکایت کروں گی۔۔ بہت برداشت لیا میں نے تمہیں۔۔"

" شوق سے کرنا۔۔ میں بھی انہیں تمہاری دلیری کے قصے سناؤں گا۔۔ انہیں بھی تو پتا چلنا چاہیے تم کتنی بہادر ہو۔۔ جو رات کے اس پہر اکیلی یہاں مخبری کرنی آئی تھی۔" دانیال کی طنزیہ لہجے پر وہ بھک سے جھاگ کی طرح بیٹھی تھی۔

"اگر بابا سائیں کو معلوم ہوا تو۔۔ پہلے ہی ان سب نے مجھے منع کیا تھا یہاں آنے سے۔۔ اللہ بہت ناراض ہوں گے۔۔" آفرین آنکھیں جھپک کر سوچ رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" ٹھیک ہے چلو ڈیل کرتے ہیں۔۔ میں بابا سائیں سے تمہاری بد تمیزی کی شکایت نہیں کروں گی اور تم میرے یہاں آنے کی۔۔" اسکی چالاکی پر وہ دھیرے سے مسکرا تھا اور آبرو اٹھا کر دیکھا تھا" لائیک سیریسلی۔"۔ آفرین خفیف ہوئی تھی۔

"شہباز نے منع کیا تھا نا یہاں آنے سے پھر اسکی بات کیوں نہیں سنی۔" وہ قدر نرمی سے بولا تھا پر سرد آنکھیں ہنوز اسکے چہرے پر جمی تھی۔

" وہ۔۔۔ میں یہاں۔۔۔ دیکھو بات یہ ہے مجھے لگتا ہے یہاں کچھ بہت گڑبڑ ہے۔ اس حویلی کے خلاف پھیلے گئے افواہیں اور وہ دہشت ناک بابا اور ابھی ابھی جسٹ ابھی وہ الیکٹرانک دروازہ۔۔ مجھے لگتا نہیں ہے بلکہ پورا یقین ہے یہاں کچھ نہیں بہت کچھ گڑبڑ ہے۔" آفرین بابا کے ذکر پر جھرجھری لیتی بولی تھی۔ منہ بسور کر اسکی طرف دیکھی تھی۔

" اب تم بھائی شاہ سے مخبری مت کرنے لگنا۔۔" وہ منہ بسورے بولی تھی۔

"کیوں تم چاہتی ہو میں تمہاری غلطی پر پردہ ڈالوں۔۔ اور پلیز اپنی سستی جاسوسی گھر کے بکھیڑوں میں استعمال کرو یہاں اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" دانیال کی بھویں سکڑ گئی تھی۔ آنکھیں چھوٹی کیے وہ ناگوار لہجے میں بولا تھا۔

" نہیں بھائی شاہ کو معلوم ہوا تو وہ ناراض ہو جائے گے۔۔" آفرین دھیمی پڑی تھی۔" اور تم مجھے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

انڈر ریسٹیمیٹ مت کرو۔۔" آفرین کو اپنے لیے سستے جاسوس لفظ صدمے کی طرح لگے تھے۔

" تم ایک نمبر کی بیوقوف اور احمق لڑکی ہو۔" دانیال کو اسکا یہاں آنا بہت زیادہ ناگوار گزرا تھا۔

" اب تم پلیز یہ ساسوں کی طرح لعن طعن کرنا بند کرو گے۔۔" آفرین نے اپنا بدلہ خوب لیا تھا۔ مسکراہٹ دبا کر وہ اسکا چہرہ دیکھی تھی جو ضبط سے سرخ ہوا تھا۔

" تمہیں اندازہ ہے اگر میں وہاں نہ ہوتا تو تمہارے ساتھ کیا کیا ہو سکتا تھا۔" دانیال نے کنسرن لہجے میں کہا تھا کچھ اور بھی تھا اس کے لہجے میں جو محسوس کرتی آفرین کھٹکی تھی۔

" کچھ نہیں ہوتا مجھے اپنی حفاظت کرنا آتا ہے۔۔۔" آفرین اسکی بات مزاق میں اڑایا تھا۔

" تبھی وہاں پر تمہاری سٹی گم ہو گئی تھی۔" دانیال نے سر جھٹک کر دیکھا تھا۔ جو تلملا کر آگے بڑھ گئی تھی۔ جو بھی تھا یہاں آفرین کی بہت غلطی تھی۔ شہباز کو جب اس نے ساری بات بتائی تھی تب شہباز نے یہ ساری بات دانیال سے شیئر کی تھی۔

دانیال سنجیدگی سے اس جگہ کی مخبری کر رہا تھا۔ بظاہر کھنڈر دکھتا یہ حویلی اپنے اندر بہت سے راز لیے کھڑا تھا۔

اس کی اب تک کی معلومات میں یہاں رات کے وقت کچھ لوگ بھاری تعداد میں آتے ہیں۔ جو آنے کے بعد کہاں غائب ہوتے کچھ معلوم نہیں۔ سب کچھ راز راز سا تھا۔ پر آج اس نے جو شناسائی آواز سنی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہے وہ کھٹکا ضرور تھا۔

ایک بات جو وہ بہت واضع انداز میں جان پایا تھا وہ یہ تھا کہ یہاں ہسپتال بننا بہت مشکل ہے جس طرح لوگ اس طرف آنے سے خوف زدہ ہوتے شاید کوئی یہاں ہسپتال بننے دینے کے حق میں ہو۔

" چلو تمہیں گھر ڈراپ کر دوں۔" دانیال لمبی سانس لیتا اپنی کار کی طرف بڑھا تھا جب وہ دبک کر دور ہوئی تھی۔

" کوئی ضرورت نہیں ہے میں خود چلی جاؤں گی۔" آفرین نخوت سے بولی تھی۔ دانیال سرد سانس فضاء کے سپرد کرتا ہوا سر ہلایا تھا جیسے کہہ رہا ہو "اچھا جیسی تمہاری مرضی۔۔" اور اگلے ہی پل آفرین کی چیخیں بلند ہوئیں تھے اسکا ہاتھ دانیال کھینچتا ہوا کار تک لیے جا رہا تھا۔

" چپ بلکل چپ۔۔ کیا چاہتی ہو وہاں سے زندہ سلامت باہر آ گئے ہیں تو سلامتی کے ساتھ گھر نہیں جائے۔" دانیال نے تیز لہجے میں جھڑک دیا تھا۔ آفرین اسکی بات پر کھا جانے والی نظروں سے گھورتی کار میں بیٹھ گئی تھی۔

" اڑیل۔۔ سڑیل کھڑوس بد تمیز۔۔" یہ سارے القابات جب تک کہ گھر نہیں آ گیا وہ دل ہی دل میں بولتی رہی تھی۔

" شکریہ کون بولے گا۔۔" آفرین باہر نکلتی تیز آواز میں دروازہ بن کرتی اندر بڑھنے لگی تھی جب

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دانیال نے پیچھے سے ہانک لگائی تھی۔

" بات سنو ذرا میرے دماغ کا میٹر شوٹ ہوا ہے۔ شرافت سے چلے جاؤ ورنہ میرے شکریہ کہنے کا انداز تمہیں پسند نہیں آئے گا۔" آفرین غصے سے تیکھے لہجے میں بولی تھی۔

" تمہاری خواہش ہے میں اندر جا کر سب کو تمہاری بہادری کے قصے سناؤں تو ٹھیک ہے ایز یو روش۔۔" دانیال بے نیازی سے بولتا نکلنے لگا تھا۔

" شکریہ۔۔" نخوت سے بولتی وہ اندر بڑھ گئی تھی۔ دانیال نے مسکرا کر دیکھا تھا۔

☆☆☆

رات کا اندھیرا مکمل پھیل چکا تھا۔ وقت ابھی صرف سات یا آٹھ ہو رہے تھے پر گاؤں دیہات علاقے میں رات بہت جلدی ہو جایا کرتا ہے۔ آسمان پر تارے ٹھٹھر رہے تھے۔ سرد ہوائیں جسم پر پڑتی کپکپی طاری کر رہے تھے۔

وہ گھر کے راستے پر روادوا تھی آج آفرین بغیر اسے بتائے چلی گئی تھی۔ وہ پہلے تو بہت کال کر چکی تھی پر ریپلائی نہیں ملنے پر خود بھی روانہ ہو چکی تھی۔

کہیں کہیں کتوں کی بھونکنے کی آواز پر وہ گھبراتی خوف زدہ ہو رہی تھی۔ دل میں کئی مرتبہ آفرین کو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کوس چکی تھی جو اسے تنہاء چھوڑتی فرار ہو چکی تھی۔اب بیچاری کو کیا پتا آفرین کس مصیبت سے بال بال بچی تھی۔

" اللہ پاک پلیز مدد کرے۔۔" دل ہی دل آیت الکرسی پڑھتی وہ قدم قدم بڑھا رہی تھی۔جب ایک آواز پر آنکھ اذیت سے میچتی رکی نہیں تھی۔

" ارے میری دلبر سائیں۔۔کیا بات ہے آج اکیلے اکیلے۔۔ڈر لگ رہا ہے تو کوئی بات نہیں میں ہوں نا تیرے ساتھ۔۔" رحمت تیز قدموں سے آگے بڑھنے لگی تھی۔

یہ نیا نہیں تھا۔جب وہ اسے اکیلے یا تنہاء پاتا تھا ہمیشہ تنگ کرنے چلا آتا تھا۔رحمت بے انتہاء خوف زدہ رہتی تھی اس شخص سے۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے دلبر سائیں کچھ وقت ہمارے سنگ بھی گزار لو۔۔" وہ اسکا راستہ روکتا کمینگی سے بولا تھا۔

" شجاعت میں تمہیں آخری بار وارنگ کر رہی ہوں۔۔میرا راستہ روکنا بند کر دو مجھے تنگ کرنا بند کر دو ورنہ خان بابا اور ملک سائیں سے تمہاری شکایت لگا دوں گی۔" رحمت خود کی گھبراہٹ چھپاتی نڈر ہوتی بولی تھی پر لڑکھڑاتی آواز پر وہ مکروہ ہنسی ہنسا تھا۔

"کیا بات ہے دلبر سائیں تمہاری منہ میں تو زبان آ گیا۔۔" اسکے منہ کو سختی سے دباتا وہ جس طرح بولا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھا رحمت کے آنسو بہہ نکلے تھے۔ خود کو ساری ہمت جتا کر الگ کرتی وہ کھینچ کر ماری تھی ایک تھپڑ اور اندھا ھند بھاگنے لگی تھی۔

شجاعت علی کچھ پل شاک میں کھڑا رہا تھا پھر غلاظت بکتا ہوا اسکے پیچھے پھرتی سے بڑھا تھا اور اسکا راستہ روک چکا تھا۔

رحمت خوف سے دوہری ہوتی بس بے ہوش ہونے کے دم پہ تھی۔

" آج میں تیری ساری اکڑ نکالتا ہوں۔۔ بہت دلیری آگئی ہے نہ۔۔" شجاعت اسکے کندھے سے پکڑتا ہوا جنگل کے اندر لے جانے لگا تھا جب وہ دانت اسکے بازوں پر کاٹتی اسے دکھا دیتی شہر کی طرف جاتی سڑک پر دوڑنے لگی تھی۔

آنسو بے تحاشہ اسکے چہرے پر بہہ گئے تھے۔ شجاعت کچھ پل اپنا ہاتھ پکڑے گندگی منہ سے بکتا اسکے پیچھے بھاگا تھا۔

تیز رفتار کار سے وہ ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی۔ خوف سے وہی زمین پر بیٹھ گئی تھی۔ آنسو در پہ در نکل رہے تھے۔ شجاعت اسکے کچھ دوری پر تھا جب کار سے ایک آدمی نکل کر تیزی سے رحمت کی طرف بڑھا تھا۔

" محترمہ مرنے کا اتنا شوق ہے تو پہاڑ سے کوڈ کر مر جائے اس گاؤں میں تو اسکی کمی بیشی بھی نہیں ہے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جیسے دیکھو اسے بس میری کار ملتی ہے۔" احمد سخت چڑچڑے لہجے میں بولا تھا۔

"احمد۔۔" رحمت ہڑبڑا کر سرگوشی میں اسکا نام لیتی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔اپنے سامنے رحمت کو دیکھ کر وہ کھٹکا تھا۔چہرے آنسوں سے تر ہوا تھا۔دوبٹے سے بے نیاز وہ بکھری حالت میں کھڑی تھی وہ دنگ ہوا پر شاک تو اسے تب لگا تھا جب وہ بے دھڑاک اسکے گلے لگ کر تیز آواز میں سسکیوں سمیت رونے لگی تھی۔

" احمد۔۔وہ۔۔۔بہت برا ہے مجھے ہمیشہ تنگ کرتا ہے۔۔آج اس نے میرے ساتھ زبردستی کرنے کی کوشش کی۔۔احمد مجھے اس سے بچالو۔۔" احمد کو سختی سے پکڑتی وہ بے بسی سے بولی تھی۔اور احمد وہ حیرت سے اسکی بات سن رہا تھا۔یکایک اسکے خون میں وبال اٹھانا شروع ہو گیا تھا۔اپنے سینے سے لگی رحمت پر بازوں کا حصار قائم کرتا وہ سخت غصے میں بھر گیا تھا۔

" شششش۔۔چپ۔۔خاموش۔۔بتاؤ مجھے کون ہے وہ اور کب سے پریشان کرتا ہے۔" اپنے سے الگ کرتا وہ اپنی جیکیٹ اسکی بغیر ڈوبتے کے جسم پر پہناتا نظروں چرا گیا تھا۔رحمت ابھی بھی کانپ رہی تھی۔" شاباش ڈرو نہیں بتاؤ کون تھا وہ۔" خود پر ضبط کرتا وہ سرد لہجے میں پوچھ رہا تھا رحمت اسے بھی خوف زدہ نظروں سے گھورتی اس سے دور ہوئی تھی۔

" رحمت ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ وہ میں ہوں احمد۔۔بتاؤ مجھے شاباش۔۔" احمد اسکی حالت پر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نرمی سے بولا تھا۔

" تم بھی اسی کی طرح ہو۔۔ تم سب کے سب ایک جیسے ہو۔۔ ہوس کے پجاری۔۔ میری بے بسی کا تم بھی فائدہ اٹھانا چاہتے ہو نا۔۔ مجھے معلوم ہے۔۔ دور رہو مجھ سے۔۔ میرے قریب مت آنا۔۔ نفرت ہے مجھے تم سب سے نفرت ہے سنا تم نے۔۔" رحمت حقارت سے بولی تھی۔ احمد کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ شجاعت وہاں سے بھاگ گیا تھا پر جانے سے پہلے ان دونوں کے بے انتہاء قریب کھڑے والی فوٹو ضرور اس نے لی تھی اور کمینگی سے مسکراتا ہوا غائب ہو گیا تھا۔

" تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ سب بکواس کرنے کی۔۔ بولو۔۔ میرے کس فعل و قواعد سے تمہیں ایسا لگا۔۔ کب تمہیں غلیظ نگاہ سے دیکھا کب تمہیں ہوس سے چھوا۔۔ بولو یو دیم اڈیٹ گرل۔۔" احمد خطرناک تیوروں پر وہ سہی معنی میں سہمی تھی۔

" مجھے تمہاری خاموشی نہیں۔۔ جواب چاہیے۔۔۔" اسکا منہ سختی سے دباتا وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔

" احمد پلیز میں مر جاؤں۔۔ مجھے گھر جانا ہے۔۔" رحمت کی کانپتی ہوئی آواز پر وہ اسکا منہ جھٹکے سے چھوڑتا بے تاثر لہجے میں گویا ہوا تھا۔

" مر تو واقع گیا ہے۔ وہ بھی میرے دل میں تمہارے لیے محبت۔۔" اسکے سرد سپاٹ لہجے پر رحمت خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔ اپنی بیوقوفی پر وہ آج بہت کچھ گوا چکی تھی اسکا دل چاہا زمین پھٹے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اور اس میں سما جائے۔۔ آنکھیں رو رو کر سوج گئے تھے۔

اسکی حالت قابل رحم تھی احمد ایک نظر دیکھتا نگاہیں چرا گیا تھا۔

" چلو تمہیں تمہارے گھر تک ڈراپ کر دوں۔۔ اینڈ ڈونٹ وری چاہے تمہاری نظر میں میں ایک ہوس کا پجاری انسان ہوں۔۔ پر پھر بھی تم مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہو۔۔ اب تم اتنی بھی حسین نہیں ہو۔۔ جو میں اپنا ضبط کھو دوں۔۔" احمد کا لہجہ چبھتا ہوا تھا رحمت نے شکوہ کناں نظروں سے دیکھا تھا جواباً وہ سپاٹ نظروں سے گھورتا کار میں بیٹھ گیا تھا۔

" پیچھے بیٹھو۔۔ کیا معلوم میں بہک گیا تو۔۔۔" احمد طنزیہ لہجے میں اس پر چوٹ کرتا ہوا بولا تھا۔

" احمد پلیز۔۔ آئی ایم سورے۔۔" رحمت کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی۔

" خاموشی کے ساتھ کار میں بیٹھ جاؤ رحمت مجھے تمہاری ایک آواز نہیں آنی چاہیے۔۔ ورنہ بخدا میں کچھ غلط کر جاؤں گا۔۔" احمد کی سرد آواز پر اسکے جسم میں سنسنی پھیل گئی تھی۔ خاموشی کے ساتھ بیٹھتی وہ ایک نظر شکوہ کناں ضرور ڈالی تھی۔

احمد مکمل طور پر نظر انداز کرتا گاڑی چلا رہا تھا۔

احمد مکمل طور پر نظر انداز کرتا گاڑی چلا رہا تھا۔ رحمت سب کچھ سوچتی وقفے وقفے سے رو رہی تھی اسکی سسکی پر وہ اسٹرنگ یو پر گرفت سخت کرتا دھاڑا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" چپ بلکل چپ۔۔اب تمہاری آواز نہیں آنی چاہیے۔" رحمت منہ پر ہاتھ جماتی خود پر ضبط کرنے لگی تھی۔

جب ہم تکلیف میں ہوتے ہیں یا ہمارے ساتھ کچھ برا ہوتا ہے۔ہم زبان کے ساتھ ساتھ اپنے عمل سے بھی سخت ہو جاتے ہیں۔۔ خشکی میں رہنے لگتے ہیں ہر انسان کو ایک ہی ترازو میں تولنے لگتے ہیں۔برا آپ کے ساتھ ایک انسان کرتا ہے یا پھر ایک سے کچھ ذیادہ کرتے ہیں پر ہم بدگمان سارے سے ہو جاتے ہیں۔ شکوہ سب سے ہو جاتا ہے مطلبی سب لگنے لگتے ہیں۔اور یہی غلط فہمی ہمیں نقصان کرتی ہے۔کہتے ہیں لوگ ہمیشہ غلط انسان سے دھوکا کھا کر صحیح انسان سے بدلہ لیتا ہے۔

سچ بلکل سچ ایسا ہی ہوتا ہے جب ہم فرسٹریٹ ہوتے ہیں نا تو ہمیں کوئی ایسا انسان چاہیے ہوتا ہے جو ہماری ساری باتیں سن کر ہضم کر لے جس پر جی جان سے غصہ کر سکے۔۔ فرسٹریشن میں انسان کا دماغ مفلج ہو جاتا ہے صحیح اور غلط کے درمیان فرق کرنا بھول جاتا ہے۔

رحمت کی اسی غلطی پر اب وہ پچھتا رہی تھی۔دل ہمک ہمک کر رونے کو چاہ رہا تھا۔ابھی صبح ہی تو اس انسان کے اظہار پر وہ گھبرا گئی تھی۔سٹپٹا گئی تھی۔

وہاں سے بغیر جواب دیے آ تو گئی تھی پر گھر پر اسکا چہرہ بار بار اسکے اظہار کے یاد آنے پر سرخ رو ہو رہا تھا۔خود اپنی حالت پر وہ بیچین ہو گئی تھی۔انکھیں خود بخود سجدہ ریز ہو رہی تھی۔دل دھڑک ایسے رہا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھا جیسے اچھل کر باہر آ جائے گا۔اور اب اب بھی وہی سب ہو رہا تھا۔بس فرق اتنا تھا صبح خوشی سے ایسا ہو رہا تھا اور دکھ و افسوس سے ہو رہا تھا۔

☆☆☆

" رحمت۔۔" اتنی صبح اپنی نام کی پکار پر وہ سہم کر اٹھ بیٹھی تھی۔ سرپٹ بھاگتی وہ نیچے سحن میں آ گئی تھی جہاں اسکے امی ابو سمیت سارے خاندان والے جمع تھے۔اتنی صبح صبح سبکی آمد اور اپنے ابو کی بگڑی صورت دیکھ کر اسے کچھ گڑبڑ لگی تھی۔

"جی بابا سائیں۔۔" وہ خشک لبوں پر زبان پھیرتی ہوئی بولی تھی۔

زمیں پر گری وہ ساکت تصویر بنی رخسار پر ہاتھ رکھے اپنے بابا سائیں کو دیکھ۔رہی تھی جو حزن و جلال میں گھرے سخت غصے میں تھے۔

"بابا سائیں۔۔۔" سرگوشی کے مانند اسکے الفاظ ادا ہوئے تھے۔ سمجھ سے بالاتر تھا انکا اور سب کا رویہ ۔۔۔

" مر گیا تمہارا بابا سائیں۔۔ مت پکاروں مجھے، اس دن کے لیے اتنا پڑھایا لکھایا تھا تمہیں۔۔" رحمت انکی بات پر تڑپ اٹھی تھی۔ آنکھیں زمیں پر پھینکی گئی تصویروں پر بے یقین تھی۔خوف وڈر سے وہ اپنے ابو اور بھائیوں کو دیکھ رہی تھی۔ جن کی آنکھوں میں بے اعتباری کی چادر پھیلی ہوئی تھی۔اسے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سمجھ نہیں آرہا تھا کس طرح اپنا آپ صاف کرے۔

" بابا سائیں یہ سب جھوٹ ہے جیسا آپ سمجھ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں ہے۔۔۔" وہ لرزتی ہوئی بولی تھی۔

" اچھا۔۔۔ کیا تم اسکے ساتھ کل رات کو نہیں تھی کیا وہ کل تمہیں یہاں چھوڑ کر نہیں گیا تھا۔" شجاعت علی کے کمینگی آواز پر نفرت سے منہ پھیر گئی تھی۔ "میں خود اپنے آنکھوں سے دیکھا ہے سائیں مجھے تو بتاتے ہوئے بھی شرم آتی ہے یہ کس قدر قریب کھڑی تھی اسکے ساتھ اوپر سے سائیں سر پر نہ چادر تھی نہ جسم پر ڈوبتا۔۔"

" شجاعت۔۔۔" ایک جھٹکے سے اٹھتی وہ وہ نفرت سے پھٹکاری تھی۔ شجاعت علی گال پر ہاتھ رکھے سرخ آنکھوں سے گھور کر رہ گیا تھا۔

" بابا یہ جھوٹ بول رہا ہے۔۔ آپ اسکی باتوں پر یقین نہیں کرے آپ کی رحمت ایسی نہیں ہے۔۔" رحمت انکے قدموں میں بیٹھی روتے ہوئے بولی تھی۔ انہوں نے رخ پھیر لیا تھا۔ وہ گڑگڑاتی رہ گئی تھی پر بے اعتباری کے چادر پورے آب و تاب کے ساتھ پھیل گئے تھے۔ نہ بھائیوں نے کچھ سنا نہ ماں سب نے رخ پھیر لیا تھا وہ روتے ہوئے زمین پر بے ہوش ہو گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

غیروں کی باتوں پر اعتبار کر کے اگر آپ اپنوں کے خلوص پر شک کرتے ہو تو یہ آپ کی سب سے بڑی غلطی ہوتی ہے۔رشتے مان اعتبار بھروسے اور سچائی سے بنتے ہیں اگر ایک چیز میں کمی آجاتی ہے تو وہیں آپ کا رشتا دمک کی زد آکر دھیرے دھیرے ختم ہونے لگتا ہے۔ شکی انسان بات بات پر شک و شبہ کرنے والے شخص کو اصل میں خود کی ذات سے بھی بے اعتبار ہوتا ہے اسے یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کس پر یقین ہے اور نہیں۔

افواہ بن کر ساری بات پورے گاؤں میں پھیل گئی تھی اس بات کو ہر کے گوش گزار کرنے والا شجاعت علی تھا۔ملک بلاج سخت خائف ہوئے تھے انہوں ہارون بشیر (رحمت کے بابا) کو سنی سنائی بات پر یقین کرنے پر سخت سخت سنائی بھی تھی۔بات ایک لڑکی کے ذات پر اٹھ چکی تھی جس کی وجہ سے شمشیر خان نے احمد اور اسکے ماں باپ کو گاؤں بلایا تھا۔ساری بات ان سب کے گوش گزارنے کے بعد وہ ان لوگوں کے جواب کے منتظر تھے۔احمد کا ماتھا ٹھنکا تھا۔وہ شدید ضبط سے ان کے سامنے موجود تھا۔فیصلہ ہو چکا تھا کچھ دیر میں ان دونوں کو ایک دوسرے سے منسوب کر دیا گیا تھا۔رحمت سخت نالاں تھی۔اپنے بھائی اور بات کے بے اعتباری پر وہ سخت کھول چڑھا چکی تھی۔آفرین الگ خود سے شرمندہ تھی۔نہ وہ اس دن اسے اکیلے چھوڑتی اور نہ آج یہ سب ہوتا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

رحمت کے منہ زبانی وہ سب جان چکی تھی غصے اور زوال میں وہ مردان خانے میں چلی آئی تھی جہاں بلاج ملک شمشیر خان سمیت سارے مرد و حضرات موجود تھے۔

دانیال نے چونک کر اسے دیکھا تھا جو جھٹکے سے اندر آتی بلاج ملک کے سامنے رکی تھی۔

" مجھے آپ سے بات کرنی ہے بابا سائیں۔۔" بلاج ملک کچھ بولتے اس پہلے ہی شجاعت علی بول اٹھا تھا۔

" مردان خانے میں عورتوں کا آنا منع ہے لڑکی۔۔"شجاعت علی کو گھور کر بلاج ملک نے دیکھا تھا۔

"اپنی حد میں رہو، یہ میرے بابا سائیں کا گھر میں جہاں چاہوں وہاں جا سکتی ہوں۔" پھٹکارتے ہوئے لہجے پر وہ سیخ پا ہو گیا تھا۔

" اسطرح سے یہاں سب کے سامنے نہیں آتے آفرین، آؤ ہمارے ساتھ بتاؤ کیا بات ہے۔۔"

آفرین کو نرمی سے بولتے وہ وہاں سے لے گئے تھے۔ دانیال کی پر سوچ نظروں نے دور تک پیچھا کیا تھا۔

☆☆☆

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" سچ بتا رہا ہوں یہ جس نے بھی کیا ہو گا اسکی زندگی زندہ در گور کر دوں گا۔" احمد شدید غصے میں بے قابو ہو رہا تھا۔

" ضرور کرنا پر کیا یہ سچ ہے تم اور رحمت کل ساتھ میں تھے۔؟" دانیال کی بات پر اس نے گھور کر دیکھا تھا۔

"تجھے بھی سب کے فضول باتوں پر یقین ہے۔" احمد تاسف سے بولا تھا۔

"اگر تو میرا دوست نہ ہوتا تو شاید یقین بھی کر لیتا پر مجھے تیرے زبان سے کل کا سارا معاملہ سننا ہے۔" دانیال سنجیدگی سے بولا تھا۔

ایک پل کو سر پر ہاتھ پھیر کر احمد نے سنجیدگی سے ساری بات اسکے گوش گزار دی تھی۔

" تو تو نے پوچھا نہیں وہ کل اتنا بدحواس کیوں تھی؟" دانیال ساری بات سن کر بولا تھا۔

"اگر اسکے نایاب جوہرات سے سجے الفاظ میری سماعتوں میں نہ آتے تو ضرور پوچھ لیتا۔" احمد نے دانتا کچکچایا تھا۔ اتنے شدید لمحوں میں بھی دانیال کے ہونٹوں پر مسکراہٹ مچل اٹھی تھی۔

"اس نے اپنے بیوقوف ہونے کا ثبوت دیا اور تو نے اپنے احمق ہونے کا۔" اس بات پر احمد نے خونخوار نظروں سے گھورا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"گھورنا بند کر احمق انسان وہ شدید فرسٹریشن کا شکار تھی اس لیے گوہر افشانی کر گئی پر تو تو حواس میں تھا پوچھتا آخر وہ اس حالت میں کیوں کیسے اور کیا ہوا تھا پر نہیں تمہیں تو اپنی ذہانت کا ثبوت دینا تھا۔" دانیال کے جھٹکنے پر وہ خجل ہو کر رہ گیا تھا۔

" یار اسکی باتوں پر غصہ آ گیا تھا۔۔۔"

"اسی غصے کا نتیجہ بھگتو۔۔ عقل سے خالی انسان۔۔" دانیال طنزیہ نظروں سے دیکھتا ہوا بولا تھا۔

"معاملے کی سنگینی کا احساس ہو رہا ہے مجھے۔۔۔ اور سب سے زیادہ میرا ماتھا اس شجاعت علی پر ٹھنکا ہے۔" احمد دور کھڑے شجاعت کو گھورتا دانت پیس کر بولا تھا۔ دانیال اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتا لب بھینچ گیا تھا۔

☆☆☆

"بابا سائیں یہ ناانصافی ہے رحمت کے ساتھ۔۔۔" وہ غصے میں بولی تھی۔

"ابھی اس وقت اسکے حق میں

یہی بہتر ہے آفرین۔۔" بلاج ملک نے اپنی بیٹی کا سرخ چہرہ دیکھ نرمی سے کہا تھا۔

"کیا آپ کو بھی رحمت قصوروار لگتی ہے۔۔ بابا سائیں وہ بے قصور ہے کوئی اسے بولنے کا موقعہ تو دیں ۔۔۔ بنا کسی صفائی کے اسے مجرم ٹھہرا کر کٹہرے میں کھڑا کر دیا گیا اور اب سزا بھی سنا دی گئی۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آفرین آنکھوں میں حزن و ملال لیے ناگواری سے بولی تھی۔

"رحمت ہماری بیٹی کی طرح ہے آفرین ہمیں اس پر اتنا ہی یقین ہے جتنا آپ پر۔۔۔ پر اس وقت اسکے کردار پر لگے داغ کو مٹانے کی ضرورت ہے۔" بلاج ملک سمجھانے کی کوشش کر رہے تھے جو اکھری اکھری تھی۔

" یہ بیٹیاں بلکل شیشے کی طرح ہوتی ہیں روشن چمکدار ستارے کی طرح، پر جب ایک بار ان میں ہلچل مچ جاتی ہے دراڑ پڑ جاتی ہے نا تب وہ ٹوٹ کر بکھر جاتی ہیں پھر ان کرچیوں کو سمیٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہاتھ زخم زیدہ ہو کر سرخ ہو جاتا ہے، بیٹیاں ماں باپ کی بہت قیمتی سرمایہ ہوتی ہیں آفرین ایک غلط نظر پر اولاد سے ذیادہ اسے سہج سہج کر رکھنے والے ماں باپ کو تکلیف ہوتی ہے۔" بلاج ملک کی بات پر وہ خفگی سے انہیں دیکھ کر رہ گئی تھی۔

" بشیر اپنے فوری رد عمل پر شرمندہ ہے بیٹا تم چاہوں تو وہ رحمت سے معافی بھی مانگ سکتا ہے پر کیا یہ ضروری ہے وہ باپ ہے رحمت کا سخت سے سخت کہنے، بولنے اور کرنے کا حق ہے اسکے پاس، پر جو ہو چکا ہے وہ غلط ہوا معاملہ بہت نازک ہے ہم ایک لڑکی کے کرادر کراشی ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے پورے گاؤں میں یہ بات پھیل چکی ہے بہتر ہے ہم رحمت کے سر پر کوئی مضبوط سایا قائم کر دیں جو لوگوں کا منہ بند کرنے کے لیے بہت ہو۔" بلاج ملک حتمی لہجے میں بولے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" بابا سائیں میری کیا اوقات جو میں ایک باپ کا سر اولاد کے آگے نیچے کروں۔۔۔، اور رہی بات دوسری تو رحمت کا سب سے مضبوط سایہ اسکے بابا سائیں کا ہے۔۔" آفرین دھیرے سے بولی تھی۔

"بیشک اس دنیا میں بیٹیوں کا سب سے مضبوط اور گھنا سایہ باپ کا ہوتا ہے تمہاری بات درست ہے آفرین۔۔" انہوں اسکی بات پر اسکے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔" پر بیٹا اولاد کی تکلیف انسان کو وقت سے پہلے کمزور اور ضعیف کر دیتی ہے۔بشیر بہت ٹینشن میں اور مضطرب میں ہے۔بیٹی کا معاملہ ہے وہ چاہتا ہے جلد از جلد اسکی بیٹی کسی مضبوط سہارے میں آجائے تاکہ دنیا کی کوئی سرد و گرم ہوا اسے چھو بھی نا سکے۔۔"آفرین نے نا سمجھی سے دیکھا تھا۔

" ابھی آپ نہیں سمجھو گی پر وقت کے ساتھ ساتھ آپ کو یہی فیصلہ درست اور سہی لگے گا۔" بلاج ملک کی بات پر وہ خال الذہن سے فقط سر ہلا سکی تھی۔

☆☆☆

سب بڑوں نے مل کر فیصلہ لے لیا تھا۔کچھ ہی دونوں نے شادی کی تیاریاں شروع ہو گئی تھی۔سالار امامہ اور شہباز فوزیہ واپس آگئے تھے۔

شجاعت علی اپنے برباد ہوتے پلین پر صرف ماتم کناں تھا۔اس نے سوچا تھا گاؤں والے رحمت کا جینا درگور کر دیں گے اور اس طرح اسکی طرف اپنا مثبت بھاؤ رکھ کر سب کی نظر میں اچھا بن جائے گا پر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسکا پلین پورا کا پورا بدل گیا تھا۔ اور اب وہ جلے پیر کی بلی بنا گھوم رہا تھا۔

واپس آتے ہی امامہ نے آفرین کو ہاتھوں ہاتھ لیا تھا۔

" آخر تم اس بیوقوف کو اکیلے چھوڑ کیسے سکتی ہو۔۔ مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔" ملک حویلی آئی وہ آفرین کے کمرے میں بیٹھی تاسف سے بولی تھی۔

"شادی کے بعد تمہارے اندر کتنے تبدیلی آگئی ہے۔" شرارتی نظروں سے دیکھتی آفرین اسکی بات نظر انداز کر گئی تھی۔

"مزاق مت کرو میں سنجیدہ ہوں۔۔" امامہ جھلائے لہجے میں بولی تھی۔

" اللہ اللہ شادی کے بعد تم نے نام بھی بدل لیا ہے۔۔" آفرین ناچتی شرارتی آنکھوں سے بولی تھی۔

" آفرین۔۔" امامہ نے تکیہ پھینک کر مارا تھا جیسے اپنا سر دوسری جانب کر کے آفرین نے اپنا بچاؤ کر لیا تھا۔

" یار میں شرمندہ ہوں، مجھے واقع اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔" آفرین شرمندہ چہرے سے بولی تھی۔" کیا بتاؤں اس دن میرے ساتھ بھی کچھ اچھا نہیں ہوا تھا۔" یکثر فراموش کی ہوئی بات اسکے ذہن میں آئی تو وہ سوچنے لگی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"رحمت کیسی ہے۔؟"

" ٹھیک ہے پر ساری باتوں کو خود پر اس نے بے انتہاء سوار کر لیا ہے ایک دم خشک اور سرد سا مزاج رہتا ہے اسکا آج کل۔" آفرین کی بات پر امامہ چونکی تھی۔

"حادثے اور لوگوں کی باتوں نے اسکے ذہن پر برا اثر ڈالا ہے۔" امامہ سمجھنے والے انداز میں بولی تھی۔

"سب اس منحوس شجاعت کا کیا دھرا ہے۔۔" آفرین نفرت سے پھٹکارتے ہوئے اسکا نام لی تھی۔"

مجھے سمجھ نہیں آرہا اب تک کے سب نے اسے فراموش کیوں کیا ہوا ہے۔؟؟ امامہ رحمت کے بارے میں سوچتی اس بات پر فقد سر ہلا دی تھی۔

☆☆☆

دن تیزی سے گزر گئے بتے دنوں میں وہ خود کو بے انتہاء تنہاء اور بے بس پا رہی تھی۔ ہر چیز اور لوگ سے اسکا دل اچاٹ گیا تھا پر رخصتی سے کچھ وقت پہلے جب ہارون بشیر ہارے ہوئے جواری کی طرح اسکے معافی مانگنے لگے تھے تب وہ تڑپ کر بیچ میں ہی روک چکی تھی۔ بری طرح شرمندگی سے روتے ہوئے وہ انکا ہاتھ ماتھے رکھ کر گزرے دنوں کی اذیت آنسوؤں سمیت نکار ہی تھی۔ انکے نرم تاثیر بھرے لمس پر وہ بکھر گئی تھی۔ ہارون بشیر کا دل پشیمان ہو گیا تھا۔ انہوں نے اپنے لخت جگر پیاری بیٹی پر شک کر کے خود کے ساتھ اس پر بھی ذیادتی کی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ بیتی شب یاد کر کے ایک بار پھر رو دی تھی اسے کیا چاہیے تھا اپنے باپ مان ان کا پیار و اعتبار جو ٹوٹ چکا تھا جس پر وہ خود ٹوٹ چکی تھی وہ مل گیا تھا اسے اور کیا چاہیے تھا۔ وہ خوش نہیں تھی ابھی اسکا دل خوش نہیں ہوا تھا پر مطمئن ضرور ہو گئی تھی اپنے بابا سائیں کی نظروں میں وہی مان اور غرور دیکھ کر۔ آہستہ آہستہ ہاتھوں میں پہنے چوڑیاں اتارتی وہ اپنے زندگی میں ہوئے چند دنوں کے تبدیلی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ چوڑیاں اتار کر سارے زیورات سے بری ہوتی وہ سمپل سا شلوار سوٹ نکال کر بدلنے چلی گئی تھی۔

☆☆☆

ٹھنڈے یخ پانی پر وہ کانپ کر رہ گیا تھا۔ مکمل اندھیرے بیسمینٹ وہ بندھا پڑا تھا جب دانیال نے یخ بستہ پانی اسکے چہرے پر مارا تھا۔

"کیسا محسوس کر رہے ہو شجاعت علی۔۔" دانیال کے سرد لہجے پر وہ گھبرا کر رہ گیا تھا۔ دانیال کے چہرے پر بلیک ماسک لگا ہوا تھا اور اندھیرہ ہونے کی وجہ سے وہ مکمل طور پر اسے دیکھنے اور سمجھنے سے غافل تھا۔

"کون ہو تم۔۔؟؟" وہ لڑکھڑایا تھا۔ ماسک پہنے دانیال کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رقص ہوئی تھی۔

"سیدھی طرح جواب دو گے تو صرف ڈرو خوف پر اگر جھوٹ بولا یا بات گھمائی تو موت۔۔۔" اب کے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شجاعت نے اپنے ہونٹوں پر زبان پھرا تھا۔

"میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔۔" دانیال اس پرانی حویلی کے بارے میں ٹھہر ٹھہر کر سوال کیا تھا جس پر شجاعت علی نے گڑبڑا کر جھوٹ کہا تھا۔اس دن آفرین اور دانیال جب وہاں گئے تھے تب اس اندھیرے میں جس کی آواز دانیال کو شناسائی لگی تھی وہ شجاعت علی کی تھی۔اسکے بعد مذید مخبری کرنے کے بعد جو نام پہلے واضح ہوا وہ شجاعت علی کا تھا جو ہر رات باقاعدہ سے اس حویلی میں جاتا آتا تھا۔پر کیوں یہی بات دانیال کو معلوم کرنی تھی۔

" بہتر تم مرنا چاہتے ہو تو یہی سہی۔۔" دانیال الیکٹرک شاکڈ دیتا سرد لہجے میں بولا تھا۔ایک ہی بار کے جھٹکے پر شجاعت علی کا دماغ سہی ٹھکانے پر آگیا تھا۔پھر وہ سچ اگلنے لگا تھا۔

"اس جگہ الیگل کام ہوتے ہیں جہاں ہم قریب جنگلوں سے جانوروں کا شکار کر کے ان کے مختلف حصوں کو غیر قانونی طریقے سے دوسرے ملک میں فروخت کرتے ہیں۔۔۔اور وہاں ایک بہت قدیم خزانے کا نقشہ چھپا ہوا ہے جو خفیہ دروازے کے اندر بنے زندان میں چھپا ہوا ہے۔اور وہی سے اسکا راستہ بھی ہے۔" شجاعت علی موت کی خوف سے سب کچھ بتا چکا تھا۔دانیال سرد نظروں سے دیکھا تھا۔

"تو اس الیگل کام کو تم چلا رہے ہو!!"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" نہیں میں اس کام میں ملوث ضرور ہوں پر ان سب کا ماسٹر مائنڈ کوئی اور ہے۔۔ "شجاعت علی فوراً بولا تھا کہیں ان سارے جرموں کی سزا اسے اکیلے کو نہ بھگتنی پڑے۔

" اور وہ کون ہے۔۔؟؟؟" دانیال نے سخت نظروں سے دیکھا تھا۔

" آے_ آر میں بس اسکا استعمال ہوتا یہ نام جانتا ہوں اور کچھ نہیں۔۔" شجاعت علی نے بے بسی سے کہا تھا۔

" میں نے کہا تھا بات گھمائی تو موت تمہاری مقدر بنے گی۔" دانیال الیکٹرک شاکڈ دیتا بے تاثر لہجے میں بولا تھا۔

" میں سچ کہہ رہا ہوں میرا یقین کرو میں نہیں جانتا اسے میں ذاتی طور پر کبھی نہیں ملا، پلیز میرا یقین کرو۔۔" شجاعت علی گڑاگڑا رہا تھا۔ پر دانیال نظر انداز کرتا اس اندھیرے خوفناک کمرے سے باہر آگیا تھا۔ شجاعت علی وقتاً فوقتاً ملنے والے جھٹکوں پر زلزلوں کے زد میں آگیا تھا۔

" یہ شاید سچ بول رہا ہے۔" کمرے کے باہر کھڑے احمد نے پر سوچ نظروں سے دیکھا تھا۔

" ہاں وہ سچ کہہ رہا ہے آے_ آر کو وہ نھیں جانتا پر۔۔ ہمارے گاؤں کی عزت پر اس نے بری نظر ڈالی ہے اسکی سزا تو ضرور ملنی ہے ساتھ الیگل کاموں میں ملوث ہونے پر اسے قانون سے سخت سے سخت سزا ملے گی۔" دانیال احمد کو ایک نظر دیکھ کر سرد لہجے میں بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" خیر تمہیں اب گھر جانا چاہیے آج تمہاری شادی ہوئی ہے۔" دانیال بیسمینٹ سے نکل کر کار کے سمت بڑھتے ہوئے احمد کو شوخیاں نظروں سے گھور کر کہا تھا۔ جس پر احمد مسکراتا ہوا اپنے کار کے جانب بڑھ گیا تھا۔

☆☆☆

کروٹ بدلنے پر اسکا ہاتھ سختی قسم کے چیز کے ساتھ ٹکرایا تھا۔ نیند میں ہی اس چیز کو ٹٹولتی وہ بڑبڑائی تھی۔ اب اسکا ہاتھ اس چیز کے کسی نرم ملائم حصے پر پڑا تھا۔

رحمت کا ہاتھ اپنے سینے سے چہرے تک آتے محسوس کر احمد اپنا سانس روکے اسکے حرکت وشناخت دیکھ رہا تھا اسکے نرم ملائم ہاتھ احمد کے چہرے پر ہر ایک عضو المس پر جا رہا تھا۔

دھیرے دھیرے رحمت کا ذہن بیدار ہونے لگا تھا اپنے بیڈ پر کسی اجنبی کی موجودگی نے اسکے اعصاب پر بری طرح اثر کیا تھا۔ بے ساختہ وہ وہ جس طرح چیختی اٹھ بیٹھی تھی اگر احمد نے بروقت اسکے منہ پر سختی سے اپنا ہاتھ نہ رکھا ہوتا تو اس وقت اسکے گھر کے سارے افراد اسکے کمرے میں جمع ہوتے۔

" خبردار جو تمہاری آواز نکلی۔۔" احمد نے تنبیہ کرتے ہوئے دھیرے سے اسکے منہ پر سے ہاتھ ہٹایا تھا۔ اتنی ہی سرعت سے رحمت بیڈ سے اٹھ کر فرش پر کھڑی ہو گئی تھی۔

" آپ میرے کمرے میں کیا کر رہے ہیں۔" شاید اسکا دماغ ابھی بھی غنودگی میں تھا احمد نے آبرو اٹھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کر اسے دیکھا تھا۔

" غالباً آپ آج ہی رخصت ہو کر آئی ہوئی ایک نئی نویلی دلہن ہیں جو اپنے دلہے کو پہلی رات میں ہی اسکے کمرے سے خارج کرتی اس کمرے پر اپنا حق جمانا چاہتی ہیں۔" احمد کی بات پر اسکا ذہن ایک جھٹکے میں بیدار ہوا تھا۔" دیکھو میں چاہے جتنا تمہیں محبت کرتا ہوں پر اس کمرے پر صرف میرا حق ہے جو میں بلکل کسی کو دینے کے حق میں نہیں ہوں۔" احمد نہایت سنجیدگی سے بول رہا تھا۔" یہ کمرہ اسکی ہر چیز میں نے خود اپنے ہاتھوں سے پسند کر کر کے لیا ہے۔۔ سوری میں کمرے کو لے کر بہت جذباتی اور خود غرض ہوں۔" احمد کی بات پر وہ دیکھ کر رہ گئی تھی۔

"آفیشلی اب یہ کمرہ میرا بھی ہے اس لیے اپنی خود غرضی اور جذباتی پن سنبھال کر رکھے مجھ پر اسکا کوئی اثر نہیں ہو گا۔" دوبدو جواب دے کر وہ دوبارہ لیٹنے لگی تھی جب احمد نے کھینچ کر اسے اپنے اپر گرا لیا تھا۔

" میں بھی تو تمہارا ہی ہوں۔۔" بہکے بہکے انداز پر رحمت سٹپٹا کر دور ہٹنے لگی تھی جس پر اس کی گرفت مضبوط سے مضبوط تر ہو رہی تھی۔

" میں اس دن کے لیے شرمندہ ہوں، مجھے آپ سے اسطرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔" اسکے نرم اور سہل رویے پر وہ شرمندہ ہو رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" میں بھی شرمندہ ہوں مجھے بھی تم سے اس دن غصہ کرنے کی بجائے تمہاری پریشانی پوچھنی چاہیے تھی۔" احمد اسکے گرد حصار قائم کرتا اسی انداز میں بولا تھا۔

" میں نے الفاظ ہی ایسا استعمال کیا تھا غصہ ہونا بجا تھا۔" اپنی لفظوں کو یاد کرتی وہ ایک پھر شرمندہ ہو گئی تھی۔

" مجھے بھی تمہارے الفاظوں پر کم اور تمہاری حالت پر زیادہ دھیان دینا چاہیے تھا مجھ سے واقع غفلت سرزد ہوئی تھی۔" احمد کا ہاتھ اپنے بالوں پر محسوس کرتی وہ دھیرے سے آنکھ بند کر گئی تھی۔

" کیا تمہاری محبت سچ میں مر گئی میرے لیے۔۔۔" وہ بے حد آہستگی سے پوچھے تھی آواز لرزش نما تھا۔

" ایسا ہوتا تو تم اس وقت میرے باہوں میں نہ ہوتی۔۔" مضبوطی سے حصار اسکے گرد قائم کیے وہ گمبھیر لہجے میں بولا تھا۔ رحمت سمٹ کر اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئی تھی۔

☆☆☆

صبح کی پرنور کرنیں آسمان سے زمین پر سفر کرتی ہر شے پر روشنی کی بسات پھیلائے ہوئے تھی۔ ٹھنڈی ہوائیں جسم سے ٹکراتی حرارت پیدا کر رہی تھی۔ آسمان پر اڑتے پرندوں کی چہچہاہٹ اور اپنے بالکنی میں گرل پر بیٹھے کویل کے بچے کو وہ مسکرا کر دیکھ رہی تھی۔ کویل کی آواز بہت بھلی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

معلوم ہو رہی تھی۔

ہاتھوں پر تسبیح پڑھتی وہ مسلسل اس کویل کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ چہرے پر دوپٹہ اسکارف کی صورت میں بندھا ہوا تھا۔ شفاف بے داغ چہرے پر نماز کا نور چھایا ہوا تھا۔

کویل کے جاتے ہی وہ بھی کمرے سے باہر نیچے کچن میں آگئی تھی جہاں آج فوزیہ بیگم کی پہلی رسوئی ہو رہی تھی۔

"اسلام و علیکم۔۔" کھیر کی اٹھتی خوشبو پر وہ خوش ہو کر بولی تھی۔" واللہ بھابھی خوشبو تو بڑی زبردست ہے۔" فوزیہ گیس کا برنر آہستہ کرتی مسکرا کر اسکی طرف اعجازاً جھکی تھی۔

" شکریہ۔۔"

"ابھی اور کتنا ٹائم لگے گا مجھے تو بہت بھوک لگی ہے۔" وہ بے تابی سے بولی تھی۔

" صبر محترمہ" فوزیہ اسکی جلدی بازی پر مسلسل مسکرا رہی تھی۔

"کتنا۔۔؟" وہ مسکین سی شکل بنائے بولی تھی۔

" تھوڑا سا۔۔" فوزیہ انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیاں ذرا فاصلہ بناتی ہوئی بولی تھی۔

"رحمت کیسی ہے فون وغیرہ آیا تھا؟"

"بہت اچھی ہے، ابھی تو معلوم نہیں کہاں کہاں کے سیر سپاٹے ہو رہے ہوں گے، قسم سے میری

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دونوں سہلیاں بے وفا نکلی، ایک بگل میں ہوتے سسرال کے آتی نہیں ہے اور دوسری کا ہنی مون ٹرپ ہی ختم نہیں ہو رہا ہے ایک مہینے سے۔" آفرین نے نہایت تاسفی لہجے میں کہا تھا۔

" آپ کو پتا ہے ایک ساتھ ہم کتنا مزا کرتی تھی اور اب میں اکیلے بلائی بلائی پھرتی ہوں۔" فوزیہ بیگم نے برنر بند کرتے ہوئے فرج سے پانی نکال کر پینے لگی تھی ساتھ آفرین کے غم زدہ لہجے پر مسکراہٹ چھپائی ہوئی تھی۔" رحمت یہاں ہے نہیں سمجھ میں آتا ہے پر امامہ، ان محترمہ شاید ڈاکٹری سے قطع تعلق کر لیا ہے۔"

"ناراض ہو سب؟" فوزیہ کے کہنے پر وہ اثبات میں سر ہلاتی خفا ہوئی تھی۔

"ٹھیک آنے دو دونوں کو ٹھیک ٹھاک کلاس لیں گے!" فوزیہ رعب سے بولی تھی۔ آفرین ہنس دی تھی۔

"ویسے آج کہیں جا رہی ہو؟"

"ہاں آج نذیکی گاؤں میں کیمپنگ ہو گا۔" آفرین سنجیدگی سے بولی تھی۔" اتنا سب کچھ آپ نے اکیلے تیار کر لیا واؤ۔۔ ہم سب کو بلا کر لاتے ہیں۔۔"

کچھ دیر بعد سب ڈائننگ روم میں موجود کھانا نوش کر رہے تھے۔ بلاج ملک اور سب خوب تعاریف کی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی آفرین ہر لقمے میں فوزیہ کے ساتھ شہباز ملک کو بھی چیڑ رہی تھی۔ جس پر وہ دونوں اسکی شرارت پر مسکرا دے رہے تھے۔

"تم بھی ایسے ہی کھانا پکانا سیکھ لو۔" فوزیہ نے اسکی طرف ذرا سا جھک کر ہنس کر کہا تھا۔

"آپ کی معلومات میں اضافہ کرتی چلوں ماشاءاللہ سے مجھے بہت اچھا کھانا پکانا آتا ہے۔" آفرین گردن اکڑ کر فخریہ لہجے میں بولی تھی۔

"اسکا مطلب مستقبل نزدیک تمہیں بھی اسی اعزاز و تعریف سے نوازہ جائے گا۔" آفرین خفگی سے چہرہ موڑ گئی تھی فوزیہ بیگم نے مسکراتی نگاہوں سے دیکھا تھا۔

☆☆☆

"ایسے کیوں دیکھ رہے ہو!" رحمت آئینے کے سامنے کھڑی بال سنوار رہی تھی اور احمد ہاتھ پر گھڑی باندھتا مسلسل مسکراتی نظروں سے رحمت کو دیکھ رہا تھا جس پر رحمت کے ہاتھوں میں لرزش ہونے لگی تھی۔

"کیسے دیکھ رہا ہوں؟" احمد گھڑی پہنتا اسکے مدمقابل کھڑا ہو گیا تھا۔ آئینے میں اپنے پیچھے کھڑے احمد کو دیکھتی وہ نظریں جھکا گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بتاؤ نہ کیسے دیکھ رہا ہوں؟" احمد کا گھیرا اپنے اوپر تنگ ہونے پر وہ سانس روکے آنکھیں میچ گئی تھی۔

"تم مجھے تنگ کر رہے ہو!" لرزتی آواز میں بولی تھی۔

"نہیں کرتا ادھر دیکھو میری طرف" احمد کے نرم گمبھیر لہجے پر وہ دھیرے سے نظریں اٹھاتی مسکرا دی تھی۔

"بہت خراب ہو تم۔" مصنوعی خفا لہجے میں اسکے سینے پر تھپڑ مارتے وہ مسکرا کر اسکے گلے لگ گئی تھی۔

"تمہاری صحبت کا اثر ہے۔" احمد کے مسکراتی نظروں پر وہ خفگی سے جدا ہونے لگی تھی۔ پر احمد کا گھیرا تنگ سے تنگ ہو چکا تھا۔

☆☆☆

"خان یہ آپ نے کیا کیا؟" حیرت سے دنگ ہوتی وہ صدمے نما آواز میں بولی تھی۔ آنکھوں کے سامنے سارا کمرا بکھرا پڑا تھا ایسا لگ رہا تھا کوئی طوفان آیا ہوا تھا۔ کمرے کے درمیان تک کا سفر کرتی وہ روہانسی ہو چکی تھی۔ اور دوسری طرف سالار مزے میں کاؤچ پر بیٹھا لیپ ٹاپ استعمال کر رہا تھا۔

"میں نے کیا کیا؟" آنکھوں تحریر ابھری تھی وہ انجان بنتا معصوم بچوں کی طرح بولا تھا امامہ اس کے صاف اجنبی بننے پر پہلے حیرت میں ڈوبتی پھر دفعتاً غصے سے اسکی طرف بڑھی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے خان، بلکل تنگ کر دیا ہے آپ نے، اسطرح کوئی کرتا ہے پورا کمرا گندا کر دیا ہے آپ نے اسطرح تو بچے بھی گندگی نہیں پھیلاتے، میری بات سن بھی رہے ہیں ایسا کون سا پہاڑ سر کرنا تھا جس کے لیے آوازیں دے دے کر آپ نے پورا گھر سر پر اٹھا لیا تھا۔ امی اور دانیال کے سامنے کس قدر شرم آرہی تھی مجھے وہ تو شکر ہے بابا گھر پر نہیں تھے کیا سوچتے وہ۔۔ اب جب میں آگئی ہوں تو بولے بھی کیا کام ہے؟؟ مسلسل چیزیں سمیت کر رکھتی وہ جھنجھلائی آواز میں بولی تھی۔ سالار لیپ ٹاپ سائیڈ میں رکھتا اسکے نزدیک کھڑا ہو گیا تھا جو پکڑے رکھنے کے بعد پلٹی تھی اور سیدھا اسکے سینے سے ٹکرا گئی تھی۔

"خان۔۔؟" ماتھا مسلتی وہ خفگی سے دیکھی تھی۔

"فرماؤ دل عزیز جانِ خان" سالار اسے قریب کرتا شرارتی مسکراہٹ میں بولا تھا۔

"خاموشی سے جا کر وہاں بیٹھ جائے مجھے میرا کام کرنے دیں۔" امامہ غصے سے بولتی اس سے دور ہونے لگی تھی۔

"ناراض ہو رہی ہو۔" سالار ہنستا ہوا بولا تھا۔ امامہ خفگی سے اثبات میں گردن ہلائی تھی۔

"صبح سے تم میرے پاس نہیں آئی اور کب سے آوازیں دے رہا تھا اگر آجاتی تو یہ نہیں ہوتا بس تمہارا غصہ ان پر نکالا ہوں۔" سالار کندھا اچکا کر سادگی سے بولا تھا امامہ نے حیرت سے دیکھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"خان آپ مجھ پر غصہ بھی کرو گے۔"

"کیا کروں پیار تو تم کرنے نہیں دیتی۔" سالار کی بات پر امامہ کا منہ کھل گیا تھا۔

"سفید جھوٹ خان وہ بھی دن دہاڑے۔۔" امامہ کی حیرت پر وہ مسکراہٹ چھپا گیا تھا۔

"اچھا تو تم مجھے پیار کرنے دیتی ہو۔" وہ فوراً بولی تھی۔

"بلکل دیتی ہوں۔" امامہ کی جلد بازی پر وہ مسکراہٹ ضبط کیے ہوئے تھا۔

"تو پھر کرنے دو نا مجھے پیار۔۔" کھینچ کر قریب کرتا وہ گمبھیر لہجے میں بولا تھا پل کے پل امامہ سٹپٹاتی دور ہونے لگی تھی۔

"خان تنگ نہیں کرے مجھے کام کرنا ہے۔" اسکے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے جب سالار نے اسے جھٹکے سے اپنے قریب سے قریب کر لیا تھا۔

"بات مت کرے مجھ سے آپ۔۔" ناہموار انتشار سانسوں کو ٹھیک کرتی وہ ناراضگی سے بولی تھی سالار نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا جواب پورا بکھرا کمرا ٹھیک کرنے لگی تھی۔

☆☆☆

"بھائی شاہ۔۔" اپنے چھوٹے بھائی شاہ کے انٹک روم میں داخل ہوتی وہ بولی تھی۔

"بھائی شاہ۔۔ کہاں ہیں آپ؟" کمرے میں گول گول گھومتے ہوئے وہ لہک لہک کر پکار رہی تھی دفتاً

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسکی نظر سائیڈ دراز پر گئی تھی جہاں اسے کوئی چیز چمکتی ہوئی نظر آئی تھی۔ تجسس سے مجبور وہ دراز تک پہنچتی اس چمکتی چیز کو دیکھنے لگی تھی۔ کالے گہرے رنگ کا پتھر تھا جو دور سے ہی دیکھنے میں مختلف اور متضاد قسم کا تھا۔ دنگ نظروں سے آفرین اسکی خوبصورتی دیکھ رہی تھی کوئی معمولی پتھر وہ بلکل نہیں تھا ہاتھوں میں اسے اٹھاتی وہ اور کچھ سوچ پاتی اس سے پہلے ارباز اسکے ہاتھوں پتھر چھینتا جارحانہ انداز میں اسکی اور متوجہ ہوا تھا۔

"وہ بھائی شاہ۔۔ ہم آپ کو بلانے آئے تھے۔" اسکی خطرناک سنجیدہ تیور کو دیکھتی آفرین رک رک کر بولی تھی۔

"جاؤ یہاں سے۔۔" آفرین اس کی مٹھی میں بند پتھر پر نظر ڈالتی کچھ بھی پوچھے بغیر وہاں سے چلی گئی تھی۔

☆☆☆

خستہ حال غریب اور پسماندہ گاؤں تھا پر اطراف میں بکھری ہریالی اسے خوش نما بخش رہی تھی۔ کچی سڑکیں اور مٹی کی بنی مناسب گھر دکھنے میں خوبصورت اور دلکش تھے۔ ہر تھوڑے تھوڑے دور پر طرح طرح کے باغات محیط تھے۔ وہ لوگ ایک چھوٹے سے باغ کے قریب کے علاقے میں اپنا کیمپ لگائے غریب اور معذور لوگوں کی مدد کر رہے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

چھوٹے چھوٹے بچے اور بزرگ جو نا جانے کیسی کیسی عجیب بیماریوں کے شکار تھے۔ ترقی پذیر ملک میں بھی ایسے دیہی علاقے چھوٹ جاتے ہیں جہاں نہ اسکول ہوتے نہ دیگر سہولتیں، جہاں پر لوگ دقیانوسیت پر یقین رکھتے ہیں۔ پرانی سوچ اور غلط طرز کی سوچ جو انسان کو صحیح اور مستند باتوں سے دور لے جاتی ہے۔ عجیبوں غریب روایات اور طرز حیات پر عمل کر کے وہ لوگ اتنی زندگی اندھ کنویں کی گہرائی میں بسے سیاہی میں گزار دیتے ہیں۔

لوگوں کی حالت اور انکے رسم ورواج کو دیکھ کر آفرین کو عجیب سا لگ رہا تھا وہ علاج کراتے وقت بھی کتنا خوف میں تھے کچھ تو عجیب عجیب تبصرے بھی کر رہے تھے۔

کتنا کنوینس اور سمجھانے پر کچھ لوگ آمدہ ہوئے تھے دوائی لینے پر۔۔۔

ایک پنجابی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

جیون اے دکھ ونڈانا۔۔تے اگ بیگانی سڑنا

مرنے دی خاطر جینا۔۔تے جینے دی خاطر مرنا

جیون اے ڈھیناڈھونا جیون اے کھینا کھونا

جیون اے ٹردے رہنا۔۔تے کوئی پڑانہ کرنا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ایک دوسرے کے کام آنا ایک اچھے معاشرہ کی تشکیل کا بنیادی نقطۂ آغاز ہے دنیا کے ہر مذہب۔۔ ہر نبی اور درد دل رکھنے والے نے انسانیت کی بلا امتیاز خدمت کی تلقین کی ہے دین اسلام تو ہے ہی سراسر انسانیت کی فلاح کا مذہب ہے بد قسمتی سے انتہا پسندوں نے اسلامی تعلیمات کو مسخ کر کے رکھ دیا ہے بد قسمتی سے ہم ایک قوم کے تقاضوں پر پورے نہیں اترتے مجھے تو محسوس ہوتا ہے جیسے ہم سب ہجوم ہیں، تماشائی ہیں ایک دوسرے کو دکھ میں مبتلا دیکھ کر خوش ہوتے رہتے ہیں اس کیفیت سے باہر نکلنے کیلیئے کچھ نہیں کرتے۔ ہم قوم اس وقت بن سکتے ہیں جب لالچ، بغض، مفاد پرستی کے خول سے باہر آجائیں ہم الحمد اللہ مسلمان ہیں اور مسلمان کا سب سے بڑا وصف اخوت ہے، ہمدردی ہے، ایثار ہے، قربانی ہے اور محبت ہے اور یہی پیغام خلیل اللہ ہے، ہر عید کا درس ہے اور نبی معظم ﷺ کی تعلیمات۔۔۔ جن کو ہم نے فراموش کر دیا ہے

دردِ دِل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کیلیئے کم نہ تھے کروبیاں

ہر شخص بالخصوص ہر مسلمان میں یہی جذبہ کار فرما ہونا چاہیے کہ جس سے جتنی ہو سکے دکھی انسانیت کی خدمت ضرور کرے بلاشبہ اللہ رب العزت دلوں کے بھید جانتے ہیں ہمیں خلوص نیت سے بے لوث خدمت کرنی ہو گی۔۔ ہر دل کی خواہش ہونی چاہیے کہ میں کسی کے کام آسکوں۔ بے بس، اپنے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سے کمزور اور معاشرہ کے کچلے اور سسکتے لوگوں کی دعائیں لینا ہے اس میں کوئی سیاست، کوئی نمائش نہیں ہونی چاہیے یہ عمل صرف اور صرف اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کی خوشنودی کیلئے ہے کیونکہ اللہ تبارک تعالیٰ نے انسان کو ایثار و محبت کیلئے منتخب کیا یہی جذبہ اس کی تخلیق کی بنیاد ہے ہم تو پھر مسلمان ہیں جن کو حکم ہے کہ اگر تمہارا ہمسایہ بھوکا ہے تو تم کامل مسلمان نہیں۔۔وہ سفید پوش، غریب، مستحقین، نادار لوگ جو کم وسائل کی وجہ سے بے بس ہو گئے ہیں وہی عظیم جس نے نئی شمع اک جلا دی

کے مصداق معاشرہ کے مخیر اور دل میں درد رکھنے والے ان کی بلا امتیاز خدمت کریں میرے خیال میں یہی عبادت ہے۔۔امام غزالیؒ فرماتے ہیں اللہ تبارک تعالیٰ کو عاجز لوگ بہت پسند ہیں لیکن دولت مند عاجز انتہائی پسند ہیں جو لوگ مرنے کے بعد زندہ رہنا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ صالح اعمال کریں کیونکہ درخت اپنے پھل اور انسان اپنے عمل سے پہچانا جاتا ہے۔ہماری کوشش اور خواہش بس یہی

ہونی چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ سفید پوش، غریب، مستحقین، نادار لوگ جو کم وسائل رکھتے ہیں کی خدمت کریں تاکہ اللہ رب العالمین اور اس کا رسول ﷺ راضی ہو سکے یہی ایک مسلمان کا مقصود وحاصل ہے اللہ ہماری عاجزی کو قبول کرے (آمین)

اپنے لئے تو سب ہی جیتے ہیں اس جہاں میں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا

ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا

وہ گمبھیر سنجیدگی سے سوچ رہی تھی۔ نظریں ادارہ میں سفر کرتی ان کند ذہن اور غریب مجبور لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔

☆☆☆

"تم۔۔ یہاں کیا کر رہے ہو؟" بیزاریت سے بولتی وہ یہاں وہاں دیکھنے لگی تھی۔

"تم سے ملنے آیا ہوں۔" دانیال اسکے چہرے کو فوکس کرتا سادگی سے بولا تھا۔

"کیوں؟" آفرین ناگوار نظروں سے دیکھی تھی۔

"تم سے بات کرنی ہے۔" دانیال نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

وہ دونوں اس وقت نہر والے پل پر موجود تھے۔ سورج کی روشنی کی شعاعیں نہر پر پڑ رہی تھی نہر جگمگ کرتا بہہ رہا تھا۔

"کیا بات کرنی ہے؟" وہ نظریں نہر پر مشتمل کیے بیزاریت سے بولی تھی۔

اس سے بات کرتے ہوئے وہ اور اسکا انداز خود بخود بیزار ہو جاتا تھا وجہ دونوں کی ملاقات پر کسی نہ کسی بات پر ہوتا جھگڑا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" دانیال نے سادگی سے کہا تھا۔ آفرین اچھل کر دور ہوئی تھی۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے! کیا بکواس کی ہے۔" وہ ہتھے سے اکھڑ گئی تھی۔ اس لیے ناگواری سے بولی تھی۔

"یار اس میں بکواس کیا ہے اور دماغ کہاں سے خراب ہو گیا۔" وہ جھلا گیا تھا۔

"مطلب تم مجھ سے شادی کرنے کی بات کر رہے ہو اور تمہارا دماغ بھی خراب نہیں۔" آفرین حیرت سے بولی تھی۔

"کیوں تم سے شادی کرنے کے لیے دماغی صحت کا خراب ہونا ضروری ہے" وہ مسکراتی آنکھوں سے اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا جو خفت سے سرخ ہو چکا تھا۔

"بکواس بند کرو۔" وہ بولتی وہاں سے جانے لگی تھی جب دانیال فوراً اس کے راہ میں حائل ہوا تھا۔

"تمہیں میری ساری باتیں بکواس کیوں لگتی ہے؟" وہ استفہامیہ نظروں سے پوچھ رہا تھا۔

"کیونکہ تم کرتے ہی بکواس ہو۔ بدتمیز انسان!" وہ غصے سے دانت کچکچا کر بولی تھی۔

"اچھا! چھوڑو اس بات کو۔" وہ صلح انداز میں بولا تھا۔ "یہ بتاؤ مجھ سے شادی کرو گی۔" وہ شیریں لہجے میں بولا تھا۔

"دماغ خراب ہے کیا میرا۔" وہ تیز لہجے میں زچ ہو کر بول رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"عجیب بات ہے! جو تم سے شادی کرے گا اس کا بھی دماغ خراب ہو گا اور تمہارا بھی۔" وہ بمشکل مسکراہٹ روکے ہوئے تھا۔

"سامنے سے ہٹو جانے دو مجھے۔۔" آفرین کا دل کر رہا تھا دانیال کو دکھا دے کر نہر میں گرا دے۔

"سنو جاناں۔۔" وہ جو جھڑک کر آگے بڑھ گئی تھی دانیال کے گمبھیر پکار پر نا چاہتے ہوئے بھی اسکے قدم رک گئے تھے۔

بڑے بوڑھے بتاتے تھے
کئی قصّے سناتے تھے
مگر ہم مانتے کب تھے
یہ سب کچھ جانتے کب
تھے
کہ بہت پختہ ارادے
کس طرح ٹوٹ جاتے
ہیں..

ہمیں ادراک ہی کب تھا
ہمیں کامل بھروسہ تھا
ہمارے ساتھ کسی
صورت بھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ایسا ہو نہیں سکتا
یہ دل کبھی قابو سے
بے قابو ہو نہیں سکتا..

مگر پھر یوں ہوا جاناں
جگر کا خوں ہوا جاناں
تیرے قدموں کی آہٹ
پر
تیرے سر کے اشارے
نگاہِ قاتلانہ
گھائل ہو گئے ہم بھی
بڑے بے باک پھرتے تھے
مائل ہو گئے ہم بھی
سخاوت کرنے آئے تھے
اور سائل ہو گئے ہم

بھی..

بڑے بوڑھوں کی ان
باتوں کے قائل ہو گئے

ہم بھی..

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کہ محبّت روگ ہے جاناں

عجب سنجوگ ہے جاناں..

آفرین رخ موڑے کھڑی تھی دانیال کی گمبھیر آواز اسکے دل و جان پہ سوار ہو گیا تھا۔ ہونٹ خود بخود مسکرا اٹھے تھے سمٹ تب گئے تھے جب دانیال اسکے سامنے مسکراتا ہوا کھڑا ہوا تھا۔ وہ اپنے حواس پر قابو پا چکی تھی۔

"میں تمہارے اس ڈرامے سے ذرا متاثر نہیں ہوئی ہوں۔" آفرین گھورتی طنزیہ بولی تھی۔

"کتنی ظالم لڑکی ہو، میری محبت تمہیں ڈرامہ لگ رہی ہے۔" دانیال تاسف کا اظہار کرتا ہوا بولا تھا۔ جیسے آفرین کی بات پر بہت دکھ پہنچا ہو۔

"اچھا۔۔" آفرین نے آنکھیں گھمائی تھی۔ "تو کیا کر سکتی ہے تمہاری محبت میرے لیے۔۔؟" آفرین سیریس انداز میں پوچھی تھی۔

"ساری دنیا سے لڑ سکتا ہوں!" وہ جذباتی ہوا تھا۔ آفرین کوفت سے آنکھیں سیکیوڑ گئی تھی۔

"جھوٹے انسان ساری دنیا سے تو تم لڑو نہ لڑو پر مجھ سے بلاناغہ باقاعدہ سے لڑو گے۔ اور ایک دن مجھے پاگل کر دو گے۔" آفرین بات پر اس نے مچلتی مسکراہٹ کو فوراً دبایا تھا۔

"تو جانم میری دنیا بھی تو تم ہی ہو!" آفرین سٹپٹائی تھی۔ "وہ بعد کی بات ہے کہ تم پہلے سے پاگل

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ٹھہری۔۔!" آفرین دانت کچکچا کر اطراف میں کچھ ڈھونڈنے لگی تھی دانیال قہقہا لگاتا دوسری طرف بھاگا تھا کیونکہ آفرین اطراف میں ملے چھوٹے سے ڈنڈے کو لے کر جس خطرناک تیوروں سے اسکی طرف بڑھی تھی کوئی بعید نہیں تھا وہ مار بھی دیتی۔

"تم ہو ہی بد تمیز گھٹیا انسان۔۔۔!" آفرین کا غصہ بھیجی لہجے میں بولی تھی۔

"دیکھو ابھی تک کچھ کیا نہیں ہوں تو اتنے خوبصورت القابات سے عزت بخشی جا رہی ہے۔ جانم جس دن میں اپنی پہ آیا نا تو تمہاری یہ گز بھر لمبی زبان کے تار ڈھیلے پڑ جائے گے۔" دانیال اسکے ہاتھ سے ڈنڈا لے کر دور پھینکتا سنجیدگی سے بولا تھا۔ آفرین اسکے سنجیدہ تاثرات سے ہمیشہ خائف ہوتی تھی ابھی بھی وہ خفت محسوس کرتی چہرہ موڑ گئی تھی۔

"دیکھو ہاں بول دو فائدے میں رہو گی ورنہ اگر میں پردیس سے کسی گوری کو بیاہ کر لے آیا تو سب سے زیادہ تم ہی اپنی لکیریں پیٹوں گی۔" دانیال ہنسی لبوں پر روکے مصنوعی سنجیدگی سے بولا تھا آفرین بیزاریت سے دیکھی تھی۔

"گوری سے کرو کالی سے یا لیڈی گاگا سے کرو مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔"

دانیال نے ایسے دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو "لائک سیریسلی" آفرین نے بھی اسی انداز میں جواب دیا "یس

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آف کورس"

دانیال وہی کھڑا رہ گیا تھا آفرین منہ بناتی واپس ہو گئی تھی پر ہونٹوں پیاری سی مسکراہٹ ضرور رقصہ تھی۔ چاہے اس نے دانیال کو کوئی مثبت جواب نہیں دیا تھا پر اسکی باتوں کو یاد کرتی وہ مسکرا ضرور دی تھی۔

دانیال اس دن سے کچھ ہی دنوں بعد اپنے بزنس کے سلسلے میں دیس سے باہر چلا گیا تھا۔ یہ بات آفرین کو اسکے جانے کے بعد معلوم ہوا تھا جس پر اسکا دل نا جانے کیوں اداس ہو گیا تھا۔ ایسے کوئی خوشگوار ملاقات تو اسکے نہیں گزرے تھے پر جیسے بھی تھے انہیں یاد کرتی وہ خود کی بچکانا حرکتوں پر ہنس دیا کرتی تھی۔

☆☆☆

وقت کام ہے گزرنا اور وہ گزر رہی تھی چاہے اچھا ہو یہ برا، چاہے غم ہو یا خوشی، چاہے کچھ بھی ہو وہ گزرتی رہتی ہے ہر روشن صبح سے پہلے ایک رات گزرتی ہے اور ہر خوشی سے پہلے غم۔ میری مانے تو جن لوگوں نے غم کی اندھیری رات نہیں دیکھی انہیں خوشی کی صادق روشنی کا بھی پتا نہیں ہوتا۔ اگر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ چاہتے ہو تو پہلے جی بھر کر رو لو، یہ حقیقت ہے رونے کے بعد ہنسنے کا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مزہ کچھ اور ہوتا ہے جیسے بارش کے بعد آسمان پر سورج کی روشنی بھی ٹھنڈی معلوم ہوتی ہے کیونکہ برسنے کے بعد آسمان صاف شفاف ہو جاتا ہے سورج کی کرنیں نرم نرم ٹھنڈی سی لگتی ہیں اسی طرح زندگی میں پھیلی فرسودگی جب ایک برش کر بہہ جاتی ہے تب زندگی سے بھرپور مسکراہٹ خود بخود اپنی جگہ بنا لیتی ہے۔

وہ لوگ محبتوں میں بسے ہوئے تھے جہاں انکا جہان خلوص چاہت اور اپنائیت سے بسا ہوا تھا۔ گزرے تین سے چار سالوں میں بدلہ کچھ نہیں تھا اضافہ ضرور ہو گیا تھا۔ جن چلکاری شور و غل پر پورا خاندان خوش و خرم تھا۔

دانش سینٹیو تھا حساس اور شدت پسند تھا جس کی سب سے زیادہ اٹیچمنٹ اپنی مما سے تھا اسکی حرکتیں اور امامہ کے لیے حد سے زیادہ جذباتیت (possessive) پر سب صرف دنگ رہ جاتے تھے۔ سالار تو کبھی کبھی خوب چڑ جاتا تھا جو اسکی بیوی پر مکمل قبضہ جمائے ہوئے تھا۔ اگر سالار ذرا سا امامہ کے قریب اسکے جانے میں آجاتا تو وہ پورا گھر سر پر اٹھا لیتا تھا ایسی حرکت کرتا جس پر سالار صرف زچ ہو کر رہ جاتا اور امامہ وہ اسکی حالت اور مسکین صورت پر صرف ضبط کر جاتی تھی۔ پر دانش نے نقش سالار سے ہی چرائے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہی دوسری اور فوزیہ کے خزیمہ کی پیدائش پر سب خوب خوش ہوئے تھے شہباز اور فوزیہ کی زندگی میں آکر اس نے دونوں کو مکمل اور مضبوط کر دیا تھا۔ نیلی آنکھوں والا شہزادہ تھا وہ جو مکمل نقل تھا آفرین کا اسی کی طرح آنکھیں اور گال میں پڑتا گھڑا پایا تھا۔ اور زیادہ قریب بھی آفرین کے تھا اسکے ہاتھ سے کھاتا تھا اور اسی کے ہاتھ سے اپنا سارا کام کرواتا تھا۔ دانش اور خزیمہ میں صرف مہینوں کا فرق تھا۔

خزیمہ کے پیدائش کے تین سال بعد حزیفہ کی آمد ہوئی تھی جو صرف ابھی مہینے بھر کا تھا۔ حزیفہ نے اپنے نقوش ماں اور باپ دونوں سے چرائے تھے۔

وہی ایک طرف اور احمد اور رحمت کی خوبصورت دنیا میں احکم کسی فرشتے کی طرح آیا تھا۔ مزاجاً کم گو تھا پھر شرارتیں اور کلکاریوں سے اس نے انکی دنیا میں رونق کی ہوئی تھی۔ احکم دانش اور خزیمہ کی سب سے زیادہ فیوریٹ اور بیسٹ فرینڈ آفرین تھی جس کے لیے تینوں میں ہمیشہ جھگڑا ہوتا رہتا تھا۔ آفرین ان کے ساتھ بچوں کی طرح کھیلتی تھی وقت کے ساتھ وہ ایک بہترین ڈاکٹر بن چکی تھی لیگل پروبلم کی وجہ سے اسکا ہسپتال بنانے کا خواب ابھی بھی ادھورا رہ گیا تھا اس کھنڈر حویلی کو ہانٹیڈ قرار دے کر وہاں پر لوگوں کا آنا جانا مکمل طور پر بند کر دیا گیا تھا۔

اب وہ ایک شہر کے بڑے ہسپتال میں ایک بہترین ڈاکٹر کے طور پر جانی جاتی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سب کچھ اچھا تھا اور اس دوران دانیال اپنے بزنس اوپن کرنے کی وجہ سے دیس سے باہر چلا گیا تھا پر جانے سے پہلے اسکی اور آفرین کی ملاقات بہت یادگار تھی جس سے یاد کرتی وہ وقت کے ساتھ ساتھ خود کو اس کے حصار میں قید پاتی تھی۔

☆☆☆

"شہباز! آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے۔" ہاتھ میں لیے گھڑی کیے کپڑوں کو الماری میں رکھتی فوزیہ بیگم نے شہباز ملک سے کہا تھا جو لگ بھگ تیار ہو چکے تھے۔

"ہوئی رہا ہوں یار۔" فوزیہ مسکراتی ہوئی انہیں کوٹ پہنانے لگی تھی۔ شہباز مسکرا دیے تھے۔ فوزیہ بیگم بہت صابر اور محبت سے گوندی ہوئی تھی۔ شہباز کے توجہ اور پیار محبت نے انہیں بہت خوبصورت اور پر اعتماد بنا دیا تھا شروعات میں وہ شہباز سے بہت جھجھکتی تھی اپنی بات کہنے سے گھبرا جاتی تھی پر شہباز کے نیچر اور انکی سادگی انہیں پورو پور بدل کر رکھ دیا تھا۔

"ایک بات پوچھوں؟" وہ جو بڑے غور سے انہیں دیکھ رہے تھے انکی آواز پر چونکے تھے اسکا جھجھکتا انداز دیکھ وہ مسکرا دیے تھے۔

"ایک کیا دس پوچھو۔" وہ شوخیاں لہجے میں بولے تھے فوزیہ بیگم مسکرا کر بولی تھی۔

"آفرین کی ابھی تک شادی کی بات یا۔۔۔ میرا مطلب۔۔" فوزیہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کس طرح

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پوچھے۔"مطلب کہ خاندان کے رواج کے مطابق لڑکیوں کی شادی جلدی کر دی جاتی ہے پر آفرین کی ابھی اس بارے میں کوئی بات نہیں ہو رہی ایسا کیوں۔۔؟" فوزیہ کے سوالیہ نظروں پر وہ کھوجتی نظروں سے بولے تھے۔

"اتنی تنگ آگئی ہو۔۔"فوزیہ کا ہاتھ گھڑی پہناتے ہوئے ایک پل کو ٹھٹکا تھا پھر وہ جلدی سے بولی تھی کہیں وہ کچھ اور ہی نا سمجھ بیٹھے۔۔

"اتنی پیاری اور کیرنگ نند سے کون تنگ آئے گا الحمدللہ تعالیٰ مجھے بہت اچھے ساس سسر اور نند ملے ہیں بھلا میں کیوں تنگ آؤں گی۔ شہباز میرا کوئی غلط مطلب نہیں تھا میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی آپ برا مت مانے۔"فوزیہ تشکرانہ کا لہجے میں بولی تھی پر اسکے جلد بازی پر شہباز مسکراہٹ دبا گئے تھے۔

"اور میں! میں اچھا نہیں ہوں۔"انہیں نے مصنوعی سنجیدگی سے بولے تھے۔

"آپ بھی اچھے ہیں۔"فوزیہ شرما کر بولی تھی۔

"اچھا! کتنا اچھا ہوں۔"وہ قریب کرتے ہوئے پوچھ رہی تھے فوزیہ کھکھلا کر دیکھی تھی۔

"آپ تو بہت سے زیادہ اچھے ہیں۔"وہ انکے کالر کے نزدیک دونوں ہاتھ رکھتی دلفریب انداز میں بولی تھی اب شہباز بھی کھل کر مسکرائے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اور اپنی بڑی نند کے بارے میں کیا خیال ہے۔" شہباز ہنسی روکے مصنوعی سنجیدگی سے پوچھ رہے تھے وہ جانتے تھے در عمل کیا ہو گا۔

"توبہ۔۔" فوزیہ بولتے ساتھ زبان دانتوں تلے دبا گئی تھی۔ دراصل شادی کے بعد سب گھر والے خوش حال طریقے سے ملے اور ایسے برتاؤ کرتے جیسے فوزیہ اسی گھر میں پلی بڑھی ہو اور انکی بیٹی ہی ہو۔ یہ اس خوش قسمتی ہی تھی پر شرین اسکا برتاؤ سب سے مختلف اور نندوں والا ہی تھا۔ وہ جب بھی اپنے میکے آتی سہی معنوں میں فوزیہ کو سسرال کیا ہوتا ہے معلوم ہو جایا کرتا تھا۔

شہباز خود بھی ہنس دیے تھے فوزیہ خجل ہو کر رہ گئی تھی۔

"اب بتائیں نا۔" وہ زور دیتی بولی تھی۔

"وہ صرف اس لیے ہوا ہے کیونکہ دانیال کو کام اور بزنس بڑھانے سے فرصت نہیں۔" شہباز کے لہجے میں تھوڑا غصہ تھا۔

"ہیں۔۔۔! شہباز یہاں دانیال کا کیا ذکر؟" وہ نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی۔

"میری بھولی بیوی۔۔ آفرین کا رشتہ بچپن میں ہی دانیال سے طے کر دیا گیا تھا۔ وہ جب پیدا ہوئی تھی تب بڑے ابا حضور نے اسے دانیال کے لیے مانگ لیا تھا۔" شہباز مسکرا کر بولے تھے۔

"سچ میں ہمیں تو اس کے بارے کچھ علم ہی نہیں ہے۔" فوزیہ کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں کیونکہ یہ ابھی بڑوں تک ہی محدود ہے۔ہاں پر دانیال جانتا ہے پر آفرین نہیں۔" شہباز نے سنجیدگی سے کہا تھا۔فوزیہ مسکرادی تھی۔

"دانیال ہماری آفرین کے لیے بہتر انتخاب ہے۔"فوزیہ دل سے خوش تھی۔

"ہاں یوں تو ہے۔" دونوں مسکرادیے تھے۔

☆☆☆

محبت بہت ہی پیارا جذبہ ہے جو زندگی کو مسحور اور خوشگوار بنادیتا ہے۔محبت کرنا بہت خوبصورت جذبہ ہے لیکن کوئی آپ کو چاہے یہ اس سے بھی بڑھ کر خوشگوار کن ہوتا ہے۔محبت کی نہیں جاتی بلکہ ہو جاتی ہے اور جب یہ ہو جائے تو پھر دل کسی صورت محبوب سے دستبرداری نہیں چاہتا بلکہ محبوب کو چاہے ہی جاتا ہے۔۔۔

یہ کیسے ہو جاتی ہے؟

کیوں ہو جاتی ہے؟

محبت تم سے قائم ہے سنو اے دل جاناں محبت کم نہیں کرنا۔۔۔

محبت ہم سے کرتے ہو سنو سب سے نہیں کرنا۔۔۔۔

وہ اب ڈائیری لکھا کرتی تھی جس میں ان گزری شب و روز قائم تھے۔دانیال تو چلا گیا پر اپنے حصار میں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آفرین کو باندھ گیا تھا۔ وہ ناچاہتے ہوئے بھی اسے سوچے جاتی تھی عجیب کشش تھی جو وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

وہ ہر ملاقات جو اسکے سنگ بیتے ہیں خود بخود یادوں کے ذہن میں تازہ ہو جاتی تھی۔

"اے روز یہاں چلی آتی ہو۔ کوئی اور کام نہیں ہوتا ہے کیا؟" ابھی وہ سفید حویلی آئی ہوئیے تھی امامہ اور باقی سب سے ملنے وہ بھی پورے ایک ہفتے بعد۔ دانیال کے اسطرح کہنے پر آفرین نے خفگی سے دیکھا تھا۔ اور دندناتی ہوئی اندر بیٹھک میں چلی گئی تھی جہاں سالار اور شمشیر خان کسی مسلے پر بحث و مباحثہ کر رہے تھے۔ "بابا! کیا ہمارا گھر نہیں ہے۔؟" شمشیر خان اور سالار نے چونک کر دیکھا تھا جو دبدبائی آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ دانیال اسکے پیچھے اندر داخل ہوا تھا اور اسکے سوال پر مسکراہٹ دبا گیا تھا۔

"بلکل ہے بیٹا۔" انہوں نے نرمی سے کہہ کر اپنے بگل میں بیٹھا لیا تھا۔

"ہیں نا! ہے نا یہ ہمارا بھی گھر۔۔" وہ فوراً بولی تھی۔ "یہ ہمیں کہتے ہم آئے روز یہاں منہ اٹھا کر چلی آتی ہوں کوئی کام نہیں ہوتا ہے کیا۔" وہ ہو بہو نقل اتارتی شکایتی انداز میں روٹھے ہوئے بولی تھی۔ دانیال کی مسکراہٹ اڈ آئی تھی جسے بروقت چھپانے کے لیے چہرہ گھما گیا تھا۔

"گڑیا یہ تو ہے ہی نالائق! اس کی بات پر کان مت دھرا کرو۔ ٹھیک ہے۔" سالار نے مصنوعی خفگی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سے دانیال کو گھورا تھا پھر نرمی سے آفرین سے بولے تھے۔ دانیال حیرت سے منہ کھولے اپنے بھائی کو دیکھ رہا تھا جو اسکے لیے جان بھی دے سکتا تھا پر ابھی کیسے ایک لڑکی کے لیے اسے نالائق بول رہا تھا دانیال کے لیے اپنے لفظ نالائق ہضم نہیں ہو رہا تھا۔

"ہمیں بھی یہ نالائق ہی لگتے ہیں بھائی شاہ! جب دیکھو تب ائیں وی گھومتے رہتے ہیں کوئی کام نہیں کرتے۔" آفرین نے فوراً تصدیق کر کے اپنا بدلہ لیا تھا۔

"بھائی ایک غیر لڑکی کے لیے یہ بے وفائی میں نہیں بھولوں گا۔" دانیال مصنوعی جذباتیت سے بولا تھا۔

"خبر دار جو میری بہن کو غیر کہا۔ بیٹی ہے وہ اس گھر کی بہن ہے ہماری۔" آفرین کے فوراً روہانسی ہوتے چہروں کو دیکھ سالار نے گھبرا کر کہا تھا۔ دانیال لفظ ہماری پر " استغفر اللہ" پڑھ کر کان کو ہاتھ لگایا تھا۔

"بھائی شاہ میرے پیارے بھائی شاہ اینڈ بابا" وہ دونوں کو پیار سے بولتی اور دانیال کو زبان چڑھاتی چھپاک سے اندر بھاگ گئی تھی۔ آخر وہ آئی بھی تو امامہ سے ملنے تھی۔

وہ حال میں لوٹی خط کو دیکھنے لگی تھی جس میں پیار بھرا اظہار لفظوں کے کھیل میں لکھا ہوا تھا۔

سنو نا جاناں

یہ لوگ مجھ کو بتا رہے ہیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہماری آنکھیں بہت ہیں روشن

یہ برق جیسی چمک رہیں ہیں

کہ جگنوں کی تڑپ رکی ہو

ہے بے قراری غزال جیسی

خمار کی سی ہے کیفیت بھی

دھنک کے جتنے بھی رنگ ہوں گے

ہماری آنکھوں میں بس گئے ہیں

مگر اے جاناں

انہیں بتاؤں میں کس طرح سے

یہ جگمگاتی یہ جھلملاتی سی میری آنکھیں

خمار سے پر غزال جیسی

تمہارے خوابوں کے رنگ لے کر

امین ہیں کتنے رت جگوں کی

یہ سرخ آنکھیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تلاش میں جو بھٹک رہی ہیں

شعاعیں رنگوں کی چھٹ رہی ہے

سنو نہ جاناں

یہ لوگ مجھ کو بتا رہے ہیں

کہ میری آنکھیں بہت ہے روشن

وہ ڈوب ہی تو گیا تھا ان نشیلی نیلی آنکھوں میں جن ہمہ وقت اسے دیکھ کر بیزاریت اور ناگواری اتر آتی تھی۔ پر وہ کیا اب جانتا تھا اب وہی آنکھیں اسے دیکھنے کے لیے بے چین ہوئی تھی اسے دیکھنے کے لیے بے قرار تھی۔

"تیرے نام سے محبت کی ہے۔

تیرے احساس سے محبت کی ہے۔

تم میرے پاس نہیں پھر بھی

تیرے یاد سے محبت کی ہے۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جب کوئی چیز یا رشتہ آپ کے قریب رہتا ہے تب ہمیں انکا نہ احساس ہوتا ہے نہ چاہت، کہتے ہیں چیزیں اور انسان کی تبھی اہمیت معلوم ہوتی ہے جب وہ آپ سے دور ہو جاتی ہیں جب آپ کے پاس اسکا نام و نشاں مت چکا ہوتا ہے تب شدت سے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ پتھر جمع کرتے کرتے آپ نے ہیرا گنوا دیا۔

خیر آفرین نے گنوایا نہیں تھا پر اسکی محبت اور اپنے جذبات کا احساس اسے دانیال کے جانے کے بعد ہوا تھا وہ ہر وقت اسکے اس آخری ملاقات آخری جملے کو یاد کرتی بے چین ہو اٹھ تھی کہیں سچ میں دانیال کسی گوری کو بیاہ کر نہ آجائے۔۔ وہ ہمیشہ دعا کرتی جو اسکے وسوسے ہیں وہ سب صرف وسوسے ہی رہے ابھی تک اس نے اس بات کا احساس کسی کو نہیں ہونے دیا تھا کہ اس کے دل و دماغ میں دانیال کی چبھی بس چکی ہے۔ دانیال یہاں سے جانے کے بعد ہر مہینے ایک خط اسکے نام پر بھیجتا تھا جس میں بس لفظوں کے کھیل ہوتے تھے اتنا سندر اظہار ہوتا کہ وہ کئی روز رات جاگ جاگ کر ان خطوں کو پڑھتی تھی۔

خط کے بارے میں اس نے کسی کو کانوں کان خبر نہیں لگنے دی تھی۔

محبت بہت ہی پیارا جذبہ ہے جو زندگی کو مسحور اور خوشگوار بنا دیتا ہے۔ محبت کرنا بہت خوبصورت جذبہ ہے لیکن کوئی آپ کو چاہے یہ اس سے بھی بڑھ کر خوشگوار کن ہوتا ہے۔ محبت کی نہیں جاتی بلکہ ہو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جاتی ہے اور جب یہ ہو جائے تو پھر دل کسی صورت محبوب سے دستبرداری نہیں چاہتا بلکہ محبوب کو چاہے ہی جاتا ہے۔۔۔ آفرین اور دانیال بھی بس ایک دوسروں کو چاہ ہی جا رہے تھے۔

"اس کائنات کا ظہور، اس کی تمام تر رونق، ہمہ ہمی، رنگینی اور رعنائی محبت ہی کے دم سے تو سے ہے۔"

☆☆☆

"اسلام و علیکم بابا سائیں۔۔" انکے بلانے پر وہ بلاج ملک کے کمرے میں موجود تھی جنہیں اس سے کچھ ضروری بات کرنی تھی پر وہاں پہلے ہی سے ناظرہ بیگم اور شہباز موجود تھے۔ اس نے ان سب کو بھی سلام کیا تھا اور نا سمجھیں سے ان سب کو دیکھا تھا۔

"و علیکم اسلام۔۔ یہاں آؤ ہمارے پاس۔۔" وہ مسکراتی ہوئی انکے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

"ہم آپ سے ایک ضروری بات کرنا چاہتے ہیں آفرین امید ہے آپ ہماری بات کا مان رکھے گی۔" بلاج ملک کی سنجیدہ لب و لہجے پر چونکی ضروری تھی پر پھر ان کا ہاتھ پکڑتی مان سے بولی تھی۔

"آپ کا حکم سر آنکھوں پر ہے بابا سائیں، آفرین آپ کا مان کبھی نہیں توڑے گی۔" آفرین فرمابردار لہجے وہاں موجود ہر شخص مسکرایا تھا۔

اسے اپنی سماعتوں تو پر یقین نہیں ہو رہا تھا وہ بے حس و حرکت بلاج ملک کی بات سن رہی تھی۔ اچانک ہی اسکا دل بہت تیزی سے دھڑکا تھا وہ گھبراتی نظریں جھکا گئی تھی۔ ان چار سالوں میں وہ کتنی بار تڑپی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی صرف یہ خیال آنے پر جو وہ اسکی قسمت میں نہ ہو اپر ایسا تو کچھ ہونا ہی نہیں تھا وہ تو ہمیشہ سے اسکا مقدر تھا بس اسے معلوم ہی آج ہوا تھا۔

انکی باتوں پر سر تسلیم سے جھکاتی وہ شرما گئی تھی چہرہ سرخی مائل ہو گیا تھا آنکھیں جھپکتی وہ اپنی گھبراہٹ کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اسکے چہرے پر رقم داستان دیکھ سب مطمئن سے مسکرا دیے تھے۔

وہ کمرے میں آتی ہواؤں میں اڑ رہی تھی ہر خط جلدی جلدی الٹ پلٹ کرتی خوشی سے بے حال ہو رہے تھی۔

سنو جاناں!

محبت یوں ہی ہوتی ہے

کسی کا نام تسبیح کی طرح وردِ زباں ہونا

کسی کی اک صدا کا آذاں ہونا

اسی اک آواز پر دل کا دھڑک اٹھنا

محبت یوں ہی ہوتی ہے

سنو جاناں

محبت یوں ہی ہوتی ہے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کسی سے دور رہ کر بھی

اسی کے پاس ہی رہنا

کسی صحرا کی پیاسی ریت پر یک دم

کسی چشمے کی ٹھنڈک سی اتر آئے

کسی گہرے سمندر میں

اچانک سے جزیرہ کوئی ابھر آئے

بہت بے چینیوں میں بھی

سکوں مل جائے جیسے

محبت یوں ہی ہوتی ہے

خطوط کے پنوں پر رقم محبت کی کہانی کو لبوں سے چومتی وہ بہت کچھ متعبر کر گئی تھی۔

☆☆☆

آج سب لال حویلی میں محفل جمائے بیٹھی تھی۔ آفرین اور دانیال کے رشتوں کی خبر پورے خاندان میں پھیل چکی تھی۔ شادی کی تاریخ بھی طے ہو گئی تھی۔ سارے گھروں میں تیاریاں شروع ہو چکی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بلآخر کار مجھے میری دیورانی مل ہی گئی۔" امامہ شرارتی آنکھوں سے آفرین کو دیکھ رہی تھی۔ جو سب کے چھیڑنے پر سرخ ہو رہی تھی۔ آفرین اسکی بات پر گھور کر دیکھا تھا۔

امامہ نے رحمت کے کان میں کچھ سرگوشی کی تھی جس پر وہ مسکراتی عمل کرنے کے لیے کھڑی ہو گئی تھی۔

"جی تو اب میں جیٹھانی بننے جا رہی ہوں۔" آفرین کا ہاتھ پکڑ کر کھڑی کرتی وہ ایک ادا سے بولی تھی آفرین اپنا ہاتھ چھڑاتی دور ہو گئی تھی جب سونگ کے آواز پر اس نے شرما کر چہرہ ہاتھوں میں چھپا لیا تھا۔ نشاط بیگم اور ناظرہ بیگم جو آپس میں محو گفتگو تھی مسکرا کر ان سب کو دیکھنے لگی تھی۔

"امامہ چڑیل۔۔" آفرین دانت کچکچا کر بھاگ کر ناظرہ بیگم کے پاس چھپ کر بیٹھ گئی تھی۔

لو چلی میں اپنے دیور کی بارات لے کر

لو چلی میں

لو چلی میں اپنے دیور کی بارات لے کر

لو چلی میں

نہ بینڈ باجا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نہ ہی باراتی

خوشیوں کی سوغات لے کر

لو چلی میں اپنے دیور کی بارات لے کر

لو چلی میں

رحمت کو دلہا بنا کر وہ مکمل طور پر مستی میں ناچ رہی تھی۔

دیور دلہا بنا

سر پہ سہرا سجا

بھابھی بڑھ کر آج بلئیاں لیتی ہے

پریم کی کلیاں کھلیں

پل پل خوشیاں ملیں

سچے من سے آج دعائیں دیتی ہے

گھوڑے پہ چڑھ کے چلا ہے بانکا

اپنی دلہن سے ملنے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لو چلی میں اپنے دیور کی بارات لے کر

لو چلی میں

آفرین کو انکے بیچ سے زبردستی اٹھا کر وہ لوگ چیڑھ رہی تھی۔

آئی ہے شبھ گھڑی

آج بنی میں بڑی

کل تک گھر بہو تھی آج ہوں جیٹھانی

حکم چلاؤں گی میں

آنکھ دکھاؤں گی میں

سہمی کھڑی رہے گی میری دیورانی

ہزار سپنے پلکوں میں اپنے

دیوانی میں ساتھ لے کے

لو چلی میں اپنے دیور کی بارات لے کر

لو چلی میں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سب کا ہنس ہنس کر برا حال تھا آفرین شرما کر اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا چکی تھی۔

"اہوو۔۔۔ابھی سے ہماری دیورانی صاحبہ کو شرم آرہی ہے۔" امامہ کے کہنے آفرین نے اپنا سرخ ہوتے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

"ہائے۔۔۔دانیال تو تمہیں دیکھتا ہی گھائل ہو جائے گا۔کچھ رحم کرو بیچارے پر۔۔" وہ لوگوں باتوں پر صرف دانت پیس کر رہ گئی تھی۔

☆☆☆

"یہ آپ ایسے منہ بنائے کیوں بیٹھے ہیں؟" خزیمہ کے نزدیک صوفے پر بیٹھی ہوئی وہ حیرت سے بولی تھی۔

"میں آپ سے ناراض ہوں آپ مجھ سے بات مت کریں۔۔" خزیمہ معصومیت سے منہ پھولا کر بولا تھا آفرین اسکے پھولے گال پر بوسہ دیتی اپنے گود میں بیٹھا کر بولی تھی جو ناراضگی سے چہرہ صاف کرنے لگا تھا جہاں اس نے بوسہ دیا تھا۔

"آخر ہمیں پتا تو چلے ہمارے پیارے خوبصورت گول مٹول کیوٹ سے خزیمہ ملک ناراض کیا ہوا ہے۔"

"آپ میرے علاوہ کسی اور سے شادی کیسے کر سکتی ہیں۔" وہ نہایت سنجیدگی سے بول رہا تھا آفرین اسکی بات پر دنگ ہوتی منہ کھول چکی تھی جب فوزیہ اسکا منہ بند کرتی وہی سامنے صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اس میں حیرت کیا بات ہے۔ میرا بیٹا تم سے اتنی محبت کرتا ہے اور تم اس سے بے وفائی کر رہی ہو۔" فوزیہ مسکراہٹ دباتی مصنوعی تاسف سے بولی تھی۔ آفرین فوزیہ کو گھورتی خزیمہ کی طرف متوجہ ہوئی تھی جو خفگی سے دیکھ رہا تھا۔

"لیکن آپ اتنے چھوٹے ہو میں آپ سے شادی کیسے کر سکتی ہوں۔" آفرین سنجیدگی دیکھتی بولی تھی اور اس نے چھوٹے پر اتنا زور دیا کہ خزیمہ اسکے گود سے کود کر کھڑا ہوتا تذبذب ہوا تھا۔

"میں بڑا ہو کر آپ سے شادی کروں گا۔" وہ کچھ سوچ کر خوشی خوشی بولا تھا۔

"لیکن تب تک تو میں بڈھی ہو جاؤں گی۔" آفرین مسکراہٹ دباتی اسکا کنفیوز چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"میرے پاس ایک راستہ ہے۔" فوزیہ بیگم نے مسکراتی نظروں سے آفرین کا چہرہ دیکھا تھا۔ آفرین اور خزیمہ نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا تھا۔

"اگر چھوٹی آفرین آجائے تو۔" آفرین نے پہلے ناسمجھی سے پھر سمجھ آنے پر سرخ چہرہ لیے بولی تھی۔

"بھابھی۔۔" ان دونوں کا چہرہ خزیمہ ناسمجھی سے دیکھ رہا تھا۔

"چھوٹی آفرین۔۔ کون ہے مما۔؟" وہ بچہ کنفیوز سا ان دونوں کا چہرہ دیکھ رہا تھا ایک جگہ شرارت تھی تو دوسری جگہ شرم سے سرخ چہرہ۔

"وہ نا بلکل آفرین کی طرح ہو گی۔۔ اور پلس پوائنٹ یہ ہو گا کہ وہ آپ کی عمر سے بڑی بھی نہیں ہو گی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پھر اسکے بڈھی ہونے کا کوئی مسلہ بھی نہیں ہو گا اور تو اور وہ صرف آپ کی ہو گی۔"فوزیہ بیگم خزیمہ کو بولتی ہوئی مسکراتی نظروں سے آفرین کو بھی دیکھ رہی تھی۔

"کیا سچ میں مما۔"وہ خوش ہوا تھا۔

"بلکل سچ۔۔"فوزیہ مسکرادی تھی۔

"پر وہ ہے کہاں پر؟" وہ تذبذب ہوا تھا۔

"وہ۔۔اس کے لیے آپ کو ابھی بہت انتظار کرنے کی ضرورت ہے۔" فوزیہ بیگم نے کندھا اچکا کر جواب دیا تھا۔

"پر کیوں مما۔۔؟" خزیمہ ہنوز بے چین تھا۔

"کیونکہ وہ ابھی اللہ تعالیٰ کے پاس ہے آپ جا کر دعا کرو کہ وہ آپ کو جلدی مل جائے۔۔" فوزیہ کچھ اور گوہر افشانی کرتی جب تک آفرین خزیمہ کو ٹالتی گھور کر فوزیہ کو دیکھی تھی۔

خزیمہ ابھی بہت کچھ اور بولتا پر وہاں پر دانش کو آتا دیکھ اسکے پاس چلا گیا تھا جو کھیلنے والا بندوق لیے اسے بلانے ہی آیا تھا۔

"بچوں سے کوئی ایسی باتیں کرتا ہے۔" خزیمہ کے جاتے ہی آفرین نے خفگی سے کہا تھا۔

"دیکھو جی اب میرا بیٹا جو چاہتا ہے وہ تو تمہیں دینا ہی ہو گا، کیوں منظور ہے نا میرے بیٹے کی خواہش۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بھابھی" وہ دونوں ہی ہنس دی تھی۔

☆☆☆

دانیال آچکا تھا۔ تیاریاں بھی شروع ہو چکی تھی۔ سب کچھ اچھا چل رہا تھا پر کچھ لوگ ناخوش تھے کیوں اس بات پر آفرین پریشان تھی۔ یہ صرف کچھ دن پہلے کی بات ہے جب وہ بلاج ملک کے کمرے میں ان سے یوں ہی ملنے آئی تھی یہ اسکا معمول تھا ان کے ساتھ بیٹھ کر چائے پیتے پیتے پورے دن کی روداد سنانے کی پر اندر سے آتی آوازوں پر اسکا ہاتھ چائے کے ٹرے پر مظبوط ہوا تھا۔

"میری بہن کا رشتہ آپ نے طے کر دیا اور مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔" ارباز سخت نالاں دکھ رہے تھے۔

"برخودار آواز نیچی رکھ کر بات کریں۔" بلاج ملک ہکا ایش ٹرے میں رکھتے سخت لہجے میں تنبیہ کرتے ہوئی نظروں سے دیکھا تھا۔

"گستاخی معاف بابا سائیں پر دانیال ہماری بہن کے لیے اچھا ہمسفر نہیں ہے۔" ارباز اپنی ناپسندیدگی ظاہر کر رہے تھے۔ چائے کی ٹرے پر آفرین کا ہاتھ مظبوط ہوتا جا رہا تھا۔

"کیا اچھا ہے! کیا اچھا نہیں ہے! یہ بڑوں کا سر درد ہے آپ کو اس میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔" بلاج ملک نے بے لچک لہجے میں کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں اس رشتے کی سخت خلاف ہوں بابا سائیں۔۔" وہ ناگواری سے بولا تھا۔

"کس بنا پر آپ اس رشتے کے خلاف ہیں؟"

"بابا سائیں وہ پردیس سے آیا ہوا۔ پردیس میں تو پانی بھی رنگ بدل دے وہ تو پھر بھی انسان ہے۔" ارباز کے لہجے میں حقارت محسوس کرتے بلاج ملک غصے میں دھاڑے تھے آواز اتنی سختی تھی کہ باہر کھڑی آفرین کا دل لرز گیا تھا۔

"خاموش۔۔۔ آپ کے مطابق دانیال درست نہیں ہے پر دلاور سہی ہے۔" باہر کھڑی آفرین سن سی کھڑی رہ گئی تھی۔ اسکا اپنا سگا بھائی اسکے لیے کیا سوچ رہا تھا یہ سمجھ آتے ہی وہ اسکا دل بری طرح تڑپا تھا۔ "میں دانیال خان کے کردار کی صفائی دینے کے لیے تیار ہوں۔ کیا تم! دلاور ملک کی کردار کی صفائی دے سکتے ہو!" بلاج ملک نے سخت کر خشگی سے کہا تھا۔ آفرین کے ہاتھ گبھراہٹ کے مارے کپکپی طاری ہو گئی تھی۔ ہاتھوں میں پکڑی ٹرے زمیں بوس ہو گئی تھی۔ کھٹاک سے گرنے کی آواز پر وہ لوگ دروازے کی سمت متوجہ ہوئے تھے۔ جہاں کھڑی آفرین ہراساں نظروں سے دونوں باپ بھائی کو دیکھ رہی تھی۔

لمحوں کا اثر تھا کوئی سمجھ نہیں پایا تھا وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہوتی خود بھی زمیں بوس ہو جاتی جب تک چھن کی آواز سن کر اس طرف آتے شہباز نے اسے سنبھال لیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہاں کیا ہوا ہے بابا سائیں؟" آفرین کو باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لیٹا کر شہباز ڈاکٹر کو فون کرتے ہوئے حیرت سے پوچھ رہے تھے۔

"میری بیٹی کو کچھ بھی ہوا تو، تمہارے لیے مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" شہباز کی بات کو اگنور کرتے بلاج ملک نے نظریں چراتے ارباز کو سخت تنبیہ کی تھی۔

کچھ دیر میں ڈاکٹر چیک اپ کر کے چلی گئی تھی۔ ساتھ میں اسٹریس اور پریشان کر دینے والی بات کرنے سے منع کر گئی تھی۔

وہ ہوش میں آتی ہی رونے لگی تھی۔ بلاج ملک کا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔ اسے ڈر تھا کہیں اسکے بابا سائیں دلاور سے اسکا رشتہ طے نہ کر دے حالانکہ ایسا ممکن نہیں تھا اسکے اور دانیال کی شادی کی تیاری زور و شور سے شروع ہو چکی تھی پھر ایسا وہم پالنا صرف دماغی فتور تھا۔

تمام صورتحال جاننے کے بعد شہباز بھی ارباز پر بہت بگڑے تھے۔

"تم ہوتے کون ہو اس رشتے پر اعتراض کرنے والے؟" بھینچے بھینچے آواز میں غصہ صاف معلوم پڑ رہا تھا۔ "اور گھٹیا شخص کو میری بہن کے ساتھ جوڑنے والے!"

"وہ میری بھی بہن ہے بھائی شاہ۔" ارباز سب کی سخت نظروں پر نظریں چرا کر بولا تھا۔

"ایسا مانتے تو اتنا فضول نہیں سوچتے تم۔" شہباز کی طنزیہ لہجے پر وہ سرخ چہرہ لیتا وہاں سے چلا گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آفرین مطمئن ہو گئی تھی سب نے اسکے دل میں آئے وہم کو ختم کر دیا تھا پر وہ اپنے چھوٹے بھائی شاہ کے سوچ پر ابھی بھی تاسف میں تھی۔

دلاور اسکا پھوپھی زاد بھائی تھا۔ پورے خاندان میں اسکے رنگین مزاج طبعیت کی چرچا تھی۔ اپنے خاندان میں جسے سب سے زیادہ نہ پسند کرتی تھی یہ وہی تھا۔

اس نے ناظرہ بیگم سے اپنے چھوٹے بھائی کی سوچ پر تاسف کیا تھا اسے بہت برا لگا تھا جب معلوم پڑا کہ کئی مرتبہ اس گھر سے آفرین کے لیے رشتہ آچکا ہے جسے بلاج ملک نے بڑے سہل لہجے میں منع کر دیا تھا۔ وہ اپنے بابا سائیں کی محبت پر بہت خوش ہوئی تھی۔

ارباز سے اسکا سامنہ کئی دن سے نہیں ہوا تھا وہ ناراض تھی خود بھی اس نے پہل نہیں کیا پر اپنے بھائی کے پہل کی منتظر تھی۔

☆☆☆

شادی کی تیاریاں خوش اسلوبی سے سرانجام ہو رہے تھے۔ سب خوش تھے آفرین اور دانیال کی ملاقات ان عرصوں میں بلکل بھی نہیں ہوئی تھی۔ وہ بے چین تھا اس سے ملنے کے لیے پر کچھ راستہ سمجھ نہیں آرہا تھا اوپر سے سخت ہدایت بھی تھی کہ شادی سے پہلے کوئی بھی ایک دوسرے سے نہیں ملے گا جس پر آفرین کو تو کوئی مسلہ نہیں ہوا تھا پر دانیال منہ بسور کر رہ گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جہاں ایک طرف سب خوش تھے وہیں دوسری طرف کچھ لوگ تھے جو جلے پیر کی بلی بنے گھوم رہے تھے۔

"مجھے تمہاری بہن ہر حال میں چاہیے!" دلاور کی بات پر ارباز نے تیز نظروں سے گھورا تھا۔

"بہن ہے وہ میری تمیز سے بات کرو۔" ارباز اسکا گریبان پکڑ تا سخت بھنچے ہوئے کہا تھا۔

"میرے گریبان پر آئندہ ہاتھ مت لگانا ورنہ! مجھے ایک سکینڈ نہیں لگے گا تمہاری زندگی برباد کرنے میں۔" دلاور کے دھمکی بھرے لہجے پر ارباز غصے سے مٹھیاں بھینچ لی تھی۔

"تم ایسا کچھ نہیں کر سکتے ہو" ارباز کی بات پر دلاور مکروہ ہنسی ہنسا تھا۔

"بلکل کر سکتا ہوں، میرے پاس وہ سارے راز موجود ہیں جو تمہیں ایک لمحے میں عرش سے فرش پر بیٹھا سکتا ہے۔"

"بابا سائیں اپنا فیصلہ اب کسی بھی قیمت پر نہیں بدلے گے، اس لیے بھول جاؤ کہ تمہاری شادی میری بہن سے ہو سکتی ہے۔" ارباز اب کے دھیمے لہجے میں بولا تھا۔ دلاور کے ہونٹوں پر مسکراہٹ مچل گئی تھی۔

"بلکل ہو گا اور اگر نہیں ہوا تو پھر زبردستی ہی سہی۔" وہ خطرناک تیوروں سے بول رہا تھا ارباز کا خون کھول گیا تھا۔ "اور تم کیوں بھول رہے ہو یہ وہی دانیال ہے جس کی وجہ سے ہم اپنے مقصد کے قریب

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پہنچتے پہنچتے رہ گئے تھے۔"اس بات پر ارباز کا چہرہ بے تاثر ہو گیا تھا۔

"میں کچھ نہیں بھولا ہوں پر وہ پھر بھی ہمارے مقصد کو نہیں جان پایا ہے۔"

"کس خوش فہمی میں جی رہے ہو تم! وہ سب کچھ جان چکا ہے اب نہیں چار سال پہلے سے ہی شجاعت نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا۔" دلاور نے طنزاً ہنسی ہنسا تھا۔

"وہ صرف کچھ باتوں کی ہی جان پایا تھا اور ویسے بھی اب اس بات کو چار سال گزر چکے ہیں اب تو اسکے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں ہو گا۔ اور وہ نام سے بھی انجان ہے۔ بے فکر رہو اس بار ہمارے مقصد کے درمیان کوئی نہیں آئے گا۔" ارباز بے تاثر لہجے میں بولا تھا۔

"دشمن کو کم آنکنا ہی بیوقوفی ہوتی ہے۔" دلاور نے سنجیدگی سے اسے دیکھا تھا۔

"میں اسے کم نہیں آنک رہا ہوں، پر اتنا تو یقین ہے وہ ابھی بہت سی باتوں سے لاعلم ہے۔" ارباز نے بے فکرے انداز میں کہا تھا۔

"شجاعت کو پندرہ سال کی جیل ہوئی ہے بھولو مت، اور پولیس اب بھی آے_ آر کو ڈھونڈ رہی ہے۔" دلاور نے اسکے بے فکر انداز پر ناگواری سے کہا تھا۔ جس پر ارباز نے کمال بے نیازی سے کندھا اچکا دیا تھا۔

☆☆☆

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"دانش کیا کر رہے ہو؟" امامہ دنگ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جو لان میں لگے پودے کو اکھاڑ کر پھینک رہا تھا۔

"دانش! رکو چھوڑو یہ سب کیا کر رہے ہو۔" امامہ حیرت کو چھپاتی اسے زمین پر سے اٹھا کر کندھوں سے پکڑ کر سنجیدگی سے بولی تھی۔

"یہ اچھے نہیں ہے برے ہیں، انہوں نے صبح آپ کو چوٹ پہنچائی تھی۔ میں انہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" امامہ کا منہ بے ساختہ کھلا تھا اسکی نظر فوراً دانش کے کومل اور چھوٹے چھوٹے نازک ہاتھوں پر گئی تھی جو کانٹے دار نوکیلے پودے کو اکھاڑنے پر سرخ لال ہو چکے تھے۔ امامہ آنکھوں میں نمی لیے فوراً اسکے دونوں چھوٹے چھوٹے معصوم ہاتھوں کو چومتی گود میں لے کر فوراً اندر بڑھی تھی۔ ہوا کچھ یوں تھا کہ صبح امامہ لان میں چہل قدمی کرنے کے ساتھ ساتھ پودوں کو پانی بھی ڈال رہی تھی جب چھوٹے سے ببول کے پودے میں پانی ڈالتے ہوئے امامہ کے ہاتھ میں ببول کے کانٹے چھب گئے تھے جس کو دانش نے دیکھ لیا تھا اس وقت امامہ تو اس معمولی چوٹ کو نظر انداز کر گئی تھی پر وہ بھول گئی تھی کہ اسکا possessive بیٹا اس چیز کو کبھی نظر انداز نہیں کرے گا۔

"یہ کیا ہوا؟ کیسے ہوا؟" نشاط بیگم جو وہی بیٹھک میں بیٹھی فوراً دہل کر بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بتول۔۔بتول" دانش کو صوفے پر بیٹھا کر آنسو بہاتی وہ ملازمہ کو آواز دے رہی تھی۔"بتول جلدی فرسٹ ایڈ کٹ لے کر آؤ۔" دانش سے زیادہ امامہ کو تکلیف ہو رہی تھی۔

"کیسے ہوا یہ امامہ؟" نشاط بیگم کے تیز لہجے پر وہ روہانسی ہوتی بولی تھی۔

"امی یہ حد سے زیادہ پریشان کرتا ہے مجھے دیکھ رہی ہیں باہر ببول کے پودے کو اکھاڑ رہا تھا۔" امامہ خفگی سے دانش کو دیکھتی روتے ہوئے بولی تھی جب دانش نے معصومیت سے کہا تھا۔

"مما آپ کیوں رو رہی ہیں!" امامہ کچھ نہیں بولی تھی وہ بتول کے لائے فرسٹ ایڈ کٹ سے دانش کا ہاتھ نرمی سے پکڑتی مرہم پٹی کرنے لگی تھی۔

"دانش میرا لال آپ نے کیوں ایسا کیا؟" نشاط بیگم بتول کو ہلدی والا دودھ لانے کا بولتی نرمی سے پوچھنے لگی تھی۔

"کیونکہ اس گندے پودے نے میری مما کو چوٹ پہنچایا تھا۔" دانش کی سنجیدگی اور خفا لہجے میں کہے بات پر ایک لمحے کو نشاط بیگم بھی حیرت میں چلی گئی تھی۔یہ تو پورا گھر جانتا تھا کہ چار سالہ دانش اپنی مما سے کتنی محبت کرتا ہے پر آج تو نشاط بیگم بھی اسکی محبت اور شدت پسندی پر حیران رہ گئی تھی۔امامہ نے پٹی کرنے کے بعد اسکے پیارے چھوٹے ہاتھوں بار چومتی روئے جا رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" مما مجھے بلکل بھی درد نہیں ہو رہا دیکھے۔۔" اپنے ہاتھوں کو ہلا ہلا کر دکھاتا وہ بے چینی سے بول رہا تھا اپنی مما کا روئے جانا اسے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔" آپ روئے نہیں پلیز نا پیاری مما، دادی مما کو بولے میں بلکل ٹھیک ہوں۔" اسکے سمجھداری سے کہنے پر روتے روتے امامہ اور ساتھ میں نشاط بیگم اور وہاں پر کھڑی بتول بھی ہنس دی تھی۔

"یہ کیا ہوا میرے چیمپین کو؟" سب کو سلام کر کے دانیال نے پریشانی سے پوچھا تھا۔اب دانش کے ہاتھوں پر سفید پٹی بندھی ہوئی تھی۔

"مجھے بلکل بھی کچھ نہیں ہوا ہے چاچو میں ایک دم ٹھیک ہوں۔یہ مما اور دادی مجھے بچہ سمجھا ہوا جو اتنی سی چوٹ پر روئے ہی جا رہے ہیں۔" کسی کے بولنے سے پہلے ہی دانش نے خفا خفا لہجے میں کہا تھا۔چار سال کے جناب کی باتوں پر نا چاہتے ہوئے بھی سب کہ چہروں پر مسکراہٹ مچل گئی تھی۔

"خاموش رہو۔بہت بڑے ہو گئے ہو تم! آج تو خان سے تمہاری شکایت کر کے رہوں گی بہت پریشان کرتے ہو۔ہاتھ لہولہان ہوا ہوا ہے اور باتیں دیکھوں جناب کی۔" امامہ سختی سے ڈانٹنے پر دانش گردن جھکا کر خاموشی سے ڈانٹ سننے لگا تھا۔

"بس کرو بہو بیگم! تمہارے لیے ہی میرا لال اتنا جذباتی ہے۔" نشاط بیگم دانش کے ماتھے پر بوسہ لیتی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

امامہ کو آنکھیں دیکھاتی بولی تھی۔

"دادی آپ مما کو مت ڈانٹے۔" دانش نے فوراً ٹوکا تھا وہ حیرتوں میں ڈالنے والا لڑکا تھا۔

"بیٹا تو! گریٹ خانزادہ ہے ہمارے خاندان کا۔" ساری صورتحال سمجھ آنے پر دانیال ایک ہاتھ سے سلوٹ کرتا مسکرا کر بولا تھا۔

"بہو بیگم! چھوٹے خان بابا آپ سے بہت پیار کرتے ہیں۔ کبھی کبھی تو وہ ہم سب کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں۔" بتول کی توصیفی لہجے پر وہ محبت سے دانش کو دیکھنے لگی تھی جو ہو بہو اپنے باپ کی نقل تھا۔

☆☆☆

دانش کو سلا کر وہ خود کا ڈریس چینج کرنے چلی گئی تھی۔ چینج کر کے بالوں کو کھول کر کنگھا کرتی وہ چہرے پر لوشن لگا کر بیڈ پر آ کر دانش کے دوسری سائیڈ پر لیٹ گئی تھی۔ سالار اسے کب سے نوٹ کر رہا تھا جو اسے مکمل طور پر نظر انداز کرتی اب سونے بھی لیٹ گئی تھی۔

کاؤچ سے اٹھ کر لیپ ٹاپ سائیڈ میں رکھتا وہ ہاتھ باندھ کر امامہ کے سرہانے کھڑا ہوتا خفگی سے بولا تھا۔

"آخر تم مجھ سے ناراض کس بات پر ہو!" وہ سوال سے زیادہ استفہام ہوا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

امامہ جواب دیے بنا آنکھیں پر ہاتھ رکھنے لگی تھی جب سالار اسے ایک ہی جھٹکے میں بیٹھا چکا تھا۔

"کیا مسلہ ہے خان سونے دیں۔" امامہ چڑ کر بولی تھی۔

" میں بھی وہی پوچھ رہا ہوں! کیا مسلہ ہے کس بات پر اتنا ناراض ہو رہی ہو؟" سالار دانش اٹھ نا جائے اس لیے آہستہ آواز میں بولا تھا۔

"میں کون ہوتی ہوں ناراض ہونے والی، آپ کچھ کریں آپ کا بیٹا کچھ کرے میں کون ہوتی کچھ بولنے والی۔" امامہ بیڈ سے اٹھ کر بالکنی میں جا کر کھڑی ہو گئی تھی۔ سالار کو اسکے رویے پر تشویش ہوئی تھی۔

"امامہ ادھر دیکھو، کیا ہوا کس بات پر پریشان ہو۔" سالار اسے کندھے سے پکڑ کر اپنی طرف رخ کرتا نرمی سے بولا تھا۔

"پریشان خان! میں تکلیف میں ہوں، آج دانش کے رویے نے مجھے حیران کر دیا ہے آپ نے دیکھا نہیں اسکے دونوں ہاتھ زخمی ہوئے ہیں۔ مجھے بہت ڈر لگتا ہے خان میرا بیٹا اتنا possessive کیوں ہے۔" امامہ کی بات پر سالار تاسف سے سر کو ہلا کر اسے باہوں کے گھیرے میں کرتے ہوئے مسکراتے لہجے میں بولے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یار اتنی خوش قسمت ہو تم تمہارا بیٹا تم سے اتنی محبت کرتا ہے پر نہیں سچ کہتے ہیں لوگ انسان کسی چیز میں خوش نہیں ہو سکتا۔" امامہ خفگی سے گھیرا توڑتی گھور کر دیکھی تھی۔ "ورنہ ایک پل کے لیے ڈرا دیا تھا مجھے تم نے" وہ کندھا اچکا دیے تھے۔

"خان میں اتنی سیریس بات کر رہی ہوں اور آپ مزاق اڑا رہے ہیں۔" وہ خفا ہوئی تھی۔

"ہاں ہاں بہت سیریس بات ہے! تمہارا بیٹا تم سے اتنی محبت کیوں کرتا ہے۔" سالار نے مزاق اڑایا تھا۔ "تم دنیا کی پہلی ماں ہو گی جسے اپنے بیٹے کی محبت سے تکلیف ہوتی ہے۔"

"خان مجھے تکلیف اسے تکلیف ہونے پر ہوتا ہے ورنہ اسکی محبت تو مجھے معتبر کر دیتی ہے۔" امامہ ٹرپ کر بولی تھی۔

"اچھا اور میری محبت کیا کرتی ہے تمہیں۔" سالار نے آنکھیں چھوٹی کیے دیکھا تھا۔ امامہ مسکرا کر اسکے کندھے پر سر رکھتی بولی تھی۔

" آپ ہی کی وجہ سے تو مجھے اتنی خوبصورت محبت ملی ہے دانش کے روپ میں خان، آپ کی محبت میرے لیے دنیا کی سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔" سالار اسکے گرد حصار قائم کرتا مسکرا دیا تھا۔

☆☆☆

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دلاور اپنے کہے کے مطابق آفرین کو زبردستی حاصل کرنے کے مقصد پر عمل کرنے والا تھا۔

آفرین دو دن بعد سے مایوں بیٹھنے والی تھی۔ اسکی شادی کی شاپنگ کے لیے سب شہر آئے ہوئے تھے۔ فوزیہ اور آفرین عبایا میں چھپی ہوئی ناظرہ بیگم کے ساتھ کپڑے پسند کر رہی تھی۔

لگژری مال تھی جس میں مختلف خوبصورت برائیڈل فیشن ڈریس جیولری اینڈ دیگر مختلف اشیاء موجود تھی۔

شاپنگ کر کے وہ لوگ مال سے باہر آ رہی تھی جب دفعتاً آفرین کو یاد آیا تھا کہ اسکا فون پاس نہیں ہے۔

"بھابھی! شاید میں اپنا فون اندر شاپ میں ہی بھول آئی۔ آپ گاڑی میں چل کر بیٹھے میں فون لے کر آئی۔" آفرین کے بولنے پر فوزیہ بھی ساتھ چلنے کا بولی تھی پر وہ منع کرتی خود اندر اکیلے بڑھ گئی تھی۔

"نہیں! آپ آگے چلیں میں دو منٹ میں آئی۔" وہ جلدی سے جلدی قدم بڑھاتی اندر اسکے شاپ میں چلی گئی تھی جس کہ پیمینٹ کاؤنٹر پر اسکا فون رکھا ہوا تھا۔

" اوو شکر ہے! آپ خود ہی آگئی ورنہ ہم یہ دینے آپ کے پیچھے ہی آ رہے تھے۔" شاپکیپر مسکرا کر بولی تھی۔ آفرین شکریہ ادا کرتی فون لے کر باہر آگئی تھی۔

مال سے باہر نکل کر وہ اپنے انتظار میں کھڑی ناظرہ بیگم اور فوزیہ کے قریب بڑھ ہی رہی تھی جب ایک

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تیز رفتار کار اسکے قریب رکتی زبردستی اسے کار میں بڑھتی پورے رفتار سے بھاگتی چلی گئی تھی۔

یہ سب کچھ اتنا فوراً ہوا کہ خود آفرین بھی ہکا بکا رہ گئی تھی۔ فوزیہ اور ناظرہ بیگم کے لیے یہ منظر اتنا ساکت و جامد تھا کہ وہ کچھ پل کے لیے ہل بھی نہ سکی تھی۔

☆☆☆

"کون ہو تم لوگ؟" چہرہ ماسک سے چھپائے ہوئے وہ کچھ چار لوگ تھے۔ آفرین جتنی بہادر سہی پر ایسے سچویشن میں اچھے اچھوں کی بہادری سمجھداری ہوا ہو جاتی ہے۔ وہ بھی گھبراہٹ سے کانپ رہی تھی۔

"کون ہو تم سب؟ کہاں لے جا رہے ہو؟"

"وہ مسلسل پوچھ رہی تھی پر وہ لوگ منہ میں الفی جمائے بیٹھے تھے کچھ بھی نہیں بول رہے تھے آفرین کو وحشت ہونے لگی تھی۔ کار ڈرائیو کرتے آدمی کو مسلسل آفرین کی چلتی زبان سے جھنجھلاہٹ پیدا ہونے لگی تھی جس کی وجہ اس نے تیز آواز میں دھاڑا تھا جس پر آفرین سہم کر خاموش ہو گئی تھی۔ اس شخص نے اپنے دوسری سائیڈ بیٹھے شخص کو کچھ اشارہ کیا تھا جس پر وہ گھومتا آفرین کے چہرے پر رومال رکھ دیا تھا جس پر آفرین غنودگی میں چلی گئی تھی بہت چاہتے ہوئے بھی وہ اپنے حواس کو منتقل ہونے سے نہیں بچا پائی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

☆☆☆

آفرین کے کڈنیپ ہونے کی خبر جب دانیال تک پہنچی وہ فوراً شہر میں موجود ملک فارم ہاؤس پہنچ گیا تھا۔ شہباز ہر ممکن کوشش کر رہے تھے آفرین کو پتا کرنے کی۔

چونکہ احمد ایک کرمنل اسوسٹیگیٹر آفیسر تھا۔ اور وہ آفرین کو ڈھونڈنے میں پوری مدد کر رہا تھا۔

"مال کے باہر لگے سی_سی_ٹی_وی فوٹیج سے جو ہمیں کار پلیٹ نمبر ملی تھی وہ فیک ہے۔" احمد کے کہنے پر سب پریشان ہو گئے تھے۔

"میں جا رہا ہوں اسے ڈھونڈنے۔" دانیال جذباتی ہو رہا تھا۔

"کیسے ڈھونڈوں گے؟ کیا تمہیں پتا ہے وہ کہاں ہے؟" احمد کی بات پر وہ لب بھینچ گیا تھا۔ اسکے تنے ہوئے چہرے صاف معلوم ہو رہا تھا وہ بہت ضبط سے کھڑا تھا۔ یہی حال شہباز کا بھی تھا۔

"شہباز!" فوزیہ نے چیخ کر بلایا تھا وہ لوگ جو آپس میں محو بحث تھے فوزیہ کی چیخ پر اس طرف متوجہ ہوئے تھے۔ جہان ناظرہ بیگم بے ہوش گری پڑی تھی۔

"امی!" شہباز فوراً انہیں کمرے میں لے کر گیا تھا۔ ڈاکٹر نے چیک اپ کر کے انہیں آرام کرنے کے لیے کہا تھا۔ جب تک وہاں سالار شمشیر خان اور بلاج ملک بھی پہنچ گئے تھے۔

"مجھے آفرین کو اکیلے جانے ہی نہیں دینے چاہیے تھا!" فوزیہ تاسف سے بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کہاں؟"شہباز نے چونک کر پوچھا تھا۔

"وہ اپنا فون لینے دوبارہ مال کے اندر گئی تھی۔"فوزیہ کے کہنے پر احمد اور دانیال دونوں متوجہ ہوئے تھے۔

"گریٹ! مطلب آفرین کا فون اسی کے پاس ہے۔"احمد فوراً لیپ ٹاپ کھول کر نمبر ٹریس کرنے لگا تھا۔"فون کے لوکیشن کو ٹریس کر کے ہم آفرین تک پہنچ سکتے ہیں۔"

"ایسا ہے تو منہ کم چلاؤ اور پتا کرو جلدی۔" دانیال اسکی بات پر جھڑک کر بولا تھا احمد ہاتھ چلاتا ہوا اسے گھور کر دیکھ سکا تھا۔

سالار شہباز اور دانیال احمد کے اطراف کھڑے تھے۔

"لوکیشن مل گیا ہمیں فوراً نکلنا ہو گا۔"

وہ چاروں آگے پیچھے ایک دوسرے کی کار میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے تھے۔

☆☆☆

ناچتے سر کے ساتھ وہ بیدار ہوئی تھی۔ جھپک جھپک کر دیکھنے پر وہ ایک انجان کمرے کے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔ سر پر غنودگی ابھی بھی سوار تھا۔ اٹھ کر بیٹھی وہ چاروں طرف گھومتے سر کے ساتھ دیکھ رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ذہن کے پردوں پر دھیرے دھیرے سارا منظر صاف ہو رہا تھا۔ کس طرح وہ مال سے زبردستی اغواہ ہوئی تھی سب کچھ یکایک وہ روہانسی ہوتی بیڈ سے اتر کر سیدھا دروازے کے سمت بھاگی تھی۔

ایک لڑکی کے لیے اسکے عزت و آبرو سے زیادہ کچھ عزیز نہیں ہوتا ہے وہ بھی اپنے مان کے لٹنے کے خطرے کے ڈر سے خوف و گھبراہٹ کا شکار ہو رہی تھی۔

"کوئی ہے! پلیز دروازہ کھولے۔" وہ دروازہ پیٹی چیخ کر بولی تھی۔

"اللہ پاک مدد کریں" دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپاتی وہ فرش پر بیٹھ کر خدا سے گزارش کرنے لگی تھی۔

قدموں کی چاپ پر وہ دروازے سے دور ہٹی متواتر نظر دروازے پر ہی ٹکائے ہوئے تھی۔ حد درجہ حیران ہوتی وہ اس چہرے کو دیکھ رہی تھی جو دروازہ کھلنے پر سامنے آیا تھا۔

"دلاور بھائی آپ!!!"

"ہزار مرتبہ کہا ہے بھائی مت کہا کرو، جب تم بھائی بولتی ہو تو بہت برا لگتا ہے یہاں پر۔" دلاور کمینگی سے بولتا ہوا اس کے قریب بڑھ رہا تھا آفرین گھبرا کر دور ہٹ رہی تھی۔

"آپ! آپ مجھے یہاں پر لائے ہیں!" آفرین کو اسکی نظروں سے وحشت ہو رہی تھی۔

"پر کیوں؟" دلاور کے ہاں میں سر ہلانے پر وہ ناسمجھی سے بولی تھی۔

"تمہارا کمینہ باپ اگر آسانی سے تمہاری شادی مجھ سے کرنے کے لیے تیار ہو جاتا تو میں ایسا ہرگز نہیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کرتا، پر ایسے تو ایسے ہی سہی۔" دلاور سفلہ پن پر وہ طیش میں آتی زوردار تھپڑ اسکے گال پر رسید کر چکی تھی۔

"ذلیل انسان آئندہ اگر میرے بابا سائیں کے لیے ایسے غلیظ الفاظ استعمال کیے تو زبان حلق سے نوچ لوں گی۔" دلاور کا چہرہ سرخ ہوتا غضب ناک تیوروں سے اسکی سمت متوجہ ہوا تھا آفرین اسکی وحشت ناک نظروں کو اپنی پر طیش نظروں سے دیکھتی کھڑی رہی تھی۔ہاں وہ اس سچویشن سے ڈر ضرور گئی تھی پر اسکا مطلب یہ نہیں تھا کہ وہ کچھ بھی برداشت کر لیتی وہ خود پر کچھ بھی برداشت کر لیتی پر وہ اپنوں پر آنچ بھی نہیں آنے دے گی۔

"بہت غرور ہی نا تمہیں خود پر آج میں تمہارا سارا غرور خاک میں ملا دوں گا۔" آفرین کی گردن کو جکڑتا وہ غرا کر بولا تھا۔ آفرین کو ایسے لگا جیسے اسکا سانس حلق میں ہی اٹک گیا ہے۔ آنکھوں میں تواتر آنسو بہنے لگا تھا۔ دلاور نے ایک جھٹکے میں اسے دکھا دیا تھا وہ لڑکھڑا کر گرتی سیدھا زمین پر گری تھی۔

☆☆☆

"فون کی لوکیشن تو یہی کی ہے۔" دانیال اور احمد جہاں پہنچے تھے وہاں پر چاروں طرف جنگل ہی جنگل پھیلی ہوئی تھی۔

"ایک منٹ! یہاں سے سیدھا اور پھر بائیں طرف۔" احمد کے کہنے پر دانیال اسکی پیروی کرنے لگا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بس یہی۔" دونوں رک کر کھڑے ہو گئے تھے۔ دانیال نے فون نکال کر آفرین کے فون پر کال کیا تھا۔ رنگ ٹون کی آواز وہ دونوں ذرا دور پر کھڑی گاڑی پر متوجہ ہوئے تھے جس کے قریب سے آواز آ رہی تھی۔

"فون یہاں ہے تو آفرین بھی کہیں آس پاس ہو گی۔" دانیال نے فون ہاتھوں میں اٹھا لیا تھا۔

"میں اس طرف دیکھتا ہوں تم اس طرف دیکھو۔" دانیال بول کر آگے بھاگتے چاروں اور دیکھنے لگا تھا۔ احمد اپنے فون پر آتے شہباز اور سالار کو لوکیشن بتا کر دوسری طرف ڈھونڈنے لگا تھا۔

☆☆☆

"خدا غارت کرے تمہیں دلاور۔" آفرین اٹھ کر دوسری طرف بھاگی جہاں گلدان رکھا ہوا تھا۔ گلدان اٹھا کر دلاور کے سر پر مارتی وہ کھلے دروازے سے باہر بھاگی تھی۔

باہر اسے چار لوگ بیٹھے ملے تھے یہ شاید وہی چار نقاب پوش تھے۔ وہ اسے دیکھتے اس پہلے ہی آفرین سرپٹ دوسرے کمرے میں بھاگ کر دروازہ اندر سے بند کر چکی تھی۔

اندر کمرے سے وہ دلاور کی چیخ سن سکتی تھی جو اب اپنے ان بندوں کو چلا رہا تھا۔

آفرین کے پاس وقت بہت کم تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے۔ اچانک سے اسکی نظر کمرے میں موجود واحد کھڑکی پر گئی تھی وہ بھاگ کر اسکی طرف بڑھی تھی پر اس پہ موجود پرانا تالا دیکھ کر آفرین

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کو جھنجھلاہٹ ہوئی تھی۔ اطراف میں تالا توڑنے کے لیے کوئی مظبوط سامان ڈھونڈتی اسکی نظر ایک پرانے چھوٹے سے الارم گھڑی پر پڑی تھی اسے اٹھا کر دو تین بار ضرب لگانے پر تالا ٹوٹ گیا تھا اور چونکہ تالا پرانا تھا اس لیے کچھ آسانی ہوئی تھی۔

کھڑی کھول کر اس نے باہر دیکھا تھا کھڑی سے زمین تک کا فاصلہ کچھ دو تین فٹ تھا وہ کوڈ کر زمین پر گری تھی ہاتھوں اور پیروں میں خراشیں آگئی تھی۔ اطراف میں جہاں نظریں گھماؤ وہاں صرف گھنے جنگل نظر آرہے تھے وہ بنا آگے پیچھے دیکھے صرف سرپٹ دوڑتی جارہی تھی۔

یہاں دوسری طرف کمرے سے آتی آوازوں پر دلاور متوجہ ہوتا کمرے کا دروازہ توڑ کر اندر داخل ہوا تھا پر تب تک کہ آفرین کھڑی توڑ کر فرار ہو گئی تھی۔

"چاروں طرف جنگل میں پھیل جاؤ مجھے ہر حال میں وہ چاہیے۔ سنا تم سب نے۔" دلاور اپنے آدمیوں کو حکم دیتا خود بھی طیش میں آکر باہر بھاگا تھا۔

☆☆☆

"یا میرے پروردگار اس لڑکی کی حفاظت کرنا" دانیال زیرے لب دعا کرتا گھنے جنگل میں چاروں طرف نگاہیں گھماتا بھاگ رہا تھا۔

"یا علی مدد" آفرین کے پیروں میں کانٹے چھب گئے تھے جنہیں وہ نظر انداز کرتی صرف بھاگ رہی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔ آفرین نے مڑ کر پیچھے دیکھا تھا کوئی دکھا تو نہیں تھا پر قدموں کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی جس کی وجہ سے اسکی رفتار میں تیزی آگئی تھی۔

وہ جنگل کے اب اس حصے میں تھی جس کہ آخر میں ایک پہاڑ کی ڈھلان تھی اور اسکے نیچے گہری ندی تھی۔

آفرین اس ڈھلان پر پہنچتی پتھر سے پھنس کر زمین پر گر گئی تھی۔

دوسری طرف سے دانیال وہی پہنچ کر آفرین کو زمین پر بیٹھا دیکھ لمبی لمبی سانسیں لیتا دیکھ اپنا گمان سمجھ رہا تھا۔

آفرین نے لمبی سانس بھر کر نظر سامنے کیا تھا پر دانیال کو دیکھتی وہ اپنی نظروں پر یقین نہیں کر پا رہی تھی۔ زمین سے لڑکھڑا کر اٹھی وہ لنگڑا کر اسکی طرف بڑھی تھی پر اس پہلے ہی وہاں دلاور پہنچ چکا تھا جو اسے اپنے شکنجے میں جکڑ چکا تھا۔

"دلاور یہ کیا پاگل پن ہے چھوڑو آفرین کو۔" دانیال طیش میں بول کر اسکی طرف بڑھا تھا پر دلاور کے چھڑی نکال کر فوراً آفرین کے گردن پر رکھتا دیکھ وہ گھبرا کر رک گیا تھا۔

"یہ اگر میری نہیں تو کسی کی نہیں۔" دلاور اسکے گردن پر چھڑی دبا کر عجیب وحشی پن سے بولا تھا۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے دلاور چھوڑو آفرین کو اسے لگ سکتا ہے۔" دانیال دل ڈوب کر ابھرا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھا۔ آفرین اس وقت صرف دانیال کو دیکھ رہی تھی بن جل پانی ٹرپ رہا تھا۔ کتنا خوف امڈ آیا تھا اسکی نظروں صرف آفرین ملک کو کھونے کے تصور سے۔ آفرین پر اب چھڑی کے دباؤ سے بھی فرق نہیں پڑ رہا تھا وہ تو بس اس شخص کی آنکھوں میں بسی محبت کو دیکھ رہی تھی جو سمندر سے زیادہ گہرائی رکھی ہوا تھا۔

"دور ہٹو دانیال خان ورنہ آفرین ملک۔۔۔" اسکے آگے آفرین کی سسکی دانیال کے کانوں میں پہنچی تھی۔ وہ فوراً ٹھہر گیا تھا۔

دلاور آفرین کو لے کر ایسی جگہ پر تھا جہاں ایک طرف ڈھلان تھی تو دوسری طرف گہری ندی۔

آفرین کے فون ٹریس کرتے ہوئے اس جگہ احمد سالار شہباز اور انکے ساتھ کچھ پولیس کے اہلکار بھی آ گئے تھے۔

"کیا چاہتے ہو تم دلاور۔" دانیال چوکنے انداز میں اپنے بیک سائیڈ سے پستول نکالنے لگا تھا۔

"آفرین ملک۔" اس بات پر دانیال شدید ملک میں آتا گن نکال کر فائیر کر چکا تھا جو سیدھا آفرین کے بازوں سے ذرا سا ٹچ ہو کر دلاور کے کندھے پر لگا تھا جس پر دلاور کے ہاتھ سے چھڑی گرتا وہ لڑکھڑا کر ندی کے طرف گرا تھا پر دلاور جھٹکا آفرین کو بھی لگا تھا جو خود بھی لڑکھڑاتی دلاور کے ساتھ ندی میں گر جاتی پر دانیال اس سے چند قدموں کی ہی فاصلے پر تھا فوراً جست لگاتا آفرین کا ایک ہاتھ پکڑ چکا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھا۔ آفرین کا آدھا جسم لڑکھڑا کر ہوا میں لٹکا ہوا تھا۔ آفرین ایک نظر ندی کے بہاؤ کو دیکھتی دوسری دانیال پر اپنا دوسرا ہاتھ بھی اسکے ہاتھ پر رکھ چکی تھی جو اسے ایک جھٹکے اپنی طرف کھینچ چکا تھا۔

وہ لمبے لمبے سانس لیتی اسکے سینے میں سر رکھے کھڑی تھی۔ سر اٹھا کر ایک نظر اسکی آنکھوں میں تشکر بھری ڈالتی ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔

شہباز اور سالار اسکی طرف بڑھے تھے۔

"آفرین! میری جان میری گڑیا۔" شہباز آفرین کے بیگانہ وجود کو باہوں میں بھر کر فوراً کار کے سمت بھاگے تھے۔

☆☆☆

سر ہم نے ندی کو کئی مرتبہ چیک کیا پر ہمیں زندہ مردہ کوئی لاس نہیں ملی۔" دلاور کے گرنے کے بعد وہاں فوراً اکسپرٹ ٹیم آئی تھی جو ندی میں دلاور کو ڈھونڈنے گئی تھی۔

وہاں احمد دانیال موجود تھے۔

شہباز اور سالار آفرین کو لے کر فارم ہاؤس میں خبر کرتے ہسپتال روانہ ہو چکے تھے۔

"ایک بار سہی سے چیک کرو، آخر وہ ندی میں گرنے کے بعد کہا جا سکتا ہے۔" احمد نے اکسپرٹ ٹیم کو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جھڑک کر کہا تھا جس پر وہ بندہ خفیف ہوتا بولا تھا۔

" سرندی کا بہاؤ بہت تیز ہے شاید وہ بہہ کر آگے چلا گیا ہو۔"

"یہ ندی جہاں جہاں سے گزرتا ہے وہاں سب جگہ چیک کرو، مجھے دلاور ہر حال میں چاہیے۔" دانیال سرد لہجے میں بول کر وہاں سے آگے بڑھ کر کار میں سوار ہو گیا تھا اب اسکا رخ ہسپتال کی طرف تھا۔

احمد جانتا تھا اگر دلاور اسے زندہ حال میں مل گیا تو وہ کسی حال میں بخشا نہیں جائے گا۔

احمد انہیں سختی سے ہدایت دیتا دانیال کے جانے کے بعد اسکے پیچھے گیا تھا۔

☆☆☆

ہوش میں آنے کے بعد وہ مسلسل ناظرہ بیگم کے گلے لگے بن آواز روئے جا رہی تھی۔ ہاتھ اور پیر دونوں جگہوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ گلے میں چھڑی کی دباؤ کی وجہ سے خراش پڑ گیا تھا جس پر ڈاکٹر نے اسے بولنے منع کیا ہوا تھا۔

اپنے جگر کے کا حال دیکھ کر بلاج ملک کے دل میں ہوک اٹھ رہے تھے۔ انہیں اتنا شدید غصہ آیا تھا اگر دلاور انکے سامنے ہوتا تو اپنے قدموں پر کھڑا نہیں ہوتا۔

ایک بات تو طے تھی دلاور بخشا نہیں جائے گا وہ جب بھی ملے گا اگر زندہ تو۔

"خدا غارت کرے، کیا حال کر دیا ہے میری بچی کا۔" ناظرہ بیگم آفرین کو ہاتھ منہ چومتی دلاور کو کوس

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

رہی تھی۔

آفرین سے ملنے پورے خاندان والے یک کہ بعد دیگر آتے چلے گئے تھے۔

دلاور کی والدرشتے میں بلاج ملک کی بہن لگتی تھی انہوں دلاور کے عمل بہت شرمندگی ہوئی تھی۔

ساتھ اپنے بیٹے کے گمشدگی پر وہ غمگین بھی تھی۔بلاج ملک سے کئی مرتبہ وہ دلاور کے کئے گئے عمل پر معافی مانگ چکی تھی جس پر بلاج ملک نے بڑے خشک لہجے میں انہیں دوبارہ ان کے گھر آنے سے منع کر دیا تھا۔جو بھی کوئی کتنا ہی عزیز کیوں نا ہو پر اولاد سے بڑھ کر کوئی تھی ہوتا۔

آج دو دن ہو چکے تھے آفرین کی صحت بہت بہتر ہو چکی تھی۔سب شادی کی تاریخ کو آگے بڑھانا چاہتے تھے پر دانیال کے ضد کے آگے سب ہار مان چکے تھے۔دانیال اب آفرین کو اپنی دسترس میں چاہتا تھا۔جو کچھ ہو چکا تھا اس کے بعد وہ آفرین کو لے کر کوئی بھی سیکریفائز کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔وہ اسکے ہر درد کی مسیحائی کرنا چاہتا تھا۔وہ اب آفرین کے ہر تکلیف کا مسیحا بننا چاہتا تھا۔

☆☆☆

آج سب خوش تھے۔چاروں طرف شہنائیوں کی آواز شور و غل مچا رہی تھی۔

پوری حویلی دلہن کی طرح سجائی گئی تھی۔

"ماشاءاللہ! اللہ تعالیٰ نظریں بد سے بچائے۔" ناظرہ بیگم اسکے پیشانی پر بوسہ لیتی نم آنکھوں سے بولی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔وہ شرما کر نظریں جھکا گئی تھی۔

"بارات آگئی۔" آفرین کی کزن چہچہاتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ناظرہ بیگم بارات کی خیر و مقدم کے لیے باہر چلی گئی تھی۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔" فوزیہ اسکے سر کا دوپٹہ ٹھیک کرتی دھیرے سے بولی تھی۔

"شکریہ بھابھی۔"

کچھ ہی دیر میں نکاح کی تقریب ہو چکی تھی۔وہ خوشی خوشی رضامندی دے چکی تھی۔نکاح نامہ پر دستخط کرتے وقت اسکا دل زور و دھڑکا تھا۔

وہ ناظرہ بیگم کے گلے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔یہ وقت ہی کچھ ایسا ہوتا ہے جب عورت اپنا سب کچھ کسی اور کہ نام کر دیتی ہے۔جب اسکے زندگی پر کسی اور کا حق قائم ہو جاتا ہے۔

رخصتی کے وقت وہ بہت روئی تھی۔شہباز اسے قرآن کریم کے سائے تلے دہلیز سے کار تک لے کر گئے تھے وہ بلاج ملک کے سینے لگی رخصت ہوئی تھی۔

اپنے چھوٹے بھائی شاہ کے انتظار میں وہ رہی تھی جو این رخصتی کے وقت اسکے سامنے آیا تھا۔

"آپ مجھ سے اب بھی ناراض ہے بھائی شاہ، اب تو میں جا رہی ہوں۔" اسکی روتی ہوئی آواز پر ارباز اسے سینے سے لگا کر شرمندہ سا ہو گئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بہت ساری یادیں آفرین کی نظروں سے گزر رہے تھے۔ اسکا بچپن اسکا لڑکپن اسکی نادانیاں اسکی شرارتیں مستیاں سب کچھ۔۔

"دانیال! ہم تمہیں اپنا جگر کا ٹکڑا دے رہے ہیں اسکا خیال رکھنا۔" بلاج ملک کے نم لہجے پر دانیال فوراً انکے ہاتھ تھامتا بولا تھا۔

"آپ بے فکر رہے میں اسکا خیال اپنی زندگی سے بھی زیادہ رکھوں گا۔" وہ ایک نظر ارباز سے گلے لگتی آفرین کو دیکھتا ایک جذب سے بولا تھا۔ بلاج ملک اسکی چمکتی آنکھوں پنپتی اپنی بیٹی کے لیے چاہت دیکھ کر مطمئن ہوں گئے تھے۔

"ہم نے اسے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیا ہے۔ امید ہے تم بھی کبھی تکلیف نہیں دو گے۔" شہباز کے لہجے میں چھپا وارنگ سمجھ کر وہ دھیرے سے مسکرا کر اسکے گلے لگا تھا۔

"یار بے فکر رہے اب وہ میری زندگی ہے۔"

"میری بہن کو اگر تھوڑی سی بھی تکلیف تمہاری ذات سے پہنچی تو میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔"

آفرین کو دانیال تک لاتے ہوئے وہاں پہنچ کر ارباز صاف لہجے میں دھمکی دی تھی۔ دانیال بس ضبط کے گھونٹ بھر سکا تھا۔ آفرین ارباز کے لہجے پر روتے ہوئے بھی مسکرا دی تھی یہ اسکا بھائی حد سے زیادہ جذباتی تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

☆☆☆

خانزادوں نے آفرین کا استقبال خوب اچھے طریقے سے کیا تھا۔ پوری سفید حویلی نوخیز دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔

"اس خوبصورت سے خانزادہ ولا میں خوش آمدید ڈاکٹر آفرین ملک۔" امامہ اسے بیٹھک میں دانیال کے ساتھ بیٹھاتی شرارتی لہجے میں بولی تھی۔ آفرین گھونگھٹ میں چھپی جھنپ گئی تھی۔

"آفرین ملک نہیں بھابھی، آفرین دانیال خان۔" دانیال تردد کرتا مسکراتی نظروں سے گھونگھٹ میں چھپی آفرین کو دیکھتا ہوا بولا تھا۔

"جیسا آپ کہے دیور جی۔" امامہ ہنس کر دور ہٹ گئی تھی۔

کچھ رسموں کے بعد امامہ رحمت اور کچھ کزنیں مل کر آفرین کو دانیال کے کمرے میں بیٹھا کر اسکے پاس بیٹھی اسے چھیڑنے لگی تھی۔ وہ کچھ باتوں پر آنکھیں دکھاتی اور کچھ جھکاتی شرما رہی تھی۔

آفرین نے کمرے کو نظر پھر کر دیکھا تھا۔ پورا کمرہ گلاب کی مسحور کن خوشبو سے معطر ہوا تھا۔

"چلیں دیور جی جیب خالی کریں۔" امامہ کمرے کے دروازے پر کنڈلی مار کر کھڑی ہوتی دانیال سے بولی تھی۔

"ایک منٹ! ایک منٹ! یہ رسم تو بہنے کرتی پھر آپ لوگ کس خوشی میں کھڑی ہیں۔" وہ آنکھیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

چھوٹی کیے بولا تھا۔ احمد اور سالار اسکی حالت سے لطف لے رہے تھے۔

"تو آپ ہمیں اپنی بہنیں نہیں مانتے۔" رحمت جزباتی لہجے میں کہا تھا۔

"بلکل آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی بہنیں نہ سہی پر بھابھیاں بہنوں کی کمی پری کرنے کے لیے پورے شدومد سے تیار ہیں۔" امامہ رحمت کے جزباتی لہجے پر اور الفاظ جوڑتی شرارت سے آنکھیں مٹکا کر بولی تھی۔

"جی نہیں! میں آپ دونوں کو صرف بھابھی مانتا ہوں۔ اور کوئی ضرورت نہیں ہے میری بہنوں کی کمی پری کرنے کی۔" دانیال صاف لہجے میں ہری جھنڈی دکھاتا بولا تھا۔

"کوئی بات نہیں نا! ہم تو آپ کو اپنا بھائی مانتے ہیں یہی بہت ہے کیوں رحمت!" امامہ رحمت کو آنکھ مار کر بولی تھی جس پر رحمت پرے شدومد سے سر ہلائی تھی۔ "چلیں! اب جیب خالی کریں۔" امامہ اور رحمت ایک ساتھ ہاتھ آگے کرتی بولی تھی۔

"جیب ہو گا تو خالی کروں گا نا، میرے شیروانی میں جیب ہی نہیں، آئی ویئر آجیب لیس شیروانی۔" وہ کندھا اچکا کر بولا تھا۔ احمد اور سالار مسکراہٹ دبا گئے تھے امامہ اور رحمت کے کھلے منہ پر۔

"دیکھیں دیور جی! شرافت سے ہمیں نیگ دے دیں ورنہ آج کی رات آپ کو آپ کی بیگم صاحبہ سے ملنے نہیں دیں گے۔" امامہ دھمکی دیتی گھور کر بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دانیال نے بے بس نظروں سے سالار کو اور ایک نظر احمد کو دیکھا تھا۔

"بھائیوں! اپنی بیگموں کو سنبھالوں پلیز!" وہ منت بھرے لہجے میں بولا تھا۔ سالار اور احمد اسکی مسکین شکل دیکھ کر امامہ اور رحمت کو سائیڈ میں پکڑ کر دروازے سے ہٹا چکے تھے۔

"خان! بہت غلط کر رہے ہیں۔" امامہ خفگی سے بولی تھی۔

"احمد! آج کی رات کمرے سے باہر گزارنا۔" احمد کا ہاتھ غصے سے جھٹک کر رحمت وہاں سے چلی گئی تھی۔ بے چارے احمد کی شکل دیکھ کر سالار نے بڑی مشکل سے مسکراہٹ روکی تھی پر امامہ کا قہقہہ پھر بھی بلند ہو گیا تھا۔

"خان! آپ بھی احمد کو کمپنی دیں۔" امامہ کی بات پر سالار نے صدمے سے دیکھا تھا جو ان دونوں کو صدمے میں چھوڑ کر آگے بڑھ گئی تھی۔

"دانیال! میرے ہاتھوں نہیں بچے گا۔" احمد چہرہ ہاتھوں میں پھیرتا بڑبڑایا تھا۔

"میرے بھی۔" سالار نے بھی ہم وطن ہو کر کہا تھا۔

☆☆☆

آج دلوں کی ملن کا روز تھا۔ ہاتھوں میں گہری سجی مہندی پر لال رنگ کی چوڑیاں پہنے، دل کی بڑھتی ہوئی دھڑکن کو سنبھالتی وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔ آنکھیں ملن کی رنگین جگنو لیے چمک رہے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھے۔ ہونٹوں پر شرمیلی سی مسکراہٹ سجائے وہ پوری شدت سے منتظر تھی۔

وہ مسلسل آنے والے لمحوں کے خوابوں میں جی رہی تھی۔

کھٹاک سے دروازہ کھلنے کی آواز پر اسکی نظریں بے ساختہ اٹھی تھی اور سیدھا اس دشمن جاں پر گئی تھی چار سال! چار سال بعد وہ اس شخص کو دیکھ رہی تھی جو گزرتے لمحوں میں اسکے لیے جان سے زیادہ عزیز ہو گیا تھا۔ آفرین اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ رہی تھی پہلے سے کتنا زیادہ خوبرو اور پرکشش ہو گیا تھا۔ آفرین کی پلکیں جھکنے کو راضی نہیں تھی۔ دانیال اسکے ساکت جامد وجود اور بغیر جنبش کی پلکوں کو دیکھتا ایک دلکش مسکراہٹ ہونٹوں پر سجاتا اسکے روبرو ٹھہرا تھا۔

ایک وہ اتنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خوبرو توبہ!

اُس پہ چُھونے کی۔۔۔ آرزو توبہ!!

ہاتھ کانپیں گے روح مچلے گی!

جب وہ آئے گا۔۔۔۔۔۔روبرو توبہ!!

چاند تاروں سے رات سجتی ہوئی!

تیری آواز۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور تُو توبہ!!لب نہیں اُس کی آنکھ بولتی ہے!

ایسا۔۔۔۔۔۔اندازِ گفتگو توبہ!!...

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے تم اس بد تمیز اڑیل کھڑوس اور گھٹیا انسان کو اتنی بے اختیاری سے بھی دیکھ سکتی ہو۔" اسکی مسکراتی آواز پر وہ پل میں نظریں چرا گئی تھی۔

"سنو!" آفرین کا دل زور سے دھڑکا تھا۔ "کیسی ہو؟" دانیال اسکے ہاتھوں اپنے ہاتھوں میں پکڑتا گمبھیر لہجے میں پوچھ رہا تھا۔

"ہوں۔" آفرین اسکے انداز پر پزل ہو رہی تھی۔

"ہوں" سے کیا مراد ہے آپ کا؟" وہ بول کر دھیرے سے ہنس دیا تھا۔ آج پہلی بار آفرین نے اسکی ہنسی محسوس کی تھی جو بہت خوبصورت تھی مسحور کن سی دھیمے دھیمے پانی کی بہاؤ سی۔

"میرا مطلب ہے اچھی ہوں۔" آفرین لڑکھڑا کر دھیرے سے بولی تھی۔ اسکا ہاتھ ابھی بھی دانیال کے ہاتھوں میں تھا ہتھیلیوں میں پھیلتی عرق کی نمی محسوس کر کے دانیال مسکرا دیا تھا۔

"مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے۔" دانیال اسکے چہروں کو فوکس میں رکھتا بولا تھا۔

"کس بات کا؟" آفرین نظریں جھکائے ہوئے اپنے ہاتھوں کو دانیال کے ہاتھوں میں دیکھ رہی تھی۔

"اسی بات کا کہ۔۔" وہ تھوڑا رکا۔ "کہ آفرین ملک گھبرا بھی سکتی، شرما بھی سکتی ہے اور لڑکھڑا بھی سکتی ہے۔" وہ ایک ہی جست میں بول کر خود ہی ہنس دیا تھا۔

"کر سکتی ہے کیونکہ وہ۔۔" آفرین اسی طرح رکی تھی۔ "کیونکہ وہ آفرین ملک سے آفرین دانیال

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خان جو بن چکی ہے۔" اسکی بات پر دانیال کا دل دھڑ کا تھا۔

"یعنی کہ میرے نام جڑنے سے تمہارے اندر تبدیلیاں واقع ہوں گئی ہیں۔" وہ استفہام ہوا تھا۔ افرین مسکراہٹ دبا کر بولی تھی۔

"شاید۔"

"تو میں ان تبدیلیوں کو کیا کہوں۔" وہ تعجب میں تھا۔

"خوشگوار تبدیلیاں۔" آفرین بول کر دھیرے سے ہنسی تھی جلترنگ سی ہنسی، سحر زدہ کر دینے والی۔ دانیال کچھ لمحے کے لیے اس ہنسی پر سانس نہیں لے سکا تھا۔ ایسا لگا وہ ہنستی جائیں اور وہ سب دیکھے جائے۔

"دھوپ نکلی ہے بارشوں کے بعد
وہ ابھی رو کے مسکرائے ہیں"

بے ساختہ اسکے ذہن میں آئی شاعری زبان پر تھی۔ آفرین شرمیلی مسکراہٹ کے ساتھ نظریں جھکا گئی تھی۔

"ان پر میرا نام کہاں ہے؟" دونوں ہاتھوں کو غور سے دیکھتا وہ سوالیہ نظروں سے آفرین کو بولا تھا۔

"کس نے کہا ان میں آپ کا نام ہے۔" آفرین مسکراہٹ دبا کر اترا کر بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں کیونکہ میرے نام کا دیا تو ان آنکھوں میں جل رہا ہے۔" وہ اسکی نیلی نشیلی آنکھوں کو انگلیوں کی پوروں سے چھوتا بے خودی میں بولا تھا آفرین جھجھک کر دور ہٹی تھی۔

"خوامخواہ کی خوش فہمی۔" وہ سرخ چہرہ لیے بولی تھی۔ دانیال اسکے جھجھکنے پر مسکراہٹ دباتا اسکے اور قریب بڑھا تھا۔

"اچھا۔۔۔یہی بات میری آنکھوں میں دیکھ کر کہو۔" اسکا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اٹھاتا دھیرے مگر پر تپش لہجے میں بولا تھا۔ آفرین کی آنکھیں حیا سے سایہ فگن ہو گئے تھے۔

"بولو۔۔" وہ اپنا چہرہ اور قریب کرتا بضد تھا۔

"میری رونمائی۔" آفرین اپنا ہاتھ اسکے چہرے کے آگے کرتی مسکرائی تھی۔

"میری زندگی رکھ لو۔" اسکے ہتھیلی پر لب رکھتا وہ شدت سے بولا تھا۔ آفرین آنکھیں سختی سے بند کرتی سرخ رو ہو گئی تھی۔

"سوچ لو بہت بڑی چیز دے رہے ہو رونمائی میں۔ اب اس پر صرف اور صرف آفرین کا حق ہو گا۔" وہ آنکھیں کھولتی ہمت کرتی مظبوط لہجے میں بولی تھی۔

" سوچ لیا۔۔۔" دانیال محبت سے مخمور لہجے میں بولتا اسکے گلے میں واقع اس نشان پر اپنے لب رکھ چکا تھا جو دلاور کے خنجر کی وجہ سے آئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میرے علاوہ کبھی کسی کو نہیں دیکھو گے۔" وہ آگے بولی تھی۔

"تم ہی تم ہر جگہ ہو جاناں۔" دانیال اسکے ہاتھ میں واقع خراش کے نشان پر لب رکھتا شدت سے بولا تھا۔

"اس رشتے میں مجھے محبت چاہے دو نہ دو دانیال پر عزت اور تحفظ ہمیشہ دینا۔" آفرین التجائی لہجے میں بولی تھی۔

"میری محبت پر صرف تمہارا حق ہے، اور تمہیں دنیا سے چھپا رکھنا چاہتا ہوں تاکہ کسی کی بھی غلیظ نگاہ تم تک نہ پہنچے۔ ہمیشہ حفاظت کروں گا تم مجھے ایک مظبوط سائبان کی طرح پاؤ گی۔ تمہاری حفاظت کے لیے جان سے بھی گزر جاؤں گا۔" دانیال کے لب اپنے پیشانی پر محسوس کرتی وہ سکون و اطمینان سے آنکھیں بند کرتی اسکے کندھے پر سر رکھ دی تھی۔

"میری محبت ہو تم۔ پر مجھے ڈر ہے میرا عشق نہ بن جاؤ۔" دانیال اسکے گرد حصار قائم کرتا ہوا بولا تھا۔

"تو بن جانے دو۔" آفرین آنکھیں بند کیے بولی تھی۔

"میری محبت کی شدت سے گھبرا گئی ہو تم! عشق کی شدت کیسے برداشت کرو گی۔" وہ بول کر اسکے گھبرائے شرمائے روپ کو دیکھ رہا تھا جو آنکھیں کرے اسکے کندھے ضرور لگی تھی پر پھر بھی ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" جیسے محبت کی کر رہی ہوں۔" آفرین لڑکھڑاتی لہجے میں بولتی کندھے سے جدا ہوتی اسکی آنکھوں میں دیکھی تھی۔

"چلو جیسی تمہاری مرضی۔" دانیال دھیرے سے ہنس کر اسے اپنے مکمل گھیرے میں لے چکا تھا۔

☆☆☆

سالار امامہ کے پیچھے گیا تھا پر امامہ نے کمرے کا دروازہ بند کر لیا تھا۔یہی حالت سیم احمد کا بھی تھا۔

"ابھی تک سونے نہیں گئے آپ دونوں۔" نشاط بیگم کمرے سے نکل کر ڈرائنگ روم میں موجود ان دونوں کو اتر بتر حالت میں لیتا دیکھ دنگ نظروں سے بولی تھی۔

"وہ ہم بات کر رہے تھے خالہ۔" احمد بمشکل جمائیاں روکتا ہوا بولا تھا۔

"یہ کوئی وقت ہے بات کرنے۔۔ چلیں اپنے اپنے کمروں میں جائے۔۔ نیند سے آنکھیں لال ہو رہی ہے اور بات کرنا ہے۔" نشاط بیگم دونوں کے سرخ آنکھوں کو دیکھتی ڈانٹ کر بولی تھی۔

"جی امی حضور جا رہے ہیں۔" سالار فوراً سے کھڑا ہو کر بولا تھا۔

"میں بھی خالہ۔۔" احمد اسکے پیچھے بھاگا تھا۔نشاط بیگم نے حیرت سے دونوں کو دیکھ کر سر جھٹک کر اپنے کمرے میں بڑھ گئی تھی۔

"کمرے میں کیسے جائیں گے۔بھائی!" احمد مسکین شکل لیے کھڑا تھا۔سالار اسکی طرف مڑتا تاسف

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سے بولا تھا۔

"تمہیں کرمنل اسوسٹیگیٹر آفیسر کس نے بنادیا۔"

"کیا مطلب۔۔؟" احمد خائف ہوا تھا۔

"مطلب یہ کہ لان سے دوسری طرف تمہارے کمرے کی بالکنی موجود۔۔ماشاءاللہ سے ایک آفیسر ہو بندروں کی طرح چھلانگیں مارنا تو سیکھایا ہی ہو گا۔" سالار نے میٹھا طنزیہ لہجہ اپنایا تھا پر وہ بنا خائف ہوئے ایک ہاتھ عظیم سے سینے پر رکھ کر بولا تھا۔

"اس عظیم عزت افزائی پر میں آپ کا شکر گزار ہوں آپ نے تجویز اچھی پیش کی ہے پر" احمد رک کر پھر مسکرایا تھا۔ "بندروں کی طرح چھلانگیں مارنا تو میں نے سیکھا ہے آپ کیا کریں گے۔" وہ گہری مسکراہٹ لبوں پر سجائے ہوئے تھا۔

"وہ کیا ہے نا بیٹا میں اسمارٹ ورک پر یقین رکھتا ہوں ہارڈ ورک پر نہیں۔" سالار بنا احمد کے طنز پر ریکٹ کریں وہاں سے آگے بڑھ گیا تھا پر سالار کے ایک ہاتھ اپنے کمرے کی ڈالی کیٹ چابی موجود تھی۔

احمد کندھا اچکا تا لان سے اپنے کمرے کے بیک سائیڈ پر آتا پائپ کی مدد سے اپنے کمرے کے گرل تک پہنچتا انہیں پکڑ کر کمرے کی بالکنی میں کود گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

رحمت کا ایک ہاتھ احکم کے اوپر تھا اور وہ دونوں بے فکر ہو کر سو رہے تھے۔ احمد مسکرا کر دونوں کے پیشانی پر بوسہ لیتا کپڑے بدلنے چلا گیا تھا۔

سالار آرام سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا جہاں لائیٹ جل رہی تھی مطلب ابھی امامہ سوئی نہیں تھی۔

سالار جلدی سے دروازہ بند کر کہ بیڈ تک آیا تھا جہاں دانش مکمل غنودگی میں بیگانہ ہو کر سو رہا تھا۔

سالار مسکرا کر اسکے سر پر بوسہ لیتا کھڑا ہو کر جیسے ہی مڑا تھا اسکے پیچھے امامہ نائٹ ڈریس میں ہاتھ کمر پر ٹکائے مشکوک نظروں سے گھور رہی تھی۔

"یہ آپ اندر کیسے آئے؟" وہ گھور رہی تھی۔

"آج بہت پیاری لگ رہی ہو دل جان عزیز۔" سالار اسکے سوال کہ نظر انداز کرتا اسے کھینچ کر قریب کرتے ہوئے دل فریب انداز میں بولا تھا۔

"خان!" باقی کے الفاظ سالار نے چرا لیے تھے۔

☆☆☆

چہچہاتی شور میں وہ بیدار ہوئی تھی۔ کھڑکی سے چھن کر آتی روشنی سیدھا اسکے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ آنکھیں ذرا سا کھولنے پر اسکی نظر بے سدھ سوتے دانیال پر پڑی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ایک پیاری سی مسکراہٹ نے اسکے چہرے پر احاطہ کر لیا تھا۔ دانیال کا ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹاتی وہ اٹھ بیٹھی تھی۔

ڈریسنگ روم میں فریش ہو کر وہ لال رنگ کا ایک خوبصورت فراک پہن کر سنگار میز پر بال برش کرنے لگی تھی۔ جب بے خبر سوتے دانیال کو دیکھ کر اسکے ہونٹوں پر ایک شرارتی مسکراہٹ مچل گئی تھی۔

دبے قدم دانیال کی سائیڈ پر پہنچتی اس نے اپنے گیلے بالوں میں گرتے بوند بوند پانی کو دانیال کے چہرے پر گراتی مسکراہٹ دبا گئی تھی۔

دانیال چہرے پر گیلی چیز محسوس کرتا ہڑبڑا کر اٹھا تھا۔ پر سامنے آفرین کو منہ چڑھاتا دیکھ اسکی طرف بڑھا تھا جو اسکے بیدار ہوتے ہی بھاگ کر دوسرے سائیڈ پر ہو گئی تھی۔

"پہلی صبح کوئی اس طرح سے مارنگ وش کرتا ہے۔" دانیال کے ساتھ وہ بھاگتے ہوئے بیڈ پر دھڑام سے گری تھی۔

"میں نے کیا کیا؟" آفرین مسکین شکل بناتی معصومیت سے بولی تھی۔

"وہ تو میں ابھی بتاتا ہوں کیا کیا ہے۔" دانیال اسے باہوں میں بھرتا دھمکی بھرے انداز میں بولا تھا۔

"یہ کیا کر رہے ہو؟" آفرین سٹپٹا گئی تھی۔ "اچھا بابا سوری۔" آفرین اسکے باہوں میں ہی کان پکڑ کر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بولی تھی۔

"کوئی سوری نہیں اب بدلہ ہو گا۔"

دانیال اور وہ اب مکمل بھیگ چکے تھے۔ آفرین تو اب باقاعدہ تھر تھرا کر رہ گئی تھی۔

"بہت برے ہیں آپ!" آفرین خفگی سے بولی تھی۔ "ایسا کوئی کرتا اپنی ایک رات کی دلہن کے ساتھ۔" وہ روٹھ چکی تھی۔ دانیال اسکے پھولے چہرے پر دھیرے سے ہنستا ہوا اسکے قریب ہوا تھا جو واش روم سے باہر جا رہی تھی دانیال کے ایک جھٹکے سے کھینچنے پر اسکے بے حد قریب ہو گئی تھی۔

"میری جانم ناراض ہو رہی ہے!"

"دانیال! مجھے ٹھنڈی لگ رہی ہے چھوڑے مجھے کپڑے بدلنے ہیں۔" آفرین خفگی سے گھیرا توڑتی ڈریسنگ روم میں چلی گئی تھی۔

"میں کچھ مدد کر دوں؟" دانیال کی مسکراتی آواز پر وہ بڑبڑا کر ڈریسنگ روم کے دروازے کو ایک جھٹکے سے بند کرتی اندر چلی گئی تھی۔

"بے شرم"

کچھ دیر بعد دونوں ریڈی ہوتے باہر جانے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ آفرین آئینے کے سامنے خفا چہرہ لیے تیار ہو رہی تھی جب دانیال ہنستا ہوا اسکے پاس گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یار! اب ایسے چہرہ بناؤ گی تو میں خود کو روک نہیں سکوں گا۔" اسے کمر سے پکڑ کر قریب کرتا اسکے رخسار پر لب رکھتا مسکراتی آواز میں بولا تھا۔ آفرین گھبرا کر الگ ہوئی تھی۔

"بدتمیز!" آفرین آنکھیں دکھاتی بولی تھی پھر خود ہی مسکرا دی تھی بحر حال وہ بھی اس سے ناراض نہیں ہونا چاہتی تھی۔

ولیمہ تقریب بھی خوش حالی سے گزر گئی تھی۔ ایک ہفتے تک دونوں کی ہر رشتے داروں کی طرف دعوت ہوتی رہی تھی۔

ایک ہفتے بعد وہ لوگ گھومنے کے لیے کشمیر آئے ہوئے تھے۔

کشمیر کی خوبصورتی دنیا بھر میں مشہور ہے۔ سبز نیلے آسمانوں تلے بسا کشمیر خوبصورتی کا وہ نما ہے جسکے چرچے پورے دنیا میں مشہور ہے۔

آفرین کشمیری لباس میں ملبوس بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں؟"

"ہمیشہ کی طرح بہت پیاری۔" دانیال ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔

"اووو! میں ہمیشہ پیاری لگتی ہوں۔ پہلے کیوں نہیں بتایا؟" آفرین پلکیں جھپکتی ندی کا پانی اس پر پھینکتی بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"جس طرح کے تمہارے مزاج رہتے تھے۔مجھے بول کر مرنا تھوڑی تھا۔" دانیال کانوں کو ہاتھ لگا کر مصنوعی خوف زدہ ہو کر بولا تھا۔

"ہوں۔۔۔! کچھ بھی۔" آفرین آنکھیں دکھاتی خود ہی ہنس دی تھی۔

انہیں کشمیر میں گھومتے ہوئے بہت دن ہو گیا تھا۔ جس جگہ وہ لوگ ٹھہرے تھے اس کے کچھ کلو میٹر دوری پر ایک گاؤں واقع تھا جہاں آج ایک چھوٹا سا تہوار تھا جس کی وجہ سے میلا لگا ہوا تھا۔

گاؤں میں لگے میں میلے سے دانیال نے آفرین کے لیے چوڑیاں خریدی تھی جو ہری اور لال رنگ کے تھے۔

آفرین جیولری بہت کم کم ہی پہنا کرتی تھی پر دانیال کو اسکے ہاتھوں میں چوڑیاں بہت پسند تھی جسکی وجہ سے وہ صرف دانیال کی خوشی کے لیے چوڑیاں ہمہ وقت ہاتھوں میں سجا کر رکھتی تھی۔

"یہ بہت خوبصورت ہے۔" آفرین خوش ہوئی تھی ان چوڑیوں سے دھیرے دھیرے اسے بھی چوڑیاں اچھی لگنے لگی تھی۔

"میں پہن کر آتی ہوں۔" وہ ان چوڑیوں کو لے کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آگئی تھی۔

"کیسے لگ رہے ہیں۔" آفرین چوڑیاں پہنی ہاتھ اسکے سامنے کرتی بولی تھی۔

" ہوں۔خوبصورت۔۔" اسکے نازک خوبصورت ہاتھوں لال ہری چوڑیاں خوب زچ رہی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔ دانیال ان پر انگلیاں پھیرتا مسکرا دیا تھا۔

ہر دن سکون و اطمینان سے گزر رہے تھے۔ دانیال کی چاہت و محبت میں ہر پل کے ساتھ مزید گہرائی آتی جا رہی تھی۔ اس محبت میں پروان چڑھتی آفرین کی خوبصورتی میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

آج کا دن اور بھی خوشیوں بھرا تھا۔ دانیال دفتر سے خوشی خوشی جلدی لوٹ آیا تھا۔

پورے گھر میں سب خوشی سے نہال گھوم رہے تھے۔

آفرین دانیال کے کمرے میں داخل ہوتے ہی تکیے سے اپنا منہ چھپا چکی تھی۔ شرم و حیا سے ٹمٹماتا اسکا وجود آج مزید دل افروز ہو گیا تھا۔

دانیال کی چاہت کا رنگ اسکے وجود میں سرعت کرتا ایک نئے روپ میں آنے والا تھا۔

"آئی لو یو سو مچ!" دانیال اسکے پیشانی پر بوسہ لیتا فرط مسرت سے بولا تھا۔

"یو ٹو۔۔" اپنا سر اسکے سر پر رکھتا وہ پورے دل سے مسکرائے تھے۔

☆☆☆

نو مہینے کیسے گزر گئے پتا ہی نہیں چلا۔ ان نو مہینوں میں آفرین کا خیال سب نے گڑیا کی طرح رکھا تھا۔ ہر کام وہ لوگ خود کرتے تھے اسے بیڈ سے اٹھنے تک نہیں دیا جاتا تھا۔ ہر پل ہر لمحہ اس کا بہت خوبصورت تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ ان سب کی محبت پر نم ہو جایا کرتی تھی۔

دانیال کی محبت جیسے وقت کے ساتھ بڑھتی جا رہی تھی۔

دانیال کی محبت جیسے وقت کے ساتھ بڑھتی جا رہی تھی۔

آپریشن تھیٹر کے باہر سب بے چینی سے ٹہل رہے تھے۔ دانیال کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اندر گھس جائے۔

وہ مسلسل دعاؤں کا ورد کر رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں ایک ڈاکٹر باہر آئی تھی۔

"کانگریچولیشن خان! صاحب آپ کی بیوی نے ایک پیاری سی بیٹی کو جنم دیا ہے۔" ڈاکٹر کی بات پر دانیال کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ اس کا دل اللہ عزوجل کو سجدے ریز ہو گیا تھا۔

"پر خان صاحب! آپ کی بیٹی تو ماشاءاللہ بہت صحت مند اور آپ اس سے کچھ وقت میں مل لیں گے پر ڈیلیوری کے وقت آپ کی بیوی کی کنڈیشن بہت بگڑ گئی تھی جس کی وجہ سے انہیں ابھی تک ہوش نہیں آیا ہے ہمیں انہیں اندر آوبزرویشن رکھنا پڑے گا۔" ڈاکٹر کی بات پر سب کا دل ڈوب کر ابھرا تھا۔ جہاں اسے دنیا کا سب سے خوبصورت مقام ملا تھا وہیں روح کھینچ لینے والے خبر پر اسکا چہرہ خوف سے زرد ہو گیا تھا۔

ڈاکٹر تو بول کر چلی گئی تھی پر وہ ساکت ہو گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سب اسے بہت دلاسہ دے رہے تھے پر وہ کسی کی نہیں سن رہا تھا وہ خاموشی سے آپریشن تھیٹر کو دیکھ رہا تھا جہاں سے امامہ بچی کو سفید چادر میں لپیٹ کر لیے اس کے پاس لائی تھی۔

"دانیال! اپنی بیٹی سے نہیں ملو گے۔" امامہ بچی کو اسکے آگے کرتی نرمی سے بولی تھی۔ وہ خاموشی سے اپنے رنگ کے آنکھوں والی شہزادی کو دیکھتا رہ گیا تھا جو ہر چیز سے غافل ٹکر ٹکر اپنی بڑی آنکھوں سے سب دیکھ رہی تھی۔

"دانیال آفرین اب ٹھیک ہے کل تک انشاءاللہ! انشاءاللہ اسے ہوش آجائے گا۔" وہ بول رہی تھی دلاسہ دے رہی پر دانیال کا دل خوف سے ٹھٹھر ارہا تھا۔ وہ بنا بچی کو ہاتھ میں لیے ہسپتال سے نکلتا چلا گیا تھا۔ پیچھے سے سب نے کتنی بار اسے پکار کتنی بار اسکا نام لیا وہ نہیں جانتا تھا پر اس وقت وہ وہاں نہیں ٹھہر سکتا تھا۔

☆☆☆

آفرین کو ہوش آئے بہت وقت ہو چکا تھا سب اس مل چکے تھے پر وہ جس کی طلب گار صبح سے تھی وہ اب تک نہیں آیا تھا۔

"کہاں رہ گئے ہو دانیال!!" وہ روہانسی ہو گئی تھی۔

"آفرین! کیا ہوا تمہیں؟" امامہ اسکے روہانسے چہرے کو دیکھ فکر مندی سے بولی تھی۔ جس پر وہ منفی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سے گردن ہلاتی ناچاہتے ہوئے بھی رو دی تھی۔

"ارے ارے! کیا ہوا یار؟ کہیں تکلیف ہو رہی ہے ڈاکٹر کو بلاؤں؟"

"نہیں" وہ سسک کر بولی تھی۔

"تو کیا ہوا ہے رو کیوں رہی ہو۔" امامہ اب پریشان ہوئی تھی۔

"دانیال! دانیال مجھ سے ملنے کیوں نہیں آیا۔" وہ بول کر تیزی سے رونے لگی تھی۔

"دھت پاگل ڈرا دیا تھا تم نے۔" امامہ نے لمبی سانس لی تھی۔ "تم سے کس نے کہا کہ وہ ملنے نہیں آیا تھا۔ میڈم آپ دو روز سے شب خواب میں تھی اور وہ بیچارہ دو روز سے اپنا سکھ چین نیند سب کچھ چھوڑے صرف تمہاری تیمارداری کر رہا تھا۔" امامہ نے مصنوعی ڈانٹ کر بتایا تھا۔

"جھوٹ! ایسا ہے تو ابھی تک ملنے کیوں نہیں آیا۔" آفرین کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ صرف بہلا رہی ہو۔

"میڈم ذرا ادھر دیکھو۔" آفرین اسکا چہرہ اسکے بیڈ کے بائیں جانب کرتی بولی تھی جہاں دانیال بے سدھ سو رہا تھا۔

"اسکی طبعیت نہ بگڑ جائے اس لیے میں نے اس کے چائے میں نیند کی گولی مکس کر کے پلا دی تھی۔ وہ دو روز سے تمہارے لیے خود کی صحت بھی بگاڑنے پر تلا تھا۔ اور میڈم دنیا جہاں کے مرکبات تیار

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کرنے سے پہلے اطراف میں دیکھ بھی لیا کرو۔" آفرین امامہ کی بات سن رہی تھی پر دیکھ دانیال کو رہی تھی اچانک ہی جیسے اسکی دنیا خوش رنگ وروہو گئی تھی۔خوامخواہ کی بکواس سوچنے کے بعد اب اسے خود پر افسوس ہو رہا تھا۔

اس دن دانیال ہسپتال سے نکلنے کے بعد آفرین کی صحت یابی اور اتنی بڑی رحمت ملنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے ریز ہو گیا تھا۔

بہت دیر تک وہ مسجد میں دعا مانگنے کے بعد وہ ہسپتال میں آیا تھا جہاں آفرین کی شب بے خبری کی وجہ سے آفرین کی اور دانیال کی بیٹی کو دودھ امامہ نے پلایا تھا۔

مسلسل نظروں کی تپش پر دانیال نے غنودگی ڈوبے ہوئے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی جو کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

اپنے سامنے آفرین کو بیدار بیٹھے ہوئے دیکھتے اسے کوئی خواب لگ رہا تھا۔اس لیے وہ حقیقت ہے یا خواب معلوم کرنے کے لیے اسے اپنی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے بلا رہا تھا۔

آفرین نے اسی عمل کو دہرا کر اپنی طرف بلایا تھا۔

"مجھے ایسا لگ رہا ہے تم ہوش میں ہو اور مجھے اپنی طرف بلا رہی ہو۔" دانیال بند ہوتی آنکھوں کو کھولتا ہوا بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" تم خود ہی کیوں نہیں معلوم کر لیتے۔" وہ دھیرے سے بولی تھی۔وہ دھیرے سے ہنس کر اسکی طرف بڑھا تھا۔

آفرین کی نظریں مسلسل اسی پر ٹکی ہوئی تھی۔بڑھی ہوئی داڑھی۔۔۔۔بڑھے ہوئے بال۔سلوٹوں بھرا لباس۔۔۔چہرے کے پر سکون تاثرات۔۔۔وہ آکر اسکے بیڈ کے قریب رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔دونوں بازو بیڈ پر رکھے اور سیدھے ہاتھ کی انگلی سے اسکے چہرے پر آئے بال پیچھے کیے تھے۔

"کیسا محسوس کر رہی ہو؟" دونوں ہاتھوں کے پیالے میں اسکا چہرہ بھرتا معصومیت سے پوچھ رہا تھا۔

"بہت بہتر۔" آفرین دھیمی مسکان سے بولی تھی۔

"میں بہت گھبرا گیا تھا۔" وہ دھیرے سے بولا تھا۔

"کیوں؟"

"کیونکہ تمہیں ہوش نہیں آرہا تھا۔اور مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی کڑاکڑا میرے جسم سے روح کھینچ رہا ہو۔تم نے دو دنوں سے مجھے بہت خوف زدہ کیا ہے۔" وہ دھیرے سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں دباتا بول رہا تھا۔

""اور اب کیسا محسوس کر رہے ہو۔" آفرین اپنے کو اسکے ہاتھوں میں دیکھتی مسکراتی نظروں سے بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اس جذبات کو میں شاید بیان نہیں کر پاؤں بس اتنا سمجھ لو تمہاری آواز نے میرے پورے بدن میں تروتازگی بخش دی ہے۔" آفرین کے لب مسکرائے تھے۔

"پر جناب کو دیکھ کر لگ رہا ہے کہ انہیں مزید تروتازہ ہونے کے لیے کچھ دیر اور آرام کر لینا چاہیے۔"

"یار سمجھ نہیں آرہا ہے اتنی نیند کیوں آرہی ہے۔ماتنا ہوں دو دنوں سے نہیں سویا پر ایسا بھی کیا کہ چار پانچ گھنٹوں کی نیند کے بعد بھی آنکھ کھلنے کا نام نہیں لے رہی ہے۔" وہ جمائی روکتا ہوا بولا تھا۔

"وہ اس لیے کیونکہ امامہ نے آپ کی چائے میں نیند کی گولیاں ڈال دی تھی۔"

"نہیں" آفرین نے اسکے تردید میں سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔

"بھابھی بھی نا! میں چاہتا تھا جب تمہیں ہوش آئے تو میں تمہاری نظروں کے پاس رہوں۔" وہ کچھ خفا لہجے میں بولتا جمائیاں روک رہا تھا۔

"پاس تو تھے پر کیا ہوا جو سو رہے تھے۔" آفرین اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتی ہوئی بولی تھی۔

"ہماری بیٹی کو دیکھا وہ بلکل تم پر گئی ہے۔" دانیال نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔

"ہاں دیکھا اس کے لیے شکریہ میں اپنے طریقے سے ادا کروں گا۔"

"ٹھیک ہے میں انتظار کروں پر شکریہ ذرا اچھے طریقے سے ادا کرنا۔" آفرین بول کر ہنس دی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دھیمی سے ہنسی۔

"اہم اہم۔۔" امامہ اور فوزیہ بیگم کی آواز پر وہ دور ہٹ گئے تھے۔

"آفرین دانیال! میرا بیٹا تم سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔" فوزیہ نے انکے قریب آکر اعلان کیا تھا۔

"ایک منٹ بھائی! ہم سب کچھ کہنا چاہتے ہیں ایسا بولو۔" شہباز بھی عجلت میں اندر آتے ہوئے بولے تھے۔

آفرین اور دانیال نافہمی سے انہیں دیکھ رہے تھے۔

"ایک آفرین بڑے ابا حضور نے ہم سے مانگ لیا تھا اور اب ایک میں تم سے مانگ رہا ہوں۔" شہباز آفرین کے سر پر ہاتھ رکھ کر امامہ کی گوڈ میں سوئی ہوئی بچی کو دیکھ کر بولے تھے۔ پہلے پہل تو دانیال اور آفرین کو کچھ نہیں سمجھا تھا پر پھر سمجھ آنے پر وہ دونوں ہی مسکرا دیے تھے۔

"یقیناً تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔"

"بلکل یار! یہ بھی کہنے کی بات ہے۔" دانیال اور وہ مسکرا کر گلے مل گئے تھے۔

"تو آج سے چھوٹی آفرین میرے بیٹے خزیمہ کی منگ ہے۔" فوزیہ کچھ ذیادہ پر جوش ہوئی تھی۔ انکی بات پر سب ہنس دیے تھے۔

"تم نے تو بھائی میرے بیٹے کی مانگ بڑے جلدی پری کر دی۔" فوزیہ کے شرارتی نظروں پر وہ جھنپ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گئی تھی۔

"بھابھی!!"

☆☆☆

آفرین ہسپتال سے گھر آچکی تھی۔اسکی صحت اب بہت بہتر چکی تھی۔

خانزادوں نے ایک بار پھر آفرین کا استقبال بہت خوبصورت طریقے سے کیا تھا۔

دانیال نے اپنی بیٹی کا نام آیت رکھا تھا۔جب سب نے اس سے اسکی خواہش پوچھی تھی۔

آیت کو گوڈ میں کھیلانے کے لیے بچے آپس میں لڑنے لگتے تھے۔

سب نے آیت کے لیے اتنا زیادہ ہدیہ وسوغات لائے تھے کہ اسکا پورا کمرا بھر گیا تھا۔دانیال نے بچے کی آنے کہ خوشی میں دو کمرے کو خوبصورت طریقے سے تیار کروایا تھا۔ایک باربی پرنسز کی طرح اور ایک شہزادوں کی طرح۔

دانیال آیت کو ہاتھوں میں اٹھائے آفرین کہ ساتھ بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔

"یار! یہ ہر وقت سوتی کیوں رہتی ہے۔" دانیال نے آیت کہ بند آنکھوں کو دیکھ منہ بسور کر کہا تھا۔

"وہ سوتی نہیں ہے بس آنکھیں بند کریں رہتی ہے۔" آفرین نے مسکرا کر کہا تھا۔

"وہ کیوں؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیونکہ وہ ابھی بہت چھوٹی ہے اور اسے روشنی کی عادت نہیں ہے۔ تیز روشن کمرے میں اسکی آنکھیں چندھیا جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ آنکھیں نہیں کھول پاتی۔ دیکھوں ابھی آنکھیں کھول دی نا۔"

آفرین بولتی آیت کے آنکھوں کے آگے اپنا ہاتھ چھاؤ کریں تھی۔ جس پر آیت پٹ سے آنکھیں کھولتی پلکیں جھپکتی ان دونوں کو دیکھنے لگی تھی۔

آفرین پکڑے بدلنے واش روم میں جاتی جاتی رک کر بیڈ کی طرف دیکھ کر مسکرا دی تھی جہاں دانیال آہستہ آواز میں آیت سے بات کر رہا تھا۔

☆☆☆

وقت تیزی سے گزر گیا۔

خانزادوں اور ملکوں کی خاندان میں فردوں کا اضافہ بھی ہو گیا تھا۔

آفرین ایک جانی مانی بہترین ڈاکٹر بن چکی تھی۔ امامہ نے کچھ عرصہ ڈاکٹری کو ضرور دیا تھا پر پھر اس نے ایک ہاؤس وائف بننے کو ہی فوقیت دی تھی۔ رحمت شہر میں رہنے کی وجہ سے اوَن ڈیوٹی ڈاکٹر تھی۔

ان گزرے وقتوں میں سب زندگی میں نئی زندگیوں کا اضافہ ہو گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ میں پانی کی بہت کمی، آہوووو آپ میں تو کیلشیم کی بھی کمی ہے ارے آپ میں تو پروٹین کی بھی کمی۔۔۔کچھ کھایا پیا کریں، ورزش کیا کریں۔" کیبن کہ دروازے پر ہاتھ لپیٹے کھڑی آفرین مسکراہٹ دبا کر اپنی چھوٹی سی بیٹی آیت اور اتنی ساری کمیاں نکلتے غمگین صورتحال بیٹھے دانیال کو دیکھ رہی تھی۔

"اتنی کمیاں آپ کی ماں نے میرے اندر نہیں نکالی ہو گی جتنی آپ نے کچھ منٹوں میں نکال دیا ہے۔" آفرین اسکے پیچھے کمر پر ہاتھ رکھے گھور سکی تھی۔

"ہاں تو میری مما بہت بھولی جو ہیں۔" آیت اپنی ماں کے تیور دیکھتی زبان دانتوں تلے دبا گئی تھی۔ "ہے نہ پیاری مما۔" دانیال نے جھٹ سے مڑ کر اپنے سامنے کمر پر ہاتھ رکھے کھڑی اپنی بیوی کو دیکھا تھا۔

"اچھا! تو میں نے آپ میں کمی نکالی تھی۔ ذرا بتانا پسند کریں گے۔" دانیال زبان دانتوں تلے دبا کر ایک آنکھ بند کرتا دھیرے سے سوری بولا تھا۔ آفرین تاسف سے سر ہلاتی اپنا سامان وغیرہ بیگ میں رکھنے لگی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہ میرا ہسپتال ہے جہاں آپ دونوں روز پکنک منانے آجاتے ہو۔" آفرین کا وائٹ شرٹ پہن کر آیت تھرموکیئر اسٹیتھوسکوپ لینے لگی تھی جب آفرین کے گھورنے پر شرافت سے ہاتھ پیچھے کرتی کھڑی ہو گی تھی۔

"ہم آپ کو ریسیو کرنے آئے ہیں مما۔"

"ہاں بابا! ریسیو۔۔ چلو اب" آفرین ان دونوں کہ لفظ ریسیو کرتی آگے بڑھتی باہر جانے لگی تھی۔ پیچھے دونوں باپ بیٹی وکٹری کا اشارہ کرتے ساتھ باہر نکلے تھے۔

☆☆☆

"ویسے تمہاری وہ کزن ڈرتی کتنا ہے تم سے۔" اسپورٹ گراؤنڈ میں بال کو ہٹ کرتا نیلی آنکھوں والے نے رک کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا جھک کر کہا تھا انداز شرارتی تھا۔

"میں جن جو ہوں۔" ہاتھ اونچا کر کے پانی کی بوتل سے وہ اپنا چہرہ دھونے لگا تھا جو پسینے اور گرمی سے سرخ ہو گیا تھا۔

"یہ اب تم مجھے ڈرا رہے ہو۔" نیلی آنکھوں والے نے مصنوعی خوف زدہ ہو کر کہا تھا۔ بوتل سائیڈ رکھے بینچ پر رکھتے ہوئے وہ صرف مسکرا سکا تھا۔

"کیا بات ہے خزیمہ! یہ ہٹلر مسکرا رہا ہے۔" شوخ سی آواز نے کہتے ساتھ اس لڑکے نے خزیمہ کے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کندھے پر اپنا کہنے رکھا تھا جسے ذرا سا جھک کر خزیمہ نے ہٹا کر گھورا تھا۔

"آفتاب!" وہ مڑ کر پیلی آنکھوں میں خفگی لیے بولا تھا۔

"ہائے۔۔۔۔ دانش۔۔۔ تم دانشیہ کیوں نہیں بن جاتے۔ قسم سے اس طرح کہتے ہوئے بڑے قاتل لگتے ہو۔" آفتاب شرارتی لہجے میں بولتا گراؤنڈ کے دوسری طرف بھاگا تھا کیونکہ دانش اسکی بات پر خطرناک تیوروں سے بڑھا تھا۔

"یار دانش! رک میں بھی پکڑتا ہوں۔" وہ دونوں اسے گھیر چکے تھے۔

"خزیمہ! اس بے وفائی کو میں یاد رکھوں گا۔" آفتاب ذرا سا مڑ کر وارنگ بھرے لہجے میں بولا تھا۔ وہ لوگ بھاگتے ہوئے سویمنگ پل کی طرف آ گئے تھے۔ آفتاب کے پیر نے پھرتی سے بریک لگائی تھی۔ دانش اور خزیمہ اسکی طرف ذو معنی مسکراہٹ کے ساتھ بڑھے تھے دونوں کی زوردار ہٹ نے آفتاب کو پانی بوس کر دیا تھا۔

"پانی میں غرق ہونا بھی یاد رکھنا۔" خزیمہ چڑھاتے ہوئے بولا تھا۔ آفتاب پانی میں اب تیرنے لگا تھا۔ ویسے بھی اسے سویمنگ بہت اچھی آتی تھی۔

☆☆☆

بچے گراؤنڈ میں جمع کھیل رہے تھے۔ یہ ایک اسکول کا منظر تھا۔ جہاں اکثر بیشتر بچے گراؤنڈ میں ضرور

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پائے جاتے تھے۔

آیت، سویرا، دانین، مسکان اور مریم بیٹ مین ٹن کھیل رہی تھی۔ آیت خانزادوں کی آنکھوں کا نور، سویرا ملکوں کی پیاری بیٹی، مریم راجپوتوں کی جان، مسکان احمد اور احکم اور خانزادوں کی سمجھدار اور اچھی بیٹی، دانین حسین فاروق اور کلثم بیگم کی زندگی کا محور۔۔۔۔

اس وقت وہ ہر کسی کی زندگی میں شہزادیوں جیسا مقام رکھنے والیاں اسکول کیمپس گراؤنڈ میں پانچ کی ٹیم بنا کر بیٹ مین ٹن کھیل رہی تھی۔

آیت کو اسپورٹ کھیل میں بہت دلچسپی تھی وہ ہر ایک گیم پرفیکٹلی اور شاندار کھیلتی تھی۔ سویرا کا رجحان پینٹنگز اور کتابوں میں ہوتا تھا اسے کھیل میں دلچسپی نہیں ہوتی تھی پر وہ بھی اچھا کھیلتی تھی۔ دانین ان سب میں سب سے چھوٹی تھی وہ ہر وقت شرمیلی سی اور ڈرپوک سی رہتی تھی پر ان چاروں کے ساتھ وہ بااعتماد ہو جاتی تھی۔

مسکان آیت کی کاپی تھی اسکا پڑھائی میں کھیل کود میں بہت دلچسپی رہتی تھی۔

مریم ان سب میں بہت مختلف تھی اسے کھیلنا پسند تھا پڑھنا بھی پسند تھا پر وہ ہمہ وقت کچھ یونک کچھ ایسا کرنے کی کوشش کرتی جو کسی نہ کیا ہو۔ وہ تاریخی اور قدیم کہانیوں اور چیزوں میں بہت دلچسپی لیتی تھی۔ وہ کچھ ایسی تھی اگر کوئی ذرا سی بھی پرانی چیز اسکے ہاتھ لگ گئی تو پھر وہ یہ سمجھتی جیسے یہ کسی بادشاہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کے زمانے کا تھا کوئی خزانہ یا کچھ اور، جب تک اسکی بال کی کھال نہ نکال لیتی سکون سے نہیں بیٹھی۔

"تمہارے سوری بولنے سے وہ آ نہیں جائے گا! جاؤ لے کر آؤ" کاک زور سے ہٹ کرنے کی وجہ سے وہ گراؤنڈ کی باؤنڈری کے دوسری طرف چلی گئی تھی یہ کارنامہ مریم نے انجام دیا تھا۔ سب نے اسے گھور کر دیکھا تھا جو زبان دانتوں میں دباتی وکٹری سائن میں سوری بول رہی تھی۔ آیت نے گھور کر کہا تھا۔ مریم منہ آڑھا ٹیڑھا بناتی کاک لانے باؤنڈری کے دوسری سائیڈ چلی گئی تھی۔

بہت دیر تک جب وہ نہیں آئی تب وہ سب ملتی اسے ڈھونڈنے اس طرف چلی گئی تھی۔

پر مریم نا جانے کون سی نشانی ایک چھوٹے سے سنہرے رنگ کے سیپ میں ڈھونڈ رہی تھی۔

"یہ تم کیا کر رہی ہو!" چاروں نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

"اف!! ڈرا دیا، کوئی ایسا کرتا ہے۔" مریم اچانک آواز پر اچھلتی خفگی سے بولی تھی۔

"تمہیں کاک لانا تھا نہ پھر یہ تم کیا کر رہی ہو۔" سویرا گھور کر بولی تھی۔

" سویرا! یہ دیکھو مجھے کیا ملا؟ سونے کے رنگ کا سیپ!" مریم جوش سے بولنے لگی تھی۔

"پتا ہے! مجھے کیا لگتا ہے یہ ضرور کسی بادشاہ کے زمانے کا ہو گا۔۔ نہیں نہیں ایسا بھی ہو سکتا ہے اسے کسی فیری نے چھوڑ کر چلی گئی ہو۔" مریم کی بات پر سب نے بیزار سا چہرہ بنا لیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں! اور اس فیری نے یقینا یہ تمہارے لیے کیا ہو گا تا کہ تم اسے ڈھونڈ کر سیکریٹ آف ٹریسر بن سکو۔۔ہے نا مریم!" آیت نے بھرپور سنجیدگی سے کہا تھا۔ مریم نے زور و شور سے سر اثبات میں ہلایا تھا۔ سویرا اور مسکان اپنی ہنسی چھپانے کے لیے سر نیچے جھکا لیے تھے۔ دانین نے ضرور سنجیدگی سے آیت اور مریم کو دیکھا تھا۔ وہ بے چاری سیدھی سادھی مریم اور آیت کو بہت گمبھیرتا سے دیکھ رہی تھی وہ ان دونوں کی بات کو حقیقت اور بہت بڑی کھوج سمجھ رہی تھی۔

"مریم! کل کہکشاں ٹیچر کا ڈرائینگ کا کلاس اٹینڈ کیا تھا۔" مریم سر اثبات میں ہلائی تھی۔

"اور مریم! کیا تمہارا یہ کھوجی جیکس اسپیرو کا دماغ بھی حاظر تھا۔" مسکان میٹھے طنز سے بولی تھے۔

مریم خفیف ہوتی منہ بسور لی تھی۔

"یہ تمہارا فیری ٹیل کا سیپ، دراصل ٹیچر کے ہاتھوں رنگوں روغن ہو چکا ہے۔"

تینوں بول کر ہنسنے لگی تھی۔

دانین کچھ کچھ سمجھ آنے پر کھکھلا کر ہنس دی تھی۔

"یو نو واٹ پیاری مریم! اللہ نے تمہیں بھیجا تو بھیجا پر تمہارے بھیجے میں بھیجا نہیں بھیجا۔" سویرا کے رسیلے مذیدار طنز پر مریم ہونٹ بھینچ کر خفگی سے خاموش ہو گئی تھی۔

"کوئی بات نہیں مریم! ہم تمہیں ایسے بغیر بھیجے کے بھی برداشت کر لیں گے۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اب بہت ہو رہا ہے۔ اگر اب کسی نے میرا مزاق اڑایا تو میں اس سے بات نہیں کروں گی۔" مریم چڑ کر وارنگ دیتی بولی تھی۔ چاروں خاموشی سے ہونٹوں پر انگلیاں رکھ چکی تھی پر بھینچی بھینچی ہنس اب بھی آ رہی تھی۔ آیت کے حساب سے مریم انکا انٹرٹرینر تھی۔ جو ہر سیریز موقع پر ہنسنے پر مجبور کر دیتی تھی۔

☆☆☆

"بابا! یہ گھوڑا کتنا پیارا ہے۔" آیت دانیال سے بولتی گھوڑا کے پیٹ کو آہستہ آہستہ سہلا رہی تھی۔ تبھی وہ پرجوش ہو کر بولی تھی۔ "مجھے بھی اسکی سواری کرنے ہے۔"

"میری پیاری شہزادی! یہ گھوڑا آپ ہی کا ہے۔" دانیال اسے گوڈ میں اٹھا کر پیار سے بولا تھا۔

"سچی!" آیت بے حد خوش نظر آ رہی تھی۔

"مچی!" دونوں ہنس دیے تھے۔ "اور اب ہم اس پر پورے گاؤں کی سواری کریں گے" دانیال کہہ کر اسے گھوڑے پر بیٹھا کر خود بھی بیٹھ گیا تھا۔ اور پھر پورے گاؤں میں آیت کی قلقاریاں گونج اٹھی تھی۔

"پتا ہے مما! ہمیں ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے ہم آسمان سے باتیں کر رہے تھے۔" گھڑ سواری سے آنے کے بعد آیت پورے گھر میں سب کو باری باری بولتی بہت خوش لگ رہی تھی۔ آیت اسکا جوس دیتے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہوئے مسکرا کر بولی تھی۔

"اب اس بات پر میں کیا کہہ سکتی ہوں! تمہارے بابا نے مجھے کبھی گھڑ سواری کرائیں ہی نہیں۔"

دانیال اور آیت کو اورینج جوس دے کر وہ پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔ دانیال اسکے شکوہ پر مسکرا دیا تھا۔

"کہو تو! ابھی کرا دوں۔" دانیال اسکی طرف جھکتا دھیرے سے بولا تھا آفرین پل میں سرخ ہوتی مسکرا دی تھی۔

"بلکل بابا!" دانیال کے بات آیت سنتی جوش سے بولی تھی۔ "آپ کو مما کو ضرور گھڑ سواری ضرور کرانی چاہیے۔" ان دونوں نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

"جی نہیں! چپ چاپ جوس ختم کریں، بہت بولنے لگی ہیں۔" دانیال سے پہلے آفرین نے آیت کو گھور کر سخت لہجے میں کہا تھا آیت منہ بسور کر خفگی سے دانیال کو دیکھنے لگی تھی۔

"آفرین! کتنی بار کہا میری بیٹی کو ڈانٹا مت کرو۔" دانیال آیت کو بازوں میں بھرتا وارنگ کرتے بولا تھا۔ آیت لاڈ سے اپنا سر رکھتی دانیال کے کان میں پھس پھسائی تھی۔

"میری بیٹی چاہتی ہے اس لیے اب ضرور میں تمہیں گھڑ سواری کا مزہ چکھا کر رہوں گا۔" دانیال شرارتی مسکراہٹ سے بولتا آفرین کو ڈرا گیا تھا۔ وہ ضرور گاؤں میں ہی پلی بڑھی تھی پر کبھی اس نے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گھڑ سواری یا گھوڑے کے اطراف بھی نہیں بھٹکی تھی اسے ہمیشہ سے ہی گھوڑوں سے بہت ڈر لگتا تھا۔

"یاہو۔۔! آئی لو یو بابا، میں جا رہی ہوں سب کو بتانے بابا مما کو گھڑ سواری کرانے جا رہے ہیں۔" آیت اچھل کر حویلی کے اندر بھاگی تھی۔ آفرین منہ کھولے ان دونوں کو دیکھتی دانیال کو جھنجھلا کر بولی تھی۔

"دانیال! میں بلکل بھی ایسا نہیں کروں گی۔ مجھے گھوڑے سے بہت ڈر لگتا ہے۔" وہ خوف زدہ ہو گئی تھی۔

"یہ میری بیٹی کی خواہش ہے اور میں اسکی کوئی خواہش در نہیں کر سکتا۔ اب تو گھڑ سواری تمہیں کرنے ہی پڑے گی۔" دانیال شان بے نیازی سے بولا تھا۔

"تم اور تمہاری بیٹی۔" وہ دانت کچکچا کر بولی تھی۔

"میں بلکل بھی گھڑ سواری نہیں کروں گی۔" وہ حتمی طور پر بولی تھی۔

"وہ تو تمہارے فرشتے بھی کریں گے۔" دانیال چیلنج کرتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

آج بہت دنوں بعد آفرین کو وہ بلکل اس طرح لگا تھا جب وہ اسے پہلی بار ملا تھا۔ کھڑوس بد تمیز سا۔

سب اسٹبل میں بیٹھے ہوئے آفرین کی حالت انجوائے کر رہے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بھائی شاہ! دیکھے نا دونوں باپ بیٹی میرا قتل کرنا چاہتے ہیں۔" آفرین روہانسی ہوتی سالار سے بولی تھی۔ جس نے اسکی بات پر سب پر کڑی نظر ڈالی تھی۔

"مما! آپ کتنی ڈرپوک ہیں۔" آیت تاسف سے بولی تھی۔

"چاچی! آپ گھڑ سواری کرنے سے ڈرتی ہیں۔" دانش شرارتی انداز میں حیرت سے بولا تھا۔

"آفرین تو بچپن سے ڈرتی ہے بیٹا" امامہ کی بات پر آفرین نے سب پر خفا نظر ڈالی تھی۔

"وہ کیوں مما۔" دانش کے پوچھنے پر امامہ کچھ بتانے والی تھی جب وہ جلدی سے کھڑی ہوتی بولی تھی۔

"میں گھڑ سواری کرنے کے لیے تیار ہوں۔" سب نے ایک نظر حیرت سے دیکھا تھا وہ جلدی سے استبل میں گھوڑے کی طرف بڑھ گئی تھی۔

"یو کین ڈو اٹ مما۔" آیت آفرین کی حوصلہ افزائی کرتی ہوئی بولی تھی۔

آفرین بول کر تو آگئی تھی پر اب اسے گھوڑے کے ہنہنانے پر ڈر لگ رہا تھا گھوڑا ہنہنا کر اسکے ذرا قریب ہوا تھا جب وہ دبک کر دو قدم پیچھے ہوتی کسی کے سینے سے ٹکرائی تھی۔ دانیال اسے دونوں ہاتھوں سے تھام کر ذرا سا اسکے کان کے قریب جھک کر دھیرے سے بولا تھا۔

"میرے ساتھ یہ سفر کرو گی۔" آفرین ذرا سا گردن گھما کر خفگی سے ایک نظر دیکھا تھا۔

"سیریسلی!" وہ اتنا بولتی گھبراتی گھبراتی ایک گھوڑے پر بیٹھ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"شیرو! خیال رکھنا تمہارے یار کی زندگی ہے۔" دانیال گھوڑے کے سر کے قریب ہو کر سہلا کر گہری نظروں سے آفرین کو دیکھتا ہوا بولا تھا گھوڑے نے زور سے سر اونچا کر کہ ہلا کر تصدیق کی تھی۔

اسکے اس طرح کرنے سے آفرین کی ہلکی سی چیخ نکل گئی تھی۔

کچھ دور گھوڑا دوڑتا ہوا جب چلا گیا آفرین آنکھ بند کیے آیت الکرسی پڑھتی رہی تھی۔ اسکا دل ڈر سے کانپ رہا تھا پر جب کچھ دور تک یہ گھوڑا دوڑتا ہوا چلا گیا دھیرے دھیرے اسکا ڈر ہوا میں تحلیل ہوتا چلا گیا تھا۔

اس نے دھیرے سے آنکھیں وا کی تھی۔ اسے ایسا لگا سب کچھ اسکے ساتھ اڑ رہا ہو وہ بہت نزدیک سے اپنے قریب سے گزر جانے والے پرندوں کو دیکھ رہی تھی۔ آنکھیں چمک اٹھی تھی۔ اسے اپنا آپ اڑتا ہوا موجود ہو رہا تھا۔ اسکے ہونٹ پر مسکان اپنے آپ آگئی تھی۔

وہ تیزی سے اب پورے اسٹبل سے دور تک واقع باغ تک گئی تھی۔

اسکی تیزی پر سب ہونق کی طرح دیکھ رہے تھے۔ آیت ہاتھ تھوڑی تلے رکھے حسرت سے دیکھ رہی تھی۔

دانیال ہاتھ باندھ کر مسکرا دیا تھا۔

☆☆☆

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسکول کے پروکسی وقت میں سب گروپ بنا کر کمپس گراؤنڈ میں ہائڈ اینڈ سیک گیم کھیل رہے تھے۔جب آیت کے ٹائم پر پروکسی پریئڈ آف ہو چکی تھی پر وہ اپنا باری آنے پر فیس آف کر کے کھڑی ہوئی تھی سب ایک دوسرے کو آنکھ مار کر بھاگ کر کلاس میں چلے گئے تھے۔

وہ کاؤنٹ کر کے جب مڑی تھی کمپس میں ایک بچہ بھی نہیں تھا وہ یہاں وہاں سب کو دیکھنے کے بعد ڈھونڈتی ہوئی گیٹ کے قریب تک چلی گئی تھی۔وہاں ایک آدمی چادر میں دھکا ہوا اسے اشارے سے اپنی طرف بلانے لگا تھا۔

آیت ڈر کر ایک قدم لڑکھڑا گئی تھی۔

"آیت!"خزیمہ کی آواز پر وہ گھبرا کر اچھل گئی تھی۔

"خزیم! آپ کو تمیز نہیں ہے، کوئی ڈراتا ہے ایسا"آیت چڑ کر بولی تھی۔

"بڑا ہوں تم سے کچھ تو عزت کر لیا کرو، اور یہاں کیا کر رہی ہو؟ ابھی تو تمہاری کلاس ہو گی۔"

خزیمہ اسکے انداز پر تاسف سے بولا تھا۔

"وہی تو بڑے ہیں آپ پر تمیز بلکل نہیں ہے، اور میری کلاس کی پروکسی تھی ہم سب ہائیڈ اینڈ سیک کھیل رہے تھے پر پتا نہیں وہ سب کہاں چلیں گئے۔"آیت منہ بنا کر بولی تھی۔

"وہ سب کلاس میں ہیں اور کچھ تو عزت کر لیا کرو۔"خزیمہ نہایت ہی بے چارگی سے بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"وہ سب کتنی بد تمیز ہیں ابھی بتاتی ہوں انہیں۔" وہ اسکی بات نظر انداز کرتی غصے سے بولی تھی۔

انکے جاتے ہی چادر میں چھپے انسان نے دور تک انہیں جاتا ہوا دیکھا تھا۔

☆☆☆

آفرین نرس کے ساتھ چلڈرنس وارڈ میں راؤنڈ پر آئی ہوئی تھی۔

"ہائے سویٹ ہارٹ! کیا ہو رہا ہے۔" اس نے ایک بیڈ کے پاس آکر نرمی سے کہا تھا۔ بیڈ پر لیٹا ہوا بچہ اسے دیکھ کر کھل اٹھا تھا۔ حالانکہ اسکے ایک ہاتھ میں ڈرپ لگی ہوئی تھی پھر بھی اسے دیکھتا سب بھول بھال گیا تھا۔

"میں کھیل رہا تھا پھر آپ آگئی۔" بچہ معصومیت سے بولا تھا۔

"اوو! یعنی ہم نے آپ کے گیم کو ڈسٹرب کر دیا۔" آفرین نے مصنوعی اداسی سے کہا تھا۔

"نہیں میں نے یہ تو نہیں کہا تھا۔" بچہ فوراً بولا تھا۔ آفرین مسکراتی نرس کو دوا کھلانے بولی تھی۔

"اب یہ کھیل چھوڑو! کل کھیلنا ابھی یہ آپ کے آرام کا وقت ہے۔" آفرین بچے کو احتیاط سے بیڈ پر لیٹا کر بی پی، ڈرپ وغیرہ چیک کرتی پیار سے بولی تھی۔ آفرین کی ہدایت پر وہ فوراً آنکھیں موند تا سونے لگا تھا۔

"ہیلو بے بی! آج آپ چپ کیوں ہو؟" اس نے دوسرے بچے کے پاس جا کر کنفیوز چہرہ بنا کر پوچھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھا۔

" آج میری ممی نہیں آئیں آج پاپا آئے ہیں۔وہ میرے پاس رکیں گے۔" بچے نے اپنی افسردگی کی وجہ نے

بیان کی۔

"تو اس میں اتنی اداسی کی کیا بات ہے۔پاپا تو اتنے اچھے ہوتے ہیں تمہیں پتا ہے نا۔پاپا ہی کپڑے اور چاکلیٹس لے کر آتے ہیں۔آخر اتنا پیار کرتے ہیں وہ تم سے۔" آفرین اور نرس نے حیرت سے دیکھا تھا۔

"لیکن وہ ممی کی طرح کہانی نہیں سناتے۔" بچے نے جواز پیش کیا تھا۔آفرین نے ہونٹ اوو کی صورت میں گول کیا تھا۔

تم جو کہانی ممی سے سنتے ہو کیا وہ یاد بھی رکھتے ہو؟" اس کے سوال یہ بچے نے فورا اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"تو بس پھر کیا، تم جو کہانی ممی سے سنتے ہو وہ پاپا کو سنا دینا تاکہ انکا وقت اچھا گزر جائے، اوکے آج پاپا کو کہانی سنانی ہے۔" آفرین اسکے اداسی کا حل بتاتی اسکا ہیلتھ چیک کر کے پلٹی تھی جب وہ کچھ حیرت سے تک گئی تھی۔سامنے اس بچے کا باپ مسکراتا ہوا کھڑا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ کو ایک ڈاکٹر نہیں ٹیچر ہونا چاہیے کیونکہ آپ میں ٹیچر کی ساری کوالیٹیز موجود ہیں۔ آپ ایک اچھی لیکچرز ہو سکتی ہیں۔" اس آدمی نے سراہتی ہوئی توصیفی لہجے میں کہا تھا۔

"آپ اپنے بچے کو قریب رہنا اور پیار کرنا سیکھیں۔ آپ اچھے بات ثابت ہو سکتے ہیں ورنہ بدصورت دیگر آپ کا بچا آپ کے لیے ایک اچھا بیٹا ثابت نہیں ہو سکے گا۔ اینڈ تھینکیو سو مچ۔" وہ بول کر آگے بڑھ گئی تھی۔ وہ آدمی وہیں کھڑا بس دیکھتا رہ گیا تھا۔

"ڈاکٹر آفرین! آپ کو ڈاکٹر ظفر بلا رہے ہیں ایک امرجنسی کیس آیا ہوا ہے آپریشن کا۔" اسکے کیبن میں ایک نرس نے آکر اطلاع دی تھی وہ فوراً آپریشن تھیٹر میں گئی تھی۔

آپریشن پورے تین گھنٹے بعد سکسیسفل ہوا تھا۔

وہ پیسینٹ کی فیملی سے مل کر اپنے جونیئر ڈاکٹرز کو کچھ ضروری بات سمجھاتی چینجنگ روم میں گئی تھی۔

"ڈاکٹر آفرین! آپ سے ملنے مس رحمت آئی ہوئی ہیں۔" ایک نرس نے آکر اسے بتایا تھا وہ سر ہلاتی اپنے کیبن کے سمت بڑھی تھی۔

رحمت چیڑ پر بیٹھی ہوئی تھی وہ اکیلے آئی تھی شاید۔

"اسلام و علیکم! اکیلے آئی ہو۔" آفرین اسکے گلے ملتی اپنی چیڑ پر بیٹھی ہوئی بولی تھی۔

"افرا! دو کپ چائے بھجوا دو۔" اٹر کام پر بول کر وہ رحمت کی طرف پوری طرح متوجہ ہوئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اور بتاؤ کیسی ہو؟"

"ہم ٹھیک! لگتا ہے میں نے ڈسٹرب کر دیا۔" رحمت کی بات پر وہ منفی میں سر ہلاتی ہوئی بولی تھی۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ بہت دن ہو گئے تم آئی نہیں ہماری طرف۔ امی اور بابا بہت یاد کرتے ہیں۔"

"بس یار مصروفیت! بچوں اور شوہر پھر سارا گھر سنبھالنا اس وجہ نہیں آ سکی۔ میں یہاں تم سے ایک ضروری بات کرنے آئی ہوں۔" وہ سنجیدگی سے بولی تھی۔

"ہاں! کہو۔" آفرین سر ہلاتی بولی تھی۔

"پتا نہیں پر بہت دن سے مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے کوئی میرا پیچھا کرتا ہو یا دیکھتا ہو۔ کئی مرتبہ شاپنگ کرتے یا گھر سے باہر نکلتے وقت میں یہ روز محسوس کرتی ہوں۔" رحمت کی بات پر آفرین کھٹکی تھی۔

"تمہارا وہم بھی تو ہو سکتا ہے۔ تم نے احمد بھائی کو بتایا۔" وڈ

"نہیں۔" رحمت نا میں سر ہلاتی بولی تھی۔

"کیوں؟" آفرین حیرت سے دیکھی تھی۔

"ایک بار کوشش کی پھر سوچا ہو سکتا ہے میرا وہم ہو پر یہ چیزیں میں مسلسل محسوس کر رہی ہوں۔" وہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بے چارگی سے بولی تھی۔

"بیوقوف لڑکی! عقل نہیں آئی گی تمہیں۔" آفرین ڈاپٹ کر بولی تھی۔ "اچھا چھوڑو! ایسا کچھ بھی نہیں۔اب تم آ ہی گئی ہو تو کیونکہ شاپنگ کرنے چلے کیونکہ آیت کی برتھ ڈے آنے والی ہے۔" وہ اپنے سامان کو جلدی جلدی رکھتی ہوئی بولی تھی۔

"پر تم تو شاید اون ڈیوٹی ہونا؟" رحمت ہونق کی طرح بولی تھی

"نہیں میرا ٹائم آف ہو چکا ہے۔" وہ اسکے ساتھ باہر نکل کر بولی تھی۔

وہ دونوں اب کار میں بیٹھی مسلسل کچھ نا کچھ بات کر رہی تھی پر ان کے پیچھے ہی ایک بلیک کار کے اندر ہڈی سے سر کو چھپائے شخص نے انکے کار کا تب تک پیچھا کیا تھا جب وہ لوگ مال سے گھر نہیں آ گئی تھی۔

☆☆☆

آج ملک حویلی میں بہت ہلچل مچی ہوئی تھی کیونکہ ملکوں کی چھوٹی بہو بہت دنوں بعد اپنے میکے سے واپس لوٹی تھی۔

آصفہ سویرا اور حزیفہ پورے گھر میں شور و غل مچاتے ہوئے کھیل رہے تھے۔

"کیسا گزرا میکے میں وقت۔" فوزیہ بیگم کی سوال پر آسماں ہنس دی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اچھا گزرا! پر یہاں کی بہت یاد آتی تھی۔" وہ دونوں ایک دوسرے سے بات کرنے لگی تھی جب وہاں آیت کے ساتھ آفرین کی آمد ہوئی تھی۔ اپنی چھوٹی بھابھی کی آنے کی آمد سن کر وہ فوراً آگئی تھی۔

"اسلام و علیکم!" آیت وہاں سے بھاگ کر آصفہ سویرا اور حزیفہ کے پاس چلی گئی تھی۔

"وعلیکم اسلام!"

"بھابھی! اگر آپ اور کچھ دن نہیں آتی تو ہم سب آپ کو لینے چلے آتے۔ میرے بھیا باؤلو کی طرح چہرہ کیے رہتے تھے۔" آفرین کی شرارت پر وہ جھنپ گئی تھی۔

"ویسے ایک بات تو ہے دیور جی بڑا پیار کرتے ہیں۔ کیوں آسماں؟" وہ دونوں فل شرارتی موڈ میں اسے چھیڑ رہی تھی۔ اور وہ جھنپ سی جا رہی تھی۔

"تم اتنے دنوں نہیں رہی تھی ہم سب نے خوب مزہ کیا تھا۔" حزیفہ آصفہ کو چڑھاتے ہوئے بولا تھا۔

"اچھا! میرے بنا تم سب نے کیسے مزہ کیا میری یاد نہیں آئی۔" آصفہ اداسی سے بولی۔

"ہاں تو تمہارے ساتھ کہاں مزہ آتا ہے۔" اسکے کہنے پر آصف نے ایک پنچ مارا تھا۔

"بد تمیز! میرے بنا مزہ آتا ہے میرے ساتھ نہیں، جاؤ میں بات نہیں کرتی تم سب سے بات۔" وہ منہ بنا کر جانے لگی تھی۔

"اہو۔۔ تم کہاں اس پاگل کی باتوں میں آ رہی ہو۔ مزہ تو اب آئے گا ہماری کرائم پارٹنر جو آگئی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہے۔"آیت ایک آنکھ شرارت سے بند کرتی ہوئی بولی تھی۔

آصفہ ارباز ملک اور آسماں ملک کی ایک لوتی بیٹی تھی خیر یہ صفت جلد ہی ختم ہونے والی تھی کیونکہ بہت جلد آسماں بیگم اور ارباز ملک کی دوسری اولاد اس دنیا میں آنے والی تھی۔

☆☆☆

دوپہر کا وقت تھا۔ سردیوں کا آخری حصہ چل رہا تھا۔ نرم گرم دھوپ میں اسپورٹس میچ کا آخری راؤنڈ ہو رہا تھا۔

میچ دیکھنے بہت ٹیم کے گھر کے میمبر بھی آئے ہوئے تھے۔

خزیمہ، دانش، آفتاب، حزیفہ اور احکم کرکٹ ٹیم کے بیسٹ کھلاڑی تھے۔ وہ سب پسینے میں شرابور میچ کا آخری آخری راؤنڈ کھیل رہے تھے۔

پیچھے بیٹھے اسٹیڈیم میں دو اسکول کے اسٹوڈنٹ اپنی اپنی ٹیم کو چیس کر رہے تھے۔

آیت اور اسکے ساتھ بیٹھی سب زور زور سے انہیں سپورٹ کر رہی تھیں۔

اور فائنلی وہ لوگ جیت گئے تھے۔

سب بہت خوش تھے۔ انہیں ٹروفی سے نوازہ گیا تھا۔

"واؤ! آپ لوگوں نے تو کمال کر دیا۔" آیت دانش سے چہک کر بولی تھی۔ وہ لوگ اس وقت اسٹیڈیم

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کے چینجنگ روم میں تھے جہاں سب پانی وغیرہ پی کر ریلیکس ہو رہے تھے۔

ابھی ایک اور گیم باقی تھا اور تھا لڑکیوں کا فٹ بال میچ۔

"ہم سب نے تو کمال کر دیا اب تمہاری باری ہے کمال کرنے کی۔" دانش اسکا گال کھینچ کر بولا تھا۔

فٹ بال میچ میں مریم اور آیت نے شرکت (participate) کیا تھا۔

"بلکل سوپر بھئیوں۔" آیت بول کر مریم کے ساتھ اپنی ٹیم کی طرف چلی گئی تھی۔

وہ لال رنگ کے ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں تھی یہ رنگ کا ڈریس جس پر اسکول کا لوگو لگا ہوا تھا انکے ٹیم کا ڈریس تھا۔ بالو کو اونچی پونی ٹیل میں باندھے وہ سیم ڈریس میں بھی سب سے نمایاں دکھ رہی تھی۔ میچ شروع ہونے سے پہلے آیت دانیال سے مل کر وہاں کھیلنے گئی تھی۔

"آل ڈا بیسٹ میرا بچہ!" دانیال کے ساتھ ہائی فائی کرتی وہ اسکے وش کرنے پر مسکرا کر ٹھینکیو کہتی چلی گئی تھی۔

آیت کے اوپوزیشن ٹیم کی لڑکیاں بہت لاچاک اور خطرناک تھی۔

گیم اسٹارٹ ہوتے ایک نے جان بوجھ کر اس طرح کیا کہ آیت فرسٹ راؤنڈ میں ہی دھڑام سے گری تھی جس کی وجہ سے اسکے پیر میں موچ آگئی تھی۔ میچ وہی پر روک دیا گیا تھا۔

وہ زمین پر سے اٹھی کراہ کر رہ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"دکھاؤ کیا ہوا؟" خزیمہ اسکے پیر کو ٹچ کرنے ہی والا تھے کہ آیت کی چیخ پر سب دہل کر رہ گئے تھے۔

"چھونا نہیں! چھونا نہیں! بہت درد ہو رہا ہے۔" وہ دبک کر روہانسی ہو گئی تھی۔

"کچھ نہیں ہوتا گڑیا دکھاؤ ہمیں۔" دانش بہلا کر بولا تھا۔

"نو دانی بھیؤں درد ہو رہا ہے۔" ایک ہاتھ سے اپنے پیر کو پکڑے ہوئے وہ دوسرے ہاتھ سے کسی کو بھی خود کے قریب نہیں آنے دے رہی تھی۔

"کچھ نہیں ہوتا آیت ادھر دیکھو میری طرف! یو نو یو آر پلے-انگ ویری ویل، اینڈ آفکورس تم ہی جیتو گی۔" اس بات پر آیت کی آنکھیں چمک اٹھی تھی۔ وہ ہلکے سے مسکرادی تھی۔

خزیمہ اسے باتوں میں لگا کر کب اسکے پیر کو جھٹکے سے ٹھیک کر چکا تھا آیت کو علم ہی نہیں ہوا۔ پہلے وہ حیرت سے پھر آنکھوں میں نمی لیے وہاں کھڑے سب کو خفگی سے دیکھ کر ایک جھٹکے میں کھڑی ہو گئی تھی۔

گیم دوبارہ سے اسٹارٹ ہو چکا تھا۔ اس بار آیت اور اسکی ٹیم ہوشیار ہو کر کھیل رہی تھی۔ گیم میں مزہ تب آیا تھا جب مریم نے جان بوجھ کر اسطرح بال کو ہٹ کیا تھا کہ جس لڑکی نے آیت کو چوٹ پہنچائی تھی اسے سیدھا جا کر لگی تھی وہ دھڑام سے نیچے گری تھی۔ آیت نے جب مریم کو اس طرح کرتے دیکھا تو مریم نے شرارت سے آنکھ مار کر سب کہ سامنے یوں بن گئی جیسے اس سے غلطی سے ہو گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم نے جان بوجھ کر کیا تھا نہ!" میچ ختم ہونے پر آیت نے مریم سے پوچھا تھا۔

"کیا؟" وہ انجان بنی تھی۔

"انجان بننے کی ضرورت نہیں ہے سچ بتاؤ؟" آیت اسکے کندھے پر ایک تھپڑ رسید کرتی وارن بھرے لہجے میں بولی تھی۔

"ہاں تو اس نے بھی تو تمہیں جان بوجھ کر ہٹ کیا تھا میں نے بھی کر دیا حساب برابر۔" مریم سکون سے بولی تھی۔

"سچ کہا تم نے اس مینڈکی نے جان بوجھ کر کیا تھا میرے ساتھ۔" آیت منہ بسور کر بولی تھی۔

گھر آکر وہ بہت خوش تھی دونوں میچ میں ان کی ہی اسکول نے اول پوزیشن حاصل کی تھی۔ گھر پر سب نے خوب سلیبریٹ کیا تھا۔

☆☆☆

"مما! یہ کون سی حویلی ہے؟" وہ لوگ شہر سے گاؤں جا رہے تھے جب درمیاں میں ایک حویلی کو دیکھ کر آیت نے متجسس ہو کر پوچھا تھا جھاڑوں اور درختوں لمبے جنگلی گھاس سے چھپی حویلی کو گزر جانے تک دیکھتی ہی رہی تھی۔

"بیٹا یہ بہت پرانی اور مسٹری حویلی ہے۔" آفرین کے کہنے پر آیت نے اپنی ذیلی چمکتی آنکھوں میں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سوالیہ نشان پیدا کر لیا تھا۔ کار میں آیت دانیال اور آفرین کے درمیان بیٹھی ہوئی تھی۔ دانیال اس وقت انکی باتوں پر مسکراتا ہوا اپنے فون پر بزی تھا۔ "معلوم نہیں بیٹا پر اس حویلی کو لے کر بہت سی افوائیں مشہور ہیں۔" آفرین نے کندھا اچکا گئی تھی۔

"مما! بتاؤنا۔" اسکی ضد پر آفرین نے وہی کہانی دہرائی تھی جو وہ کبھی رحمت کو سنا چکی تھی۔

"مما! آپ میری شادی بہت اچھی طرح کریں گی نا؟" آفرین اور دانیال نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جو کہانی سے بلکل الٹ بات کہہ رہی تھی۔ آیت اپنی گہری آنکھیں معصومیت سے پٹپٹا کر ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ آفرین کھل کر ہنس کر پھر بولی تھی۔

"میری آیت خانزادوں کی شہزادی ہے۔ اسکی شادی ہم شہزادیوں کی طرح کریں گے۔" آفرین کی بات پر آیت کی آنکھیں جگ مگ کرنے لگی تھی۔

"اور تو اور تمہیں میں اپنے ہاتھوں سے سجاؤں گی۔"

"سچی مما!" آیت خوش کن آواز میں بولی تھی۔

"سچی مچی چندا۔" دونوں ماں بیٹی کی دلچسپ گفتگو کو سنتے ہوئے آئیر پورٹ سے حویلی تک کا سفر دانیال بہت اچھا گزرا تھا۔

☆☆☆

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خزیمہ کی جیت پر بلاج ملک کی خوشی دیدنی تھی۔ انہیں اپنے بڑے پوتے سے بہت محبت تھی اور یہ بات اکثر بیشتر سب ہی مانتے تھے۔

آج اسکی اس کامیابی پر سب بہت اچھے طریقے سے اس خوشی کو یادگار بنا رہے تھے۔

فوزیہ بیگم خوب طرح طرح کی پکوانیں پکائی تھی۔ سب ہنسی خوشی اس پل کو انجوائے کر رہے تھے۔ آفرین دانیال اور امامہ دانش اور آیت کے ساتھ انکی طرف آئے ہوئے تھے۔ وہ لوگ رات کے کھانے کے کچھ دیر بعد وہاں سے چلے گئے تھے پر آفرین کو بلاج ملک نے آیت اور خزیمہ کو اور بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھ کر کچھ ایسا کہا تھا کہ وہ حیرت سے مسکراتی ان دونوں کو کھیلتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

کافی رات تک سب کا ہنسی مزاق کا سلسلہ چلتا رہا تھا۔

گہری ہوتی رات کی سیاہی کو دیکھ کر ناظرہ بیگم نے تھک کر سب کو سونے کے لیے کہا تھا۔

رات کے کسی پہر بلاج ملک کی آنکھ پیاس کی شدت سے کھلی تھی وہ کسلمندی سے اٹھے بیٹھ گئے تھے۔ سائیڈ دراز کے اوپر خالی جگ رکھی ہوئی تھی۔ شاید آج ناظرہ بیگم جگ بھر کے رکھنا بھول گئ تھی۔ انہوں ناظرہ بیگم کو دیکھا وہ انہیں جگا کر پانی لانے کا کہنے والے تھے پر جانے کیوں کہہ نا سکے، انہیں وہ سوتی ہوئی بہت اچھی لگی تھی۔ جوانی بڑھاپے میں ڈھلنے لگی تھی سر کے گھنے کالے بال میں کہی کہی سفید

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بال نظر آرہے تھے چہرے پر جھڑیاں بھی ڈھلتی عمر کے ساتھ واضع ہو رہے تھے پر پھر بھی وہ آج بھی اپنے اندر ایک کشش رکھتی تھی۔ چہرے کے نقوش ڈھلتی عمر کے ساتھ اپنی تاثر ہنوز برقرار رکھی ہوئی تھی۔

آج اچانک سے انہیں ناظرہ بیگم پر ٹوٹ کر پیار آیا تھا۔ وہ جھک کر ان کے ماتھے پر بوسہ دیتے واپس بیٹھ کر انہیں دیکھنے لگے تھے یہ وہ عورت تھی جس نے انہیں بہت خوبصورت مرتبے پر فائز کیا تھا۔ انکے گھر کو سیج سیج کر ایک ڈور میں باندھ کر رکھا تھا۔

عمر کے اس حصے پہنچنے کے بعد بھی وہ آج بھی ناظرہ بیگم سے بہت محبت کرتے تھے۔ انسان کتنا بھی بزرگ ہو جائے ہر کسی کی محبت بہت کمال کی ہوتی ہے، بہت خوبصورت ہوتی ہے۔

وہ ہنوز انہیں دیکھ رہے تھے کہ دفتاً کچھ گرنے کی آواز پر وہ ہوش میں آتے باہر کی طرف متوجہ ہوئے تھے۔ کوئی سایہ سے وہاں سے گزرا تھا۔ وہ اسی سایے کی تعاقب میں جاتے وہ حویلی کے پوش پورشن میں چلے گئے تھے۔

حیرت تھی! وہ ساکت سے اس سایے کی آواز سن رہے تھے۔ ان کے جسم میں درد کی لہر دوڑ اٹھی تھی۔ اذیت ہی اذیت تھی۔ انہیں یقین نہیں ہو رہا تھا۔ وہ لاچار و تکلیف سے کراہتے اس سایے کی اصل تصویر کو دیکھ کر بے جان ہو گئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ سایہ وہاں پر کسی کی موجودگی محسوس کرتا فوراً اطراف میں دیکھنے لگا تھا۔ بلاج ملک جلدی سے پاس ہی پلر کی اوٹ میں چھپ گئے تھے۔ وہ سایہ وہاں سے چلا گیا تھا پر بلاج ملک سے انکی رہی سہی ہمت اپنے ساتھ لے گیا تھا واپس کمرے تک کا سفر پر انکے قدم تکلیف س دھیرے دھیرے اٹھ رہے تھے۔ انکے دل میں درد کی ایک ایسی لہر اٹھی کہ وہ بے دم سے اپنی کرسی پر گر گئے تھے۔ سارے گھر میں پر فسوس گہری خاموشی چھا گئی تھی۔

☆☆☆

اچانک ایسا ہو گا کسی نے سوچا نہیں تھا۔ پورے خاندان میں سنسنی خیز اذیت پھیل گئی تھی۔

بلاج ملک کی اچانک موت نے سب کو صدمے میں ڈال دیا تھا۔ رات میں وہ ہنسی خوشی سونے لیٹے تھے۔ پر صبح وہ اپنے کرسی پر بے سدھ ملے تھے۔ پورے گھر میں کہرام مچ گیا تھا۔ ناظرہ بیگم کی چیخوں پر سب دھل کر بھاگے تھے۔ آفرین تک یہ خبر پہنچی تو اسے ایسا لگا جیسے اسکے جسم سے کسی نے روح کھینچ لیا ہو۔ وہ مسلسل بیہوشی کی حالت میں تھی۔ وہ بار بار اپنے بابا بلاج ملک کو پکار رہی تھی۔ انکے قریب پورے بھائی بہنوں میں سب سے زیادہ لکوز آفرین تھی۔ انکی موت نے سب کو توڑ کر رکھ دیا تھا۔

ناظرہ بیگم نے بہت صبر سے کام لیا تھا۔ انکی حالت بھی بہت بری تھی پر اپنے بچوں کی خاطر انہوں نے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خود کو سنبھال لیا تھا۔ شہباز کو ایسا لگ رہا تھا جیسے انکے سر سے چھت چھن گیا ہو۔ اولاد کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو جائے پر سر جب تک ماں باپ کا سایہ سر پر سلامت رہتا ہے وہ خود کو بے پروہ ہر بوجھ سے آزاد سمجھتا ہے۔ پر جب کچھ ہی پل میں ایسا ہو جاتا ہے جسا ہم سوچے بھی نہ ہو تو بہت حیرت

ہوتی ہے خود، خود سے بیگانہ لگنے لگتا ہے۔

وہ سب سے بڑے تھے انہیں صبر و تحمل سے سب کچھ سنبھالنا تھا۔ جو وہ کر رہے تھے۔ ہر چیز کی ذمہ داری اب انکی ہو گئی تھی۔

آیت اپنی مما کو دیکھ رہی تھی جو کچھ ہی دنوں میں بیمار و کمزور لگنے لگی تھی۔ آج بلاج ملک کو گزرے ہوئے دس دن ہو گیا تھا۔ پر آفرین کی سوگواری ویسی کی ویسی ہی تھی۔

"آفرین! تمہاری ایسی حالت سے سب کتنے دکھی ہیں۔ سب سے زیادہ تم ان کی روح کو تکلیف پہنچا رہی ہو۔" دانیال پچھلے دس دنوں سے اسکی حالت دیکھ رہا تھا وہ مسلسل کچھ نہ کچھ کر کے اسے نارمل کرنا چاہ رہا تھا۔

"تمہیں تو انکے لیے دعا کرنی چاہیے اللہ پاک انکی مغفرت کریں۔"

"دانیال! میرے بابا، میرے بابا۔۔۔" وہ کچھ بھی بولنے کی بجائے اسکے سینے سے لگتی ہچکیوں کے ساتھ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

رو دی تھی۔ دانیال اسکے روتے وجود کو باہوں میں بھرتا اپنے آنکھوں میں آئی نمی کو محسوس کر سکتا تھا۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا۔" وہ بول سکا تھا پر اسے خود یہ الفاظ چبھے تھے۔

☆☆☆

آج آیت کی برتھ ڈے تھی پر اتنے بڑے گزرے صدمے میں کسی کو اس بات کی خوشی محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ سب کا دل اداس ہوا تھا۔

پر اس سے زیادہ حیرت آفرین کی ضد پر تھے سب۔

"یہ میرے بابا کی خواہش تھی دانیال وہ آیت کو ہمیشہ خزیمہ کے ساتھ دیکھنا چاہتے تھے یہ خواہش کاش انکی حیات میں پوری ہو جاتی۔" دانیال کے مسلسل مخالفت کرنے پر وہ ضدی و جزباتی لہجے میں کہہ رہے تھی۔

"ہم انکی خواہش کا احترام ضرور کریں گے آفرین! ابھی اتنی جلدی کیا ہے بات کو سمجھو وہ دونوں ابھی بچے ہیں۔" دانیال اسکی کنڈیشن سمجھتا آرام دہ لہجے میں سمجھا رہا تھا۔

"میں کچھ نہیں جانتی ہوں۔ جو کام بعد میں کرنا وہ ابھی کیوں نہیں۔ میں نے کہہ دیا تو بس کہہ دیا۔ تم

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بتاؤ میرے بابا کی خواہش پوری کرو گے یا نہیں۔" آفرین دوٹوک ضدی لہجے میں بولی تھی۔ دانیال بہت دیر تک اسے دیکھتا رہا تھا پھر اسکی ضد کے آگے ہار مان گیا تھا۔ اور پھر آیت کے جنم دن پر اسے عجیب تحفہ ملا تھا۔ دس سال کی عمر میں اسے کہے گئے تین لفظ "قبول ہے" سمجھے نہیں تھے اسے کچھ بھی نہیں سمجھا تھا۔ پر اسے اپنی ماں کا کہا ایک جملہ بہت اچھے سے سمجھا تھا کہ "اب سے تم اپنے خزیم کی اور خزیم تمہارا ہوا، تم دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونا۔" وہ اپنی ماں کو معصومیت سے دیکھ رہی تھی جو بہت پر جوش پر یقین نظروں سے دیکھتی بول رہی تھی۔ "اب سے خزیم صرف تمہارا ہوا۔" وہ اس لفظ پر نافہم خوشی محسوس کر رہی تھی۔

☆☆☆

وقت بہت اچھا مرہم ثابت ہوتا ہے۔ درد ختم نہیں ہوتا پر ہمیں انکے ساتھ رہنے کا ہمت ضرور دے جاتا ہے، چھپانے کا ہنر وقت کہ ساتھ ساتھ خود بہ خود آجاتا ہے۔

ایسا ہی کچھ ملکوں کو حال تھا سب اپنا درد چھپانا سیکھ گئے تھے۔ سب نے اپنوں کے لیے دوبارہ مسکرانا سیکھ لیا تھا۔

بہت دنوں بعد سب نے ایک ساتھ مل بیٹھنا کا پروگرام سیٹ کیا تھا اس طرح بچوں اور بڑوں سب کی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

فرسودگی دور ہو جائے گی۔ یہ سوچ کر سب آج کشمیر ، پاکستان اور انڈیا کے باڈر کے نزدیک واقع ایک بہت خوبصورت سا گاؤں تھا جہاں انکے فارم ہاؤسز تھے۔ ایک مشہور سرسبز و شادب پہاڑی علاقے اور ملک کا نام جو پنجاب کے شمال و مشرق میں واقع ہے اور اپنی بعض غیر معمولی مصنوعات کے لیے مشہور ہے۔

یہ فارم ہاؤسز چھوٹے چھوٹے کاٹیج کی طرح بنے ہوئے تھے۔ کشمیر میں دنیا کی ساری خوبصورتی بسی ہوئی ہے وہاں۔

ہری بھری ہریالی میں ہواؤں کی سرسراہٹ ایک الگ ہی سرور پیدا کرتی ہے۔ فارسی میں گیت گاتے بچے اور وہ پرندوں کی آواز۔

سردیاں بہت تھی اور کشمیر میں کچھ زیادہ ہی محسوس ہو رہی تھی وہاں کی ہوائیں سراسراتی ہوئی جسم میں جب گھس رہی تھی تو پورا جسم کانپ اٹھا رہا تھا۔

بچے وادی کشمیر کا تیار کردہ معمولی گرم کپڑا، سوتی تانے اور اونی بنانے کا بنا ہوا موٹی قسم کا اونی کپڑا پہنے ہوئے تھے جسے کشمیر میں کشمیرا بھی کہا جاتا ہے۔ ویسے بھی کشمیری کی خصوصیت اس کا نہایت ہی پیچیدہ اور لطیف نظام حروف علت ہے۔

وہ لوگ اس وقت جس فارم ہاؤسز میں رُکے تھے وہ ایک خوبصورت امتزاج کا لکڑیوں سے بنا ہوا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسکی انٹیریئر ڈیزائن بہت پیچیدہ اور مختلف تھی جو آنکھوں میں اثر خیز تھا۔

پہنچتے پہنچتے شام ہو گئی تھی۔ اس لیے سب اپنے اپنے کمرے میں سیدھا داخل ہوتے سو گئے تھے۔ رات کے وقت آیت کی آنکھ بھوک سے بحال ہوتی کھلی تھی۔ وہ دانیال اور آفرین کے درمیان لیٹی ہوئی تھی۔ آنکھیں میچ کر اٹھ بیٹھ کہ اس نے ایک نظر دانیال اور آفرین کو دیکھا تھا جو سفر کی تھکن کی وجہ سے گہری نیند سو رہے تھے۔ اٹھ بیٹھ کر وہ کمرے سے مدھم مدھم قدم بڑھاتی باہر اوپن کھلے ہال نما کمرے میں آگئی تھی جہاں سے اوپن کچن اور اوپر جاتی سیڑھی اور دو کمروں کا کھلتا دروازہ موجود تھا۔

قدموں کی آواز پر کچن میں چائے بناتے ہوئے خزیمہ نے مڑ کر دیکھا تھا۔ وہ بے بی پنک پرنٹیڈ فراک پر کشمیرا پہنے ہوئے، اونگھتی نیند، اور آنکھیں مسلتی ہوئی وہی آرہی تھی۔

"مجھے بھوک لگی ہے۔" وہ کچن کاؤنٹر کے نزدیک رکھے کرسیوں کے پاس کھڑی ہوتی بولی تھی۔

"کیا کھاؤ گی۔" وہ اسے کرسیوں میں ایک پر بیٹھا کر بولا تھا ساتھ دو کپوں میں چائے نکالتا ایک اسکی طرف رکھ چکا تھا جو اپنا سر کاؤنٹر پر رکھی آنکھیں بند کر چکی تھی۔

"کھانا!" آنکھیں بند کیے اس نے ایک لفظی جواب دیا تھا۔ خزیمہ جو فریج اور کیبینیٹ میں سے کچھ مناسب چیز دیکھ رہا تھا اسکی جواب پر صرف گھور سکا تھا۔

"کھانے میں کیا کھاؤ گی؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"فرائی رائس" آیت چائے میں پھونک مار کر ہونٹوں سے لگا رہی تھی۔

"یہ خالی چائے کون پیتا ہے؟ مجھے بسکٹ بھی دو۔" وہ چائے نیچے رکھتی چڑچڑے لہجے میں بولی تھی۔

خزیمہ جو اسکے کھانے کی فرمائش پر ہی اٹکا ہوا تھا اس بات پر عش عش کر اٹھا تھا۔

"کیوں نہیں شہزادی صاحبہ! کہے تو چاندی کی تھالی میں سونے کی بسکٹ سجا کر دوں۔"

"سونے کی بسکٹ کیسے کھاؤں گی میں، دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا!" آیت پریشان ہو گئی تھی۔

"بسکٹ نہیں ہے خالی چائے سے کام چلا لو اور فرائی رائس بھی نہیں ہے اور مجھے بنانی آتی نہیں، اس لیے دال چاول سے کام چلا لو، جو فریج میں رکھی ہوئی ہے میں گرم کر کے لاتا ہوں۔" خزیمہ کندھا اچکا کر، دال چاول گرم کرنے لگا تھا۔

"کیا ہوا؟ اب کھاؤ بھی۔" کھانا اسکے سامنے رکھ کر وہ خود بھی دوسری کرسی پر بیٹھ گیا تھا پر آیت کا جھکا کر جب نہ اٹھا تو وہ حیرت سے بولا تھا۔

"برے انسان۔" وہ سر اوپر کرتی بھری بھری آنکھوں سے بولی تھی۔ خزیمہ بوکھلا گیا تھا اسکے آنسو بھرے آنکھوں سے۔

"کیا ہوا!" وہ سٹپٹا کر بولا تھا۔ "اچھا رونا تو بند کرو"

"پلیز یار!" وہ اپنی فیلنگز سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ اس نے تو ایسا کچھ نہیں کیا جس پر رویا جائے، عجیب

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سچویشن تھی وہ خود بیچینی سا محسوس کر رہا تھا اسکے آنسو پر، اسکے آنسو اسے تکلیف دے رہے تھے۔

"مجھے فرائی رائس کھانی ہے۔" وہ بول کر ہچکیوں سمیت رونے لگی تھی۔ اب تو خزیمہ کی رہی سہی ہمت جوابدہ ہو گئی تھی۔

"اوکے فرائی رائس! اوکے، میں بنا رہا ہوں، پر پلیز پہلے رونا بند کرو۔" وہ فوراً کرسی سے اٹھ کر سرینڈر کرتا ہوا بولا تھا۔

آیت آنسو کو ہاتھوں سے صاف کرتی "ہوں" کرتی ہوئی اسے دیکھ رہی تھی جو کنفیوز سا کبھی آیت کو تو کبھی کچن کو دیکھ رہا تھا۔

خزیمہ کچن کے اطراف میں موجود کیبنیٹ کو کھولتا کچھ ڈھونڈنے لگا تھا اسے یاد تھا پچھلی بار جب وہ لوگ یہاں آئے تھے تب اس نے آسماں چاچی کے ہاتھ میں ایک موٹی ریسیپی کی بک دیکھی تھی اسی کے تلاش میں وہ سارے کچن کے موجودہ دروازوں کو کھولتا رہا اور آخر کار اسے آخر کے کیبنیٹ میں وہ کتاب مل ہی گئی تھی۔

اس کتاب کو کھگالنے پر اسے بی لآخر فرائی رائس بنانے کا طریقہ مل ہی گیا تھا۔

آیت خزیمہ کو دیکھ رہی تھی جو چاہے پہلی بار ایسا کچھ کارنامہ سرانجام دے رہا تھا پر پھر بھی اسکی نفاست پسندی کا پتا اسی وقت لگ رہا تھا جب وہ ذرا سی کوئی چیز گرنے پر فوراً اسے صاف کر رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پہلی پہلی بار ہے۔ یہ گانا تو سنا ہی ہو گا واقع پہلی بار کی گئی ہر چیز بہت خوبصورت ہوتی ہے۔ اچھی لگتی ہے۔ اس بات کا ثبوت یہ تھا کہ آیت اس وقت خزیمہ کے سر توڑ محنت پر تیار کی گئی فرائی رائس رغبت سے کھا رہی تھی۔ اور خزیمہ وہ کاؤنٹر پر اپنا سر رکھتا آیت کو دیکھ رہا تھا جو بڑی سی مسکراہٹ کے ساتھ فرائی رائس کھا رہی تھی۔

☆☆☆

یہ ذکر ہے کس کا ان آبشاروں میں

دلکش نظاروں میں

چاروں چناروں میں

لمبی کچی پگڈنڈی سیدھی جا کر دائیں مڑ رہی تھی۔ اطراف میں ایک طرف پھولوں کی لہلہاتے کھیت، اور دوسری طرف سیب کے باغ پھیلے ہوئے تھے۔ آسمان میں چمکتے سورج اور پرواز کرتے پرندوں کی محصور کن آواز۔۔

آفرین اس ماحول میں سکون محسوس کر رہی تھی۔ وہ دانیال کا ہاتھ پکڑے ہوئے چل رہی تھی۔ اور ان کے آگے آیت کشمیری لباس زیب تن کیے ہوئے بالوں کی دو چھوٹیاں اور اسکارف اوڑھے ہوئے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی جو کشمیر میں سبھی کا وطنی لباس ہے۔ہاتھوں میں چھوٹا سا کمیرہ لیے وہ ہر ایک نظارے کو اپنے فون میں قید کر رہی تھی۔

یہ ذکر ہے کس کا ان آبشاروں میں
دلکش نظاروں میں
چاروں چناروں میں
ہے یقیں یہ زمین سے واسطہ میرا
یہ داستاں اپنا پتا دیتی اشاروں میں

پھولوں کی ٹوکری لیے مسکان مسکرا مسکرا کر باغ میں سے پھول توڑ رہی تھی۔
چونکہ رحمت امید سے تھی اور اسکا آخری مہینہ چل رہا تھا تو وہ آرام سے کرسی پر بیٹھی احمد سے کسی بات پر بحث کر رہی تھی۔

یور والو یو مبر زالو
میانی واتی آ کی لتی
پوش باغ ھ آب ناگ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

چون ناؤ چون ناؤ

یور والو یو مبر زالو

میانی واتی آ کی لتی

پوش باغ ھ آب ناگ

چون ناؤ چون ناؤ

ڈھیلے ڈھالے پکڑے زیب تن کیے ہوئے، سر پر مٹی کا مٹکا رکھے ایک لائین سے کشمیر کی کلیاں چل رہی تھی۔

شہباز کے ساتھ اس آبشار کے کنارے بیٹھی ہوئی فوزیہ نے پانی کو ہاتھ سے جھپکار کر شہباز کو مارا تھا۔ جو گہری سوچ میں مصروف تھے اس وار پر چونکتے مصنوعی خفگی سے آنکھیں دکھاتے اسی طرح اپنا بدلہ لینے لگے تھے۔

بلیک کرتے شلوار پر ریڈ واسکٹ پہنے خزیمہ اور وائیٹ کرتے شلوار پر ریڈ واسکٹ پہنے دانش اور انہی کی طرح احکم اور حزیفہ بھی زیب تن کیے ہوئے تھے۔ وہ چاروں آپس میں مل بیٹھے تھے۔

اجنبی تھا کبھی یہ آشنا میرا

اجنبی تھا کبھی یہ آشنا میرا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ایک قافلہ مجھ کو ملا

دل کی دیواروں میں

ہیں صوفی فقیروں کی تاثیر اس میں

اپنی لکھائی ہے تحریر اس میں

اڑتے پرندے کر ہم چلے

ڈھلتے سورج کے ساتھ آبشار کا دلکش منظر دل لوٹ لے گیا تھا۔

وہ لوگ ایک قبیلے کے منڈل میں پہنچ گئے تھے۔ چھوٹے چھوٹے کپڑے کے ٹینٹ لگائے انکا بسیرا ہوا تھا۔

ایک طرف لڑکیاں کشمیری ناچ گانے کر رہی تھی جسے مسکان سویرا اور آیت نے جوئن کیا تھا۔ ہنستے بولتے ہوئے انکا دن وہاں بہت خوشگوار گزر رہا تھا۔

یوروالو یومبر زالو

میانی واتی آکی لتی

پوش باغ ھ آب ناگ

چون ناؤ چون ناؤ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

یوروالویومبرزالو

میانی واتی آکی لتی

پوش باغ ھ آب ناگ

چون ناؤ چون ناؤ

"مجھے اس طرح کا ماحول بہت پسند ہے۔ میں ہمیشہ سے ایسی جگہ آنا چاہتا تھا۔" اجلی رات کا منظر تھا۔ آسمان کے تلے قالین پر لیٹے ہوئے وہ دونوں آسمان میں چمکتے ستارے اور مکمل ہوئے چاند کو دیکھ رہے تھے۔

"اچھا! تو کیسا لگ رہا ہے؟" آفرین اپنا رخ دانیال کی طرف کرتی اسکے روشن چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

وہ مسکرا تھا۔ "ہاں! اچھا لگ رہا ہے۔"

"اور اچھا کیا لگ رہا ہے؟" آفرین کی بات پر وہ مسکراتا ہوا اپنا رخ اسکی طرف کر چکا تھا۔

"تم!"

"اچھا!" وہ دونوں ہی ہنس دیے تھے۔ آفرین سرک کر اپنا سر قالین سے اٹھا کر دانیال کے بازوں پر رکھ چکی تھی۔

"اور مجھے اس طرح کا ماحول پہلے کبھی اتنا اچھا نہیں لگا جتنا اب لگ رہا ہے۔" وہ آنکھیں بند کرتی بولی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔

"اور وہ کیوں؟" دانیال جواب جانتا تھا اس لیے مسکرا رہا تھا۔

"کیونکہ اب اس ماحول میں میرے ساتھ وقت گزارنے کے لیے میرا ہمسفر بن کر ہر چیز کی خوشی بانٹنے کے لیے تم جو ہو۔" وہ اپنا ہاتھ اسکے سینے پر رکھتی اپنی ٹھوڑی اسکے بازوں پر رکھتی اسے دیکھ کر بول رہی تھی۔

دانیال کے گھیرے میں چھپی وہ دھیرے دھیرے محبت بھری گفتگو کر رہے تھے۔

ہے یہ تپش کیسی

جلتے ستاروں میں

دوہرا رہی ہیں وادیاں

راز یہ آواز یہ

یہ ذکر ہے کس کا ان آبشاروں میں

دلکش نظاروں میں

چاروں چناروں میں

آیت سویرا اور مسکان پہل دوج کا کھیل کھیل رہی تھی۔ پہل دوج بہت ہی دلچسپ اور لڑکیوں کا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مزیدار کھیل ہوا کرتا تھا۔ عموماً لڑکیاں اپنی سہیلیوں کے ساتھ یا تنہا بھی کھیلا کرتی تھیں۔ اس کھیل کے کل لوازمات میں صرف ایک چاک، کٹم اور زمین کا چھوٹا سے چھے سے آٹھ فٹ لمبا مستطیل قطعہ درکا ہوتا تھا۔ چاک کی مدد سے اس کھیل کی لمبی مستطیل کی شکل میں آؤٹ لائن بنایا کرتیں، جس میں ایک سے آٹھ عدد تک کے لیے دو ایک، دو ایک اور دو خانے بنایا کرتیں۔ ساتھ ہی لوہے کا کوئی چھوٹا سا جیومیٹریائی اشکال نما ٹکڑا، جو کہ کٹم کہلایا کرتا تھا، اسے ان خانوں میں باری باری اچھالا یا پھینکا کرتیں، جسے ان خانوں میں ایک ننگے پیر اچھل کود کرتے اٹھایا جاتا تھا اور واپسی نقطۂ آغاز پر اچھل کود کرتے جایا جاتا، تاکہ اگلے عدد تک رسائی کی جاسکے۔ اس مقصد کے لیے انگریزی میں ایک جامع لفظ "Hop" کا استعمال کیا جاتا۔ یہ اچھالے جانے والا کٹم یا کھیلنے والے کا پیر ان چاک سے بنے خانوں کی آؤٹ لائن کو چھو جاتا یا کٹم کہیں باہر جا گرتا تو وہ کھلاڑی اپنی باری ہار جاتا تھا۔

ٹھیک اسی طرح وہ تینوں اپنے کھیل میں مشغول تھی۔

حزیفہ کے ضد پر خزیمہ دانش اور احکم چور پولیس کے کھیل کو کھیلنے کے لیے مان گئے تھے۔ چور پولیس کا کھیل دیگر کھیلوں کی طرح بہت دل چسپ ہوتا تھا۔ اس کھیل کے لیے بچے دو ٹیموں میں تقسیم ہو جاتے تھے۔ ایک ٹیم پولیس کی ہوتی تھی اور دوسری چوروں کی۔ اس کھیل کے لیے کسی قسم کی کوئی چیز درکار نہیں ہوتی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اس کھیل میں ایک فرضی جیل میں بند چور جیل توڑ کر بھاگ جاتے تھے اور پولیس ٹیم کا کام یہ ہوا کرتا تھا کہ وہ لازمی ان چوروں کو پکڑے اور انہیں واپس اسی جیل میں لائے، جہاں سے وہ فرار ہوئے تھے۔ چوروں کا کام یہ ہوتا تھا کہ وہ اپنے پکڑے گئے ساتھیوں کو چھڑا لے جائیں۔ یہ کھیل اس وقت اختتام پذیر ہوتا تھا جب تمام فرضی چور دھر لیے جائیں یا دوسری ٹیم ہار مان لے۔

بہت مشکل اور حزیفہ کی ضد پر وہ راضی ہوئے تھے پر پھر بڑی لمبی بحث ان میں صرف اس بات پر ہوئی کہ چور کون بنے گا۔ بی لآخر خزیمہ اور احکم چور بننے پر راضی ہو گئے وہ بھی بہت جھک جھک پر۔ ان کے اس بحث سے کھیل میں ڈسٹرب ہوتے آیت سویرا اور مسکان کئی مرتبہ انھیں غصے سے گھورا تھا۔

دو نقلی بندوق لیے دانش اور حزیفہ، خزیمہ اور احکم کو اس فارم ہاؤسز میں ڈھونڈنے لگے تھے جو نا جانے کہاں چھپ گئے تھے۔

دانش نے اسے اشارے سے دوسری طرف جانے کو کہا تھا اور خود کچن کے طرف سے کھلتے دروازے سے باہر جا کر پچھلے سائیڈ بنے گارڈن میں ڈھونڈنے لگا تھا۔

بہت حجت سے ڈھونڈنے پر جب وہ دونوں ملے بھی تو انہیں ایک ایک طرف سے پکڑنے آتے ہوئے حزیفہ اور دانش کے بیچ سے ہٹے ہی ایک تصادم ہوا جس پر حزیفہ کراہ کر زمین پر گرا تھا تو دوسری

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

طرف دانش گرا تھا۔ وہ دونوں ہاتھ پر ہاتھ مکا مار کر غصے سے ان دونوں کے پیچھے بھاگے تھے جو اندھا دھند سرپٹ دوڑتے ہوئے باہر نکل گئے تھے ان کے جاتے ہی تینوں لڑکیوں نے دانت کچکچا کر اپنی بنائی ہوئی مستطیل آؤٹ لائن کو دیکھا تھا جو بری طرح برباد ہو گیا تھا۔

☆☆☆

"کیا بکواس کر رہے ہو۔ نہیں! نہیں ایسا نہیں ہو سکتا، تمہیں ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔" شمشیر خان کی کڑک آواز پر تمام نوکر سمیت انہیں ہدایت دیتی نشاط بیگم نے بھی حیرت سے دیکھا تھا۔

"کیا ہوا خان؟ سب خیرت؟" نشاط بیگم نے گھبرا کر پوچھا تھا۔ "کون تھا فون پر؟"

وہ کانپتے ہاتھوں سے ریسیور رکھتے لڑکھڑا کر باہر بھاگے تھے۔ پیچھے نشاط بیگم نے نا جانے کتنی مرتبہ انہیں پکارا تھا وہ نہیں جانتے اس وقت ان کے ذہن میں صرف فون کی دوسری طرف کہی گئی بات گونج رہی تھی۔

"خان صاحب! فارم ہاؤس میں الیکٹریسٹی شارٹ سرکٹ ہونے کی وجہ سے آپ کے بیٹے اور بہو کی موقع پر موت ہو گئی۔" یہ الفاظ نہیں تھے سور تھے جو انکے کانوں میں پھونک دیں گئے تھے۔

ہے یہ تپش کیسی

جلتے ستاروں میں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دوہرا رہی ہیں وادیاں

راز یہ آواز یہ

یہ ذکر ہے کس کا ان آبشاروں میں

دلکش نظاروں میں

چاروں چناروں میں

☆☆☆

حال

Now present days

"آیت۔۔!" دانش نے اسکا ہاتھ کھینچ کر روکا تھا۔ جو اسکی مسلسل پکار کو سن بھی رہی تھی یا نہیں۔۔ پر چلے جا رہی تھی۔

آیت ایک جھٹکے سے بیدار ہوئی تھی جیسے کسی خواب میں کھوئی ہوئی تھی۔

"کب سے پکار رہا ہوں سن کیوں نہیں رہی ہو، اور یوں اس طرح کہاں جا رہی ہو؟"

"میں۔ وہ۔۔ میں" وہ کچی پگڈنڈی اور لہلہاتے ہریالی کو دیکھتی کچھ کہ نہیں پا رہی تھی۔ دانش نے خاموش نظروں سے اس حرکت نوٹ کی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوکے ریلیکس! چلو آؤ گھر چلتے ہیں۔" وہ نرمی سے بولا تھا۔ آیت سر ہلاتی اسکے ساتھ چلنے لگی تھی۔

"کیا ہوا رک کیوں گئی؟" وہ اسے دیکھ رہا تھا جو رک کر مڑ کر پیچھے دیکھنے لگی تھی۔ اندھیرا پھیل چکا تھا۔ آیت کی حرکتیں کچھ عجیب سی تھی۔ جیسے وہ کسی کو دیکھ کر مسکرائی ہو، دانش کو حیرت ہوئی تھی۔

"چلیں؟" وہ دھیرے سے اسے بولتا جیپ میں بیٹھنے کا اشارہ کر چکا تھا۔

☆☆☆

"تمہاری آنکھیں اتنی سرخ کیوں ہیں؟" مسکان کی سوال پر سب نے آیت کو دیکھا تھا۔

آج شادی کا دن تھا ہر کوئی اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ پورے حویلی میں ہلچل مچی ہوئی تھی۔

"کچھ نہیں بس رات نیند ٹھیک سے نہیں آئی۔" وہ مسکرا کر بولتی سب کو بے فکر کرنا چاہتی تھی۔

مسکان اسے مذید سوال کرتی پر وہ اسکا دھیان بھٹکانے کے لیے اس کے سسرال سے آئے سرخ لہنگے کی طرف کرتی شیریر لہجے میں بولی تھی۔

"تمہارا لہنگا بہت پیارا، اسے پہننے کے بعد تم بلکل قاتل حسینا لگو گی۔" مسکان جھنپ کر مسکرا دی تھی۔

"دیکھو تو کیسے بلش کر رہی ہے۔" حمنہ اسکے سرخ چہرے پر فدا واری ہوتے ہوئے بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مسکان ویسے اگر تمہیں کوئی بھی ویڈنگ نائٹ ٹپس چاہیے تو حمنہ سے لے سکتی ہو، بھائی اکسپیریئنس گرل ہے۔" پریہا آیت کے گلے میں ہاتھ ڈالتی شرارتی مسکراہٹ سے بولی تھی۔

"بلکل لے سکتی ہو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" حمنہ اکڑ کر بولی تھی۔" پر تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے۔"

"جو تمہارا ہے جانِ من" پریہا ایک آنکھ مارتی شیریر لہجے میں بولی تھی۔ آیت اسکا ہاتھ گلے سے نکالتی کان پکڑ چکی تھی۔

"توبہ ہے کتنی بے شرم ہو گئی ہو تم دونوں۔"

وہ لوگ اسی طرح ہنسی مزاق کرتی شام کے فنکشن کے لیے تیار ہو رہی تھی۔

☆☆☆

خوبصورتی سے سجے اسٹیج پر مسکان اور حزیفہ بیٹھے ہوئے تھے دونوں ایک ساتھ بہت پیارے لگ رہے تھے۔ حزیفہ مسکرا کر مسکان کو دیکھ رہا تھا جو شرمائی سی سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی۔ انہیں دیکھ کر ہر ایک کی آنکھوں میں ستائش ابھر رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دودھ پلائی کی رسم میں سب نے خوب مستی کی تھی۔

گاؤں کی شادیاں بڑی دلچسپ ہوتی ہیں۔
آج صرف مسکان کی رخصتی تھی اور شادیاں ایک ایک دن کے گیپ میں تھا۔
اس لیے سب ہی سب کی شادی سے لطف اندوز ہو رہے تھی۔

☆☆☆

خوبصورتی سے سجے ہوئے کمرے کو وہ پچھلے ایک گھنٹے سے کئی مرتبہ غور و خوض کر چکی تھی اب تو اسکی کمر میں مسلسل بیٹھے رہنے کی وجہ سے درد ہونا شروع ہو چکا تھا۔ بیڈ سے ٹیک لگاتی وہ پیر پسار کر آرام دہ ہوتی آنکھیں بند کر چکی تھی، مسلسل رسموں اور بیٹھے رہنے کی وجہ سے وہ تھکن سے چور ہو گئی تھی۔ تھوڑا سا سکون ملتے ہی اسے خبر نہیں ہوئی کب اسکی آنکھیں لگ گئی۔

سب سے پیچھا چھڑا کر وہ بڑی مشکل سے اپنے کمرے تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہوا تھا۔ کمرے داخل ہوتے اسکے حیرت کی انتہاء نہیں رہی جب اسکی نظر بے خبر سوتی ہوئی مسکان پر پڑی تھی جو دنیا جہاں سے بیگانہ ہوتی بڑی فرصت سے سو رہی تھی۔

"میری نیند اڑا کر کتنی آرام سے سو رہی ہو نا تم!" حزیفہ بڑبڑا کر بیڈ کے قریب فرصت سے بیٹھ کر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسے دیکھنے لگا تھا۔

سرخ امتیاز کے جوڑے میں ملبوس، وہ اپنے دل ربا حسن کے ساتھ سجی سنوری اور بھی دلفریب لگ رہی تھی۔ حزیفہ اسے آنکھوں کے راستے دل میں اتارتا جھک کر اسکے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا اور کتنے ہی پل ویسے ہی فسوں خیز گزر گئے تھے۔

اپنے بے حد قریب سانسوں کو محسوس کرتی وہ کسمسا کر آنکھیں وا کی تھی۔ شاید نہیں واقع وہ بہت گہری نیند میں پہنچ چکی تھی اس لیے پہلے کچھ ناسمجھی سے دیکھتی وہ کچھ سمجھ نا سکی تھی۔ سمجھ آتے ہی اپنے اتنے قریب جھکے حزیفہ کو دیکھتے ہی وہ حیا سے بوجھل ہوتی وہ آنکھیں جھکا گئی تھی۔

اسکے بیدار ہوتے وہ دور ہٹا کر، متوالی آنکھوں میں نیند کا خمار اور سمیٹی حیا کا منظر اتنا دل سوز تھا کہ حزیفہ کا دل زور سے دھڑکا تھا۔

"وہ"

"وہ"

دونوں ایک ساتھ بولے تھے۔

"تم"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ"

اب کی بار دونوں ہی اپنی جگہ زبان دانتوں میں دبا چکے تھے۔

"بیوقوف حزیفہ! آج کی دن لڑکیاں نروس ہوتی ہیں لڑکے نہیں۔" حزیفہ نے لب ہی لب میں خود کو سرزنش کی تھی۔

" ہاں تو کیا کہہ رہی ہو تم؟" وہ ریلیکس ہو کر بیٹھا بولا تھا۔

"نہیں! کچھ نہیں" مسکان نہ میں گردن ہلاتی بولی تھی۔

"کل تو رات میں کھڑکی پھلانگ کر جناب میری تعریفیں کرنے آئے تھے اور آج مجسمہ بنی بیٹھی ہوں پر تعریف کے ایک بول نہیں نکل رہے۔۔یا خدا کیا میں اچھی نہیں لگ رہی۔" مسکان نے چونک کر اپنا آپ بلکل بیڈ کے سامنے فاصلے پر بنے ڈریسنگ مرر میں دیکھا تھا۔"اچھی بھلی تو دکھ رہی ہوں پھر انہیں کیا ہوا ہے۔" بہت دیر سے وہ حزیفہ کو دیکھ رہی تھی جو آنکھیں بند کئے نا جانے کہاں کھو گیا تھا۔اب تو اسے غصہ آرہا تھا۔ایک جھٹکے سے بیڈ سے اٹھتی وہ ڈریسنگ بیٹل کی جانب بڑھ گئی تھی۔ اسکے جھٹکے سے اٹھنے پر حزیفہ نے حیرت سے دیکھا تھا جو سرخ چہرہ پر جھنجھلاہٹ لیے اپنے زیور اتارنے لگی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا ہوا تمہیں؟" وہ برابر میں ڈریسنگ بیٹل سے ٹیک لگاتا گہری نظروں سے دیکھتا ہوا پوچھ رہا تھا۔

"کچھ نہیں!" وہ خفا خفا سی چوڑیا اتارنے کی کوشش میں لگی تھی۔

"کچھ تو ہوا ہے۔" اسکے ہاتھ کو پکڑتا وہ انہی چوڑیوں پر انگلیاں پھیرنے لگا تھا۔

"آج تم بہت پیاری لگ رہی ہو، یا پھر یہ کہوں تم ہر حال میں مجھے پیاری ہی لگی ہو۔ پر آج تو تم نے مجھے مار ڈالنے کا پورا ارادہ کیا ہوا ہے۔" وہ اسکے رخسار پر ہاتھ رکھتا بہک رہا تھا۔

"مجھے تو نہیں لگتا، کب سے خاموش تھے اور مجھے دیکھ بھی نہیں رہے تھے۔" وہ شکوہ بھری نظروں سے دیکھتی بولی تھی۔ حزیفہ مدھم ہنسی ہنستا ہوا بولا تھا۔

"پیاری مسکان! جن ہتھیاروں سے لیس تم ہو ممکن ہے کہ میں ہوش میں نہ رہوں۔" وہ اسکے رخسار کو دونوں ہتھیلیوں سے پکڑتا گہری سنجیدہ لہجے میں بولا تھا۔ مسکان گھبرا کر نظریں جھکا گئی تھی۔

"اینڈ یو نو واٹ! اب میں ہوش میں رہنا بھی نہیں چاہتا۔" وہ قریب جھکتا سرگوشی میں بولا تھا۔ مسکان کی نظریں خود باخود جھکتی چلی گئی تھی۔

☆☆☆

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کچن میں داخل ہوتے ہی اسکے قدموں کو بریک لگی تھی۔ سامنے ہی وہ فریج کھولے کھڑی تھی شاید اسے پیاس لگی تھی بوتل لیتے ہی جیسے پلٹی اپنے سامنے دروازے پر کھڑے دانش کو دیکھ کر اسکے ہاتھ سے بوتل چھوٹ کر گر گیا تھا۔

دانش تاسف سے گردن ہلاتا ہوا اسکی طرف بڑھا تھا۔ وہ جھکا تھا بوتل اٹھانے کے لیے اپنے اتنے قریب دانش کو دیکھتی وہ ساکت و جامد ہو گئی تھی۔

"یار! ایک بات تو آج تم مجھے بتا ہی دو؟ کیا شکل سے بھوت یا کوئی غیر زمینی مخلوق معلوم ہوتا ہوں؟" وہ بوتل کچن سیلف پر رکھتا بہت سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔ دانین نہ میں گردن ہلاتی بولنے کی کوشش کر رہی تھی پر اپنے قریب بھنی بھنی خوشبو محسوس کرتی وہ نروس ہو رہی تھی۔

"بولو بھی۔" اب کی وہ ذرا دور کھڑا ہوتا آبرو اٹھا کر بولا تھا۔

"نہیں۔" دانین نے گہری سانس بھری تھی۔ اسے محسوس ہوا تھا جیسے وہ سانس روکے کھڑی تھی ابھی تک۔

"تو پھر مجھے دیکھ کر خوف زدہ کیوں ہو جاتی ہو؟" وہ دلچسپی سے پوچھ رہا تھا۔ جو نیچے دیکھتی ہوئی بول رہی تھی۔

"نہیں میں خوف زدہ نہیں ہوتی ہوں۔" وہ دھیرے سے بول کر سائیڈ سے جانے لگی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اچھا تو پھر؟" ہاتھ پکڑ کر روکتا وہ پر شوخ نظروں سے دیکھ رہا تھا جو نروس ہوتی ہاتھ چھڑانے کی جدو جہد کر رہی تھی۔

"مجھے جانے دیں پلیز۔" وہ التجائی لہجے میں بولی تھی۔

"چلی جانا پہلے مجھے ایک کپ چائے بنا کر دو۔" وہ ہاتھ چھوڑتا حکمہ لہجے میں بولتا ہوا سیلف سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"اتنی رات کو کون چائے پیتا ہے۔" وہ حیرت میں بولی تھی۔

"میں پیتا ہوں۔ اور اب منہ کم اور ہاتھ ذیادہ چلاؤ۔" اسکے بولنے پر دانین شرمندگی منہ بند کرتی چائے بنانے لگی تھی۔ اس دوران مسلسل دانش کی نظروں کی وجہ سے وہ نروس ہو رہی تھی۔ ہاتھوں کا لرزنا دانش دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔

"ویسے مجھے تم "دشت دانو" کیوں کہتی ہو؟" دانین کو زور کی کھانسی لگی تھی۔ دانش مسکراہٹ دباتا اسے پانی کی بوتل پکڑایا تھا۔ وہ کھول کر پیتی زبان لبوں پر پھیر کر بوکھلا کر بولی تھی۔

"نہیں میں نے کب کہا؟"

"اچھا تو تم نے نہیں کہا؟" وہ اسکا رخ اپنی طرف کرتا ہوا سنجیدگی سے بولا تھا دانین نے جلدی سے نہ میں گردن ہلا کر تصدیق کی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اسکا مطلب میں دشت دانو نہیں ہوں!" وہ اسے قریب کرتا ہوا دھیرے مگر سنجیدہ لہجے میں ہی بول رہا تھا۔ "تو پھر کیا ہوں میں؟"

"آپ بہت اچھے ہیں۔" دانین سٹپٹاہٹ میں جلدی بول کر زبان دانتوں تلے دبا گئی تھی۔

"اچھا! کتنا اچھا ہوں میں؟" دانین کو اسکا لہجہ مسکراتا ہوا لگا تھا۔ وہ ایک دوسرے کے قریب کھڑے تھے۔

"آپ کہے تو! میں بتا دوں آپ کتنے اچھے ہیں۔" کچن میں داخل ہوتی آیت نے مسکراہٹ دبا کر سنجیدگی سے کہا تھا۔ دانین سٹپٹا کر ایک دم سے دور ہوئی تھی البتہ دانش ویسے ہی کھڑا رہا تھا۔

"میں یہاں پانی پینے آئی تھی۔" دانین جلدی میں صفائی دیتی کچن سے جانے لگی تھی۔

"اور آپ چائے۔" دانین کی بات پر مسکراتی وہ دانش کی طرف دیکھ خود ہی بول دی تھی۔

"کبھی کبھی ہی ایسا موقع ہمارے درمیان آتا ہے اس میں بھی تم کباب میں ہڈی بننے چلی آئی۔" دانش گھور کر بولتا باہر جانے لگا تھا۔

"جگہ تو اچھی انتخاب کیا کریں تب۔" وہ چڑھانے والے انداز میں بولی تھی۔

"آئندہ خیال کیجیے گا۔"

"ضرور! کیوں نہیں شہزادی صاحبہ۔" وہ چڑ گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اب چائے اتنی محنت سے بچاری سے بنوایا ہے تو پی بھی لیجیے۔" وہ اسے باہر نکلتا دیکھ اونچی آواز میں بولی تھی۔

"خود ہی پی لو۔" وہ چڑچڑے لہجے میں بولتا وہاں سے چلا گیا تھا۔ آیت چائے نہیں پیتی یہ وہ جانتا تھا پھر جل کر اسے پینے کے لیے بول کر خود چلا گیا تھا۔ آیت کی ہنسی نے دور تک پیچھا کیا تھا اسکا۔

"بیچارے بھئیو۔"

وہ ترس بھرے نظروں سے چائے کو دیکھتی ہنس دی تھی۔

☆☆☆

"ایک تو تم نے اتنی تھوڑی سی مہندی لگوائی ہے اوپر سے اس میں میرا نام بھی نہیں لکھوایا۔" خزیمہ کی عجیب خفگی پر وہ ہاتھ چھڑواتی طنزیہ مسکراہٹ سے بولی تھی۔

"اور میں آپ کا نام کیوں لکھواؤں۔؟" آج آصفہ اور آفتاب کے شادی کا فنکشن تھا۔ سب لوگ آج لال حویلی میں جمع تھے۔

وہ دونوں اس وقت قدر دور تھے سب کی نظروں سے۔

"محترمہ میں آپ کا شوہر۔" وہ گردن اکڑ کر بولا تھا۔

"اچھا! وہ اچھا کو لمبا کھینچتی آبرو سکیوڑ کر بولی تھی۔" تو محترم میں بھی آپ کی بیوی ہوں، آپ نے لکھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہوا ہے کیا میرا نام اپنے ہاتھوں پر۔"

"جنکا نام دل پر لکھا ہوا نہیں ہاتھوں پر لکھنے کی کیا ضرورت ہے۔" وہ دل پر ہاتھ رکھتا آیت کی طرف جھک کر بولا تھا۔ آیت دونوں آبرو اوپر کو اٹھاتی داد دینے والے نظروں سے مسکرائی تھی۔

"بلکل اسی طرح۔" وہ بھی اپنے ہاتھ پر نام نہ لکھوانے کا جواز اسی کے انداز میں لوٹا چکی تھی۔

ہائے میں صدقے۔" وہ لاجواب ہوتا اسکی طرف وارفتگی سے اسے گلے لگانے بڑھا تھا آیت سٹپٹا کر دور ہٹ گئی تھی۔ پھر وہ ہنستا ہوا دیوار سے ٹیک لگا کر سنجیدگی سے بولا تھا۔" اور یہ تو زمانے کا دستور ہے جب جب سہاگن عورتیں اپنے ہاتھوں پر مہندی رچاتی ہیں وہ اپنے شوہر کا نام ضرور سے ضرور لکھتی ہیں۔" خزیمہ نے کچھ اس انداز میں کہا تھا کہ آیت کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔

"اور یہ اتنی اہم معلومات کس کتاب میں پڑھی آپ نے۔"

"یار ہر اہم معلومات کتابوں میں درج ہو ایسا ضروری تو نہیں۔" وہ کندھا اچک کر سادگی سے بولا تھا۔

"اچھا تو پھر کہاں درج ہوتا ہے؟"

"قریب آؤ تو بتاؤں۔" خزیمہ شرارتی لہجے میں بولا تھا۔

"دماغ نہیں خراب میرا۔" وہ ہنستی ہوئی وہاں سے چلی گئی تھی۔ خزیمہ دیوار سے دور ہٹتا اسے مسکراتا ہوا دانین کی طرف بڑھتا دیکھ رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

☆☆☆

"یہ تم تڑکے سے مجھ سے شرمائی گھبرائی لجائی ہوئی کیوں گھوم رہی ہو۔" آیت نے دانین کو آڑے ہاتھوں لیا تھا جو کل رات کے واقع کے بعد سے اسے کچھ شرمندہ شرمندہ سی گھوم رہی تھی۔

"نہیں اب ایسا بھی کچھ نہیں ہے۔" دانین ماتھا مسلتی مجوب لہجے میں بولی تھی۔

"دیکھو یار شرمانہ تمہیں دستوراً میرے ایک لوٹے خوبرو ہینڈسم بھائی سے چاہیے، جو تم مجھ سے کر رہی ہو۔" آیت کی بات پر وہ کچھ خجل سی ہو گئی تھی۔

"دانین تم بہت پیاری ہو بلکل نہیں بدلی ویسی ہو جیسی بچپن میں تھی۔ میں بہت خوش ہوں تمہارے اور دانش بھئیو کے لیے۔" آیت کے پر خلوص لہجے پر دانین کے دل میں دانش کا کل رات کا نرم پر شوخ چہرہ نظر آیا تھا جو کبھی کبھی ہی اسے دیکھنے کو ملتا تھا۔

"آصفہ آپی اچھی لگ رہی ہے نا۔" وہ بات پلٹی ہوئی بولی تھی۔

"ڈونٹ وری تم بھی اسی طرح اچھی لگو گی۔" آیت شریر لہجے میں چھیڑتے ہوئے بولی تھی۔

"اور آپ بھی۔" اس بار دانین نے بھی پورا پورا جواب دیا تھا۔ پھر وہ دونوں ہی ہنس دی تھی۔

☆☆☆

شادی کا ہنگامہ آرائی میں وہ اپنا فون

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ منہ منہ بڑبڑا کر آگے بڑھ رہی تھی۔

"مریم تم پاگل ہو۔"

قریب سے گزرتے یاور نے سن کر بہت مدھم آواز میں کہا تھا۔

"چلو شکر ہے احساس تو ہے اس بات کا۔"

یاور کی بات پر اسے شاکڈ لگا تھا جو اسے پاگل کہہ رہا تھا اور مریم یہ کیسے سن کر خاموش ہو جاتی۔

"اووو ہیلو مسٹر کیا مطلب ہے آپ کا مجھے احساس ہے اس بات کا۔" مریم کے انداز لڑاکا تھے۔

"آپ خود ہی تو کہہ رہی ہیں آپ پاگل ہیں۔" یاور نے اسکی بات طنزیہ لہجے میں لوٹایا تھا۔

"ہاں تو میں خود کو کچھ بھی کہہ سکتی ہوں آپ کون ہوتے ہیں احساس کرانے والے۔" مریم کے انداز پر یاور دو قدم دور ہٹ گیا تھا۔

"مطلب آپ کو معلوم ہے یہ بات تبھی آپ کہہ رہی ہیں۔" وہ زیرے لب مسکراہٹ دبا کر بولا تھا۔

"بدتمیز! ابھی مجھے جلدی ہے ورنہ بتاتی میں تمہیں۔" وہ پیر پٹک کر وہاں سے چلی گئی تھی۔

"بیوقوف لڑکی۔" یاور نے پیچھے ہانک لگائی تھی جسے مریم ضبط سے برداشت کیا تھا پر دل میں پکہ ارادہ تھا وہ بدلہ ضرور لے گی۔

☆☆☆

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا یار جانے بھی دو۔" وہ چڑ سا گیا تھا۔ آج تو رسموں کے نام اسے جس طرح مل کر سب لوٹ رہے تھے اسکے دل میں کئی مرتبہ یہ خیال اچکا تھا کہ شادی ہی نہ کرتا تو بہتر تھا۔

"بلکل جائے پر پہلے میرا نیگ نکالے۔" مریم اسکے کمرے کے باہر جم کر کھڑی تھی۔ مریم کو گھور کر اس نے اپنا پورا ولیٹ اسکے ہاتھ پر رکھ دیا تھا مریم خوشی سے سرشار ہوتی دروازے سے ہٹ گئی تھی۔

توقع کے برعکس وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا آصفہ آج کے دن بھی اپنی آؤٹ پٹانگ حرکتوں سے باز نہیں آئے گی۔ پورے بیڈ پر اپنا لہنگا پھیلائے وہ ایک ہاتھ میں پیزا بائیٹ اور دوسرے میں کین کی بوتل پکڑے وہ کھانے میں مصروف تھی۔ آفتاب دانت پیستا جھٹکے سے اسکی طرف بڑھا تھا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے آصفہ؟" وہ غصّہ ضبط کرتا بولا تھا۔

"پیزا اور کولا۔" وہ بنا اثر لیتی بول کر کھانے میں مصروف ہو گئی تھی۔

"اور یہ کیا پھیلا کر رکھا ہوا ہے پورے بیڈ پر۔" اس کے جواب پر گھور کر وہ پورے بیڈ پر پھیلے ہوئے لہنگے کو دیکھ جھنجھلا کر بولا تھا۔

"اسے لہنگا کہتے ہیں۔" وہ کھاتے کھاتے بولی تھی۔ آفتاب اسکے ہاتھ سے کین لے کر دوسری سائیڈ رکھتا گھور کر دیکھا تھا۔

"تو اسطرح پھیلا کر کون رکھتا ہے ہٹاؤ اسے۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں رکھتی ہوں اور یہ اسی طرح پھیلا رہے گا۔" آصفہ نے کین کی بوتل کو دیکھ کر خفگی سے کہا تھا۔

"تو میں کہاں سوؤں گا۔" آفتاب کی فکر پر وہ بیڈ پر کھڑی ہوتی کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی تھی۔ اس طرح جھٹکے سے کھڑے ہونے پر پیزا کا خالی ڈبہ اسکے لہنگے سے گر کر بیڈ پر گر گیا تھا۔ آفتاب نے ناک سکیوڑ کر اسے بیڈ سے اٹھا کر نیچے پھینکا تھا۔

"سو جانا پہلے میری منہ دکھائی دو۔"

"کون سی منہ دکھائی۔۔۔ یہ ہزار دفعہ دیکھی ہوئی شکل پر۔" آصفہ کا پورا منہ کھل گیا تھا۔

"کنجوس تو تم پیدائشی ہو آفتاب راجپوت پر اگر آج تم میری منہ دکھائی لیے بغیر آئے ہو تو فوراً دفع ہو جاؤ۔" وہ سخت کھول کر بولی تھی۔ کنجوس لفظ پر آفتاب کا منہ کھل گیا تھا صبح سے وہ جتنا لٹ چکا تھا اسکے بعد اس طرح کا لقب اسے صدمے سے دوچار کر گیا تھا۔

"تم نے مجھے کنجوس کہا۔" آفتاب اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچتا غصے میں بولا تھا۔

"ہاں میں نے کہا۔" آصفہ بولتی پوری طرح اسکے اوپر گر گئی تھی اچھا تھا اس نے آفتاب کے کندھے کا سہارا لے لیا ورنہ وہ دونوں ہی اس وقت زمین بوس ہوئے ہوتے۔ آصفہ سٹپٹا کر دور ہٹ رہی تھی پر آفتاب نے کھینچ کر اپنی گود میں اٹھا لیا تھا۔

"نیچے اتارو مجھے۔" وہ خفگی سے بولی تھی۔ آفتاب نے مسکرا کر اسے گہری نظروں سے دیکھا تھا۔ سرخ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گولڈن امتیازی رنگ کے جوڑے میں ملبوس وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ اپنی بڑی بڑی آنکھوں میں کاجل لگائے وہ اس وقت خفگی سے دیکھ رہی تھی۔ سرخ ہونٹ گلابی رخسار پھولے ہوئے تھے۔ آفتاب نے جھک کر اپنے ہونٹ اسکے رخسار پر رک۔ دیے تھے آصفہ کی سانسوں کے ساتھ اسکا پورا جسم ساکت و جامد ہو گیا تھا دل دھڑکنیں رک رک کر دھڑکنے لگی تھی۔

"سرخ ہونٹوں میں تھرکتی ہے وہ رنگین شراب
جس کو پی پی کہ بہک جانے کو جی چاہتا ہے
نرم سینے میں دھڑکتے ہیں وہ نازک طوفاں
جن کی لہروں میں اتر جانے کو جی چاہتا ہے"

وہ اسکے نقوش میں بہکتا سرگوشی بھرے لہجے میں بولا تھا۔

"میری منہ دکھائی۔۔۔" آصفہ اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی بولی تھی۔

"تمہارے حسن کا خراج تحسین ہی تو پیش کر رہا ہوں۔" وہ گہری نظروں سے دیکھتا آنچ دیتے لہجے میں بولا تھا۔

وہ شرما کر نظریں جھکا گئی تھی۔

"اپنی سانسوں کی دامن میں چھپالو مجھ کو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تیری روح میں اتر جانے کو جی چاہتا ہے۔"

وہ آفتاب کے کولر کو کھینچ کر قریب کرتی دلفریب انداز میں بولی تھی۔ آفتاب اس دلسوز ادا پر مدہوش ہی ہو گیا تھا۔

"اس سفر میں نیند ایسی کھو گئی۔

ہم نہ سوئے رات تھک کر سو گئی۔"

☆☆☆

"ہر ایک رات کو مہتاب دیکھنے کے لیے

میں جاگتا ہوں ترا خواب دیکھنے کے لیے"

ایک خوبصورت سے تصویر پر یہ شعر پڑھ کر آیت کو اچھا لگا تھا وہ کچھ شرارت سوجھنے پر اس آئی ڈی پر کمینٹ کرنے لگی تھی۔

"جاگتے ہوئے کون خواب دیکھتا ہے؟"

"خواب وہ نہیں ہوتے جو ہم سوتے ہوئے دیکھتے ہیں خواب تو وہ ہوتے جو ہم جاگتے ہوئے اپنے پورے ہوش و حواس میں دیکھتے ہیں اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔" اتنے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تفصیلی جواب پر وہ متاثر ہوئی تھی۔ وہ کس کی آئی ڈی تھی وہ نہیں جانتی تھی پر اسکے باتیں اور اشعار بہت عمدہ قسم کے کلیکشن ہوا کرتے تھے وہ ہر بات پر خوبصورت جواب دیا کرتی تھی۔ ایسا جواب جو آپ کو لاجواب کر دے۔

جب شروعات میں آیت نے اس آئی ڈی کو فولو کیا تھا تب بھی کچھ ایسا تھا جو اٹریک کیا تھا۔ جو بہت گہری اور ڈیپ فیلنگ تھی۔

"آواز سب کے پاس ہوتی ہے۔ پر بات تربیت کی ہوتی ہے کہیں شور ہوتا ہے اور کہیں شعور" دونوں میں فرق صرف ایک حرف 'ع' کا ہوتا جو ظاہر کرتا ہے ظرف اور پست کو۔

☆☆☆

مہکتے خوابناک ماحول میں وہ ساکت بیٹھی موم کا مجسمہ ہی لگ رہی تھی فینٹسی لائیٹ اور اسٹینڈز پر روشن کینڈلز نے فضاء میں مسحور کن نکھار بخش دیا تھا۔

کلک کی آواز پر اسکا دل زور سے دھڑکنے لگا تھا سرخ لباس میں ملبوس وہ ساکت بیٹھی گلاب کا کھلا پھول لگ رہی تھی۔

احکم نے دھیرے سے سلام کیا تھا جس پر وہ عرق آلودہ پیشانی اور لرزتے لہجے میں جواب دی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

احکم اسکے نزدیک بیڈ پر بیٹھا تھا جسکے اطراف پھولوں سے سجے ہوئے تھے۔

وہ بیٹھتا اسکا جھکا چہرہ تھوڑی سے اونچا کرتا ہوا بولا تھا۔ جو نظریں جھکائے نروس بیٹھی تھی۔

"ماشاءاللہ!" بے اختیار ہی اسکے لبوں سے نکلا تھا جس پر وہ دھیرے سے ہنس دیا تھا۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا کہوں؟" وہ دھیرے سے بولنے لگا تھا سویرا ذرا کی ذرا نظریں اٹھاتی جھکا گئی تھی جس پر احکم کے لب خود بہ خود مسکرا گئے تھے۔

"میں نہیں جانتا! میں نے تمہاری خوائش کب کی سویرا پر اب تمہیں اس طرح اپنے پہلوں میں دیکھنے کے بعد مجھے کسی اور چیز کی خواہش نہیں ہو رہی۔" وہ بولتا ہوا ایک خوبصورت بوکس سے چمکدار اور سفید نگوں سے جڑا کڑا نکال کر اسکے ہاتھوں میں پہنانے لگا تھا۔

"یہ امی کے پسندیدہ کڑے تھے۔ وہ ہمیشہ انہیں سنبھال رکھتی تھی کیونکہ یہ انہیں انکی امی نے دیا تھا اور یہ میرے پاس امی کی ایک خوبصورت یادگار بن کر رہ گئی تم میری زندگی میں بہت معنی رکھتی ہو سویرا جسے میں لفظوں میں بیاں نہیں کر سکتا، میری زندگی میں تمہاری آمدیدی کا اس سے بہتر تحفہ کوئی نہیں ہو گا۔ امید ہے تمہیں پسند آئے گا۔" وہ بولتا اسکا نازک مخملی ہاتھ لبوں سے لگاتا انکی نرمی محسوس کرنے لگا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"وہ آپ کا زخم کیسا ہے؟" سویرا اسکے بڑھتے جسارت پر گھبرا کر پوچھی تھی۔

"ہم بہتر ہیں۔" وہ اسکے اویزوں سجے چہرے کو دھیرے دھیرے آزاد کرتے ہوئے اپنے جزبات اس پر عیاں کر رہا تھا سویرا اپنے بگڑتے تنفس کی ڈور کو سلجھاتی مذید الجھ جا رہی تھی۔

"زن زیبا من تورا دوستت دارم"

وہ اسکے ماتھے پر عقیدت سے لب رکھتا محبت سے بولا تھا۔

شوھر خوشگلم من ھم دوستت دارم"

سویرا نے دل میں کہا تھا بولنے کی اس میں ہمت نہیں تھی۔

☆☆☆

"تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے ہو خزیمہ ملک!" وہ چیخ کر بولا تھا۔

"میں بہت کچھ کر سکتا ہوں اثرم، ابھی تم نے میرا وہ روپ دیکھا نہیں ہے۔" خزیمہ سرد و سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

"آنہہ! میرا باپ تمہیں چھوڑے گا نہیں۔" اثرم ایک کرسی پر بندھا ہوا تھا۔

"ان سے تو میری ایک الگ میٹنگ ہے۔ پر اس سے پہلے میں تمہیں اس بات کا مزہ چکھا دوں کہ ملکوں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کی بیٹیوں پر بری نظر رکھنے والوں کا ہم کیا حشر کرتے ہیں۔" وہ اثرم کے منہ پر زور دار تھپڑ مارتا ہوا سرد لہجے میں بولا تھا۔

☆☆☆

"میں یہاں آپ سے بس اتنا کہنے آیا ہوں" للہ کے دربار میں سویرا ہو یا اور دوسروں کی ماں بہن بیٹیاں وہ اور آپ کی بیٹیاں دونوں ایک برابر ہیں۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا جب ابراز ملک نے اسکے آگے گرم جوشی سے بڑھے تھے اس وقت پولیٹکل لیڈر ابراز ملک کے حویلی نما گھر کی سحن میں بیچھے سوفوں پر جہاں شرین پھوپھو بیٹھی تھی وہیں کچھ دوری پر تھوڑے فاصلے پر رائمہ اور سیڑھیوں سے اوپر جائے تو راہ داری میں خزیمہ کی آواز کو دم سادھے سنتی آئمہ کھڑی تھی۔

"تم کہنا کیا چاہتے ہو صاف صاف کہو۔" ابراز ملک نے نا سمجھی سے کہا تھا۔

"یہی کہ سویرا میری بہن ہے اس کی طرف غلیظ نظر ڈالنے والوں کا میں آنکھیں نوچ لوں گا۔" خریم نے اندر آتے ہوئے اسکی بات سنی تھی۔ وہ خاموش نظروں سے اپنے باپ کو دیکھ گیا تھا جو ضبط کرتے کھڑے تھے۔

"ایک انسان کی پوری زندگی کا حاصل اسکی اولاد ہوتی ہے۔ ہماری زندگی مصروف ترین ضرور ہوتی ہے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پر اسکا یہ مطلب نہیں آپ اپنی اولاد کو ہی وقت نہ دیں سکے، انکے قریب رہے اور انہیں اچھے اور برے کے بیچ میں فرق سمجھائے تبھی آپ ایک اچھے باپ ثابت ہو سکتے ہیں ورنہ بد صورت دیگر آپ کی اولاد آپ کے لیے اچھی ثابت نہیں ہو گی۔" وہ سنجیدگی سے بول رہا تھا۔ ابراز ملک کا سر شرمندگی سے جھک گیا تھا انہیں اندازہ ہو گیا تھا ضرور کچھ نہ کچھ ہوا ہے۔ خریم نے پہلی بار انہیں شرمندہ دیکھا تھا۔ مومن عیاش نہیں ہوتا نہ تب جب وہ رعایا ہوتا ہے نہ تب جب وہ حکمران ہوتا ہے اس کی زندگی جانور یا کیڑے کی زندگی نہیں ہوتی۔ کھانا پینا اپنی نسل کو آگے بڑھانا اور فنا ہو جانا۔ یہ کسی جانور کی زندگی کا انداز تو ہو سکتا ہے مگر کسی مسلمان کا نہیں۔

"بچوں کو عورتوں کی عزت کرنا مائیں نہیں باپ سکھاتے ہیں۔ صرف وہ باپ جو بیٹیوں کے سامنے اپنی بیوی کی تکریم کرتے ہیں۔" خزیمہ کے جانے کے بعد ابراز ملک شرین پھوپھو پر بھڑکے تھے جس پر خریم نے چبا چبا کر کہا تھا۔ آئمہ اور رائمہ خاموش نظروں سے سارا تماشا دیکھ رہی تھی۔

اثرم کی حالت خراب تھی خزیمہ نے اسے بخشا نہیں تھا وہ تین دن تک ہسپتال میں رہا تھا یہ بات چند لوگوں کے درمیان ہی دفن ہو گئی تھی کہ سویرا کے شادی سے ایک دن پہلے اثرم نے سویرا کو اغوا کرنے کی کوشش کی تھی پر اس بات سے واقف خریم نے خزیمہ اور حزیفہ کو اس حرکت سے آگاہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کر دیا تھا۔ دراصل خریم کو اس بات کا علم اثرم کے کسی سے فون پر گفتگو کرنے سے معلوم ہوئی تھی جو کسی کے ساتھ مل کر سویرا کو اغوا کرنے کی سازش کر رہا تھا۔ ابراز ملک اس بار اثرم کی حرکت سے سخت نالاں تھے انہوں نے اثرم کو اسٹریلیا اپنے ایک دوست کے پاس سخت نظر بند کروا دیا تھا۔

☆☆☆

شادی ولیمہ سارے فنکشن خوش حالی سے خیر بہر حال گزر گئے تھے۔

تینوں کپلز اپنے خوبصورت لمحات سے لطف اندوز ہونے کے لیے گاؤں سے باہر گئے ہوئے تھے۔ ان کے آنے پر سب نے خوب انجوائے کیا تھا تقریبات تو چل ہی رہی تھی۔

"کیا بنا رہی ہو؟" مسکان بیلو ڈریس میں ڈوپٹہ سر پر باندھے ہاتھ میں کرچھا لیے پتیلی میں چلا رہی تھی جب حزیفہ بلکل اسکے بگل میں کچن سیلف سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوتا شوخ لہجے میں بولا تھا وہ اس وقت بلیک بیلو کا مینیشن کے کرتے پجامے میں تیار کھڑا تھا مسکان نے گبھرا کر اسے دیکھا تھا اچانک اسکی آمد پر وہ چونک گئی تھی۔

"آپ نے تو مجھے ڈرا دیا تھا۔" وہ خفگی سے بولی تھی۔

"سوری یار! پر مجھے نہیں پتا تھا میری آمد پر تم اتنا ڈر جاتی ہو۔" وہ مصنوئی خفا ہوتا بولا تھا۔

"نہیں ایسا نہیں ہے جیسا آپ سوچ رہے ہیں۔" وہ فوراً بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اچھا تو پھر کیسا ہے؟" حزیفہ نے آبرو اٹھا کر مصنوئی پن سے گھورا تھا۔

"وہ تو میں بس آپ کے اچانک آنے پر ڈر گئی اور کچھ بھی نہیں۔" وہ کرچھا سائیڈ اسٹینڈ پر رکھتی ہوئی بولی تھی۔

"اچھا تو مان لیا جیسا تم کہو۔" وہ اسے پیچھے سے باہوں میں بھرتا سرگوشی میں بولا تھا مسکان کی جان ہوا ہو گئی تھی۔

"حزیف! کیا کر رہے ہو؟ کوئی دیکھ لے گا۔"

"دیکھنے دو ائی ڈونٹ کیر۔" اپنے کندھے پر اسکا نرم گرم لمس محسوس کرتی مسکان لرز کر رہ گئی تھی۔

"حزیف! پلیز" وہ منموناتی لرزتے لہجے میں بولی تھی۔ حزیفہ اسکے منت کرنے پر ہنستے ہوئے پیچھے ہو گیا تھا۔

"کوئی بات نہیں اسکے آگے سے ہم کمرے میں کنٹینیو کریں گے" وہ اسکے تھوڑی کو نرمی سے چھوٹا دور ہٹا تھا۔

"خیر بتایا نہیں کیا بنا رہی ہو۔ خوشبو تو بہت اچھی آ رہی ہے۔" مسکان خفگی سے گھور کر بتانے لگی تھی۔

"نہاری، بریانی، کباب رائتہ اور کھیر" وہ حیران ہوا تھا۔

"صرف بول رہی ہو یا اتنا سب بنانا بھی آتا ہے۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بلکل آتا ہے۔" وہ فخر سے گردن اکڑ کر بولی تھی۔ "بریانی دم پر ہے اور نہاری بس تیار ہونے والی ہے اور کھیر بھی، آپ ٹیسٹ کرنا پسند کرے گے۔" وہ پر جوش ہو کر بولی تھی۔

"ہاں ہاں بلکل! نیکی اور پوچھ پوچھ۔" مسکان نے تھوڑا سا چمچ میں نہاری نکال کر اسے کھلائی تھی جسے واقع بہت پسند آیا تھا دراصل مسکان کی کوکنگ بہت اچھی تھی اکثر اوقات میں وہ اپنا وقت طرح طرح کے کھانا بنانے میں ہی صرف کرتی تھی۔

"زبردست، عمدہ، ڈیلیشیئس! ماشاءاللہ تمہارے ہاتھوں میں تو جادو ہے۔ اب تو بھوک واقع بہت زور سے لگ گئی ہے۔" وہ اسکے ہاتھ چومتا سرشاری سے بولا تھا۔ مسکان اسکی حرکت پر سٹپٹا گئی تھی۔

"ٹھیک ہے آپ فریش ہو کر آئے میں تب تک ٹیبل سیٹ کرتی ہوں اور باقی سب کو بھی بلا دیجیئے گا۔" وہ اسے بولتی چولہا بند کرتی کھانا ڈونگے میں نکالنے لگی تھی اسی وقت کچن میں حمیرا بھاگتی ہوئی آئی تھی اسکے ہاتھ میں چاکلیٹ تھی جسے وہ کھاتی مسکان سے باتیں کرنے لگی تھی۔

☆☆☆

"ارے آپ تو بہت جلدی آ گئے آفس سے، آپ نے تو کہا تھا بہت کام ہے آپ کو۔" وہ اسکے جلدی آنے پر خوشی اور حیرت کے ملے جلے تاثرات سے بولی تھی۔

"کیونکہ آپ گھر تھی میرا دل ہی نہیں لگ رہا تھا آفس میں۔" وہ اسے باہوں میں لیتا اسکے رخسار پر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اپنے رخسار کو مس کرتا محبت سے بول رہا تھا۔

"اچھا جی! اور یہ پھول کس خوشی میں ہیں؟" سویرا دھیرے سے مسکراتی اسکے ساتھ آئے پھولوں کو ہاتھوں سے چھوتی سونگھتے ہوئے بولی تھی۔

"کیوں کہ آپ میرے ساتھ ہیں اس خوشی میں۔" احکم اپنی تھوڑی اسکے کندھے پر نسب کرتا اسی لہجے میں بولا تھا۔

"ٹھینکیو! یہ بہت خوبصورت ہیں۔" اسکے بال کھلے ہوئے تھے سلکی لمبے بالوں کو سائیڈ کرتا احکم ہنس کر بولا تھا۔

"لیکن آپ سے زیادہ نہیں۔"

"اچھا میں آپ کو بتانا بھول گیا آج دعوت ہے ہماری۔" احکم اسکے چہرے سے بال کان کے پیچھے کرتا ہوا سنجیدگی سے بولا تھا۔ سویرا نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔

"تمہاری طرف! اچھا اب جلدی سے تیار ہو جاؤ آلریڈی بہت وقت ہو گیا ہے ہمیں پہنچنا بھی ہے۔

"سویرا سر ہاں میں ہلاتی الگ ہونے لگی تھی پر احکم اسے الگ ہونے نہیں دے رہا تھا۔

"مگر اس وقت سے جدا ہونے کا بلکل بھی دل نہیں کر رہا ہے۔" وہ بے بسی سے سر اسکے سر سے ٹکراتا ہوا بولا تھا سویرا اسکے بے چاروں سی شکل پر ہنس دی تھی جس پر وہ خفگی سے گھورتا اسکی مسکراہٹ چرا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گیا تھا۔

☆☆☆

"ہم یہاں کیا کرنے آئے ہیں آیت کیسا عجیب کھنڈر ہے۔" حمنہ اطراف میں سہمی نگاہیں ڈالتی خوف سے بولی تھی۔

"اس گاؤں میں طبعی اعلاج کے لیے ہسپتال بہت دور ہیں۔ مما چاہتی تھی یہاں ایک ہسپتال بن جائے پر انکا خواب پورا نہ ہو سکا۔ لیکن اب میں انکا وہ خواب پورا کروں گی۔" وہ گہری نظر ڈالتی ذرا سا چلتی ہوئی بولی تھی۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے پر ابھی یہاں سے چل، مجھے جانے کیوں اس جگہ سے خوف محسوس ہو رہا ہے۔" آیت اسکے چہرے پر نظر ڈالتی سنجیدگی سے اسے سنینا اور وصال کی کہانی سنانے لگی تھی جو اس نے ایک مرتبہ اپنے مما اور بابا سے سنی تھی۔ حمنہ کے تو بال تک کھڑے ہو گئے تھے ایسی عجیب و غریب داستان سن کر، اسکی شکل دیکھ کر آیت کو بہت تیز ہنسی آ رہی تھی جسے وہ روکتے روکتے زور سے ہنس دی تھی کیونکہ اب اسے برداشت کرنا مشکل ہو گیا تھا۔

"حمنہ یار کتنی ڈرپوک ہے تو۔" وہ ہنسی کے درمیان بولی تھی۔

"تم مجھے ڈرانے کے لیے اتنا سب کہا تھا۔ بدتمیز! روکو ابھی بتاتی ہوں۔" حمنہ شدید خفگی سے بولتی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسکی طرف بڑھی تھی جو بھاگ کر کار کے دوسری سائیڈ ہو گئی تھی۔

☆☆☆

اندھیرا مکمل اندھیرا ایسا کہ آپ کسی کو دیکھ نہیں سکتے اگر دیوار پر لگے بڑے سے ایل آئی ڈی پر مسلسل فلش لائیٹ نہ جل رہی ہوتی۔ ایک کے بعد ایک آیت کی ہر موقعے پر کھینچی گئی تصویر چل رہی تھی۔

"تم بہت خوبصورت ہو۔"

"خوبصورتی میں تم نے اپنی ماں آفرین ملک کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔"

"آیت دانیال خان۔"

دھیرے دھیرے آواز سرگوشیوں میں تبدیل ہوتی خاموش ہو گئی تھی اور سامنے ایل آئی ڈی پر آیت کی صاف بے داغ حسن کسی کے شر میں دھندلا ہوتا جا رہا تھا۔

☆☆☆

"مجھے آیت کی بہت فکر ہے جانے کیوں ایسا لگتا ہے جیسے وہ مجھ سے کھو جائے گی۔" خزیمہ زمین کو دیکھتا ہوا بول رہا تھا دانش نے خاموش نظروں سے اسکی حرکت دیکھی تھی۔

"یہ صرف تمہارے وسوسے ہیں۔ فکر مت کرو ہم سب ہے نہ اسکی حفاظت کے لیے۔" دانش اسکے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتا دلاسہ دیتے ہوئے بولا تھا۔

"اسکی حفاظت کے لیے ہم ہر جگہ موجود ہوتے ہیں دانش پھر بھی! پھر بھی ہم سے غفلت ہو جاتی ہے۔" وہ تلخی سے بولا تھا۔

"میرا دل کرتا ہے اسے کہیں دور لیں جاؤں، اتنی دور کے اسکی طرف کسی کی سخت نظر بھی نہ پڑ پائے۔ ایسی جگہ جہاں وہ ہمیشہ کھکھلاتی رہے، مسکراتی رہے۔"

"باتوں باتوں میں تم جو کہنے کی کوشش کر رہے ہو میں بہت خوب سمجھ رہا ہوں۔ پر پھر بھی کچھ تو شرم و حیا کا دامن تھام کر رکھو، چاہے کتنا اچھا دوست سہی پر ہوں تو میں تمہارا سالا ہی۔" دانش مسکراتی نظروں سے اسکے چہروں کو دیکھ رہا تھا جو ہمیشہ آیت کے نام پر الگ چمک رکھتا ہے۔

"معلوم نہیں! خیر اب میں اسے نقصان پہچانے والوں کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" وہ گھورتا ہنوز سنجیدگی سے بولا تھا۔

"اسکا ایک بہتر نمونہ میں پہلے ہی دیکھ چکا ہوں۔" دانش داد دیتی نظروں سے بولا تھا۔

☆☆☆

کچھ مہینے پہلے۔۔۔۔

وہ کار سے نکل کر آفس کے انٹرنس پر آئی تھی جب باہر کھڑا پاسبان نے تعظیم میں اسکا استقبال کیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آیت مسکراتی اندر بڑھ گئی تھی۔

اندر کا ماحول کافی مصروف پر با تھا۔ ہر کوئی بزی کا اپنے اپنے ڈیکس پر بیٹھا کام کر رہا تھا جب کے اسے اندر آتا دیکھ ہر کوئی کھڑا ہوتا اسے سلام کر رہا تھا۔

سب کا جواب دیتی وہ سیدھا خزیمہ کے آفس کے اندر گئی تھی پر یہ کیا وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا۔

منہ بگاڑتی وہ سیکریٹری کے سامنے کھڑی اس سے پوچھ رہی تھی جو بتا رہی تھی سر کسی میٹنگ میں بزی ہیں۔

"اوکے پر اگر وہ فارغ ہو جائے تو میرے آنے کا نہیں بتانا۔ انڈر اسٹوڈ" کہتی دوبارہ آفس میں چلی گئی تھی۔ پیچھے سیکریٹری نا سمجھی سے سر ہلا کر رہ گئی تھی۔

ریلیکس انداز میں خزیمہ کے ہیڈ چیڑ پر بیٹھ گئی تھی۔

پورا آفس گلاس دیوار سے بنایا ہوا تھا۔ اندر سے باہر کا ہر منظر دکھائی دیتا پر اندر کا کچھ بھی باہر سے نہیں دکھتا تھا۔ ایک خوبصورت اور شاندار آفس تھا۔

پورا آفس چیک کرتی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

میٹنگ خوش اسلوبی سے سرانجام دے کر وہ جو ابھی اپنے کیبن میں موبائل فون استعمال کرتا انٹر ہوا تھا۔ اپنے سامنے آیت کو ریلیکس انداز میں اپنے چیڑ پر بیٹھا دیکھ خوشگوار حیرت اسکے اندر بیدار ہوئی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔

"بنا پوچھے روم میں داخل ہونا بیڈ مینرس کی علامت ہے۔" آیت کے آنکھیں چھوٹی کیے کہنے پر خزیمہ مسکراتا ہوا اسکی طرف بڑھا تھا۔

"کیا کروں میڈم آپ کو دیکھنے کے بعد میرے اندر یہ سارے حسے اپنے آپ بیدار ہو جاتی ہیں۔ اب اس میری کوئی غلطی نہیں سب آپ ہی کی ہے۔ بتائے کیوں مجھے بیڈ بوئے بناتی جا رہی ہیں۔" خزیمہ کی بے تو کے بات پر آیت نے ایک گھوری سے اسے نوازہ تھا۔

اسکے سامنے دوسری چیڑ رکھ کر بیٹھتا خزیمہ اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے چکا تھا۔

"آج مس گلابو نے مجھے حیران کر دیا ہے۔"

"وہ کیسے۔۔۔" آیت نے تعجب سے پوچھا تھا۔

"یہاں تشریف لا کر۔۔۔" خزیمہ کی بات پر وہ کھکھلا کر ہنس دی تھی۔

"تمہاری یاد آ رہی تھی۔" اسکے شرٹ پر لائن بناتی پیار سے بولی تھی۔

"ایک دن میں اتنا یاد۔۔۔" خزیمہ کی بات پر خفگی سے دیکھتی مسکرا دی تھی۔

"جی۔۔۔"

"کب سے آئی ہو۔" کریڈل اٹھاتا کھانے کی چیزے منگواتا فون رکھتا آیت سے کہہ رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہی ایک گھنٹے پہلے۔۔۔" آیت کندھا اچکاتی نارمل انداز میں بولی تھی۔

"واٹ۔۔۔ ایک گھنٹے سے تم میرا انتظار کر رہی ہو۔" خزیمہ نے دنگ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"پاگل لڑکی مجھے کال کر لیتی۔۔۔"

"تمہارا انتظار تو میں ساری عمر کر سکتی ہوں۔ خیر تم میٹنگ میں تھے اس لیے ڈسٹرب نہیں کیا۔"

"تمہارا اظہار مجھے اندر تک سرشار کر جاتا ہے۔" اسکے سر پر اپنا ہونٹ رکھتا محبت سے چور لفظوں میں کہہ رہا تھا۔

"ویسے ڈسٹرب تو تم واقع کرتی ہو اکچیولی ڈسٹرب نہیں ڈسٹریک کرتی ہو۔" خزیمہ مسکراہٹ دباتا مصنوعی سیریس لہجے میں کہہ رہا تھا۔ آیت نے اسکے بازوں پر اپنا ہاتھ مارتی خفگی سے دیکھنے لگی تھی۔

"میں پریشان کرتی ہوں۔"

"بات تو سمجھو یار پیار والا پریشان کرتی ہو۔ ناراض مت ہوؤ۔۔۔" خزیمہ اسے ویسے ہی باہوں میں بھرتا پیار سے سمجھا رہا تھا۔

"پتا ہے آج کیا کیا ہوا۔" اسکے سینے پہ سکون سے سر رکھتی بولنے لگی تھی خزیمہ مسکرا کر اسے سن رہا تھا۔ آج ہوئے پریہا اور اسد کا پورا واقعہ من و عن سنا گئی تھی۔ خزیمہ ہنستا ہوا سن رہا تھا۔

"تمہیں نہیں لگتا وہ دونوں ساتھ کتنے پیارے لگتے ہیں۔" سر اپر کرتی اسکی رائے جاننے والے نظروں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سے اسے دیکھ رہی تھی جو اسکے سر پر اپنا لب رکھتا صرف مسکرا دیا تھا۔ بولا کچھ نہیں تھا۔

"منڈے سے ہم سب کے ایگزام شروع ہوں جائے گے پھر پورا منتھ اسی چلا جائے گا اور میں اسی میں بزی رہوں گی تو سوچا کیوں نا آج کا دن تمہارے ساتھ اسپینڈ کروں۔۔۔" اسکے سینے پر دوبارہ سر رکھتی پھر بولنے لگی تھی۔

"واٹ ون منتھ۔۔۔" خزیمہ نے صدمے سے پوچھا تھا۔

"جی"

"میرا کیا ہو گا اتنے دن۔۔۔" خزیمہ کی بات پر آیت اس سے دور ہوتی مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

"ہیں۔۔ کیا کہہ رہو۔ پیپر ہمارا ہے اور صدمہ آپ کو لگ رہا ہے۔" آیت مسکرا کر کہتی شرارتی آنکھوں سے اسے گھور رہی تب تک خزیمہ کی سیکریٹری کھانے کی چیزیں رک کر چلی گئی تھی۔

"مطلب یہ کرم نوازی اس لیے ہے۔" خزیمہ نے آنکھیں چھوٹی کیے پوچھا تھا۔

"ہاؤ سویٹ خزیم کتنے ذہین ہو تم۔۔۔" آیت شرارت سے کہتی کافی اٹھا کر پینے لگی تھی۔

"ڈس از نوٹ فیئر۔۔" خزیمہ ناراضگی سے کہتا آیت کے لبوں سے دور ہٹتا کپ اپنوں لبوں پر لگاتا ناراض ناراض سا کہہ رہا تھا۔ اور آیت اسکی حرکت صرف مسکرا سکی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"فیئر آن فیئر کو چھوڑو یہ بتاؤ اگر فری ہو تو چلو باہر گھومنے چلتے ہیں۔" کافی کی چسکیاں بھرتی وہ خزیمہ کے نظروں سے کنفیوز بیٹھی تھی۔

"تمہارے لیے تو میں ہر وقت فری ہوں جانِ جہاں۔۔۔۔ بتاؤ کہاں چلنا پسند کرو گی۔" اسکے چہرے کے آوارہ لٹوں کو سنوارتے خزیمہ پیار بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ "گھومانے سے ایک بات یاد آیا تمہیں کسی سے ملوانا ہے۔"

"کس سے؟" آیت نے ناسمجھی سے پوچھا تھا۔

"ہے کوئی۔۔۔"

"اچھا۔۔ ٹھیک ہے چلو تب۔۔۔" آیت بنا ذیادہ فورس کیے اسکے ساتھ چل دی تھی۔

راستے میں خزیمہ اسے مختلف جگہوں پر گھوماتا پھر مخصوص جگہ پر لے گیا تھا۔

"آپ یہاں۔۔۔۔" خزیمہ کے بنگلو میں داخل ہوتی آیت نے جو چہرہ دیکھا تھا وہ حیران رہ گئی تھی۔ خزیمہ ناسمجھی سے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ کیا یہ دونوں پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟" آیت خوشی سے بھاگتی سیدھا اس شخص کے گلے لگ گئی تھی۔

" بہت برے ہیں آپ کتنا مس میں نے آپ کو پھر بھی آپ ملنے نہیں آئے۔۔" آیت الگ ہوتی نم آنکھوں سے شکوہ کرنے لگی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" ایم سوری چندا۔۔ ہم نے بھی آپ کو بہت مس کیا۔۔۔" اس شخص نے لب بھینچ کر نرمی سے کہا تھا۔

" کیسے ہیں آپ۔۔ اور سب کیسے ہیں۔۔؟؟" اسکی بات پر وہ لب بھینچ گیا تھا۔

" سب ٹھیک ہیں۔۔ ہماری چھوڑو یہ بتاؤ آپ ٹھیک ہو اسٹڈیز کیسی چل رہی ہے اور انکل انٹی باقی سب کیسے ہیں۔۔؟ آپ کی طبعیت تو ٹھیک رہتی ہے نہ۔۔۔"

" آرام سے آرام سے۔۔ سب ٹھیک ہیں میں بھی ٹھیک ہوں اور اسٹڈیز بھی آئے اون ہے۔۔" آیت ٹوکتی ہنس کر بولی تھی۔

" ویل میں آپ سے خفا ہوں۔۔۔!!" آیت نے خفگی سے انہوں نے استفہامیہ نظروں سے دیکھا تھا اور خزیمہ اپنے فراموش کیے جانے پر صرف ضبط کر سکا تھا۔

" ہیں۔۔ پر کیوں۔۔؟"

" آپ نے نکاح کر لیا اور مجھے بتایا تک نہیں۔۔۔ میں بہت ذیادہ ناراض ہوں آپ سے۔۔ ایسا کوئی کرتا ہے آپ نے تو مجھے پرایا کر دیا۔۔" آیت خفا لہجے میں بولی وہ صرف کان خجا کر رہ گئے تھے۔

" یار سب بہت جلدی ہوا۔۔۔ ناراض نہیں ہو۔۔" انہوں نے نہایت معصومیت سے کہا۔۔

" کچھ جلدی نہیں۔۔۔ آپ نے زور دیا تھا مجھے یہ بھی معلوم ہے۔۔" آیت نے آنکھیں چھوٹی کر کے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دیکھا تھا۔

" میں نے زور دیا تھا کیونکہ سچویشن کچھ ایسی تھی چندا۔۔ یار خزیمہ سمجھاؤنا۔۔" آیت کے مسلسل خفگی سے گھورنے پر انہوں نے خزیمہ کو مدد طلب نظروں سے دیکھا تھا۔

" آہاں۔۔۔ آپ دونوں کو یاد آگیا یہاں کوئی تیسرا ازح روح بھی موجود ہے۔۔" خزیمہ کے طنزیہ خفا لہجے پر وہ دونوں اپنی مسکراہٹ دبا گئے تھے۔

" کیسی بات کر رہے ہو یار۔۔۔ تمہیں کوئی بھول سکتا ہے آخر کو تم میرے گھر کے داماد بھی ٹھہرے۔۔" انہوں نے مسکراہٹ دبا کر مصنوعی سنجیدگی سے کہا تھا آیت اپنا چہرہ دوسری طرف موڑتی مسکراہٹ چھپا گئی تھی۔

" گلابو انکا ادارہ صرف نکاح کا نہیں تھا بلکہ یہ تو پوری شادی رچانا چاہتے تھے۔۔۔" خزیمہ نے بدلہ لیتے ہوئے دل جلاتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا آیت اسکے گلابو کہنے پر گھورتی اسکی پوری بات پر اور زیادہ صدمے سے انہیں دیکھنے لگی تھی۔

" عورتوں کی طرح آگ لگا کر میری مٹی پلید مت کرو۔۔۔ آیت تمہارا کیپٹن جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔ میرا ایسا کچھ بھی ارادہ نہیں تھا۔۔ بلکہ میں تمھیں بتاتا ہوں اسکے ارادے کیا ہیں۔۔۔" آیت سٹپٹاتی کر رہ گئی تھی اور خزیمہ دانت پیس کر رہ گیا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" واؤ مطلب خود تو ڈوبو گے بہنوئی جی ساتھ مجھے بھی لے ڈوبو گے۔۔"

" رشتے کا کچھ تو فرض ادا کرو۔۔" انہوں نے گہری محظوظ کن مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

" چپ کریں آپ دونوں۔۔۔" آیت نے گھور کر دونوں سے کہا تھا۔ دونوں جھٹ سیدھے بیٹھ گئے تھے۔

" آپ یہاں آئے ہوئے ہیں۔۔ کیا سب کچھ ٹھیک ہے۔۔!!" آیت نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

" ہاں بلکل سب ٹھیک ہے۔۔ یہاں آپ سے ملنے آیا ہوں چندا۔۔" انہوں ہلکے پھلکے لہجے میں کہا تھا ساتھ وہ اور خزیمہ نے نظروں ہی نظروں میں کچھ اشارہ کیا تھا جو آیت کی آنکھوں سے مخفی ہو گیا تھا۔

" سچی بات نا۔۔۔" آیت نے بے چینی سے پوچھا تھا۔

" ہاں چندا۔۔۔"

" بلکل چندا ایک دم سچی بات ہے۔۔ اب تمہاری انویسٹیگیشن ہو گئی ہو تو چلو کھانا کھالو۔۔۔" خزیمہ کے ایک دم سنجیدگی سے کہنے پر آیت نے چونک کر خفگی سے دیکھا تھا۔ انہوں نے گھور کر خزیمہ کو دیکھا تھا۔

" انہوں۔۔ اب دونوں مجھے نظروں سے نگلنے سے اچھا ہے۔۔ چل کر کھانا کھالیں۔۔" خزیمہ نے کندھا اچکا کر کہا تھا آیت منہ بسور کر اٹھ کر ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگانے لگی تھی جب خزیمہ اور انکی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

درمیان سنجیدگی سے کچھ بات ہونے لگی تھی آیت ڈائینگ ٹیبل سیٹ کرتے وقفے وقفے سے ان دونوں کو نا سمجھی اور تجسس سے دیکھ رہ گئی تھی۔

" خان آپ نے صحیح کہا تھا۔۔" خزیمہ نے سنجیدگی سے دھیمی آواز میں کہا تھا۔ انہوں نے دھیرے سے سر ہلا دیا تھا۔

" آجائے کھانا لگ گیا۔۔" آیت نے وہی سے زور دے پکارہ تھا۔

دونوں ایک ساتھ ڈائینگ ٹیبل پر آگئے تھے۔

" ویل آپ دونوں ایک دوسرے سے پہلے ہی مل چکے ہیں۔۔ یہ بات آپ دونوں ہی نے مجھے نہیں بتایا۔۔ کیوں۔۔۔؟؟" خزیمہ نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تھا انداز خفا تھا۔

" یہ میرے اور میرے سوپر ہیرو کے درمیان کی سیکریٹ بات ہے اس میں ہم کسی تیسرے کو گھسنے نہیں دیتے۔۔" آیت نے زبان چڑھا کر مزے سے کہا تھا۔ خزیمہ نے اسے نظروں ہے نظروں سے وارن کیا تھا" تمہیں تو میں بعد میں بتاتا ہوں۔۔"

ان دونوں کی نوک جھوک وہ کھانا کھاتے ہوئے انجوائے کر رہے تھے ان کے لیے شاکنگ نیوز تھا جب انہیں معلوم ہوا تھا آیت ڈپریشن پلز لیتی ہے پر خزیمہ کے آنے کے بعد سے وہ جس طرح خوش باش رہنے لگی تھی اور بنا ڈپریشن پلز کے ہر چیز اور رشتے میں انجوائے کر رہی تھی خزیمہ انہیں آیت کے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لیے بہت بہترین ہمسفر لگا تھا جو ہر حال اپنی گلابو کا خیال رکھ سکتا تھا۔

کچھ ٹائم بعد وہ اپنے کچھ ضروری کام کی وجہ سے چلیں گئے تھے تب خزیمہ نے آیت کو آڑے ہاتھوں لیا تھا۔

" ہاں جانم۔۔۔" یہ میرے اور میرے سوپر ہیرو کے درمیان کی سیکریٹ بات ہے اس میں ہم کسی تیسرے کو گھسنے نہیں دیتے۔۔۔" ہاں چند ابتانا کون سی سیکریٹ باتیں۔۔۔" خزیمہ اسے اپنے حصار میں لیتا آبرو سکوڑ کر بولا تھا۔

" وہ تو میں بس مستی کر رہی تھی۔۔ " آیت اسکے حصار کو توڑنے کی کوشش کرتی معصومیت سے بولی تھی۔

" اوکے ناؤ اٹس مائے ٹرن ٹو پلے آ مستی۔۔" خزیمہ شرارت سے بولتا اپنے لب اسکے رخسار پر رکھ چکا تھا جو زور سے آنکھیں میچے کھڑی تھی۔

" خزیم۔۔۔ میں ناراض ہو جاؤں گی۔۔" آیت نے لزرش ہوتی آواز میں کہا تھا۔

" کوئی بات نہیں میں منالوں گا۔۔" ابھی خزیمہ کہتا ہوا اسکے دوسرے رخسار پر اپنے ہونٹ رکھتا تب تک آیت اپنا ہاتھ اسکے لبوں پر رکھتی ایک ہاتھ اسکے سینے پر رکھتی اپنے سے تھوڑا دور کر چکی تھی۔

" بھیوں سے ملاقات میری انٹرا گزام کے بعد ہوئی تھی۔۔ " خزیمہ جانتا پھر بھی خاموشی سے سننے لگا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھا۔ ابھی بھی وہ اسکے حصار میں کھڑی تھی۔

لندن میں اگزام کے وقت وہ۔۔۔۔۔

آیت نے ابھی صرف انٹر کیا تھا جس میں اس نے قابل تعریف نتیجہ لا کر مسز اور مسٹر نصر الدین کے ساتھ انڈیا میں موجود دادا حضور کو بھی بہت خوشی دی تھی۔

اپنے روم بیٹھی وہ میگزین پڑھ رہی تھی جب مسز نصر الدین نے اسے کسی کے ملنے آنے کے بارے میں بتایا تھا۔۔

حیران اور بنا زیادہ غور کئے وہ لیونگ روم میں چلی آئی تھی پر وہاں موجود حستی کو دیکھ اسکا وجود ہچکیوں کے زد میں آگیا تھا۔ اس شخص کو جس نے پانچ سال پہلے مرا ہوا تصور کر کے قبر میں دفن کر دیا تھا آج وہ اسکے سامنے خوش باش صحت مند سا کھڑا تھا۔۔۔ بے یقین ہوتی وہ اسے اپنے طرف بڑھتا دیکھ رہی تھی۔۔۔ اس نے دھیرے سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔ آیت بے یقین ہوتی اسے اوپر سے نیچے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی اسکے ہونے کا یقین کر رہی تھی۔۔۔

" بھ۔۔۔۔ بھیوں۔۔۔۔" آیت سرگوشی کے کم آواز میں بولتی گلے لگ گئی تھی اور جس رفتار میں وہ روئی تھی وہاں موجود سارے فرد غمگین ہوں گئے تھے۔

" آپ۔۔۔ وہ سب۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" شششش۔۔۔ گڑیا ہم سب سب جانتے ہیں۔۔۔" انہوں نے چپ کراتے ہوئے کہا تھا۔

" مطلب۔۔۔ مطلب کیا ہے آپ کی بات کا۔۔۔!" وہ ان سے دور ہو کر کھڑی ہو گئی تھی۔

" آیت ریلیکس۔۔؟؟"

" کیسے ریلیکس ہو جاؤں۔۔ آپ سب لوگ سب جانتے تھے پھر بھی مجھے اندھیرے میں رکھا۔۔۔ آپ کو اندازہ بھی ہے میں کس کرب و اذیت سے گزری ہوں۔۔۔ آج تک مجھے یہی لگتا رہا کہ میں نے اپنے سارے عزیزوں کو کھو دیا ماما بابا۔۔ بڑے پاپا۔۔ بڑی ماما۔۔۔ آپ سب کو۔۔۔ کیوں کیا آپ لوگوں نے میرے ساتھ یہ سب جب آپ کی سب سے زیادہ ضرورت تھی آپ بھی مجھے تنہاء چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔ آپ سب بہت برے بہت برے۔۔۔" آیت غصے سے چیخ کر بولتی زور زور سے رونے لگی تھی۔۔۔۔ وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ اسکا روتا ہوا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

" اسی لیے تمہیں ہر چیز سے دور رکھا گیا۔۔۔ آیت دانیال خان کیونکہ سچ اور کڑوی حقیقت جاننے کے بعد تمہیں صرف آنسو بہانا ہے پر میں نہیں۔۔۔ میں دانش سالار خان ہوں جن کی وجہ سے ہم اس کرب سے گزر رہے ہیں نا انہیں مجھے عبرت ناک انجام دینا ہے۔۔" آیت نے نافہم تاثرات سے اسکا سپاٹ اور سرد چہرہ دیکھا تھا۔

دانش سالار خان گہری پیلی آنکھوں والا، سرد سپاٹ مزاج والا، جن کی زندگی کا مقصد صرف پولیس

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آفیسر بننا تھا۔کچھ عرصے تک خواہش تھی پھر جنون بن گیا۔۔بدلتی زندگی اور گزرتے حادثات نے اسے سرد وخشک طبعیت کا بنا دیا تھا۔۔۔اب اسکے لیے یہ فلڈ اور زیادہ ضروری اور امپورٹینٹ ہو گیا تھا۔اپنوں کی اذیت ناک موت اور قیامت خیز زلزلوں نے اسے حد سے زیادہ سخت اور جزبات سے عاری بنا دیا تھا۔دانش خان جس کی دوستی لاجواب اور دشمنی لاذوال ہوتی ہے۔

دانش اور آیت رشتے میں رضائی بھائی(دودھ شریک بھائی) تھے۔دانیال خان اور سالار خان دو بھائی تھے دانش خان سالار خان کا ایک لوتا بیٹا تھا اور آیت خان دانیال کی ایک لوتی بیٹی تھی۔آیت کی پیدائش کی وقت آفرین کی کچھ جسمانی پروبلم کی وجہ پر آیت کو ایک ہفتے تک امامہ سالار خان نے اپنا دودھ پلایا تھا جس کی وجہ سے وہ دونوں دودھ شریک بھائی بہن تھے۔بچپن میں آیت دانش کو سوپر ہیرو بلایا کرتی تھی۔آیت کے لیے دانش اسکا سوپر ہیرو تھا جو اسکی کوئی بھی خواہش در نہیں کرتا ہے کیسے بھی کر کے اسکی ہر پروبلم اور مصیبت کو دور کر دیتا تھا۔

" مجھے بھی سب معلوم ہے۔۔۔پر آپ ٹھیک ہیں یہ نہیں معلوم تھا۔۔۔مجھے لگا آپ بھی ماما بابا کی طرح۔۔۔" آیت اسکے آگے نہیں بول سکی تھی بھاگ کر اسکے لگے لگتی نم لہجے میں بولی تھی۔دانش نے نرمی سے اسکے گرد حصار قایم کیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کچھ دیر بعد جب نارمل ہو گئی تو سب اسے لیے صوفے پر بیٹھ گئے تھے۔

" کیسے ہیں آپ۔۔۔؟" آیت نے سنبھل کر اداس لہجے میں پوچھا تھا۔ دانش نے سرد سانس فضاء کے سپرد کرتے ہوئے نرمی سے ہاں میں سر ہلا تھا۔

" ٹھیک۔۔"

" اتنے سالوں بعد اچانک میری یاد کیسے آ گئی۔۔" ابھی تو شکوہ شروع ہوا تھا۔ دانش جانتا تھا ابھی کچھ ہے جو ٹھیک ہونا باقی ہے اس لیے اسکے سوال پر آسودگی سے مسکرا دیا تھا۔

" میں نے سنا آپ نے ٹاپ کیا ہے تو سوچا مبارک باد پیش کرنے آ جاؤں۔۔" آیت اسکی بات پر خفگی سے منہ بسور گئی تھی۔

" آگے کیا پڑھنے کا ارداہ ہے۔۔؟؟" انہوں نے نارمل لہجے میں بات شروع کر دی تھی۔

" میڈیکل۔۔۔ میں بھی مما کی طرح ایک بہترین ڈاکٹر بننا چاہتی ہوں۔۔" آیت نے مسکرا کر بتایا تھا پر اسکی آنکھوں کی اداسی پر دانش کا دل دکھ سا گیا تھا۔

" بہترین انتخاب ہے۔۔" دانش نے نرمی سے کہا تھا۔

" کیا آپ ہمیں لینے آئے ہیں۔۔۔!!" آیت نے حسرت بھری لہجے میں پوچھا تھا۔ دانش اسکا چہرہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اپنے نامیں سر ہلانے پر مایوس ہوتا ہوا دیکھ تکلیف دہ ہو گیا تھا۔

" ابھی ہم آپ سے صرف ملنے آئے ہیں۔۔ بہت جلدی انشاءاللہ آپ کو لے بھی جائے گے۔۔" دانش نے بچوں کی طرح بہلاتے ہوئے کہا تھا۔

" " اتنے سالوں ہمیں اسی انتظار کی سولی پر لٹکایا گیا ہے۔۔۔" آیت نم آنکھوں کے ساتھ خفگی سے بولی تھی۔

" آپ ڈاکٹر بننا چاہتی ہیں نا۔۔ آفرین چاچی شاہ کی طرح۔۔۔" دانش کے پوچھنے پر اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔" اور اسکے لیے آپ کو کس چیز کی ضرورت ہے۔۔؟" دانش نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔

" پڑھائی کرنے کی۔۔۔" آیت بچوں کی طرح بولی تھی۔

" بلکل۔۔۔اب بتائے اگر آپ ابھی ہمارے ساتھ چلی جائے گی تو چاچی شاہ کی طرح اچھی ڈاکٹر کیسے بنے گی۔۔" دانش نے پچکارتے ہوئے سمجھایا تھا۔" ہم آپ سے ملنے آتے رہا کریں گے چندا۔۔اور جب سب نارمل ہو جائے گا، اپنے اپنے جگہ درست ہو جائے گا، پھر آپ واپس آجانا۔۔ ہوں۔۔" دانش اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا سمجھا رہا تھا پر یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ اپنا بچپنا کب کا چھوڑ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

چکی تھی۔" آزمائش سے گزر کر انسان ہنسنا دوبارہ سیکھ جاتا ہے پر تواتر آزمائش پر نہیں۔"

یتیم کی زندگی کس قدر اذیت ناک اور درد بھری ہوتی ہے اسکا احساس آیت کو بہت اچھی طرح تھا چاہے اسے کسی نے یہ محسوس نہیں ہونے دیا تھا پر ماں باپ وہ ہستی ہیں جن کی کمی دنیا کی کوئی بھی محبت پوری نہیں کر سکتی پر سہل ضرور کرتی تھی۔

آیت کی زندگی سہل بھی نہیں تھی وہ جن لوگوں کی محبت کی طلب گار تھی وہ سب اس سے بہت دور تھے۔ چاہ کر بھی وہ نہیں جا سکتی تھی۔

☆☆☆

آے_ ار کون ہے یہ ابھی تک کسی کے علم میں نہیں تھا۔ پر دانش کو خبر ملی تھی پچھلے کچھ ہفتوں سے کوئی آیت کو فولو کر رہا تھا جس کی وجہ سے اس نے خزیمہ کو کہا تھا وہ اب آیت کے روبرو آجائے اور اسکی حفاظت بذات خود کرے۔۔۔ مسلسل بہت سے ایسے سیکیورٹی گارڈ آل ریڈی آیت کی حفاظت کے لیے موجود تھے جو خزیمہ اور دانش دونوں ہی نے پہلے سے ہی رکھا ہوا تھا۔

دانش اور خزیمہ بچپن سے سب سے زیادہ ایک دوسرے سے قریب تھے ان دونوں کی دوستی بہت گہری تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سارے حادثات کے بعد دادا حضور نے آیت کو لندن بھیج دیا تھا جس کی وجہ سے خزیمہ بھی کچھ عرصے بعد وہاں چلا گیا تھا۔

دانش ٹھیک ہے اسے کچھ نہیں ہوا تھا اس بات کے صرف کچھ لوگ گواہ تھے جس میں خزیمہ سر فہرست تھا۔

لندن میں آیت کا خیال خزیمہ غیر مخصوص طریقے سے کرتا تھا۔

دانش کے پولیس فورس جوائن کرنے بعد اس نے اپنے جاسوسی طریقے سے سب کچھ معلوم کرنے کی کوشش کی تھی جس وجہ سے وہ سب کچھ حد تک کامیاب ہو گئے تھے۔ آفتاب، احکم، حزیفہ اور دانش یہ سب سیکریٹ سروس میں شامل تھے انکے اس خاص کام کے بارے میں کسی کو بھی علم نہیں تھا۔

سارے قتل اور بربادی میں جس جس کو وہ سب اب تک پکڑ پائے تھے وہ سب صرف ایک مہرہ تھے اس قاتل اور ماسٹر مائنڈ میں جس کا نام اب تک ان کے سامنے آیا تھا وہ کون ہے اور کہاں ہے اس کے بارے میں ان سب کو ابھی تک کوئی لیڈ نہیں ملی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

☆☆☆

لاسٹ ییئر کا اگزام تھا ہر کوئی جی جان لگا کر محنت کر رہا تھا۔ یونیورسٹی کے ہر کونے میں بچے مگن سے کتابوں میں بزی تھے۔ کوئی کتابیں پکڑے اونگھ رہا تھا، تو کوئی اپنا چشمہ درست کرتا پڑھائی میں بزی تھا۔ کوئی لائیبریری کے چکر کاٹتا گھن چکر بنا ہوا تھا تو کوئی سر ٹیچرز کو گھن چکر بنایا ہوا تھا۔ آل اِن آل یہ سارے منظر امتحانات کے عکاسی کر رہے تھے۔

آیت اپنی نوٹس اور کچھ امپورٹینٹ بک لینے کے لیے لندن اسٹریٹ پر واقع ایک لائیبریری میں آئی تھی جس طرح سے لائیبریری اونر نے اسکا استقبال کیا تھا یہ واضع ہو رہا تھا آیت یہاں ہمیشہ سے آتی رہی ہے۔

اپنی نوٹس کو پیٹھ کر وہ بہت ٹائم تک پڑھی تھی۔۔ شام کے چھ بج چکے تھے آیت اپنی مخصوص کتابیں لیتی وہاں سے روانہ ہوئی تھی۔

چونکہ لائیبریری گھر سے نزدیک تھا اس لیے وہ پیدل ہی سفر کر رہی تھی۔

اسٹریٹ پر اکا دکا لوگ آجا رہے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ ہاتھ باندھے کتابیں پکڑی ناک کی سیدھی پر چل رہی تھی جب اسے احساس ہوا کہ کوئی اسکے ہم قدم ہو رہا ہے۔

دل کے وسوسوں کو جھٹکتی ایک دم سے مڑی تھی جب وہاں پر کچھ دوری کے قدم پر چلتے کچھ لوگ فوراً رک کر آپس میں گفتگو کرنے لگے تھے۔ آیت واپس مڑتی چلنے لگی تھی۔ جب اسے احساس ہوا وہی لوگ دوبارہ اسکے ساتھ چلنے لگے۔ ڈر اور خوف سے گھبراتی وہ تیز تیز چلنے لگی تھی۔

آج پڑھنے اور مکمل طور پر خود کو کتابوں میں غرق رکھنے کی خواہ پر اس نے اپنا موبائل فون بھی گھر پر رکھ کر آئی تھی۔

کتابیں سختی سے پکڑتی وہ تیز قدموں سمیت اسٹریٹ ویو سے گلی میں مڑی پر ان سب لوگوں نے اسے چاروں اور سے گھیر لیا تھا۔

"کون ہو تم لوگ۔۔ میرا پیچھا کیوں کر رہے ہو۔۔۔؟؟" آیت خود پر قابو پاتی مظبوط لہجے میں بولی تھی پر اپنے آواز کی لرزش پر وہ قابو نہیں کر پائی تھی۔ وہ لوگ اسکے کانپتے لہجے پر کمینگی سے مسکرا دیے تھے۔ خوف سے وہ نروس ہوتی لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی۔ سر چاروں اور گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" دیکھو پلیز مجھے جانے دو۔۔۔" پیشانی پر چمکتے عرق اسکی بگڑتی ہوئی حالت ظاہر کر رہے تھے۔

ان میں سے ایک آدمی آیت کے قریب بڑھ رہا تھا۔ آیت اسکے بڑھتے قدم پر الٹے پاؤں پیچھے ہو رہی تھی۔

" کون ہو تم سب۔۔۔ چاہتے کیا ہو۔۔۔؟" انگلیش زبان میں سوال کرتی وہ لب بھینچ گئی تھی۔ وہ سارے مسکراتے بس خاموشی سے اسے اپنی گرفت میں لینا چاہتے تھے۔

" دیکھو میرے قریب نہیں بڑھنا۔۔۔" ایک ایک قدم پیچھے اٹھاتی آیت نے وارنگ دیتے ہوئے کہا تھا پر وہ لوگ اسکو تمسخر اڑاتے نظروں سے دیکھتے اسکی طرف بڑھ رہے تھے۔ آیت انہیں رکتا نہیں دیکھتی اپنے ہاتھوں کی مظبوطی کتابوں پر سخت کرتی زور سے اپنی طرف بڑھتے ایک لڑکے کو مارتی گلی میں اندر بھاگی تھی۔

" بلڈی بچ۔۔۔ پکڑو اسے ورنہ بوس ہمیں نہیں چھوڑے گا۔۔۔" جسے کتاب چہرے پر زور دار طریقے سے لگا تھا اس نے چلا کر کہا تھا۔ آیت کے کانوں میں اسکی بات بخوبی پہنچی تھی۔ گلی میں موڑ کاٹتی وہ ایک چھوٹے سے فون بوٹ میں گھس گئی تھی اور کانپتے ہاتھوں سے خزیمہ کا نمبر ملاتی عرق آلودہ جسم کے ساتھ کھڑی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ لوگ اسے ڈھونڈتے ہوئے گلی میں اندر آئے تھے۔

" تم دونوں وہاں جاؤ۔۔اور تم دونوں اس طرف جاؤ میں ادھر دیکھتا ہوں۔۔۔" کتاب لگنے سے اس شخص کا ایک طرف کا چہرہ سوز گیا تھا۔گلی چاروں طرف سے مختلف طرف جاتی تھی۔سب کو ہدایت دیتا ہوا وہ شخص وہاں گیا تھا جہاں آیت فون بوٹ میں گھسی تھی۔

" ڈاپرسن یو ہیو کالنگ از نوٹ انسرنگ پلیز ٹرائے آگین لیٹر۔۔۔"

(the person you have calling is not answering please try again later)

تین بار دایل کرنے پر اسے سیم جواب موصول ہو رہا تھا۔آیت گھبراتی آفس کا نمبر ملانے لگی تھی ساتھ ساتھ خود کو چھپانے کی بھی کوشش کر رہی تھی جس جگہ وہ تھی وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

" ہیلو ہو از اسپیکنگ۔۔۔" رسیپسینشٹ پہ کھڑی لڑکی نے پروفیشنل انداز میں کال ریسیو کیا تھا۔

" مجھے خزیمہ سے بات کرنی ہے۔۔۔فوراً۔۔۔" آیت نے لرزتی آواز میں کہا تھا۔جب دوسری طرف موجود لڑکی نے پروفیشنل لہجے میں اسکی سفارش کو رد کیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" سوری میم۔۔۔ سر اس وقت ایک امپورٹینٹ میٹینگ میں بزی ہے۔۔ آپ کچھ دیر بعد کال کریں۔۔۔"

" پلیز۔۔ بہت ضروری ہے۔۔ آپ جا کر بولے آیت کا کال ہے۔۔ پلیز۔۔۔" آیت کے الفاظ لڑکھڑا رہے تھے۔ وہ لڑکی کچھ سوچتی میٹنگ روم میں بڑھی تھی۔

وہ آدمی آیت کو فون بوٹ میں دیکھتا کمینگی سے اس طرف بڑھا تھا۔

آیت اپنی طرف اسے بڑھتا دیکھ فون پر گرفت مظبوط کر چکی تھی۔

" خلل ڈالنے کے لیے معذرت چاہتی ہوں سر پر آیت میم کا کال ہے اور وہ بہت ڈری ہوئی ہیں۔۔۔۔" نوک کر کے اندر آتی رسیپسینشٹ گرل نے معذرت خواہ انداز میں کہا تھا اینڈ سنجیدگی سے کال کے بارے میں بتایا تھا۔

" واٹ۔۔" خزیمہ اپنی چیڑ سے فوراً اٹھتا باہر کی طرف بڑھا تھا۔ نا جانے کیوں اسکا دل ڈوبنے لگا تھا۔ مٹینگ روم میں بیٹھے ہر شخص سے معذرت کرتا مائیکل بھی اسکے پیچھے گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" سر آئی ول کنیٹ ہر کال وتھ یور فون۔۔۔" رسیپسینشٹ گرل کی بات پر خزیمہ نے فوراً اپنے فون کو کان سے لگاتا بے صبری سے بولا تھا۔

" آیت۔۔ آیت کہاں ہو تم۔۔ ہیلو آیت۔۔" فون سے خزیمہ کی بے صبر آواز آرہی تھی پر آیت اپنی طرف رفتار فتا پڑھتے ہوئے اس آدمی کو دیکھتی سن ہو گئی تھی۔

" مائیکل نمبر ٹریس کرو کہاں کی لوکیشن ہے۔۔۔" اپنی کار میں بیٹھا وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔ مائیکل لیپ ٹاپ پر مصروف نمبر ٹریس کرنے لگا تھا۔

" چھوڑو مجھے کہاں لے جارہے چھوڑو۔۔ خزیمہ خزیمہ پلیز سیو می۔۔ کوئی ہے پلیز ہیلپ می۔۔۔ چھوڑو مجھے غلیظ انسان۔۔" اسکا ہاتھ ایک جھٹکے سے کھینچتا وہ آدمی فون بوٹ سے باہر نکال چکا تھا۔ آیت کے ہاتھ سے فون چھوٹتا لٹک چکا تھا۔ خزیمہ اسکی روہانسی آواز پر بے چین ہوتا کار مذید تیز رفتاری سے چلانے لگا تھا۔ دل میں عجیب عجیب سے وسوسے آرہے تھے۔ اسکی تڑپتے لہجے پر خزیمہ کا ہاتھ سٹیئرنگ وہیل پر ہاتھ مظبوطی سے پکڑے اسکا چہرہ بے بسی سے اشتعال انگیز ہو رہا تھا۔ اگر آیت کچھ بھی ہوا تو شاید ہی کسی کی خیر ہو۔۔ آیت کی حفاظت کے لیے خزیمہ نے اسکے اطراف بہت سے گارڈز رکھے ہوئے تھے ان سب کے ہوتے ہوئے بھی ایسا ہوا۔۔ اب ان سب کی خیر نہیں تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" سر فون کسی لوکل فون بوٹ سے کیا گیا ہے اور یہ یہاں سے صرف دس منٹ کے فاصلے پر ہے۔۔۔" خزیمہ نے اسکی بات پر کار تیز رفتار کر دی تھی۔

" کون ہو تم سب آخر چاہتے کیا ہو۔۔۔؟؟ کیا بگاڑا ہے تم سب کا۔۔" آیت مسلسل مزاحمت کرتی بول رہی تھی۔

" سن نہیں سکتے بہرے ہو کیا جواب دو۔۔۔ کہاں لے جا رہے ہو مجھے۔۔۔" آیت دانت کچکچاتی غصے سے بولی ساتھ اپنے ہاتھ کو چھڑانے کے لیے دوسرے ہاتھ سے اسکے خود کو پکڑے ہوئے ہاتھ پر زور دار طریقے سے ناخن گڑائی تھی وہ آدمی اپنا ہاتھ دیکھتا خونخوار نظروں سے آیت کو دیکھتا ایک کھینچ کر تھپڑ مارا تھا۔

تھپڑ اتنا شدید تھا کہ آیت کے ہونٹ سے خون نکلنے لگا تھا۔ مسلسل آدمی کی گرفت میں آیت کا ہاتھ سرخ مائل ہو گیا تھا اور درد کرنے لگا تھا۔

آیت کے ہاتھ کو پیچھے کر کے باندھتا وہ آدمی اسکے منہ پر ٹیپ لگا چکا تھا اور ساتھ میں کار کا دروازہ کھولتا اس میں آیت کو ایک جھٹکے سے پھینکا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" چلو یہاں سے جلدی اس سے پہلے کسی کو بھنک بھی لگے۔۔۔"

وہ شخص اپنے ساتھیوں کو بولتا کار میں گھس کر بیٹھ گئے تھے۔

آیت مسلسل کوشش کرتی اپنا بندھا ہاتھ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔

خزیمہ اس جگہ پانچ منٹ کی رش ڈرائیونگ سے پہنچتا کچھ ہی دوری پر تھا جب آیت کو بندھے ہوئے حالت میں کسی شخص کو پھینکتا ہوا اس نے دیکھا تھا سرخ انگار آنکھوں سے ان سب کو گھورتا خزیمہ نے اپنی کار انکے کار کے جسٹ پیچھے لگا دی تھی۔

اور ٹیک کرتا وہ بہت بھیانک طریقے سے کار ان سب کے کار کی آگے روکا تھا۔ مائیکل جھٹکا کھا کر آگے کی طرف جھکا تھا۔

ان سب آدمیوں نے زیر لب گالی دیتے خزیمہ کی کار کی طرف بڑھے تھے۔ آیت خزیمہ کی کار پہچانتی روتی ہوئی آنکھوں سے مطمئن ہوتی دیکھی تھی۔ ساتھ اپنا ہاتھ کھولنا بھی ترک کر چکی تھی۔

پروفیشنل فائٹر کی طرح اپنی طرف آتے ایک نمونے کو پیٹا وہ باقی کار میں بیٹھے لوگوں کو ٹھٹکا تھا۔

سارے ایک ساتھ مختلف اوزار کے ساتھ خزیمہ کی طرف بڑھے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مائیکل تب تک خزیمہ کے مختلف گارڈز وہاں آ گے تھے۔

خزیمہ اسپیشل ٹرین فائٹر تھا وہ ان سب سے اکیلے میں نپٹتا ان سب کی حالت خراب کر چکا تھا پر اسے بھی بہت چوٹ آ گئی تھی اسکے سر پر اور ہاتھ پر زخم ہو گیا تھا۔

آیت اب تک کار میں ہی بیٹھی تھی اسکا ہاتھ اور بندھا ہوا تھا خزیمہ اسے کار سے نکالتا اسکا ہاتھ کھولتا اور آرام سے منہ سے ٹیپ نکال چکا تھا۔

" مائیکل مجھے یہ سارے میرے بیسمینٹ میں موجود چاہیے۔۔زندہ۔۔۔" سرد سپاٹ بے تاثر لہجے میں حکم دیتا ہوا بولا تھا۔ آیت خوف سے کانپتی اسکے گلے لگی ہوئی تھی۔

خزیمہ اسکے رخسار پر چھپے ہاتھ نشان پر نرمی سے انگلی پھیرتا بہت سرد آنکھیں کیے ہوئے تھا۔

" خزیم۔۔" آیت اسکا نام پکارتی بے ہوش ہو چکی تھی ڈر اور خوف سے اسکا بی پی لو ہو چکا تھا خزیمہ اسے باہوں میں بھرتا اپنی کار کی طرف بڑھا تھا۔

مائیکل ان سب کو گاڑی میں ٹھونس کہ لے کر چلا گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

☆☆☆

" تمہارا شک بلکل درست تھا۔۔" فون کان سے لگائے خزیمہ نے سنجیدہ لہجے میں سپاٹ بات کہی تھی۔

سر پر اور ہاتھ پر اس وقت پٹی بندھی ہوئی تھی۔ خزیمہ آیت کو لیتا سیدھا اپنے گھر لے آیا تھا۔ آیت اس وقت بے ہوش اسکی بیڈ پر سو رہی تھی۔

مسز نصر الدین اور مسٹر نصر الدین اس وقت شہر سے باہر گئے ہوئے تھے۔ پریہا اور حمنہ آیت کی لا موجودگی پر ٹینشن سے خزیمہ کو فون کر چکی تھی پر خزیمہ کے کہنے پر وہ اس کے ساتھ ہے دونوں پے فکر ہو چکی تھی۔ خزیمہ نے ان دونوں کو ہوئے حادثات کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔

وہ اس وقت دانش سے بات کر رہا تھا۔

" جن لوگوں نے اغواہ کرنے کی کوشش کی تھی وہ سب ابھی میرے پاس ہی موجود ہے۔۔ پتا کرتا ہوں کون ہے جسے اپنی زندگی عزیز نہیں۔۔ وہ کوئی بھی ہو گا دانش میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔" خزیمہ آیت کے زخمی رخسار پر انگلیاں پھیرتا سنگین لہجے میں بولا تھا۔ دوسری طرف دانش سرد سپاٹ چہرے کے ساتھ اسکی بات سن رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اپنی کل تک وہاں موجودگی کے بارے میں اطلاع کرتا دانش نے فون رکھ دیا تھا۔

" جس نے تمہارے ساتھ یہ کیا ہے نا۔۔۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔" اسکے رخسار پر اپنے لب رکھتا خزیمہ نے جنونی لہجے میں کہا تھا۔

☆☆☆

مسلسل بیسمینٹ سے کسی نا کسی کے چیخنے کی آواز پر وہاں سے باہر کھڑا مائیکل اپنا کان خجاتا ان میں انگلیاں گھسا رہا تھا۔

پورے بیسمینٹ میں وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی کو وہ دردناک اذیت دے رہا تھا۔

" تم میں سے کس نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔ سچ کہنے پر میں صرف اسے ہی سزا دوں گا۔۔ پر اگر کسی نے بھی جھوٹ کہا تو۔۔۔ تم سب کو یہاں موجود کتوں کا کھانا بنا دوں گا۔۔" خزیمہ کی سرسراتی آواز پر ان چاروں کے ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی خیز دہشت پھیل گئی تھی ساتھ ان کی نظر سیل میں قید کتوں پر بھی گئی تھی جو بے انتہاء خطرناک دکھ رہے تھے۔ ان چاروں میں تین لوگوں نے اس آدمی کی طرف اشارہ کیا تھا جس نے آیت کو تھپڑ مارا تھا۔

اپنی طرف خزیمہ کو بڑھتا دیکھ وہ شخص سرک کر دیوار کے ساتھ لگ گیا تھا۔

" وہ لڑکی میرا جنون میری محبت میری چاہت میری زندگی میرے جینے کی وجہ ہے ان سب لفظوں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میں بھی اگر میں اظہار کروں تو اپنی محبت بیان نہیں کر سکتا۔۔۔بس اتنا ہی کہوں گا وہ ہے تو خزیمہ ملک ہے اگر وہ نہیں تو میں بھی نہیں۔۔۔" خزیمہ کے اردو لہجے پر اس آدمی نے نا فہمی سے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔" جس لڑکی کو میں نے آج تک اونچی آواز میں بات کر کے مخاطب تک نہیں کیا۔۔۔کہیں وہ ڈرنا جائے۔۔جسے آج تک میں نے سختی سے چھوا تک نہیں۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔" بری طرف اپنا بونٹ اسکے منہ پر مارتا خزیمہ جنونی لہجے میں بولا تھا۔

جب تک اس انسان کو ادھ موا نہیں کر دیا تھا خزیمہ نے اسے نہیں چھوڑا تھا۔

" سر۔۔خزیمہ سر۔۔" مائیکل اسکے جنونی انداز پر گھبراتا آگے بڑھا تھا۔

" سر وہ آیت میم کو ہوش آگیا ہے۔۔اور وہ آپ کا پوچھ رہی ہیں۔۔" مائیکل کے کہنے پر خزیمہ کا ہاتھ ہوا میں ہی مہلک رہ گیا تھا۔ایک لات اسکے پیٹ پر مارتا وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔

خزیمہ ملک ملک گروپ آف انڈسٹریز اینڈ شہباز ملک کی پہلی اولاد۔۔غصے کا بے انتہاء تیز اور سنجیدہ شخصیت انکا حامل ہے۔۔۔بزنس ورلڈ میں جانا مانا بزنس ٹائیکون خزیمہ ملک نے خود کے دم پر اپنا قدم خوب جمایا ہوا ہے۔۔۔

آیت خزیمہ کی بے لوث محبت ہے۔۔۔جسے اس نے تب سے چاہا ہے جب وہ محبت لفظ سے روشناس بھی نہیں تھا۔جس روپ اور جس خوش نما لہجے میں وہ آیت سے ملتا اسکی کیر کرتا تھا اس روپ سے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

صرف آیت کی واقف تھی۔ آیت کی بدتمیزی اسکی خودسری ناراضگی ہر چیز بنا مطلب بغیر غرض کے خوشی خوشی سر آنکھوں پر بیٹھا سکتا ہے۔۔۔ آج تک اس نے آیت کو اپنا لونگ کیرنگ۔۔۔ پیار سے بھرا رویہ ہی دکھایا ہے وہ کبھی نہیں چاہتا آیت اسکا وحشی اور خطرناک روپ دیکھے۔۔۔ اگر کبھی آیت نے اسے اس روپ میں دیکھا تو وہ ضرور بے ہوش ہو جائے گی۔

☆☆☆

سر میں اٹھی ٹھیس سے وہ جو اٹھ کر بیٹھ رہی تھی دوبارہ سے لیٹ گئی تھی۔ دھیرے سے آنکھ میچ کر کھولتی وہ کچھ پل خالی الذہن سے چھت پر لگے فانوس کو دیکھ گئی تھی۔

دھیرے دھیرے سب یاد آنے پر ایک جھٹکے سے اٹھی تھی۔ چاروں طرف کمرے کو ہراساں نظروں سے گھورتی وہ بیڈ سے کھڑی ہو گئی تھی۔ ذہین میں ابھی صرف ہوئے حادثے کی تصویریں چل رہی تھی۔ یکایک اسکی آنکھوں سے آنسو لڑی کی مانند گرنے لگے تھے۔

بیڈ پر بیٹھتی دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپاتی رونے لگی تھی۔ کتنے خطرناک تھے وہ سب عجیب و غریب حلیے اور مسلسل اسکے سوالوں پر خاموشی پر اسے شدید ڈر و خوف بڑھ گیا تھا۔ جس طرح وہ اسے کھینچتے ہوئے لیکر گیا تھا اور جس طرح اسنے منہ اور ہاتھ باندھ دیا تھا آیت اپنے ہاتھ پر اسکے نشان کو چھوتی ضبط سے آنکھیں میچ گئی تھی۔ دفعتاً اسکا ہاتھ اپنے گال پر گیا تھا جہاں ابھی بھی درد محسوس ہو رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کون تھے وہ لوگ۔۔؟ کس نے بھیجا تھا۔۔؟ آخر چاہتے کیا تھے۔۔؟ کسی نے ان آدمیوں میں سے کسی بوس کا ذکر کیا تھا یعنی کوئی جان بوجھ کر اسے نقصان پہنچانا چاہتا تھا پر کون۔؟ ہر طرف صرف سوالیہ نشان ہی تھا۔۔!!

وہ شکر ہے وہ بچ گئی ان سب کے ہاتھوں لگنے سے۔۔۔ خزیمہ نے اسے بچا لیا اگر وہ وقت پر نہیں پہنچتا وہ ۔۔اسکے آگے آیت سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ خزیمہ۔۔۔ خزیمہ کے بارے میں خیال آتے ہی وہ کمرے سے باہر نکل گئی تھی پر یہ جگہ اس کے لیے نیا تھا کمرہ بھی اسکے لیے اجنبی تھا جس کمرے میں جس گھر میں وہ خزیمہ کے ساتھ ہمیشہ ائی تھی وہ خوبصورت تھا بڑا بھی تھا پر یہ کمرہ اس سے کئی گنا خوبصورت تھا اوپر سے اس کمرے سے بڑا بھی تھا۔ کمرے سے نکل کر گلی نما طرز کا راستہ تھا جس میں کئی کمرے کے اس نے دروازے دیکھے تھے۔

سیڑھیوں سے اتر رہی تھی جب نیچے صوفے پر میگزین ورق گردانی کرتی تاشہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا جو آرہی تھی۔ سرخ آنکھیں گلابی اور ایک طرف کا سوزا ہوا تھا وہ بلکل سو کر اٹھی ہوئی لگ رہی تھی اور نہ ہی چہرے پر پانی کے بوند تھے لگ رہا تھا اٹھ کر سیدھا نیچے آگئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہیلو میم گڈ ایوننگ۔۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔؟ کیا آپ کو کچھ چاہیے۔۔؟" تاشہ نے کھڑے ہو کر ادب سے پوچھا تھا۔

" خزیمہ کہاں ہے۔۔؟" آیت اسکی بات کو نظر انداز کرتی دوٹوک انداز میں پوچھ رہی تھی۔ تاشہ کو وہ بہت مغرور لگی تھی۔

" میم وہ سر۔۔۔ آپ بیٹھیں یہاں میں بلاتی ہوں۔۔" تاشہ اسکی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے شائستہ لہجے میں بولی تھی۔

" جتنا پوچھا ہے اتنا بتاؤ۔۔ کہاں ہے۔۔ خزیمہ۔۔؟؟" آیت اسکی بات پر گھرک کر بولی تھی۔ تاشہ بے بس نظروں سے دیکھ کر رہ گئی تھی۔ اب وہ کیا بتاتی کی سر کہاں ہے وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔ کچھ ٹائم پہلے اسے مائیکل کی کال آئی تھی جس پر اس نے اسے بوس کے اس بنگلے پر بلایا تھا جہاں وہ لوگ کبھی کبھار ہی آئے ہوں گے۔۔ تاشہ تعجب خیز لمحوں میں گھڑی وہاں پہنچ گئی تھی۔ پر وہاں پر بوس کی فیونسی کو بے ہوش اور سر کو غضب ناک تاثرات کے ساتھ دیکھ کر وہ سب کچھ بھول کر خاموش رہی تھی۔ سر نے اسے آیت کا خیال رکھنے کا کہہ خود نا جانے کہاں غائب ہو گئے تھے اوپر سے بوس کے ساتھ ساتھ مائیکل بھی غائب ہو گیا تھا۔ تاشہ متعجب گھڑی بہت دیر تک آیت جہاں لیٹی تھی وہاں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

موجود تھی پھر پیاس لگنے پر نیچے آگئی تھی۔ سر کی یہ فیونسی اسے بہت پسند تھی خوبصورت فیری ٹیل کی پرنسیس کی طرح، بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں گلابی سفید محلول کے رنگ جیسا صاف شفاف خوبصورت چہرہ۔۔۔وہ ہمیشہ اسکے آفس آنے پر کئی کئی پل صرف غور و فکر سے آیت کا ہر ایک نقش دیکھتی رہتی تھی اور ہمیشہ مائیکل سے اسکی خوبصورتی پر کچھ نا کچھ تبصرہ کرتی رہتی تھی۔

پر ابھی جس طرح آیت اپنا دوٹوک سپاٹ انداز استعمال کر رہی تھی تاشہ کو وہ بہت روڈ لگی تھی۔

مائیکل کو کال کرتی وہ گھر کنے کے بعد آیت کے ہوش میں آنے کے بارے میں بتائی تھی۔پہلے تو اسے جلد بازی میں یہاں پر بلایا گیا پھر بنا کچھ بتائے وہاں اکیلے چھوڑ کر چلیں گئے اور اب آیت کے ضدی انداز پر وہ جھنجھلا گئی تھی۔مائیکل اسے آنے کے بارے میں بتا تا کال دسکنیکٹ کر چکا تھا۔

" میم سر بس پانچ منٹ میں آجائے گے۔۔" آیت اسے گھورتی گیٹ کی طرف بڑھنے لگی تھی۔

" میم آپ کہاں جا رہی ہیں۔۔؟" تاشہ سٹپٹاتی اسکے پیچھے بھاگی تھی جو دروازہ کھولنے کی تردد کرتی جھنجھلا گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" میم دوڑ آوٹو میٹک لوک ہے۔۔۔ایسے نہیں کھلے گا۔۔" تاشہ نے قدد ھیمے لہجے میں کہا تھا۔ آیت نے گھور کر اسے اور دروازے کو دیکھا تھا۔رہ رہ کر اسے غصہ آرہا تھاو۔اتنی پریشان و مضطرب ہے اور ایک خزیمہ ہے جو اسے ناجانے کس کے سہارے چھوڑ خود معلوم نہیں کہاں چلا گیا ہے۔۔۔

" آیت۔۔۔" خزیمہ کی تیز آواز پر آیت کے ساتھ تاشہ نے بھی مڑ کر حیرت سے دیکھا تھا جو سیڑھیوں سے اترتا انکے پاس پہنچ چکا تھا۔مائیکل کے نیچے آنے پر تاشہ نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا تھا۔

"کہاں جارہی ہو۔۔؟" خزیمہ نے غصے کو ضبط کرتے قدر آرام سے پوچھا تھا۔

" میری نہیں۔۔۔تم بتاؤ کہاں تھے۔۔؟" آیت ناچاہتے ہوئے بھی اپنی آنکھوں پر ضبط نہیں کر پائی تھی۔ خزیمہ اسکے روٹھے روہانسے لہجے پر خود سے لگا تا نرمی سے بولا تھا۔

" شششش۔۔۔میں یہی تھا تمہارے پاس۔۔خاموش ہو جاؤ۔۔" آہستہ آہستہ اسکے بال کو سہلاتا وہ دھیرے مگر محبت بھرے لہجے میں بول رہا تھا۔ آیت اسکی بات پر تیزی سے الگ ہوئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" نہیں۔۔۔ ساتھ نہیں تھے تم۔۔۔ نہیں تھے میرے پاس۔۔۔ تم سب ہمیشہ ایسا کرتے ہو۔۔ ہمیشہ مجھے تکلیف میں اکیلا چھوڑ کر چلے جاتے ہو۔۔۔ ہمیشہ میں تنہاء ہو جاتی ہوں۔۔۔" آیت اسکے سینے پر مسلسل دکھادے کر ضرب مارتی غصے سے تیز لہجے میں بولی تھی۔

" آیت۔۔ آیت۔ آیت۔ گلا بو بات سنو۔۔" خزیمہ اسکے ہاتھ کو پکڑتا چیخ کر بولا تھا آیت اسکے چیخ پر خوف سے آنکھیں بند کرتی خاموش ہو گئی تھی۔

" تھانا میں پاس۔۔ ایسا کیوں کہہ رہی ہو۔۔ ہمیشہ تو ساتھ رہا ہوں سائے کی طرح۔۔۔" خزیمہ اسکے خوف پر اسے خود سے لگاتا نرمی سے بولا تھا۔

" اگر سائے کی طرح ہوتے تو آج میرے ساتھ یہ سب نہیں ہوتا۔۔۔" آیت نے شکوہ کیا تھا خزیمہ ضبط سے آنکھیں موند کر اسے شدت سے خود میں بھینچ گیا تھا۔ پھر آہستہ پر حدت لہجے میں بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" یہ آخری بار تھا جب مجھ سے غفلت ہوئی۔۔ائی ایم سوری۔۔ آئندہ کبھی دوبارہ ایسا نہیں ہو گا۔۔ائی لویو۔۔۔ائی لویو سو مچ۔۔ تم جان ہو میری آیت۔۔" خزیمہ دھیرے سے اپنا سر اسکے سر پر رکھتا آنکھیں موند گیا تھا۔

انکے رومانوی اردو لہجے پر تاشہ اور مائیکل کو کچھ سمجھ تو نہیں رہا تھا پر دونوں ہی مسکراہٹ چھپاتے یہاں وہاں دیکھنے لگے تھے۔

" اہم ہم۔۔۔" تاشہ نے مصنوعی کھانس کر انہیں اپنی موجودگی کا احساس دلایا تھا۔ آیت جھٹ سے جدا ہوئی تھی اور اپنے غفلت پر شرمندگی سے خود کو کوستی جا کر صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

خزیمہ نے دونوں کو گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

" سر اب ہم چلتے ہیں اگر آپ کو۔۔۔" مائیکل نے ادبی کلمات کو کہنا اپنا فرض سمجھا تھا۔

" شٹ اپ اینڈ گو۔۔۔" خزیمہ بیزاریت سے بات کاٹتا وہاں سے اندر آیت کے پاس چلا گیا تھا۔مائیکل نے منہ بسور کر اپنے بوس کی چوڑی پیٹھ کو گھورا تھا۔

" چلیں۔۔" تاشہ مسکراہٹ دباتی مائیکل کو ایک انگلی سے ٹھوک کر بولی تھی۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" ہاں چلو۔۔" اسکی مزاحیہ مسکراہٹ پر وہ جل کر بولا تھا۔ پھر وہ دونوں وہاں سے چلے گئے تھے۔ اب آتے ہیں اندر۔۔

" کیا اب بھی درد ہو رہا ہے۔۔۔" خزیمہ اسکے رخسار کو نرمی سے چھوتا ہوا پوچھ رہا تھا۔ آیت نے معصومیت سے ہاں میں گردن ہلائی تھی۔ جس پر ضبط سے مسکراتا وہاں اپنے لب رکھ چکا تھا۔

" زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" آیت اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرتی ہوئی تیکھے لہجے میں بولی تھی خزیمہ نے چیلینجنگ انداز میں ابرو اٹھا کر دیکھا تھا سیریسلی۔۔۔

" میں تو مسیحائی کر رہا تھا گلابو۔۔" اسکے آگے کے بال کو ذرا سا کھینچ کر دبی دبی مسکراہٹ سے بولا تھا۔

" اسطرح۔۔ ٹھرک پن سے۔۔" آیت اسکی بات پر آنکھیں نچا کر بولی تھی ساتھ اسکے بال کھینچنے پر گھور کر دیکھی تھی۔

" واللہ لڑکی۔۔۔ تم میری محبت کی توہین کر رہی ہو۔۔" خزیمہ نے جذباتی پن سے کہا تھا۔ آیت اسکی بات پر ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں دیکھی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" کتنے ڈرامے باز ہو تم۔۔" ایک پنچ اسکے بازوں پر رسید کرتی مسکرا دی تھی۔ خزیمہ اسکے بٹے ذہین پر مطمئن ہو رہا تھا پر وہ صرف کچھ پل کے لیے تھا اگلے ہی پل آیت کی سوال پر اسکا سارا سکون غارت ہوتا گیا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا آیت ان سب مسلے یا مسلے کو سوچے بھی۔۔۔

" یہ سب کس نے کیا۔۔؟ کون مجھے کڈنیپ کرنا چاہتا تھا۔۔؟ اور تمہیں پتا ہے وہ لوگ کسی بوس کے بارے میں بات بھی کر رہے تھے میں نے سنا تھا۔۔ خزیم۔۔ کون ہے ان سب کا بوس۔۔ آخر کوئی مجھے کیوں نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔۔۔۔؟" آیت نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

" آیت۔۔ بس۔۔ وہ سب جو کوئی بھی ہے تمہیں سوچنے یا جاننے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ میں ہوں ان سب سے اکیلے نبٹنے کے لیے۔۔۔" خزیمہ نے ایسے لہجے میں کہا گویا تمہیں یہ سب جاننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آیت نے پھر بھی ضدی لہجے میں کہا۔۔

" خزیمہ یہ سب میرے ساتھ ہوا ہے۔۔ اور مجھے پورا حق ہے جاننے کا۔۔" آیت نے ناراض لہجے میں اسکا پورا نام لیا تھا۔

" آیت۔۔" خزیمہ نے اب سختی سے اسے باز رہنے کو کہا تھا۔ آیت غصے سے گھور کر وہاں سے جھٹکے سے اٹھتی جانے لگی تھی جب خزیمہ اسے ایک ہی جست میں کھینچتا خود کے تھائی پر بیٹھا چکا تھا۔ یہ سب

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اتنا اچانک ہوا کے آیت سٹپٹا کر رہ گئی تھی۔ پر ناراضگی ہنوز جاری تھا۔ جسے ظاہر کرنے کے لیے وہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی پر خزیمہ اسے مکمل حصار میں لے چکا تھا۔

" شانت۔۔۔ خاموشی سے میری بات سنو آیت۔۔۔" آیت خاموش ہو گئی تھی کیونکہ ہر سنجیدہ بات پر ہی خزیمہ اسکا نام لیتا تھا ورنہ تو وہ ہمیشہ اسکی گلا بور ہی تھی۔ خاموش تو ہو گئی تھی پر ناراضگی ہنوز موجود تھی جسے دیکھانے کے لیے نظر دیوار پر لگے پینٹنگ پر مرکوز کر چکی تھی۔

" تمہیں معلوم ہے نا میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں۔۔۔ تم میری جینے کی وجہ ہو آیت۔۔۔ جب تم مسکراتی ہو مجھے میری دنیا مسکراتی ہوئی خوبصورت لگتی ہے۔۔۔ جب تم میرا نام لیتی ہو، ایسا لگتا ہے میرا نام اور بھی خوبصورت ہو گیا ہو۔۔۔ تمہاری ذات سے میری ذات مکمل ہے آیت۔۔ تم نے مجھے معتبر کیا ہوا ہے۔۔ میں جب جب تمہیں دیکھتا ہوں۔۔۔ خدا کا اتنا ہی شکر اگزار ہوتا ہوں۔۔۔" کتنا خوبصورت انداز تھا خزیمہ کا وہ ایک لڑکا ہو کر خود کی ذات ایک لڑکی پر معتبر کر گیا تھا۔ آیت آنکھیں بند کرتی اسکی بات پر پوری سچائی سے ایمان لے آئی تھی۔ دل میں اللہ تعالیٰ کی شکر اگزار ہوتی وہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دھیرے سے مسکرادی تھی اپنے آپ پر وہ نازاں تھی۔بروقت خزیمہ کی نظروں سے مسکراہٹ چھپاتی وہ ضدی بے پرواہ انداز میں بولی تھی۔

" اصل بات کی طرف آؤ خزیمہ ملک۔۔۔اس طرح تمہید باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

خزیمہ آیت کے انداز پر صرف گھور سکا تھا جسکا خاص خواہ اثر بھی آیت پر نہیں ہوا تھا۔

" اصل بات یہ ہے گلابو ابھی تمہیں اپنی اسٹڈی پر دھیان دینا چاہیے۔۔۔کل تمہارا اگزام ہے۔۔۔ چلو شاباش کمرے میں جاؤ اور پڑھائی کرو۔۔۔بلکہ ایک کام کرتا ہوں میں خود ہی تمہیں کمرے تک باحفاظت چھوڑ کر آتا ہوں۔۔۔"خزیمہ اپنے اظہار پر اسطرح کا رویہ دیکھ کر زچ کرتی مسکراہٹ سے کہتا اسے باہوں میں اٹھا چکا تھا آیت دانت کچکچا کر اسکے کندھے پر ایک مکہ مارتی خفگی سے گھور کر رہ گئی تھی۔

" اگر تم نے مجھے نہیں بتایا نا۔۔تو میں خود سے پتا کرلوں گی۔۔۔" آیت نے دھمکاتے ہوئے کہا تھا۔خزیمہ اسے کمرے کے بیڈ پر بیٹھا کر خود دونوں ہاتھ اسکے دائیں بائیں جانب رکھ کر جب بولا تو آیت کو وہ کوئی اور ہی انسان لگا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" یقین کرو آیت خزیمہ ملک۔۔۔اگر تم نے کوئی بھی بیوقوفی کرنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔بہت بری طرح پیش آؤں گا میں۔۔۔" خزیمہ کے لہجے کے ساتھ اسکی نیلی آنکھیں بھی تنبیہ کر رہی تھی۔ آیت اسکے سخت انداز پر نظریں پھیرتی اپنے گوڈ میں رکھے ہاتھوں کو گھورنے لگی تھی۔

" یار جب کہہ رہا ہوں میں ہمیشہ تمہارے ساتھ تھا۔۔ہوں اور رہوں گا۔۔تو پھر کیوں فضول کی ٹینشن لے رہی ہو۔۔۔" اب کے خزیمہ نے جھنجھلا کر کہا تھا۔

" پلیز جاؤ یہاں سے میرا اگزام ہے مجھے پڑھنا ہے۔۔۔" آیت بے تاثر لہجے میں کہتی اسکا گھیرا توڑتی کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھ گئی تھی جہاں صوفے کے سامنے موجود میز پر اسکا بیگ اور کتابیں رکھی ہوئی تھی۔

خزیمہ اسکے مسلسل ضدی خود سر انداز پر ناراض ہوتا اسے ایک نظر دیکھ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

آیت اسکے جاتے ہی کتاب میز پر پٹکنے کے انداز میں رکھتی روہانسی ہو گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

☆☆☆

اگلے دن ہی دانش وہاں موجود تھا۔۔۔ آیت سے وہ نہیں ملا تھا پر اسکی حالت دیکھنے بعد اس نے سب سے پہلے چڑھائی خزیمہ پر ہی کی تھی۔ جس غفلت اور غیر زمیداری کی وجہ سے آیت کے ساتھ یہ سب ہو گیا تھا بروقت اگر انہیں خبر نہیں ہوتی تو آیت کے ساتھ نا جانے کیا ان ہونی ہو جانی تھی۔

خزیمہ خود پر اسکی لعن طعن برداشت کرتا صرف ضبط کر چکا تھا۔

دوسرا نشانہ دانش کے وہ چاروں پانچوں آدمی بنے تھے۔

مسلسل زلزلے خیز چیخ پر خزیمہ تو ریلیکس ہو کر بیٹھا فون استعمال کر رہا تھا پر اسکے ساتھ وہاں موجود مائیکل بیچارے کی حالت پسینہ پسینہ ہو رہی تھی۔

دانش کے ہاتھ میں بلیڈ دیکھ کر تھپڑ مارنے والی کی سیٹی گم ہو گئی تھی۔ ٹھر ٹھر کانپتا وہ دیوار میں گھسنے کی کوشش کر رہا تھا۔

بیسمینٹ بڑا ضرور تھا پر خطرناک تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" تمہیں کس نے کہا تھا یہ کام کرنے کے لیے۔۔۔" سرسراتی آواز پر وہ آدمی مزید خوف میں مبتلا ہو گیا تھا۔

اپنے طرف بڑھتے اسکے ہاتھ پر وہ خوف سے انگلیش میں نہیں نہیں بولنے لگا تھا۔

" پلیز اسٹوپ۔۔۔مجھے چھوڑ دو۔۔میں سب کچھ بتانے کے لیے تیار ہوں۔۔۔" دانش اسکی بات پر بلیڈ والا ہاتھ روک چکا تھا۔

" صرف پانچ منٹ۔۔۔پانچ منٹ کے اندر اندر ساری بکواس ختم ہو جانی چاہیے۔۔۔" دانش کے ساتھ اب دوسری خالی چیڑ پر خزیمہ بھی بیٹھ چکا تھا۔

" میرا نام تھامس جارڈن(Thomas Jordan) ہے۔میں چھوٹی موٹی چوریاں کرتا ہوں۔۔۔۔ ایک دن مجھے کسی کا کال آیا۔۔اس نے مجھے کہا اگر میں اس لڑکی کو کڈنیپ کر کے اسکے پاس لے آیا تو وہ مجھے بیس ہزار پاؤنڈ دے گا۔۔۔شروعات میں مجھے اسکی بات پر یقین نہیں آیا پر ایک دن وہ میری اڈے پر ملنے آیا اور مجھے ایک لڑکی کی تصویر دکھا کر کہا اگر میں اسے کڈنیپ کرتا ہوں تو وہ مجھے مالا مال کر دے گا۔۔۔ساتھ اس نے مجھے ایڈوانس میں دس ہزار پاؤنڈ بھی دیا تھا۔۔۔کچھ دن تک ہم نے اس لڑکی کو ٹریپ کیا۔۔۔ہمیشہ وہ کسی نا کسی ساتھ ہوتی تھی پر اس دن وہ اکیلے تھی اس لیے ہم نے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسے اغواہ کرنے کی کوشش کی تھی۔" تھامس نامی آدمی کی بات پر خزیمہ نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا تھا۔ ساتھ کھینچ کر ایک زوردار تھپڑ اسکے چہرے پر مارا تھا۔ دانش سپاٹ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

" آئی یم سوری بوس۔۔۔ مجھے پیسوں کی ضرورت تھی۔۔۔ اتنے سارے پیسے تھے۔۔ انڈیا میں اسکی ویلیو اور بھی بڑھ جاتی ہے۔۔۔ میں لالچ میں آگیا تھا۔۔۔ پلیز فورگیو می۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔ جانے دو مجھے۔۔۔" تھامس کی گڑگڑاہٹ کو نظر انداز کر کے دانش نے سرد لہجے میں کہا تھا۔

" جس نے تمہیں یہ کام کرنے کو کہا وہ کون تھا۔۔؟ کیا نام تھا اسکا۔۔۔؟"

" مجھے نہیں معلوم بوس۔۔۔" دانش کی بات پر وہ لڑکھڑا کر بولا تھا۔ دانش نے سمجھ کر اپنا ہاتھ دوبارہ بلیڈ کی طرف بڑھایا تھا۔ تھامس خوف سے نا میں سر ہلانے لگا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" بوس۔۔۔بوس۔۔بوس۔۔۔مجھے سچ میں اسکا نام نہیں معلوم پر اتنا جانتا ہوں وہ ہر شنیوار (ہفتہ) ایک کلب میں آتا ہے۔۔۔ آپ کو وہ وہاں مل جائے گا۔۔۔ آج ویسے بھی ہفتہ کا دن آپ کو وہ مل جائے گا بوس۔۔۔" تھامس ڈر کر جلدی جلدی بول رہا تھا۔

" کون سے کلب۔۔۔؟" خزیمہ دوبارہ تھپڑ مارتا سرد لہجے میں بولا تھا۔

" مار۔۔۔مار بیلا نائیٹ کلب۔۔۔" تھپڑ کی ضد ایسی تھی کہ اب وہ لڑکھڑا کر دیوار سے ٹکرایا تھا۔ خزیمہ ہنکارا بھرتا ہوا باہر نکل گیا تھا۔

" مائیکل اسے لے کر گاڑی میں چلو ۔۔۔" دانش سپاٹ تاثرات سے اسکے منہ سے بھل بھل کر نکلتے خون کو دیکھا سخت لہجے میں بولا تھا اور مائیکل اسے لیتا ہوا باہر چلا گیا تھا۔

☆☆☆

" یہ سارے تو پیادے تھے۔۔۔ کڈنیپ کرنے والا کوئی اور ہے۔۔۔" خزیمہ غصہ ساتھ پڑا گلدان پھینکتا ہوا بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" جوش سے نہیں ہوش سے کام لو۔۔۔" دانش نے اسکے خونخوار رویے پر ڈانٹ کر کہا تھا۔" اور وہ جو کوئی بھی ہے آج بچ نہیں سکتا۔۔۔ چلو اب۔۔" دانش سرد لہجے میں کہتا باہر نکل گیا تھا۔ خزیمہ خود کو نارمل کرنے کی ناکام کوشش کرتا باہر بڑھ گیا تھا۔

جتنے تھپڑ وہ کل سے آج تک تھامس کو مار چکا تھا وہ اس تھپڑ کے درد مدواہ نہیں کر سکتا تھا جو درد اسے آیت کے رخسار پر چھپے نشان پر ہوا تھا۔

ایک گھنٹے کے اندر وہ سب اس کلب میں موجود تھے۔ کلب چمچماتی روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔ مختلف قسم کے لوگ وہاں بیٹھے جھوم رہے تھے۔ لڑکیاں رقص کرتی خود کی نمائش کر رہی تھی۔

خزیمہ اور وہ دو الگ مختلف جگہوں پر کھڑے تھے چہرہ ہوڈی سے دھکا ہوا تھا۔ خزیمہ کی نیلی آنکھیں اس وقت ہر جزبات سے عاری تھے۔

دانش گہری پیلی آنکھیں بے تاثر سی اطراف کا طواف کر رہی تھی۔

کچھ دیر میں کلب کے داخلی دروازے سے ایک شخص اندر داخل ہوا تھا۔ تھامس نے ان دونوں کو اسکی طرف اشارے سے بتایا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ ایک عمر دراز آدمی تھا۔۔۔اسے دیکھ کر خزیمہ اور دانش دونوں ہی چونکے تھے۔لب بے آواز پھڑ پھڑائے تھے۔

" شجاعت علی۔۔۔"

" یہ۔۔۔۔"

دانت بھینچ کر دونوں نے اسے دیکھا تھا۔بہت سے سچ تھے جو آنکھوں کے سامنے سے گزر گئے تھے بہت سے راز تھے جو رفتار فتا اجاگر ہو رہے تھے۔

کچھ دیر بعد شجاعت علی نشے دھت کلب سے باہر جا رہا تھا جب اچانک پارکنگ ایریا کی ساری لائیٹ بند ہو گئی تھی۔

" کو۔۔۔کون ہو تم۔۔۔؟" اندھیرے میں کالا سایہ نظر آنے پر شجاعت علی نے لڑکھڑاتی زبان میں پوچھا تھا۔خزیمہ اور دانش اسکے آگے پیچھے کھڑے پراسرار سے مسکرا دیے تھے۔جب دانش نے سرد لہجے میں کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" تمہاری موت۔۔۔" سرسراتی لہجے میں کہتے ہوئے دانش ایک زوردار مکا اسکے منہ پر مارا تھا۔ شجاعت علی لڑکھڑا کر نیچے گرا تھا۔

☆☆☆

گپ اندھیرے کمرے جب اسکی آنکھیں کھلی تھی۔

چاروں طرف صرف سیاہ اندھیرا ہی تھا۔ وہ لیٹا ہوا تھا پر اسکے دونوں ہاتھ پیر بندھے ہوئے تھے۔ اس خود کو ہلانے کی بہت کوشش کی پر ناکام رہا۔ اچانک ایک تیز طرار بلب کی روشنی پر اسکی آنکھیں بیساختہ بند ہو گئی تھی۔

روشنی آنکھوں میں پڑنے کی وجہ سے وہ جھنجھلاہٹ کا شکار ہو رہا تھا۔ ایسی روشنیاں ٹورچر کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔

اس وقت شجاعت علی بھی تیز جلتی روشنی میں پاگل ہو رہا تھا۔

" کون ہے۔۔۔ کون لایا ہے مجھے یہاں۔۔۔ بولو۔۔۔ بولتے کیوں نہیں۔۔۔ بچاؤ۔۔۔ کوئی ہے ۔۔۔ پلیز۔۔" اسکی چیخ پکار کو اطمینان سے سنتے شیشے کی دوسری اور کھڑے خزیمہ اور دانش نے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نفرت سے دیکھا تھا۔ بیسمینٹ میں موجود وہ کمرہ تنگ اور چاروں طرف شیشے کی دیوار سے بنا ہوا تھا۔ جو باہر سے اندر کیا ہو رہا ہے سب تو دکھاتا تھا پر اندر سے ہم کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔

کلین صاف بغیر آواز کے ساتھ کانچ کا دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل ہوا۔

چہرہ ہڈی اور ماسک سے چھپا ہوا تھا صرف آنکھیں تھی جو دکھ رہی تھی۔ گہری پیلی سرد جزبات سے عاری آنکھیں جن میں وحشت بھری ہوئی تھی۔

"کیسے ہو شجاعت علی۔۔۔" طنزیہ لہجے اور سرد آنکھوں سے پوچھے گئے سوال پر شجاعت علی چندھیائی نظروں سے آنے والے کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پر چکا چوند سورج کی کرنوں کی طرح پڑنے والی روشنی کی وجہ سے اسے صرف سایہ ہی نظر آیا تھا۔ فل بلیک کپڑے اور دکھے ہوئے چہرے کی وجہ سے شجاعت علی کو اس سے خوف سا محسوس ہونے لگا تھا۔

"کو۔۔ کون ہو تم۔۔۔ کیا چاہتے ہو۔۔۔ کیوں لائے ہو یہاں۔۔۔" شجاعت علی کے لڑکھڑاتے سوال پر وہ پر اسرار سا مسکرایا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" تمہاری خدمت دیکھ بھال ۔۔۔۔ اسکا شرف ہمیں بھی تو بخشو ۔۔۔ گلبرٹ سویڈن(Gilbert Sweden) ارف شجاعت علی چودھری۔۔۔" ایک رات کے اندر دانش نے شجاعت علی کے بارے میں ساری انفارمیشن حاصل کر لی تھی۔

شجاعت علی پچھلے تیرہ سالوں سے گلبرٹ سویڈن کے نام سے لندن میں رہائش پذیر تھا۔ گلبرٹ سویڈن لندن کے الگل کاموں میں ملوث ایک خطرناک آدمی مانا جاتا ہے۔ جس کے خلاف لندن کی پولیس فورس پڑی ہوئی ہے۔ گلبرٹ سویڈن کو آج تک کسی نے اسکے اصل حلیے میں نہیں دیکھا۔۔ وہ ایک اندر گراؤنڈ کرمنل کے بطور کام کرتا ہے۔ شجاعت علی ہی اصل گلبرٹ سویڈن ہے اس بارے خود دانش بھی شدید الجھن میں تھا۔ پر اسکی معلومات کے مطابق شجاعت علی ہی تیرہ سالوں سے اس نام کا استعمال کر رہا ہے۔ شجاعت علی کو انڈیا سے غائب ہوئے بھی تیرہ سال ہو چکے تھے۔

" کون۔۔ کون شجاعت علی کس کی بات کر رہے ہو۔۔۔ اور کون ہو تم۔۔۔ جانتے نہیں ہو مجھ کو رات تو رات تمہیں مروا سکتا ہوں۔" گلبرٹ سویڈن ارف شجاعت علی چونکا ضرور تھا۔ پھر سنبھل کر ڈراتے ہوئے بولا تھا جس پر دانش کا بلند بانگ قہقہہ لگا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" شجاعت علی شیر کے چنگل میں آنے کے بعد اسے دھمکی نہیں دیتے۔۔۔البتہ شیر کو تو کچھ نہیں ہو گا پر تمہارا بہت نقصان ہو سکتا ہے۔۔" مسکراتے طنزیہ ہونٹوں اور سرد آنکھوں سے وہ دیکھ رہا تھا۔شجاعت علی ہاتھ پیر چھوڑانے کی کوشش میں بحال ہو رہا تھا بے بسی ہی بے بسی تھی ہر طرف نہ وہ صحیح سے دیکھ پا رہا تھا نہ صحیح سے بول۔۔۔

"کون ہو تم۔۔"

" بہت پرانا رشتہ ہے شجاعت علی اتنی بھی کیا جلدی ہے جاننے کی۔۔" دانش طنزیہ لہجے میں بولتا ایک اور تیز ترین سورج کی روشنی جیسا بلب جلا چکا تھا۔شجاعت آنکھیں بند کر چکا تھا۔چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔مسلسل جلتی روشنی پر اسکے سر میں شدید درد ہونے لگا تھا۔

" جو پوچھوں گا اسکا صحیح صحیح جواب دینا ورنہ شروعات میں ہم صرف روشنی سے ٹورچر کرتے ہیں آگے اس سے بھی خطرناک مرحلوں سے گزرنا پڑ سکتا ہے۔۔۔" دانش نفرت سے بولا تھا۔

"کون ہو تم۔۔۔میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔جانے دو مجھے نہیں ہوں میں شجاعت علی۔۔۔" گلبرٹ سویڈن بنا وہ انگریزی میں بولا تھا۔دانش نے بے تاثر نظروں سے دیکھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" تو تم شجاعت علی نہیں ہو۔۔۔" دانش نے سمجھ آنے والے انداز میں گردن ہلائی تھی شجاعت علی ارف گلبرٹ سویڈن کو صرف کالا سائے کا سر ہلتا دکھا تھا۔

" کیپٹن۔۔۔" صرف ایک لفظ وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔ سجاعت علی کو یوں لگا جیسے اسکے لیٹے ہوئے جگہ پر کچھ ٹھنڈا ٹھنڈا سا تھا۔ اچانک اسے یوں لگا جیسے کسی نے اس کے اوپر ٹھنڈے پانی پھینک دیا ہوا۔ پورا جگہ ٹھنڈا ٹھار برف جیسا لگا تھا۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی جب بلب کی روشنی اور برف ٹھنڈک آپس میں ملنے کے بعد اسکا وجود مختلف طرح سے جلنے لگا تھا۔ چیخ مارتا وہ خود کے لیے فریاد کر رہا تھا۔ شیشے کمرے کے اندر دانش اور باہر کنٹرول کرتے خزیمہ کے چہرے پر سکون بھرا تاثر ابھرا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا اسکے چیخ و پکار پر انہیں سکون مل رہا تھا وہ بے تاثر اور سفاک بنے اس چیخ و پکار کو سن رہے تھے۔

" بتاؤ شجاعت علی تم گلبرٹ سویڈن کیسے بنے۔۔۔ آیت کو تم کیوں اغواہ کرنا چاہتے تھے۔ تمہارے ساتھ اور کون کون ان کاموں میں ملوث ہے۔۔۔ دس سال پہلے سالار خان۔۔۔ احمد خان اور دانیال خان کا قتل کس نے کیا تھا۔۔۔ تم مر کر زندہ کیسے ہو گئے شجاعت علی۔۔۔" دانش چیخا تھا۔ شجاعت علی سن ہو گیا تھا جسم ساکت ہو چکی تھی۔ وہ حیران تھا دنگ تھا بے یقین تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" کون ہو تم۔۔۔ خانزادوں سے کیا رشتہ ہے تمہارا۔۔۔" شجاعت علی کے دنگ سوال پر وہ مسکرایا تھا پر یہ شجاعت علی نہیں دیکھ سکا تھا۔

" میں جو ہوں شجاعت علی پر اگر اب تم نے بکواس نہیں کی تو میں تمہاری موت بن جاؤں گا۔۔۔" دانش اسکے قریب جھکتا سرسراتی لہجے میں بولا تھا۔

" تم مجھے نہیں مار سکتے اگر تم نے ایسا کیا تو یہاں پولیس تمہیں چھوڑی گی نہیں۔۔۔" شجاعت علی نے ڈرانے کی کوشش کی تھی اسکی بات کو مزاق میں اڑانا چاہا تھا۔

" پولیس تو تمہیں بھی مارنا چاہتی ہے شجاعت علی۔۔۔ جتنے الیگل اور غیر قانونی کاموں میں تم ملوث ہو ۔۔۔ جتنے روبڑی اور یہاں کا نقصان کیا ہے وہ تمہیں خود مارنا چاہتی ہے۔۔ اور تمہیں پتا ہے شجاعت علی یہ لندن ہے انڈیا نہیں یہاں کی پولیس ڈنڈے سے نہیں مارتی بلکہ الیکٹرک شوک دیتی ہے۔۔" دانش نے اسکی خوش فہمی ہوا ہوا کی تھی۔

" اور اگر اب تم نے مجھے سچ نہیں بتایا تو۔۔۔ یہاں کی پولیس تو تمہیں مارے گی ہی میں بھی تمہیں بخشوں گا نہیں۔۔۔۔ "

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بلیڈ سے اسکے ہاتھ پر دھیرے دھیرے پھیرتا وہ سخت سرد لہجے میں بولا تھا۔

شجاعت علی اب خوف سے کانپ رہا تھا۔ ڈر اسکے دل ہلکورے لے رہی پھی۔ آنکھیں چندھیائی ہوئی تھی۔ ٹھنڈ زمین اور جلتی آسمان نے اسکا روا روا اذیت میں مبتلا کر دیا تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے بے حسی اور ظلمت کی انتہاء پار کر دی تھی۔

شجاعت علی بول رہا تھا سب سچ بول رہا تھا۔ بہت سے لوگوں کے چہرے بے نقاب کر رہا تھا۔ موت کا خوف اسے سب اگلوا رہا تھا۔

موت ایک ایسی شہ ہے جو سچ بولنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ جو ہر خوف پر بھاری پڑ جاتا ہے۔ موت اور اس کے ارد گرد پھیلے ہوئے غبار میں سب سے زیادہ ہاتھ پیر مارے ہیں لیکن حاصل ایک بے انت اداسی اور مایوسی موت سب سے بڑی سچائی اور سب سے بڑی تلخ حقیقت ہے۔

یہ موت بھی زندگی کی عجیب حقیقت ہے جن کے بغیر ہم جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتے، ایک دن ہمیں چھوڑ کر منوں مٹی تلے سو جانا ہے۔ ہمیں یہ دنیا چھوڑ کر چلے جانا ہے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

☆☆☆

آج اسکالاسٹ پیپر تھا۔ جو خوش بحالی سے اپنے انجام تک پہنچ چکا تھا۔

اگزام ختم سب بے فکر ہو کر سو رہے تھے۔

آیت کے بیڈ پر حمنہ پریہا اندھے منہ لیٹے تھے اسطرح جیسے کوئی جنگ فتح کر کے آیئے ہو۔

آیت انہیں اپنے بیڈ لیٹا دیکھ دانت پیس کر بولی تھی۔

" میرے بیڈ پر سے اٹھو۔۔۔ بیڈ شیٹ خراب کر دی۔۔۔"

" بے حس لڑکی۔۔۔ کچھ تو رحم کرو۔۔ مطلب آج ہمارا لاسٹ پیپر شروع ہو کر ختم ہو گیا۔۔۔ ہاؤ اکسائٹیڈ فائینلی اب ہم گریجویٹ کہلائے گے۔۔۔ اور تمہیں بیڈ شیٹ کی پڑی ہے۔" پریہا نے چہک کر کہتی اٹھ بیٹھی تھی۔

" کیونکہ اسے صاف مجھے ہی کرنا پڑتا ہے۔۔۔ تمہاری گریجویشن کی ڈگری تو صاف کرنے سے رہی۔۔" آیت مٹھے طنزیہ لہجے میں بولتی بیڈ کے پھیلے چادر کو درست کرتی تکیہ گوڈ میں رکھتی بیٹھ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" یہ آج کل تم مرچیاں چبا رہی ہو کیا۔۔! جب دیکھو تب ہر بات پر تمہاری لعن طعن شروع ہو جاتی ہے۔۔ " حمنہ نے منہ بسور کر کہا تھا۔

" ویسے کتنا دن ہو گیا ہے تم سے خزیمہ بھائی ملنے نہیں آئے کہیں تم دونوں کے بیچ جھگڑا تو نہیں ہوا ۔۔۔" دونوں نے شرارتی آنکھوں سے اسے گھورا تھا۔ جو جواباً گھوری سے نوازتی اپنے فون پر آنے والے کال کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔ جہاں مائن کپٹن کا نام پوری آب و تاب سے جگمگا رہا تھا۔

منہ اڑا ٹیڑھا بناتی وہ فون دسکنیکٹ کر چکی تھی۔

" یہ تمہارا منہ اتنا حسین چہرہ کیوں بنا رہا ہے۔۔۔ کس کا فون تھا۔۔۔؟؟" پریہا شرارت سے کہتی اسکا فون اچک چکی تھی۔

پچھلے کچھ دنوں سے یا کہہ لو حادثے والے دن کے بعد سے وہ خزیمہ سے قطع تعلق کیے بیٹھی تھی۔ نا اسکا فون اٹھا رہی تھی نا کسی کال کا جواب دے رہی تھی۔

" پری فون دو واپس۔۔۔ پری۔۔۔ حمنہ " پڑی اور حمنہ پورے کمرے میں اسکا فون ایک دوسرے کو پاس کرتی مسلسل اسے چڑھا رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" میرے فون کو کچھ ہوا نا تو تم دونوں کی خیر نہیں۔۔۔" آیت دھمکی دیتی اپنا فون لینے کی کوشش کر رہی تھی۔

" اوہو۔۔۔مائن کیپٹن ۔۔۔کون ہے۔۔۔کون بتاؤ۔۔۔" حمنہ فون آتے کال کو دیکھتی شرارتی لہجے میں بولی تھی۔ آیت دانت کچکچا کر صرف ان دونوں شیطانوں کو صرف گھور سکی تھی۔

" اوہو۔۔۔حمنہ بے بی۔۔۔ایک ہی انسان ہے جو انکے مائن کے خطاب سے سرفراز ہے۔۔۔مسٹر خزیمہ ملک۔۔۔کیوں۔۔کیوں میں ٹھیک کہا نا گلابو جی۔۔" پریہا اور حمنہ کی شرارت پر وہ صرف ہاتھ مل کر رہ گئی تھی۔

" پری بد تمیز۔۔۔کال اٹھایا تو بہت ماروں گی۔۔" آیت نے اسکے رسیو کرتے دیکھ جھنجھلا کر بولی تھی۔ پر وہ اسکی بات سرے سے نظر انداز کرتی کال ریسیو کرتی اسپیکر پر ڈال چکی تھی۔

" ہیلو۔۔آیت۔۔۔" خزیمہ کی بے چین آواز پر آیت کا دل دھڑکا تھا۔

" کون آیت۔۔۔اور آپ کون۔۔۔" پریہا ایک آنکھ دباتی لوفرانہ انداز میں بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" آئی ایم سوری۔۔ آپ کون اور آیت کا فون آپ کے پاس کیا کر رہا ہے۔۔۔" آیت منہ پھلا کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔ خزیمہ نے فون کان سے ہٹا کر نمبر چیک کیا تھا جہاں مائے پرنسیس روز لکھا ہوا تھا۔ نمبر کی تصدیق کرتا وہ پر اعتماد لہجے میں بولا تھا۔

" جی نہیں یہ کسی آیت کا فون نہیں ہے۔۔۔ ویسے آپ کی آواز بہت نشیلی ہے۔۔" آیت منہ کھولے اس فتنہ کو گھور رہی تھی۔ حمنہ ہنسی ضبط کرتی کھڑی تھی۔ خزیمہ فون سائیڈ پر کرتا تاصف سے دیکھ کر رہ گیا تھا۔

" پریہا گڑیا۔۔۔ آیت کو فون دو۔۔ مجھے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔" حمنہ کا قہقہہ اب عروج پر تھا اور پریہا وہ صدمے سے بولی تھی۔

" اچھا۔۔۔ ٹھیک ہے اس مشن کو پینڈنگ پر کر دو۔۔ ابھی میری بات آیت سے کروادو پلیز۔۔۔" خزیمہ ہنس کر کہتا آخر میں منت بھرے لہجے میں بولا تھا۔ آیت اسکی باتوں پر ایسے گھوری تھی جیسے وہ یہاں موجود ہو۔

" مجھے بات نہیں کرنی۔۔۔" آیت نے روٹھی ہوئی خفا لہجے میں بولی تھی۔" اور تم دونوں دفع ہو جاؤ میرے کمرے سے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" سن لیا بھائی آپ کی گلابو صاحبہ اس طرح روکھے پھیکے انداز میں بات کرنے سے رہی۔۔۔کچھ بڑا ۔۔۔کچھ بہت خاص۔۔۔رومینٹک سا۔۔۔" پریہا بولتی فون صوفے پر رکھ کر سرپٹ بھاگی تھی کیونکہ آیت بہت خطرناک تیوروں کے ساتھ اسکی طرف بڑھی تھی۔

" یار یہ غصہ چھوڑ اور بات کرلو۔۔۔" حمنہ مسکرا کر بولتی باہر چلی گئی تھی۔ آیت وہی صوفے پر پیر اوپر کیے چوکری مار کر بیٹھ گئی تھی۔ خزیمہ ان سب کی بات سنتا خاموش کھڑا تھا۔ جب کچھ دیر تک آواز نہیں آئی تب اس نے بولنا چاہا تھا۔

" آیت۔۔ میری گلابو۔" خزیمہ نے جیسے اسکا نام لیا تھا آیت دانت کچکچا کر منہ پھیر گئی تھی۔ وہ خفا تھی جس طرح اس نے ڈانٹا تھا جس طرح دھمکی دی تھی۔ وہ ناراض تھی بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ پر چاہتی بھی تھی کہ خزیمہ اسے منائے بات کرے۔۔

" کیا ہے۔۔۔؟" پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی تھی۔ خزیمہ زیرے لب مسکراہٹ دبا گیا تھا۔ وہ ایسی ہی تھی ناراض ہونے کے بعد اسے منانا سخت ترین مرحلہ ہوتا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" کیسی ہو مائے ڈیئر پرنسیس روز۔۔۔" محبت سے چور شیریں لہجے میں پوچھا گیا تھا۔

" کیا چاہیے آپ کو۔۔۔" آیت سخت لہجے میں ناگواری سے بولی تھی اس کی بات سرے سے نظر انداز کر گئی تھی۔ خزیمہ لمبی سانس بھر تا شرارت سے گویا ہوا تھا۔

" صرف میری پرنسیس میری گلابو میری جان میری محبت میری آیت۔۔۔"

" مسٹر خزیمہ تمیز سے بات کریں۔۔۔" آیت نے چبا چبا کر خفا لہجے میں بولی تھی۔

" نہایت تمیز اور ادب سے کہہ رہا ہوں مجھے صرف اپنی آیت اپنی محبت اپنی گلابو اپنی پرنسیس چاہیے۔۔۔" خزیمہ ہنسی ضبط کرتا نہایت معصومیت سے بول رہا تھا۔ اگر اس وقت وہ آیت کے سامنے ہوتا تو ضرور آیت اسے کسی چیز سے دے مارتی۔

" مطلب کی بات کرو خزیمہ ملک میرا وقت برباد مت کرو۔۔۔" آیت چڑ کر ناگوار لہجے میں بولی تھی۔

" میرے تو سارے مطلب تم سے شروع ہو کر تم پر ختم ہوتے ہیں۔۔۔ میری جان۔۔" آج خزیمہ واقع لوفرانہ انداز اپنایا ہوا تھا آیت کو تو یہی لگا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" یہ ساری فضول باتیں کرنے کے لیے فون کیا ہے۔" آیت فون کو گھورتی چڑچڑے لہجے میں بولی تھی۔

" نہیں خیر یہ ساری خوبصورت باتیں تو عمر بھر کرتا رہوں گا مگر ابھی جس بات کے لیے فون کیا ہے وہی کرلیتا ہوں۔" خزیمہ اسکے مسلسل ناراض لہجے پر سرد آہ بھر کے بولا تھا۔

"کب تک ناراض رہنے کا ارادہ ہے وائفی۔۔" خزیمہ نے فرسٹ ٹائم اسے لفظ وائف سے بلایا تھا۔

" آپ سے مطلب۔۔۔اور میں آپ کی وائف نہیں ہوں اس لیے فضول القابات بولنے سے پرہیز کریں۔۔۔" آیت لب بھینچ کر ہنوز ناراضگی سے بولی تھی۔ناچاہتے ہوئے بھی خزیمہ ہنس دیا تھا جس پر آیت کی ناراضگی اور بڑھ گئی تھی۔

" بلکل تم وائف نہیں میری بیگم ہو۔۔۔" خزیمہ ہنسی کے درمیان معصومیت سے بولا تھا۔

" خزیم۔۔۔" آیت دبی دبی آواز میں چیخی تھی۔

" فرمایئے دلِ عزیز جانِ خزیم ۔۔۔" خزیمہ مذید رومانوی ہوا تھا۔

" بھاڑ میں جاؤ۔۔۔" لعنت بھیجتی وہ فون کال کھٹاک سے رکھ چکی تھی۔ خزیم روکتا روکتا رہ گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" واقع اسطرح تو یہ کبھی نہیں مانے گی ۔۔ہوں۔۔۔کچھ بڑا۔۔کچھ خاص۔۔۔رومینٹک سا کرنا ہو گا۔۔۔" نہایت سنجیدگی وہ پریہا کی بات یاد کرتا دوہرا رہا تھا۔ معصومیت کمال کی تھی۔

☆☆☆

کچھ مہینے پہلے۔۔۔۔

وہ کار سے نکل کر آفس کے انٹرنس پر آئی تھی جب باہر کھڑا پاسبان نے تعظیم میں اسکا استقبال کیا تھا۔ آیت مسکراتی اندر بڑھ گئی تھی۔

اندر کا ماحول کافی مصروف پر با تھا۔ ہر کوئی بزی کا اپنے اپنے ڈیکس پر بیٹھا کام کر رہا تھا جب کے اسے اندر آتا دیکھ ہر کوئی کھڑا ہوتا اسے سلام کر رہا تھا۔

سب کا جواب دیتی وہ سیدھا خزیمہ کے آفس کے اندر گئی تھی پر یہ کیا وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا۔

منہ بگاڑتی وہ سیکریٹری کے سامنے کھڑی اس سے پوچھ رہی تھی جو بتا رہی تھی سر کسی میٹنگ میں بزی ہیں۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوکے پر اگر وہ فارغ ہو جائے تو میرے آنے کا نہیں بتانا۔ انڈر اسٹوڈ" کہتی دوبارہ آفس میں چلی گئی تھی۔ پیچھے سیکریٹری ناسمجھی سے سر ہلا کر رہ گئی تھی۔

ریلیکس انداز میں خزیمہ کے ہیڈ چیڑ پر بیٹھ گئی تھی۔

پورا آفس گلاس دیوار سے بنایا ہوا تھا۔ اندر سے باہر کا ہر منظر دکھائی دیتا پر اندر کا کچھ بھی باہر سے نہیں دکھتا تھا۔ ایک خوبصورت اور شاندار آفس تھا۔

پورا آفس چیک کرتی دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی تھی۔

میٹنگ خوش اسلوبی سے سرانجام دے کر وہ جو ابھی اپنے کیبن میں موبائل فون استعمال کرتا انٹر ہوا تھا۔ اپنے سامنے آیت کو ریلیکس انداز میں اپنے چیڑ پر بیٹھا دیکھ خوشگوار حیرت اسکے اندر بیدار ہوئی تھی۔

"بنا پوچھے روم میں داخل ہونا بیڈ مینرس کی علامت ہے۔" آیت کے آنکھیں چھوٹی کیے کہنے پر خزیمہ مسکراتا ہوا اسکی طرف بڑھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا کروں میڈم آپ کو دیکھنے کے بعد میرے اندر یہ سارے حسے اپنے آپ بیدار ہو جاتی ہیں۔ اب اس میری کوئی غلطی نہیں سب آپ ہی کی ہے۔ بتائے کیوں مجھے بیڈ بوئے بناتی جا رہی ہیں۔" خزیمہ کی بے تو کے بات پر آیت نے ایک گھوری سے اسے نوازہ تھا۔

اسکے سامنے دوسری چیڑ رکھ کر بیٹھتا خزیمہ اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے چکا تھا۔

"آج مس گلابو نے مجھے حیران کر دیا ہے۔"

"وہ کیسے۔۔۔" آیت نے تعجب سے پوچھا تھا۔

"یہاں تشریف لا کر۔۔۔" خزیمہ کی بات پر وہ کھکھلا کر ہنس دی تھی۔

"تمہاری یاد آ رہی تھی۔" اسکے شرٹ پر لائن بناتی پیار سے بولی تھی۔

"ایک دن میں اتنا یاد۔۔۔" خزیمہ کی بات پر خفگی سے دیکھتی مسکرا دی تھی۔

"جی۔۔۔"

"کب سے آئی ہو۔" کریڈل اٹھاتا کھانے کی چیزے منگواتا فون رکھتا آیت سے کہہ رہا تھا۔

"یہی ایک گھنٹے پہلے۔۔۔" آیت کندھا اچکاتی نارمل انداز میں بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"واٹ۔۔۔ایک گھنٹے سے تم میرا انتظار کر رہی ہو۔"خزیمہ نے دنگ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"پاگل لڑکی مجھے کال کر لیتی۔۔۔"

"تمہارا انتظار تو میں ساری عمر کر سکتی ہوں۔ خیر تم میٹنگ میں تھے اس لیے ڈسٹرب نہیں کیا۔"

"تمہارا اظہار مجھے اندر تک سرشار کر جاتا ہے۔"اسکے سر پر اپنا ہونٹ رکھتا محبت سے چور لفظوں میں کہہ رہا تھا۔

"ویسے ڈسٹرب تو تم واقع کرتی ہو اکچیولی ڈسٹرب نہیں ڈسٹریک کرتی ہو۔"خزیمہ مسکراہٹ دباتا مصنوعی سیریس لہجے میں کہہ رہا تھا۔ آیت نے اسکے بازوں پر اپنا ہاتھ مارتی خفگی سے دیکھنے لگی تھی۔

"میں پریشان کرتی ہوں۔"

"بات تو سمجھو یار پیار والا پریشان کرتی ہو۔ناراض مت ہوؤ۔۔۔"خزیمہ اسے ویسے ہی باہوں میں بھرتا پیار سے سمجھا رہا تھا۔

"پتا ہے آج کیا کیا ہوا۔"اسکے سینے پہ سکون سے سر رکھتی بولنے لگی تھی خزیمہ مسکرا کر اسے سن رہا تھا۔ آج ہوئے پریہا اور اسد کا پورا واقعہ من و عن سنا گئی تھی۔ خزیمہ ہنستا ہوا سن رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تمہیں نہیں لگتا وہ دونوں ساتھ کتنے پیارے لگتے ہیں۔" سراپر کرتی اسکی رائے جاننے والے نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جو اسکے سر پر اپنا لب رکھتا صرف مسکرا دیا تھا۔ بولا کچھ نہیں تھا۔

"منڈے سے ہم سب کے ایگزام شروع ہوں جائے گے پھر پورا منتھ اسی چلا جائے گا اور میں اسی میں بزی رہوں گی تو سوچا کیوں نا آج کا دن تمہارے ساتھ اسپینڈ کروں۔۔۔" اسکے سینے پر دوبارہ سر رکھتی پھر بولنے لگی تھی۔

"واٹ ون منتھ۔۔۔" خزیمہ نے صدمے سے پوچھا تھا۔

"جی"

"میرا کیا ہو گا اتنے دن۔۔۔" خزیمہ کی بات پر آیت اس سے دور ہوتی مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

"ہیں۔۔ کیا کہہ رہو۔ پیپر ہمارا ہے اور صدمہ آپ کو لگ رہا ہے۔" آیت مسکرا کر کہتی شرارتی آنکھوں سے اسے گھور رہی تب تک خزیمہ کی سیکریٹری کھانے کی چیزیں رک کر چلی گئی تھی۔

"مطلب یہ کرم نوازی اس لیے ہے۔" خزیمہ نے آنکھیں چھوٹی کیے پوچھا تھا۔

"ہاؤ سویٹ خزیم کتنے ذہین ہو تم۔۔۔" آیت شرارت سے کہتی کافی اٹھا کر پینے لگی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ڈس از نوٹ فیئر۔۔" خزیمہ ناراضگی سے کہتا آیت کے لبوں سے دور ہٹتا کپ اپنوں لبوں پر لگاتا ناراض ناراض سا کہہ رہا تھا۔ اور آیت اسکی حرکت صرف مسکرا اسکی تھی۔

"فیئر آن فیئر کو چھوڑو یہ بتاؤ اگر فری ہو تو چلو باہر گھومنے چلتے ہیں۔" کافی کی چسکیاں بھرتی وہ خزیمہ کے نظروں سے کنفیوز بیٹھی تھی۔

"تمہارے لیے تو میں ہر وقت فری ہوں جانِ جہاں۔۔۔۔ بتاؤ کہاں چلنا پسند کرو گی۔" اسکے چہرے کے آوارہ لٹوں کو سنوارتے خزیمہ پیار بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ "گھومانے سے ایک بات یاد آیا تمہیں کسی سے ملوانا ہے۔"

"کس سے؟" آیت نے نا سمجھی سے پوچھا تھا۔

"ہے کوئی۔۔۔"

"اچھا۔۔ ٹھیک ہے چلو تب۔۔۔" آیت بنا ذیادہ فورس کیے اسکے ساتھ چل دی تھی۔

راستے میں خزیمہ اسے مختلف جگہوں پر گھوماتا پھر مخصوص جگہ پر لے گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آپ یہاں۔۔۔" خزیمہ کے بنگلو میں داخل ہوتی آیت نے جو چہرہ دیکھا تھا وہ حیران رہ گئی تھی۔ خزیمہ ناسمجھی سے دونوں کو دیکھ رہا تھا۔ کیا یہ دونوں پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟" آیت خوشی سے بھاگتی سیدھا اس شخص کے گلے لگ گئی تھی۔

" بہت برے ہیں آپ کتنا مس میں نے آپ کو پھر بھی آپ ملنے نہیں آئے۔۔" آیت الگ ہوتی نم آنکھوں سے شکوہ کرنے لگی تھی۔

" ایم سوری چندا۔۔ ہم نے بھی آپ کو بہت مس کیا۔۔" اس شخص نے لب بھینچ کر نرمی سے کہا تھا۔

" کیسے ہیں آپ۔۔ اور سب کیسے ہیں۔۔؟؟" اسکی بات پر وہ لب بھینچ گیا تھا۔

" سب ٹھیک ہیں۔۔ ہماری چھوڑو یہ بتاؤ آپ ٹھیک ہو اسٹڈیز کیسی چل رہی ہے اور انکل انٹی باقی سب کیسے ہیں۔۔؟ آپ کی طبعیت تو ٹھیک رہتی ہے نہ۔۔۔"

" آرام سے آرام سے۔۔ سب ٹھیک ہیں میں بھی ٹھیک ہوں اور اسٹڈیز بھی آئے اون ہے۔۔" آیت ٹوکتی ہنس کر بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" ویل میں آپ سے خفا ہوں۔۔۔!!" آیت نے خفگی سے انہوں نے استفہامیہ نظروں سے دیکھا تھا اور خزیمہ اپنے فراموش کیے جانے پر صرف ضبط کر سکا تھا۔

" ہیں۔۔ پر کیوں۔۔؟"

" آپ نے نکاح کر لیا اور مجھے بتایا تک نہیں۔۔۔ میں بہت ذیادہ ناراض ہوں آپ سے۔۔ ایسا کوئی کرتا ہے آپ نے تو مجھے پرایا کر دیا۔۔" آیت خفا لہجے میں بولی وہ صرف کان خجا کر رہ گئے تھے۔

" یار سب بہت جلدی ہوا۔۔۔ ناراض نہیں ہو۔۔" انہوں نے نہایت معصومیت سے کہا۔۔

" کچھ جلدی نہیں۔۔۔ آپ نے زور دیا تھا مجھے یہ بھی معلوم ہے۔۔" آیت نے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھا تھا۔

" میں نے زور دیا تھا کیونکہ سچویشن کچھ ایسی تھی چندا۔۔ یار خزیمہ سمجھاؤنا۔۔" آیت کے مسلسل خفگی سے گھورنے پر انہوں نے خزیمہ کو مدد طلب نظروں سے دیکھا تھا۔

" آہاں۔۔۔ آپ دونوں کو یاد آگیا یہاں کوئی تیسرا ازح روح بھی موجود ہے۔۔" خزیمہ کے طنزیہ خفا لہجے پر وہ دونوں اپنی مسکراہٹ دبا گئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" کیسی بات کر رہے ہو یار۔۔۔ تمہیں کوئی بھول سکتا ہے آخر کو تم میرے گھر کے داماد بھی ٹھہرے۔۔ " انہوں نے مسکراہٹ دبا کر مصنوعی سنجیدگی سے کہا تھا آیت اپنا چہرہ دوسری طرف موڑتی مسکراہٹ چھپا گئی تھی۔

" گلابو انکا ادارہ صرف نکاح کا نہیں تھا بلکہ یہ تو پوری شادی رچانا چاہتے تھے۔۔۔" خزیمہ نے بدلہ لیتے ہوئے دل جلاتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا آیت اسکے گلابو کہنے پر گھورتی اسکی پوری بات پر اور زیادہ صدمے سے انہیں دیکھنے لگی تھی۔

" عورتوں کی طرح آگ لگا کر میری مٹی پلید مت کرو۔۔۔ آیت تمہارا کیپٹن جھوٹ بول رہا ہے۔۔۔ میرا ایسا کچھ بھی ارادہ نہیں تھا۔۔ بلکہ میں تمھیں بتاتا ہوں اسکے ارادے کیا ہیں۔۔۔" آیت سٹپٹاتی کر رہ گئی تھی اور خزیمہ دانت پیس کر رہ گیا تھا۔۔۔

" واؤ مطلب خود تو ڈوبو گے بہنوئی جی ساتھ مجھے بھی لے ڈوبو گے۔۔"

" رشتے کا کچھ تو فرض ادا کرو۔۔" انہوں نے گہری محظوظ کن مسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" چپ کریں آپ دونوں۔۔۔" آیت نے گھور کر دونوں سے کہا تھا۔ دونوں جھٹ سیدھے بیٹھ گئے تھے۔

" آپ یہاں آئے ہوئے ہیں۔۔ کیا سب کچھ ٹھیک ہے۔۔!!" آیت نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

" ہاں بلکل سب ٹھیک ہے۔۔ یہاں آپ سے ملنے آیا ہوں چندا۔۔" انہوں ہلکے پھلکے لہجے میں کہا تھا ساتھ وہ اور خزیمہ نے نظروں ہی نظروں میں کچھ اشارہ کیا تھا جو آیت کی آنکھوں سے مخفی ہو گیا تھا۔

" سچی بات نا۔۔۔" آیت نے بے چینی سے پوچھا تھا۔

" ہاں چندا۔۔۔"

" بلکل چندا ایک دم سچی بات ہے۔۔ اب تمہاری انویسٹیگیشن ہو گئی ہو تو چلو کھانا کھالو۔۔۔" خزیمہ کے ایک دم سنجیدگی سے کہنے پر آیت نے چونک کر خفگی سے دیکھا تھا۔ انہوں نے گھور کر خزیمہ کو دیکھا تھا۔

" انہوں۔۔ اب دونوں مجھے نظروں سے نگلنے سے اچھا ہے۔۔ چل کر کھانا کھالیں۔۔" خزیمہ نے کندھا اچکا کر کہا تھا آیت منہ بسور کر اٹھ کر ڈائننگ ٹیبل پر کھانا لگانے لگی تھی جب خزیمہ اور انکی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

درمیان سنجیدگی سے کچھ بات ہونے لگی تھی آیت ڈائینگ ٹیبل سیٹ کرتے وقفے وقفے سے ان دونوں کو نا سمجھی اور تجسس سے دیکھ رہ گئی تھی۔

" خان آپ نے صحیح کہا تھا۔۔" خزیمہ نے سنجیدگی سے دھیمی آواز میں کہا تھا۔ انہوں نے دھیرے سے سر ہلا دیا تھا۔

" آجائے کھانا لگ گیا۔۔" آیت نے وہی سے زور دے پکارہ تھا۔

دونوں ایک ساتھ ڈائینگ ٹیبل پر آگئے تھے۔

" ویل آپ دونوں ایک دوسرے سے پہلے ہی مل چکے ہیں۔۔ یہ بات آپ دونوں ہی نے مجھے نہیں بتایا۔۔ کیوں۔۔۔۔؟؟" خزیمہ نے سوالیہ نظروں سے پوچھا تھا انداز خفا تھا۔

" یہ میرے اور میرے سوپر ہیرو کے درمیان کی سیکریٹ بات ہے اس میں ہم کسی تیسرے کو گھسنے نہیں دیتے۔۔" آیت نے زبان چڑھا کر مزے سے کہا تھا۔ خزیمہ نے اسے نظروں ہے نظروں سے وارن کیا تھا" تمہیں تو میں بعد میں بتاتا ہوں۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ان دونوں کی نوک جھوک وہ کھانا کھاتے ہوئے انجوائے کر رہے تھے ان کے لیے شاکنگ نیوز تھا جب انہیں معلوم ہوا تھا آیت ڈپریشن پلز لیتی ہے پر خزیمہ کے آنے کے بعد سے وہ جس طرح خوش باش رہنے لگی تھی اور بنا ڈپریشن پلز کے ہر چیز اور رشتے میں انجوائے کر رہی تھی خزیمہ انہیں آیت کے لیے بہت بہترین ہمسفر لگا تھا جو ہر حال اپنی گلابو کا خیال رکھ سکتا تھا۔

کچھ ٹائم بعد وہ اپنے کچھ ضروری کام کی وجہ سے چلیں گئے تھے تب خزیمہ نے آیت کو آڑے ہاتھوں لیا تھا۔

" ہاں جانم۔۔۔" یہ میرے اور میرے سوپر ہیرو کے درمیان کی سیکریٹ بات ہے اس میں ہم کسی تیسرے کو گھسنے نہیں دیتے۔۔۔" ہاں چندا بتانا کون سی سیکریٹ باتیں۔۔۔" خزیمہ اسے اپنے حصار میں لیتا آبرو سکوڑ کر بولا تھا۔

" وہ تو میں بس مستی کر رہی تھی۔۔" آیت اسکے حصار کو توڑنے کی کوشش کرتی معصومیت سے بولی تھی۔

" اوکے ناؤ اٹس مائے ٹرن ٹو پلے آ مستی۔۔" خزیمہ شرارت سے بولتا اپنے لب اسکے رخسار پر رکھ چکا تھا جو زور سے آنکھیں میچے کھڑی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" خزیم۔۔۔میں ناراض ہو جاؤں گی۔۔" آیت نے لرزش ہوتی آواز میں کہا تھا۔

" کوئی بات نہیں میں منالوں گا۔۔" ابھی خزیمہ کہتا ہوا اسکے دوسرے رخسار پر اپنے ہونٹ رکھتا تب تک آیت اپنا ہاتھ اسکے لبوں پر رکھتی ایک ہاتھ اسکے سینے پر رکھتی اپنے سے تھوڑا دور کر چکی تھی۔

" بھیوں سے ملاقات میری انٹر اگزام کے بعد ہوئی تھی۔۔" خزیمہ جانتا پھر بھی خاموشی سے سننے لگا تھا۔ابھی بھی وہ اسکے حصار میں کھڑی تھی۔

لندن میں اگزام کے وقت وہ۔۔۔۔۔

آیت نے ابھی صرف انٹر کیا تھا جس میں اس نے قابل تعریف نتیجہ لا کر مسز اور مسٹر نصر الدین کے ساتھ انڈیا میں موجود دادا حضور کو بھی بہت خوشی دی تھی۔

اپنے روم بیٹھی وہ میگزین پڑھ رہی تھی جب مسز نصر الدین نے اسے کسی کے ملنے آنے کے بارے میں بتایا تھا۔۔

حیران اور بنا زیادہ غور کئے وہ لیونگ روم میں چلی آئی تھی پر وہاں موجود حستی کو دیکھ اسکا وجود ہچکیوں کے زد میں آگیا تھا۔اس شخص کو جس نے پانچ سال پہلے مرا ہوا تصور کر کے قبر میں دفن کر دیا تھا آج

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ اسکے سامنے خوش باش صحت مند سا کھڑا تھا۔۔۔بے یقین ہوتی وہ اسے اپنے طرف بڑھتا دیکھ رہی تھی۔۔۔اس نے دھیرے سے اسکے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔آیت بے یقین ہوتی اسے اوپر سے نیچے بے یقینی سے دیکھ رہی تھی اسکے ہونے کا یقین کر رہی تھی۔۔۔

" بھ۔۔۔۔ بھیوں۔۔۔۔" آیت سرگوشی کے کم آواز میں بولتی گلے لگ گئی تھی اور جس رفتار میں وہ روئی تھی وہاں موجود سارے فرد غمگین ہوں گئے تھے۔

" آپ۔۔۔وہ سب۔۔۔"

" شششش۔۔۔گڑیا ہم سب سب جانتے ہیں۔۔۔" انہوں نے چپ کراتے ہوئے کہا تھا۔

" مطلب۔۔۔مطلب کیا ہے آپ کی بات کا۔۔۔!" وہ ان سے دور ہو کر کھڑی ہو گئی تھی۔

" آیت ریلیکس۔۔؟؟"

" کیسے ریلیکس ہو جاؤں۔۔آپ سب لوگ سب جانتے تھے پھر بھی مجھے اندھیرے میں رکھا۔۔۔ آپ کو اندازہ بھی ہے میں کس کرب و اذیت سے گزری ہوں۔۔۔آج تک مجھے یہی لگتا رہا کہ میں نے اپنے سارے عزیزوں کو کھو دیا ماما بابا۔۔بڑے پاپا۔۔بڑی ماما۔۔۔آپ سب کو۔۔۔کیوں کیا آپ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لوگوں نے میرے ساتھ یہ سب جب آپ کی سب سے زیادہ ضرورت تھی آپ بھی مجھے تنہاء چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔ آپ سب بہت برے بہت برے۔۔۔" آیت غصے سے چیخ کر بولتی زور زور سے رونے لگی تھی۔۔۔۔وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ اسکا روتا ہوا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

" اسی لیے تمہیں ہر چیز سے دور رکھا گیا۔۔۔ آیت دانیال خان کیونکہ سچ اور کڑوی حقیقت جاننے کے بعد تمہیں صرف آنسو بہانا ہے پر میں نہیں۔۔۔میں دانش سالار خان ہوں جن کی وجہ سے ہم اس کرب سے گزر رہے ہیں نا انہیں مجھے عبرت ناک انجام دینا ہے۔۔" آیت نے نافہم تاثرات سے اسکا سپاٹ اور سرد چہرہ دیکھا تھا۔

دانش سالار خان گہری پیلی آنکھوں والا، سرد سپاٹ مزاج والا، جن کی زندگی کا مقصد صرف پولیس آفیسر بننا تھا۔کچھ عرصے تک خواہش تھی پھر جنون بن گیا۔۔بدلتی زندگی اور گزرتے حادثات نے اسے سرد و خشک طبعیت کا بنا دیا تھا۔۔۔اب اسکے لیے یہ فلڈ اور زیادہ ضروری اور امپورٹینٹ ہو گیا تھا۔اپنوں کی اذیت ناک موت اور قیامت خیز زلزلوں نے اسے حد سے زیادہ سخت اور جزبات سے عاری بنا دیا تھا۔دانش خان جس کی دوستی لاجواب اور دشمنی لاذوال ہوتی ہے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دانش اور آیت رشتے میں رضائی بھائی(دودھ شریک بھائی) تھے۔ دانیال خان اور سالار خان دو بھائی تھے دانش خان سالار خان کا ایک لوتا بیٹا تھا اور آیت خان دانیال کی ایک لوتی بیٹی تھی۔ آیت کی پیدائش کی وقت آفرین کی کچھ جسمانی پروبلم کی وجہ پر آیت کو ایک ہفتے تک امامہ سالار خان نے اپنا دودھ پلایا تھا جس کی وجہ سے وہ دونوں دودھ شریک بھائی بہن تھے۔ بچپن میں آیت دانش کو سوپر ہیرو بلایا کرتی تھی۔ آیت کے لیے دانش اسکا سوپر ہیرو تھا جو اسکی کوئی بھی خواہش در نہیں کرتا ہے کیسے بھی کر کے اسکی ہر پروبلم اور مصیبت کو دور کر دیتا تھا۔

" مجھے بھی سب معلوم ہے۔۔۔ پر آپ ٹھیک ہیں یہ نہیں معلوم تھا۔۔۔ مجھے لگا آپ بھی ماما بابا کی طرح۔۔۔" آیت اسکے آگے نہیں بول سکی تھی بھاگ کر اسکے لگے لگتی نم لہجے میں بولی تھی۔ دانش نے نرمی سے اسکے گرد حصار قایم کیا تھا۔

کچھ دیر بعد جب نارمل ہو گئی تو سب اسے لیے صوفے پر بیٹھ گئے تھے۔

" کیسے ہیں آپ۔۔۔؟" آیت نے سنبھل کر اداس لہجے میں پوچھا تھا۔ دانش نے سرد سانس فضاء کے سپرد کرتے ہوئے نرمی سے ہاں میں سر ہلا تھا۔

" ٹھیک۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" اتنے سالوں بعد اچانک میری یاد کیسے آگئی۔۔" ابھی تو شکوہ شروع ہوا تھا۔ دانش جانتا تھا ابھی کچھ ہے جو ٹھیک ہونا باقی ہے اس لیے اسکے سوال پر آسودگی سے مسکرا دیا تھا۔

" میں نے سنا آپ نے ٹاپ کیا ہے تو سوچا مبارک باد پیش کرنے آجاؤں۔۔" آیت اسکی بات پر خفگی سے منہ بسور گئی تھی۔

" آگے کیا پڑھنے کا ارداہ ہے۔۔؟؟" انہوں نے نارمل لہجے میں بات شروع کر دی تھی۔

" میڈیکل۔۔۔ میں بھی مما کی طرح ایک بہترین ڈاکٹر بننا چاہتی ہوں۔۔" آیت نے مسکرا کر بتایا تھا پر اسکی آنکھوں کی اداسی پر دانش کا دل دکھ سا گیا تھا۔

" بہترین انتخاب ہے۔۔" دانش نے نرمی سے کہا تھا۔

" کیا آپ ہمیں لینے آئے ہیں۔۔۔!!" آیت نے حسرت بھری لہجے میں پوچھا تھا۔ دانش اسکا چہرہ اپنے نا میں سر ہلانے پر مایوس ہوتا ہوا دیکھ تکلیف دہ ہو گیا تھا۔

" ابھی ہم آپ سے صرف ملنے آئے ہیں۔۔ بہت جلدی انشاءاللہ آپ کو لے بھی جائے گے۔۔" دانش نے بچوں کی طرح بہلاتے ہوئے کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" اتنے سالوں ہمیں اسی انتظار کی سولی پر لٹکایا گیا ہے۔۔۔" آیت نم آنکھوں کے ساتھ خفگی سے بولی تھی۔

" آپ ڈاکٹر بننا چاہتی ہیں نا۔۔ آفرین چاچی شاہ کی طرح۔۔۔" دانش کے پوچھنے پر اس نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔" اور اسکے لیے آپ کو کس چیز کی ضرورت ہے۔۔؟" دانش نے سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔

" پڑھائی کرنے کی۔۔۔" آیت بچوں کی طرح بولی تھی۔

" بلکل۔۔۔ اب بتائے اگر آپ ابھی ہمارے ساتھ چلی جائے گی تو چاچی شاہ کی طرح اچھی ڈاکٹر کیسے بنے گی۔۔" دانش نے پچکارتے ہوئے سمجھایا تھا۔" ہم آپ سے ملنے آتے رہا کریں گے چندا۔۔ اور جب سب نارمل ہو جائے گا، اپنے اپنے جگہ درست ہو جائے گا، پھر آپ واپس آجانا۔۔ ہوں۔۔"

دانش اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا سمجھا رہا تھا پر یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ اپنا بچپنا کب کا چھوڑ چکی تھی۔" آزمائش سے گزر کر انسان ہنسنا دوبارہ سیکھ جاتا ہے پر تواتر آزمائش پر نہیں۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

یتیم کی زندگی کس قدر اذیت ناک اور درد بھری ہوتی ہے اسکا احساس آیت کو بہت اچھی طرح تھا چاہے اسے کسی نے یہ محسوس نہیں ہونے دیا تھا پر ماں باپ وہ ہستی ہیں جن کی کمی دنیا کی کوئی بھی محبت پوری نہیں کر سکتی پر سہل ضرور کرتی تھی۔

آیت کی زندگی سہل بھی نہیں تھی وہ جن لوگوں کی محبت کی طلب گار تھی وہ سب اس سے بہت دور تھے۔چاہ کر بھی وہ نہیں جا سکتی تھی۔

☆☆☆

دانش لندن اپنے ایک ضروری کام سے آیا تھا۔
آے_ار کون ہے یہ ابھی تک کسی کے علم میں نہیں تھا۔پر دانش کو خبر ملی تھی پچھلے کچھ ہفتوں سے کوئی آیت کو فولو کر رہا تھا جس کی وجہ سے اس نے خزیمہ کو کہا تھا وہ اب آیت کے روبرو آجائے اور اسکی حفاظت بذات خود کرے۔۔۔ مسلسل بہت سے ایسے سیکیورٹی گارڈ آل ریڈی آیت کی حفاظت کے لیے موجود تھے جو خزیمہ اور دانش دونوں ہی نے پہلے سے ہی رکھا ہوا تھا۔
دانش اور خزیمہ بچپن سے سب سے زیادہ ایک دوسرے سے قریب تھے ان دونوں کی دوستی بہت گہری تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سارے حادثات کے بعد دادا حضور نے آیت کو لندن بھیج دیا تھا جس کی وجہ سے خزیمہ بھی کچھ عرصے بعد وہاں چلا گیا تھا۔

دانش ٹھیک ہے اسے کچھ نہیں ہوا تھا اس بات کے صرف کچھ لوگ گواہ تھے جس میں خزیمہ سر فہرست تھا۔

لندن میں آیت کا خیال خزیمہ غیر مخصوص طریقے سے کرتا تھا۔

دانش کے پولیس فورس جوائن کرنے بعد اس نے اپنے جاسوسی طریقے سے سب کچھ معلوم کرنے کی کوشش کی تھی جس وجہ سے وہ سب کچھ حد تک کامیاب ہو گئے تھے۔ آفتاب، احکم، حزیفہ اور دانش یہ سب سیکریٹ سروس میں شامل تھے انکے اس خاص کام کے بارے میں کسی کو بھی علم نہیں تھا۔

سارے قتل اور بربادی میں جس جس کو وہ سب اب تک پکڑ پائے تھے وہ سب صرف ایک مہرہ تھے اس قاتل اور ماسٹر مائنڈ میں جس کا نام اب تک ان کے سامنے آیا تھا وہ کون ہے اور کہاں ہے اس کے بارے میں ان سب کو ابھی تک کوئی لیڈ نہیں ملی تھی۔

☆☆☆

لاسٹ ییر کا اگزام تھا ہر کوئی جی جان لگا کر محنت کر رہا تھا۔ یونیورسٹی کے ہر کونے میں بچے مگن سے کتابوں میں بزی تھے۔ کوئی کتابیں پکڑے اونگھ رہا تھا، تو کوئی اپنا چشمہ درست کرتا پڑھائی میں بزی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھا۔ کوئی لائیبریری کے چکر کاٹتا گھن چکر بنا ہوا تھا تو کوئی سر ٹیچرز کو گھن چکر بنایا ہوا تھا۔ آل اِن آل یہ سارے منظر امتحانات کے عکاسی کر رہے تھے۔

آیت اپنی نوٹس اور کچھ امپورٹینٹ بک لینے کے لیے لندن اسٹریٹ پر واقع ایک لائیبریری میں آئی تھی جس طرح سے لائیبریری اونر نے اسکا استقبال کیا تھا یہ واضع ہو رہا تھا آیت یہاں ہمیشہ سے آتی رہی ہے۔

اپنی نوٹس کو پیٹھ کر وہ بہت ٹائم تک پڑھی تھی۔۔ شام کے چھ بج چکے تھے آیت اپنی مخصوص کتابیں لیتی وہاں سے روانہ ہوئی تھی۔

چونکہ لائیبریری گھر سے نزدیک تھا اس لیے وہ پیدل ہی سفر کر رہی تھی۔

اسٹریٹ پر اکا دکا لوگ آ جا رہے تھے۔

وہ ہاتھ باندھے کتابیں پکڑی ناک کی سیدھی پر چل رہی تھی جب اسے احساس ہوا کہ کوئی اسکے ہم قدم ہو رہا ہے۔

دل کے وسوسوں کو جھٹکتی ایک دم سے مڑی تھی جب وہاں پر کچھ دوری کے قدم پر چلتے کچھ لوگ فوراً رک کر آپس میں گفتگو کرنے لگے تھے۔ آیت واپس مڑتی چلنے لگی تھی۔ جب اسے احساس ہوا وہی لوگ دوبارہ اسکے ساتھ چلنے لگے۔ ڈر اور خوف سے گھبراتی وہ تیز تیز چلنے لگی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آج پڑھنے اور مکمل طور پر خود کو کتابوں میں غرق رکھنے کی خواہ پر اس نے اپنا موبائل فون بھی گھر پر رکھ کر آئی تھی۔

کتابیں سختی سے پکڑتی وہ تیز قدموں سمیٹ اسٹریٹ ویو سے گلی میں مڑی پر ان سب لوگوں نے اسے چاروں اور سے گھیر لیا تھا۔

" کون ہو تم لوگ۔۔ میرا پیچھا کیوں کر رہے ہو۔۔۔؟؟" آیت خود پر قابو پاتی مظبوط لہجے میں بولی تھی پر اپنے آواز کی لرزش پر وہ قابو نہیں کر پائی تھی۔ وہ لوگ اسکے کانپتے لہجے پر کمینگی سے مسکرا دیے تھے۔ خوف سے وہ نروس ہوتی لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی۔ سر چاروں اور گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

" دیکھو پلیز مجھے جانے دو۔۔۔" پیشانی پر چمکتے عرق اسکی بگڑتی ہوئی حالت ظاہر کر رہے تھے۔

ان میں سے ایک آدمی آیت کے قریب بڑھ رہا تھا۔ آیت اسکے بڑھتے قدم پر الٹے پاؤں پیچھے ہو رہی تھی۔

" کون ہو تم سب۔۔۔ چاہتے کیا ہو۔۔۔؟" انگلیش زبان میں سوال کرتی وہ لب بھینچ گئی تھی۔ وہ سارے مسکراتے بس خاموشی سے اسے اپنی گرفت میں لینا چاہتے تھے۔

" دیکھو میرے قریب نہیں بڑھنا۔۔۔" ایک ایک قدم پیچھے اٹھاتی آیت نے وارنگ دیتے ہوئے کہا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھا پر وہ لوگ اسکو تمسخر اڑاتے نظروں سے دیکھتے اسکی طرف بڑھ رہے تھے۔ آیت انہیں رکتا نہیں دیکھتی اپنے ہاتھوں کی مظبوطی کتابوں پر سخت کرتی زور سے اپنی طرف بڑھتے ایک لڑکے کو مارتی گلی میں اندر بھاگی تھی۔

" بلڈی بچ۔۔۔ پکڑو اسے ورنہ بوس ہمیں نہیں چھوڑے گا۔۔۔" جسے کتاب چہرے پر زور دار طریقے سے لگا تھا اس نے چلا کر کہا تھا۔ آیت کے کانوں میں اسکی بات بخوبی پہنچی تھی۔ گلی میں موڑ کاٹتی وہ ایک چھوٹے سے فون بوٹ میں گھس گئی تھی اور کانپتے ہاتھوں سے خزیمہ کا نمبر ملاتی عرق آلودہ جسم کے ساتھ کھڑی تھی۔

وہ لوگ اسے ڈھونڈتے ہوئے گلی میں اندر آئے تھے۔

" تم دونوں وہاں جاؤ۔۔ اور تم دونوں اس طرف جاؤ میں ادھر دیکھتا ہوں۔۔۔" کتاب لگنے سے اس شخص کا ایک طرف کا چہرہ سوز گیا تھا۔ گلی چاروں طرف سے مختلف طرف جاتی تھی۔ سب کو ہدایت دیتا ہوا وہ شخص وہاں گیا تھا جہاں آیت فون بوٹ میں گھسی تھی۔

" ڈا پرسن یو ہیو کالنگ از نوٹ انسرنگ پلیز ٹرائے آگین لیٹر۔۔۔"

(is not answering please try again later the person you have calling)

تین بار دایل کرنے پر اسے سیم جواب موصول ہو رہا تھا۔ آیت گھبراتی آفس کا نمبر ملانے لگی تھی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ساتھ ساتھ خود کو چھپانے کی بھی کوشش کر رہی تھی جس جگہ وہ تھی وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

" ہیلو ہو از اسپیکنگ۔۔۔" ریسیپسینشٹ پہ کھڑی لڑکی نے پروفیشنل انداز میں کال ریسیو کیا تھا۔

" مجھے خزیمہ سے بات کرنی ہے۔۔۔ فوراً۔۔۔" آیت نے لرزتی آواز میں کہا تھا۔ جب دوسری طرف موجود لڑکی نے پروفیشنل لہجے میں اسکی سفارش کو رد کیا تھا۔

" سوری میم۔۔۔ سر اس وقت ایک امپورٹینٹ میٹینگ میں بزی ہے۔۔ آپ کچھ دیر بعد کال کریں۔۔۔"

" پلیز۔۔ بہت ضروری ہے۔۔ آپ جا کر بولے آیت کا کال ہے۔۔ پلیز۔۔۔" آیت کے الفاظ لڑکھڑا رہے تھے۔ وہ لڑکی کچھ سوچتی میٹنگ روم میں بڑھی تھی۔

وہ آدمی آیت کو فون بوٹ میں دیکھتا کمینگی سے اس طرف بڑھا تھا۔

آیت اپنی طرف اسے بڑھتا دیکھ فون پر گرفت مظبوط کر چکی تھی۔

" خلل ڈالنے کے لیے معذرت چاہتی ہوں سر پر آیت میم کا کال ہے اور وہ بہت ڈری ہوئی ہیں۔۔۔۔

" نوک کر کے اندر آتی ریسیپسینشٹ گرل نے معذرت خواہ انداز میں کہا تھا اینڈ سنجیدگی سے کال کے بارے میں بتایا تھا۔

" واٹ۔۔" خزیمہ اپنی چیڑ سے فوراً اٹھتا باہر کی طرف بڑھا تھا۔ نا جانے کیوں اسکا دل ڈوبنے لگا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھا۔ مٹینگ روم میں بیٹھے ہر شخص سے معذرت کرتا مائیکل بھی اسکے پیچھے گیا تھا۔

" سر آئی ول کنیٹ ہر کال وتھ یور فون۔۔۔" رسیپسینشٹ گرل کی بات پر خزیمہ نے فوراً اپنے فون کو کان سے لگاتا بے صبری سے بولا تھا۔

" آیت۔۔ آیت کہاں ہو تم۔۔ ہیلو آیت۔۔" فون سے خزیمہ کی بے صبر آواز آرہی تھی پر آیت اپنی طرف رفتار فتا پڑھتے ہوئے اس آدمی کو دیکھتی سن ہو گئی تھی۔

" مائیکل نمبر ٹریس کرو کہاں کی لوکیشن ہے۔۔۔" اپنی کار میں بیٹھا وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔ مائیکل لیپ ٹاپ پر مصروف نمبر ٹریس کرنے لگا تھا۔

" چھوڑو مجھے کہاں لے جارہے چھوڑو۔۔ خزیمہ خزیمہ پلیز سیو می۔۔ کوئی ہے پلیز ہیلپ می۔۔۔ چھوڑو مجھے غلیظ انسان۔۔" اسکا ہاتھ ایک جھٹکے سے کھینچتا وہ آدمی فون بوٹ سے باہر نکال چکا تھا۔ آیت کے ہاتھ سے فون چھوٹتا لٹک چکا تھا۔ خزیمہ اسکی روہانسی آواز پر بے چین ہوتا کار مذید تیز رفتاری سے چلانے لگا تھا۔ دل میں عجیب عجیب سے وسوسے آرہے تھے۔ اسکی تڑپتے لہجے پر خزیمہ کا ہاتھ سٹیئرنگ وہیل پر ہاتھ مظبوطی سے پکڑے اسکا چہرہ بے بسی سے اشتعال انگیز ہو رہا تھا۔ اگر آیت کچھ بھی ہوا تو شاید ہی کسی کی خیر ہو۔۔ آیت کی حفاظت کے لیے خزیمہ نے اسکے اطراف بہت سے گارڈز رکھے ہوئے تھے ان سب کے ہوتے ہوئے بھی ایسا ہوا۔۔ اب ان سب کی خیر نہیں تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" سر فون کسی لوکل فون بوٹ سے کیا گیا ہے اور یہ یہاں سے صرف دس منٹ کے فاصلے پر ہے۔۔۔"
خزیمہ نے اسکی بات پر کار تیز رفتار کر دی تھی۔

" کون ہو تم سب آخر چاہتے کیا ہو۔۔۔؟؟ کیا بگاڑا ہے تم سب کا۔۔" آیت مسلسل مزاحمت کرتی بول رہی تھی۔

" سن نہیں سکتے بہرے ہو کیا جواب دو۔۔۔ کہاں لے جا رہے ہو مجھے۔۔۔" آیت دانت کچکچاتی غصے سے بولی ساتھ اپنے ہاتھ کو چھڑانے کے لیے دوسرے ہاتھ سے اسکے خود کو پکڑے ہوئے ہاتھ پر زور دار طریقے سے ناخن گڑائی تھی وہ آدمی اپنا ہاتھ دیکھتا خونخوار نظروں سے آیت کو دیکھتا ایک کھینچ کر تھپڑ مارا تھا۔

تھپڑ اتنا شدید تھا کہ آیت کے ہونٹ سے خون نکلنے لگا تھا۔ مسلسل آدمی کی گرفت میں آیت کا ہاتھ سرخ مائل ہو گیا تھا اور درد کرنے لگا تھا۔

آیت کے ہاتھ کو پیچھے کر کے باندھتا وہ آدمی اسکے منہ پر ٹیپ لگا چکا تھا اور ساتھ میں کار کا دروازہ کھولتا اس میں آیت کو ایک جھٹکے سے پھینکا تھا۔

" چلو یہاں سے جلدی اس سے پہلے کسی کو بھنک بھی لگے۔۔۔"
وہ شخص اپنے ساتھیوں کو بولتا کار میں گھس کر بیٹھ گئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آیت مسلسل کوشش کرتی اپنا بندھا ہاتھ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔

خزیمہ اس جگہ پانچ منٹ کی رش ڈرائیونگ سے پہنچتا کچھ ہی دوری پر تھا جب آیت کو بندھے ہوئے حالت میں کسی شخص کو پھینکتا ہوا اس نے دیکھا تھا سرخ انگار آنکھوں سے ان سب کو گھورتا خزیمہ نے اپنی کار انکے کار کے جسٹ پیچھے لگا دی تھی۔

اور ٹیک کرتا وہ بہت بھیانک طریقے سے کار ان سب کے کار کی آگے روکا تھا۔ مائیکل جھٹکا کھا کر آگے کی طرف جھکا تھا۔

ان سب آدمیوں نے زیر لب گالی دیتے خزیمہ کی کار کی طرف بڑھے تھے۔ آیت خزیمہ کی کار پہچانتی روتی ہوئی آنکھوں سے مطمئن ہوتی دیکھی تھی۔ ساتھ اپنا ہاتھ کھولنا بھی ترک کر چکی تھی۔

پروفیشنل فائٹر کی طرح اپنی طرف آتے ایک نمونے کو پیٹا وہ باقی کار میں بیٹھے لوگوں کو ٹھٹکا تھا۔

سارے ایک ساتھ مختلف اوزار کے ساتھ خزیمہ کی طرف بڑھے تھے۔

مائیکل تب تک خزیمہ کے مختلف گارڈز وہاں آگے تھے۔

خزیمہ اسپیشل ٹرین فائٹر تھا وہ ان سب سے اکیلے میں نپٹتا ان سب کی حالت خراب کر چکا تھا پر اسے بھی بہت چوٹ آگئی تھی اسکے سر پر اور ہاتھ پر زخم ہو گیا تھا۔

آیت اب تک کار میں ہی بیٹھی تھی اسکا ہاتھ اور بندھا ہوا تھا خزیمہ اسے کار سے نکالتا اسکا ہاتھ کھولتا اور

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آرام سے منہ سے ٹیپ نکال چکا تھا۔

" مائیکل مجھے یہ سارے میرے بیسمینٹ میں موجود چاہیے۔۔زندہ۔۔۔" سرد سپاٹ بے تاثر لہجے میں حکم دیتا ہوا بولا تھا۔ آیت خوف سے کانپتی اسکے گلے لگی ہوئی تھی۔

خزیمہ اسکے رخسار پر چھپے ہاتھ نشان پر نرمی سے انگلی پھیرتا بہت سرد آنکھیں کیے ہوئے تھا۔

" خزیم۔۔" آیت اسکا نام پکارتی بے ہوش ہو چکی تھی ڈر اور خوف سے اسکا بی پی لو ہو چکا تھا خزیمہ اسے باہوں میں بھرتا اپنی کار کی طرف بڑھا تھا۔

مائیکل ان سب کو گاڑی میں ٹھونس کہ لے کر چلا گیا تھا۔

☆☆☆

" شک تمہارا بلکل درست تھا۔۔" فون کان سے لگائے خزیمہ نے سنجیدہ لہجے میں سپاٹ بات کہی تھی۔

سر پر اور ہاتھ پر اس وقت پٹی بندھی ہوئی تھی۔ خزیمہ آیت کو لیتا سیدھا اپنے گھر لے آیا تھا۔ آیت اس وقت بے ہوش اسکی بیڈ پر سو رہی تھی۔

مسز نصر الدین اور مسٹر نصر الدین اس وقت شہر سے باہر گئے ہوئے تھے۔ پریہا اور حمنہ آیت کی لا موجودگی پر ٹینشن سے خزیمہ کو فون کر چکی تھی پر خزیمہ کے کہنے پر وہ اس کے ساتھ ہے دونوں پے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

فکر ہو چکی تھی۔ خزیمہ نے ان دونوں کو ہوئے حادثات کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔

وہ اس وقت دانش سے بات کر رہا تھا۔

" جن لوگوں نے اغواہ کرنے کی کوشش کی تھی وہ سب ابھی میرے پاس ہی موجود ہے۔۔ پتا کرتا ہوں کون ہے جسے اپنی زندگی عزیز نہیں۔۔ وہ کوئی بھی ہو گا دانش میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔

" خزیمہ آیت کے زخمی رخسار پر انگلیاں پھیرتا سنگین لہجے میں بولا تھا۔ دوسری طرف دانش سرد سپاٹ چہرے کے ساتھ اسکی بات سن رہا تھا۔

اپنی کل تک وہاں موجودگی کے بارے میں اطلاع کرتا دانش نے فون رکھ دیا تھا۔

" جس نے تمہارے ساتھ یہ کیا ہے نا۔۔۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔" اسکے رخسار پر اپنے لب رکھتا خزیمہ نے جنونی لہجے میں کہا تھا۔

☆☆☆

مسلسل بیسمینٹ سے کسی نا کسی کے چیخنے کی آواز پر وہاں سے باہر کھڑا مائیکل اپنا کان خجاتا ان میں انگلیاں گھسا رہا تھا۔

پورے بیسمینٹ میں وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی کو وہ دردناک اذیت دے رہا تھا۔

" تم میں سے کس نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔ سچ کہنے پر میں صرف اسے ہی سزا دوں گا۔۔ پر اگر کسی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نے بھی جھوٹ کہا تو۔۔۔ تم سب کو یہاں موجود کتوں کا کھانا بنا دوں گا۔۔" خزیمہ کی سرسراتی آواز پر ان چاروں کے ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی خیز دہشت پھیل گئی تھی ساتھ ان کی نظر سیل میں قید کتوں پر بھی گئی تھی جو بے انتہاء خطرناک دکھ رہے تھے۔ ان چاروں میں تین لوگوں نے اس آدمی کی طرف اشارہ کیا تھا جس نے آیت کو تھپڑ مارا تھا۔

اپنی طرف خزیمہ کو بڑھتا دیکھ وہ شخص سرک کر دیوار کے ساتھ لگ گیا تھا۔

" وہ لڑکی میرا جنون میری محبت میری چاہت میری زندگی میرے جینے کی وجہ ہے ان سب لفظوں میں بھی اگر میں اظہار کروں تو اپنی محبت بیان نہیں کر سکتا۔۔۔ بس اتنا ہی کہوں گا وہ ہے تو خزیمہ ملک ہے اگر وہ نہیں تو میں بھی نہیں۔۔۔" خزیمہ کے اردو لہجے پر اس آدمی نے نافہمی سے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔" جس لڑکی کو میں نے آج تک اونچی آواز میں بات کر کے مخاطب تک نہیں کیا۔۔۔ کہیں وہ ڈرنا جائے۔۔ جسے آج تک میں نے سختی سے چھوا تک نہیں۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔" بری طرف اپنا بونٹ اسکے منہ پر مارتا خزیمہ جنونی لہجے میں بولا تھا۔

جب تک اس انسان کو ادھ موا نہیں کر دیا تھا خزیمہ نے اسے نہیں چھوڑا تھا۔

" سر۔۔ خزیمہ سر۔۔" مائیکل اسکے جنونی انداز پر گھبراتا آگے بڑھا تھا۔

" سر وہ آیت میم کو ہوش آگیا ہے۔۔ اور وہ آپ کا پوچھ رہی ہیں۔۔" مائیکل کے کہنے پر خزیمہ کا ہاتھ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہوا میں ہی مہلک رہ گیا تھا۔ ایک لات اسکے پیٹ پر مار تا وہ وہاں سے چلا گیا تھا۔

خزیمہ ملک ملک گروپ آف انڈسٹریز اینڈ شہباز ملک کی پہلی اولاد۔۔ غصے کا بے انتہاء تیز اور سنجیدہ شخصیت انکا حامل ہے۔۔۔ بزنس ورلڈ میں جانا مانا بزنس ٹائیکون خزیمہ ملک نے خود کے دم پر اپنا قدم خوب جمایا ہوا ہے۔۔۔

آیت خزیمہ کی بے لوث محبت ہے۔۔۔ جسے اس نے تب سے چاہا ہے جب وہ محبت لفظ سے روشناس بھی نہیں تھا۔ جس روپ اور جس خوش نما لہجے میں وہ آیت سے ملتا اسکی کیر کرتا تھا اس روپ سے صرف آیت کی واقف تھی۔ آیت کی بد تمیزی اسکی خود سری ناراضگی ہر چیز بنا مطلب بغیر غرض کے خوشی خوشی سر آنکھوں پر بیٹھا سکتا ہے۔۔۔ آج تک اس نے آیت کو اپنا لونگ کیرنگ۔۔۔ پیار سے بھرا رویہ ہی دکھایا ہے وہ کبھی نہیں چاہتا آیت اسکا وحشی اور خطرناک روپ دیکھے۔۔۔ اگر کبھی آیت نے اسے اس روپ میں دیکھا تو وہ ضرور بے ہوش ہو جائے گی۔

☆☆☆

سر میں اٹھی ٹھیس سے وہ جو اٹھ کر بیٹھ رہی تھی دوبارہ سے لیٹ گئی تھی۔ دھیرے سے آنکھ میچ کر کھولتی وہ کچھ پل خالی الذہن سے چھت پر لگے فانوس کو دیکھ گئی تھی۔

دھیرے دھیرے سب یاد آنے پر ایک جھٹکے سے اٹھی تھی۔ چاروں طرف کمرے کو ہراساں نظروں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سے گھورتی وہ بیڈ سے کھڑی ہو گئی تھی۔ ذہین میں ابھی صرف ہوئے حادثے کی تصویریں چل رہی تھی۔ یکایک اسکی آنکھوں سے آنسو لڑی کی مانند گرنے لگے تھے۔

بیڈ پر بیٹھتی دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپاتی رونے لگی تھی۔ کتنے خطرناک تھے وہ سب عجیب و غریب حلیے اور مسلسل اسکے سوالوں پر خاموشی پر اسے شدید ڈر و خوف بڑھ گیا تھا۔ جس طرح وہ اسے کھینچتے ہوئے لیکر گیا تھا اور جس طرح اسنے منہ اور ہاتھ باندھ دیا تھا آیت اپنے ہاتھ پر اسکے نشان کو چھوتی ضبط سے آنکھیں میچ گئی تھی۔ دفتاً اسکا ہاتھ اپنے گال پر گیا تھا جہاں ابھی بھی درد محسوس ہو رہا تھا۔

کون تھے وہ لوگ۔۔؟ کس نے بھیجا تھا۔۔؟ آخر چاہتے کیا تھے۔۔؟ کسی نے ان آدمیوں میں سے کسی بوس کا ذکر کیا تھا یعنی کوئی جان بوجھ کر اسے نقصان پہنچانا چاہتا تھا پر کون۔؟ ہر طرف صرف سوالیہ نشان ہی تھا۔۔!!

وہ شکر ہے وہ بچ گئی ان سب کے ہاتھوں لگنے سے۔۔۔ خزیمہ نے اسے بچا لیا اگر وہ وقت پر نہیں پہنچتا وہ ۔۔ اسکے آگے آیت سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ خزیمہ۔۔۔ خزیمہ کے بارے میں خیال آتے ہی وہ کمرے سے باہر نکل گئی تھی پر یہ جگہ اس کے لیے نیا تھا کمرہ بھی اسکے لیے اجنبی تھا جس کمرے میں جس گھر میں وہ خزیمہ کے ساتھ ہمیشہ ائی تھی وہ خوبصورت تھا بڑا بھی تھا پر یہ کمرہ اس سے کئی گنا خوبصورت تھا اوپر سے اس کمرے سے بڑا بھی تھا۔ کمرے سے نکل کر گلی نما طرز کا راستہ تھا جس میں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کئی کمرے کے اس نے دروازے دیکھے تھے۔

سیڑھیوں سے اتر رہی تھی جب نیچے صوفے پر میگزین ورق گردانی کرتی تاشہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا جو آرہی تھی۔ سرخ آنکھیں گلابی اور ایک طرف کا سوزا ہوا تھا وہ بلکل سو کر اٹھی ہوئی لگ رہی تھی اور نہ ہی چہرے پر پانی کے بوند تھے لگ رہا تھا اٹھ کر سیدھا نیچے آگئی تھی۔

"ہیلو میم گڈ ایوننگ۔۔۔ کیسی ہیں آپ۔۔۔؟ کیا آپ کو کچھ چاہیے۔۔؟" تاشہ نے کھڑے ہو کر ادب سے پوچھا تھا۔

" خزیمہ کہاں ہے۔۔؟" آیت اسکی بات کو نظر انداز کرتی دوٹوک انداز میں پوچھ رہی تھی۔ تاشہ کو وہ بہت مغرور لگی تھی۔

" میم وہ سر۔۔۔ آپ بیٹھیں یہاں میں بلاتی ہوں۔۔" تاشہ اسکی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے شائستہ لہجے میں بولی تھی۔

" جتنا پوچھا ہے اتنا بتاؤ۔۔ کہاں ہے۔۔ خزیمہ۔۔؟؟" آیت اسکی بات پر گھرک کر بولی تھی۔ تاشہ بے بس نظروں سے دیکھ کر رہ گئی تھی۔ اب وہ کیا بتاتی کی سر کہاں ہے وہ خود بھی نہیں جانتی تھی۔ کچھ ٹائم پہلے اسے مائیکل کی کال آئی تھی جس پر اس نے اسے بوس کے اس بنگلے پر بلایا تھا جہاں وہ لوگ کبھی کبھار ہی آئے ہوں گے۔۔ تاشہ تعجب خیز لمحوں میں گھڑی وہاں پہنچ گئی تھی۔ پر وہاں پر بوس کی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

فیونسی کو بے ہوش اور سر کو غضب ناک تاثرات کے ساتھ دیکھ کر وہ سب کچھ بھول کر خاموش رہی تھی۔ سر نے اسے آیت کا خیال رکھنے کا کہہ خود نا جانے کہاں غائب ہو گئے تھے اوپر سے بوس کے ساتھ ساتھ مائیکل بھی غائب ہو گیا تھا۔ تاشہ متعجب گھڑی بہت دیر تک آیت جہاں لیٹی تھی وہاں موجود تھی پھر پیاس لگنے پر نیچے آگئی تھی۔ سر کی یہ فیونسی اسے بہت پسند تھی خوبصورت فیری ٹیل کی پرنسیس کی طرح، بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں گلابی سفید محلول کے رنگ جیسا صاف شفاف خوبصورت چہرہ۔۔۔ وہ ہمیشہ اسکے آفس آنے پر کئی کئی پل صرف غور و فکر سے آیت کا ہر ایک نقش دیکھتی رہتی تھی اور ہمیشہ مائیکل سے اسکی خوبصورتی پر کچھ نا کچھ تبصرہ کرتی رہتی تھی۔

پر ابھی جس طرح آیت اپنا دوٹوک سپاٹ انداز استعمال کر رہی تھی تاشہ کو وہ بہت روڈ لگی تھی۔ مائیکل کو کال کرتی وہ گھر کنے کے بعد آیت کے ہوش میں آنے کے بارے میں بتائی تھی۔ پہلے تو اسے جلد بازی میں یہاں پر بلایا گیا پھر بنا کچھ بتائے وہاں اکیلے چھوڑ کر چلیں گئے اور اب آیت کے ضدی انداز پر وہ جھنجھلا گئی تھی۔ مائیکل اسے آنے کے بارے میں بتا تا کال دسکنیکٹ کر چکا تھا۔

" میم سر بس پانچ منٹ میں آجائے گے۔۔" آیت اسے گھورتی گیٹ کی طرف بڑھنے لگی تھی۔

" میم آپ کہاں جا رہی ہیں۔۔؟" تاشہ سٹپٹاتی اسکے پیچھے بھاگی تھی جو دروازہ کھولنے کی تردد کرتی جھنجھلا گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" میم دوڑ آوٹو میٹک لوک ہے۔۔۔ایسے نہیں کھلے گا۔۔" تاشہ نے قدد ھیمے لہجے میں کہا تھا۔ آیت نے گھور کر اسے اور دروازے کو دیکھا تھا۔رہ رہ کر اسے غصہ آرہا تھاو۔اتنی پریشان و مضطرب ہے اور ایک خزیمہ ہے جو اسے ناجانے کس کے سہارے چھوڑ خود معلوم نہیں کہاں چلا گیا ہے۔۔۔

" آیت۔۔۔" خزیمہ کی تیز آواز پر آیت کے ساتھ تاشہ نے بھی مڑ کر حیرت سے دیکھا تھا جو سیڑھیوں سے اترتا انکے پاس پہنچ چکا تھا۔مائیکل کے نیچے آنے پر تاشہ نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا تھا۔

"کہاں جارہی ہو۔۔؟" خزیمہ نے غصے کو ضبط کرتے قدر آرام سے پوچھا تھا۔

" میری نہیں۔۔۔تم بتاؤ کہاں تھے۔۔؟" آیت ناچاہتے ہوئے بھی اپنی آنکھوں پر ضبط نہیں کر پائی تھی۔خزیمہ اسکے روٹھے روہانسے لہجے پر خود سے لگا تا نرمی سے بولا تھا۔

" شششش۔۔۔میں یہی تھا تمہارے پاس۔۔خاموش ہو جاؤ۔۔" آہستہ آہستہ اسکے بال کو سہلاتا وہ دھیرے مگر محبت بھرے لہجے میں بول رہا تھا۔ آیت اسکی بات پر تیزی سے الگ ہوئی تھی۔

" نہیں۔۔۔ساتھ نہیں تھے تم۔۔۔نہیں تھے میرے پاس۔۔۔تم سب ہمیشہ ایسا کرتے ہو۔۔ہمیشہ مجھے تکلیف میں اکیلا چھوڑ کر چلے جاتے ہو۔۔۔ہمیشہ میں تنہاء ہو جاتی ہوں۔۔۔" آیت اسکے سینے پر مسلسل دکھادے کر ضرب مارتی غصے سے تیز لہجے میں بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" آیت۔۔ آیت۔ آیت۔ گلا بو بات سنو۔۔" خزیمہ اسکے ہاتھ کو پکڑ تا چیخ کر بولا تھا آیت اسکے چیخ پر خوف سے آنکھیں بند کرتی خاموش ہو گئی تھی۔

" تھانا میں پاس۔۔ ایسا کیوں کہہ رہی ہو۔۔ ہمیشہ تو ساتھ رہا ہوں سائے کی طرح۔۔۔" خزیمہ اسکے خوف پر اسے خود سے لگا تا نرمی سے بولا تھا۔

" اگر سائے کی طرح ہوتے تو آج میرے ساتھ یہ سب نہیں ہوتا۔۔۔" آیت نے شکوہ کیا تھا خزیمہ ضبط سے آنکھیں موند کر اسے شدت سے خود میں بھینچ گیا تھا۔ پھر آہستہ پر حدت لہجے میں بولا تھا۔

" یہ آخری بار تھا جب مجھ سے غفلت ہوئی۔۔ ائی ایم سوری۔۔ آئندہ کبھی دوبارہ ایسا نہیں ہو گا۔۔ ائی لویو۔۔۔ ائی لویو سو مچ۔۔ تم جان ہو میری آیت۔۔" خزیمہ دھیرے سے اپنا سر اسکے سر پر رکھتا آنکھیں موند گیا تھا۔

انکے رومانوی اردو لہجے پر تاشہ اور مائیکل کو کچھ سمجھ تو نہیں رہا تھا پر دونوں ہی مسکراہٹ چھپاتے یہاں وہاں دیکھنے لگے تھے۔

" اہم ہم۔۔۔" تاشہ نے مصنوعی کھانس کر انہیں اپنی موجودگی کا احساس دلایا تھا۔ آیت جھٹ سے جدا ہوئی تھی اور اپنے غفلت پر شرمندگی سے خود کو کوستی جا کر صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

خزیمہ نے دونوں کو گھور کر دیکھا تھا۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" سر اب ہم چلتے ہیں اگر آپ کو۔۔۔" مائیکل نے ادبی کلمات کو کہنا اپنا فرض سمجھا تھا۔

" شٹ اپ اینڈ گو۔۔۔" خزیمہ بیزاریت سے بات کاٹتا وہاں سے اندر آیت کے پاس چلا گیا تھا۔مائیکل نے منہ بسور کر اپنے بوس کی چوڑی پیٹھ کو گھورا تھا۔

" چلیں۔۔" تاشہ مسکراہٹ دباتی مائیکل کو ایک انگلی سے ٹھوک کر بولی تھی۔۔

" ہاں چلو۔۔" اسکی مزاحیہ مسکراہٹ پر وہ جل کر بولا تھا۔پھر وہ دونوں وہاں سے چلے گئے تھے۔اب آتے ہیں اندر۔۔

" کیا اب بھی درد ہو رہا ہے۔۔۔" خزیمہ اسکے رخسار کو نرمی سے چھوتا ہوا پوچھ رہا تھا۔آیت نے معصومیت سے ہاں میں گردن ہلائی تھی۔جس پر ضبط سے مسکراتا وہاں اپنے لب رکھ چکا تھا۔

" زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" آیت اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرتی ہوئی تیکھے لہجے میں بولی تھی خزیمہ نے چیلینجنگ انداز میں ابرو اٹھا کر دیکھا تھا سیریسلی۔۔۔

" میں تو مسیحائی کر رہا تھا گلابو۔۔" اسکے آگے کے بال کو ذرا سا کھینچ کر دبی دبی مسکراہٹ سے بولا تھا۔

" اسطرح۔۔ٹھرک پن سے۔۔" آیت اسکی بات پر آنکھیں نچا کر بولی تھی ساتھ اسکے بال کھینچنے پر گھور کر دیکھی تھی۔

" واللہ لڑکی۔۔۔تم میری محبت کی توہین کر رہی ہو۔۔" خزیمہ نے جذباتی پن سے کہا تھا۔آیت اسکی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بات پر ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں دیکھی تھی۔

" کتنے ڈرامے باز ہو تم۔۔" ایک پنچ اسکے بازوں پر رسید کرتی مسکرا دی تھی۔ خزیمہ اسکے بٹے ذہین پر مطمئن ہو رہا تھا پر وہ صرف کچھ پل کے لیے تھا اگلے ہی پل آیت کی سوال پر اسکا سارا سکون غارت ہوتا گیا تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا آیت ان سب مسلے یا مسلے کو سوچے بھی۔۔۔

" یہ سب کس نے کیا۔۔؟ کون مجھے کڈنیپ کرنا چاہتا تھا۔۔؟ اور تمہیں پتا ہے وہ لوگ کسی بوس کے بارے میں بات بھی کر رہے تھے میں نے سنا تھا۔۔ خزیم۔۔ کون ہے ان سب کا بوس۔۔ آخر کوئی مجھے کیوں نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔۔۔۔؟" آیت نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

" آیت۔۔ بس۔۔ وہ سب جو کوئی بھی ہے تمہیں سوچنے یا جاننے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔ میں ہوں ان سب سے اکیلے نبٹنے کے لیے۔۔۔" خزیمہ نے ایسے لہجے میں کہا گویا تمہیں یہ سب جاننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آیت نے پھر بھی ضدی لہجے میں کہا۔۔

" خزیمہ یہ سب میرے ساتھ ہوا ہے۔۔ اور مجھے پورا حق ہے جاننے کا۔۔" آیت نے ناراض لہجے میں اسکا پورا نام لیا تھا۔

" آیت۔۔" خزیمہ نے اب سختی سے اسے باز رہنے کو کہا تھا۔ آیت غصے سے گھور کر وہاں سے جھٹکے سے اٹھتی جانے لگی تھی جب خزیمہ اسے ایک ہی جست میں کھینچتا خود کے تھائی پر بیٹھا چکا تھا۔ یہ سب

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اتنا اچانک ہوا کے آیت سٹپٹا کر رہ گئی تھی۔ پر ناراضگی ہنوز جاری تھا۔ جسے ظاہر کرنے کے لیے وہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی پر خزیمہ اسے مکمل حصار میں لے چکا تھا۔

" شانت۔۔۔ خاموشی سے میری بات سنو آیت۔۔۔" آیت خاموش ہو گئی تھی کیونکہ ہر سنجیدہ بات پر ہی خزیمہ اسکا نام لیتا تھا ورنہ تو وہ ہمیشہ اسکی گلا بور ہی تھی۔ خاموش تو ہو گئی تھی پر ناراضگی ہنوز موجود تھی جسے دیکھانے کے لیے نظر دیوار پر لگے پینٹنگ پر مرکوز کر چکی تھی۔

" تمہیں معلوم ہے نا میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں۔۔۔ تم میری جینے کی وجہ ہو آیت۔۔۔ جب تم مسکراتی ہو مجھے میری دنیا مسکراتی ہوئی خوبصورت لگتی ہے۔۔۔ جب تم میرا نام لیتی ہو، ایسا لگتا ہے میرا نام اور بھی خوبصورت ہو گیا ہو۔۔۔ تمہاری ذات سے میری ذات مکمل ہے آیت۔۔ تم نے مجھے معتبر کیا ہوا ہے۔۔ میں جب جب تمہیں دیکھتا ہوں۔۔۔ خدا کا اتنا ہی شکر اگزار ہوتا ہوں۔۔۔" کتنا خوبصورت انداز تھا خزیمہ کا وہ ایک لڑکا ہو کر خود کی ذات ایک لڑکی پر معتبر کر گیا تھا۔ آیت آنکھیں بند کرتی اسکی بات پر پوری سچائی سے ایمان لے آئی تھی۔ دل میں اللہ تعالیٰ کی شکر اگزار ہوتی وہ

دھیرے سے مسکرادی تھی اپنے آپ پر وہ نازاں تھی۔ بروقت خزیمہ کی نظروں سے مسکراہٹ چھپاتی وہ ضدی بے پرواہ انداز میں بولی تھی۔

" اصل بات کی طرف آؤ خزیمہ ملک۔۔۔ اس طرح تمہید باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خزیمہ آیت کے انداز پر صرف گھور سکا تھا جسکا خاص خواہ اثر بھی آیت پر نہیں ہوا تھا۔

اصل بات کی طرف آؤ خزیمہ ملک۔۔۔اس طرح تہمید باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔" خزیمہ آیت کے انداز پر صرف گھور سکا تھا جسکا خاص خواہ اثر بھی آیت پر نہیں ہوا تھا۔

" اصل بات یہ ہے گلابو ابھی تمہیں اپنی اسٹڈی پر دھیان دینا چاہیے۔۔۔کل تمہارا اگزام ہے۔۔۔ چلو شاباش کمرے میں جاؤ اور پڑھائی کرو۔۔۔بلکہ ایک کام کرتا ہوں میں خود ہی تمہیں کمرے تک باحفاظت چھوڑ کر آتا ہوں۔۔۔"خزیمہ اپنے اظہار پر اسطرح کا رویہ دیکھ کر زچ کرتی مسکراہٹ سے کہتا اسے باہوں میں اٹھا چکا تھا آیت دانت کچکچا کر اسکے کندھے پر ایک مکہ مارتی خفگی سے گھور کر رہ گئی تھی۔

" اگر تم نے مجھے نہیں بتایا نا۔۔تو میں خود سے پتا کر لوں گی۔۔۔" آیت نے دھمکاتے ہوئے کہا تھا۔ خزیمہ اسے کمرے کے بیڈ پر بیٹھا کر خود دونوں ہاتھ اسکے دائیں بائیں جانب رکھ کر جب بولا تو آیت کو وہ کوئی اور ہی انسان لگا تھا۔

" یقین کرو آیت خزیمہ ملک۔۔۔اگر تم نے کوئی بھی بیوقوفی کرنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔بہت بری طرح پیش آؤں گا میں۔۔۔" خزیمہ کے لہجے کے ساتھ اسکی نیلی آنکھیں بھی تنبیہ کر رہی تھی۔ آیت اسکے سخت انداز پر نظریں پھیرتی اپنے گوڈ میں رکھے ہاتھوں کو گھورنے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لگی تھی۔

" یار جب کہہ رہا ہوں میں ہمیشہ تمہارے ساتھ تھا۔۔ ہوں اور رہوں گا۔۔ تو پھر کیوں فضول کی ٹینشن لے رہی ہو۔۔۔" اب کے خزیمہ نے جھنجھلا کر کہا تھا۔

" پلیز جاؤ یہاں سے میرا اگزام ہے مجھے پڑھنا ہے۔۔۔" آیت بے تاثر لہجے میں کہتی اسکا گھیرا توڑتی کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھ گئی تھی جہاں صوفے کے سامنے موجود میز پر اسکا بیگ اور کتابیں رکھی ہوئی تھی۔

خزیمہ اسکے مسلسل ضدی خود سر انداز پر ناراض ہوتا اسے ایک نظر دیکھ کر کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

آیت اسکے جاتے ہی کتاب میز پر پٹکنے کے انداز میں رکھتی روہانسی ہو گئی تھی۔

☆☆☆

اگلے دن ہی دانش وہاں موجود تھا۔۔۔ آیت سے وہ نہیں ملا تھا پر اسکی حالت دیکھنے بعد اس نے سب سے پہلے چڑھائی خزیمہ پر ہی کی تھی۔ جس غفلت اور غیر زمیداری کی وجہ سے آیت کے ساتھ یہ سب ہو گیا تھا بروقت اگر انہیں خبر نہیں ہوتی تو آیت کے ساتھ نا جانے کیا ان ہونی ہو جانی تھی۔

خزیمہ خود پر اسکی لعن طعن برداشت کرتا صرف ضبط کر چکا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دوسرا نشانہ دانش کے وہ چاروں پانچوں آدمی بنے تھے۔

مسلسل زلزلے خیز چیخ پر خزیمہ تو ریلیکس ہو کر بیٹھا فون استعمال کر رہا تھا پر اسکے ساتھ وہاں موجود مائیکل بیچارے کی حالت پسینہ پسینہ ہو رہی تھی۔

دانش کے ہاتھ میں بلیڈ دیکھ کر تھپڑ مارنے والی کی سیٹی گم ہو گئی تھی۔ ٹھر ٹھر کانپتا وہ دیوار میں گھسنے کی کوشش کر رہا تھا۔

بیسمینٹ بڑا ضرور تھا پر خطرناک تھا۔

" تمہیں کس نے کہا تھا یہ کام کرنے کے لیے۔۔۔" سرسراتی آواز پر وہ آدمی مزید خوف میں مبتلا ہو گیا تھا۔

اپنے طرف بڑھتے اسکے ہاتھ پر وہ خوف سے انگلیش میں نہیں نہیں بولنے لگا تھا۔

" پلیز اسٹوپ۔۔۔ مجھے چھوڑ دو۔۔ میں سب کچھ بتانے کے لیے تیار ہوں۔۔۔" دانش اسکی بات پر بلیڈ والا ہاتھ روک چکا تھا۔

" صرف پانچ منٹ۔۔۔ پانچ منٹ کے اندر اندر ساری بکواس ختم ہو جانی چاہیے۔۔۔" دانش کے ساتھ اب دوسری خالی چیڑ پر خزیمہ بھی بیٹھ چکا تھا۔

" میرا نام تھامس جارڈن (Thomas Jordan) ہے۔ میں چھوٹی موٹی چوریاں کرتا ہوں۔۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ایک دن مجھے کسی کا کال آیا۔۔اس نے مجھے کہا اگر میں اس لڑکی کو کڈنیپ کر کے اسکے پاس لے آیا تو وہ مجھے بیس ہزار پاؤنڈ دے گا۔۔۔شروعات میں مجھے اسکی بات پر یقین نہیں آیا پر ایک دن وہ میری اڈے پر ملنے آیا اور مجھے ایک لڑکی کی تصویر دکھا کر کہا اگر میں اسے کڈنیپ کرتا ہوں تو وہ مجھے مالا مال کر دے گا۔۔۔ساتھ اس نے مجھے ایڈوانس میں دس ہزار پاؤنڈ بھی دیا تھا۔۔۔کچھ دن تک ہم نے اس لڑکی کو ٹریپ کیا۔۔۔ہمیشہ وہ کسی نا کسی ساتھ ہوتی تھی پر اس دن وہ اکیلے تھی اس لیے ہم نے اسے اغواہ کرنے کی کوشش کی تھی۔" تھامس نامی آدمی کی بات پر خزیمہ نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا تھا۔ساتھ کھینچ کر ایک زوردار تھپڑ اسکے چہرے پر مارا تھا۔دانش سپاٹ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

" آئی یم سوری بوس۔۔۔مجھے پیسوں کی ضرورت تھی۔۔۔اتنے سارے پیسے تھے۔۔انڈیا میں اسکی ویلیو اور بھی بڑھ جاتی ہے۔۔۔میں لالچ میں آگیا تھا۔۔۔پلیز فورگیو می۔۔۔مجھے معاف کر دو۔۔۔جانے دو مجھے۔۔۔" تھامس کی گڑگڑاہٹ کو نظر انداز کر کے دانش نے سرد لہجے میں کہا تھا۔

" جس نے تمہیں یہ کام کرنے کو کہا وہ کون تھا۔۔؟ کیا نام تھا اسکا۔۔۔؟"

" مجھے نہیں معلوم بوس۔۔۔" دانش کی بات پر وہ لڑکھڑا کر بولا تھا۔دانش نے سمجھ کر اپنا ہاتھ دوبارہ بلیڈ کی طرف بڑھایا تھا۔تھامس خوف سے نا میں سر ہلانے لگا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" بوس۔۔۔بوس۔۔بوس۔۔۔مجھے سچ میں اسکا نام نہیں معلوم پر اتنا جانتا ہوں وہ ہر شنیوار (ہفتہ) ایک کلب میں آتا ہے۔۔۔ آپ کو وہ وہاں مل جائے گا۔۔۔ آج ویسے بھی ہفتہ کا دن آپ کو وہ مل جائے گا بوس۔۔۔" تھامس ڈر کر جلدی جلدی بول رہا تھا۔

" کون سے کلب۔۔۔؟" خزیمہ دوبارہ تھپڑ مارتا سرد لہجے میں بولا تھا۔

" مار۔۔۔مار بیلا نائیٹ کلب۔۔۔" تھپڑ کی ضد ایسی تھی کہ اب وہ لڑکھڑا کر دیوار سے ٹکرایا تھا۔ خزیمہ ہنکارا بھرتا ہوا باہر نکل گیا تھا۔

" مائیکل اسے لے کر گاڑی میں چلو ۔۔۔" دانش سپاٹ تاثرات سے اسکے منہ سے بھل بھل کر نکلتے خون کو دیکھا سخت لہجے میں بولا تھا اور مائیکل اسے لیتا ہوا باہر چلا گیا تھا۔

☆☆☆

" یہ سارے تو پیادے تھے۔۔۔ کڈنیپ کرنے والا کوئی اور ہے۔۔۔" خزیمہ غصہ ساتھ پڑا گلدان پھینکتا ہوا بولا تھا۔

" جوش سے نہیں ہوش سے کام لو۔۔۔" دانش نے اسکے خونخوار رویے پر ڈانٹ کر کہا تھا۔" اور وہ جو کوئی بھی ہے آج بچ نہیں سکتا۔۔۔ چلو اب۔۔" دانش سرد لہجے میں کہتا باہر نکل گیا تھا۔ خزیمہ خود کو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نارمل کرنے کی ناکام کوشش کرتا باہر بڑھ گیا تھا۔

جتنے تھپڑ وہ کل سے آج تک تھامس کو مار چکا تھا وہ اس تھپڑ کے درد مدواہ نہیں کر سکتا تھا جو درد اسے آیت کے رخسار پر چھپے نشان پر ہوا تھا۔

ایک گھنٹے کے اندر وہ سب اس کلب میں موجود تھے۔ کلب چمچماتی روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔ مختلف قسم کے لوگ وہاں بیٹھے جھوم رہے تھے۔ لڑکیاں رقص کرتی خود کی نمائش کر رہی تھی۔

خزیمہ اور وہ دو الگ مختلف جگہوں پر کھڑے تھے چہرہ ہوڈی سے دھکا ہوا تھا۔ خزیمہ کی نیلی آنکھیں اس وقت ہر جزبات سے عاری تھے۔

دانش گہری پیلی آنکھیں بے تاثر سی اطراف کا طواف کر رہی تھی۔

کچھ دیر میں کلب کے داخلی دروازے سے ایک شخص اندر داخل ہوا تھا۔ تھامس نے ان دونوں کو اسکی طرف اشارے سے بتایا تھا۔

وہ ایک عمر دراز آدمی تھا۔۔۔ اسے دیکھ کر خزیمہ اور دانش دونوں ہی چونکے تھے۔ لب بے آواز پھڑ پھڑائے تھے۔

" شجاعت علی۔۔۔"

" یہ۔۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دانت بھینچ کر دونوں نے اسے دیکھا تھا۔ بہت سے سچ تھے جو آنکھوں کے سامنے سے گزر گئے تھے بہت سے راز تھے جو رفتار فتا اجاگر ہو رہے تھے۔

کچھ دیر بعد شجاعت علی نشے دھت کلب سے باہر جا رہا تھا جب اچانک پارکنگ ایریا کی ساری لائیٹ بند ہو گئی تھی۔

"کو۔۔۔ کون ہو تم۔۔۔؟" اندھیرے میں کالا سایہ نظر آنے پر شجاعت علی نے لڑکھڑاتی زبان میں پوچھا تھا۔ خزیمہ اور دانش اسکے آگے پیچھے کھڑے پراسرار سے مسکرا دیے تھے۔ جب دانش نے سرد لہجے میں کہا تھا۔

"تمہاری موت۔۔۔" سرسراتی لہجے میں کہتے ہوئے دانش ایک زوردار مکا اسکے منہ پر مارا تھا۔ شجاعت علی لڑکھڑا کر نیچے گرا تھا۔

☆☆☆

گپ اندھیرے کمرے جب اسکی آنکھیں کھلی تھی۔

چاروں طرف صرف سیاہ اندھیرا ہی تھا۔ وہ لیٹا ہوا تھا پر اسکے دونوں ہاتھ پیر بندھے ہوئے تھے۔ اس خود کو ہلانے کی بہت کوشش کی پر ناکام رہا۔ اچانک ایک تیز طرار بلب کی روشنی پر اسکی آنکھیں بیساختہ بند ہو گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

روشنی آنکھوں میں پڑنے کی وجہ سے وہ جھنجھلاہٹ کا شکار ہو رہا تھا۔ ایسی روشنیاں ٹورچر کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔

اس وقت شجاعت علی بھی تیز جلتی روشنی میں پاگل ہو رہا تھا۔

"کون ہے۔۔۔ کون لایا ہے مجھے یہاں۔۔۔ بولو۔۔۔ بولتے کیوں نہیں۔۔۔ بچاؤ۔۔۔ کوئی ہے ۔۔۔ پلیز۔۔" اسکی چیخ پکار کو اطمینان سے سنتے شیشے کی دوسری اور کھڑے خزیمہ اور دانش نے نفرت سے دیکھا تھا۔ بیسمینٹ میں موجود وہ کمرہ تنگ اور چاروں طرف شیشے کی دیوار سے بنا ہوا تھا۔ جو باہر سے اندر کیا ہو رہا ہے سب تو دکھاتا تھا پر اندر سے ہم کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔

کلین صاف بغیر آواز کے ساتھ کانچ کا دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل ہوا۔

چہرہ ہڈی اور ماسک سے چھپا ہوا تھا صرف آنکھیں تھی جو دکھ رہی تھی۔ گہری پیلی سرد جزبات سے عاری آنکھیں جن میں وحشت بھری ہوئی تھی۔

"کیسے ہو شجاعت علی۔۔۔" طنزیہ لہجے اور سرد آنکھوں سے پوچھے گئے سوال پر شجاعت علی چندھیائی نظروں سے آنے والے کو دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پرچکا چوند سورج کی کرنوں کی طرح پڑنے والی روشنی کی وجہ سے اسے صرف سایہ ہی نظر آیا تھا۔ فل بلیک کپڑے اور دکھے ہوئے چہرے کی وجہ سے شجاعت علی کو اس سے خوف سا محسوس ہونے لگا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کو۔۔ کون ہو تم۔۔۔۔ کیا چاہتے ہو۔۔۔ کیوں لائے ہو یہاں۔۔۔" شجاعت علی کے لڑکھڑاتے سوال پر وہ پر اسرار سا مسکرایا تھا۔

"تمہاری خدمت دیکھ بھال ۔۔۔۔ اسکا شرف ہمیں بھی تو بخشو ۔۔۔ گلبرٹ سویڈن(Gilbert Sweden) ارف شجاعت علی چودھری۔۔۔" ایک رات کے اندر دانش نے شجاعت علی کے بارے میں ساری انفارمیشن حاصل کر لی تھی۔

شجاعت علی پچھلے تیرہ سالوں سے گلبرٹ سویڈن کے نام سے لندن میں رہائش پذیر تھا۔ گلبرٹ سویڈن لندن کے الگل کاموں میں ملوث ایک خطرناک آدمی مانا جاتا ہے۔ جس کے خلاف لندن کی پولیس فورس پڑی ہوئی ہے۔ گلبرٹ سویڈن کو آج تک کسی نے اسکے اصل حلیے میں نہیں دیکھا۔۔ وہ ایک اندر گراؤنڈ کرمنل کے بطور کام کرتا ہے۔ شجاعت علی ہی اصل گلبرٹ سویڈن ہے اس بارے خود دانش بھی شدید الجھن میں تھا۔ پر اسکی معلومات کے مطابق شجاعت علی ہی تیرہ سالوں سے اس نام کا استعمال کر رہا ہے۔ شجاعت علی کو انڈیا سے غائب ہوئے بھی تیرہ سال ہو چکے تھے۔

"کون۔۔ کون شجاعت علی کس کی بات کر رہے ہو۔۔۔ اور کون ہو تم۔۔۔ جانتے نہیں ہو مجھ کو رات تو رات تمہیں مروا سکتا ہوں۔" گلبرٹ سویڈن ارف شجاعت علی چونکا ضرور تھا۔ پھر سنبھل کر ڈراتے ہوئے بولا تھا جس پر دانش کا بلند بانگ قہقہہ لگا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" شجاعت علی شیر کے چنگل میں آنے کے بعد اسے دھمکی نہیں دیتے۔۔۔البتہ شیر کو تو کچھ نہیں ہو گا پر تمہارا بہت نقصان ہو سکتا ہے۔۔" مسکراتے طنزیہ ہونٹوں اور سرد آنکھوں سے وہ دیکھ رہا تھا۔شجاعت علی ہاتھ پیر چھوڑانے کی کوشش میں بحال ہو رہا تھا بے بسی ہی بے بسی تھی ہر طرف نہ وہ صحیح سے دیکھ پا رہا تھا نہ صحیح سے بول۔۔۔

" کون ہو تم۔۔"

" بہت پرانا رشتہ ہے شجاعت علی اتنی بھی کیا جلدی ہے جاننے کی۔۔" دانش طنزیہ لہجے میں بولتا ایک اور تیز ترین سورج کی روشنی جیسا بلب جلا چکا تھا۔شجاعت آنکھیں بند کر چکا تھا۔چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا تھا۔مسلسل جلتی روشنی پر اسکے سر میں شدید درد ہونے لگا تھا۔

" جو پوچھوں گا اسکا صحیح صحیح جواب دینا ورنہ شروعات میں ہم صرف روشنی سے ٹورچر کرتے ہیں آگے اس سے بھی خطرناک مرحلوں سے گزرنا پڑ سکتا ہے۔۔۔" دانش نفرت سے بولا تھا۔

" کون ہو تم۔۔۔میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔جانے دو مجھے نہیں ہوں میں شجاعت علی۔۔۔" گلبرٹ سویڈن بنا وہ انگریزی میں بولا تھا۔دانش نے بے تاثر نظروں سے دیکھا تھا۔

" تو تم شجاعت علی نہیں ہو۔۔۔" دانش نے سمجھ آنے والے انداز میں گردن ہلائی تھی شجاعت علی ارف گلبرٹ سویڈن کو صرف کالا سائے کا سر ہلتا دکھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کپٹن۔۔۔" صرف ایک لفظ وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔ سجاعت علی کو یوں لگا جیسے اسکے لیٹے ہوئے جگہ پر کچھ ٹھنڈا ٹھنڈا سا تھا۔ اچانک اسے یوں لگا جیسے کسی نے اس کے اوپر ٹھنڈے پانی پھینک دیا ہوا۔ پورا جگہ ٹھنڈا ٹھار برف جیسا لگا تھا۔ تھوڑی ہی دیر گزری تھی جب بلب کی روشنی اور برف ٹھنڈک آپس میں ملنے کے بعد اسکا وجود مختلف طرح سے جلنے لگا تھا۔ چیخ مارتا وہ خود کے لیے فریاد کر رہا تھا۔ شیشے کمرے کے اندر دانش اور باہر کنٹرول کرتے خزیمہ کے چہرے پر سکون بھرا تاثر ابھرا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا اسکے چیخ و پکار پر انہیں سکون مل رہا تھا وہ بے تاثر اور سفاک بنے اس چیخ و پکار کو سن رہے تھے۔

"بتاؤ شجاعت علی تم گلبرٹ سویڈن کیسے بنے۔۔۔ آیت کو تم کیوں اغواہ کرنا چاہتے تھے۔ تمہارے ساتھ اور کون کون ان کاموں میں ملوث ہے۔۔۔ دس سال پہلے سالار خان۔۔۔ احمد خان اور دانیال خان کا قتل کس نے کیا تھا۔۔۔ تم مر کر زندہ کیسے ہو گئے شجاعت علی۔۔۔" دانش چیخا تھا۔ شجاعت علی سن ہو گیا تھا جسم ساکت ہو چکی تھی۔ وہ حیران تھا دنگ تھا بے یقین تھا۔

"کون ہو تم۔۔۔ خانزادوں سے کیا رشتہ ہے تمہارا۔۔۔" شجاعت علی کے دنگ سوال پر وہ مسکرایا تھا پر یہ شجاعت علی نہیں دیکھ سکا تھا۔

"میں جو ہوں شجاعت علی پر اگر اب تم نے بکواس نہیں کی تو میں تمہاری موت بن جاؤں گا۔۔۔" دانش اسکے قریب جھکتا سرسراتی لہجے میں بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" تم مجھے نہیں مار سکتے اگر تم نے ایسا کیا تو یہاں پولیس تمہیں چھوڑی گی نہیں۔۔۔" شجاعت علی نے ڈرانے کی کوشش کی تھی اسکی بات کو مزاق میں اڑانا چاہا تھا۔

" پولیس تو تمہیں بھی مارنا چاہتی ہے شجاعت علی۔۔۔جتنے الیگل اور غیر قانونی کاموں میں تم ملوث ہو ۔۔۔جتنے روبڑی اور یہاں کا نقصان کیا ہے وہ تمہیں خود مارنا چاہتی ہے۔۔اور تمہیں پتا ہے شجاعت علی یہ لندن ہے انڈیا نہیں یہاں کی پولیس ڈنڈے سے نہیں مارتی بلکہ الیکٹرک شوک دیتی ہے۔۔" دانش نے اسکی خوش فہمی ہوا ہوا کی تھی۔

" اور اگر اب تم نے مجھے سچ نہیں بتایا تو۔۔۔یہاں کی پولیس تو تمہیں مارے گی ہی میں بھی تمہیں بخشوں گا نہیں۔۔۔۔"

بلیڈ سے اسکے ہاتھ پر دھیرے دھیرے پھیرتا وہ سخت سرد لہجے میں بولا تھا۔

شجاعت علی اب خوف سے کانپ رہا تھا۔ڈر اسکے دل ہلکورے لے رہی پھی۔ آنکھیں چندھیائی ہوئی تھی۔ ٹھنڈ زمین اور جلتی آسمان نے اسکا روا روا اذیت میں مبتلا کر دیا تھا۔یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے بے حسی اور ظلمت کی انتہاء پار کر دی تھی۔

شجاعت علی بول رہا تھا سب سچ بول رہا تھا۔بہت سے لوگوں کے چہرے بے ںقاب کر رہا تھا۔موت کا خوف اسے سب اگلوا رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

موت ایک ایسی شہ ہے جو سچ بولنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ جو ہر خوف پر بھاری پڑ جاتا ہے۔ موت اور اس کے ارد گرد پھیلے ہوئے غبار میں سب سے زیادہ ہاتھ پیر مارے ہیں لیکن حاصل ایک بے اننت اداسی اور مایوسی موت سب سے بڑی سچائی اور سب سے بڑی تلخ حقیقت ہے۔

یہ موت بھی زندگی کی عجیب حقیقت ہے جن کے بغیر ہم جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتے، ایک دن ہمیں چھوڑ کر منوں مٹی تلے سو جانا ہے۔ ہمیں یہ دنیا چھوڑ کر چلے جانا ہے۔

☆☆☆

آج اسکالاسٹ پیپر تھا۔ جو خوش بحالی سے اپنے انجام تک پہنچ چکا تھا۔

اگزام ختم سب بے فکر ہو کر سو رہے تھے۔

آیت کے بیڈ پر حمنہ پریہا اندھے منہ لیٹے تھے اسطرح جیسے کوئی جنگ فتح کر کے آیئے ہو۔

آیت انہیں اپنے بیڈ لیٹا دیکھ دانت پیس کر بولی تھی۔

" میرے بیڈ پر سے اٹھو۔۔۔ بیڈ شیٹ خراب کر دی۔۔۔"

" بے حس لڑکی۔۔۔ کچھ تو رحم کرو۔۔ مطلب آج ہمارا لاسٹ پیپر شروع ہو کر ختم ہو گیا۔۔۔ ہاؤ اکسائٹیڈ فائینلی اب ہم گریجویٹ کہلائے گے۔۔۔ اور تمہیں بیڈ شیٹ کی پڑی ہے۔" پریہا نے چہک کر کہتی اٹھ بیٹھی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" کیونکہ اسے صاف مجھے ہی کرنا پڑتا ہے۔۔۔ تمہاری گریجویشن کی ڈگری تو صاف کرنے سے رہی۔۔" آیت مٹھے طنزیہ لہجے میں بولتی بیڈ کے پھیلے چادر کو درست کرتی تکیہ گوڈ میں رکھتی بیٹھ گئی تھی۔

" یہ آج کل تم مرچیاں چبا رہی ہو کیا۔۔! جب دیکھو تب ہر بات پر تمہاری لعن طعن شروع ہو جاتی ہے۔۔" حمنہ نے منہ بسور کر کہا تھا۔

" ویسے کتنا دن ہو گیا ہے تم سے خزیمہ بھائی ملنے نہیں آئے کہیں تم دونوں کے بیچ جھگڑا تو نہیں ہوا ۔۔۔" دونوں نے شرارتی آنکھوں سے اسے گھورا تھا۔ جو جواباً گھوری سے نوازتی اپنے فون پر آنے والے کال کو دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔ جہاں مائن کپٹن کا نام پوری آب و تاب سے جگمگا رہا تھا۔

منہ اڑا ٹیڑھا بناتی وہ فون ڈسکنیکٹ کر چکی تھی۔

" یہ تمہارا منہ اتنا حسین چہرہ کیوں بنا رہا ہے۔۔۔ کس کا فون تھا۔۔۔؟؟" پریہا شرارت سے کہتی اسکا فون اچک چکی تھی۔

پچھلے کچھ دنوں سے یا کہہ لو حادثے والے دن کے بعد سے وہ خزیمہ سے قطع تعلق کیے بیٹھی تھی۔ نا اسکا فون اٹھا رہی تھی نا کسی کال کا جواب دے رہی تھی۔

" پری فون دو واپس۔۔۔ پری۔۔۔ حمنہ " پڑی اور حمنہ پورے کمرے میں اسکا فون ایک دوسرے کو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پاس کرتی مسلسل اسے چڑھا رہی تھی۔

" میرے فون کو کچھ ہوا نا تو تم دونوں کی خیر نہیں۔۔۔" آیت دھمکی دیتی اپنا فون لینے کی کوشش کر رہی تھی۔

" اوہو۔۔۔مائن کیپٹن ۔۔۔کون ہے۔۔۔کون بتاؤ۔۔۔" حمنہ فون آتے کال کو دیکھتی شرارتی لہجے میں بولی تھی۔ آیت دانت کچکچا کر صرف ان دونوں شیطانوں کو صرف گھور سکی تھی۔

" اوہو۔۔۔حمنہ بے بی۔۔۔ایک ہی انسان ہے جو انکے مائن کے خطاب سے سرفراز ہے۔۔۔مسٹر خزیمہ ملک۔۔۔کیوں۔۔کیوں میں ٹھیک کہا نا گلابو جی۔۔" پریہا اور حمنہ کی شرارت پر وہ صرف ہاتھ مل کر رہ گئی تھی۔

" پری بد تمیز۔۔۔کال اٹھایا تو بہت ماروں گی۔۔" آیت نے اسکے رسیو کرتے دیکھ جھنجھلا کر بولی تھی۔ پر وہ اسکی بات سرے سے نظر انداز کرتی کال ریسیو کرتی اسپیکر پر ڈال چکی تھی۔

" ہیلو۔۔آیت۔۔۔" خزیمہ کی بے چین آواز پر آیت کا دل دھڑکا تھا۔

" کون آیت۔۔۔اور آپ کون۔۔۔" پریہا ایک آنکھ دباتی لوفرانہ انداز میں بولی تھی۔

" آئی ایم سوری۔۔آپ کون اور آیت کا فون آپ کے پاس کیا کر رہا ہے۔۔۔" آیت منہ پھلا کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔ خزیمہ نے فون کان سے ہٹا کر نمبر چیک کیا تھا جہاں مائے پرنسیس روز لکھا ہوا تھا۔ نمبر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کی تصدیق کرتا وہ پر اعتماد لہجے میں بولا تھا۔

" جی نہیں یہ کسی آیت کا فون نہیں ہے۔۔۔ ویسے آپ کی آواز بہت نشیلی ہے۔۔" آیت منہ کھولے اس فتنہ کو گھور رہی تھی۔ حمنہ ہنسی ضبط کرتی کھڑی تھی۔ خزیمہ فون سائیڈ پر کرتا تاسف سے دیکھ کر رہ گیا تھا۔

" پریہا گڑیا۔۔۔ آیت کو فون دو۔۔ مجھے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔" حمنہ کا قہقہہ اب عروج پر تھا اور پریہا وہ صدمے سے بولی تھی۔

" کیا بھائی اتنے جلدی پہچان لیا۔۔ ابھی تو میں آپ کو بیوقوف بنا کر آپ کی گلابو صاحبہ کو جلانا چاہتی تھی۔"

" اچھا۔۔۔ ٹھیک ہے اس مشن کو پینڈنگ پر کر دو۔۔ ابھی میری بات آیت سے کروادو پلیز۔۔۔" خزیمہ ہنس کر کہتا آخر میں منت بھرے لہجے میں بولا تھا۔ آیت اسکی باتوں پر ایسے گھوری تھی جیسے وہ یہاں موجود ہو۔

" مجھے بات نہیں کرنی۔۔۔" آیت نے روٹھی ہوئی خفا لہجے میں بولی تھی۔" اور تم دونوں دفع ہو جاؤ میرے کمرے سے۔۔۔"

" سن لیا بھائی آپ کی گلابو صاحبہ اس طرح روکھے پھیکے انداز میں بات کرنے سے رہی۔۔۔ کچھ بڑا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

۔۔۔کچھ بہت خاص۔۔۔رومینٹک سا۔۔۔" پریہا بولتی فون صوفے پر رکھ کر سرپٹ بھاگی تھی کیونکہ آیت بہت خطرناک تیوروں کے ساتھ اسکی طرف بڑھی تھی۔

" یار یہ غصہ چھوڑ اور بات کرلو۔۔۔" حمنہ مسکرا کر بولتی باہر چلی گئی تھی۔ آیت وہی صوفے پر پیر اوپر کیے چوکری مار کر بیٹھ گئی تھی۔ خزیمہ ان سب کی بات سنتا خاموش کھڑا تھا۔ جب کچھ دیر تک آواز نہیں آئی تب اس نے بولنا چاہا تھا۔

" آیت۔۔ میری گلابو۔" خزیمہ نے جیسے اسکا نام لیا تھا آیت دانت کچکچا کر منہ پھیر گئی تھی۔ وہ خفا تھی جس طرح اس نے ڈانٹا تھا جس طرح دھمکی دی تھی۔ وہ ناراض تھی بات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ پر چاہتی بھی تھی کہ خزیمہ اسے منائے بات کرے۔۔

" کیا ہے۔۔۔؟" پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی تھی۔ خزیمہ زیرے لب مسکراہٹ دبا گیا تھا۔ وہ ایسی ہی تھی ناراض ہونے کے بعد اسے منانا سخت ترین مرحلہ ہوتا تھا۔

" کیسی ہو مائے ڈیئر پرنسیس روز۔۔۔" محبت سے چور شیریں لہجے میں پوچھا گیا تھا۔

" کیا چاہیے آپ کو۔۔۔" آیت سخت لہجے میں ناگواری سے بولی تھی اس کی بات سرے سے نظر انداز کر گئی تھی۔ خزیمہ لمبی سانس بھر تاثرات سے گویا ہوا تھا۔

" صرف میری پرنسیس میری گلابو میری جان میری محبت میری آیت۔۔۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" مسٹر خزیمہ تمیز سے بات کریں۔۔۔" آیت نے چبا چبا کر خفا لہجے میں بولی تھی۔

" نہایت تمیز اور ادب سے کہہ رہا ہوں مجھے صرف اپنی آیت اپنی محبت اپنی گلابو اپنی پرنسیس چاہیے۔۔۔" خزیمہ ہنسی ضبط کرتا نہایت معصومیت سے بول رہا تھا۔ اگر اس وقت وہ آیت کے سامنے ہوتا تو ضرور آیت اسے کسی چیز سے دے مارتی۔

" مطلب کی بات کرو خزیمہ ملک میرا وقت برباد مت کرو۔۔۔" آیت چڑ کر ناگوار لہجے میں بولی تھی۔

" میرے تو سارے مطلب تم سے شروع ہو کر تم پر ختم ہوتے ہیں۔۔۔ میری جان۔۔" آج خزیمہ واقع لوفرانہ انداز اپنایا ہوا تھا آیت کو تو یہی لگا تھا۔

" یہ ساری فضول باتیں کرنے کے لیے فون کیا ہے۔" آیت فون کو گھورتی چڑچڑے لہجے میں بولی تھی۔

" نہیں خیر یہ ساری خوبصورت باتیں تو عمر بھر کرتا رہوں گا مگر ابھی جس بات کے لیے فون کیا ہے وہی کر لیتا ہوں۔" خزیمہ اسکے مسلسل ناراض لہجے پر سرد آہ بھر کے بولا تھا۔

"کب تک ناراض رہنے کا ارادہ ہے وائفی۔۔" خزیمہ نے فرسٹ ٹائم اسے لفظ وائف سے بلایا تھا۔

" آپ سے مطلب۔۔۔ اور میں آپ کی وائف نہیں ہوں اس لیے فضول القابات بولنے سے پرہیز

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کریں۔۔۔" آیت لب بھینچ کر ہنوز ناراضگی سے بولی تھی۔ناچاہتے ہوئے بھی خزیمہ ہنس دیا تھا جس پر آیت کی ناراضگی اور بڑھ گئی تھی۔

" بلکل تم وائف نہیں میری بیگم ہو۔۔۔" خزیمہ ہنسی کے درمیان معصومیت سے بولا تھا۔

" خزیم۔۔۔" آیت دبی دبی آواز میں چیخی تھی۔

" فرمایئے دلِ عزیز جانِ خزیم ۔۔۔" خزیمہ مذید رومانوی ہوا تھا۔

" بھاڑ میں جاؤ۔۔۔" لعنت بھیجتی وہ فون کال کھٹاک سے رکھ چکی تھی۔خزیم روکتا روکتا رہ گیا تھا۔

" واقع اسطرح تو یہ کبھی نہیں مانے گی ۔۔ہوں۔۔۔کچھ بڑا۔۔کچھ خاص۔۔۔رومینٹک سا کرنا ہو گا۔۔۔" نہایت سنجیدگی وہ پریہا کی بات یاد کرتا دوہرا رہا تھا۔معصومیت کمال کی تھی۔

☆☆☆

" لیکن جانا کہاں ہے۔۔؟" آیت یہ سوال ان سب سے دس بار پوچھ چکی تھی۔جو صرف تیار ہوتے اور اسے کرتے خاموش تھے اور بول کر بھی بات گھوما دے رہے تھے۔

" بتایا تو ہے آؤٹنگ کے لیے جا رہے ہیں۔۔۔" حمنہ بیزار لہجے میں بولی تھی۔

" پر کیوں۔۔۔؟" آیت کی سوال ان دونوں نے زبردست گھوری سے نوازہ تھا۔

" کیونکہ حمنہ کی شادی فکس ہو گئی ہے۔اور تمہاری بھی تو اداسی دور کرنی ہے۔۔۔اور مجھے بھی اسد کی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بے رخی پر ملنے والی اداسی کو دور کرنا ہے۔اس لیے ہم پارٹی کریں گے۔۔" پریہانے دونوں کو شرارتی مسکراہٹ سے دیکھ کر خود پر تاصف کرتے ہوئے کہا تھا۔

وہ سب اب کار میں بیٹھ رہی تھی۔حمنہ اسکی بات پر ایک تھپڑ ضرور ماری تھی۔وہ بھی ناراض تھی ولید سے۔۔۔پریہا اداس تھی اسد سے اور آیت خفا تھی خزیمہ سے وہ بھی شدید ترین والا۔۔۔

" سارے مرد ایک جیسے ہوتے ہیں۔۔۔ تھوڑا سا ہاتھ کیا پکڑاؤ وہ سیدھا گردن میں لٹکنے لگتے ہیں۔۔" حمنہ نے جلے کٹے لہجے میں کہا تھا۔

" سارے ایک جیسے نہیں ہوتے خزیم الگ ہے سب سے۔۔" آیت بہت دھیمی آواز میں خزیمہ کی طرف سے دفع کیا تھا۔

" اور مانا کی اسد بہت سرد ہوا ہے مجھ سے ہر وقت لڑتا جھگڑتا ہے ابھی مجھے بھاؤ بلکل نہیں دے رہا ہے پر وہ بھی بہت اچھا ہے۔۔۔ورنہ کہا کوئی اپنی بنائی ہوئی پریزینٹیشن کسی اور کے نام سے سبمٹ کرتا ہے۔۔" پریہانے با آواز بلند بانگ لہجے میں دفع کیا تھا۔

حمنہ دونوں گھنی میسنیوں کو صرف گھور سکی تھی۔

کچھ دیر بحث کرتے ہوئے وہ لوگ پکاڈیلی سرکس اور ٹریفلگر اسکوائر پہنچ گئے تھے۔لندن کے مشہور ترین سیاحتی مقامات میں سے دو، پیکاڈیلی سرکس اور ٹریفلگر اسکوائر دور نہیں اور یہ لندن کے روایتی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھیٹر اور تفریحی ضلع سوہو کے گیٹ وے پر نشان لگاتے ہیں۔ ٹریفالگر اسکوائر 1805 میں ٹریفالگر میں فرانسیسی اور ہسپانوی کیخلاف لارڈ ہورٹیو نیلسن کی فتح کی یاد دلانے کے لئے تعمیر کیا گیا تھا۔ نیلسن کالم 183، فٹ گرینائٹ یادگار، مربع کے چشموں اور پیتل کی امدادی نگاہوں کی نگرانی کرتا ہے

، جو فرانسیسی توپوں سے کاٹے گئے تھے۔ ایڈمرلٹی آرچ، سینٹ مارٹن ان فیلڈز، اور نیشنل گیلری چوک کے آس پاس۔

پکاکدلی سرکس نے کئی مصروف سڑکوں - پیکاڈلی، ریجنٹ، ہیمارکٹ اور شفٹس بیری ایونیو کے فاسد چوراہے کی نشاندہی کی ہے اور ٹریفک کی اس قدرے کم شکل کو نظر انداز کرتے ہوئے، لندن کا سب سے معروف مجسمہ کھڑا ہے، پنکھ والا ایروز ایک پاؤں پر نازک طور پر متوازن ہے، رکوع والا ہے۔ "یہ پکاڈیلی سرکس کی طرح ہے" ایک عام تاثرات ہے جو ایک مصروف اور مبہم منظر کو بیان کرتا ہے۔

وہ لوگ پکاڈیلی سرکس اور ٹریفلگر اسکوائر کے قریب ہی تعمیر کیے گولڈن جوبلی فٹبریجز کے پاس آئی ہوئی تھی یہ برج تھامس کوساؤتھ بینک سینٹر میں وکٹوریہ کے پشتے میں شامل کرنے کے لئے، پیروں کے جوڑے کا نام ملکہ الزبتھ دوم کی بطور ملکہ کی 50 ویں برسی کے اعزاز میں رکھا گیا تھا۔ لندن کے کچھ بہترین نظارے انہی پلوں سے ہیں، جو 1845 ہنگر فورڈ ریلوے پل کے دونوں کناروں سے ملتے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہیں، جو عظیم برطانوی انجینئر اسمبرڈ کنگڈم برونیل نے تعمیر کیا تھا۔

برونیل کے پل کے اصل اینٹوں کے ڈھیر والے بٹنوں کو ان پائلن کی مدد کے لئے استعمال کیا گیا تھا جہاں پر فٹ برج لنگر انداز ہیں۔ آرکیٹیکٹس لیفچوٹز ڈیوڈسن کے ڈیزائن کردہ پلوں نے 2003 کے عمارت کا سال کا ایوارڈ جیتا تھا۔

برج پر چلتے وہ لوگ مستی کر رہی تھی جب آیت کی شکل خفگی سے سرخ ہو گئی تھی۔۔۔ خزیمہ بلیک ہڈی جیکٹ کے جیب میں ایک ہاتھ ڈالے بڑے شان سے اسکی طرف چلا آرہا تھا۔ آیت خفا نظروں سے اس کو دیکھنے کے بعد بے یقینی سے پریہا اور حمنہ کو دیکھنے لگی تھی جو دونوں برج کے حفاظتی جالیوں کو چھوتی نا جانے کون سا سرچ کر رہی تھی۔

" اسلام و علیکم بھائی۔۔ " دونوں سلام کرتی اشارے سے لاتعلق کھڑی آیت کی طرف بولی تھی۔

" وعلیکم السلام۔۔۔ کیسے ہو آپ لوگ۔۔۔" خزیمہ آیت کو گہری نظروں سے دیکھا بول رہا تھا۔

" ڈونٹ بی فورمل خزیمہ بھائی۔۔ آرام سے اپنی گلابو کے ساتھ باتیں کریں ہم دونوں ذرا مٹر گشتی کر کے آئی۔۔۔" پریہا شرارت سے کہتی آیت کے کھلتے منہ کی پرواہ کیے بغیر حمنہ کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے واک آؤٹ کر گئی تھی۔

" بدتمیز بے وفا دغاباز کہیں کی۔۔۔ " آیت بڑبڑا کر رہ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" کیسی ہو ڈیئر پرنسیس روز۔۔۔" خزیمہ محبت سے پوچھتا اسکا ہاتھ پکڑنے لگا تھا جب آیت غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکتی ناگواری سے بولی تھی۔

" زیادہ فری مت ہو۔۔۔" خزیمہ ششدر سا رہ گیا تھا جب وہ غصے سے کہتی تیز تیز قدموں سمیت آگے بڑھنے لگی تھی۔

" ارے یار بات تو کر لو۔۔۔ آیت۔۔۔ روکو۔۔۔ بات سنو یار۔۔۔" خزیمہ تیز آواز میں بولتا اسکے پیچھے گیا تھا۔ اسکی منت پر آیت مسکراہٹ دبا گئی تھی۔

" کیا ہے۔۔؟" روکھے انداز میں رک گئی تھی۔

" ایسے بی ہیو کیوں کر رہی ہو۔۔۔" خزیمہ سنجیدگی سے پوچھا تھا۔

" کیسے بی ہیو کر رہی ہوں۔۔۔" آیت اسکی طرف مڑتی دوبدو بولی تھی۔

" ایسے۔۔۔" خزیمہ نے گھور کر اسکی طرف اشارہ کیا تھا۔

" وہی پوچھ رہی ہوں کیسے۔۔۔" آیت مسکراہٹ روکتی آنکھیں پٹ پٹا کے پوچھی تھی۔

" تم مجھے ہرٹ کر رہی ہو۔" خزیمہ نے مصنوعی دکھی چہرے کے ساتھ کہا تھا۔۔۔ حلانکہ آیت کے سرخ ضبط کرتے شیریر چہرے کو دیکھ وہ دل ہی دل مطمئن ہو گیا تھا کہ وہ صرف ناراضگی کا ڈرامہ کر رہی ہے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" تم نے بھی مجھے ہرٹ کیا تھا۔۔۔" آیت نے فوراً جواب دیا تھا۔

" میں نے کب ہرٹ کیا۔۔؟۔" خزیمہ نے حیرت سے پوچھا تھا۔

" "یقین کرو آیت خزیمہ ملک۔۔۔اگر تم نے کوئی بھی بیوقوفی کرنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔بہت بری طرح پیش آؤں گا میں۔۔۔" ۔۔مجھے بھی بتاؤ" یہ بری طرح پیش آؤں گا" کون سے طریقے سے بری طرح پیش آؤ گے۔۔۔بتاؤ مجھے جاننا ہے۔۔ تمہیں ذرا اندازہ ہے میں کتنا ہرٹ ہوئی تھی تمہارے اس لہجے سے۔۔ " اسی الفاظ کڑے تیوروں سے دوہراتے ہوئے وہ روہانسی ہوتی ضبط چہرے سے بولی تھی۔

آگے وہ اور کچھ بولتی اس سے پہلے ہی خزیمہ اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا۔اپنی نقل اتارنے پر اسے بہت ہنسی آئی تھی پر موقع کی نزاکت پر ضبط کر گیا تھا۔

" یار آئی ایم سو سوری۔۔۔ریئلی سوری۔۔۔میں بس غصے میں تھا تمہاری حالت دیکھ مجھے خود پر بھی بہت غصہ تھا۔اپر سے تمہاری بیوقوفوں بھری باتیں۔۔میرا دماغ گھما چکی تھی۔۔سوری یار معاف کر دو آئندہ کبھی غصہ نہیں کروں گا۔۔۔" خزیمہ اسے باہوں میں لیے شرمندہ لہجے میں بول رہا تھا پر اسکے بیوقوفوں والی بات پر آیت خفا ہو کر الگ ہو رہی تھی پر خزیمہ کے مظبوط گرفت سے نکل نہیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پائی تھی۔

" آئندہ۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔ہوں۔۔ " آیت یقین کی تصدیق کراتی بولی تھی۔

" پکا یار کبھی نہیں۔۔۔۔" خزیمہ ہنس کر بولا تھا۔" ویسے ایک بات بتاؤ اگر میں ہرٹ کروں گا تو تم بھی مجھے ریٹرن میں ہرٹ ہی کرو گی۔۔" خزیمہ نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔

" بلکل تم ہرٹ کرو گے تو میں بھی ہرٹ کروں گی۔۔ " آیت فوراً دوبدو جواب دی تھی۔

" اسکا مطلب اگر میں پیار کروں گا تو تم بھی پیار کرو گی۔۔۔" خزیمہ نے سنجیدگی سے سمجھ آنے والے انداز میں بات پکڑی تھی آیت سٹپٹا کر الگ ہونے لگی تھی پر وہ گرفت اور مظبوط کر چکا تھا۔

" یعنی اگر میں تمہیں کس کروں گا تو تم بھی ریٹرن میں کس کرو گی۔۔۔" آیت کا گھبرا تا سٹپٹا چہرہ دیکھ خزیمہ نے بڑی مشکل سے مسکراہٹ روکی تھی۔

" میں۔۔ میں ایسا کچھ نہیں کر رہی دور ہٹو بے شرم انسان۔۔۔ سب دیکھ رہے ہیں۔۔" خزیمہ طاقت لگا کر گرفت سے نکلتی گھور کر بولی تھی۔ خزیمہ نے اسکے مان جانے پر جان بوجھ کر چھوڑ دیا تھا پر آیت کو ایسا لگا جیسے اس نے بڑی محنت سے خود کو چھڑا ہو۔ خزیمہ نے ایسے برتاؤ کیا جیسے اسکے اسطرح نکلنے پر اسے خود پر افسوس ہو رہا ہو اتنے کمزور تو نہیں تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔" آیت نے اسکے ساتھ مسلسل چلنے پر سوال کیا تھا۔ چہرے پر اتنی دیر سے پیدل مسافت کرنے کی وجہ سے آلکس مندی کے آثار صاف نظر آ رہے تھے۔

" آلسی لڑکی۔۔۔" خزیمہ نے مسکراہٹ دبا کر اسے گوڈ میں اٹھا چکا تھا۔ جو اس اچانک افتاد پر گڑبڑا کر رہ تھی۔

" یہ کیا کر رہے ہو۔۔ نیچے اتارو سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔" آیت چاروں طرف نگاہیں گھماتی لاج سے سرخ ہوتے چہرے اور لڑکھڑاتی زبان میں بولی تھی۔ خزیمہ مسکراہٹ دباتا اسکا چہرہ نظروں کی فوکس میں کرے ہوا تھا۔

" کوئی نہیں دیکھ رہا۔۔۔ دیکھ بھی رہا ہو گا تو آئی ڈونٹ کیر۔۔" اسکی بے نیازی پر آیت نے گھور کر دیکھا تھا۔

" نیچے اتارو میں چل سکتی ہوں۔۔۔" آیت نے روٹھی لہجے میں کہا تھا۔

" میں تو نہیں اتار رہا۔۔۔" مسکراہٹ دباتا وہ برز سے نیچے آ گیا تھا جہاں کچھ دوری پر اسکی کار کھڑی تھی۔

" بدتمیز انسان۔۔۔" آیت کی بڑبڑاہٹ اسنے صاف سنی تھی آنکھیں ٹیڑھی کر کے دیکھا تھا آیت

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کندھا اچکا کر نیچے اتارنے کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ نزدیکی موجود پارک میں تھے۔

" چلو ٹیبل ٹینس کھیلتے ہیں۔۔۔" آیت نے پوچھا کم تھا بتایا ذیادہ وہ بول کر پارک کے اس سائیڈ چلی گئی تھی جہاں اسپورٹ کے مختلف گیمز موجود تھے۔

" خزیمہ بھائی آپ ہار جائے گے۔۔۔" حمنہ نے افسوس سے بتایا تھا۔

" وہ کیوں۔۔۔؟" خزیمہ کو تعجب ہوا تھا۔

" کیونکہ آیت ارف آپ کی گلابو صاحبہ اس میں ایکسپرٹ ہے۔۔۔" پریہا نے شوخیاں لہجے میں کہا تھا۔

" وہ تو مجھے معلوم ہے پر میں بھی کچھ کم نہیں ہوں۔۔" خزیمہ نے خود کو ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھا۔۔۔

کچھ دیر میں ٹیبل ٹینس کے ایک طرف خزیمہ کھڑا ہاتھ میں رکیٹ لیے۔اور دوسری طرف شرارتی آنکھوں کے ساتھ آیت کھڑی تھی۔

انکے کچھ دوری پر پریہا اور حمنہ ہاتھ میں کافی کا کپ لیے مزے سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

" کیوں نا ولید کو بلاؤں۔۔۔" پریہا نے چہک کر اچانک کہا تھا ولید آئے گا تو ساتھ اسد بھی ہو گا۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" سیدھے بول اسد کو بلانے کا دل کر رہا ہے۔۔۔" حمنہ نے اسکے دل کا بھید طنزیہ نظروں سے کھولا تھا وہ زبان دانتوں تلے دبا گئی تھی۔

"کیا تم ریڈی ہو۔۔۔" آیت پوزیشن سنبھالتی شرارتی سنجیدہ لہجے میں بولی تھی۔

" بلکل۔۔۔"

" تو لو۔۔۔" خزیمہ کے بولتے ہی آیت نے بال کو اسکی طرف پروفیشنل اسٹائل سے پھینکا تھا۔ حملہ غیر متوقع تھا خزیمہ نے سوچا نہیں تھا اسکے بولنے پر فوراً ہی حملہ ہو گا اس لیے وہ بال اس سے چوک چکا تھا۔ آیت نے ہنس کر اسے چڑھایا تھا۔ خزیمہ نے سنجیدگی سے دو انگلیوں کی وکٹری بنا کر آنکھوں آنکھوں میں اشارہ کیا تھا۔۔۔ اس نے بھی حملہ کیا تھا آیت نے فوراً ہی جواب دیا تھا۔

دونوں بھرپور طریقہ سے بہترین کھیل رہے تھے۔ آیت کے ہاتھ مہارت کے ساتھ حرکت کر رہے تھے۔

" واؤ یہ تو دونوں ہی اکسپرٹ ہیں۔۔۔" پریہا نے ستائشی نظروں سے دیکھا تھا پھر افسوس سے بولی ۔۔۔" میرا آج تک ایک گول نہیں بن پایا۔۔۔"

" افسوس کی بات ہے حالانکہ دو بہترین کھلاڑی تمہارے دوست ہیں۔۔۔" حمنہ نے خود کا کالر فخریہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اٹھائے بولی تھی۔ پر یہامنہ بسور کر آیت اور خزیمہ کو دیکھنے لگی تھی۔ جو کھیلنے میں مگن تھے۔

☆☆☆

شجاعت علی کو دانش نے پروفیشنلی لندن پولیس کے حوالے کیا تھا۔ اب کچھ ہونا تھا پر شجاعت علی کا یہاں خاتمہ تھا وہ دونوں اس سے ملنے لندن Prison میں آئے تھے۔

"تم سب کے ظلم و ستم کا اختتام شروع ہو چکا ہے۔" وہ نفرت سے بولیں تھے۔" پھر ملاقات ہو گی شجاعت علی ارف گلبرٹ سویڈن (Gilbert Sweden) ایک نئی سزا کے ساتھ انڈیا میں۔" کہتے ہوئے وہ دونوں اسکی طرف ایک نفرت بھری نظر ڈالتے وہاں سے چلے گئے تھے۔

☆☆☆

حال

"اس پتھر کے بارے میں تم کچھ بتا سکتی ہو؟" آیت نے مریم کے سامنے کالے گہرے رنگ کا پتھر، کیا تھا جو دور سے ہی دیکھنے میں مختلف اور متضاد قسم کا تھا۔ دنگ نظروں سے مریم اسکی خوبصورتی دیکھ رہی تھی کوئی معمولی پتھر وہ بلکل نہیں تھا۔ مریم کی آنکھوں میں تجسس کے تاثرات ابھرے تھے اسی کے ساتھ آیت کے آنکھوں میں نئی چمک ابھری تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کچھ عرصے کے لیے ہم پاڑ پنر بن کر کام کر سکتے ہیں!" آیت نے اوفر کی تھی جسے وہ فوراً دل سے قبول کرتی بولی تھی۔

"یہ بہت دلچسپ رہے گا۔"

وہ دونوں مسکرا رہی تھی مریم کے تجسس کو دیکھ کر آیت کو امید تھی وہ جو چاہتی جلد اسے مل جائے گا۔

اور یہاں سے کچھ میل دور جائے تو ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں بہت سارے لوگ بیٹھے تھے جو شجاعت علی کی گرفتاری پر غم وغصے میں پاگل ہو گئے تھے پر ان میں ایک ایسا تھا جس کی آنکھوں میں مخصوص قسم کی چمک تھی۔

اور اگر چمک کی بات کی جائے تو ان سب سے دور کرائم برانچ کے آفس کے اندر کھڑے پانچ شخص کی ہاتھوں میں ایسا ثبوت لگا تھا کہ وہ لوگ اپنی بس کامیابی پر جیت کی چمک آنکھوں میں لیے نئے مقصد کی طرف قدم بڑھا چکے تھے۔

☆☆☆

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حصہ سوم

رات کی کالی سیاہی اپنے پر پھیلائے رخصت ہونے کو تھی۔ یک دم ہی معمول کے مطابق فضاء میں گونجتی آذان کی مرغوب والطبع آواز پر سکون ماحول میں اپنا سحر پھونکنے لگی تھی۔

اپنے کمرے میں مصلّے پہ بیٹھی آیت آذان سن کر ہاتھ میں تسبیح کے دانے گردانی روک کر آذان سُنتے ہوئے مؤذن کے ساتھ ساتھ اس کے کلمات دوہرا رہی تھیں۔

معطر کن آواز نے فضاء میں سکوت طاری کر دیا تھا۔

خوبصورت آواز میں فلاح کی طرف بلانے والی آواز اب " لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ " پہ آکر رُک گئی تھی۔

آیت نے آنکھیں کھول کر درود پاک پڑھا پھر آذان کے بعد کی دعا پڑھ کے اللہ کے حضور ہاتھ اٹھائے دعا مانگنے لگیں۔

چند لمحے دونوں ہاتھ فضاء میں بلند کر کے اس نے اذان اور اقامت کے درمیان دعا مانگی تھی اور پھر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لمحوں بعد دونوں ہاتھ چہرے پہ پھیر کر دوبارہ ہاتھ میں تسبیح لیے وہ اٹھ کر اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی تھی۔

وہ یونہی تسبیح پڑھتے ہوئی لیونگ روم میں آگئی تھی لیونگ روم سے ذرا دوری پر دادا حضور کا کمرا تھا جو روشن تھا اس کا مطلب وہ جاگ رہے تھے اس نے اپنا رخ بھی انہی کے کمرے کے طرف کر لیا تھا۔

دادا حضور مصلّے پر بیٹھے رخ کعبہ شریف کی طرف کیے دعا مانگ رہے تھے۔

وہ انہیں دیکھتی وہی انکے ذرا فاصلے پر فرش پر بیٹھ گئی تھی۔

دادا حضور نے اٹھے ہاتھ کو چہرے پر پھیر کر دعا مکمل کی تھی۔انہوں نے اسکی طرف جھک کر کچھ پڑھ کر پھونکا تھا وہ ہلکا سا مسکرا دی تھی۔

"اسلام و علیکم!" مصلّہ رکھنے کے بعد وہ بولی تھی۔

"وعلیکم اسلام! آؤ یہاں بیٹھ جاؤ۔" اسے یونہی فرش پر بیٹھا دیکھ انہوں نے سوفے پر بیٹھنے کو کہا تھا۔

"نماز پڑھ لی آپ نے۔" اسکا ڈوپٹے سے لپٹا چہرہ دیکھ وہ ٹھہرے لہجے میں بولے تھے۔

"جی پڑھ لیا۔"

"آفرین بھی ہمیشہ اسی طرح جلدی اٹھ کر نماز پڑھا کرتی تھی اور پھر ہمارے ساتھ بیٹھ کر ہمیں اسلامی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کتابیں پڑھ کر سنایا کرتی تھی۔" وہ مسکرا کر بولے تھے۔

" آپ کو میں پڑھ کر سناؤں!" وہ اٹھ کر سیلف میں رکھی کتابوں میں سے سچی حکایت کی کتاب اٹھا کر انکے ساتھ بیٹھی انہیں پڑھ کر سنانے لگی تھی۔

وہ لندن میں چاہے رہی تھی پر اس نے اردو اور عربی کی الگ کلاس ضرور لی تھی جس کی وجہ سے اسکی اردو اور عربی دونوں بہت اچھی تھی۔

"آپ! چائے پیئے گے دادو میں آپ کے لیے بنا کر لاتی ہوں۔" بہت وقت تک پڑھ کر سنانے کے بعد آیت کتاب واپس سیلف میں رکھتی ہوئی بولی تھی۔

"تم جاگ گئی؟ اتنے جلدی!" آیت کچن میں پہلے سے موجود سویرا کو دیکھتی سوال کم اور حیرت سے زیادہ بولی تھی۔

سویرا کو شرمندگی ہوئی تھی کیونکہ شادی کے بعد سے ہی وہ آج پہلی مرتبہ جلدی اٹھ سکی تھی اس لیے آیت کے حیرت پر وہ خجل ہو کر رہ گئی تھی۔

"نہیں ایسی بھی کوئی حیرت کی بات نہیں ہے میں شادی سے پہلے بھی اتنے ہی جلدی اٹھ جایا کرتی تھی۔" سویرا کے کہنے پر آیت مسکرا دی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سچ میں! تو اب کیا ہوا ہے؟" آیت ہنسی چھپاتی بولی تھی۔ سویرا اسٹپٹا کر چولہے پر چائے کا پانی رکھنے لگی تھی ساتھ بولی بھی تھی۔

"وہ بس آنکھیں نہیں کھلتی تھی۔"

"اور آنکھیں کیوں نہیں کھلتی تھی؟" آیت اسے تنگ کرتی کچن سیلف سے ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی تھی اور سویرا کے جھجھکتے چہرے کو دیکھتی وہ بہت مشکل سے اپنے ہنسی کو کنٹرول کیے ہوئے تھی۔

"وہ رات میں نیند جلدی نہیں آتی۔ شاید! جگہ بدلی ہے اس وجہ سے۔" سویرا اپنے آپ کو پوری طرح سے چائے بنانے میں مصروف رکھتی بولی تھی۔

"اچھا!" آیت نے اچھا کو بہت لمبا کھینچ کر کہا تھا سویرا نے دھیان نہیں دیا تھا۔

"ویسے میں دادو کے لیے چائے بنانے آئی تھی۔" سویرا نے دیکھ کر اشارہ کیا تھا جس کا مطلب تھا وہ تو میں نے بنا دیا۔" چلو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ویسے آپس کی بات ہے مجھے ٹھیک طرح سے چائے بنانے آتی بھی نہیں ہے میں سوچ ہی رہی تھی کہ دادو کو میرے ہاتھ کا بنا جو شاندہ پسند آئے گا بھی یا نہیں۔" آیت ہنس کر بولی تھی سویرا مسکرا دی تھی۔

"چلو تم بھی میرے اور دادو کے ساتھ چائے پی لو۔" چائے کو کپ میں رکھ کر سویرا نے اسے دیا تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جب آیت بول پڑی تھی۔

"میں پہلے ان کو جگادوں۔ کل رات کو کہہ رہے تھے صبح جلدی اٹھادوں کام سے کہیں باہر جانا ہے۔"

سویرا کے کہنے پر آیت ہاں میں سر ہلاتی چائے لیے دادا حضور کے پاس چلی گئی تھی۔

☆☆☆

"کیسی ہو جان من! میں نے بہت مس کیا تمہیں۔" دانین کو بغلگیر لگاتی اور گال پر کس کرتی شانزے کے والہانہ انداز پر دانین نے گھور کر دیکھا تھا۔

"تمہاری انہی حرکتوں کی وجہ سے ذکاء نے ہمیں اتنا واہیات لقب دیا ہے۔" دانین نے ملامت سے کہا تھا۔ شانزے نظر انداز کرتی اسکے ساتھ بیڈ پر دھڑام سے بیٹھ گئی تھی۔

" یہ تو تمہارا اور میرا پیار ہے جانِ من جو تمہیں چھوڑ کر سب کو دکھائی دیتا ہے۔" شانزے لوفرانا انداز میں بولی تھی۔

"باز آجاؤ شانزے۔" دانین اسکے بازو پر ہاتھ جڑتی ہوئی مسکرادی تھی۔

"جیسا آپ کہے ملکہ عالیہ۔۔"

" تم نہیں سدھر سکتی۔" دانین نے تاسف سے کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یونیورسٹی میں پڑھائی کیسی چل رہی ہے اتنے دن چھٹی کرنے کی وجہ سے جانے کتنا کچھ مس کر دیا میں نے!" شانزے نے آنکھیں بے پرواہی سے گھمائی تھی۔

"ایک تو تمہارے سر پر نا جانے کون سا جن بیٹھا رہتا ہے جسے ہر وقت صرف پڑھائی کی فکر رہتی ہے۔ ارے میں کہتی ہوں کبھی یہ سب چھوڑ کر بے پرواہی کی زندگی بھی جی لیا کرو۔"

دانین نے اسکے اوور ایکٹنگ پر آنکھیں گھمائی تھی۔

"اور میں کہتی ہوں تمہارے سر پر یہ کون سا جن بیٹھا ہے جو انتہائی آلسی سست اور لاپرواہ ہے جسے صرف آرام کرنے کا سوجھتا ہے۔" دانین اسی انداز میں بولی تھی۔

وہ دونوں اپنے باتوں پر خود ہی ہنس دی تھی بہت دیر تک ہنستے رہنے کے بعد شانزے کی معنی خیزی آواز ابھری تھی۔

"شادی کیسی گزری، اور تمہارے دشت دانو کا کیا حال ہے؟" دانین گھور کر دیکھی تھی۔

"شادی اچھے سے گزر گئی اور بکواس مت کیا کرو ہر وقت۔" وہ ملامتی نظروں سے گھور سکی تھی۔

"کیا میں اندر آجاؤں!" شانزے منہ کھولتی اس سے پہلے ذکاء کی آواز ابھری تھی۔

"غالباً تم اندر آ ہی چکے ہو پھر پوچھنے کا کیا فائدہ؟" دانین کے طنزیہ لہجے پر ذکاء دانت دکھاتا ہوا بولا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھا۔

"معاف کرنا لو برڈ آپ کے پراویسی میں خلل ڈالنے کے لیے پر مما بلا رہی ہیں۔" ذکاء چڑھا کر بولتا فوراً بھاگا تھا کیونکہ دانین کڑے تیوروں سمیت اسکی طرف بڑھی تھی۔

"جانے دو یار جانی! وہ بچہ ہے ابھی۔" شانزے مسکراہٹ روک کہ لو فرانا انداز میں آنکھ دبا کر بولی تھی۔

"تمہاری انہی حرکتوں کی وجہ سے یہ بدتمیز ہوتا جا رہا ہے۔" دانین نے ملامت آمیز لہجے میں تاسف سے کہا تھا۔ شانزے ہنستی ہوئی اسکے پھولے گالوں پر چٹکی بھر چکی تھی۔

☆☆☆

کشمیر بھارت کے شمال میں انتہائی سرد اور خوب صورت مقام ہے۔ بھارت کے جنوب میں نیل گری پہاڑی سلسلے کی ایک بلند چوٹی پر اوٹی بھی کشمیر کی طرح ایک صحت افزا مقام ہے۔ وہاں کے پہاڑ اگرچہ کشمیر کے پہاڑوں کی طرح برف سے ڈھکے ہوئے نہیں مگر بلندی کی وجہ سے اوٹی بہت سرد مقام بن گیا ہے۔ یہاں کے قدرتی مناظر نہایت خوب صورت ہیں۔

راستے کے دونوں طرف دور دور تک پھیلے ہوئے جنگلوں سے گاڑی گزر رہی تھی۔ اللہ تیری قدرت!

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جدھر دیکھو زمین سبز لباس زیب تن کیے ہوئے سحر انگیز سماں پیش کر رہی تھی۔ یہ جنگلی جانوروں کا مامن ہے۔ یہاں ہر طرف خرگوش پھدکتے اور ہرن چوکڑیاں بھرتے نظر آتے ہیں۔ پرندے بھی یہاں کئی اقسام کے پائے جاتے ہیں۔ دیکھنے والا سوچتا رہ جاتا ہے دو آنکھوں سے کیا کیا دیکھوں۔ راستہ لہراتے بل کھاتے سانپ کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ یہ پر پیچ راستہ نیل گری پہاڑ کی انتہائی چوٹی پر بسے مقام اوٹی پہنچنے کے لیے تعمیر کیا گیا ہے۔ اس راستے پر آپ کے مخالف دوسری جانب سے آنے والی سواری کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے گویا وہ ہماری ٹیکسی یا آپ سے آگے نکل کر اوٹی جا رہی ہو۔ چکر دار راستہ دل میں خوف پیدا کر رہا تھا مگر وہاں کے دلکش نظارے اس خوف کو زائل بھی کر رہے تھے۔

آج دنوں بعد سب شادی کے گہما گہمی سے فرصت پاتے شہریار کے پر زور مدعی کرنے پر اوٹی کے سیر کے لیے نکلے تھے جس میں سویرا احکم، مسکان حزیفہ، پریہا اسد، آیت خزیمہ، مریم آئے ہوئے تھے آفتاب اپنے آفیشیل کام کی وجہ سے بزی ہو گیا تھا اور ولید حمنہ شادی کے کچھ روز بعد دوبارہ آنے کا وعدہ کرتے چلے گئے تھے۔ باقی سب بھی اپنے مختلف کاموں کی وجہ سے مصروف تھے انہوں نے جانے سے تہہ دل سے معذرت کے ساتھ منعوع کر دیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خیر وبا آفیت سے لوگ پہنچ چکے تھے۔اس دن وہ سب لوگوں نے صرف آرام کیا تھا۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟" گھاس پر برہنہ پیر چلتی، ٹھنڈ و سکون آور ماحول میں اسے بہت سرور محسوس ہو رہا تھا۔خزیمہ کی آواز پر وہ چونک کر پلٹی تھی۔

"آپ کب آئے؟" وہ آواز پر مسکرا کر پلٹی تھی۔

"دنیا میں پچیس سال پہلے، انڈیا میں ایک مہینے پہلے اور تمہاری زندگی میں شاید عالمِ ارواح سے۔۔"

جواب بہت تفصیلی تھا آیت آنکھیں گھما پھرا کر مسکرا دی تھی۔

"چانس مارنے کا کوئی موقع گنوانا نہیں۔" وہ کہہ کر آگے چلنے لگی تھی۔شام گہری رات میں تبدیل ہو رہی تھی۔آس پاس کی ہریالی پر اسرار لگنے لگی تھی۔ہوائیں سرسرا کر دھن بکھیر رہی تھی۔

"کوئی احمق ہی ہو گا جو ایسے موقع گنوا دے۔" وہ ساتھ چلتے چلتے شرارت سے بولا تھا۔

"احمق نہیں شریف ہوتے ہیں۔" آیت دوبدو بولی تھی۔

"مطلب کیا ہے تمہارا؟" وہ ترچھی نظریں کر کے دیکھنے لگا تھا۔

"وہ مطلب بلکل نہیں ہے جو آپ سمجھ رہے ہیں؟" آیت کھکھلا کر ہنستی گردن ہاں میں ہلاتی بولی تھی

خزیمہ مصنوعی خفگی سے گھورنے کی کوشش کرتا خود بھی ہنس دیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"خیال رکھا کرو اپنا۔ بہت عزیز ہو مجھے۔" جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا ٹھنڈ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ آیت بغیر شال اور برہنہ پیر چل رہی تھی، جس کی وجہ سے اسے ٹھنڈ لگ رہی تھی۔ آپس میں ہاتھ مسلتی وہ گرمائش پہچانے کی کوشش کر رہی تھی جب خزیمہ اپنے جیکٹ سے اسے مکمل طریقے سے کور کرتا پر تپش لہجے میں بولا تھا آیت نے اثبات میں سر ہلا کر یقین دہانی کی تھی۔

☆☆☆

" حزیف! اب اٹھ بھی جائیں۔" صبح سے یہ کچھ دسویں مرتبہ ہو گا جب مسکان نے اسے جگانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

سب باہر گھومنے گئے ہوئے تھے اور ایک وہ تھی جو صرف ایک ہی کام کر رہی تھی وہ بھی اپنے شوہر کو جگانے کا۔

" یار سونے دو نا۔" وہ خمار آلودہ لہجے میں بڑبڑاتا دوبارہ سو گیا تھا۔

" حزیف! نشہ کر کے سوئے ہیں جو آپ کی صبح نہیں ہو رہی۔" وہ دانت کچکچا کر بولی تھی پر بے سود وہ ہنوز غافل تھا۔

" حزیف شرافت سے اٹھ جائے ورنہ جو میں اب آپ کے ساتھ کروں گی نہ وہ آپ نے سوچا نہیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہو گا۔" مسکان نے دھمکی بھری خفگی سے کہا تھا پر کوئی اثر ہوتے نہیں دکھا۔ وہ لمبی تانے پڑا تھا۔ مسکان نے بڑبڑا کر واش روم کا رخ کیا تھا۔ اور چلوں بھر پانی ہتھیلی میں لاتی بیڈ کے بلکل نزدیک کھڑی ہو گئی تھی اسے ڈر بھی تھا پر یہ حزیفہ کو اسکو دیئے گئے مان کا ہی اعزاز تھا کہ وہ بے خوفی سے مخاطب تھی۔

پانی پڑتے ہی حزیفہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا تھا۔ پر سامنے کمر پر ہاتھ رکھے کھڑی اپنی بیگم کو دیکھ وہ گھور کر دوبارہ لیٹنے والا تھا جب مسکان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکنا چاہا پر کہاں وہ مظبوط جسم کا مالک اور کہاں وہ چھوئی موئی سی، اسے اٹھانے کے چکر میں خود ہی اسکے اوپر گر گئی تھی۔ اتنا اچانک ہوا کہ وہ سٹپٹاتی دور ہٹنے لگی تھی پر حزیفہ اسکے کمر کے گرد بازوں حائل کر تا روک چکا تھا۔

"حزیف!" وہ گھبرا گئی تھی۔

" بولو حزیف کی جان۔" وہ بوکھلا گئی تھی حزیف کی جسارت پر۔

" حزیف اٹھ جائے ورنہ اب ناراض ہو جاؤں گی میں، پتا ہے صبح سے کوئی دسویں مرتبہ آپ کو جگانے آرہی ہوں۔ چاچی جس طرح ذو معنی نظروں سے مجھے دیکھ رہی ہے ، اب تو مجھے شرم آرہا ہے نیچے جاتے ہوئے بھی۔" حزیفہ ہنستا ہوا اسے گھما کر بیڈ پر لیٹا چکا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیونکہ چاچی شاہ اس اسٹیج سے گزر جو چکی ہیں۔" وہ آنکھ مارتا شرارت سے بولا تھا۔

"بہت بے شرم ہے آپ۔" وہ اس جواب کی توقع نہیں کر رہی تھی۔

"تمہیں ضرورت ہی کیا ہے اتنی صبح صبح نیچے جانے کی۔" وہ اپنا سر اسکے کندھے پر رکھتا مدہوش ہو رہا تھا۔

"للہ کو مانے حزیف دوپہر کے دو بج رہے ہیں۔" اسکے کہنے پر حزیفہ نے حیرانگی سے آنکھیں وا کی تھی۔

"کیا میں اتنی دیر سے سو رہا ہوں۔" مسکان نے معصومیت سے گردن ہلائی تھی۔

"خیر اس میں بھی تمہاری غلطی ہے پوری رات تو تم نے مجھے سونے نہیں دیا۔" وہ مسکراہٹ ضبط کرتا مسکان کا ہونق زدہ منہ دیکھ رہا تھا۔

"بہت برے ہیں آپ۔" اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کس طرح جواب دے، اسکی بات پر وہ حیا سے سرخ بھی ہو رہی تھی اور غصے سے لال بھی۔

"کتنا؟" حزیف اسکے چہرے پر فوکس رکھتا شرارت سے بولا تھا اور اسے بولنے کا موقع دینے سے پہلے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہی اسکے چہرے پر جھک چکا تھا۔

☆☆☆

" مجھے یہ چاہیے!" پریہا ایک شاپ کے قریب کھڑی ہوتی رک گئی تھی۔

" یہ دیکھو میرے ہاتھ اور اب خدا کے لیے بخش دو۔" تقریباً بہت دیر سے وہ اسد کے ساتھ مختلف چیزیں خرید رہی تھی پر اب اسد کا ضبط لبریز ہو گیا تھا وہ اس طرح بولا تھا کہ پریہا مسکراہٹ چھپا گئی تھی۔

" ڈرامامت کرو! اور مجھے یہ چاہیے۔" پریہا اس بڑے سے ٹیڈی بیر کو دیکھتی ضدی لہجے میں بولی تھی۔

" تم نے کیا مجھے امبانی اڈانی بل گیٹس سمجھا ہوا ہے کہ جس چیز پر ہاتھ رکھو گی وہ میں تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دوں گا۔ اسد ہوں امیر چند نہیں، تقریباً تو تم نے مجھے کنگال کر دیا ہے، وہ تو شکر ہے ہم یہاں شہریار کے گھر مہمان ہے ورنہ میں سوچ ہی رہا ہوں ہوٹل کا بل کیسے پے کرتا۔" پریہا کا منہ ہونق کی طرح ہو گیا تھا۔" اور ویسے بھی بچی نہیں ہو تم بڑی ہو گئی۔ کیا کرو گی اس ٹیڈی بیر کا؟" وہ روکھائی سے بولا تھا پریہا روہانسی ہوتی پیر پٹک کر وہی بیٹھ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" کتنے کنجوس ہو تم!" وہ کچکچا کر بولی تھی۔ اسد امبیرس ہو کر اطراف میں معذرت خواہ نظروں سے دیکھتا پریہا کو گھور سکا تھا جہاں سے گزرتا ہر کوئی دلچسپی سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔

" کیا کر رہی ہو! دماغ خراب ہو گیا، اٹھو زمین سے۔" اسد دانت پیستا گھور کر بولا تھا۔

" نہیں اٹھو گی، پہلے خرید کر دو۔" وہ ضدی لہجے میں بولتی آخر میں مسکرائی تھی۔ اسد بے بسی سے لب بھینچ گیا تھا اسکے ہاتھ میں انگنت شاپنگ بیگز نہ ہوتے تو وہ پریہا کا دماغ ٹھیک کر چکا ہوتا۔

" ایسے تو ایسے ہی سہی۔" اسد مسکراہٹ ضبط کرتا وہی اسکے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔ پریہا کا منہ کھل گیا تھا۔

" اسد۔۔۔" وہ دبی دبی آواز میں غرائی تھی۔

" آہستہ بولو جانِ من سب دیکھ رہے ہیں۔" وہ دل جلا دینے والی مسکراہٹ لبوں پر دبائے ہوئے تھا۔

" یہ دونوں اس طرح زمین پر بیٹھے کیا کر رہے ہیں۔" شہریار نے بڑی مشکل سے مسکراہٹ روکی تھی۔

" کیا تم دونوں فقیری کا بزنس کرنے والے ہو۔" شہریار کی بات پر اسد نے بیٹھے بیٹھے ہی اسے گھورا تھا۔

" کیوں تم اس میں پارٹنرشپ کرنا چاہتے ہو؟" اسد نے آبرو اچکا کر طنز کیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" نہیں! الحمدللہ میں محنت کی کمائی پر بلیو کرتا ہوں۔" شہریار کے دوبدو جواب پر پریہا دانت کچکچا کر درمیاں میں بولی تھی۔

" یاور! دنیا کا انتہائی کنجوس خستہ تنگ دل انسان سے قسمت پھوٹی ہے میری۔" شہریار کے جواب پر بولنے کے لیے اسد نے منہ کھولا ہی تھا کہ پریہا کے مبالغہ آرائی پر رک کر سنجیدگی سے بولا تھا۔

" اب تم مبالغہ آرائی سے کام لے رہی ہو۔ یہ جو درجن بھر بیگز لے کر تمہارے پیچھے پیچھے بھنوروں کی طرح منڈرا رہا ہوں۔ یہ میرے وسیع ظرف دل کا منہ بولتا ثبوت ہے۔" اسد کے کہنے پر پریہا نے منہ کا زاویہ بگاڑ کر وہاں سے جھٹکے سے اٹھتی دندنا کر چلی گئی تھی۔ اسد کو روکنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا۔

" خامخواہ ایک ٹیڈی بیر کے لیے ناراض کر دیا۔" شہریار تاسف سے بولا تھا۔ اسد کھڑا ہوتا چڑ کر بولا تھا۔

" ٹیڈی بیر نہیں ہے وہ، رقیب ہے وہ میرا۔"

" عاشقی میں سائکسی ہو گئی ہے کیا؟" شہریار نے قہقہہ لگایا تھا۔

" بیٹا جب یہ سائکسی تیرے سر چڑھ کر بولے گا، تب پتا چل جائے۔ وہ سارے چیز رقیب محسوس ہوتے ہیں جو آپ کے علاوہ محبوب کی توجہ کا مرکز بن جائے۔" اسد کے کہنے پر وہ قہقہہ لگاتا، کانوں کو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہاتھ لگا کر بولا تھا۔

"للہ ایسے بیماریوں سے محفوظ رکھے۔"

" ہنس لے بیٹا ہنس لے، میری دعا ہے جلد ہی تم ایسے دوہرائے پر مجنو بن کر کھڑے رہو اور تب میں اس وقت کا لطف اٹھا سکوں۔" اسد سنجیدگی سے امین بولتا وہاں سے پریہا کے تلاش میں گیا تھا اور شہریار بس اسد کی بات پر ہنستا چلا گیا تھا۔ اور شہریار کی یہ مسکراہٹ آئس کریم کھاتی مریم نے بڑی غور سے دیکھا تھا۔

☆☆☆

" یہ سب بہت خوبصورت ہے۔ کیا یہ سب میرے لیے ہے؟" سویرا ستائشی نظر سے سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

وہ لوگ اس وقت ایک خوبصورت سے کاٹیج میں تھے جو بہت خوبصورت اور قدیم روش پر مبنی تھا۔ سجایا بھی بہت موروثی طور پر تھا۔

" ہاں! تمہارے لیے ہے۔" احکم دھیرے سے ہنس دیا تھا۔

" آپ کتنے اچھے احکم!" سویرا نے خوش ہو کر کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" اچھا ذرا بتانا تو کتنا اچھا ہوں؟" اسے قریب کرتا وہ مسکراتی آنکھوں سے بولا تھا۔

" ہوں۔۔۔" وہ ہنس دی تھی۔" بہت زیادہ۔۔۔"

☆☆☆

"یہ کیا بنا ہے؟" آفتاب کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"بریانی۔" آصفہ نے پرجوش ہو کر کہا تھا اور اسی کے پاس بیٹھ گئی تھی۔

"یہ بریانی ہے؟" آفتاب کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ وہ ایک نظر پلیٹ میں رکھی بریانی کو، اور ایک نظر خوشی سے ٹمٹماتا چہرہ آصفہ کا دیکھ رہا تھا۔

"یہ واقع بریانی ہے؟" وہ بریانی شکل دیکھ کر حیرت زدہ تھا۔ کیونکہ پلیٹ میں رکھی بریانی، بریانی کم اور مریض کے بنائی گئی پتلی کھچڑی زیادہ لگ رہی تھی۔

"کیا مطلب؟ یہ واقع بریانی ہے۔" آصفہ نے آبرو چڑھا کر دیکھا تھا۔

" نہیں مطلب کے، تم ہی دیکھو نا ایسی بریانی تم نے کبھی کھائی ہے کھائی رہنے دو کبھی دیکھی بھی ہے۔" وہ چمچ میں چاول رکھ دکھا رہا تھا جو لزبز کر رہے تھے۔

" کتنے نخرے ہے تمہیں۔" وہ برا مان گئی تھی۔" زندگی میں پہلی بار میں نے کھانا بنایا ہے وہ صرف

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تمہارے لیے۔"

" اچھا۔" وہ ہنسی چھپا گیا تھا۔" وہی تو۔"

" آفتاب۔۔!" وہ دبی آواز میں چیخی تھی۔" کوئی ضرورت نہیں ہے مت کھاؤ۔" وہ پلیٹ اسکی طرف سے ہٹا چکی تھی۔ اور اپنے ہاتھ آگے کر کے بولی تھی۔" یہ دیکھ رہے ہو۔ ابھی تک میرے ہاتھ کی مہندی چھوٹی نہیں ہے۔ پھر بھی میں نے تمہارے لیے کھانا بنایا، تمہیں ذرا بھی میری قدر نہیں ہے۔" آصفہ روہانسی ہوتی وہاں سے ہٹ کر جانے لگی تھی۔ آفتاب نے فوراً اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے تھائی پر بیٹھا لیا تھا۔

" میں تو مزاق کر رہا تھا یار! یہ بریانی بہت زیادہ لذیز بنی ہے۔" وہ ایک نظر پلیٹ کو دیکھتا مسکراہٹ لبوں پر دبائے بولا تھا۔

" بنا کھائے کیسے کہہ رہے ہو۔" آصفہ مشکوک نظروں سے گھور رہی تھی۔ آفتاب نے لمبی سانس خارج کر کے چاول اپنے منہ میں ڈال لیا تھا۔ اور ہاتھ کے اشارے پر اسے ٹیسٹی کا سائن دیا تھا۔

" کیا سچ میں بہت اچھا بنا ہے!" آفتاب کے ایک کے بعد یک نوالا کھانے پر وہ بے حد خوش ہوتی آفتاب کے ہاتھ سے چمچ اپنے منہ میں ڈال چکی تھی پر اسکے بعد منہ پہ ہاتھ رکھتی وہ فوراً اگل بھی چکی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔

" پانی۔۔" وہ یک کے بعد دیگر دو گلاس پانی پینے کے بعد آفتاب کو مجرمانہ نظروں سے دیکھی تھی اور اپنے صفائی میں بولنے لگی تھی۔

"ائی ایم سوری۔ مجھے بلکل بھی اندازہ نہیں تھا یہ ایسا بنا ہے۔" وہ روہانسی ہو گئی تھی۔

" یہ بہت اچھا بنا ہے۔" وہ اسکے چہرے کو ٹچ کرتا پیار سے بولا تھا۔" صرف تھوڑی سی مرچی زیادہ ہو گئی ہے باقی سب پرفیکٹ ہے۔"

" تم میرا دل رکھنے کے لیے کہہ رہے ہو۔ یہ پتا نہیں کیا بن گیا ہے۔" وہ شرمندہ ہو گئی تھی۔" آئی ایم سوری۔" اسکا چہرہ بس رو دینے کو تھا۔

" یہ مت کھاؤ۔"

" یہ تم نے میرے لیے اپنے پیار سے بنایا ہے، اور یہی وجہ کافی ہے اسے ہر لذیز ترین کھانے سے زیادہ لذیز ہونے کی۔" وہ کھاتے ہوئے سنجیدگی سے بولا تھا آصفہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

" اچھا سچ میں۔"

" ہوں۔" وہ بولتا کھانے پر متوجہ تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" سنو! آئی لو یو۔" وہ دھیرے سے بولی تھی آفتاب ہنس دیا تھا۔

" آئی لو یو ٹو۔"

" ویسے اگر میں مستقبل میں بھی ایسے ہی کھانے بناتے رہی پھر بھی تم کھالو گے۔"

" تمہارے ہاتھ سے میں زہر بھی کھا سکتا ہوں۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا پر آصفہ ہنس دی تھی۔

" اچھا۔۔۔پر میں تمہیں زہر تھوڑی کھانے دوں گی۔"

" تمہارے ہاتھ سے بنے کھانے ہی کافی ہیں۔" آفتاب نے بیچاروں سے لہجے میں کہا تھا۔

" آفتاب۔۔۔" وہ گھور کر بولی تھی پر پھر ہنس دی تھی۔

☆☆☆

""""

رات کا تیسرا پہر تھا غالباً ہر کوئی غفلت کی نیند میں رہتا ہے۔ چاند آسمان میں جگمگا رہا تھا۔ سرسراہٹ کی آواز خاموشی میں شور برپا کر رہی تھی۔ وہ اس وقت ہاتھ میں لیپ ٹاپ لیے نا جانے کون سی ریسرچ میں مصروف تھی۔ اگر پیاس کا احساس نہ بیدار ہوتا تو وہ شاید صبح تک اسیطرح غافل رہتی۔

" ہائے اللہ۔۔۔ سر پھوڑ دیا میرا۔" اندھیرے میں بے دھیانی میں کچن کی اور بڑھ رہی تھی ایک ہاتھ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میں بوتل اور ایک میں فون استعمال کرتی وہ اپنے اطراف میں دیکھنا گوارا نہیں کر رہی تھی۔

" اگر آپ ارد گرد دیکھنا گوارا کرے تو شاید سر نہ پھوٹے۔" ایک میٹھا طنز وہ سر پر سے ہاتھ ہٹاتی مشورہ دینے والے مشیر کو تیکھی نظروں سے گھوری تھی۔

" تم۔۔۔یوں بھینسوں کی طرح دندناتے کم پھروں تو سچ میں کسی کا سر نہ پھوٹے۔" وہ دھیرے آواز میں غرائی تھی۔شہریار کے لیے لفظ" بھینس" صدمے کی مانند لگا تھا۔

" دیکھو۔۔رات کے اس پہر چڑیلوں کی طرح تم دندنا رہی ہو میں نہیں۔" مریم نے تیوری چڑھا کر بوتل پر اپنا ہاتھ مظبوط کیا تھا۔

" اور تم۔۔تمہارا کیا۔۔اس وقت تمہارا جلوس نکلا ہے۔یا اللو ہو۔ہمم۔۔تم اللوؤں کے سردار ہو اور اس وقت ان سب نے تمہارا جلوس نکالا ہوا ہے۔" وہ اڑا تیڑا ہی سہی پر لفظ "چڑیل" کا بدلہ لینا چاہتی تھی۔

" میں اللوؤں کا سردار تو تم انکی سردارنی۔" شہریار تیز رو میں بول گیا تھا۔

مریم ہونق سی آنکھیں پھاڑے اسکی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

" کیا مطلب ہے تمہارا، کیا بول رہے ہو؟"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" وہ۔۔میں۔۔۔" شہریار خود پر لعنت بھیجتا مریم کے ناگوار نگاہوں سے نظریں چراتا کچھ بھی کہے بنا وہاں سے چلا گیا تھا۔ مریم بوتل وہی کھٹ سے رکھتی واپس اپنے ٹھہرے ہوئے کمرے میں چلی گئی تھی۔

☆☆☆

"اسلام و علیکم۔" وہ سلام کرتی ناشتہ کرنے بیٹھ گئی تھی۔

اس وقت ڈائننگ ٹیبل پر مسز حسین اور مسٹر حسین بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ دونوں محو گفتگو ناشتہ نوش فرما رہے تھے جب دانین کی آمد پر وہ مسکرا کر شفقت سے جواب دیتے اس سے زور و مرہ کے پوچھے جانے والے سوال کرنے لگے تھے۔ جیسے۔۔

"کیسی ہو؟"

" پڑھائی کیسی چل رہی ہے؟"

" آج کیا ہو گا یونیورسٹی میں؟" وغیرہ وغیرہ۔

اور مسز حسین مسکراتی ان دونوں کے درمیان ہو رہی گفتگو سن رہی تھی۔

" سب کچھ بہت اچھا جا رہا ہے۔ الحمدللہ۔" دانین روسٹ کیے ٹوسٹ منہ ڈالتی مسکرا کر بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" اچھا! اب میں چلتی ہوں۔ آج بہت امپورٹینٹ کلاس ہے میری۔" وہ کہہ کر اٹھ رہی تھی جب وہاں نک سک تیار دانش کی آمد ہوئی تھی۔ اس نے اپنے مخصوص سے انداز میں سلام کیا تھا۔ دانین کی ہاتھوں میں تھامے بکس ایک پل کو شل ہوئے تھے۔ دوسرے ہی پل خود اعتماد سے وہ جانے لگی تھی پر مسٹر حسین کی آواز پر تھمی تھی۔

رکو دانی! " وہ ٹھہر کر سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

" دانش کہی باہر جا رہے ہو؟" وہ دانش کی طرف مڑے تھے جو صوفے پر بیٹھا اپنے کچھ فائیلوں کو سیٹ کر رہا تھا۔

" جی۔ کچھ ضروری کام سے۔" وہ مختصر سا بولا تھا۔

" ٹھیک ہے اگر زحمت نہ ہو تو دانین کو یونیورسٹی ڈروپ کرتے ہوئے جانا۔" وہ منع کرنا چاہتی تھی پر جس سنجیدہ آواز میں مسٹر حسین کی حکم صادر کیا تھا وہ چپ ہوتی دانش کے پیچھے جانے لگی تھی۔

" اس میں زحمت کی کیا بات ہے۔ جیسا آپ کہے۔" وہ مؤدب لہجے میں بولتا دانین کو اشارے سے پیچھے آنے کا کہتا، انہیں سلام کرتا باہر نکل گیا تھا۔

" بابا! اسکی کیا ضرورت تھی۔" وہ منمنا کر بولی تھی وہ سن نہیں سکے تھے اس لیے سوالیہ نظروں سے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہے تھے۔

" جاؤ بھی وہ باہر انتظار کر رہا ہے۔" مسز حسین نے کھڑکا تھا۔

" جی۔" وہ بول کر جانے لگی تھی پر پھر کچھ سوچ کر مڑی تھی۔

" کیا؟ کچھ اور۔۔"

" جی وہ آج ہم ایک لوکل ایریا میں کیمپ کریں گے اس لیے آنے میں تھوڑی دیر ہو جائے گی۔"

"ہوں۔" مسٹر حسین ناشتے سے فارغ ہو کر ہاتھ صاف کرتے ہوئے گردن کو ہلائے تھے۔

" ایک تو ہر روز تمہاری کمپینگ ہوتی رہتی ہے۔" مسز حسین ناراضگی سے بولی تھی۔

" امی یہ میرا لاسٹ ایئر ہے۔اس دوران تو اور مشقت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اور ویسے بھی اس کمپ کے ذریعے ہم لوگوں کا بھلا ہی کرتے ہیں۔" وہ سمجھاتے ہوئے دھیرے سے بولی تھی۔ مسز حسین سمجھتی تھی پر پھر بھی ماں تو ماں ہوتی ہیں۔

" خیال رکھنا۔" وہ ہدایت دیتی ہوئی بولی تھی۔ دانین جلدی سے خدا حافظ بولتی باہر بھاگی کیونکہ باہر سے اب زور زور سے ہورن کی آواز آرہی تھی۔

وہ جلدی سے کار کا دروازہ کھولتی اندر بیٹھتی ایک نظر دانش کو دیکھ رہی تھی جو تیوریاں چڑھائے گھڑی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کو ایک نظر دیکھتا اسے شرمندہ کر گیا تھا۔ دانین منمنا کر سوری بولی تھی پر اب وہ للہ جانے مقابل نے سنا یا نہیں پر گاڑی کو زن سے آگے بڑھا گیا تھا۔

وہ دل میں خود کو ریلیکس کرتی خاموشی سے باہر دیکھنے لگی تھی۔ گاڑی جھٹکے سے اسکے کالج کے پاس رکی تھی وہ ایک نظر دانش کو دیکھتی باہر نکلنے والی تھی پر اسکی آواز پر رک گئی تھی۔

"جی۔۔"

"بیگ۔۔" دانش نے اسکی توجہ بیگ کی طرف کرائی تھی۔ وہ خوامخواہ شرمندہ ہوتی بیگ لے کر شکریہ کہتی اندر بھاگی تھی۔ دانش ایک نظر دیکھتا گاڑی آگے بڑھا گیا تھا۔

☆☆☆

ہلکی پھلکی دھوپ پورے سڑک پر پھیلی ہوئی تھی۔ سردیاں جا رہی تھی گرمیوں کی آمد تھی۔ ہواؤں رخ بدل بدل کر اٹھلا رہی تھی۔ سوئی ہوئی سورج مکھی دھوپ کی آمد پر بیدار ہو رہی تھی۔

سڑک کی ایک طرف بہت گھنے درختوں کی تعداد ایک بعد دیگر چلی آ رہی تھی۔

وائیٹ پھول دار ٹاپ، بلیک ٹراوزر، کاندھے پر بلیک دوپٹہ، کھلے کمر تک پہنچتے سلکی براؤن بال، ماتھے سے اوپر بلیک چشمہ لگائے، میک۔اپ کے نام پر آنکھوں میں کاجل اور ہونٹوں پر گلابی لپ سٹک ،

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

صاف رنگت، کانوں میں وائیٹ ٹاپس، گلے میں سلور لاکٹ، دائیں کلائی میں ایک نازک سی گھڑی پہنے ، سڑک کے کنارے لگے درختوں کی تعد گنتی ہوئی چل رہی تھی۔ ساتھ میں وائٹ شرٹ اینڈ بلیک جنس، بال جیل سے سیٹ کیے دائیں کلائی میں گھڑی پہنے، ایک ہاتھ عادتاً جیب میں ڈالے وہ سر جھکائے آیت کے ساتھ چل رہا تھا۔

"ویسے تمہارا پائلیٹ بننے کا بھوت کیسے اترا کے تم بزنس مین بن گئے!" اچانک رک کر آیت نے بہت تجسس اور جیسے کچھ یاد آنے پر پوچھا تھا۔ خزیمہ اسکے رکنے اور اس طرح سوال کرنے پر تاسف سے دیکھتا ہوا بولا تھا۔

"خیر بہت جلدی خیال نہیں آگیا پوچھنے کا۔" خزیمہ گھور سکا تھا آیت بنا اثر لیتی سوالیہ آبرو اٹھائی تھی۔

"میں بزنس مین پلس پائلیٹ بھی ہوں۔ مجھے ہواؤں میں اڑنا آتا ہے۔" خزیمہ بڑے شان سے بولا تھا۔

"اس کام میں تو تم واقع ماہر ہو۔" اسکی آخری بات پر آیت چڑھاتے لہجے میں بولی تھی خزیمہ صرف گھور سکا تھا۔

"ویسے خزیم! بہت کنجوس ہو تم۔ مطلب تمہیں ڈرائیور رکھ کر پے نہ کرنا پڑے اس لیے تم نے جہاز تک اڑانا سیکھ لیا۔" آیت کی خزیمہ گھوم کر ایک دم اسکے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا ہوا؟" آیت آنکھیں پٹپٹا کر بولی تھی۔

"کچھ نہیں۔" خزیمہ اسکی ناک دباتا ہوا بولا تھا۔

"اوچ۔" آیت ہلکے سے چیخی تھی خزیمہ ہنس دیا تھا۔

"اچھا ایک بات بتاؤ! تم کیا چاہتے ہو ہاں؟" خزیمہ نے آنکھیں پھیلا کر اسکا کمر پر ہاتھ رکھ کر بولنے کا انداز دیکھا تھا۔ وہ ذرا دور ہٹتا نا سمجھی سے صرف آبرو اٹھا سکا تھا۔ "مطلب اب میں خود تم سے خواہش کروں گی، درخواست کروں گی، تب تم مجھے اپنے ساتھ ائیر لونگ ڈرائیو پر لے کر جاؤ گے۔" وہ پہلے آنکھیں پھیلا کر دیکھتا ہنستا ہوا بولا تھا۔

"کون سا ڈرائیو؟"

"ائیر لونگ ڈرائیو۔" آیت آنکھیں پٹپٹا کر بولی تھی بعد میں خود اسکے ساتھ ہنس دی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ پھر چلو۔" وہ ایک ہاتھ آگے کرتا ہوا بولا تھا۔

"ایسے نہیں! اچھے سے پوچھو۔" وہ ہاتھ باندھتی تھوڑا دور ہٹی تھی۔ خزیمہ سمجھ کر سر ہلاتا نیچے سڑک پر ایک پیڑ گھٹنوں سمیت اور ایک ایڑی کے بل رکھتا اسکے سامنے بیٹھا تھا۔ آیت کھل کر مسکرائی تھی۔

"میری شہزادی آیت، میری جاں میری جاناں میری چاہت میری محبت کیا تم میرے ساتھ ہو اؤں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میں اڑنا پسند کرو گی۔" خزیمہ شرارت آنکھوں میں سموئے پوچھ کر مسکرا رہا تھا آیت خفا ہونے یا چڑھنے کے بجائے اسکے گہرے ڈمپل پر ہمیشہ کی طرح مسیرائز ہوتی اپنا ہاتھ اسکے پھیلے ہوئے ہتھیلی پر رکھ چکی تھی۔

"ہواؤں میں اڑنا نہیں ائیر لونگ ڈرائیو۔" وہ کھڑا ہوا تب آیت نے کہا تھا۔

"جی ائیر لونگ ڈرائیو۔" خزیمہ تابعداری سے دوہراتا ہوا اپنی ہنسی چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"ہنسو مت۔۔" آیت اسکے دکھتے ڈمپل پر ایک ہلکی سی تھپڑ رسید کرتی منہ بنا کر بولی تھی۔

دونوں ایک ساتھ ہلکی ہلکی گفتگو کرتے آگے بڑھ رہے تھے۔نوک جھوک یونہی چل رہی تھی۔

اوٹی کے وادیوں میں ایک خوبصورت لڑکی ایک خوبصورت لڑکے کے ساتھ محو گفتگو تھی اور وہ وادیاں انکی کلامِ محبت پر سرسرانے لگے تھے۔

☆☆☆

"میں نے دیکھا!میں نے دیکھا!میں نے دیکھا!" شانزے زور زور سے بولتی ذو معنی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔دانین زچ ہو گئی تھی۔

" آخر ایسا کیا دیکھ لیا ہے تم نے؟" وہ چڑ کر بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مجرم جرم کو کتنا ہی کیوں نہ چھپا لے۔ ایک نا ایک جرم سامنے آ ہی جاتا ہے۔" شانزے نے ایک بہترین اداکارہ بن سکتی ہے ایسا اس وقت دانین نے ملامت سے سوچا تھا۔

" ڈاکٹری چھوڑ کر سوسولوجی کرنے کا ادارہ تو تبدیل نہیں ہو گیا۔" وہ بے اثر لہجے میں طنزیہ انداز میں بولی تھی۔

" بحث کرنے سے غلط صحیح اور صحیح غلط نہیں ہوتا۔" وہ ابھی بھی فل اوتار میں تھی۔

" شانی! اپنے جزبات پر قابو رکھو۔ اور نارمل انسانوں کی طرح بتاؤ آخر کیا ہوا ہے۔" دانین کلاس میں داخل ہوتی بیزاریت سے بولی تھی۔

" جب میں نے تمہیں کل رات کو کہا تھا کہ آج صبح ہم ساتھ چلے گے تو تم نے کیا کہا تھا نہیں میڈم شانی آپ کی وجہ سے میں ہر روز لیٹ ہو جاتی لیکن آج نہیں آج میں ہر حال میں جلدی پہنچوں گی۔" واہ شانی کا گریٹ اداکارہ۔ دانین بیگ اور بکس اپنے مخصوص ڈیسک پر رکھتی اسے رتی برابر بھی توجہ نہیں دے رہی تھی۔

" میری بات آخر تم سن کیوں نہیں رہی ہو۔" شانزے کو اپنا نظر انداز کیا جانا کھل گیا تھا۔

" کیونکہ میرے پاس اس سے بھی زیادہ ضروری کام موجود ہے۔" کمال بے نیازی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" ہاں بھائی! بھلا اب ہم۔۔اور ہماری باتیں کیوں ضروری لگے گی۔ضروری تو اب صرف وہی ہے جسکے ساتھ کار میں سفرے کیے جارہے ہیں۔" شانزے اپنا بیگ اپنے ڈیسک پر رکھتی بیٹھتی ہوئی مصنوعی دکھ سے بولی تھی۔

" شانزے تم۔۔۔" دانین اسے کچھ بولتی اس سے پہلے کلاس میں پروفیسر کی داخلی نے اسے خاموش رہنے پر مجبور کر دیا تھا۔

وہ دونوں اب اپنے فضول بحث کو سائیڈ میں رکھتی پروفیسر کی باتوں کو پوری طرح غور سے سننے لگی تھی۔

☆☆☆

آج انکا اوٹی میں آخری دن تھا اسکے اگلی صبح سب واپس لوٹنے والے تھے۔

اس لیے خزیمہ نے آیت کے لیے ایک سرپرائز پلان کیا تھا۔

وہ اس وقت ان سب کے ساتھ بیٹھی ہوئی باتوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی جب موبائل فون کے رنگ ٹون نے اسکی توجہ وہاں سے اپنی طرف کھینچی تھی۔

"یو او نلی ہیو ٹین منٹس ٹو گیٹ ریڈی اینڈ کم آؤٹ۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

(.You only have ten minutes to get ready and come out)

فون سے نظر اٹھا کر اس نے چاروں طرف نگاہیں گھمائی تھی اسے خزیمہ ان سب کے درمیان کہیں نہیں دکھا تھا۔

سب آپس میں محو گفتگو تھے وہ کب انکے درمیان سے اٹھ کر کمرے میں چلی گئی تھی کسی کو خبر تک نہ ہوا۔

"اس طرح سے ہم جا رہے ہیں! کسی کو پتا چلا تو؟" وہ الجھن میں بولی تھی۔

"ہم بھاگ تھوڑی رہے ہیں۔" وہ شریر نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

" خزیم۔۔" وہ خفگی سے گویا ہوئی۔

" بولو جانِ خزیم۔۔" وہ کار شروع کرتا ہنوز شرارت سے بولا تھا۔

" مجھے تمہارے ساتھ نہیں جانا۔۔ کار روکو۔" وہ دانت کچکچا کر بولی۔

"اتنا غصّہ۔۔" وہ ہنس دیا تھا۔" اپنے اپنے آپ سے فرصت پائے گے تب ہمارے بارے سوچیں گے نا۔"

"یہ بھی سہی کہا۔" وہ سر جھٹک کر باہر دیکھنے لگی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خزیمہ نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

" ہم جا کہاں رہے ہیں؟" وہ متجسس ہوئی۔

" مریخ۔" وہ لفظی جواب۔ آیت پر جوس سی ہنس دی تھی۔

☆☆☆

"یہاں اتنا شور کیوں ہو رہا ہے؟" پروفیسر ابراہیم کی کڑک آواز پر بحث کر رہے اسٹوڈنٹس اور جرنل پیشینٹ خاموش ہو گئے تھے۔

"ڈو یو ہیو انی پروبلم؟ مس دانین۔"

" یس سر۔" دانین نے ملامت سے پیشینٹ کے ساتھ آئے اس انسان کو دیکھا تھا۔

" پروبلم یہ ہے کہ آپ کی ڈاکٹر سہی سے علاج نہیں کر رہی ہیں۔ انہیں ہماری بتائی وجہ سے زیادہ خود کی دلیل درست لگ رہی ہے۔" اس شخص کی بات پر دانین نے دانت بھینچ کر پروفیسر ابراہیم کو دیکھا تھا۔

" مس دانین۔۔۔ یُڈ یو لائک ٹو اکسپلین سمتھنگ اباؤٹ ڈس؟" پروفیسر ابراہیم کا لہجہ سپاٹ تھا دانین نے بھنچے لہجے میں وضاحت دی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"سر، دا بوے سیڈ تھیت دا ویمین واز انجر د بائے سلیپنگ اینڈ فائلنگ، بٹ لوکنگ اٹ دا انجری، اٹ ڈس نوٹ سیم سو۔"

("Sir, the boy said that the woman was injured by slipping and falling, but looking at the injury, it does not seem so.")

"یہ آپ کی ڈاکٹر ہیں یا ڈیڈ کٹیو!" اس لڑکے نے سرخ آنکھوں سے دانین کو گھورا تھا۔

" شکر کرو کہ میں ڈاکٹر ہوں ورنہ تم اس طرح کھڑے نہیں رہتے۔" دانین غرا کر بولی تھی۔

" مس دانین! تمیز سے۔" پروفیسر نے بھنچے لہجے میں اسے ٹوکا تھا۔

" مس روشنی۔۔۔ پلیز ہیلپ ڈس پیشنٹ۔" دوسرے طرف مدد کر رہے ڈاکٹر سب انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔ روشنی انکے ساتھ کی ایک انٹرن کا نام تھا جو حکم ملتے ہی ان دونوں کو وہاں سے لے گئی تھی جاتے جاتے بھی اس لڑکے نے دانین کو گھورنا نہیں بھولا تھا۔

" مس دانین آپ میرے ساتھ آئیں۔" دانین کے کھلتے لب پروفیسر کے حتمی لہجے پر بند ہو گیا تھا۔

وہ پروفیسر کے پیچھے جا رہی تھی جب ریسٹ روم سے واپس آتی شانزے نے اشاروں سے پوچھا تھا" کیا ہوا؟" دانین آنکھیں غصے سے بند کرتی پروفیسر کے پیچھے چلی گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" آپ مجھے ان سب کے بارے میں کیا کہنا پسند کریں گی مس دانین۔" وہ سپاٹ لہجے میں گویا ہوئے تھے۔

" سر! میں بس اس لیڈی کی مدد کرنا چاہتی تھی۔" وہ دھیرے سے بولی تھی۔

" آپ اسکا چیک اپ کر کے، اسے دوائیاں دے کر بھی کر سکتی ہیں۔" پروفیسر نے آبرو اچکا کر دیکھا تھا۔

" پر سر۔۔ وہ لڑکا اس لڑکی پر تشدد کرتا ہے۔" وہ غصے سے بولی تھی۔

" آپ اتنی پر یقین کیسے کہہ سکتی ہیں۔ کیا آپ نے دیکھا ہے۔" وہ اس بات پر سر جھکا گئی تھی۔" مس دانین، یو آر اونلی انٹرن آف دس ہاسپیٹل، سو پلیز مائینڈ یور اون بزنس۔" وہ بے تاثر لہجے میں بولے تھے دانین کو بہت بڑا۔ لگا تھا وہ دانت لبوں میں دبا کر رہ گئی تھی۔

"دیکھو دانین، ضروری نہیں کی آپ ہر کسی کی ذاتی زندگی میں دخل اندوزی کریں۔ وہ انکا معاملہ ہے وہ بہتر طور پر جانتے ہیں کیسے مینیج کرنا ہے۔" وہ نرمی سے کہہ رہے تھے۔" کبھی کبھی آپ کسی کی مدد کرنے کے چکر میں خود کسی مصیبت میں پھنس جاتے ہیں اور ساتھ انکو بھی تکلیف میں دال دیتے ہیں۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دانین سننے کے موڈ میں نہیں تھی وہ ناگواری سے چہرہ جھکائے کھڑی تھی۔ پروفیسر کو جب اپنی بات پر کوئی در عمل نہیں ملا تو وہ ملامت سے دیکھتے وہاں سے ہٹ گئے تھے۔

"کیا ہوا؟" شانزے نے لاعلمی سے پوچھا تھا۔

وہ دانت کچکچا کر، ہاتھ جھنجھلاہٹ میں مسلتی اسے سب کچھ بتانے لگی تھی شانزے نے ایک چھپیڑ اسکے کندھے پر مارا تھا۔

آج وہ لوگ میڈیکل کیمپ کے لیے کالج سے جانے والے تھے پر اختتامی لمحہ میں انکے ساتھ ہائیر کیے ڈاکٹرز کو کچھ ضروری کام کی وجہ سے دوسرے شہر جانا پڑا جس کی وجہ سے وہ لوگ اپنے آخری سال میں جہاں انٹرن ہوئے تھے وہی پر دن بدن کیے جانے والے کام کر رہے تھے۔

"تمہیں کیا ضروری ہے دوسرے کے معاملے میں گھسنے کی۔" شانزے نے اسے لتاڑا تھا۔

"ویسے تو ڈرپوک تم انتہاء کی ہو، پر پھر بھی ہر جگہ مغزماری کرنے گھس جاتی ہو۔"

دانین منہ پھلا کر دوسری طرف دیکھنے لگی تھی۔

☆☆☆

"واؤ! اتنے خوبصورت "جگہیں" کہاں سے ڈھونڈ لیتے ہو۔" اس کی مسکراہٹ شائستہ تھی اور

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آنکھوں میں مزاح کی چمک تھی۔

" ہر کسی کے اندر اپنی اپنی ایک مخصوص خصوصیت ہوتی ہے میڈم وہی سمجھ لیجیے۔" سر خم کرتا ہنس دیا۔

" اچھا!" وہ کھکھلا کر ہنس دی تھی۔

" کتنے خوبصورت ہوتے ہے ناوہ پل! جب تم اور میں اکیلے ہوتے ہیں اور سامنے اتنے خوبصورت منظر۔ ایسا محسوس ہوتا ہے ہر شے ہر چیز مکمل ہو گئی۔" ہاتھ میں ہاتھ تھامے وہ اس منظر کو دیکھتے وہی زمین پر بیٹھ گئے تھے۔

"پر میرا فیوریٹ منظر تمہارے چہرے کی خوشی ہے۔" وہ شائستہ لب و لہجے میں بولتا دھیرے سے مسکرایا تھا۔ آیت پر سکون سی آنکھیں بند کرتی اپنا سر اسکے کندھے پر رکھ چکی تھی۔

خزیمہ مسکرا کر سامنے کا منظر دیکھ رہا تھا۔

☆☆☆

" حد ہے یار ایک ذرا سا نکاح کیا ہو گیا ہے ہر کوئی مجھے اس بات کا واسطہ دیتا رہتا ہے۔" دانین ہاتھ میں کھانے کا ٹرے لیے بڑبڑا رہی تھی۔" کبھی کبھی تو ایسا لگتا ہے میں اپنے گھر میں نہیں سسرال میں رہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

رہی ہوں۔ جنکی امیاں ایسی ہوں انہیں ساسوں کی ضرورت ہی کیا ہے۔"

ہوا یوں کہ جب وہ پڑھ رہی تھی اچانک مسز حسین نے اسے بلایا، اور کہا کہ دانش کو کھانا اسکے کمرے میں دے آؤ۔

" امی نوکر بھی تو ہیں آپ انہیں بول دو۔" وہ دھیرے سے منمنا کر بولی تھی مسز حسین جو کھانا نکال رہی تھی گھور کر اپنی صاحب ذادی کو دیکھا تھا۔

"بیٹا اسکا نکاح آپ سے ہوا ہے نوکروں سے نہیں۔" انہوں نے اسکے لاپرواہ حرکتوں کو بہت نوٹس لیا تھا۔

" اتنے دنوں سے میں تمہیں دیکھ رہی ہوں۔ تم دانش سے بہت بدتمیز طریقے سے پیش آتی ہو۔"

" ہیں۔۔۔ یہ کیا بول رہی ہیں آپ، کب بدتمیزی کیا؟" حیرت سے اسکا منہ کھل گیا تھا۔

" بدتمیزی ہی ہے جہاں وہ ہوتا ہے تم فوراً سے پیشتر دفع ہو جاتی ہو۔ کبھی اسے اٹھ کر ایک گلاس پانی تک نہیں دیا تم نے۔ ہمیشہ کتراتی پھرتی ہو۔ شرم وحیاء ہو تو سمجھ آئے، پر تمہارے تیور تو کچھ اور ہی کہتے ہیں۔" وہ سنجیدگی سے بول رہی تھی۔ دانین سر کجا کر رہ گئی تھی۔

" ایسا نہیں ہے مجھے بس ان سے ڈر لگتا ہے۔" وہ دھیرے سے بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" شوہر ہے وہ تمہارا۔" وہ ہنوز تیوروں سمیت بول رہی تھی۔

"امی بس نکاح ہوا ہے۔ آپ کیوں بابار۔۔" وہ تیزی بولتی رکی تھی مسز حسین کے تیور ہی کچھ ایسے تھے۔

"تم کہو تو رخصتی کروادیں۔" گھبرا کر اس نے مسز حسین کو دیکھا تھا۔

"امی۔"

" کھانا لے جاؤ، ٹھنڈا نہ ہو جائے۔ وہ صبح بھی بنا ناشتا کیے گیا تھا۔" وہ مسکرا کر ٹرے اسکے ہاتھ میں تھماتے ہوئے بولی تھی۔

دانین کا چہرہ دیکھ وہ اپنی ہنسی دباتی وہاں سے چلی گئی تھی۔

وہ سوچتی ہوئی دانش کے کمرے کے باہر کھڑی تھی صبح جس طرح کا تیور وہ دانش کا دیکھ چکی تھی اس وقت اسے بہت شدید خوف آرہا تھا۔

" للہ میری خیر کرنا۔" وہ دروازہ کھٹ کھٹاتی تھوڑا سا کھول کر دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی پر وہاں کمرے میں کوئی نہیں دیکھائی دے رہا تھا۔

"شاید واش روم میں ہے۔" وہ خوش ہوئی تھی۔" شکریہ للہ پاک۔" تشکر ہوتی وہ فوراً کمرے میں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گھسی تھی۔ایک طرف میز پر کھانا رکھتی وہ جانے ہی والی تھی جب واش روم سے شرٹ لیس دانش بر آمد ہوا تھا۔

دانین کو بیچ کمرے میں ششدر کھڑا دیکھ وہ معتجب ہوا تھا۔

اور دوسری طرف دانین زندگی پہلی بار دانش کو اسطرح بغیر شرٹ کے کسرتی بدن کو دیکھ مسمرائز ہو گئی تھی۔

" تم یہاں کیا کر رہی ہو۔" وہ ازلی لب و لہجے میں پوچھ رہا تھا۔دانین سٹپٹا ضرور گئی تھی پر چہرہ نہیں جھکایا تھا۔وہ بس حیرت سے دانش کے کمر کے پاس کے زخم کو دیکھ رہی تھی۔

" میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔" وہ دانین کی نظریں اپنے زخم پر دیکھ چکا تھا اس لیے فوراً شرٹ پہنے کے لیے الماری کی طرف بڑھا تھا۔

" یہ زخم۔۔" وہ اسکی باتیں نظر انداز کرتی بولنا چاہتی تھی پوچھنا چاہتی تھی کہ " یہ زخم کیسے لگا؟" پر پوچھ نہیں پائی کیونکہ ابھی اس میں اتنی ہمت نہیں آئی تھی کہ دانش سے بے ڈھرک سوال کر لے۔

" کون سا زخم۔۔" وہ شرٹ پہنتا اسکی طرف آیا تھا اور چند قدموں کے فاصلے پر رک گیا تھا۔دانین کی نظریں ابھی بھی وہی تھی۔وہ ایک نظر دانش کو دیکھتی بنا کچھ بولے چلی گئی تھی دانش ہونٹ گول کر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کے نافہم کھڑا رہ گیا تھا۔

کھانے پر نظر پڑتے ہی اسے سمجھ آ گیا تھا کہ وہ آخر کس لیے آئی تھی تھوڑی سی حیرانگی ہوئی تھی پر پھر وہ سب کچھ جھٹکتا کھانے کی طرف بڑھنے لگا تھا جب ہاتھ میں فرسٹ ایڈ بوکس لیے دانین واپس آئی تھی اور اسکے قریب کھڑی ہو گئی تھی۔

" اپنی شرٹ اتارے۔" وہ بول کر لب دانتوں میں دبا گئی تھی۔ دانش نے حیرت سے دیکھا تھا۔

" واٹ؟"

"مجھے آپ کی زخم پر دوا لگانا ہے شرٹ اتارے۔" وہ ڈاکٹر تھی وہ بس اپنا فرض پورا کر رہی تھی اسے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے دانین نے دل میں اپنے آپ کو کہا تھا دانش شریر نظروں سے دانین کو دیکھتا ایک قدم اسکی طرف بڑھا تھا۔ دانین کا ہاتھ فرسٹ ایڈ بوکس پر مظبوط ہو گیا تھا۔

" پر مجھے دوا کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ اپنا سر ذرا سا اسکی طرف جھکاتا مسکراتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

"کیوں، آپ سوپر مین ہے کیا؟" وہ دھیرے سے اپنی نگاہیں دوسری طرف دیکھتی ہوئی بولی تھی دانش کو حد درجہ اسکی بہادری پر حیرانگی ہوئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"صرف دوا ہی یا پھر تم بہانے سے میرا خوش رو بدن دیکھنا چاہتی ہو!" وہ شرارت سے دانین کی طرف ایک قدم بڑھا تھا۔

دانین "استغفر اللہ" بولتی سٹپٹا کر دور ہوئی تھی۔ دانش اسکے دبکنے پر قہقہہ لگاتا اسے حیران کر گیا تھا۔ دانین کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا" دشت دانو اور مسکراہٹ۔۔؟" وہ آنکھیں جھپکتی خود کو ہی یقین ڈلا رہی تھی۔

"آپ!"

"ہوں بولو۔۔" وہ شرٹ کے بٹن کھولتا اسے شریر نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

نا میں سر ہلاتی وہ آنکھوں کی پلکیں جھپکنتی اپنی گھبراہٹ کو دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

دانش شرٹ اتار کر بیڈ پر بیٹھ گیا تھا اور اشارے سے دانین کے مرہم پٹی کرنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔

"کیا ہوا؟" دانین کے خود کے قریب کھڑے ہونے پر دانش نے اچنبھا سے دیکھا تھا۔

دانین نے آبرو اٹھا کر دیکھا تھا۔

کچھ دیر بعد منظر یہ تھا دانش بیڈ کے پاس کھڑا تھا اور دانین بیڈ پر بیٹھی اسکے کمر کے پاس کے زخم پر مرہم لگا رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہ زخم کیسے لگا؟"

"پیر پھسل کر گر گیا تھا۔" وہ شریر سا جواب دیتا دانین کا چہرہ دیکھ رہا تھا جو اس جواب پر اسے دیکھتی بولی تھی۔

"میں ڈاکٹر ہوں بیوقوف نہیں۔" وہ منہ بسور کر پٹی کرنے لگی تھی۔

"اوں ہوں۔۔۔خوش فہم ہو۔" دانین کا ہاتھ رکا تھا اس نے تعجب سے اسے دیکھا تھا۔

"مطلب؟"

"مطلب، تم خود کو ڈاکٹر سمجھ رہی ہو جو تم ہو نہیں۔" وہ کندھا اچکتا سادہ لہجے میں بولا تھا پر دانین کو بہت برا لگا تھا۔

"میں ڈاکٹر ہی ہوں۔" وہ آبرو سیکوڑ کر بولی تھی۔

دانش اسکے انداز پر زیر لب دھیرے سے ہنسا تھا اسے وہ اسطرح بہت پیاری لگی تھی۔

"نہیں تم ابھی سیکھ رہی ہو، ابھی تو تم پروپر انٹرن بھی نہیں بنی ہو۔" وہ مسکراتی آنکھوں سے اسکے چہرے کا ایکسپریشن دیکھ تھا۔

"صرف کچھ ہی مہینے ہیں۔" وہ معلومات دیتی آگے بولی۔ "آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں۔ میں ڈاکٹر ہی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہوں۔" وہ ناراض لہجے میں بولتی اسکے زخم کا ڈریس اپ کر چکی تھی۔

"کچھ مہینے تو ہے۔" وہ شرٹ دوبارہ پہن رہا تھا۔ "چلو اچھا تم ثابت کر کے دکھاؤ کہ تم واقع ایک ڈاکٹر ہو۔"

"آپ کی مرہم پٹی میں نے اتنے اچھے سے کی ہے آپ پھر بھی ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں۔" اسکی ناراضگی میں اضافہ ہو رہا تھا۔

"وہ تو نرس بھی کر سکتی ہے۔" وہ برجستہ بولا، دانین کا چلتا منہ ایک پل میں بند ہوا تھا۔ وہ لمبی سانس لیتی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے نڈر انداز میں بولی تھی۔ بات اب اسکے عزت کی تھی اسکے مان کی تھی۔

"بتائے میں کیسے ثابت کر سکتی ہوں!" وہ جذباتی ہو رہی تھی۔

دانش کے چہرے پر ڈمپل ابھر کر مدھم ہوا تھا۔ وہ چلتا ہوا اسکے بے حد قریب کھڑا ہوتا بولا تھا۔

"تو بتاؤ جس زخم کی تم نے مرہم پٹی کی ہے وہ کس چیز سے لگی ہوئی ہے؟ یا کیسے ہوا ہے؟"

"ہوں۔" وہ جو اسکے قریب آنے پر گھبرا گئی تھی اسکے سوال پر پلکیں جھپکتی الجھن میں آگئی تھی۔

اسے تو بلکل بھی وہ زخم سمجھ نہیں آیا تھا وہ پہلی بار اسطرح کا گہرا زخم دیکھ رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسکا الجھن زدہ چہرہ دیکھ دانش کا ڈمپل ابھر کا مدھم ہوا تھا۔

"چلو کوئی بات نہیں ابھی نہیں بتا سکتی ہو، تو بعد میں بتا دینا۔ یہ تمہارا ہوم ورک ہے میری طرف سے۔" وہ صوفے پر بیٹھتا چوٹ کرتا ہوا بولا تھا۔ دانین منہ بسور کر مڑتی کمرے سے ہی نکل گئی تھی اب فائدہ ہی نہیں تھا مذید بحث کرنے کا اگر وہ کچھ ایسا اور پوچھتا تو وہ کیا بولتی۔۔

"ہائے۔۔" اسے خود پر افسوس ہو رہا تھا جسے اتنے معمولی چیزیں نہیں پتا ہے۔

پتا کرنے کا عہد کرتی وہ اپنے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

☆☆☆

اگلی صبح وہ لوگ اوٹی سے روانہ ہو گئے تھے۔ بہت زیادہ لطف اندوز ہو کر، بہت پیاری یادیں بنا کر۔ ماضی میں مت جیو، مستقبل کے خواب مت دیکھو، اپنے دماغ کو موجودہ لمحے پر مرکوز رکھو۔

☆☆☆

"یہ کیا ہے؟" وہ حیرانگی سے پوچھ رہی تھی۔

"تم اسے ایک کی (کنجی) سمجھو۔" وہ سادے لہجے میں سمجھا رہی تھی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ میری۔" وہ مذید الجھ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مطلب یہ دیکھو۔" اور اسی کے ساتھ اس نے اس چمکتے سیاہ پتھر کو ہلکے سے اندر کی طرف پریس کیا تھا جس سے وہ ماچس باکس کی طرف کھلا تھا۔

اور جو چیز اس میں ملی تھی وہ قابلِ حیرت زدہ تھی۔

"فائل ہے!"

"وہ تو مجھے بھی نظر آرہا ہے۔" آیت نے تاسف سے اسے دیکھا تھا۔

"تم ہی پوچھ رہی ہو۔" اس نے ہنوز کندھا ہلا کر کہا تھا۔ آیت نے آنکھیں سکوڑ کر اسے گھورا تھا۔ وہ کھکھلا دی تھی۔

"اوکے بابا! سوری۔"

"اگر اس فائل کو اتنے احتیاط سے رکھا گیا ہے تو ضرور کچھ خاص ہے اس میں۔" میری نے اس فائل کو دیکھتے ہوئے اپنے خیال کا اظہار کیا تھا۔ آیت پر سوچ انداز میں اس فائل کو دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے؟" اس نے سوالیہ نظروں سے آیت کو دیکھا۔

"یہ تو تم پر ڈیپینڈ کرتا ہے۔ جتنے جلدی تم اسے ڈی کوڈ کرو گی اتنے جلدی میں کوئی رائے دے سکتی ہوں۔" میری نے فائل اسکے ہاتھ سے لے کر منہ بنا کر اسے دیکھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ایک بات میں پوچھنا بھول گئی!" میری کچھ یاد آنے پر بولی۔

"ہوں! کیا؟" آیت نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"یہ تمہیں کہاں سے ملا؟"

مسکان کے مہندی کے دن!

ہاں اسی دن! جب وہ بے دھیانی جا رہی تھی۔

"تمہارے لیے!" آیت نے اس خوبصورت سے باکس کو دیکھا تھا۔ اور اسکے ساتھ میں رکھے پیپر کو بھی۔ پیپر پر یہی لکھا تھا۔

اس نے اس باکس کو کھول کر دیکھا تھا وہ سیاہ چمکیلے پتھر جیسا ہی اسے لگا تھا۔

"کہاں گم ہو گئی؟" میری نے اسکا کندھا ہلا کر متوجہ کیا تھا جو اس سوال پر غائب دماغی سے سیاہ پتھر کو دیکھ رہی تھی۔

"نہیں! کہیں نہیں!" آیت نے سر جھٹکا تھا۔

"تو بتاؤ نا کہاں سے ملا تمہیں یہ؟" میری متجسس اسے دیکھ رہی تھی۔

"سچ بتاؤں تو معلوم نہیں!" اس نے سادگی سے کندھا اچک دیا تھا میری نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں شکل سے بیوقوف دکھ رہی ہوں!"

"ایسے بیوقوف کو بیوقوف نہیں کہتے۔" آیت نے زیرے لب مسکراہٹ چھپائی تھی۔

"مطلب میں بیوقوف ہوں۔" اب وہ خفگی سے بول رہی تھی۔ آیت دھیرے سے ہنس دی تھی۔

"میں نے ایسا تھوڑی کہا۔" آیت اسے چڑھا رہی تھی۔ میری نے لمبی سانس لے کر وارننگ بھرے انداز میں کہا تھا۔

"میں اسکا بدلہ لے کر رہوں گی۔"

"اوکے۔" آیت آنکھیں پٹپٹا کر ہنس دی تھی۔

☆☆☆

" چودھری شجاعت علی تو اپنے انجام تک پہنچ گیا، اور اب باری ہے دلاور ملک کی۔۔۔!"

وہ ایک فوٹوں پر کروس مارک لگاتا خود سے بولا تھا۔

☆☆☆

"چغتائی! کچھ پتا چلا۔" وہ یہاں سے وہاں بھٹک رہا تھا جب ایک شخص خاکی لباس ملبوس وہاں آیا تھا۔

"معلوم ہوتا ہے صاحب بہت دنوں سے اپنے گاؤں نہیں گئے۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اس بات کا کیا مطلب ہوا؟"

" وہ لڑکی کوئی اور نہیں آفرین اور دانیال کی ایک لوتی بیٹی آیت خان ہے۔" اس بات پر وہ چونکا تھا۔

"آے۔ آر کا بیٹا اسکی خواہش کر رہا ہے۔" وہ بول کر زور دار آواز میں ہنسا تھا۔ "ہاں! لگتا ہے آے_ آر کے زوال کا وقت شروع ہو گیا ہے۔"

"آپ اپنی خیر کرے دلاور سائیں۔" چغتائی نے ناگواری سے کہا۔ دلاور نے تیکھی نظروں سے اسے گھورا تھا۔

"اپنی حد میں رہو۔" وہ منہ بسور کر جانے لگا تھا۔

☆☆☆

کیا وہ ٹھیک ہے ڈاکٹر؟ وہ پریشان کن لہجے میں استفسار کر رہا تھا۔

یہ کوئی اسپتال کا منظر نہیں تھا بلکہ کسی محل نما گھر کے احاطے میں بنے ڈرائنگ روم کا منظر تھا۔ جہاں ایک شخص سوٹ بوٹ میں ملبوس چہرے پر بلیک ماکس لگائے نہایت بے چینی سے یہاں وہاں چل رہا تھا۔ ڈاکٹرز کی ایک ٹیم ایک روم سے متواتر نکلتی اور داخل ہوتی دکھائی دے رہی تھی۔

ایک خوش باش شکل ڈاکٹر سوال کرتے نفوس کے پاس نہایت مؤدب سا کھڑا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"فی الحال تو ہم نے اسے اندر کنٹرول کر لیا ہے مگر۔۔" ڈاکٹر کے رکنے پر وہ کچھ زیادہ بے چین ہوا تھا۔

" مگر کیا آگے بولو!"

" مگر اس نے اگر دوبارہ سوسائٹ اٹیمپ کیا تو اسے بچانا بہت مشکل ہو جائے گا۔" ڈاکٹر نے سنجیدگی سے آگے کی بات مکمل کی۔ یہ اس کا چوتھا اٹیمپ تھا۔"

"میں کیا کروں حسان؟" وہ تھکے لہجے میں بولے۔" وہ میری قل کائنات ہے۔ اسکے بولنے سے پہلے میں نے اسکی ہر خواہش پوری کر دی پھر بھی وہ۔۔" وہ تھک کر صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

" ایک بے معنی خواہش کے پیچھے اس نے خود کو اور مجھے خوار کرا کر رکھ دیا ہے۔"

" تو تو اسے وہ دے دے جو وہ چاہتا ہے۔" ڈاکٹر حسان کے لہجے سے انکے درمیان کی شناسائی کا اندازہ ہو رہا تھا۔

" جو وہ چاہتا ہے وہ ممکن نہیں ہے حسان۔" وہ قطع کلامی سے بولے۔

" آخر چاہتا کیا ہے وہ۔۔۔" وہ حیران ہوئے تھے۔ اس سوال پر وہ خاموش رہے تھے۔

"آج رات کا کام اچھے سے ہو جانا چاہیے۔" حسان نے اس بات پر سر ہلا کر آج رات ہونے والے کام پر بات کرنے لگے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

☆☆☆

رات اندھیری پھیلی ہوئی تھی۔وہ دبے پاؤں چاند کی چاندنی میں آگے بڑھ رہی تھی۔ سرسراہٹ اور کتوں کی دہشت ناک آواز ماحول میں ہیبت طاری کر رکھا تھا۔

وہ نڈر بے خوف وخطر آگے بڑھتی ایک درخت کی اوٹ میں چھپ گئی تھی۔

گھنے جنگل کے چنگل میں کھڑا وہ کھنڈر نما محل نہایت خوف ناک معلوم ہو رہا تھا۔

وہ دور درختوں کی اوٹ میں کھڑی اس کھنڈر کو تفتیشی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

جیب میں وائبریٹ ہوتے فون کو نکال کر اس نے نظروں کے سامنے کیا تھا جہاں "کمپیوٹر گرل" نام اپنے پورے آب وتاب سے جگمگا رہا تھا۔

اس نے فوراً کال اٹھالیا تھا۔

"ہوں۔۔بولو۔۔" آواز مدھم اور سنجیدہ تھی۔

"میں نے اس فائیل کو ڈی کوڈ کر لیا ہے۔" فون میں سے خوشی سے چنگھاڑتی آواز برآمد ہوئی تھی۔

" زبردست! خیر اتنے دنوں میں تم نے کوئی اچھی خبر سنائی۔" وہ خوش ہوئی تھی۔

" اب طنز مت کرو۔" وہ خفا لہجے میں بولی۔" یو نو واٹ، اس میں بہت سارے سکیریٹ وڈرز میں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

فائیلز موجود ہیں۔" دوسری طرف کی لڑکی بہت جوش میں معلومات دے رہی تھی۔

"کیا میں سارے فائیل چیک کروں!"

"نہیں ایسا نہیں کرنا۔" وہ فوراً انکاری ہوئی۔

"پر کیوں؟" وہ خفا ہوئی پر جواب ندارد۔ "ہو سکتا ہے اس میں بہت دلچسپ انفارمیشن ہو۔"

"میں تمہاری جاسوسی طبعیت سے واقف ہوں، پر امید کرتی ہوں تم میری ایک بار کی کہی بات ضرور مانو گی۔" کمپوٹر گرل اس بات پر اپنے لب دانتوں میں دباتی مسکرائی تھی۔

"تم نے سہی کہا پر میں بہت متجسس ہوں اسے دیکھنے کے لیے۔" وہ صاف گوئی سے بولی۔

"میں تمہاری بہت مشکور ہوں پر اب اسکے آگے جو بھی کرنا ہے وہ میں اکیلے کروں گی۔" اسکی نظریں اچانک کھنڈر کے قریب رکتے گاڑی پر پڑی تھی جس میں سے کچھ لوگ نکل کر اندر ویرانے میں غائب ہو گئے تھے۔

"ہاؤ مین! تم ان ڈائریکٹلی مجھے اس مشن سے بیدخل کر رہی ہو۔" اس بات پر وہ جو کچھ سنجیدہ سی کھنڈر کو دیکھ رہی تھی مسکرا دی تھی۔

"اب ایسا بھی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے اس فائیل میں کچھ ایسا ہو جسے دیکھ تم پاگل ہو جاؤ۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" ہاؤ فنی!" کمپوٹر پر بیٹھی لڑکی اب اس بلیک فائیل کو بہت پر سوچ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

" میری! اس فائیل میں بہت سارے خطرناک راز موجود ہیں۔"

"خطرناک چیزیں دلچسپ بھی ہوتے ہیں اور دلچسپ کام کرنا میرا پسندیدہ مشغلہ ہے۔" وہ شان بے فکر لہجے میں بولی۔

" راز آگ کی طرح ہوتے ہیں میری! جو دکھنے میں تو سرخ ہوتا ہے پر اسکا جلایا ہوا سیاہ ہو جاتا ہے۔" وہ سنجیدگی سے تنبیہ کر رہی تھی۔

" واٹ ایور۔" ہنوز ویسا ہی جواب۔

" جو مرضی کرو۔ پر پھر مجھے کچھ مت کہنا۔" وہ چڑھ گئی تھی۔

" جیسا آپ کہے بوس۔" وہ شریر سا جواب دیتی ہنس ڈی تھی۔

" ویل میں نے بہت بڑا کام کیا ہے اس لیے مجھے اس کام کی عوض ایک پروپر ٹریٹ چاہیے۔" اس فون کو ہٹا کر گھورا تھا۔

" آج یہاں سے بچ کر نکل گئی تو ضرور دوں گی۔" وہ آہستگی سے بڑبڑائی تھی۔

" کیا کہا تم نے۔۔" میری واضح طور پر سن نہ سکی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کچھ نہیں!"

"کہاں ہو تم اس وقت؟" اسے تفتیش ہوئی تھی۔

"کہاں ہونا چاہیے۔" وہ جواب دینے سے گریز کر رہی تھی۔اور فوراً اسکی نظر کھنڈر میں داخل ہوتے ایک اور حلیے پر پڑی تھی۔

"آیت۔۔"

"مریم۔۔" وہ بھی قطعت سے بولی۔

"کہاں ہو تم اس وقت؟ کیا تم کچھ کرنے والی ہو۔" وہ پریشان ہوئی تھی۔

"تم میرا وقت برباد کر رہی ہو، بائے۔"

"سنو تو۔۔" رابطہ منقطع ہو گیا تھا وہ فون ہاتھوں میں لیے پریشان ہو گئی تھی۔

رات دھیرے دھیرے سرک رہا تھا اندھیرے میں مذید اضافہ ہو رہا تھا۔کمپوٹر کے سامنے پر سوچ بیٹھی مریم کا دل بھی دھیرے دھیرے تاریک ہو رہا تھا۔

☆☆☆

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا تم سب تیار ہو۔" بلیک جنس، بلیک شرٹ اینڈ بلیک ہدی جیکٹ، اور چہرے پر بلیک ماکس لگائے وہ لوگ اس وقت کرائم برانچ کے آفس سے نکل کر اپنے گاڑیوں کے سمت بڑھے تھے۔

"آف کورس! برو۔" حزیفہ ایک آنکھ بند کرتا اپنے کار میں خریم اور آفتاب کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

دانش کے ساتھ چلتے ہوئے اچانک خزیمہ کے ہاتھ میں پہنے ڈیجیٹل واچ پر ایک مخصوص رنگ بجی تھی۔

وہ چونک کر اپنے ہاتھ میں پہنے اس واچ کو دیکھنے لگا تھا۔

"آر یو آل رائیٹ!" دانش نے اسے الجھ کر پوچھا تھا۔

"آڈونٹ تھنک سو۔" اپنے فون پر وہ کچھ دیکھتا ہوا، دانت بھینچ کر بولا تھا۔

☆☆☆

"لگتا ہے تمہارے حساب کا دن نزدیک آرہا ہے۔" بہت ناگوار نظروں سے انہوں نے دیکھا تھا۔

"بکواس مت کرو، میں فی الحال ابھی بہت برے موڈ میں ہوں۔" لہجہ بھی چہرے کی عکاسی کر رہا تھا۔

"تم چیزیں نظر انداز نہیں کر سکتے۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔ "نہایت اہم آدمی اس وقت جیل میں ہے۔ اور بہت ممکن ہوا نہیں تمہارے بارے میں بھی معلوم ہو!"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" ایسا ہوتا تو وہ مجھ سے باز پرس ضرور کرتے! پر ایسا کچھ نہیں ہوا۔ سب نہایت نارمل تھے۔" ماکس میں پچھا چہرہ۔ وہ پر سکون لہجے میں بول رہا تھا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ تمہیں آزما رہے ہو۔" وہ مذید تفتیشی ہوا۔

" حسان۔۔ ممکن ہو پر وہ ابھی اتنے تجربہ کار نہیں کہ مجھ پر ہاتھ ڈالیں۔" وہ پر سکون تھا۔

" ایسا ہی ہو۔ خیر میں خبر دار ضرور کروں گا۔" ڈاکٹر حسان کھڑے ہو گئے تھے۔

" تم فکر مت کرو، کوئی ہم تک اور ہمارے راز تک نہیں پہنچ سکے گا اور جو کوشش کرے گا وہ دوبارہ واپس نہیں جا سکے گا۔" وہ پر سکون بے تاثر لہجے میں بولا تھا۔

رات اپنے جوبن پر تھا۔

اندھیرا اندھیرا!

اندھیرا بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

☆☆☆

باہر جنگل کے سمیت وہ چاندنی کی روشنی میں بلا خوف و خطر چل رہی تھی پر اس وقت کھنڈر کے اندر جہاں چھاؤنی بنی ہوئی تھی وہ گھبرا ابھی رہی تھی کیونکہ سیاہ اندھیرا مذید بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

جس شخص کی تعاقب میں وہ یہاں تک آگئی تھی وہ شخص بھی اندھیرے میں کہی غائب ہو گیا تھا۔

دوسری طرف اندر کی طرف آتے شخص نے اپنے پیچھے کسی کا احساس محسوس کر لیا تھا اسی لیے وہ تاریکی میں ایک ٹوٹی ہوئی دیوار کے اوٹ میں چھپ گیا تھا۔

آیت دبے پاؤں چل رہی تھی۔

دیوار کی اوٹ کھڑے شخص نے دانت پیس کر اسے دیکھا تھا۔

" آیت!"

کھٹ پٹ چلنے کی آواز پر اچانک کسی نے آیت کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے دیوار کی اوٹ میں چھپا لیا تھا۔

وہ دبے منہ چیخی تھی۔

" مجھے لگا یہاں کوئی آیا تھا۔" دو ہٹھے کٹے مرد وہاں پر گھومتے آپس میں بولے تھے۔

" قدموں کی آواز تو آئی تھی۔" وہ مشکوک سے ہر طرف دیکھ رہے تھے۔

" چلو آس پاس دیکھتے ہیں۔" انکی بات پر آیت کا سانس رک رک کر آ رہا تھا۔

" خاموشی سے یہی چھپی رہنا۔" وہ دھیرے سے سرگوشی کرتا آہستہ سے الگ ہوا تھا۔ آیت نے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

محسوس کیا وہ شخص بہت شناساء تھا۔

" تم سب یہاں کیا ڈھونڈ رہے ہو۔" وہ رعب دار لہجے میں بولا تھا۔

آیت اسے پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی۔

" آپ یہاں کیا کر رہے ہیں صاحب!" معلوم ہوتا ہے وہ ان لوگ کا کوئی بوس ہو۔ آیت نے پر سوچ نظروں سے دیوار کو دیکھا تھا۔

"آج ہونے والی کاروائی کے لیے مجھے بھیجا گیا ہے سب کچھ میرے اندر ہو گا۔" وہ سپاٹ انداز میں بولا۔

آیت کو اس شخص سے اب خوف محسوس ہونے لگا تھا۔

وہ گھبرا کر انہیں مصروف باتوں میں چھوڑ دوسری طرف بھاگی تھی مقصد صرف خود کو وہاں سے محفوظ کرنا تھا۔

پر شاید غیر ارادتاً اسکا پیر کسی چیز سے ٹکرایا تھا اور وہ خود کو مصیبت میں پھنسا چکی تھی۔

تینوں بیک وقت اس طرف مڑے تھے جہاں سے آواز نکلی تھی ایک لڑکی کو وہاں دیکھ انہیں حیرت ہوئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اس نے اپنی آنکھیں غصے اور ہاتھ ضبط سے بھینچ لیے تھے۔

"یہ کون ہے؟"

" یہاں کیسے آئی؟"

وہ ایک ساتھ بولتے آیت کی طرف بڑھے تھے۔

چاند اور ٹارچ کی روشنی میں آیت نے اس شخص کو پہچان لیا تھا۔

"شہریار!"

شہریار نے نہایت صبر سے اسے گھورا تھا۔

" تم اتنے گھٹیا ہو سکتے تھے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔" آیت کو یہ سوچ بہت افسوس ہو رہا تھا کہ ان سب میں اسکا اپنا دوست بھی ملا ہوا ہے۔

شہریار کو آیت کی بیوقوفی پر جی بھر کے غصہ آیا تھا۔

"کچھ تو گڑبڑ ہے۔" ان میں سے ایک نے شہریار کو مشکوک نظروں سے دیکھا تھا۔" تو نے بتایا تھا کہ تیرا نام نوشاد ہے۔"

"نوشاد۔" آیت دھیرے سے بڑبڑائی۔" کیا میں نے کچھ گڑبڑ کر دیا؟" وہ شہریار کی طرف دیکھتی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بیچارگی سے بولی تھی شہریار کا دماغ گھوم گیا تھا۔

"منہ مت دیکھو بھاگو۔" وہ آیت کا ہاتھ پکڑتا وہاں سے دوسری طرف بھاگا تھا۔

" آخر تم یہاں کر کیا رہے ہو؟"

" تم تو اوٹی میں تھے؟"

" یہاں کب آئے؟"

" اور ان سب کے ساتھ کیا کر رہے ہو؟"

وہ ایک ہی سانس میں بولی تھی۔ شہریار نے جواب دینے سے بہتر بھاگنا ٹھیک گیا وہ لوگ گھنے جنگلوں کے درمیانے میں تھے۔

"کہاں گئے یہ دونوں!"

" سن بڑے بھائی! اگر ہم نے انہیں پکڑ لیا تو بڑے صاحب ہمیں بہت سارے انعام سے نوازے گا۔" ان میں سے ایک بڑی مونچھوں والے نے ٹمٹماتی آنکھوں سے بولا تھا۔ بھاگتے بھاگتے ان دونوں کا سانس پھول گیا تھا۔ بڑے بھائی صاحب نے چھوٹے کی بات نظر انداز کر کے درختوں کے درمیاں دیکھنا شروع کر دیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" تم کچھ بول کیوں نہیں رہے ہو؟ آخر ہم کہاں جا رہے ہیں؟" آیت کو اسکی مسلسل خاموشی سے چڑ ہو گیا تھا۔

" جہنم میں۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولتا ایک بڑے سے درخت کی اوٹ میں چھپا تھا۔

" اس جہنم سے تو بچ جائے گے نا!" وہ بغیر برا مانے آنکھیں پٹپٹا کر بولی تھی۔

" آیت! تم یہی چھپی رہو میں ان سب کا دھیان بھٹکاتا ہوں۔" وہ دھیرے سے بولا تھا۔

" کیا مطلب ہے تمہارا، میں یہاں اکیلے کیسے رکوں! کچھ ہو گیا تو؟" وہ دبکی تھی۔

" یہاں آنے سے پہلے یہ سب سوچا تھا" وہ تیز نظروں سے گھورا تھا۔ آیت نے لب کھولے تھے پر قدموں کی چاپ پر شہریار فوراً بولا تھا۔

" دیکھو آج یہاں پر ایک ریڈ ہونے والی ہے اس سے آگے میں تمہیں بس اتنا کہوں گا کہ خزیمہ کو تمہاری لوکیشن میں نے سینڈ کر دی ہے وہ بس آتا ہو گا۔ تم یہاں ہی چھپی رہو۔ میں ذرا انہیں ٹھیکانے لگا دوں۔" شہریار مختصر سا بولتا۔ وہاں سے ان دونوں آدمیوں کے پیچھے ہوا تھا۔

"ریڈ!"

آیت نے لب دھیرے سے کھولے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" اب بچو بیٹا۔" وہ دھیرے سے طنزیہ کہا لگا تا ان دونوں کی طرف ہوا تھا۔ وہ دونوں اسکی طرف خطرناک تیور لے کر بڑھے تھے۔ پر جس طرح شہریار انہیں پیٹ رہا تھا آیت کی آنکھیں چاک ہو گئی تھی۔

"یقین نہیں ہوتا!" وہ درخت کی اوٹ میں چھپی دیکھ رہی تھی۔ جب ایک طرف درختوں میں سرسراہٹ ہوئی تھی۔

وہ دبے قدم اس طرف بڑھی تھی۔ جب اچانک کسی نے اس کے منہ پر سفید رومال رکھ کر اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ وہ خود کو چھڑانے میں ہلکان ہو گئی تھی۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے بہت مانوس چہرہ دیکھا تھا۔

دوسری طرف شہریار نے انہیں انہی کے کپڑوں سے باندھ کر درختوں سے لگا دیا تھا۔

پولس سائرن کی آواز پر وہ فوراً الرٹ ہوا تھا اور کھنڈر کی طرف بڑھا تھا اس وقت وہ آیت کو مکمل فراموش کر چکا تھا۔

اور اب کھنڈر کی طرف آئے تو وہاں پانچ سے زیادہ پولس کی گاڑیاں موجود تھی۔

پولس اسلحہ سے لدی بھدی کھنڈر کے چاروں اور پھیلی ہوئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شہریار کے آنے پر سب نے اسے سلیوٹ کیا تھا۔ شہریار نے اب اپنے چہرے پر ایک ماکس لگا لیا تھا جس سے صرف اسکی آنکھیں دکھ رہی تھی۔

اسی طرح وہاں آفتاب، احکم، حزیفہ، خریم، دانش اور خزیمہ سب موجود تھے۔ یہ انکے مشن کی دوسری کامیابی تھی۔

" جو کچھ وہاں سے بر آمد ہوا تھا وہ نا قابلِ یقین تھا۔

انکا ایک اور مشن کمپلیٹ ہو گیا تھا۔ کھنڈر اور اسکے راز بے نقاب ہو گئے تھے۔

☆☆☆

"چھٹی جماعت کے کتاب میں ایک کہانی ہے جو کہ ہندی میں لکھی ہوئی ہے۔

اس میں ایک پرانے سے کھنڈر نما حویلی کو لوگ بھوتیاں حویلی کہتے تھے۔ اس گاؤں کے ہر شخص کا ماننا تھا اس حویلی میں بھوتوں کا شب باشی ہے۔

وہاں جانے سے ہر کوئی کتراتا تھا۔ ایک واقعے کی وجہ سے وہ لوگ اور زیادہ خوف ذدہ ہو گئے جب ایک سولا سترہ سالہ لڑکا وہاں گیا اور اسکے بعد سے وہ مکمل فالج کے اٹیک سے بستر مرگ ہو گیا۔

لوگوں میں حویلی اور اسکے بھوتوں کا خوف مذید بڑھ گیا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کچھ عرصے بعد وہاں پر ایک شہر سے بچہ آیا ہوا تھا اپنے ماما کے گھر ماما کی ایک بیٹی بھی تھی دونوں ہی بہت چالاک، ذہین اور نڈر تھے۔

اسے اس کہانی کو سننے کے بعد بہت ذیادہ تجسس ہوا تھا وہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر اس حویلی میں ہے کیا۔۔؟ کیونکہ اسے بھوت پریت پر بلکل بھی یقین نہیں تھا۔ اسے یہاں اتنے بڑے لوگوں کی ایسی بکواس باتوں پر یقین اور خوف دیکھ کر بہت حیرت ہوتا تھا۔

ایک دن وہ اپنی کزن کے ساتھ رات کے وقت سب سے چھپ کر اس حویلی کی طرف چلا گیا تھا۔ ساتھ میں اس نے اپنا کمیرہ بھی لیا ہوا تھا جو اس نے شہر سے اپنے ساتھ لایا ہوا تھا۔

حویلی کے باہر مکمل سناٹا تھا پر کچھ اندر جانے پر انہیں باتوں کی آواز آنا شروع ہو گی تھی۔

وہاں چاروں طرف گندی بدبو پھیلی ہوئی تھی۔ ہر طرف بدبودار بوتل بکھرے پڑے تھے۔

ایک طرف چھپ کر انہوں نے اندر کی طرف دیکھا تھا۔

جہاں ہٹھے کٹے آدمی گلے میں کارتوس لٹکائے ہوئے تھے۔

کچھ بگڑی باندھے، بڑی بڑی مونچھیں، سروار کمیز پہنے، انکی آنکھیں سرخ انگار ہوئی تھی۔

وہ لوگ بے حد خطرناک اور ڈراؤنے دکھائی دے رہے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اس نے اپنی کزن کی طرف دیکھا اور جلدی جلدی بنا شور کیے ان سب کی اور حویلی میں پھیلی چیزوں کی تصویر اتار لی۔

اور دبے پاؤں وہاں سے بھاگ گئے تھے۔

دوسرے دن اس نے اپنے ماما سے کہا" میں نے کہا تھا نا بھوت پریت کچھ نہیں ہوتا، سب صرف انسانوں کی من گھڑت کہانی ہے۔" اس کے ماما نے حیرت سے اسکا منہ دیکھا تھا۔

اس نے انہیں اور وہاں کی پولس کو ساری واردات بتائی اور تصویریں دکھائیں۔ جسے دیکھ سب چونک اٹھے تھے۔

دراصل وہاں کچھ گاؤں کے ہی لوگ غیر قانونی طریقے کار کام کرتے تھے جسے چھپانے کے لیے انہوں نے ایک بھوت پریت جیسی افواہ پورے گاؤں میں پھیلا دی تھی۔ تاکہ وہ لوگ وہاں آنے سے کترائے اور انکا کام بہ آسانی ہو جائے۔"

"ڈامورل آف دی اسٹوری۔ تم سب نے شاید چھٹی جماعت نہیں پڑھی ورنہ اتنا بکواس افواہ کھنڈر کے مطابق نہیں پھیلاتے۔" حزیفہ کی بات پر ماکس میں پیچھے چہروں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔

وہاں غم و غصے میں بہت سارے لوگ موجود تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اور ایک نہایت اہم شخص جس کو پکڑنا انکا خاص مقصد تھا۔

" دلاور ملک۔"

جو برسوں پہلے غائب ہوا تھا پر اس وقت ان چھپے چہروں میں بہت غضب ناک تیوروں سے گھور رہا تھا۔

☆☆☆

آیت دانیال خان، دانیال اور آفرین کی بیٹی جس نے بہت ہی چھوٹی عمر میں اپنے والدین کو کھو دیا تھا۔

آخر کشمیر میں ہوا کیا تھا یہ کوئی نہیں جانتا۔

اور کھنڈر کا اصل راز کیا ہے یہ بھی۔ اس راز کو برسوں پہلے دانیال نے جاننے کی کوشش کی تھی۔ جس میں جو نام اور چھپے راز باہر آئے وہ کچھ یوں تھے۔

آے۔ آر کون ہے کوئی نہیں جانتا!

دلاور ملک اور چودھری شجاعت علی۔

اور بھی بہت۔۔۔

یہ لوگ اس کھنڈر میں غیر قانونی کام کرتے تھے جسے چھپانے کے لیے اس کھنڈر کے مطابق عجیب پر اسرار افواہ پھیلا دی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آج اس کھنڈر کا راز آخر کار سب کے سامنے آ ہی گیا تھا۔

☆☆☆

شدید سر درد کی وجہ سے اسکی آنکھیں کھل تک نہیں رہی تھی۔

نیم وا آنکھیں کھولے وہ اپنے آپ کو غیر مانوس جگہ دیکھ ٹھٹھک گئی تھی۔

ساری نیند درد سا کچھ اڑن چھو ہو گیا تھا۔شدید گھبرا کر وہ بیڈ سے اٹھی تھی۔

نہایت کشادہ کمرہ،ڈبل بیڈ، جس پر صاف ستھری بیڈ سیٹ چڑھی ہوئی تھی۔دیواروں پر خوبصورت پھولوں کی ڈیزائن بنی ہوئی تھی اور جو چیز حیرت و الجھن کا باعث بنی وہ تھی ان خوبصورت انٹیریئر ڈیزائن کے درمیان بڑی سی آیت کی فوٹو فریم!

وہ اس کمرے میں اس جگہ پہلی بار آئی ہوئی تھی پھر اسکی تصویر وہاں کیا کر رہی ہے؟

الجھ کر وہ سیدھا دروازے کی طرف بھاگی تھی جو لاک تھا۔اس نے زور زور سے بجانا شروع کر دیا تھا۔۔۔

پر کوئی آواز کی سرگوشی اسے سنائی تک نہیں دے رہا تھا۔

جب زور آزمائی کرنے پر بھی دروازہ نہیں کھلا تو وہ گھبرا کر وہیں زمین پر بیٹھ گئی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسکا دماغ سائیں سائیں کر رہا تھا۔

غیر مانوس جگہ!

غیر مانوس کمرہ!

اور پر اسرار اسکی تصویر!

وہ ڈپریس ہونے لگی تھی۔

☆☆☆

دروازہ کھٹ سے کھلا تھا آیت نے جھٹکے سے سر اٹھایا تھا۔

"اٹھ گئی میری پری! کتنا سوتی ہو یار!" وہ جو کوئی بھی تھا آیت سے بہت دوستانہ لہجے میں بات کر رہا تھا۔ آیت نے کافی زور دیا اسے یاد نہیں پڑتا وہ سامنے کھڑے شخص سے پہلے کبھی ملی ہے۔

"کون ہو تم؟"

"تمہارا دیوانہ۔" وہ ہنس کر بولتا اسکے لیے لایا ناشتہ کمرے میں موجود میز پر رکھ رہا تھا جسکے سامنے میں ایک بڑا سا صوفہ رکھا ہوا تھا۔ رکھ کر وہ آیت کے قریب بڑھا تھا آیت الٹے پاؤں پیچھے ہوئی تھی۔

"بکواس بند کرو۔ دور رہو مجھ سے۔" وہ ناگواری سے بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بہت مشکل سے تمہیں ڈھونڈا ہے اب دور نہیں ہونے دوں گا۔" وہ پل میں قریب کھڑا ہوتا نہایت سنجیدہ لہجے میں بولا تھا۔ آیت نے غور سے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔

" ہو کون تم؟" آخر یہ چہرہ اسے شناسا کیوں لگ رہا تھا۔

"تم مجھے نہیں جانتی۔ اور شاید جانتی بھی ہو۔" وہ پر اسرار سا مسکرایا۔

"کیا مطلب ہے اس بات کا۔" وہ الجھ کر بولی تھی۔

"مطلب ہم مل چکے ہیں۔ لندن کے ایک مال میں کپڑوں کے درمیان۔" وہ پر سکون سا اسے دیکھ رہا تھا۔ آیت کے ذہن میں کوندا سا لپکا تھا۔

"فلیش بیک"

"ایم ایم سوری میم۔" غیر ارادتاً ٹکراؤ پر سامنے والے نے فوراً معذرت کی تھی۔

"اٹس اوکے۔" آیت اپنے بیگز اٹھاتی کھڑی ہوئی تھی جب اسے دیکھتا وہ شخص مبہوت سا کھڑا رہ گیا تھا۔

آیت جانے لگی تھی جب حیران کھڑا وہ شخص اسکے راستے میں حائل ہو گیا تھا۔

"میں واقع معذرت خواہ ہوں۔ میں نے دیکھا نہیں آئی ہوپ یو ڈونٹ مائنڈ۔" آیت کو حیرت ہوئی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔

"میں نے آپ کو واقع معاف کیا۔ اکسکیوز می۔" وہ جانے لگی تھی۔

"لگتا ہے آپ برا مان گئی۔" وہ خوامخواہ بول رہا تھا آیت نے عجیب نظروں سے اسے گھورا تھا۔

"واٹ ایور۔۔" وہ نظر انداز کرتی آگے بڑھ گئی تھی۔

"سنیے تو۔۔" وہ مسکرا کر اسکے راستے میں آیا تھا۔ آیت کو اسکی مسکراہٹ بہت مانوس لگی تھی وہ کچھ۔ تذبذب سی ہو گئی تھی۔

"لگتا ہے آپ میری مسکراہٹ پر فدا ہو گئی ہیں۔ ویسے بھی میں ہوں بھی بہت ہینڈسم۔" وہ بال پر ہاتھ پھیرتا مسکرا کر بولا تھا۔

"شٹ اپ۔" آیت کو اسکی خوامخواہ کی باتوں سے چڑ ہو گئی تھی۔ وہ ناگوار نظروں سے گھورتی دوسری طرف سے ہو کر جانے لگی تھی۔

"سنیے! آپ بہت خوبصورت ہیں اور! اور آپ کی آنکھیں بہت پیاری ہیں۔" وہ دوبارہ راستے میں آتا ہنوز بولا تھا۔ آیت کا دماغ گھوم گیا تھا۔

"بدتمیز!" آیت کا ہاتھ اٹھا تھا اور ایک زوردار آواز کے ساتھ سب کچھ ساکت ہو گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اگر اب میرے راستے میں آئے نا تو یہاں کی سیکیورٹی سے تمہاری شیکایت کر دوں گی۔" وہ سرد لہجے انگلی اٹھا کر تنبیہ کرتی وہاں سے باہر کی انٹرینس ڈور کی طرف چلی گئی تھی۔

تھپڑ کھانے کے باوجود وہ گال پر ہاتھ رکھے مسکرا دیا تھا اور فوراً آیت کے پیچھے گیٹ کی طرف بڑھا تھا پر تب تک آیت حمنہ سے باتیں کرتی اپنی کار میں بیٹھ کر وہاں سے روانہ ہو گئی تھی۔

"حال"

"اس دن میں تمہارے پیچھے گیا تھا میں نے تمہارے گھر تک تمہارا پیچھا کیا تھا۔" وہ بتا رہا تھا آیت نے حیرت سے اس پاگل انسان کو دیکھا تھا۔

"پر اچانک مجھے یہاں سے واپس آنا پڑا اور جب میں وہاں دوبارہ گیا تم مجھے اس گھر میں نہیں ملی۔ پتا چلا وہاں رہنے والے سب وہاں سے کہیں اور چلے گئے۔" آیت غیر محسوس انداز میں وہاں سے دروازے کی طرف بڑھی تھی۔

"میں اتنا ڈپریس ہو گیا تھا تم اندازہ نہیں لگا سکتی صرف تمہارے لیے میں نے چار مرتبہ سوسائیڈ کرنے کی کوشش کی ہے۔" آیت کو اس پاگل سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔

"پاگل ڈھیٹ انسان۔" وہ صرف سوچ سکی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اب بتانا پسند کرو گے تم ہو کون؟" آیت اسے باتوں میں لگا کر دروازے کے سمت آہستگی سے بڑھ رہی تھی۔

"میرا نام حام ہے۔" وہ بول کر چونکا تھا آیت نے ایک جھٹکے سے باہر نکل کر اسے کمرے میں بند کر دیا تھا۔

حام مسکرا کر سر توصفی طور پر ہلا کر دروازے کی طرف بڑھا تھا۔

"آیت! کوئی فائدہ نہیں تم بغیر میری مدد کے یہاں سے نہیں نکل سکتی۔" وہ پر سکون سا بولتا دروازے کو ماسٹر کی سے کھول رہا تھا۔

آیت نے چاروں طرف دیکھا۔ بڑا کشادہ فلیٹ لگ رہا تھا۔

وہ سیدھا مین گیٹ کی طرف بڑھی تھی۔ اور باہر قدم رکھتے ہی اسے چار سو چالیس واٹ کا جھٹکا لگا تھا۔

"میں نے کہا تھا نا بغیر میری مدد کے تم یہاں سے نہیں نکل سکتی۔" وہ اچانک پیچھے سے بول تھا آیت گھبرا کر مڑی تھی۔

جو اس سے چار قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا۔

"مجھے یہاں سے جانے دو۔" آیت نے ضبط سے کہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اونچے نیچے پہاڑوں پر واقع وہ کاٹیج نما گھر اور اس گھر کے سامنے کھڑے وہ دونوں!

"میں ایسا کیوں کروں گا۔" وہ ہاتھ جیب میں ڈالتا تعجب سے بولا تھا۔

"تم مجھے جانتے نہیں ہو۔ اور انکو بھی نہیں جن سے میری جڑ جڑی ہوئی ہے۔" وہ وہاں سے نکلنے کا راستہ ڈھونڈتی اسے وارن بھی کر رہی تھی۔

"میں جانتا ہوں! تم آیت خان ہو۔" وہ پر سکون لہجے میں بولا اور اسکی طرف بڑھا تھا پر آیت اسکے ہر قدم پر چار قدم دور ہو رہی تھی۔

"میرا نام آیت خان نہیں ہے"

"مزاق کر رہی ہو۔" وہ دھیرے سے ہنسا تھا۔

" میرا نام آیت خزیمہ ملک ہے۔" آیت طنزیہ لہجے میں بولی تھی۔

"مجھے پورا یقین ہے خزیمہ یہاں پہنچنے والا ہو گا۔" وہ پر یقین لہجے میں بولی تھی۔

حام سر ہلاتا اسکی طرف بڑھا پھا۔

"تمہیں میرے بارے میں بھی جاننا چاہیے۔" وہ جیب سے ایک ہاتھ نکالتا اسکی طرف بڑھایا تھا۔

"مائے سیلف حام ارباز ملک۔ یور فرسٹ کزن۔" وہ دم بخود رہ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"واٹ۔"

☆☆☆

"ہاں! بولو سویرا۔" احکم بات کرتے ہوئے پریشان سا ہو گیا تھا۔

"کیا ہوا؟" خزیمہ نے سوالیہ نظروں سے اسکا چہرہ دیکھا تھا جو دوسری طرف نفوس کی بات سن کر بیساختہ اسے دیکھنے لگا تھا۔

"وہ آیت!"

"کیا ہوا آیت کو؟" خزیمہ سرعت سے اس کے قریب پہنچ کر فون اسکے ہاتھ سے لے لیا تھا۔

"سویرا میں بول رہا ہوں خزیمہ! کیا ہوا آیت کو۔" وہ پریشان ہو گیا تھا۔

"بھائی شاہ! آیت صبح سے نہیں مل رہی ہے وہ کھو گئی ہے۔" سویرا کی روہانسی آواز پر وہ نا سمجھی سے بولا تھا۔

"کیا بول رہی ہو سویرا؟"

"آپ لوگ بس یہاں آجائیں پلیز بھائی شاہ میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔ وہ رات کو ہمارے ساتھ تھی پر ابھی صبح سے ہم سب ڈھونڈ رہے ہیں وہ کہی نہیں مل رہی۔" سویرا گھبرائے لہجے میں بول رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اوکے تم پریشان مت ہو ہم لوگ آتے ہیں۔" وہ فون رکھتا، سرعت سے وہاں سے وہ لوگ سفید حویلی کے لیے نکل گئے تھے۔

☆☆☆

"تم مجھے یہ بات پہلے بتا سکتے تھے شہریار!" وہ غصے سے شہریار پر گر جا تھا۔

"میں نے تمہیں لوکیشن سینڈ کی تھی خزیمہ! مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم نے چیک نہیں کیا۔" شہریار اپنی صفائی میں دھیرے سے بول رہا تھا۔

"تمہارا دماغ خراب ہے تم اسے کسی سیف جگہ بھی چھوڑ سکتے تھے۔" خزیمہ کا دل غم و غصے سے بھرا ہوا تھا۔

"اس پر چلانا بند کرو، ہمیں آیت کو ڈھونڈنا ہے پہلے۔" دانش نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے دھیما کرنے کی کوشش کی تھی۔ خزیمہ نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔ دانش نے ملامت سے اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا اور ایک نظر تاسف سے شہریار کو!

☆☆☆

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

گلابو!گلابو!گلابو! کہاں ہو یار؟ کیوں پریشان کرتی ہو مجھے!" وہ ڈیش بورڈ پر ہاتھ زور سے مارتا بے بسی سے بڑبڑایا تھا۔ جب اسکے فون پر رنگ ٹون بجی تھی۔ اس نے دیکھا!

ہاں اس نے دیکھا فون پر آیت کی اے ڈی جگمگا رہی تھی۔

اس نے کال ریسیو کیا پر آیت کیا۔

"آیت!"

فون کی دوسری طرف اطراف سے چڑیوں کی چہکار کی آواز آرہی تھی۔

سرسراہٹ سے ایسا لگ رہا تھا آس پاس شاید بہت سارے درخت ہوں۔ اور اس کے قریب کہیں پانی بہنے کی آواز تھی۔

اور ان آوازوں میں آیت اور کسی مرد کی گفتگو کی بھی آواز آرہی تھی۔

خزیمہ نے ایک پل بغیر ضائع کیے آیت کا نمبر ٹریکر ایپ سے کنیکٹ کر دیا تھا۔

☆☆☆

"کیا بکواس کر رہے ہو۔" وہ فون پر شدید برہم لہجے میں چلایا تھا۔

آصفہ کے قدم باہر ہی رک گئے تھے۔ اسے اندازہ نہیں ہو رہا تھا اس نے کبھی ارباز ملک کو اس قدر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

شدید برہم دیکھا ہو۔ یہ اس کے لیے بلکل غیر متوقع تھا۔

"کیا کس نے ہے یہ سب؟" وہ بول رہے تھے اور وہ کمرے کے ادھ کھلے دروازے کے پاس کھڑی بس انکی گفتگو سن رہی تھی۔ اور جیسے جیسے ارباز ملک کی بات ہوتی جا رہی تھی ویسے ویسے آصفہ کو وہاں کھڑے رہنا مشکل ہو رہا تھا۔ زندگی میں پہلی بار اسے شدید جھٹکا پہنچا تھا۔

بمشکل چلتی ہوئی وہ سیڑھیوں سے نیچے اتری تھی۔ پورا صحن خالی پڑا تھا۔

سب سفید حویلی گئے ہوئے تھے یہ بات اسے یہاں آنے کے بعد پتا چلا تھا۔

"آپ ٹھیک ہے بی بی!" ڈرائیو اسکی غیر ہوتی حالت پر پریشانی سے بولا تھا۔ وہ سر ہلاتی زبردستی مسکرائی تھی۔

"آفتاب۔۔!" وہ جلدی سے فون نکالتی آفتاب کو کال کرنے لگی تھی۔ "مجھے سب آفتاب کو بتا دینا چاہیے۔" اسکا دل بری طرح ڈھرک رہا تھا۔

☆☆☆

"ہاں! میں تمہارا کزن اور ارباز ملک کا ایک لوٹا بیٹا ہوں۔" وہ بلکل اس کے قریب کھڑا تھا۔

"اچھا مزاق ہے۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولی تھی۔ حام دھیرے سے ہنس دیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"نہیں یار سچ کہہ رہا ہوں۔" وہ جیبوں میں ہاتھ ڈال کر کھڑا تھا۔

"پھر تمہارے بارے میں کسی کو پتا کیوں نہیں! اچانک سے پیدا ہوئے ہو۔" وہ طنزیہ انداز میں تضحیک آمیز لہجے میں نفرت سے بولی تھی۔

نہیں یار پیدا تو میں پچیس سال پہلے ہی ہو گیا تھا۔" وہ بنا برا مانے ڈھیٹوں کی طرح مسکرا کر بولا تھا۔ آیت نے تاسف سے اس ڈھیٹ انسان کو گھورا تھا۔

"تو میں کروں؟" آیت نے بیزارگی سے دیکھا تھا۔ حالانکہ وہ حیرت میں ضرور تھی آخر یہ رات ورات بیٹا کہاں سے آ گیا!

"تو تمہیں حیرانگی نہیں ہوئی میں تمہارا کزن ہوں۔" وہ اسکی بے نیازی پر چونکہ ضرور تھا۔ ایک طرح سے اس نے اپنی طرف سے بہت اہم بات بتائی تھی۔

"پہلی بات تو مجھے تم پر ذرا برابر یقین نہیں حتیٰ کہ تمہاری بات! اس لیے حیرانگی کس چیز کی۔" وہ سپاٹ تاثرات چہرے پر سجائے ہنوز بولی۔

"او۔" وہ ہونٹوں کو دائروی شکل میں بناتا مصنوعی بیچارگی سے بولا۔" پر میں تمہاری مدد کرنا چاہتا تھا میں تمہیں بتانا چاہتا تھا کہ۔۔" وہ کچھ وقفے کے لیے رک اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا جو اسے نظر انداز کرتی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ تلاش کر رہی تھی۔" کہ تمہارے پریرینس کا کس نے مڈر د کیا!" آیت رکی تھی۔ایک پل کو اسکا جسم ساکت ہوا تھا پر دوسرے ہی پل وہ غضب ناک تیوروں کے ساتھ حام کی طرف بڑھی تھی۔اور ایک زور کا پنچ اس نے حام کو دے مارا تھا۔اور اسکا کولر پکڑتی وہ بگڑے ہوئے لہجے میں وارننگ دیتی بولی تھی۔

"اگر اب تم نے کوئی بکواس کی نا میں تمہارا قتل کر دوں گی۔" وہ شدید برہم ہوئی تھی۔

"کیا تم سچ میں مجھ سے انجان ہو؟"اس کے لہجے کی حیرت پر آیت چونک کر انہی بگڑے تیوروں سے دیکھی تھی۔

"میں نے تمہیں وہ بلیک فائل بھیجی تھی تاکہ تمہیں سب پتا چل جائے۔کیا تم نے ابھی تک اسے نہیں دیکھا!"وہ حیرانگی سے اسکی طرف دیکھی تھی۔

"کس فائل کی بات کر رہے ہو تم؟"

"وہی جو میں نے تمہیں مسکان کی مہندی پر دیا تھا۔"آیت کو پہلی بار اس گفتگو میں سنجیدہ ہونا لگ رہا تھا۔

"دیکھو میں تم سے کتنی محبت کرتا ہوں۔اپنے باپ کے خلاف جا کر میں نے تمہاری مدد کی ہے۔اس

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میں بہت سارے ایسے راز ہے جس سے تم انہیں با آسانی سزا دلوا سکتی ہو۔" وہ سنجیدہ مسکراہٹ سے بول رہا تھا۔

"آخر تم اپنے ہی باپ کو سزا کیوں دلوا رہے ہو!" وہ حیرت سے بول رہی تھی۔

"اپنی اپنی وجہ ہے۔" وہ سنجیدگی سے مسکرایا تھا پر آیت کو اسکی آنکھوں میں عجیب سی سرد مہری دکھی تھی۔

"تم سائکو ہو پورے۔" وہ یہی بول سکی تھی۔

"کیا یہ میں کمینٹ سمجھو یا طنز۔" وہ اس تبصرے پر سنجیدگی سے بولا تھا۔

"جو تم چاہو۔" آیت نے بیزارگی سے اسے دیکھا تھا۔

☆☆☆

"کیا ہوا تمہیں اس طرح رو کیوں رہی ہو؟" آفتاب مسلسل پانچ منٹ سے کال پر اسکی سسکیاں سنتا سختی سے بولا تھا۔ پر آگے سے وہ مذید شدت سے رو دی تھی۔

"دیکھو اگر آیت کے لیے پریشان ہو تو وہ جلد ہی مل جائے گی۔" وہ سمجھا شاید آیت کے لیے فکر مند ہے اس لیے نرمی سے بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آفتاب!" وہ سسکیوں کے درمیان بولنا چاہتی تھی پر اسکا دل ہمک ہمک کر صرف رونا چاہتا تھا۔

"بولو۔۔۔ آفتاب کی جان! اسکی دنیا۔" وہ اسے ہشاش بشاش کرنا چاہتا تھا۔

"میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔" وہ بات بدل گئی تھی پر آفتاب اسکے لیے فکر مند ضرور ہوا تھا۔ کیونکہ آصفہ اس طرح رونا اسے کشمش میں مبتلہ کر چکا تھا وہ کبھی اس طرح کا در عمل نہیں دیتی تھی وہ روتی نہیں تھی اسے ہمیشہ وہ ہر مشکل وقت میں بھی مسکراتی اور حوصلہ بڑھاتی ملی تھی۔

"پریشان مت ہو۔ جلدی ملتا ہوں۔" وہ بول کر فون رکھ چکا تھا۔

☆☆☆

"دوپہر ڈھلنے کو ہے۔ کہاں رہ گیا تمہارا خزیمہ؟" حام اسے چڑھاتے ہوئے بول رہا تھا۔

آیت نے نہایت سکون سے اسے دیکھا تھا۔

اچانک فضاء میں گڑگڑاہٹ شامل ہو گئی تھی۔ اطراف میں دھول مٹی اڑنے لگے تھے۔

آیت کے بال کلیچر سے آزاد ہوتے اسکے چہرے پر آنے لگے تھے۔

"یہ ناممکن ہے اس جگہ کا پتا کسی کو نہیں معلوم۔" حام کی رگے سلگ اٹھی تھی وہ سرد نظروں سے آیت کو دیکھنے لگا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آیت نے اپنے لیڈر کی جیکٹ سے فون نکال کر ہوا میں لہرایا تھا۔اور معصومیت سے معذرت خواہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"نیٹ ورک کا مسلہ تھا پر تمہارے وائے فائے نے کام کر دیا۔" وہ آنکھیں ہنوز پٹپٹاتی بتا رہی تھی۔

وہ شکر تھا مریم نے اسے کچھ ٹیکنیکل چیزیں سکھائی تھی جس کی مدد سے اس نے وائے فائے کا کورڈ ایک اپلیکیشن سے حاصل کر لیا تھا۔

کمرے سے نکلنے کے بعد اسے جب چاروں طرف کچھ نہیں سمجھا تو اس نے یہی کیا تھا۔

حام کے اسکے پیچھے کھڑے ہونے سے پہلے اس نے وائے فائے کا لنگ خزیمہ کو کر دیا تھا۔

تبھی وہ اس جگہ اس پاگل انسان کے ساتھ نہایت سکون سے کھڑی تھی۔

حام نے گہری سانس لے کر اس لڑکی کو دیکھا تھا جسے وہ معصوم اور خوبصورت سمجھ رہا تھا وہ بیوٹی وٹھ برین نکلی تھی۔

دونوں نے آسمان کی طرف دیکھا جہاں ٹھیک انکی سر کے اوپر فاصلے پر ہیلی کاپٹر رکا تھا۔

خزیمہ اور حزیفہ ایک ساتھ سیفٹی سے اتر رہے تھے۔

آیت نے روہانسی مسکراہٹ سے خزیمہ کو دیکھا تھا جو اسکی طرف تقریباً بھاگتا ہوا آیا تھا۔اس جگہ اس

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نے کسی انسان شدت سے پکارا تھا تو وہ وہی تھا۔ اس وقت اسے اپنی طرف آتا دیکھ وہ کئی مرتبہ تشکر سے الحمد اللہ دل میں بولی تھی۔

"تم ٹھیک ہو۔" وہ اسے شدت سے خود میں بھیجے پوچھ رہا تھا۔

آیت کے لب دھیرے سے ہلے تھے۔ آنکھیں بار بار دھندلی ہو رہی تھی۔

"تمہارے ساتھ یہ کرنے والے کو میں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" خزیمہ نے آیت کو سیفٹی بیلٹ پہنایا تھا۔ اور غضب ناک تیوروں سے حام کو بھی گھورا تھا۔ جو حزیفہ کے ساتھ سیفٹی بیلٹ پہنتا انہی کو دیکھ رہا تھا۔

جس طرح کا ان دونوں کا آپس میں محبت تھا اور جو چمک آیت کی آنکھوں میں خزیمہ کو دیکھنے کے بعد آیا تھا جس طرح اس کے چہرے کا ہر حصہ پر سکون ہوا تھا۔ حام کو اپنے اندر خالی پن کا محسوس ہوا تھا۔ خزیمہ نے انگلیوں کو گول گول گھما کر ہیلی کاپٹر میں بیٹھے شخص کو اوپر کھینچنے کا اشارہ کیا تھا وہ دونوں دھیرے دھیرے ہوا میں کھڑے ہو گئے تھے۔ آیت اپنا دونوں ہاتھ خزیمہ کے کندھے پر جمائی آسودگی مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی۔ خزیمہ اسے دونوں ہاتھوں سے پکڑے ہولڈ کیے ہوئے تھا۔

"میں ڈر گیا تھا!" وہ دھیرے سے بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں بھی۔" پہلی بار وہ بولی تو اسکی ہچکی بندھ گئی تھی۔

"پھر تم نے ایسا قدم اٹھایا ہی کیوں۔" وہ شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ آیت روتی اسکے گلے لگ گئی تھی۔

"ائی ایم سوری۔" وہ روتی ہوئے صرف ایک ہی لفظ بول رہی تھی۔

خزیمہ نے نرمی سے اسکا سر اپنے سامنے کیا۔ ایک ہاتھ اسکے کمر پر سختی سے پکڑے اسے ہولڈ کیے ہوئے تھا۔

"ڈونٹ کرائے! آ آلویز وٹھ یور سائیڈ۔" آیت ہولے سے مسکرادی تھی۔

☆☆☆

دادا حضور کی تشویش ناک حالت دیکھ اسے شدید جھٹکا لگا تھا۔ اپنے کیے پر وہ حد سے زیادہ شرمندہ ہو رہی تھی۔

کیا تھا جو وہ اس دن اپنے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہاں نہ جاتی!

کیا ہو جاتا اگر وہ سب کچھ خزیمہ یا دانش کو بتا دیتی!

خیر جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ پر اب وہ کبھی بھی اس طرح کی حرکت نہیں کرے گی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دادا حضور کچھ دن اسپتال میں رہے پھر گھر آ گئے۔ انکی والہانہ محبت اور فکر مندی پر وہ اپنے کیے گئے فعل پر حد درجہ پشمان تھی۔

خزیمہ سے اس دن کے بعد اسکی کی کوئی ملاقات یا بات نہیں ہوئی تھی۔

اور یہ چیز اسے بہت پریشان کرتی تھی۔

اکثر وقت اسکا یہ سوچ کر گزر رہا تھا کہیں وہ ناراض تو نہیں ہو گیا؟ پر اس دن تو وہ بہت نارمل اور اچھے سے بات کر رہا تھا ایسا لگا ہی نہیں کہ وہ ناراض ہو گا۔

خیر اسکے بات ایک چیز ہر کسی پر واضع ہو گیا تھا۔

وہ تھا آیت اور خزیمہ کا رستہ!

بڑوں کا در عمل اتنا نہیں تھا جتنا گھر کے ہر بچے نے دکھایا تھا۔

"کیا یہ سچ ہے خزیمہ بھائی اور آیت کا نکاح بچپن میں ہی ہو گیا تھا؟" سویرا نے بے یقینی سے بحکم سے پوچھا تھا۔ جو بیچارہ محض سر ہلا کر رہ گیا تھا۔

"چاہے بھائی نے مجھ سے پہلے نکاح کیا ہو پر انشاء اللہ اس دنیا بچے پہلے میرے ہی آئے گے۔" حزیفہ کی بات پر مسکان نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کبھی تو شرم کر لیا کریں۔ کچھ بھی بولتے ہیں۔" وہ تاسف سے سر ہلاتی رہ گئی تھی۔ اور حزیفہ وہ مذید گوہر افشانیاں بیان کرنے لگا تھا جسے مسکان کو صبر سے سننا تھا۔

☆☆☆

"کیسا رہا تمہارا اڈونیچر؟ مسز خزیمہ؟" مریم ڈھرام سے اسکے سامنے بیٹھی تھی۔ آیت نے گھورا تھا۔ "اچھا ٹھیک ہے۔ چلو میں سوال بدل دیتی ہوں یہ بتاؤ کیسی ہو؟"

"ٹھیک ہوں۔" وہ دھیرے سے بولتی سر جھکا دی تھی۔

"سچ میں۔" مریم تعجب سے دیکھا تھا۔

"ہوں۔" وہ ہونکارہ بھری تھی۔

"چلو تم کہتی ہو تو مان لیتی ہوں۔" وہ بھی بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔ پر دفعتاً کچھ یاد آنے پر اٹھ کر پہلے ایک دھموکا آیت کے ہاتھ پر جڑتی بولی تھی۔ آیت نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔ "کتنی بری ہو تم اکیلے ہی ایڈونیچر پر چلی گئی۔ کیا ہوتا ہے اگر مجھے ساتھ میں لے لیتی۔" وہ حسرت سے بول رہی تھی۔

"کس لیے؟" آیت نے تعجب سے اسے دیکھا تھا۔

"یو نو نا! مجھے ایڈونچر کتنا پسند ہے۔" وہ بیٹھ کر دونوں ہاتھ باہم گھما کر بولی۔ آیت نے آنکھیں گھما کر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسکی بات سنی تھی۔

"ہاں معلوم ہے۔"

"میں نے سنا ہے خزیمہ بھائی نے تمہیں ہیلی کاپٹر سے رسکیو کیا تھا۔ کیا سچ ہے!" وہ جھلملاتی آنکھوں سے سوال کر رہی تھی۔ آیت اس پل کو یاد کر کے زیرِ لب دھیرے سے مسکرائی تھی۔

"ہاؤ لکی یو آر!"

"تھینکیو۔" آیت مسکرادی تھی آج دو دن بعد وہ فریش فیل کر رہی تھی۔

"تم نے بہت خطرناک قدم اٹھایا تھا ڈر نہیں لگا اگر کچھ ہو جاتا تو۔" اب کہ مریم سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی وہ سر جھکا گہری سانس بھری تھی۔

"آئی نیور تھوٹھ ایوری تھنگ یڈ گیٹ سو میسی!" وہ پشمان تھی۔

"کیا تم نے اس فائل کو اوپن کیا؟" وہ یاد آنے پر عجلت بھرے انداز میں بولی تھی۔

"نھیں تم نے منع کر دیا تھا تو میں نے اس میں سے کسی بھی ڈوکیمینٹ کو اوپن نہیں کیا۔" مریم نے نا میں سر ہلایا تھا۔

"کیا تم اسے لے کر آئی ہو۔" وہ بہت بے چین دکھائی دے رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"نہیں یار وہ تو میرے روم میں ہی ہے۔" مریم ہنوز سر نفی میں ہلاتی اسکے عجلت بھرے انداز پر چونکی تھی۔

"اوکے ہمیں ابھی اسے اوپن کرنا ہے۔ چلو جلدی۔۔۔" وہ تو اس چیز کے بارے میں بلکل فراموش کر چکی تھی۔ اس کے ساتھ اسے حام بھی یاد آیا تھا اور حام کے ساتھ ہوئی باتیں بھی اور ارباز ملک بھی!

☆☆☆

"تم کہاں جا رہی ہو آیت؟" سویرا اسے باہر کی طرف جاتا دیکھ بولی تھی۔

"مریم کی طرف جا رہی ہوں۔ کچھ دیر میں واپس آجاؤں گی۔" اس حادثے کے بعد کوئی بھی اسے اکیلے کہیں نہیں جانے دے رہا تھا۔

"اوکے۔ پر یوں اچانک۔" وہ نا سمجھی سے ان دونوں کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"دراصل آیت بہت اداس تھی۔ تو میں نے اس سے کہا! میرے ساتھ چلے میں نے حال ہی میں ایک بہت اچھا سی ڈی لیا ہے۔ اسے دیکھے گی تو بہت بہتر فیل کرے گی۔" مریم نے بات گھمائی تھی۔

"وہ سی ڈی تم یہاں بھی تو لا سکتی تھی۔" سویرا کے سوال پر مریم اب کہ آنکھیں گھما کر بولی تھی۔

"تب مجھے تھوڑی پتا تھا یہ اداس ہے۔" سویذا چپ ہو گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اچھا ٹھیک ہے جیسا بہتر لگے میں دادا حضور کے کمرے میں جا رہی ہوں۔"

"وہ سو رہے ہیں میں کچھ دیر پہلے وہی تھی۔" آیت کی بات پر وہ سر ہلائی تھی۔

"پھر بھی دیکھ لیتی ہوں انہیں کسی چیز کی ضرورت نا ہو۔" وہ دونوں سر ہلاتی باہر چلی گئی تھی۔ سویرا اسکے لیے پریشان تھی۔

یہ جاننے کے بعد کہ وہ اب اسکی بھابھی بھی ہے وہ اسکے لاپرواہ انداز پر فکر مند رہتی تھی۔

سویرا کا اپنا ماننا تھا آیت بہت لاپرواہ ہے!

"سویرا میں تو سچ میں نند والے خصلیت وجود ہیں۔" مریم نے تبصرہ کیا تھا۔

"بکواس مت کرو وہ میری بہت فکر کرتی ہے۔" آیت نے اسے گھورا تھا۔

☆☆☆

"تم کب تک اسے اس طرح رکھو گے۔" آفتاب نے حام کو دیکھا تھا جو ایک بند کمرے میں زنجیروں سے قید تھا۔

"جب تک یہ اس دنیا سے کوچ نہیں کر جاتا۔" خزیمہ سپاٹ لہجے میں بولا تھا۔

"اس نے کچھ غلط نہیں کیا ہے۔"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تو کیا میں اس کے کچھ غلط کرنے کا انتظار کروں۔" خزیمہ درشت انداز میں اسکی طرف مڑا تھا۔ آفتاب نے بے ساختہ اپنا ماتھا مسلا تھا۔

"میں یہ کب کہہ رہا ہوں یار۔"

"اس نے آیت کو اپنے غلیظ نظروں سے دیکھا بھی کیسے؟" وہ بھپڑا ہوا تھا اندر سے۔ "میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

"تم جزباتی ہو رہے ہو۔ عقل سے کام لو۔ یہ ہمارے بہت کام آسکتا ہے۔" آفتاب سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

"میری بیوی کو اس نے کڈنیپ کیا تھا آفتاب! اور تم کہہ رہے ہو میں جزباتی ہو رہا ہوں۔" وہ شدید برہم دکھ رہا تھا۔

"تم نے کیا مجھے بے غیرت سمجھا ہوا ہے۔ میں اپنی بیوی کے کڈنیپر کے ساتھ بیٹھ کر مذکرات کرتا پھروں۔" خزیمہ کی بات پر آفتاب نے ماتھا مسلا تھا۔

"اسے کچھ کر کے ہمیں بھی کچھ حاصل نہیں ہونا البتہ ہم اس سے بہت کچھ اگلوا سکتے ہیں۔" آفتاب سنجیدہ سا بولا تھا۔ خزیمہ نے سپاٹ نظروں سے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دانش حزیفہ اور آفتاب اندر اس کمرے میں گئے تھے۔ جہاں حام بے ہوش پڑا تھا۔

اور خزیمہ باہر ہی گلاس وال سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"اور ہیرو ہوش میں آؤ!" حزیفہ اسکے چہرے پر پانی کا گلاس الٹتا بولا تھا۔

حام ہڑبڑا کر اٹھا تھا۔ اور انکا چہرہ دیکھتا منہ بنا گیا تھا۔

"پتا نہیں وہ صبح کب ہو گی جب مجھے تم لوگوں کا چہرہ نہیں دیکھنا پڑے گا۔" وہ سخت بدمزہ ہوا تھا۔

"کبھی نہیں! اب تمہیں ہمارے نورانی چہرے کو دیکھتے ساری زندگی گزارنی ہے۔" حزیفہ اس پر افسوس کرتا بولا تھا۔

"میں نے ظلم تھوڑی کیا ہے جو سزا کی طور پر تم سب میرے سر پر مسلط کر دیے جاؤ۔" وہ دوبدو بولا

خزیمہ نے ناگواری سے ایک بٹن کو پریس کیا تھا جس پر حام کو چار سو چالیس واٹ کا جھٹکا لگا تھا۔

"تم نے کڈنیپنگ کیا تھا یہ ہی تمہارا جرم ہے۔ کڈنیپنگ کی سزا جانتے ہو تم! ساری زندگی تمہاری جنجال میں گزرے گی۔" حزیفہ نے تضحیک آمیز نظروں سے اسے گھورا تھا۔

"میں اسے کڈنیپ نہیں کرتا تا تو کرن ممانے اسے اب تک زندہ نہیں چھوڑنا تھا۔ آخر اسکے عشق میں، میں نے چار بار سو سایئڈ اٹیمپ کیا ہے۔" وہ شان بے نیازی سے بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کرن مما؟"

"کیوں اس جاسوس شہریار نے نہیں بتایا!" وہ اب ہنس کر انکا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

خزیمہ نے سوالیہ نظروں سے شہریار کو دیکھا تھا جو اس سے ذرا دور کھڑا اندر کی باتیں سنتا گڑبڑایا تھا۔

"وہ اے_ آر کی بیوی ہے۔ مطلب تمہاری دوسری چاچی!" شہریار نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی تھی خزیمہ نے سخت نظروں سے اسے گھورا تھا۔

"تم کیوں اپنی ماں کی خلاف جا کر ایسا کرو گے؟" دانش نے طنزیہ نظروں سے اسے گھورا تھا۔

"کیونکہ میں آیت سے محبت کرتا ہوں۔" خزیمہ کا ہاتھ دوبارہ اس بٹن پر لگا تھا اور وہ کچھ دیر تک ویسے ہی رہا تھا۔ اندر حام کے چودہ طبق روشن ہو گئے تھے۔

"خزیمہ!" شہریار نے اسکا ہاتھ ہٹایا تھا۔

جھٹکے کے رکتے ہیں دانش نے ایک زبردست پنچ حام کے چہرے پر مارا تھا۔ جس سے وہ لگ بھگ دوبارہ بے ہوش ہونے کو تھا۔

"اس سے پوچھو بلیک فائل کس کے پاس ہے۔" خزیمہ کی آواز مائکروفون میں ابھری تھی۔

"آیت کے پاس!" سارے ہی اس بات پر چونک گئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

☆☆☆

"میرا بیٹا مجھے چاہیے ہر حال میں۔ اگر اسے کسی نے کچھ بھی کیا نا ارباز۔۔" وہ بپھری ہوئی سرد تاثرات سے بول رہی تھی۔" تو پھر وہی ہو گا جو دس سال پہلے ہوا تھا۔" ارباز ملک نے بے تاثر نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"تم کسی کو کچھ نہیں کرو گی۔ میں جلد ہی حام کو وہاں سے لے آؤں گا۔"

"مجھے تم پر بھروسہ نہیں! دس سال پہلے بھی ہر چیز کو مجھے سنبھالنا پڑا تھا اور آج بھی میں ہی سنبھالوں گی۔" وہ نفی کرتی سرد لہجے میں بولی تھی۔

"تم دس سال پہلے کا تذکرہ بند کیوں نہیں کر دیتی ہو۔"

وہ سرخ نظروں سے گھورتے سرد پن سے بولی تھے۔

"کیوں تمہیں ڈر لگتا ہے۔" وہ طنزیہ ہنسی تھی۔

"اوو! میں بھول کیسے گئی! تم تو ہو ہی ڈرپوک۔"

"کرن!" وہ ضبط سے چلائے تھے۔

"چلانا بند کرو۔ تمہارے اتنی اوقات نہیں ہے کہ تم مجھ سے اس لہجے میں بات کرو!" وہ جتاتی ہوئی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

لہجے میں بولی۔ ایسا کچھ تھا اس انداز میں کہ وہ چپ خاموش ہو گئے تھے۔

☆☆☆

"مجھے ہمیشہ تعجب ہوتا ہے۔ آپ اس لہجے میں اے_ آر سے بات کرتی ہیں اور وہ آپ کو کچھ کرتا بھی نہیں بولنا تو دور!" وہ کچھ دیر پہلے خاموشی سے ارباز ملک اور کرن کی بات سن کر تجسس سے پوچھ رہا تھا۔

"کیونکہ جس طرح ایک جادوگر کی جان طوطے میں قید ہوتی ہے۔ ٹھیک اسی اے_ آر ارف ارباز ملک کی جان میرے ہاتھوں میں قید ہے۔" وہ نخوت سے بولی تھی۔

" یقیناً وہ طوطا تو نہیں ہو گا۔ کیونکہ اے_ آر جادوگر تھوڑی ہے۔" وہ مستعدی سا مسکرایا تھا۔ کرن اسکے چالاکی پر ہنس دی تھی۔

"تم سمجھدار ہو رانا پر چالاک نہیں اس لیے کوشش بھی مت کیا کرو!" وہ ایک اچٹتی سی نظر ڈالتی ہوئی بولی تھی۔ رانا نے زیرِ لب کچھ کہا ضرور تھا۔

"دلاور گرفتار ہو گیا ہے اب آپ کیا کریں گی۔" وہ بگڑے ہوئے لہجے میں بولا۔

"کچھ نہیں مجھے اسکی پرواہ بھی نہیں! مجھے صرف میرا بیٹا حام چاہیے ہر حال میں۔" وہ سپاٹ لہجے میں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بولی۔رانا کو اس پر بات اچنبھا ہوا تھا۔

"لیکن اگر اس نے منہ کھولا تو ہم سب پکڑے جائے گے۔" وہ فکر مندی سے بولا۔

"اسکے منہ کھولنے سے پہلے ہی وہ اس دنیا سے کوچ کر جائے گا تم اسکی فکر مت کرو۔" وہ کمرے میں ٹہلتی سپاٹ لہجے ہنوز بولی تھی۔رانا نے گلے میں ابھرتی گلٹی کو نگلا تھا۔

"آپ اسے مار دیں گی۔" کرن نے مسکرا کر اسے دیکھا تھا پر آنکھوں میں ابھرتی سرد تاثرات پر رانا خفا ہوا تھا۔

"تم صرف وہ کرو جو میں تمہیں کہہ رہی ہوں۔"

" ٹھیک ہے کام ہو جائے گا۔" وہ بول کر باہر نکل گیا تھا۔

اب کرن کا رخ اپنے کمرے کی ایک فریم کی طرف تھا اس نے اس فریم کو ہٹایا تھا فریم ہاتھ سے بنی ایک خوبصورت پینٹنگ تھی۔اسکے ہٹتے ہی وہاں دیوار میں نسب ایک تجوری تھا۔کرن نے پاسورڈ ڈال کر اسے کھولا تھا پر یہ کیا وہاں کچھ بھی نہیں تھا وہ حیران و دنگ رہ گئی تھی۔

"اس کے بارے میں میں نے کسی کو نہیں بتایا تھا پھر۔۔" اچانک اسکے دماغ میں جھماکا سا ہوا تھا۔

"میں آپ کا بیٹا ہوں اس لیے آپ مجھے اپنا کوئی سب سے بڑا راز بتائیں!" ایک بار کھیل کھیل میں حام

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نے کرن سے کہا تھا۔ کرن اسکی چالاکی پر مسکراتی ہوئی اسے اس لوکر کے بارے میں بتا چکی تھی۔ پر صرف لوکر کے بارے میں اس نے اسکے بار بار پوچھنے پر بھی اس لوکر کا پاسورڈ نہیں بتایا تھا پھر یہ کیسے ہوا!

وہ حیرت و غصّے میں سرخ ہو گئی تھی۔

"حام!"

لیکن انہیں پورا یقین تھا یہ ان کے سر پھرے بیٹا کا ہی کمال ہے۔

☆☆☆

"کیا ہمیں اس بارے میں سب کو بتا دینا چاہیے۔" مریم اسکے سپاٹ چہرے پر کچھ کھوجتی ہوئی بولے تھی۔

"آیت!" وہ بغیر کچھ بولے باہر کھلے آسمان تلے صحن میں آ گئی تھی۔

اسکی سانسیں اتھل پتھل ہو رہی تھی۔

ہاتھوں کو باہم ملاتی وہ اپنے اندر اٹھتے طوفان کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اچانک فضاء میں سرد ہوائیں چلنے لگی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

موسم سرما تھا اور سردیوں میں اکثر وہاں مواد باری شروع ہو جاتی تھی۔

وہ اپنے کے جزبات کو دباتی وہی زمین پر بیٹھ گئی تھی۔

آنسو بارش کے ساتھ اسکے چہرے پر گرنے لگے تھے۔

آنکھوں کے آگے کئی چہرے سرسرا کر گزر رہے تھے۔

اسے باہر جاتا آصفہ نے دیکھا تھا اور اسکی ایسی حالت پر وہ نا جانے کیوں نادم سی ہو گئی تھی۔

"آیت!" خزیمہ بلکل اسکے قریب زمین پر بیٹھتا اسے پکارا تھا۔

مریم نے آیت کے بگڑتی طبعیت کے زیر نظر خزیمہ کو کال کیا تھا۔

جس کی کار کے رکنے کی آواز پر بھی وہ متوجہ نہیں ہوئی تھی۔

آفتاب نے چونک کر آصفہ کو دیکھا تھا۔ آصفہ کھوئی کھوئی سی آیت کو دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا تمہیں؟" وہ پریشان سا تھا۔

"دکھ!" آفتاب اسکے انداز پر دنگ ہوا تھا۔

"اندر چلو میرے ساتھ۔۔" بارش کی رفتار دھیرے دھیرے تیز ہو رہی تھی۔ آصفہ سر ہلاتی اسکے ساتھ چلی تھی پر سر گھمائے وہ آیت کو ایک نظر ضرور دیکھی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا ہوا میری آیت کو؟" خزیمہ نرمی سے بولتا اسے کھڑے کرنا لگا تھا۔ جو اسکا ہاتھ جھٹک چکی تھی۔ خزیمہ حیران نہیں ہوا۔ کیونکہ اکثر غصے اور تکلیف میں وہ یہی کرتی تھی۔

"آئی ڈونٹ وانٹ تو ٹوک آنی ون۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولی تھی پر اسکے لہجے کی لرزش پر خزیمہ نرمی سے دوبارہ اسے دونوں کندھوں سے تھاما تھا۔

"ڈین وائے آر یو کرائنگ؟" وہ دو انگلیوں سے اسکا چہرہ اوپر کرتا نرمی سے بولا۔

"آئی ایم نوٹ کرائنگ۔" وہ خفگی دیکھتی ہنوز بولی۔

خزیمہ زیرِ لب مسکرایا تھا۔

"My relation with you is not like Rain. Which comes and goes away, My relation is like Air. Sometime Silent but always Around You."

وہ اسکے چہرے پر آنکھوں سے گرتے آنسو کو صاف کرتا نرم گرم لہجے میں بولا تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آیت ہلکا سا مسکرائی۔ برستی بوندوں میں اسکا مسکراتا چہرہ بہت بھلا لگ رہا تھا۔

"اسطرح بھیگتی رہو گی تو بیمار پڑ جاؤ گی۔ چلو اندر چلیں۔" وہ نرمی سے بولتا کھڑا ہو گیا تھا اور اپنا ہاتھ اسکے آگے پھیلا دیا تھا۔ آیت نے ایک نظر اسے اور پھر ایک نظر اسکے پھیلے ہاتھ کو دیکھتی اپنا ہاتھ اس پر رکھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

☆☆☆

"تم مکمل بھیگ گئی ہو۔ میرے ساتھ آؤ کپڑے بدل لو۔" مریم بھاگ کہ ان کی طرف آتی ہوئی فکر مندی سے بولی تھی۔

مریم کے متوجہ کرنے پر اس نے پہلی بار اپنی پوزیشن چیک کی تھی اور اسکا چہرہ خفت سے سرخ ہو گیا تھا۔

خزیمہ مسکراہٹ چھپاتا دوسری طرف بیٹھک میں چلا گیا تھا۔

"تمہارے اے جی وہ جی گئے! اب شرمانے کی ضرورت نہیں۔" مریم اسکا بحال ہوتا موڈ دیکھ کر شریر لہجے میں بولی تھی۔

"شٹ اپ!" وہ گھور کر بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

☆☆☆

"بھائی!" وہ ہاتھ باہم ملائے پریشان دکھ رہی تھی۔

آفتاب اور خزیمہ نے بے وقت فکر مندی سے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔

"تمہیں کچھ کہنا ہے گڑیا؟" آفتاب نے سوال کیا۔ خزیمہ ہنوز خاموشی سے بیٹھا تھا۔

"وہ! وہ خزیمہ کی طرف دیکھتی اس سیاہ پتھر کو باہر نکالی کر اپنی ہتھیلی انکے سامنے کری تھی۔

"یہ کیا ہے؟" وہ دونوں ٹھٹکے تھے۔

"آئی ڈونٹ نو! یہ ایک چپ ہے اور اس میں بہت سارے فائلز موجود ہیں۔" خزیمہ اس پتھر کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ البتہ آفتاب مشکوک ہوا تھا۔

وہ دونوں کے مشکوک نظروں پر گڑبڑا کر ہلکا سا پریس کی تھی جس پر وہ ماچس باکس کی طرح کھلتا ہوا اس میں سے ایک یو ایس بی نکلا تھا۔ اب کے وہ دونوں چونکے تھے۔

"یہ آپ کے لیے خزیمہ بھائی! یہ آیت کی امانت ہے یہ میں آپ کو ہی دے سکتی ہوں۔" خزیمہ اسے لے چکا تھا۔

"اس میں کیا ہے؟" آفتاب نے پوچھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اگر آپ میری رائے پوچھ رہے ہیں بھائی! تو یہ بہت ہی خطرناک چیز ہے۔" وہ اسکے بارے میں بتانے لگی تھی۔ انہیں حیرت ہوئی تھی۔

"آیت اسے دیکھنے کے بعد بہت اپسیٹ ہے۔" وہ خزیمہ سے فکرمندی سے بولی تھی۔

"مریم تم کیا کیا کرتی پھر رہی ہو!" آفتاب کو حیرت و غصہ بیک وقت آیا تھا۔

مریم نے شرمندہ مسکراہٹ سے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔

"میں بس اپنی دوست کی مدد کر رہی تھی۔" وہ جواز دیتی بولی تھی خزیمہ وہاں سے ہٹ گیا تھا اسے حیرت اب کم ہوتی تھی اس کے خاندان میں ہر قسم کے نمونے موجود ہیں۔" اور پھر میری ایجوکیشن کا کیا فائدہ اگر میں اسے استعمال میں نہ لاؤں تو۔"

آفتاب نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

"شٹ اپ! آج سے تمہارا کمپوٹر، لیپ ٹاپ، ٹیبلیٹ وغیرہ استعمال کرنا بند۔" وہ غصے سے دکھائی دے رہا تھا مریم نے بیچاروں سے شکل بنا کر اسے دیکھا تھا۔

☆☆☆

کچھ دیر وہاں رکنے کے بعد جب بارش تھم گیا تب وہ خزیمہ کے ساتھ ہی ریٹرن آ رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

خزیمہ اسے کب سے نوٹ کر رہا تھا جو کار میں بیٹھی مسلسل باہر ہی دیکھ رہی تھی۔

"کیا تم ٹھیک ہو؟" آیت چونک کر اسکی طرف دیکھی تھی جو فکر مند دکھ رہا تھا وہ مسکرا کر سر ہلا کر اسے مطمعن کرنا چاہ رہی تھی۔

خزیمہ اسے نرمی سے دیکھتا سامنے دیکھنے لگا تھا۔

"کیا تم مجھ سے ناراض تھے؟" وہ یاد آنے پر چونک کر بولی تھی۔

"نہیں۔" وہ ناسمجھی سے بولا تھا۔

"پھر تم دو دونوں سے مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئے۔ ملنا تو چھوڑو، نہ کال کیا نہ ہی میسج!" وہ خفگی سے بولی تھی۔

"یار وہ بزی تھا۔" وہ خفت سے بولتا ہلکا سا مسکرایا تھا۔

"کیا دوسری چیزیں مجھ سے زیادہ ضروری ہے؟" وہ سنجیدگی سے بول رہی تھی۔

"تم بتاؤ؟ تمہیں کیا لگتا ہے۔" وہ سر اسکی طرف گھما کر اسی کے انداز میں پوچھ رہا تھا۔

کچھ دیر تک آیت اسکی آنکھوں میں ایک الوہی چمک دیکھتی پورے دل سے مسکرائی تھی۔

"میں ان دنوں اس فکر میں مبتلا رہی کہ آپ مجھ سے ناراض ہے۔" وہ انداز بدل کر بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"میں آج تک تمہارے "آپ" اور "تم" کا راز نہ سمجھ سکا۔" وہ ملامت سے بولا تھا۔

"میرا جب جو دل کرے گا میں وہ بولوں گی۔" وہ شان بے فکری سے بولی تھی۔

"جیسا آپ چاہے ملکہ جاں۔" آیت کھکھلا دی تھی۔

"ہمیشہ ہنستی رہا کرو۔ تمہاری مسکراہٹ میں میری زندگی ہے۔" وہ گھمبیر لہجے میں نرمی سے کہہ نہیں جیسے التجا کر رہا تھا۔

آیت بغیر کچھ کہے سر ہلا دی تھی۔

خزیمہ نے اسے مریم کی دی ہوئی جب کے بارے میں کوئی سوال جواب نہیں کیا تھا نہ وہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا!

کیونکہ وہ کچھ بہت آگے کرنے کا ارادہ کر چکا تھا!

☆☆☆

"یار تم لوگ کھانے کے لیے کچھ اور نہیں دے سکتے!" وہ منہ بگاڑے اپنے سامنے رکھے دال چاول کو دیکھ بیزارگی سے بولا تھا۔

"اووہیرو! ہم یہاں تمہارے نکھرے اٹھانے کے لیے نہیں لائے ہیں۔" حزیفہ طنزیہ انداز میں اسکا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مزاق اڑایا تھا۔

"تم لوگوں نے کیا مجھے ایسا ویسا سمجھ رکھا ہے جو میں لڑکوں سے اپنے نکھرے اٹھاؤں گا۔" حام چڑھانے والے انداز میں دوبدو بولا تھا۔ حزیفہ نے دانت پیس کر اسے گھور کر دیکھا تھا۔

"بکواس بند کرو اور اسے ٹھونسو!"

وہ سر جھٹک کر کمرے سے باہر آ گیا تھا۔

"اسکا کوئی بندوبست کرو یا جو کرنا ہے کرو! میں اسے بار بار کھانا نہیں سرو کر سکتا یہ میرا اماما نہیں لگتا۔" حزیفہ نے چڑ کر کہا تھا۔

لیپ ٹاپ پر کام کرتا شہریار مسکرایا تھا۔

"مجھ سے شکایت کیوں کر رہے ہو بھائی ان سے بولو جو اسے نظر بند کیے ہوئے ہیں۔" شہریار کندھا اچک کر بولا تھا۔

حزیفہ نے منہ بنایا تھا۔

"تم کیا کر رہے ہو؟" وہ دوسرا سوال کرتا سنجیدگی سے اسکے قریب چیڑ پر بیٹھ گیا تھا۔

"فائلز ڈی کوڈ کر رہا ہوں۔" وہ مصروف لہجے میں بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"دو دنوں سے تم سے یہ چند فائلز ڈی کوڈ نہیں ہو رہے ہیں۔ تم سے اچھی تو مریم ہے اس نے کتنا کچھ ہمیں ایزی کر کر دیا ہے۔" حزیفہ ملامت بھرے لہجے میں بول رہا تھا۔ شہریار اس بات پر تڑپ اٹھا تھا آخر کو اسے ایک لڑکی سے کیمپیر کیا گیا تھا وہ بھی نہایت ہی بے عزتی کے ساتھ!

"اچھا ایسی بات ہے تو تم کر کے بتا دو۔" وہ چیلینج کرتا گھور کر بولا تھا۔

"ایسی بات ہے تو میں مریم سے نا بولوں!" وہ فوراً بولا۔" اور تم کس لیے ہو ہماری ٹیم میں!" وہ اسے ملامت کرتا بول رہا تھا۔

"لعنت بھیج اپنے آپ پر تم ایک لڑکی سے ذرا اچھا نہیں کر سکتے!" حزیفہ دائیں بائیں سر ہلاتا تاسف سے بول رہا تھا۔ شہریار نے دانت کچکچا کر اسے دیکھا تھا۔

☆☆☆

"مجھے بتاؤ کیا تمہیں کوئی چیز پریشان کر رہی ہے؟" آفتاب متفکر سا اسکا مرجھایا پس مردہ چہرہ دیکھ رہا تھا۔

"نہیں تو ایسا تو کچھ نہیں ہے۔" وہ مصنوعی سا مسکراتی کپڑے ہینگر میں لٹکا کر الماری میں رکھ رہی تھی۔

"کچھ تو ہے پر اگر تم بتانا نہیں چاہتی ہو تو وہ اور بات ہے۔" وہ گہری سانس لیتا سنجیدگی سے بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آصفہ کا حرکت کرتا ہاتھ ایک پل کو رکا تھا پھر وہ ہشاش بشاش لہجے میں بولی تھی۔

"کچھ دنوں سے طبیعت کچھ بوجھل سی ہے شاید اسی لیے ایسا محسوس کیا ہو آپ نے ورنہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے سچ میں۔"

"کیا ہوا ہے تمہاری طبعیت کو؟ مجھے لگ ہی رہا تھا تم بیمار ہو چہرہ دیکھو ذرا کیسا مرجھایا ہوا ہے۔ چلو فوراً ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔" اسکی فکر مندی اور عجلت پر آج وہ بہت دنوں بعد کھل کر مسکرائی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں آفتاب! کچھ ہوا یا طبعیت زیادہ بگڑی تو میں امی کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلی جاؤں گی۔"

" میں تمہارے زیادہ طبعیت بگڑنے کا انتظار کروں!" وہ ماتھے پر شکنیں ڈالتا خفگی سے بولا تھا۔

آصفہ ہنستی اپنا چہرہ اسکے سینے سے مس کرتی پیار سے بولی تھی۔

"میں سچ میں ٹھیک ہوں۔ اور پھر دیکھو پورے کمرے کو کیسا آپ نے پھیلا کر رکھ دیا ہے اگر میں آپ کے ساتھ چلی گئی تو یہ سب کون کرے گا؟" وہ سوالیہ نظروں سے اسکا چہرہ تک رہی تھی۔

"اس کے لیے ہزار لوگ موجود ہیں۔" وہ کمروں کی طرف انگلی سے اشارہ کرتا سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔ "تم صرف میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جا رہی ہو۔ جلدی سے تیار ہو جاؤ۔" وہ اتنی ہی سنجیدگی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سے کہہ رہا تھا۔ آصفہ نے گہری سانس بھر کر اسکا چہرہ دیکھا تھا وہ واقع فکر مند تھا جانتی تھی اس لیے چلنے کے لیے تیار ہونے چلی گئی تھی۔ کچھ دنوں سے اسکی طبعیت واقع بوجھل ہو گئی تھی۔ اور کچھ ذہن میں سوار وسوسے بھی تھے۔

اپنی طبعیت کی بوجھل پن اسے کسی شک میں بھی مبتلا کرے ہوا تھا اور اسکی صدیق ڈاکٹر نے کر کے دور کر دی تھی۔

وہ بہت سرور سا محسوس کر رہی تھی اور آفتاب وہ تو مانو خوشی سے سرشار ہو گیا تھا۔ کومل مریم پریہا اسد خالد راجپوت ہر کوئی بے انتہاء خوش تھا۔ انکے خاندان میں ایک اور فرد کا اضافہ ہونے جا رہا تھا۔

پر کچھ تھا جو آصفہ کو مکمل خوش ہونے نہیں دی رہا تھا!

جو اسکی ذات پر کچوکے لگا رہا تھا!

وہ نہ خوشی کا اظہار اچھے سے کر پا رہی تھی نا پریشانی کا!

☆☆☆

آج اسکے فائینل اگزام کا آخری پیپر تھا جو خوش اسلوبی سے سرانجام ہو گیا تھا۔ پر پھر بھی وہ بے انتہاء پریشان اور خوف زدہ تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ابھی وہ پیپر دے کر اگزام حال سے نکلی تھی جب اسے اپنے یونیورسٹی کے کچھ کلاس میٹ مل گئے تھے ان سے فارمل سا بات کرتی وہ ناک کی سیدھی میں گیٹ کے قریب جا رہی تھی۔

گیٹ سے باہر نکلتے ہی اسکی نظر سیدھا بلیک مرسیڈیز کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے دانش پر پڑی تھی۔ بلیک خاکی شرٹ اور وائیٹ جنس میں ملبوس، ہاتھوں میں موبائل فون استعمال کرتا، آنکھوں میں بلیک گلاسیز گلائے وہ بہت سی نظروں کا مرکز بنا کھڑا تھا۔

وہ حد درجہ حیرت میں ہوئی تھی۔ کیونکہ ایسا اتفاق کبھی نہیں ہوا جب دانش اسے پک کرنے آیا ہو۔ اپنی حیرت کو چھپاتی وہ سیدھا اسکی کے قریب جا کر ٹھہری تھی۔

دانین نے اطراف میں دیکھا بہت سی لڑکیاں چہ مگیاں کرتی گروپ کی صورت اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ جلن کی شدید لہر اسکے وجود میں سرایت کر گیا تھا۔ وہ اسے دیکھتا سیدھا کھڑا ہو گیا تھا۔

"چلیں!" وہ نقاب میں چھپی ہوئی دھیرے مگر خفا لہجے میں بولی تھی۔ دانش کو حیرت ہوئی مگر سمجھ پھر بھی کچھ نہیں آیا تھا۔ دانش نے اسکے لیے کار کا دروازہ کھولا تھا وہ بہت سی لڑکیوں کو نقاب کے ہالے میں تنبیہ کرتی نظروں سے گھور کر بیٹھی تھی دانش نے دھیان نہیں دیا تھا۔

"کیا کچھ ہے آج؟" اس نے اچنبھے سے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"مطلب؟"

"وہ آپ اچانک مجھے بغیر اطلاع کیے لینے آ گئے اس لیے۔۔" آگے کا جملہ اسکے سنجیدہ چہرے پر وہ بول نہیں سکی تھی۔

"کیوں میں لینے نہیں آ سکتا؟" اسکی سنجیدہ لہجے پر وہ گہری سانس بھرتی بولی تھی۔

"میری اب تک کی ایجوکیشن لائف میں آپ کبھی مجھے اس طرح لینے نہیں آئے۔اس لیے پوچھا۔" دانین بولتی چونکی تھی جو کار سائیڈ میں کرتا اسکی طرف جھکا تھا وہ حیران ہو گئی تھی اور فوراً خوف سے آنکھیں میچ گئی تھی۔

"مجھے حق ہے کہ میں تمہیں ایسے دیکھو۔" دانش اسکے نقاب میں چھپے چہرے سے نوز پیس ہٹاتا گمبھیر سنجیدہ لہجے میں بولا تھا۔وہ حق دق سی ہو گئی تھی چہرہ اچانک گلنار ہو گیا تھا۔وہ دلچسپی سے دیکھتا مسکراہٹ چھپا گیا تھا۔

"تم کچھ کہہ رہی تھی۔" اسکی خاموشی پر وہ شریر لہجے میں بولا تھا پر دانین وہ بس اتنی ہی جسارت پر نروس ہو گئی تھی۔

"نہیں کچھ نہیں!"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم اتنا ڈرتی کیوں ہو مجھ سے کیا میرے سر پر دو سینگ ہے۔" وہ کار دوبارہ اسٹار کرتا بولا تھا۔

"نہیں میں آپ سے نہیں ڈرتی!" وہ مکر گئی تھی۔

"اچھا۔" وہ جیسے مسکراہٹ چھپا گیا تھا۔ دانین نے چور نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"تمہارا پیپر کیسا گیا؟"

"اچھا گیا ہے۔" وہ دھیرے سے بتا رہی تھی۔

"آگے کا کیا ارادہ ہے؟" وہ کچھ زیادہ ہی سوال کر رہا تھا۔ دانین واقع حیران تھی۔

"ہاؤس جاب۔" وہ بتاتے جھجھک رہی تھی نا جانے اسکے جاب کی بات اسے بری نا لگے۔

"گڈ۔" وہ مختصر سا بولا۔ دانین کو کچھ سمجھ نہیں آیا، آیا اسے اسکا جاب کرنا پسند بھی آیا یا نہیں۔

"ہوم ورک کمپلیٹ کیا!" وہ حیرانگی اور نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی تھی۔

"جی!"

"کچھ زیادہ عرصہ تو نہیں ہوا ہے جو تم بس طرح نا سمجھی سے مجھے دیکھ رہی ہو۔" اسکے تیکھے طنز پر وہ گڑبڑا گئی تھی۔ کچھ زور دینے پر اسے یاد آیا، آیا وہ کس ہوم ورک کی بات کر رہا ہے۔ زبان دانتوں تلے دبائے وہ شرمندہ ہو گئی تھی کیونکہ جواب اسے ابھی بھی نہیں ملا تھا۔ اب وہ سوچ رہی بہتر تھا جو اسکا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

چہرہ نقاب کے ہالے میں چھپا ہوا تھا اب جو شرمندگی وہ محسوس کر رہی تھی وہ ضرور چہرے سے عیاں ہو گا اور! اور دانش کو وہ اپنا شرمندہ چہرہ نہیں دکھانا چاہتی تھی۔

اسکے چہرے کے ایکسپریشن دیکھتا وہ دھیرے سے مسکرایا تھا جسے دانین اپنی خفت چھپانے کے چکر میں دھیان نہیں دے سکی تھی۔

"کدھر کھو گئی ڈاکٹر صاحبہ؟" وہ شوخیہ لہجے میں بولا تھا پر دانین کو وہ طنز لگا تھا جیسے وہ اسکا مزاق اڑا رہا ہو۔

"آپ میرا مزاق مت اڑائیں! میں جلد ہی آپ کو اس زخم کی اصل وجہ بتاؤں گی۔" وہ برا مان گئی تھی۔ دانش کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا بھلا وہ کیوں اسکا مزاق اڑائے گا۔

"بھلا میں تمہارا مزاق کیوں اڑاؤں گا!" وہ حیرت چھپاتا سنجیدگی سے بولا تھا۔

"آپ میرا مزاق ہی اڑا رہے ہیں۔" وہ خفگی سے چہرہ کھڑکی کے باہر کر گئی تھی۔

"تم بات کو غلط رنگ دے رہی ہو۔" وہ ہنوز بولا تھا۔

"میں بلکل غلط رنگ نہیں دے رہی ہوں۔ آپ میرا مزاق ہی اڑا رہے ہیں۔ آپ میرے بارے ایسا ہی سوچتے ہیں آپ کو لگتا ہے میں کسی قابل نہیں ہوں، میں ایک اچھی ڈاکٹر نہیں بن سکتی ہوں۔۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آپ۔۔" وہ جزباتی لہجے میں بولتی ایک جھٹکے سے رکی تھی کیونکہ دانش نے کار بھی ایک جھٹکے سے پورچ میں روکا تھا۔

"تم بیوقوف مجھے پتا تھا پر تم ایک نمبر کی احمق بھی ہو آج معلوم پر گیا۔" وہ ملامتی لہجے میں بولتا گھر کے اندر چلا گیا تھا اور ہونق بنی اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔

"میں بیوقوف اور احمق ہوں۔" اسے دانش کے خیالات جان کر رونا آرہا تھا۔"اور آپ ایک نمبر کے دشت دانو ہیں۔" وہ جل کر بڑبڑائی تھی۔

☆☆☆

اس دن کے بعد سے دانین نے اسے مکمل نظر انداز کر دینا شروع کر دیا تھا۔

پہلے وہ نروس اور گھبراہٹ میں اسکے سامنے موجود نہیں ہوتی تھی یا پھر وہ جہاں ہوتا فوراً سے پیشتر غائب ہو جاتی تھی۔

پر اب وہ اسے نظر انداز کر رہی تھی۔ جہاں ہوتا وہ جاتی نہیں تھی پر اسے دیکھ کر ان دیکھا کر رہی تھی۔ اور دانش کو اسکی یہی باتیں زہر لگ رہی تھی وہ اندر ہی اندر اس سے سخت خفا اور غصّہ ہو گیا تھا۔

اور ایک سونے پر سہاگہ ہو گیا!

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دانین کے ننھیال والے آئے ہوئے تھے وہ لوگ بہت کم ہی آیا کرتے تھے پر جب بھی آتے دانین کو ضرور اپنے ساتھ کچھ دنوں کے لیے لے جاتے تھے۔ چونکہ دانین کے ننھیال میں صرف ماموں اور ممانی اور انکے بچے تھے اس لیے کلثوم بیگم کو اپنا ننھیال بہت عزیز تھا۔

اس پورا دانین اپنے کزنز کے ساتھ مصروف رہی تھی۔ دانین اپنے ننھیالی کزنز کے ساتھ بہت فرنک تھی۔ انکی کمپنی وہ بہت انجوائے کرتی تھی۔ اس بات پر دانش کو کبھی اعتراض نہیں ہوا تھا پر اس وقت وہ دونوں کزنز اسکے، دانش کو سخت زہر لگ رہے تھے۔ کیونکہ وہ پہلے تو اسے نظر انداز کر رہی تھی اور اب اسے جلا رہی تھی۔ وہ سلگ ہی اٹھا تھا۔

رات کو سب اپنے اپنے کمرے میں سونے کے لیے چلے گئے تھے۔ جب دانین کو کسی نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی طرف کھینچا تھا۔ وہ حواس باختگی میں ہاتھ پیر حرکت دینے لگی تھی۔

جب کسی کی تیز سانسیں اور کلون سے پھوٹتی خوشبو پر اسکا سانس سکوت ہو گیا تھا۔ ہاتھ پیر کی لرزش اپنے آپ بند ہو گئی تھی۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنے بے حد قریب کھڑے دانش کو دیکھ رہی تھی۔

"مجھے یہ بلکل بھی گوارہ نہیں کی تم کسی کو مجھ پر فوقیت دو، تم کسی سے بھی بات کرو پر جب میں تمہارے پاس رہوں تو وہاں صرف میں رہوں تمہاری زبان پر تمہاری آنکھوں میں تمہارے دل و

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دماغ پر صرف میں! صرف میں! تم پر صرف میرا حق ہے اور میں اس حق میں کسی کی بھی بے پرواہی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔۔" اسکے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھے اسکے بے حد قریب کی اسکی گرم سانسیں اس کے چہرے کو جھلسا رہی تھی وہ اسے اپنی اہمیت بتا رہا تھا احساس کے جگنو اس کے اطراف بکھیر رہا تھا اسکی حالت ایسی تھی مانو ابھی بے ہوش ہو جائے گی۔۔۔ کہاں دیکھی تھی اس نے دانش کا یہ روپ ایسی شدت، جنون بھری باتیں۔۔ اتنی قربت کہاں دیکھی تھی اس نے۔۔۔

"تم مجھ سے ناراض ہو مجھے تمہاری ہر ناراضگی منظور ہے پر اپنی محبت کی بے قدری نہیں۔۔۔۔ تم میرے لیے کیا ہو دانین! میں یہ لفظوں میں کبھی نہیں بتا سکتا کیونکہ کوئی بھی الفاظ میرے دل کی عکاسی نہیں کر سکتا! جس و میں تمہارے دل یہاں محسوس کرتا ہوں۔" دانین کی نظریں اسکی دل پر تھی جہاں وہ اسکا رکھے کہہ رہا تھا۔" میرے بارے میں فضول خیالی رائے تمہاری خود کی ہے۔ میں کیا محسوس کرتا ہوں تمہارے لیے تم یہ کبھی نہیں جان پائی۔ ہمیشہ مجھ سے دور بھاگتی ہو جیسے میں تمہیں کھا جاؤں گا۔" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا دانین کی نظریں اس بات پر جھکی تھی وہ سچ کہہ رہا تھا وہ جب جب جہاں ہوتا وہ فوراً وہاں سے چلی جاتی تھی۔ "تم میرے لیے ایک نایاب تحفہ ہو۔ میری محبت ہو۔" دانین کی سانسیں رک گئی تھی۔ اسکی غیر ہوتی حالت کو نظر انداز کیں وہ اسے اپنی محبت کی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اہمیت باور کرا رہا تھا اور پھر اس نے وہ کیا جو دانین نے کبھی اپنے خوابوں میں بھی تصور نہیں کیا ہو گا"

اسکے ہونٹوں پر رکھے اپنے ہاتھ پر اس نے اپنے لب رکھ دیے اور پھر بنا اسے دیکھے وہاں سے چلا گیا اور وہ زمین پر بیٹھی اپنے باہر کود آنے والے دل کی دھڑکن کو درست کرنے لگی۔۔۔اس کی محبت میں اتنی شدت ہو گی یہ دانین نے کبھی سوچا بھی نہ تھا اپنی محبت کی خوشبو کے جگنو وہ اس کے اطراف پھیلا کر وہ اسے اپنا بنا گیا پورے حق اور اشتیاق سے۔۔۔اسے نہیں پتا پر اسکی قربت اسے بری لگنے کے بجائے اسے اچھی لگی، چاہنے سے زیادہ چاہ جانے کا عمل زیادہ اچھا لگتا ہے اسے بھی اپنے لیے موجود اس کے شدت پسندگی اچھی لگی۔۔۔ایک شرمیلی مسکراہٹ اس کے چہرے پر آیا اور اسے معلوم بھی نہیں ہوا۔۔۔اپنے ساتھ وہ اسکی ناراضگی بھی لے گیا۔

☆☆☆

"سویرا؟" کچن کے فرش پر بے ہوش پڑی سویرا کو دیکھ آیت کے اوسان خطا ہو گئے تھے۔

وہ فوراً اسکی طرف بڑھ کر اسے پکار رہی تھی۔جو زرد چہرے کے ساتھ بے حس پڑی تھی۔

آیت نے فوراً احکم کو گھر بلایا تھا۔

اور گھر میں کام کرتی بوا کی مدد سے سویرا کو اسکے کمرے میں لے گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ساتھ ہی ساتھ اس نے ڈاکٹر کو بھی بلا لیا تھا۔

"از شی فائن؟" وہ فکر مندی سے چیک اپ کرتی ڈاکٹر سے بولا تھا۔

"یس، شی از فائن۔ اینڈ کانگراچولیشن مسٹر احکم۔" ڈاکٹر مسکرا کر بولی تھی۔

احکم نا سمجھی سے انکا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

"شی از پریگنینٹ۔" سویرا کو ہوش آ گیا تھا وہ کمزوری اور سستی کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا تھی پر بات کچھ اور ہی نکلی، ڈاکٹر کے بتانے پر سویرا کے آنکھیں سایہ فگن ہو گیے تھے۔ احکم خوشی و شادمانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

آیت ڈاکٹر کے ساتھ انہیں تنہاء چھوڑتی باہر نکل گئی تھی۔

انکے جاتے ہی وہ فرط مسرت سے اسکی طرف بڑھا تھا اور شدت جزبات سے اسکے ماتھے پر بوسہ دیتا پیار سے بولا تھا۔

"آئی لو یو! آئی لو یو سو مچ آج تم نے مجھے مکمل کر دیا ہے۔" سویرا اسکے چمکتے دمکتے چہرے پر پر سکون سی مسکراتی اپنا سر اسکے چوڑے سینے سے لگا دی تھی۔

☆☆☆

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ساری لڑکیاں ایک ساتھ موجود سویرا اور آصفہ کو چھیڑ رہی تھی۔

" ماشاءاللہ! اللہ نظر بد سے بچائے۔" دادی سائیں بلائے لیتی دونوں کا صدقہ کر چکی تھی۔

" ہاؤ کیوٹ! آپ دونوں نے ایک ساتھ کتنی اچھی خبر دی ہے۔" مسکان مسکرا کر بولی تھی۔

"وہی تو شرم کرو! انکی اور تمہاری شادی ایک ساتھ ہوئی تھی۔ان دونوں نے تو اپنا فرض ایک ساتھ سرانجام دے دیا۔ تمہارا کب کا ارادہ ہے؟" مریم کی بے باک لہجے میں اسے دیکھا تھا۔مسکان سٹپٹا کر رہ گئی تھی۔

"بکو مت۔" وہ گھور کر بولی تھی۔

" ہے۔۔میں نے کچھ غلط تھوڑی کہا ہے۔" مریم آنکھیں گھما کر ذو معنی انداز میں بول رہی تھی۔"میں کیا کہتی ہوں اسکا بھی چیک اپ کروا لیتے ہیں کیا پتا یہ بھی۔۔۔میرا مطلب ہے اگر کہیں یہ سویرا کی طرح ایک ہفتے بعد بے ہوش ہو گئی پھر ہمیں پتا چلتا ہے لو یہ بھی ماں بننے والی ہے۔تو بڑا لمبا انتظار کرنا پڑے گا نا۔" وہ شریر لہجے میں بولتی جا رہی تھی جب مسکان نے گھور کر اسے دیکھا تھا۔

"کوئی شرم ہے تمہیں؟"

"نہیں۔"وہ ڈھیٹوں کی طرح آنکھیں مٹکا کر بولی جب انکے درمیان پر یہا آکر بیٹھی تھی۔جب مریم

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کی معنی خیزی نظریں اسکی طرف اٹھی تھی۔

"کیا ہوا؟" پریہا اسکے فضول نظروں پر آبرو اٹھا کر بولی تھی۔ ساتھ وہ آصفہ اور مسکان کو ہپی و شیش دے رہی تھی۔

"یہی کہ تم کب خوش خبری دے رہی ہو؟" وہ ذو معنی نظروں سے گھور رہی تھی۔

"انکی گفتگو آہستہ آواز میں ہو رہی تھی کیونکہ اطراف سارے بڑے بھی بیٹھے ہوئے تھے۔

"یہ تم اپنے بھائی سے پوچھو۔ میں نے شادی کی رات ہی کہا تھا مجھے چار سے پانچ بچے چاہیے۔ پر۔۔" پریہا سنجیدگی سے بولی تھی۔ مریم گڑبڑائی تھی۔ "مجھ سے بعد والی ماشاءاللہ سے ماں کے عہدے پر فائز ہونے والی ہیں اور ایک میں ہوں۔ تمہارے بھائی سے میں نے کہا، کہتا ہے پہلے خود تو بڑی ہو جاؤ۔" پریہا دھیرے مگر بگڑے لہجے میں بول رہی تھی۔ ان سب کی مسکراہٹ بے ساختہ تھی۔

"رکیں میں ابھی بھائی کی امی سے شکایت کرتی ہوں۔" مریم مسکراہٹ دباتی اٹھنے لگی تھی۔ پریہا نے بیساختہ اسکا ہاتھ پکڑا تھا۔ وہ ہنس دی تھی۔

"پاگل نہ ہو تو!" وہ خفگی سے بولی۔ "اب اپنا جلا کٹا میں تم سب کو بول سکتی ہوں تم سب میرے ہم عمر ہو۔ امی کو نہیں!"

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"امی اس مسلے کا حل نکال سکتی ہیں۔وہ بھائی کے کان کھینچے گی۔ آخر میری پیاری بھابھی کو چار پانچ بچے چاہیے۔" مریم ہنوز شریر لہجے میں کہہ رہی تھی۔

"ارے ارے رکو! میں مزاق کر رہی تھی۔" مریم کو دوبارہ اٹھتا دیکھ وہ گڑبڑا کر بولی تھی۔

"کیوں پریشان کر رہی ہو بیچاری کو!" آیت شرارتی آنکھوں سے ٹوکی تھی۔ "پر پریہا ایسے تو تمہارے مسلے کا حل نہیں نکلے گا۔"

"میں اپنے مسلے کا حل خود نکال لوں گی تم دونوں اپنا منہ بند کر کے رکھو۔" وہ خفگی سے وہاں سے کھڑی ہو گئی تھی۔

آیت اور مریم دھیرے سے ہنس دی تھی۔

"کر لو مزے جس دن تم دونوں کے ہاتھ پیلے ہوں گے۔ پھر بتائیں گے ہم!" وہ دھمکی آمیز لہجے میں تنبیہ کرتی بولی تھی۔

وہ دونوں کمال بے نیازی سی نظر انداز کر گئی تھی۔

☆☆☆

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تم کیا مجھ سے ٹکرانے کا عالمی ریکارڈ قائم کرنے والے ہو! جو ہر بار سر جھاڑ منہ پھاڑ ٹکرانے لگتے ہو۔" وہ بگڑ کر بولی تھی۔

"مجھے عالمی ریکارڈ ہی بنانا ہو تو میں کوئی ڈھنگ کا ریکارڈ نا بناؤں! مریم بی بی" وہ ناگواری سی بولا تھا۔

"یہ منہ اور مسور کی دال!" مریم مزاحیہ انداز میں ہنسی تھی۔" اور وہ کون سا ڈھنگ کا ریکارڈ بنائے گے آپ؟" شہریار اسکے مزاحیہ لہجے پر سلگ گیا تھا۔

"کیوں آپ نے میرے ساتھ پارٹنر شپ کرنا ہے؟" وہ جل کر پوچھ رہا تھا۔

"پارٹنر شپ! وہ بھی تم سے؟ شکل دیکھی ہے اپنی آئینے میں کبھی؟" وہ استہزاء اسے سر تا پا گھور کر بولی تھی۔

"ہزار مرتبہ دیکھی ہے۔ ماشاءاللہ سے بہت ہینڈسم ہوں۔" وہ اترا کر بولا تھا۔ مریم ہنسنے لگی تھی اور تمسخرانہ انداز میں چڑھائی تھی۔

"سہی محاورہ ہے تمہارے لیے" یہ منہ اور مسور کی دال! "کتنی خوش فہمی ہے تمہیں!"

"آپ!" وہ دانت پیس کر اسے گھور رہا تھا جیسے سالم نگل لے گا۔ اور مریم اسکے غصے سے سرخ چہرے پر نظریں جمائے مسکراتی ہوئی اسے چڑھا رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

☆☆☆

صبح کی مستقل روشنی آسمان وزمین میں پھیل رہی تھی۔اذان کی آواز اور چڑیوں کی چہکار پر بیدار ہوتی وہ پہلے فریش ہو کر نماز ادا کرتی باہر لان میں ٹہلنے نکل گئی تھی۔جب لان کی کرسیوں میں ایک پر اسے دادا حضور بیٹھے نظر آئے تھے وہ حیران ہوتی انکی طرف بڑھی تھی۔

"اسلام وعلیکم دادو! اتنی صبح یہاں! آپ کی طبعیت تو ٹھیک ہے نا؟" وہ فکر مندی سے بولتی انکے قریب بیٹھ گئی تھی۔

"وعلیکم اسلام! الحمد اللہ!" وہ مسکرا کر دھیرے سے بولے۔"آپ جب چھوٹی تھی تب بہت شرارتی ہوا کرتی تھی اور آپ کے بنسبت دانش بہت سنجیدہ رہتا تھا۔" وہ دھیرے سے پرانی باتیں کرنے لگے تھے۔آیت خاموشی سے انہیں سن رہی تھی۔

"آپ دانش بھائی کو یاد کر رہے ہیں؟" انہوں نے مسکرا کر اسکا چہرہ دیکھا تھا۔پھر وہ دونوں دادا پوتی آہستہ پر سکون لہجے میں ایک دوسرے سے باتوں میں مصروف ہو گئے تھے جہاں بچپن کی یادیں، شرارتیں ہر چیز موجود تھی۔

دادا حضور سے بات کرنے کے کچھ دیر بعد اس نے دانش کو فون کھڑکایا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسی دن دانش کی آمد ہوئی تھی۔

دادا حضور بہت خوش تھے اپنے خوبرو پوتے کو دیکھ کر!

" آپ کام کے لیے سلسلے میں شہر رہتے ہیں ٹھیک ہے پر آپ کو دادا حضور کو نہیں بھولنا چاہیے بھائی! وہ آپ کو بہت یاد کرتے ہیں۔" وہ سنجیدگی سے بول رہی تھی۔

"اوکے میں دھیان رکھو گا۔" دانش نے سر ہلایا تھا۔

☆☆☆

"بھائی آپ کو تو پتا ہے میں کتنی تابعدار لڑکی ہوں! جب سے آپ نے منع کیا ہے میں نے کمپیوٹر لیپ ٹاپ ٹیبلیٹ حتیٰ کہ فون تک کو ہاتھ نہیں لگایا ہے۔" وہ دھیرے آنکھیں جھپکاتی معصومیت سے بول رہی تھی۔ آفتاب نے تاسف سے سر کو ہلایا تھا۔

"کتنی ڈراما ہو تم!"

"نہیں سچ کہہ رہی ہوں۔" وہ فوراً بولی تھی۔

"میری مدد کرو گی یا نہیں؟" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

"میں بہت تابع ہوں۔" وہ آنکھیں پٹپٹا کر بولتی مسکرا دی تھی آفتاب تاسف سے دیکھتا ہنس دیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"بہت اچھے سے پتا ہے کتنی تابع ہو تم!"

مریم نے انکی مدد کر رہی تھی۔اس "بلیک فائل" میں موجود تمام راز جو اس میں تدفین تھے اسے کھولنے کے لیے!

"یقین نہیں ہوتا!" وہ تعجب سی بولتی اپنے ساتھ بیٹھے شہریار کو دیکھ رہی تھی۔

"جن کا ضمیر مردہ ہو! ان سے امید بھی کیا کی جاسکتی ہے۔" وہ تلخ لہجے میں بولتا سر جھٹک کر دوبارہ کمپیوٹر اسکرین میں اپنا کام کرنے لگا تھا۔

"ویسے تم "ڈاکٹر" ہو یا "ہیکر"؟" وہ شریر لہجے میں بولتی شرارتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کانفیڈینشل ہے! میں تمہیں کیوں بتاؤں؟" شہریار نے آبرو سکیوڑ کر اسے دیکھا تھا جو اس جواب پر ناک بھویں چڑھا کر شریر لہجے میں بولی تھی۔

"کیا کانفیڈینشل ہے "تم" یا تمہارا "پروفیشن"؟"

"دونوں!" وہ مسکراہٹ دبائے ہوئے تھا۔

"آآآآ! تب تو تمہیں حجاب میں رہنا چاہیے۔" وہ دوبدہنوز بولی تھی شہریار نے اپنا سر پیٹا تھا دل میں! وہ بھی کس کے ساتھ مذاق کر رہا تھا جس کے پاس ہر سوال کا جواب موجود ہوتا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ارے ارے ارے! کانفیڈینشل مین شرما گیا کیا؟" شہریار نے اسکی بات نظر انداز کر کے سر جھٹکا تھا۔

"کتنا فضول بولتی ہو؟"

"اسٹارٹ بھی تو تمہی نے کیا تھا۔" وہ فوراً جتاتی ہوئی بولی تھی۔ "اچھا اب بتا بھی دو! اتنا کیوں بھاؤ کھا رہے ہو!"

"ہیکر ہی ہوں پر! ایک مشن کے لیے مجھے ڈاکٹر کی اسٹڈی کرنی پڑی۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

"اچھا! ایسا کون سا مشن تھا جس کے لیے تمہیں ڈاکٹر بننا پڑا؟" وہ متجسس سی اسے دیکھ رہی تھی۔

"اب یہ تو کانفیڈینشل ہے۔ میں تمہیں نہیں بتا سکتا!" وہ کندھا اچک کر اسے دیکھ رہا تھا جو لفظ "کانفیڈینشل" پر ناک بھویں چڑھا چکی تھی۔ وہ دھیرے سے مسکرا کر سر جھٹکتا اپنا کام کرنے لگا تھا۔

☆☆☆

"تم اپنی ہر پریشانی مجھ سے شیئر کر سکتی ہو آصفہ آخر میں تمہارا شوہر!" کئی دنوں سے وہ نوٹ کر رہا تھا آصفہ بہت پریشان اور خاموش سی تھی۔

"آفتاب!" وہ جو اتنے دنوں سے خود اذیتی میں جی رہی تھی آج آفتاب کے پر اصرار لہجے پر اپنا ضبط

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کھو چکی تھی۔

"ارے ارے ارے! یہ کیا حرکت ہے۔" وہ اسکے گرد حصار قائم کرتا دنگ لہجے میں بولا تھا۔

"مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے آفتاب وہ ایسے ہیں۔ میرے بابا ایسے کیسے ہو سکتے ہیں؟" وہ مدھم لہجے میں بولتی سسکی تھی۔ آفتاب کا اسکے تسلی دیتا ہاتھ ایک پل ساکت ہو گیا تھا۔

"ادھر بیٹھو کیا کہنا چاہتی ہو تم؟" وہ سنجیدگی سے اسے سامنے بیڈ پر بیٹھا کر خود اسکے قریب زانو بیٹھا فکر مندی سے بولا تھا۔

اور پھر آصفہ نے اسے اس دن ارباز ملک کی فون پر سنی ساری بات بتا دی تھی۔

"تم نے یہ سب مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟" اسکے بے تاثر چہرے پر اسکا دل ڈوبا تھا۔

"میں ڈر گئی تھی۔" وہ حیران ہوا تھا جو بولتی ہچکیوں کے ساتھ رو دی تھی۔

"کیوں؟"

"مجھے لگا تم مجھے چھوڑ دو گے! تم مجھے چھوڑ تو نہیں دو گے نا آفتاب؟" وہ متورم آنکھوں میں خوف لیے اسے دیکھ رہی تھی جو بیساختہ اسکی آنکھوں پر بوسہ لیتا اسے گلے لگا چکا تھا۔

"بھلا میں تمہیں کیوں چھوڑوں گا بیوقوف لڑکی!" وہ ملامتی لہجے میں بولا تھا آصفہ اسکے گلے لگی مسلسل

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

رو رہی تھی۔

"شششش! اب بس خاموش۔" اسکے چہرے پر پھیلے آنسوں کو انگلیوں سے صاف کرتا وہ نرمی سے بولا تھا۔

"آئی لو یو!" وہ نا جانے کیا کہنا چاہتی تھی۔

"آئی لو یو ٹو۔" وہ دھیرے سے مسکرایا تھا اور اسکی مسکراہٹ پر آصفہ کا چہرہ دھیرے دھیرے پر سکون ہو رہا تھا۔

☆☆☆

سہ پہر کا وقت تھا۔ ہواؤں میں نمی سی پھیلی ہوئی تھی۔

ٹھنڈ اپنے عروج پر تھی۔

کار آہستہ آہستہ اپنے منزل پر رواں تھی۔

اور زوردار آواز کے ساتھ اس نے کار کو روکا تھا کیونکہ چند گاڑیاں ایک ساتھ اس کے اطراف میں آتی اسے مکمل گھیرے میں لے چکی تھی۔

وہ شدید حیرانگی سے اپنے ڈرائیو کو دیکھ رہی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"کیا انکل؟"

ڈرائیو اسے کیا بولتا وہ خود شدید گھبراہٹ میں کار سے باہر نکل کر وہاں موجود افراد سے اس اچانک افتاد کی وجہ پوچھنا چاہتے تھے۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کار سے اسلحہ سے لیس کئی لوگ نکلے تھے۔ اور ڈرائیور کو ہراساں دیکھ وہ خود بھی کار سے نکل کر ان سب کو دیکھنے لگی تھی۔

"کون ہو تم لوگ؟"

سب خاموش تھے جب انکے درمیان کی ایک کار کے ایک بلیک جنس شرٹ اینڈ جیکٹ پہنے چہرے کو ماسک سے چھپائے وہ جو کوئی بھی تھا مرد نہیں تھا!

"تم میرے ساتھ کس طرح چلنا پسند کرو گی آیت! خوشی سے یا زبردستی سے؟" ہاتھ میں ریوالور گھماتی وہ سرد لہجے میں پوچھ رہی تھی یا دھمکا آیت نہیں جانتی پر ماسک میں جھلکتی آنکھیں اور یہ آواز اسے بہت شناسا لگی تھی۔

"میں شکل سے بیوقوف دکھتی ہوں۔" آیت ناگواری سے بولتی وہاں سے بھاگنے کی کوشش کرتی اس پہلے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا گیا تھا۔

"بیوقوف!" اس عورت نے کدورت بھری آنکھوں سے اسے گھورا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آیت نے خونخوار نظروں سے ان سب کو گھورا تھا۔ جو اسے بے دردی سے ایک کمرے میں پٹک کر چلے گئے تھے۔

ابھی چند گھنٹے ہی گزرے تھے جب چاروں طرف افراتفری مچ گئی تھی۔

کسی کے خوابوں خیالوں میں بھی ایسی واردارت کی شبہ تک نہ تھی۔

آیت پراسرار سا مسکرائی تھی۔

اور کچھ دن پہلے ہوئے اپنے دانش اور خزیمہ اسکی گروپ کی گفتگو یاد کرنے لگی تھی۔

"میرے پاس ایک پلان ہے ان سب کو ایک ساتھ گرفتار کرنے کا!" وہ پراسرار سا بولی تھی۔

دانش کی اس طرح اچانک آمد اور پھر اسکی اور گھر بھر کی بڑھتی سیکورٹی پر وہ کچھ مشکوک سے ہوئی تھی اور دانش سے بحث و مباحثہ کرنے پر دانش نے لمبی سانس لے کر اسے بتایا تھا کہ اسے اغوا کرنے کی کوشش ضرور کی جائے گی تاکہ وہ لوگ ہمیں بلیک میل کر سکے۔ پر اس نے اسے یہ نہیں بتایا تھا کہ یہ بات اسے اور سب کو آصفہ سے پتہ چلی ہے۔

"اور وہ کیا؟" ان لوگوں نے سوالیہ نظروں سے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔

"اگر وہ لوگ مجھے کڈنیپ کرنا چاہتے ہیں تو انہیں کرنے دیجیے۔" خزیمہ نے سرد نظروں سے اسے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دیکھا تھا جو اسے مکمل نظر انداز کرتی آگے بولی تھی۔

"اسطرح ہمیں انکے اصل اڈے کا پتہ لگ جائے گا۔ آپ لوگ میرے کسی بھی ایک چیز میں ٹریکر ڈیوائس لگا دیجیے جو میری لوکیشن آپ سب تک بتائے گی۔ جب وہ لوگ مجھے کڈنیپ کریں تو آپ سب کو یہ معلوم ہو گا وہ لوگ مجھے کہاں اور کب لے جا رہے ہیں۔" وہ تعقید نظروں سے ان سب کو دیکھ رہی تھی کچھ تو اتحاد بھری نظروں سے دیکھ رہے اور کچھ سپاٹ!

" ہو گیا تمہارا! نہایت ہی بکواس پلان تھا۔" خزیمہ نے سرد لہجے میں اس کہا تھا جو اس کی بات پر نفی میں سر ہلاتی خفا ہوئی تھی۔

"آیت خزیمہ سہی کہہ رہا ہے۔" دانش کی بات پر وہ خفگی سے بولی۔

" اس میں بکواس کیا ہے اتنا زبردست پلان ہے یہ!"

"تمہاری جان کو خطرے میں ڈالے گے اتنا بیوقوف سمجھ رکھا ہے ہمیں۔" وہ ہنوز اسے دیکھتا سلگ کر بولا تھا۔

"آپ سب میرے اطراف میں رہے گے۔ پھر مجھے کس بات کا خطرا؟" وہ خفگی سے پوچھ رہی تھی۔

"یہ کوئی ٹیلی ویژن شو نہیں ہے آیت!" وہ جھڑک کر بولا تھا باقی سب خاموشی سے انکی درمیان کی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بحث کو سن رہے تھے۔

"اکزیکلی! دس از نوٹ آٹیلی ویژن شو۔ اس لیے کہہ رہی ہوں۔ اس طرح آپ انکا سارا راز انکے کیے گناہ باہر لا سکتے ہیں۔" وہ اپنے بات پر اڑی ہوئی تھی۔

"ایزا کچھ نہیں ہو گا آیت اس لیے فضول بحث چھوڑ دو۔" وہ دوٹوک بولتا اسے مذید کچھ بولنے سے روک گیا تھا۔

آیت نے دانت بھیچ کر اسے دیکھا تھا۔

اور آج وہ جان بوجھ کر گھر سے بغیر اطلاع کیے باہر نکلی تھی۔ جب تک ان سب کو پتا لگا تب تک وہ ان سب کے چنگل میں پھنس چکی تھی۔

اور خزیمہ آیت کے اس حرکت پر بری طرح سلگ گیا تھا۔

"آخر تم ہر بار اپنی والی کیوں کرتی ہو آیت!" وہ زور سے ٹیبل پر رکھے چیزے الٹتا غصے سے بڑبڑایا تھا۔

☆☆☆

"آپ اتنا کیسے گر سکتے ہیں؟" وہ نفرت سے انکا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

جب سے اسے یہ خبر ملی کہ آیت ایک بار پھر سے غائب ہو گئی ہے وہ غصے سے کھول گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو؟" انہوں نے ناگواری سے ٹوکا تھا۔

"مجھے لگتا تھا میرے بابا دنیا کے سب سے اچھے انسان ہیں! کیا ہوا اگر انہوں نے کبھی مجھ سے یا حمیرا سے دو پل محبت سے بات نہیں کیا! کیا ہوا اگر انہوں نے کبھی اس چیز میں دلچسپی نہیں رکھی کہ انکی بیٹاں کیا چاہتی ہیں! کیا ہوا اگر انہوں نے کبھی دست محبت ہمارے سر پر نہیں رکھا! پر ہے تو بہت اچھے انسان نا۔" انکی نظروں کی ناگواری نظر انداز کرتی وہ دھیرے سے بول رہی تھی۔ ارباز ملک نے اس کے لہجے کی اداسی کو حیرت سے سنا تھا۔

"پر بابا! نہ آپ اچھے بابا بن سکے اور نہ اچھے انسان!"

وہ بے تاثر نگاہوں سے انکا فق اور لاعلمی ظاہر کرتا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"آیت کو کچھ نہیں ہونا چاہیے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بول رہی تھی۔

"کیا بول رہی ہو تم؟ کیا ہوا ہے آیت کو؟" وہ ناسمجھی سے بولے تھے۔

"اتنی اچھی اداکاری کیسے کر لیتے ہیں بابا آپ؟" وہ دکھی سی انکا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"تمیز سے بات کرو تمہارا باپ ہوں میں۔" وہ اسکی بے سروپا بات پر جھڑک کر بولے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

" میں اس وقت آپ کی بیٹی نہیں اے ایس پی آفتاب راجپوت کی بیوی کی حیثیت سے بات کر رہی ہوں۔" وہ دنگ سے تھے انہیں اسکی کسی بات کا کوئی مطلب سمجھ نہیں آرہا تھا۔

آصفہ ایک دکھی نظر ان پر ڈالتی وہاں سے چلی گئی تھی اور وہ پریشان سے اسکی باتیں سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

" حمیرا! امی کہاں ہیں؟" اپنے کمرے میں کتابوں کو پھیلائی بیٹھی حمیرا سے وہ پوچھ رہی تھی اور نہایت نرم اور محبت سے اسکا معصوم چہرہ دیکھ رہی تھی۔

" معلوم نہیں۔" وہ لاعلمی سے کندھا اچکاتی دوبارہ کتابوں میں سر دیے بیٹھ گئی تھی۔

"آج ضرور سورج دوسری سمت سے نکلا ہے ورنہ حمیرا اور کتاب!"

"آپی پریشان نہیں کریں۔" وہ خفگی سے بولی تھی۔

آصفہ کچھ دیر اسکے ساتھ بیٹھ گئی تھی۔

☆☆☆

"حسان! یہ بات تم مجھے اب بتا رہے ہو؟" وہ غصے سے فون پر بولے تھے۔

"مجھے لگا سب تمہاری رضامندی سے ہو رہا ہے۔" وہ حیرت چھپاتا سنجیدگی سے بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"آخر کرن کرنا کیا چاہتی ہے؟" وہ جھنجھلا کر بول رہے تھے۔

"وہ صرف حام کو واپس چاہتی ہے۔ بہتر ہے تم کچھ کرو ورنہ دوبارہ کچھ غلط نا ہو جائے۔" حسان نے سنجیدگی سے کہا تھا۔

وہ عجلت میں وہاں سے باہر بھاگے تھے۔

☆☆☆

"وہیں رک جاؤ ورنہ میں اسے مار دوں گی۔" سب کے قدم اپنی جگہ ساکت ہو گئے تھے۔

آیت نے ماسک سے جھلکتے آنکھوں کو دیکھا تھا جو کرن کے اس بات پر خوف میں آ گیا تھا۔

باہر کے بڑھتے شور اور آوازوں پر وہ پھرتی سے کمرے کے دروازے کو اپنے پاس رکھے ماسٹر کی سے کھولتی باہر آئی تھی اور سیدھا بھاگتی ہوئی وہ خاکی لباسوں میں چہروں کو چھپائے خزیمہ دانش احکم آفتاب شہریار خریم حزیفہ! کی طرف بڑھی تھی۔

جب بیچ میں ہی اسے کرن نے کھینچ کر اپنی طرف کیا تھا اور اسکے سر پر پستول رکھ دی تھی۔

جس کی وجہ سے وہ سب اپنے جگہ ساکت سے کھڑے ہو گئے تھے۔ آیت کو انکی آنکھوں میں اترتی بے بسی پر بہت غصہ آیا تھا اور پھر آیت نے اپنے آپ کو حرکت دی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ کھینچ کر باہر اسکے پیٹ پر مارتی دوسرے ہاتھ سے پستول گھما کر کرن کے ہاتھ سے لے چکی تھی۔

اور اب وہ زندگی میں پہلی بار کسی انسان کے سر پر پستول تانے کھڑی تھی۔

اسکی اس بہادری پر وہ سب حیران ہوتے فوراً حرکت میں آئے تھے۔

☆☆☆

ارباز جب تک اس جگہ پہنچے سب کچھ وہاں تباہ ہو چکا تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے!

ہاں

وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ اتنے سالوں سے جو گند جو گناہ وہاں پھیلا ہوا تھا وہ اس طرح بند ہو گا۔ وہ اس طرح جکڑ میں آئے گا۔

☆☆☆

"آپ!" وہ اس چہرے کو دیکھ حیرت، شاکڈ، ساکت، غمگین سب ہوئے تھے۔

"چاچی شاہ!"

وہ تنفر سے سر جھٹکتی دوسری طرف دیکھنے لگی تھی۔

وہ لوگ اس وقت ایک انویسٹی گیشن روم میں موجود تھے۔

جہاں زرد بلب کی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سامنے ہتھکڑیوں میں بندھی کرن بیٹھی تھی اور انویسٹی گیٹ کرتا دانش!

"وہ کبھی اسے کچھ نہیں بتائے گی مجھے جانے دو۔" حام کی آواز پر وہ سب چونکے تھے۔

"تم یہاں کیسے؟" وہ لوگ حیران تھے۔

"خزیمہ اسے کرنے دو جو وہ کرنا چاہتا ہے۔" اپنے ہیڈ آفس کی بات پر وہ ضبط سے صرف گھور سکا تھا اور دماغ میں مچلتے سوالوں کو نظر انداز کرتا اسے انویسٹی گیشن روم میں جاتا دیکھ رہا تھا۔

"ہیلو۔" حام نے سوالیہ نشان دانش کے چہرے پر مسکرا کر شریر سا سلام کر رہا تھا۔

"دانش! یو کم آؤٹ آف دا روم۔" فون پر ابھرتے اپنے سینئیر آفیسر کی آواز پر وہ بغیر سوال کیے باہر آگیا تھا۔

"حام میری جان!" کرن فوراً اسکی طرف لپکی تھی پر ہاتھ ہتھکڑی سمیت بیٹل پر بندھے ہونے کی وجہ سے وہ وہیں ٹرپ کر رہ گئی تھی۔ حام بے تاثر نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" وہ اسکی بے تاثر چہرے پر فق پڑی تھی۔ اور اسکے اس طرح انداز پر چونکی تھی۔

"آپ کو میری گڑیا کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا مام۔" اسکے طرز خطاب پر وہ لوگ حیران ہوئے تھے صرف انکے سینیئر کو چھوڑ کر۔ کرن کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔ وہ نظریں چرا گئی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔

"آپ نے اسے اس لیے مار دیا کیونکہ وہ مجھ سے محبت کرتی تھی۔" وہ بے یقینی سے کہہ رہا تھا۔ "آپ ایسا کیسے کر سکتی ہیں؟" وہ بنا سیاق و سباق کے سیدھا بول رہا تھا۔

"حام میری جان میری بات سنو! ایسا کچھ نہیں ہے میں نے اسے نہیں مارا!" وہ گڑبڑا کر اپنی صفائی دے رہی تھی۔

"بس مام! اب بہت ہوا! اب مزید آپ کی ڈیسایپیڈ کردہ زندگی کوئی نہیں جیے گا۔" وہ تلخ لہجے میں بولا تھا کرن کا دل ڈوب کر ابھرا تھا وہ کبھی بھی حام کی ناراضگی اسکی نفرت برداشت نہیں کر سکتی تھی ان کے لیے حام انکی پوری زندگی تھا!

"حام میں تمہاری ماں! کیا تم مجھ سے بدلہ لے رہے ہو۔" وہ ناگوری سے بولتی کانچ کے اس پار کھڑے ان سب کو گھوری تھی۔

"آپ میری ماں ہے! کوئی اور ہوتا تو اب تک چار گز زمین کے نیچے سو رہا ہوتا۔" اسکے لہجے کی سچائی پر وہ گھبرائی تھی۔ "پر آپ میری ماں ہے میں آپ کے لیے ایک ہی چیز کر سکتا ہوں۔ آپ کو مزید گناہ کرنے سے بچا سکتا ہوں۔ اور اتنا ہی میں آپ کے لیے کر سکتا ہوں۔" وہ سپاٹ چہرہ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ "اگر آپ خود سب کچھ سچ سچ بتا دیں گی تو میرے دل میں آپ کے لیے ختم ہوا مقام واپس

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

آجائے گا یہ سوچ کر کی آپ اپنی ہر ایک کیے گئے گناہ پر شرمندہ ہیں اور اب اپنی شرمندگی دور کرنا چاہتی ہیں۔" وہ سنجیدگی سے انکا چہرہ دیکھ رہا تھا جو سفید پڑتا جا رہا تھا۔

"اور اگر نہیں بھی کیا تو آپ کو رنگِ ہاتھ بازیاب کیا گیا یہی بہت ہے آپ کو گناہوں کی سزا دینے کے لیے۔" وہ ایک نظر انھیں دیکھتا کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔ اسکی ایک نظر میں تاسف، شکوہ، بے یقینی، بے بسی، دکھ، تکلیف سب تھا جسے دیکھ کر کرن کو اپنا سانس بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

☆☆☆

چھ مہینوں بعد

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزر ہی جاتا ہے کسی کے رکنے سے اور کسی کے جانے سے وہ نہیں رکتا کیونکہ اسکا کام گزرنا اور وہ گزر ہی جاتا ہے۔

پھر وہ چاہے جیسا بھی ہو!

چھ مہینے گزر گئے ایک کے ساتھ ایک حادثے گزر گئے۔ کچھ لوگوں کی زندگی اس حادثے کی زد میں آئی اور کچھ کی اس میں سے نکل گئی۔

حادثے اور تکلیف جلدی بھلائے نہیں جاتے۔ وہ راتوں میں خوابوں میں آکر بے چین کر جاتے ہیں۔ پر دھیرے دھیرے اور اپنوں کی محبت میں ہم اس چیز کو دل کے کسی اندرونی حصے بند کر کے چھپا دیتے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہیں۔

محبت اور تعلقات کبھی ختم نہیں ہوتے، زندگی میں لوگوں کا آنا اور جانا لگا رہتا ہے کچھ لوگ آپ سے بھلائے نہیں جاتے اور محبت کبھی ختم نہیں ہوتی۔ زندگی میں مستقل کیفیت دکھ اور غم کی ہے۔ خوشی کے لمحے بہت عارضی ہوتے ہیں خوشی اپنی انتہا پر پہنچ کر ایک اور نئے دکھ کو پیدا کر لیتی ہے۔

اور یہی کچھ ان سب کے ساتھ ہوا تھا۔

☆☆☆

فضاء میں پھیلی خنکی بہت خوشگوار معلوم ہو رہی تھی۔

وہ چائے کا کپ لیے سفید حویلی کے پچھلے حصے میں چہل قدمی کر رہا تھا۔

جب اپنی طرف کچھ دوری پر متورم آنکھیں لیے کھڑی دانین کو دیکھتا وہ پریشانی سے اسکی طرف بڑھا تھا۔

"کیا ہوا دانی؟"

"دانش!" وہ سسکی بھرتی اسکے گلے لگ گئی تھی۔

"ارے ارے یہ کیا حرکت ہے!" وہ اسکے سسکتے وجود پر فکرمندی سے بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تمہیں کسی نے کچھ کہا ہے؟"

" تمہاری طبعیت ٹھیک ہے؟"

وہ ایک ساتھ فکر مندی سے کئی سوال کر چکا تھا جب دانش اپنا ناک رگڑتی اس سے الگ ہوئی تھی اسکا پورا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"آپ کو گولی لگی تھی نا۔" وہ سوال نہیں فکر تکلیف اور درد بھرے تاثرات سے پوچھ رہی تھی دانش کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا۔

"کیا کیا مطلب؟"

" وہ چوٹ! وہ گولی سے لگی تھی نا۔" پوچھتے ہوئے پھر سے اسکا گلا روندھ گیا تھا۔

دانش کو کچھ پل لگے تھے سمجھنے میں اور پھر کچھ دیر پہلے جہاں اسکے روہانسے چہرے پر وہ فکر مند اب وہاں شرارت جگہ لے لی تھی۔

"فائینلی! تم نے میرا دیا ہوم ورک کمپلیٹ کر دیا۔" وہ تاسف زدہ لہجے میں کہتا مسکراہٹ چھپا گیا تھا۔

دانین نے اسکے انداز پر خفگی سے اسے دیکھا تھا۔

"میں مزاق نہیں کر رہی ہوں۔" وہ خفگی سے بولی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مٹے مٹے آنسو، سرخ چہرہ اور اس پر سجی خفگی وہ مسیر ائیز ہو گیا تھا۔

"میں بھی نہیں کر رہا ہوں۔" وہ اسکے چہرے کو ایک ہاتھ سے چھوتا بے خودی میں بولا تھا۔

" بہت برے ہیں آپ۔" وہ دور ہوتی خفگی سے بولی تھی۔

"اور بہت پیاری ہو تم۔" وہ ایک آنکھ دباتا معنی خیزی سے بولا تھا دانین پل میں سرخ ہوتی وہاں سے جانے لگی تھی۔

ان چھ مہینوں میں دانش اور دانین کی بہت اچھی اندر اسٹینڈنگ ہو گئی تھی۔ اس میں زیادہ ہاتھ دانش کا تھا جو اسے مکمل اپنے اعتماد میں لینا چاہتا تھا اور اسکی بلاوجہ کی خوف کو دور کرنا چاہتا تھا۔

ان مہینوں میں دانین نے دانش کو بہت اچھے سے جانا تھا اسے کیا پسند ہے؟ وہ کیسا ہے؟ وہ کیا کرتا؟ ہر چیز۔ اور جو چیز اسے دانش کی پہلے بری لگتی تھی اب اچھی لگنے لگی تھی اور وہ تھی اس کی حد سے زیادہ پوزیسیونیس اس کے لیے!

اکثر بیشتر وہ جب دانش سے کسی بحث میں چڑ جاتی تو شانزے سے کہتی "کیا کروں جیسا بھی اب میرا ہے اور مجھے اسی پر وصبر و شکر کرنا ہے۔" شانزے اسکی بات پر دل کھول کر اسکا مزاق بناتی ہے۔

دانش مسکرا کر سر جھٹکتا اسے جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

☆☆☆

"چلیں!" آفتاب اسے نرمی سے پوچھ رہا تھا۔ وہ ہاں میں سر ہلاتی اس کے ساتھ چل دی تھی۔

زندگی بہت لمبی اور خوبصورت تھی جو آفتاب کے ساتھ گزر رہی تھی۔

وہ مشکور تھی اس شخص کی جو اتنا سب کچھ ہونے سے باوجود ایک ایسے شخص کی بیٹی کو نہ صرف اپنے ساتھ ایک خوبصورت رشتے میں باندھے ہوا تھا بلکے اس سے بہت محبت بھی کرتا تھا۔

اس نے سر گھما کر قبرستان کو دیکھا تھا۔ جہاں بڑے حرفوں میں "ارباز ملک" اور "آسماں ارباز ملک" لکھا ہوا تھا۔

وہ دونوں اس کے ماں باپ تھے لاکھ برے سہی پر وہ ان کے لیے اپنے دل میں کبھی بھی کدورت نہیں رکھ سکتی تھی۔

وہ جلد ہی آفتاب کے ساتھ دوسرے شہر میں جا رہی تھی کب تک کے لیے جا رہی تھی اسے نہیں معلوم تھا کیونکہ یہ آفتاب کے کام پر ڈیپینڈ کرتا تھا!

اس لیے آج وہ ان دونوں کے قبر آئی تھی۔

"جلدی چلو آج اسپتال کی اوپننگ ہے۔" آصفہ کار میں بیٹھی عجلت میں بولی تھی۔ آفتاب نے اسکی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

عجلت پر آنکھ سیکوڑی تھی۔

"آئی نو میں بہت پیاری ہوں۔" اسکے اس طرح دیکھنے پر وہ ہنستے ہوئے بولی تھی۔ آفتاب نے اس بات پر متفقانہ سر ہلایا تھا واقع ماں بننے کی اس مرحلے میں وہ بہت زیادہ پیاری لگتی تھی۔

☆☆☆

دور دراز سے بہت سارے لوگ آج اسپتال کی اوپننگ سریمنی میں ائے ہوئے تھے۔

وہ بے حد خوش تھی۔

خوش اسلوبی سے پورا فنکشن اپنے انجام کو پہنچ چکا تھا۔

پر اپنے اور خزیمہ کی درمیان چل رہی ناراضگی کو وہ ختم نہیں کر سکی تھی۔

پورے فنکشن میں وہ جھوٹی مسکان چہرے پر سجائے رہی تھی۔

دراصل خزیمہ اس سے ناراض تھا۔ اور مسلسل چھ مہینوں سے اسکی ناراضگی جھیل رہی تھی۔

اپنے آپ پر قابو کھوتی وہ فنکشن سے چلی گئی تھی۔

اور اسے اس طرح بغیر کسی کو بتائے جاتا دیکھ ایک پھر خزیمہ کا غصہ بڑھا تھا۔ اور اسکی آنکھوں میں اترتی نمی بھی اس سے مخفی نہیں تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سناٹے میں دو کاروں کی آواز شور برپا کر رہی تھی۔

درمیان میں لمبی سڑک گزر رہی تھی جن کے اطراف درخت جھنڈ کی مانند کھڑے تھے۔

کار کی رفتار آہستہ کرتی آیت نے چونک کر اپنے سے ذرا آگے جاتی کار کو بغور دیکھا تھا۔

وہ خزیمہ کی کار تھی جو اسے اوور ٹیک کرتی رکی تھی۔

آیت کی کار جھٹکے سے ہی رکی تھی۔

وہ ناسمجھی سے کار سے باہر آتی اسے دیکھ رہی تھی جو کار سے نکلتا درشتی قدم اٹھاتا اسکے قریب آرہا تھا۔

"تمہیں سکون ملتا ہے مجھے پریشان کر کے۔" وہ بغیر سیاق وسباق کے سپاٹ لہجے میں پوچھ رہا تھا آیت اس قدر شدید افتاد پر ناسمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

"کیا مطلب؟ کیا بول رہے ہو؟"

"میں اب مطلب بھی سمجھاؤں تمہیں! بغیر بتائے اس طرح سے نکلنا کب بند کرو گی آیت؟" وہ سخت لہجے میں بول رہا تھا۔ آیت کو سکینڈ لگے تھے اس کی بات سمجھنے میں۔

"آپ وجہ ہے میرے اس طرح دل گرفتہ ہو کر آنے کی۔" وہ منہ بسورے جتا کر بولی تھی۔

"میں۔" وہ اپنی طرف انگلی سے اشارہ کرتا حیرت سے بولا تھا۔ آیت نے سر ہلا کر تعقید کی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ہاں آپ وجہ ہیں۔ پچھلے چھ مہینے سے آپ مجھ سے ناراض ہے خزیمہ! آپ کو اندازہ نہیں ہے آپ نے مجھے کتنا ہرٹ کیا ہے۔" وہ روہانسے لہجے میں کہہ رہی تھی۔" میں چھ مہینوں سے آپ کو منانے کی کوشش کر رہی ہوں مگر آپ روٹھے محبوب کی طرح مجھے تڑپا رہے ہیں۔"

"میں ناراض کیوں ہوں یہ بھی تم اچھے سے جانتی ہو۔ میں ہر بار تم سے نرمی سے بات کرتا ہوں۔ ہر جلد بازی میں اٹھائی گئی غلطی تمہاری نظر انداز کر جاتا ہوں یہ سوچ کر کہ تم دوبارہ اس چیز کو نہیں دوہراؤ گی مگر! مگر آیت تم مجھے ہر بار غلط ثابت کر دیتی ہو۔" وہ ملامتی لہجے میں بولتا شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھ گیا تھا۔

"خزیم میں۔" وہ شرمندہ شرمندہ سی کچھ کہنا چاہتی تھی۔

"مجھے تمہاری کوئی بھی صفائی نہیں چاہیے۔" وہ فوراً سختی سے ٹوک گیا تھا۔" تم اندازہ نہیں لگا سکتی اس دن میں کس قدر ڈر گیا تمہیں کھونے کے ڈر سے!" وہ کہہ رہا آیت سانس روکے اسے سن رہی تھی۔ آخر کار چھ مہینے بعد وہ اس سے بات کو کر رہا تھا۔

"خزیم۔" وہ نرمی سے اسکی طرف قریب ہوئی تھی۔" مجھے پتا ہے میں نے تمہیں ہرٹ کیا ہے پر میں نے کبھی تصور نہیں کیا تھا تم کبھی مجھ سے اس قدر بھی ناراض ہو سکتے ہو۔" وہ بے یقینی سے کہہ رہی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی خزیمہ نے اس دیکھا تھا جو اسے دیکھنے سے اب اجتناب برت رہے تھی۔" اس دن میں نے صرف تمہارے اور دانش بھائی پر اعتبار کر کے وہ قدم اٹھایا تھا کیونکہ مجھے اس بات پر پورا یقین تھا تم اور بھائی مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچنے دو گے۔" وہ سرخ چہرہ جھکا گئی تھی۔

"تم اگر مجھ سے ناراض رہنا چاہتے ہو تو ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی۔ میں نے تمہیں ہرٹ کیا ہے نا۔" اسکی بھیگی آواز پر وہ کھٹکا تھا۔

"آیت۔" وہ پل میں اسکے حصار میں تھی۔ "یہ بھی اچھا ہے آنسو دکھا کر بے بس کر دو۔" وہ لمبی سانس لے کر بڑبڑایا تھا۔

"روؤ مت یار پلیز!" وہ جب چپ نہیں ہوئی تو وہ منت کرتے ہوئے بولا تھا۔

"تم نے ہی رولایا ہے مجھے۔" وہ خفگی سے ہٹتی ہوئی بولی تھی۔ خزیمہ اسکے گلابی چہرہ سرخ ناک دیکھ کر مسیرائیز ہوا تھا۔

"اب ایسے کیوں دیکھ رہے ہو!" خزیمہ کی گہری بے خود نظر پر وہ خفت سے بولی تھی۔

"آج ہی جا کر امی سے بات کرتا ہوں۔ سب سے پہلے ہمارا نکاح ہوا تھا پر۔۔۔" وہ دفعتاً آیت کی حیرت سے بڑی ہوتی آنکھوں پر رکا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"پر۔۔کیا؟" وہ ادھورے جملے پر سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی تھی۔ خزیمہ اسکے بلکل قریب کان کے پاس کھڑا ہوتا دھیرے سے سرگوشی کرا تھا۔

"پر جیسے حالات ہیں ہمارے بچے سب سے آخر میں آئیں گے۔ مجھے بہت فکر ہے اس بات کی۔" وہ پل میں سرخ ہوئی تھی۔

"تم۔۔۔دفعہ ہو جاؤ۔" وہ خفت سے سرخ انار ہوتے چہرہ کو چھپاتی خفگی سے بولی تھی۔

☆☆☆

"میں نے تمہارے ماں باپ کو نہیں مارا تھا۔" رات کے پہر وہ گم صم سی دانیال اور آفرین کے کمرے میں بیٹھی تھی۔ آج اس نے آفرین کا خواب پورا کر دیا تھا اس گاؤں میں اسپتال تعمیر کرا کر!

چھ مہینے پہلے سب کچھ بلکل دھوئیں کی طرح ختم ہوتا چلا گیا تھا۔

انسان کے کیے گئے ظلم گھوم پھر کر اسکے پاس ضرور لوٹتے ہیں کیونکہ یہی دنیا کا نظام ہے جو جیسا کرتا اسے ویسا ہی بھرنا پڑتا! جو بوؤ گے وہی کاٹو گے!

دنیا کا دوسرا نام مکافات عمل ہے اور مکافات ضرور واپس آتا ہے۔

حام کے جانے کے بعد کرن بہت زیادہ شاکڈ میں چلی گئی تھی۔ حام جسے وہ بے انتہاء محبت کرتی تھی جسے انہوں بہت ناز سے پالا تھا آج انکا بیٹا انہیں نفرت سے دیکھ کر چلا گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ کئی دنوں تک صدمے میں رہی تھی انہیں جیل میں رہنا گوارہ نہیں تھا وہ کسی بھی طرح اس جنجال سے رہائی چاہتی تھی۔

وہیں دوسری طرف اس اچانک افتاد پر ارباز ملک بلکل شاکڈ ہو گئے تھے۔ سب کچھ ریت کی مانند ہاتھ سے نکلتا چلا گیا تھا۔ آصفہ کی نفرت بھری نظریں! کرن کا اچانک گرفتار ہو جانا! حام کا مکمل انکی پہنچ سے دور ہونا! عقل دنگ ہو کر رہ گئی تھی۔

وہ سمجھ گئے تھے جلد یا بدیر وہ بھی پکڑے جانے والے ہیں کیونکہ اب ہر چیز انکی پہنچ سے دور ہوتی جا رہی تھی۔

☆☆☆

سر پہر کا اس وقت لال حویلی میں عورتوں کے علاوہ کوئی نہیں تھا ہر سو خاموشی پھیلی ہوئی تھی جب اچانک سناٹے میں چیرتی ہوئی آواز پر سب دم بخوردہ ہو گئے تھے۔ مسکان اور فوزیہ بیگم جو کچن میں سر دیے بیٹھی تھی دہل کر رہ گئی تھی۔

گھر میں تھے ہی کتنے لوگ حمیرا اسکول تھی۔ دادی شاہ بیٹھک بیٹھی تسبیح کے دانے گردان رہی تھی۔ شہباز ملک زمینوں پر گئے ہوئے تھے۔

وہ دونوں ہر بڑاتی ہوئی کچن سے باہر آئی تھی۔ وہ دل کو چیرتی آواز چند پل کے لیے اٹھی اور خاموش

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہو گئی تھی۔ موت سی خاموشی جس سے دہشت سی ہونے لگی تھی۔ وہ دونوں بدحواس سی ایک دوسرے کو دیکھتی خوف سے دوہری ہو گئی تھی۔

کچھ دیر کی بات تھی وہ سب خوش باش تھے پر اس وقت جیسے سب کو موت کی خاموشی نے اپنے جکڑ میں لے لیا ہو۔

دادی شاہ کی صحت بہت بگڑ گئی تھی۔ وہ ایسی لگ رہی تھی جیسے جسم سے روح جدا ہو گئی ہو۔

ارباز ملک کی پراسرار موت پر سارے منجمد ہو گئے تھے۔

دوسری طرف ارباز ملک کی موت کی خبر سنتے ہی کرن کے پیروں تلے زمین سرک گئی تھی۔ وہ سمجھ گئی تھی اب انکا ہر پانسہ پلٹ چکا ہے۔ وہ گھبرا گئی تھی انہیں اس خبر سے بے چینی ہونے لگی تھی ایسا لگ رہا تھا فضاء میں آکسیجن کی کمی ہو گئی ہے۔ اور وہ پھر جنونی انداز میں ہنستی پاگل ہو رہی تھی عجیب سی حالت تھی انکی وہ کبھی زور سے ہنس رہی تھی تو کبھی زور زور سے رونے لگتی تھی اور پھر ایک روز انہوں نے لیڈی کانسٹیبل کی غفلت کی وجہ سے خود کو اس جنجال سے آزادی حاصل کرنے کے لیے ختم کر دیا!

☆☆☆

آیت کے لیے ان سارے حادثے کو برداشت کرنا مشکل لگ رہا تھا وہ انصاف ضرور چاہتی تھی پر اس طرح نہیں!

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ایک دن اچانک اسے ایک کرئیر ملا تھا۔

آیت تم میری اس بہن کی بیٹی ہو جسے میں بہت محبت کرتا تھا بلکہ میں بھی اسکا لاڈلا بھائی تھا۔ وہ بھائی جو خاندان بھر میں سب سے زیادہ ویل اجوکیٹ تھا۔ جو سنجیدہ اور جلد باز تھا۔ مجھے پرانی چیزے ڈھونڈنے اور انہیں جمع کرنے کا بہت شوق تھا میں نے پڑھائی بھی اسی متعلق کی تھی۔

پڑھائی کے دوران میں کرن سے ملا تھا راجستھان میں، وہ پورے کالج میں سب سے خوبصورت اور دلکش تھی۔ اسکے بابا بہت امیر تھے جس کے وجہ سے ہر کوئی اسکے آگے پیچھے لگا رہتا تھا۔ مجھے بھی وہ اچھی لگتی تھی پر صرف اچھی لگتی تھی۔ وہ اکثر بیشتر باتوں کے درمیان مجھ سے اپنی پسندیدگی کا اظہار لفظوں میں کر دیتی تھی جسے میں بہت احتیاط سے نظر انداز کر دیتا تھا جو اسے بلکل بھی پسند نہیں آتا۔ ایک دن اچانک اس نے مجھے اپنے بابا سے ملوایا۔ وہ بہت سوبر اور رعب دار شخصیت کے حامل تھے میں پہلی بار ہی مل کر ان سے بہت متاثر ہوا تھا۔

مجھے پرانی اور پورانک چیزوں میں دلچسپی جان کر اسکے بابا کو مجھ میں بہت انٹریسٹ پیدا ہوا تھا۔

ان کے پاس کچھ ایسی چیزیں تھی جس کے بارے میں میں نے بہت زیادہ معلومات والی بات کہی تھی وہ میرے اس قدر جانکاری پر شاکڈ ہوئے تھے۔ شروعات میں کچھ دن وہ مجھے ملنے کے لیے بلاتے رہے پھر ایک دن اچانک انہوں نے مجھے اپنے ساتھ کام کرنے کی اوفر کی۔ مجھے اور کیا چاہیے تھا مجھے جس چیز

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میں دلچسپی ہے وہ مجھے اسی کام کی اوفر کر رہے تھے میں نے فورا قبول کر لیا۔

شروعات میں مجھے انکے ساتھ کام کرنے میں بہت مزہ آرہا تھا وہ بہت زمانہ شناس انسان تھے ہر چیز کو سونے کی طرح قیمتی کر دیتے تھے۔

اسی دوران کرن نے مجھے پروپوز کیا تھا میں اس کے اچانک اظہار پر گڑبڑا گیا تھا۔ مجھے سمجھ نہیں آیا میں کیا کرو۔ فوری طور میں نے کچھ نہیں کہا تھا پر میں جانتا تھا ایسا نہیں ہو سکتا بابا سائیں نے میرا رشتہ پہلے ہی کہیں طے کر رکھا تھا اور ویسے بھی مجھے پڑھی لکھی لڑکی نہیں چاہیے تھی مجھے گھریلوں سادہ سمپل سی خود میں رہنے والی لڑکی چاہیے تھی پر کرن ایسی ہر گز نہیں تھی اس لیے میں نے کچھ دن بعد اس کے دوبارہ پوچھنے پر منع کر دیا تھا جس پر وہ غم و غصے میں پاگل ہو گئی تھی میں نے اسکی آنا اسکی ذات کی منفی کی تھی جسے وہ قبول نہیں کر پا رہی تھی۔

میں نہیں جانتا تھا وہ کیا کرنے والی تھی مجھے لگا وہ مجھے سمجھ کر اپنا راستہ خود بخود بدل لے گی پر میں غلط تھا۔ اور کاش میں وقت رہتے جان پاتا کہ میرے ساتھ کیا ہونے والا ہے!

ان کے ساتھ کام کرتے ہوئے مجھے کئی مہینے بیت گئے میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا پر کچھ باتیں تھی جو مجھ سے راز رکھا جاتا تھا مجھے بھی ان کو جاننے میں پہلے کبھی دلچسپی پیدا نہیں ہوئی تھی پر ایک دن میں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نے نوٹس کیا۔ گو اڈاون میں ہمارے تلاش کردہ سامان میں کچھ قیمتی اور نایاب چیزیں غائب تھی میں ٹھٹھک کر رہ گیا تھا۔

ایک دن اچانک میں نے یہ جاننے کی کوشش کی آخر ایسا کیا ہو رہا ہے اس گوڈاؤن میں جو مجھ سے چھپایا جاتا تھا۔

میں اس دن واپس گھر نہیں آیا تھا میں نے رات رک کر وہاں کی کاروائی جاننے کی کوشش کی جس کے بعد میں ششدر رہ گیا تھا۔ وہ لوگ ان چیزوں کی غیر قانونی اسمگلنگ کرتے تھے۔ میں بہت غصے میں آگیا تھا اور اپنی جلد بازی والی حرکت کی وجہ سے بہت بڑے اسکینڈل میں پھنس کر رہ گیا تھا۔

میں نے اس چیز کے بارے میں کرن کے بابا سے بات کی جو وہاں کے ہیڈ آفیسر میں سے تھے وہ میری بات پر بہت حیرت سے مجھے دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے مجھے بھروسہ دلایا کے وہ اس غیر قانونی اسمگلنگ پر کاروائی کریں گے۔ میں متعین ہو گیا تھا کیونکہ مجھے ان پر پورا بھروسہ تھا۔

اس حادثے کے دوسرے دن کرن نے مجھے اپنے گھر پر ڈنر پہ انوائیٹ کیا۔ میں نے منع کرنا چاہا پر اسکے پر اصرار لہجے پر میں مان گیا تھا ویسے ہی میری وجہ سے بہت ہرٹ تھی میں مزید اسکی دل آزاری نہیں کرنا چاہتا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ڈنر پر اسکے بابا ہمارے ساتھ تھے وہ بہت خوش تھے مجھے وہاں دیکھ کر۔ ڈنر خوش اسلوبی سے نپٹ گیا تھا میں جانے کا پر تولنے لگا تھا پر ان دونوں باپ بیٹی کا ارادہ مجھے ہر گز جانے دینے کا نہیں تھا۔ کرن مجھے اپنا گھر گھمانے کے لیے کہنے لگی تھی مجھے جاتے ہی بنی۔ انکا گھر بہت بڑا اور شاندار تھا وہاں ہر ضرورت چیز کی موجود تھی۔ وہ گھر دکھاتے دکھاتے مجھے اپنے کمرے میں لے گئی تھی۔ اسکا کمرہ نہایت ہی شاندار تھا۔ میں نے ستائشی نظروں سے اسکا کمرہ دیکھا۔ ہم کچھ دیر بیٹھ کر باتیں کی جس میں وہ مجھے اپنے مما بابا کی لو اسٹوری سنانے لگی تھی پھر اس نے مجھے ایک جوس پینے کے لیے دیا۔ میں چاہ کر بھی اسے کسی چیز کے لیے منع نہیں کر پا رہا تھا شاید اس کے بابا کی وجہ سے! جوس پی کر میرا سر بری طرح چکرانے لگا تھا اور بے ہوش ہوتے وجود کے ساتھ مجھے صرف کرن کا اپنے اوپر ہاوی ہوتا وجود نظر آیا تھا۔ کچھ دنوں تک میں بلکل گم صم ہو گیا تھا۔ دماغ ششدر تھا۔ مجھ سے گناہ ہوا تھا میں بلکل اپنے حواسوں میں نہیں تھا ہر چیز الٹ ہو رہی تھی۔

کرن نے اسکے بعد مجھے بلیک میل کرنا شروع کر دیا۔ اسکے دھمکی پر میں اتنا پریشان نہیں ہوا تھا جتنا ایک دن گوڈاؤن میں ہونے والے حادثے سے ہوا تھا۔

وہاں کے کچھ ورکر رات کے وقت قیمتی قدیم سامان کو چرا رہے تھے۔ میں نے انہیں پکڑ کر دھمکی دی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کے اگر وہ لوگ یہ سب واپس اپنی جگہ پر نہیں رکھے گے تو میں پولیس کو اس بات کی خبر کر دوں گا۔ان لوگوں نے مجھے خاموش نظروں سے دیکھا اور چیزیں واپس اپنی جگہوں پر رکھ دیا۔مجھے لگا وہ سب صرف میری دھمکی کی ڈر سے ایسا کر رہے ہیں پر ایسا نہیں تھا وہ صرف مجھے دکھانے کے لیے تھا۔

دوسرے دن وہ سارا سامان وہاں سے غائب تھا اور پھر ایک انجانے نمبر سے مجھے ایک ویڈیو موصل ہوئی۔جس میں، میں ان چیزوں کو اٹھا رہا تھا اصل معنی جھٹکا مجھے اب لگا تھا۔ویڈیو سہی تھا انکے رکھنے کے بعد میں ان چیزوں کو اٹھا کر ضرور دیکھ رہا تھا پر میں نے انہیں چرایا نہیں تھا پر اس ویڈیو کو کچھ اس طرح سے ایڈٹ کیا گیا تھا جس کو دیکھ کر لگتا میں انہیں چرا رہا ہوں۔میرا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا۔

اس میں دھمکی بھری ریکورڈنگ بھی تھی! جس میں تھا اگر میں نے دوبارہ انکے کام میں دخل اندازے کی تو وہ یہ ویڈیو پولیس کو دے دے گے! میں بہت زیادہ ڈر گیا تھا میں نے اس دن کے بعد سے خاموشی اختیار کر لی تھی۔

لیکن!

اب میں یہ جاننا چاہتا تھا آخر یہ کون کر رہا ہے؟

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ان سب کے پیچھے ماسٹر مائنڈ کون ہے؟

میں اب ان پر غیر محسوس طریقے سے نظر رکھنے لگا تھا۔ میں نے دیکھا وہ لوگ وہاں سے چیزیں غائب کرتے اور پھر انہیں غیر قانونی طریقے سے بہت مہنگے داموں میں دوسرے ملک کے لوگوں کو فروخت کرتے۔ اسی طرح ان پر نظر رکھتے رکھتے ایک دن مجھے پتا لگ گیا اس کے پیچھے کسی اور کا نہیں کرن کے بابا کا ہاتھ تھا۔ میں غم و غصے میں پاگل ہو تا سیدھا ان سے ملنے انکے گھر گیا تھا۔ وہاں جا کر میں نے انہیں سب کچھ بتا کر انھیں دھمکی دی کہ اب میں یہ سب پولیس کو بتا دوں گا۔

وہ مجھے حیرت سے دیکھتے رہے پھر زوردار آواز میں ہنسے میں متحیر ہو کر رہ گیا تھا انکے ریکشن پر! انہوں نے مجھے ایسے دیکھا جیسے چھوٹے بچے اپنا کھلونا توڑنے والے کو اپنے ماں باپ کی دھمکی دیتے ہیں۔

"بے شک بتا دو۔ پھر میں بھی تمہارا وہ ویڈیو پولیس کے حوالے کر دوں گا ہم ساتھ میں جیل کی سیر کریں گے۔ پر اس پہلے میں اس ویڈیو کو تمہارے گاؤں بطور گفٹ تمہارے باپ بلاج ملک کو بھیجوں گا۔ اس ویڈیو کو دیکھتے ہی وہ اس دنیا سے کوچ کر جائیں گے۔ اور تمہارے پورے خاندان کی بے عزتی ہو گی وہ الگ۔۔" انکے خشمگیں لہجے اور طنزیہ نظروں پر میں کاٹو بدن میں لہو نہیں جیسا ہو گیا تھا۔

"پر میرے پاس تمہارے لیے ایک اوپشن اور بھی ہے اگر تم خوشی بخوشی مان جاؤ تو۔۔!" میں کیا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کرتا میں ڈر و خوف سے فق پر گیا تھا۔ اگر بابا سائیں کو اس چیز کی خبر ملتی تو وہ جیتے جی مر جاتے۔ میں بے قصور تھا پر اس وقت گناہ گار بنا کھڑا رہ گیا تھا۔ میں نے انکی بات مان لی۔ میں نے خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی۔ مجھے لگا میرے خاموش ہونے پر وہ مجھے کچھ نہیں کریں گے پر میں غلط ثابت ہوا۔ اب وہ مجھے اس ویڈیو کی دھمکی پر اپنا ہر جائز ناجائز کام کرواتے تھے۔ میں بلکل ان کے ہاتھ کی کٹ پٹلی بن کر رہ گیا تھا۔ پر پھر دھیرے دھیرے مجھے ان کاموں میں انٹریسٹ پیدا ہونا شروع ہو گیا تھا۔ کیونکہ وہ لوگ جتنا غیر قانونی کام کرتے پر جب کسی قیمتی چیز کو کھوجتے تو مجھے بہت مزہ آتا تھا۔

ایک سال میرا ان کے ساتھ گزر گیا اب مجھے کسی چیز سے پریشانی نہیں ہوتی تھی کہتے گناہ میں بہت لذت ہوتا ہے اور اب مجھے اس لذت کا مزہ آنے لگا تھا۔

کرن ایک سال کے لیے غائب تھی مجھے لگا وہ اپنی زندگی میں مصروف ہو چکی ہے مجھے کبھی بھولے سے بھی اسکا خیال نہیں آتا تھا اور نہ ہی میں نے اسکے بابا سے اسکے اچانک غائب ہونے کی وجہ طلب کی تھی!

پر وہ اچانک ایک دن ایک طوفان کی طرح واپس آگئی تھی اور اسکے ساتھ ایک ننھا سا بچہ بھی تھا۔ مجھے کچھ وقت لگا تھا سنبھلنے میں۔ اور پھر یہ جان کر میں اور حیران ہو گیا تھا کہ وہ بچہ میرا اور کرن کے کردہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اس گناہ کا مرتکب ہے۔وہ حام تھا میرے اور کرن کے ناجائز تنہائی کا حاصل!

کرن نے مجھے پھر سے دھمکی دینا شروع کر دیا۔وہ سب کچھ بابا سائیں کو بتانے والی تھی میں نے بے بس ہو کر اسکے آگے ہتھیار ڈال دیا۔ویسے بھی مجھے اب اسکے بابا کے ساتھ کام کرنے میں کوئی اعتراض نہیں تھا بلکہ میں اب ان سے بھی آگے جانے کا خواہش مند تھا اس لیے میں نے کرن کو اپنانے کا فیصلہ کر لیا۔پر میری شرط تھی وہ حام کو دنیا سے چھپا کر رکھے گی وہ میری بات مان گئی ہم نے حام کو دنیا اور اپنے خاندان سے چھپا کر رکھا۔

کرن کو میں نے بابا سائیں سے دوسرے نام سے مترادف کرایا۔بابا سائیں میرے جذباتی طبعیت سے واقف تھے انہوں کچھ دن ناراضگی دکھائی پھر میرے اور کرن کے شادی کے لیے رضامند ہو گئے۔

اب سب کچھ نارمل ہو رہا تھا پر اس سب کے دوران ہمارے پیچھے کچھ انڈر گراؤنڈ آفسیر پڑ گئے تھے۔

گاؤں میں ایک پرانا حویلی نما محل تھا جس کے متعلق بہت افواہ پھیلے ہوئے تھے اسکی فائدہ اٹھا کر ہم سب نے وہاں پر ایک سکریٹ جگہ بنا لیا تھا۔ہم گوڈاؤن سے چرائی چیزیں وہاں رکھتے تھے۔اور کچھ وہ جگہ جنگل کے نزدیک تھا ہمارا لالچ بڑھتا ہی جا رہا تھا ہم نے اب ایک نیا دھندھا بھی شروع کر دیا تھا جس میں اس جنگل سے بہت قدیم اور پرانی پتھر کو چرانا، جانوروں کو خاموشی سے غائب کرنا اور انکے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اعضاء کا اسمگلنگ کرنا۔ سب کچھ بہت زبردست تھا پر ایک دن وہاں دانیال، شہباز، احمد اور دانش نے نظر رکھنا شروع کر دیا۔ مجھے نہیں پتا تھا میں نے کہاں غفلت کی۔ کہاں کوئی غلطی کی! جس کے نتیجے اب ہم ان نظروں کے گرفت میں اچکے تھے۔

اب مجھے کیسے بھی خود کا پردہ پوشی کرنا تھا۔ اس لیے میں نے ان سب میں کچھ عرصے کے لیے شجاعت علی کو پھنسا دیا تھا وہ ہمارے لیے ہی کام کرتا تھا پر اسے میرے متعلق کسی چیز کی خبر نہیں تھی۔ پر دلاور میرے بارے میں سب کچھ جانتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ مجھے آفرین کے لیے بلیک میل کرتا رہتا تھا۔ پر دانیال نے اسے بھی بری طرح درگور کر دیا تھا۔

ان دونوں کے بری طرح زندہ درگور ہونے پر میں ایک بار پھر سے بہت ڈر گیا تھا اس لیے میں نے کچھ عرصے کے لیے وہ سارے کام بند کر دیے تھے۔

اسی دوران کرن کے بابا کی شدید طبعیت خرابی کے باعث موت ہو گئی تھی اب میں ہر فکر سے آزاد ہو گیا تھا مجھے لگا اب کوئی مجھ تک نہیں پہنچ سکے گا اور ایک بار پھر میں آے_ آر کے نام سے واپس لوٹ آیا تھا۔ کرن اپنے بابا کے ہر کام سے واقف تھی اس نے اپنے بابا کے موت کا بہت شدید صدمہ لیا تھا وہ ہر چیز کا قصوروار دانیال، احمد، شہباز اور دانش کو مان رہی تھی۔ میں نے اسے بہت سمجھایا پر وہ میری

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کسی بھی بات کو نہیں مان رہی تھی۔ میں نے تنگ آ کر اسے اسکے حال پر چھوڑ دیا تھا۔ مجھے لگا کچھ عرصے بعد وہ خود بخود نارمل ہو جائے گی۔ پر میں اس بار پھر سے غلط ثابت ہوا تھا۔

یہ اس وقت کی بات ہے جب اچانک بابا سائیں کا انتقال ہو گیا تھا۔ آفرین نے اس بات کا بہت گہرا اثر لیا تھا ہر کوئی اسکا بہت خیال رکھتا تھا۔ کرن کو آفرین کا اسطرح خیال رکھنے والے ہر انسان سے نفرت ہو گئی تھی۔ اس کے بابا کے انتقال کا دکھ وہ کسی سے نہیں کہہ پائی تھی اور یہاں وہ لوگ اپنے باپ کی موت پر کس قدر غمگین ہونے کا ناٹک کر رہے ہیں۔ میں اسے سمجھا سمجھا کر پاگل ہو گیا تھا۔ میں نے اسے کسی بھی شدید حرکت کرنے سے سختی سے منع کیا ہوا تھا۔

وہ سب کشمیر گھومنے گئے ہوئے تھے۔ کرن کو اپنا بدلہ لینے کا یہ سہی موقع ملا تھا اس دوران میں نئی چیزیں کھوجنے کے لیے اپنی آفیشل ٹیم کے ساتھ ہمالیہ کے خوبصورت پربت پر گیا ہوا تھا۔

جب تک مجھے کشمیر کے حادثے کی خبر ملی تب تک بہت دیر ہو چکی تھی دانیال آفرین، دانش امامہ اس شدید آگ کی لپیٹ میں جھلس کر ہم سب سے دور چلے گئے تھے۔

اس رات مجھے پہنچنے دیری ہو گئی تھی جب تک مجھے پتا چلا تب تک سب کچھ تباہ ہو گیا تھا۔

"میں نے تمہارے ماں باپ کو نہیں مارا تھا آیت میں اپنی آفرین اور دانیال کو نہیں مارا تھا۔" پر کہیں نا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کہیں وجہ میں ہی تھا میرے لالچ میری جنون نے سب کچھ برباد کر دیا تھا۔

اس حادثے کے بعد میں پریشان شرمندہ نادم رہتا تھا۔ میں نے وہ سارے کام کرنے بند کر دیے تھے پر کہتے ہیں ناگناہ ایک ایسا دلدل ہے جس میں سے آپ چاہ کر بھی نہیں نکل سکتے۔ بلکل ویسا ہی میرے ساتھ ہو رہا تھا۔

اچانک سالو بعد دلاور اور شجاعت علی کی ایک ساتھ واپسی ہوئی تھی۔ اور مجھے اس خبر پر حیرت نہیں ہوئی کہ انہیں واپس لانے والی کرن ہی تھی۔ کرن کے ساتھ مل کر شجاعت نے اپنا بدلہ آفرین دانیال دانش سے لیا تھا۔

اس دن میں لیٹ سے پہنچا تھا پورے کاٹیج میں آگ کی لپٹیں دہک رہی تھی۔ تم نے بے ہوش ہونے سے پہلے مجھے دیکھ لیا تھا۔ اور پھر تمہیں لگا کہ میں نے تمہارے ماں باپ کو مارا ہے!

اسپتال میں جب تم میری طرف اشارہ کر رہی تھی سب کو لگا تم شہباز بھائی کو اس سب کا قصوروار ٹھہرا رہی ہو۔ میں نے پھر ایک بار اپنے آپ کو بچانے کے لیے کسی اور کے جان کا سہارا لیا۔

شمشیر خان نے غصے میں ہم سب سے ہر رشتا ختم کر لیا کیونکہ سب کو اس بات پر شک گزرا تھا کہ جس وقت ان سب کی موت ہوئی اس وقت ہی کیوں شہباز اور فوزیہ وہاں سے باہر گھومنے گئے تھے۔ یہ چیز

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میرے لیے فائدہ مند ثابت ہوئی اور ایک بار پھر میں ہر چیز سے مخفی ہو گیا۔

پر پتا نہیں کیسے احمد کو اس بات کی بھنک پڑی کہ میں اس دن کشمیر میں ہی تھا وہ میرے ہر ایک حرکت پر نظر رکھنا شروع کر دیا تھا۔ وہ ایک کرمنل اسوسٹیگیٹر آفیسر تھا چیزوں کو پتا کرنا اس کے لیے کچھ مشکل نہیں تھا۔ میرے سر پر تلوار لٹک رہی تھی میں جھنجھلا گیا تھا ہر بار کسی نا کسی طرح بچنے کے باوجود اس بار مجھے خطرہ اپنے ارد گرد نظر آ رہا تھا۔ اور پھر ڈر کے خوف سے جو لوگ کرتے میں نے بھی وہی کیا اپنی جان بچانے کے لیے خود کو محفوظ رکھنے کے لیے میں نے احمد کا قتل کروا دیا۔ اور ظاہر ایسے ہونے دیا جیسے وہ ایک صرف حادثاتی موت تھا۔

پر میں بھول گیا تھا یہ زمین یہ آسمان یہ دنیا اللہ کی بنائی ہوئی ہے اور اسکی پکڑ سے کوئی نہیں بچ سکتا!

میں اعتراف کرتا ہوں میں نے اپنی خود غرضی اور لالچ کے چلتے بہت سے لوگوں کی زندگی کے ساتھ کھیلا ہے اور اب میں مذید اس بوجھ کا وزن خود کے کندھوں پر نہیں لاد سکتا اس لیے میں نے فرار کا ایک واحد راستہ چنا ہے اور وہ ہے موت!

کیا تھا یہ!

اسے پڑھتے پڑھتے آیت کی آنکھیں چندھیا گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

اسکی سانسیں ہلق میں دن توڑ رہی تھی۔

کوئی اتنا خود غرض کیسے ہو سکتا ہے؟

اس کے دل میں نفرت، غصہ، حقارت، غم، دکھ سکوت، وجود منجمد ہو گیا تھا۔

وہ دکھ و تکلیف سے روتی زمین پر بیٹھ گئی تھی۔

وہ اپنے اطراف میں ہر کسی کو دیکھ رہی تھی کیا اسے سب کو اس خط کے بارے میں بتا دینا چاہیے تھا۔

شاید وہ اس دن بتا دیتی پر!

پر اس دن اپنی طرح آنکھوں میں ویرانی لیے ایک طرف سناٹے میں گھری کھڑی حمیرا کو دیکھ وہ ساکت ہو گئی تھی۔

ایسا کچھ تھا جو اس میں اور آیت میں یکساں تھا!

ہاں!

ایک جیسی عمر میں دونوں ہی اپنے سر سے والدین کے سایے سے محروم ہو گئے تھے۔

وہ دونوں ہی ایک جیسی درد سے گزر رہے تھے۔

آیت کے ہاتھ سے وہ خط وہی دم توڑ گیا تھا۔ اس نے حمیرا کو اس درد سے دور رکھنے کے لیے ساری

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

باتیں پوشیدہ رکھنا ہی ہر کسی کے حق میں بہتر سمجھا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ حمیرا ابھی اپنے والدین کے، موت کا قصوروار ہر کسی کو ٹھہرائے! اس لیے اس نے اس دن سب کچھ ایک قدیم کتاب کی طرح سب کچھ بند کر کے ایک طرف ریک میں سجا کر رکھ دیا!

اب وقت کا کام تھا ہر کسی کے زخم کا مرہم بننے کے لیے!

☆☆☆

شہباز ملک جب روم میں داخل ہوئے تو فوزیہ بیگم کو بیڈ پر نیم دراز کسی گہری سوچ میں گم تھی۔ نا ہی انہوں نے دروازہ کھلنے کا نوٹس لیا اور نا ہی شہباز ملک کا روم میں داخل ہونے کا۔ وہ حیران ہوتے ان کے قریب بیٹھے تو وہ چونک گئی۔

"خیریت! کوئی پریشانی ہے کیا؟ جو آپ اس قدر محو تھی کہ اپنے مزاجی خدا کے آنے کی خبر بھی نا ہوئی۔" وہ تفکر سے بولے پر لہجے میں شرارت کا عنصر شامل تھا۔ وہ پریشانی سے اٹھ بیٹھی تھی۔

"ارباز اور اسما کے اچانک موت نے سب کو گنگ کر دیا تھا۔ مجھے حیرانگی ہوتی ہے آج بھی اس بات کا کسی کو علم نہیں ہے کہ ایسا کیا ہوا جس کی وجہ سے ان دونوں ہی نے خودکشی جیسی گناہ کو اپنایا!" وہ روندھی ہوئی آواز میں کہہ رہی تھی۔ شہباز ملک نے آگے بڑھ کر انہیں اپنے حصار میں لے لیا تھا۔

"کچھ چیزوں پردوں کے پیچھے ہی اچھی لگتی ہے۔ ہو سکتا سچ سامنے آنے پر ہم نے جو سوچا نا ہو کچھ ایسا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہو۔" وہ دھیرے سے سمجھانے والے لہجے میں بولے تھے۔وہ سمجھ کر سر ہلا دی تھی۔

"ایک اور بات۔ آپ کو پتا ہے آپا نے مجھ سے کیا بات کہی ہے۔" وہ خفا لہجے میں بولی تھی۔

"کیا؟" وہ ہنوز انکے حصار میں تھی۔

"وہ خزیمہ کی شادی کی بات کر رہی تھیں!"

"سہی تو کہے رہی تھی لاڈ صاحب کے نکاح کو بہت عرصہ بیت گیا ہے اب ہمیں باقاعدگی سے ان دونوں کی شادی کر دینی چاہیے۔" وہ مطمئن سے بولے۔

"وہ آیت اور خزیمہ کی شادی نہیں خزیمہ اور آئمہ کی شادی کی بات کر رہی تھیں۔" وہ لفظوں پر زور دیتی خفا ہوئی تھی۔

"تم ان عادت سے واقف تو ہو، پھر کیوں پریشان ہو رہی ہو۔میں ان سے بات کر لوں گا اور سمجھا بھی دوں گا تم پریشان مت ہوؤ۔" وہ سنجیدگی سے بولے تھے۔" اور خزیمہ سے بات کرو میں جلد از جلد اب آیت کو بس گھر میں ہمیشہ کے لیے لانا چاہتا ہوں۔یہ میرے والد اور آفرین کی دیرینہ آرزو تھی۔" انکی بات پر فوزیہ بیگم کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا تھا۔

"شادی کی خوشیوں میں سب کے پرانے زخم مندمل ہو جائے گے۔" وہ مطمئن و خوش تھی۔" میں فوراً جا کر بات کرتے ہوں۔" وہ انکے حصار سے نکلتی عجلت میں بولی تھی۔شہباز ملک نے خفگی سے انکا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

"میری پیاری بیگم! کوئی امر جنسی نہیں آگئی ہے جو آپ یوں ہتھیلی پر سرسوں جما رہی ہیں۔ ٹائم تو دیکھو ایک بج رہا ہے۔ بچہ سو رہا ہو گا۔ صبح آرام سے بات کر لینا۔" وہ واپس انہیں بیٹھاتے ہوئے بولے تھے۔

"آپ کو پتا تو ہے میری کتنی خواہش ہے آیت کو دلہن بنا کر اس گھر میں لانے کی۔ وہ ہماری آفرین کی نشانی ہے۔ اسکا عکس ہے۔" وہ نم آنکھوں اور ہونٹوں پر میٹھی مسکراہٹ سجائے کہہ رہی تھی۔

"سہی کہا لیکن! تمہاری ادائیں آج بھی گھائل کر دینے والی ہیں میں آج بھی ان کے بدلتے انداز کے تیر سے گھائل ہو جاتا ہوں۔" وہ انکے نم آنکھیں اور میٹھی مسکراہٹ پر محبت سے بولے تھے۔

"ملک صاحب میں آپ سے کیا بات کر رہی ہوں۔ نانا بننے والے ہیں مگر آپ کی حرکتیں بلکل مجنوؤں والی ہے۔" وہ تاسف سے سر ہلاتی گھور کر بولی تھی۔ اور پھر خود ہی ہنس دی تھی۔

☆☆☆

صبح سویرے اٹھتے ہی فوزیہ بیگم نے خزیمہ سے بات کرنے کی ٹھان لی تھی۔ وہ سب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے جب فوزیہ بیگم نے موقع غنیمت جان کر سب سے اپنے اور شہباز کی گفتگو بتائی تھی۔ دادی شاہ نے بھی اس بات کی تعقید کی تھی۔ ان رضامندی پر انہوں نے خزیمہ کو دیکھا تھا جو دھیمی مسکان

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

چہرے پر سجائے ہوئے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"شکر آپ کو میرا ابھی خیال آ گیا!" وہ شریر لہجے میں بولا۔ "ورنہ اثرات تو دوسروں کے بچوں کھلانے کا دکھ رہا تھا۔" وہ زیرِ لب بڑبڑایا تھا۔

"کچھ کہا آپ نے بھائی؟" حزیفہ اپنے کان خزیمہ کے منہ کے طرف لگاتا شرارتی لہجے میں بولا تھا۔

"تم سے مطلب؟" وہ تیکھی نظروں سے گھورتا بولا تھا۔

"وصال یار کی حسرت ارے معاذ اللہ

فراق و شوق کی بیتابیاں ارے توبہ"

وہ دھیرے سے خزیمہ کی کان میں گنگنایا تھا۔ خزیمہ گھور کر اسے دیکھا تھا جو اسکی شاید بڑبڑاہٹ سن چکا تھا۔

"ذرا پھر سے کہنا کیا کہا؟" وہ حزیفہ کا کان کھینچتا تنبیہ کرتا نظروں سے بولا تھا۔

"کیا کر رہے ہو بھائی میں ایک بچے کا باپ بننے والا ہوں۔" مسکان کو پریگنٹ ہوئے ابھی صرف تین مہینے ہوئے تھے۔

"اور حرکتیں تمہاری اس بچے سے بھی بچوں والی ہے۔" وہ ملامتی نظروں سے دیکھتا تاسف سے بولا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"اچھا بابا معاف کر دیں۔ دیکھیے میری بیوی کیسے مجھے مسکراہٹ دبائے دیکھ رہی ہے۔" وہ مصنوعی مسکینی چہرے پر لائے بیچارگی سے بولا تھا۔ اور واقع مسکان اسکی بنتی درگت پر اسے شریر نظروں سے دیکھتی مسکراہٹ چھپا رہی تھی۔ خزیمہ تاسف سے سر ہلا رہ گیا تھا۔

☆☆☆

فوزیہ بیگم نے جب آیت کی رخصتی کی بات دادا حضور سے کی تو وہ بخوشی راضی ہو گئے تھے۔ پر آیت کو اعتراض تھا ابھی کچھ دن پہلے سب لوگوں نے مل کر دانین اور دانش کی شادی کی تاریخ طے کی تھی ایسے وہ لوگ ٹھیک اسی دن ان دونوں کی بھی شادی کرنا چاہتا تھے جس کے وہ سخت خلاف تھی۔ دادا حضور کے پوچھنے پر وہ ڈایریکٹ اس طرح نہیں بول سکتی تھی کہ میں اپنے بھائی کی شادی کی ہر رسم انجوائے کرنا چاہتی ہوں اس لیے میں ٹھیک اسی دن اپنے رخصتی کے خلاف پر وہ نہ بول پائی اس لیے اس نے فوزیہ بیگم سے بات کرنے کا فیصلہ کیا!

جس پر فوزیہ بیگم اسکے خواہش اور ریکویسٹ پر دھیرے سے مسکرا دی تھی۔ خزیمہ کو جب اسکے اتنے بچپنے جیسے اعتراض کا علم ہوا تو وہ سخت خفا ہوا تھا۔ للہ للہ کر کے ان دونوں کا شادی ہو رہی تھی جس پر وہ عجیب اعتراض لے کر بیٹھ گئی تھی۔

☆☆☆

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دانش اور دانین کی شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھی۔

ایسے میں ایک دن خزیمہ نے آیت کو کڈنیپ کر لیا تھا بقول خزیمہ کے وہ اسے رخصتی پر اعتراض جتانے پر سبق سکھانے والا تھا پر کیا کہے ہمارا خزیمہ اپنی آیت کو کبھی تکلیف نہیں پہنچا سکتا!

جب اسکی آنکھ کھلی وہ نیم اندھیرے کمرے میں اکیلی ایک خوبصورت سے بیڈ پر دراز تھی۔

کمرے میں ملگجا سا اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ سائیڈ میں ہاتھ کو حرکت دیتی لیمپ کا بٹن ڈھونڈنے لگی تھی۔روشنی میں نہاتا وہ ایک خوبصورت جدید روش پر بنا کشادہ کمرہ تھا۔

اسکے دماغ میں کوندا سا لپکا تھا وہ تیزی سے بستر سے کھڑی ہوتی اپنے آپ کو اس انجان کمرے میں دیکھ کر گبھرا گئی تھی۔

وہ اپنے کمرے میں سوئی تھی؟

پھر!

یہ کون سی جگہ؟

میں کہاں ہوں؟

یہاں کیسے آئی؟

ایک کے بعد دیگر کئی سوال اسکے دماغ میں گڑمڑ ہونے لگے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

حواس باختہ وہ دروازے کی طرف بھاگی تھی۔اور زور دار جھٹکے کے ساتھ کمرے میں داخل ہوتے نفوس کے ساتھ ٹکرا گئی تھی۔

"کیا ہوا تمہیں؟" آواز پر وہ جھٹکے سے سیدھی ہوئی تھی۔

"خزیم!" فوری طور پر اسکے خطا ہوتے دل کی رفتار درست ہوئی تھی۔خزیمہ اسے کندھے سے تھامے فکر مندی سے دیکھ رہا تھا۔

"مجھے لگا میں پھر سے کڈنیپ ہو گئی؟" وہ بیچارگی سے بولی تھی۔

"تم کڈنیپ ہی ہو۔" خزیمہ لفظوں پر زور دیتا بولتا ہوا کمرے میں رکھے صوفہ سیٹ کے ایک سائیڈ بیٹھتا مزے سے بولا تھا۔

"واٹ ڈو یو مین؟" وہ دنگ ہوتی اسکے قریب کھڑی ہوئی تھی۔

" دھیتھ یو انڈرسٹینڈ۔" وہ معنی خیزی نظروں سے دیکھتا دھیرے سے ہنسا تھا۔

"پہلے میں فریش ہو جاؤں پھر کوشش کرتی ہوں تمہاری بات سمجھنے کی۔" آیت بات کو ہوا میں اڑاتی کمرے میں موجود ڈریسنگ روم کی طرف گئی تھی جسے وہ واش روم سمجھ رہی تھی! پر اندر موجود چیزوں کو دیکھ اسکی آنکھیں توصیف زدہ سی رہ گئی تھی۔

خزیمہ اسکی شان بے نیازی پر تاسف سے سر ہلاتا کمرے سے باہر چلا گیا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھوڑی دیر میں وہ ہشاش بشاش سی اسکے سامنے ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھی پر شوخ نظروں سے اسے ناشتہ بناتے دیکھ رہی تھی۔

" اتنے پیارے کڈنیپر کے ساتھ میں ساری زندگی رہنے کے لیے تیار ہوں۔" اسکے حرکت کرتے ہاتھ کو دیکھ وہ شریر لہجے میں بولی تھی۔

خزیمہ دھیرے سے مسکرا دیا تھا۔

"اٹس مائے فورچیون (خوش قسمتی) میم!" وہ ادب سے جاپانی اسٹائیل میں جھکا تھا وہ کھکھلا کر ہنس دی تھی۔

" آئی ایم سو پریشیئز گرل! ہر کوئی مجھے کڈنیپ کر کے امیر بننا چاہتا ہے۔" خزیمہ نے اسکے سامنے ناشتہ رکھا تھا اور خود بھی اسکے قریب اپر بیٹھ گیا تھا۔ جب وہ ہنوز شرارتی لہجے میں اترائی تھی۔

" ہاں بلکل! تم کڈنیپ ہونے میں عالمی ریکارڈ قائم کرنے والی ہو۔" وہ زیرِ لب مسکراہٹ دباتا اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا جو سینڈوچ کا ٹکڑا منہ رکھتی بغیر برا منائے اسکی بات کا ہنس کر آگے بولی تھی۔

" قائم کرنے والی نہیں! کر چکی ہوں۔ دیکھنا گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں میرا نام سہنرے حرفوں میں لکھا جائے گا " آیت خزیمہ ملک" جنہوں نے کڈنیپ ہونے میں ورلڈ ریکارڈ قائم کیا ہے۔" وہ مزے سے ناشتہ کرتی مسلسل زبان بھی چلا رہی تھی۔ اس بات پر آیت کے ساتھ خزیمہ بھی کھل کر

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہنسا تھا۔

"ویسے مجھے کڈنیپ کرنے سے پہلے تمہیں مجھ سے مہذبانہ طریقے سے اجازت تو مانگی چاہیے تھی۔" وہ کپ لبوں سے لگاتا اپنی مسکراہٹ چھپا گیا تھا۔

"اچھا ذرا مہذبانہ طریقہ بتانا؟"

" آیت! آیت میری جان! میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں اتنا کہ جتنا مجنو نے لیلیٰ سے، رانجھا نے ہیر سے، رومیو نے جولیٹ سے نہیں کیا ہو گا اس لیے میں تمہیں کڈنیپ کر کے ایک الگ جہان میں لے جانا چاہتا ہوں کیا تم مجھ سے کڈنیپ ہونا پسند کرو گی!" وہ ناشتہ چھوڑتی اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے حائل کرتی آنکھیں پٹپٹا کر بولی تھی۔

"پہلی بار زندگی میں، میں نے مہذبانہ کڈنیپنگ کا طریقہ سنا ہے۔" وہ ہنستا ہوا اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا جو ہونٹوں پر میٹھی سی مسکراہٹ سجائے پر اشتیاق سی دیکھتی اور بول رہی تھی۔

"ہاں تو میں بھی زندگی میں پہلی بار سن رہی ہوں ایک شوہر اپنی بیوی کو کڈنیپ کیا ہوا ہے۔" وہ بھی آنکھیں گھما کر بولتی سینڈوچ کے ساتھ انصاف کر رہی تھی۔

" میں بس کچھ پل اپنی بیوی کے ساتھ پر سکون گزارنا چاہتا ہوں۔" وہ اسکے ہونٹ کے پاس لگے سوس کو صاف کرتا پیار بھری گہری نظروں اسکی نگاہوں میں ڈالتا سنجیدگی سے بول تھا آیت تھوڑا نروس

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہوتی پیچھے ہوئی تھی۔

" سب پریشان ہو جائے گی ہمیں اس طرح غائب دیکھ!" وہ تھوڑا نروس ہو رہی تھی اسکے پر شوخ نظروں پر۔

" شادی کی تیاریوں کی گہما گہمی میں انہیں پتا بھی نہیں چلے گا کے ان کے درمیان سے دو نفوس غائب ہیں۔" وہ کندھا اچکا کر بے فکری سے بولا تھا۔

"اب اتنا بھی کوئی بے خبر نہیں ہے۔" وہ خفگی سے دیکھتی بولی تھی۔

" بتا کر لایا ہوں یار۔" اسکے خفا چہرے پر وہ ہنس دیا تھا۔

" مجھے جگا سکتے تھے نا!" وہ ابھی بھی خفگی سے ہی بول رہی تھی۔

" تم اتنی پیاری نیند سو رہی تھی اوپر سے لگ بھی اتنی پیاری رہی تھی کہ میرا دل ہی نہیں کیا تمہیں جگانے کا۔" وہ معصومیت سے معذرت خواہ نظروں سے کان کھجاتا ہوا بول رہا تھا۔

"اتنی معصومیت سے بولتے ہوئے کتنے پیارے لگتے ہو تم۔" آیت کے دلفریب اظہار پر اسکے چہرے پر ڈمپل ابھرا تھا۔ جسے دیکھتی آیت ہمیشہ طرح مسیرائز ہوئی تھی۔

"مجھے یہ ڈمپل چاہیے۔"

" ڈمپل کیا تم پورا مجھے ہی لے لو۔" وہ فوراً بے ربط بولا تھا۔ آیت ہنس دی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم بچپن میں مجھ سے کتنا چڑھتی تھی اور اب دیکھو۔" وہ شرارتی انداز میں بولا تھا۔

"ہاں وہ اس لیے کیونکہ تم وقت بے وقت مجھے درس دیتے رہتے تھے۔" وہ بھی جھوٹ وملاوٹ کے فوراً بولی تھی۔

"ہیں! مطلب کچھ بھی؟" وہ حیران ہوا تھا۔

"کچھ بھی نہیں ہے سچ ہے۔"

" ایسے کیسے سچ ہے!"

" میں نے کہانا اس لیے۔"

" نہیں یہ سراسر الزام ہے۔"

وہ دونوں ناشتہ چھوڑتے بحث میں لگ گئے تھے۔

"اوکے فائن ناشتہ کرتے ہیں۔" خزیمہ نے ہار مانتے ہوئے کہا تھا۔ آیت تخافر سے مسکراتی ناشتہ کرنے لگی تھی۔

☆☆☆

رات کا دوسرا پہر تھا۔ وہ دونوں اس وقت چاند کی دودھیا روشنی میں ایک دوسرے کے ہم قدم

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھے۔چاند کی نرم پھوار جیسی روشنی دن بھر کی تھکن کو دور کر چکی تھی۔ویسے بھی چاندنی رات کا منظر دلوں میں لطیف کیفیت پیدا کر دیتا ہے اور افسردگی کو دور کر کے طبعیت کو ہشاش بشاش کر دیتا ہے۔

"اس کے چہرے کی چمک کے سامنے سادہ لگا
آسماں پہ چاند پورا تھا مگر آدھا لگا"

آیت کے چمکتے روشن پر نور چہرے کو نظروں کے حصار میں رکھتا وہ گمبھیر لہجے میں بولا تھا آیت کھکھلا کر ہنس دی تھی۔

" ہائے سچی!"

"عزیز اتنا ہی رکھو کہ جی سنبھل جائے
اب اس قدر بھی نہ چاہو کہ دم نکل جائے
ملے ہیں یوں تو بہت آؤ اب ملیں یوں بھی
کہ روح گرمی انفاس سے پگھل جائے
محبتوں میں عجب ہے دلوں کو دھڑکا سا
کہ جانے کون کہاں راستہ بدل جائے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

زہے وہ دل جو تمنائے تازہ تر میں رہے

خوشا وہ عمر جو خوابوں ہی میں پہل جائے

میں وہ چراغ سر رہ گزار دنیا ہوں

جو اپنی ذات کی تنہائیوں میں جل جائے"

آیت اسکے طرف زانوں بیٹھتی متشکر لہجے میں بولی تھی۔لبوں پر دھیمی مسکراہٹ تھی آنکھوں میں اس کے محبت و اعزاز کا مان تھا۔وہ کیوں کر اس انسان کی شکر گزار ہوتی جو ہر لمحے ہر پل اسکے قریب تر رہا تھا۔خزیمہ مبہوت سا اسکا جگمگاتا چہرہ دیکھ رہا تھا۔دل کی سرزمین پر محبت کے گھنے سایوں دار درخت اپنی جکڑ مظبوط کرتے جا رہے تھے۔وہ فوراً اسکے قریب اسی کے طرح بیٹھ گیا تھا۔

" آئیندہ اس طرح میرے سامنے مت بیٹھنا مجھے گوارا نہیں تم میرے سامنے جھکو۔تم میری شریک حیات ہو۔میرے لیے بہت خاص ہو۔تمہارا مقام میرے دل کے بہت اونچے درجے میں ہے۔" وہ گمبھیر سنجیدگی سے بولتا اسکے سر پر پر حدت عقیدت بھرا لمس کی گرمی سے بخشتا اسے ہمیشہ کی طرح باوقار حیثیت ثابت کر گیا تھا۔

"اہوووو!" ہوٹنگ کی آواز پر وہ دونوں سٹپٹا کر ایک دوسرے سے الگ ہوئے تھے۔

سامنے ہی سارے نوجوان خاتون و حضرات کھڑے ان کے پیار بھرے مظاہرے سے لطف اندوز

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ہو رہے تھے۔ انکے شریر نظروں اور شرارتی مسکراہٹ پر وہ دونوں ہی اپنی جگہ خجل ہو گئے تھے۔

"ارے ارے ارے! آپ دونوں رک کیوں گئے؟ پلیز کنٹینو کریں نا بہت زبردست لگ رہا تھا آپ کا یہ سرعام محبتی مظاہرہ!" پریہا کی شریر لہجے پر وہ گھور کر دیکھی تھی۔

"حال دل یار کو محفل میں سنائیں کیوں کر
مدعی کان ادھر اور ادھر رکھتے ہیں"

خزیمہ نے سنجیدگی سے انہیں دیکھ کر گھور کر بولا تھا ان سب کے قہقہے بیساختہ تھے۔

" اووو! اچھا۔" ان سب مختلف تبصرے ایک ساتھ بلند ہوئے تھے۔

" یہ خوب کہی! یہاں ہم شادی شدہ ہو کر کبھی اتنی فراغت حاصل نہیں کر سکے کے اپنی اپنی بیویوں کے ساتھ کچھ پل سکون سے گزار سکے اور یہاں دیکھیں صرف نکاح ہوا ہے اور کیسے مظاہرے شروع ہیں۔" حزیفہ شرارت سے بولا تھا آیت کا چہرہ خفت سے سرخ پڑ گیا تھا۔

"ایک بچے کے باپ بننے والے ہو تم اور کیا مظاہرے دکھانے کا ارادہ ہے تمہارا!" انکی گفتگو سے مسکان اور آیت دونوں کا سر بیساختہ سٹپٹا کر جھکا ہوا تھا۔

مسکان نے اسکے مذید گوہر افشانی کرنے سے پہلے اسکے پیر پر پیر مارتی گھوری تھی۔

"تم سب کو کیسے پتا چلا ہم یہاں ہیں؟" خزیمہ سخت بدمزہ ہوتا بیزار لہجے میں پوچھ رہا تھا سب نے ایک

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

ساتھ بیساختہ آیت کو دیکھا تھا۔

"میں نے سوچا اتنی خوبصورت جگہ اکیلے کیونکر مزہ لیناسب کو بلاتے ہیں اور ساتھ میں پکنک مناتے ہیں۔" وہ خجل ہوتی بیچارگی سی بولی تھی۔ خزیمہ نے گھور کر اسکا چہرہ دیکھا تھا جہاں دنیا جہان کی مسکینیت لیے وہ آنکھیں پٹپٹا کر اسے دیکھ رہی تھی۔

"کرو مزہ اب۔" وہ صبر کرتا چڑ کر بولا تھا۔

وہ سب خزیمہ کے پھولے چہرے پر مسکراہٹ دباتے وہاں کے خوبصورت مناظر کو محسوس کرتے لطف اندوز ہونے لگے تھے۔

☆☆☆

"اندر جانے پہلے میرا نیگ دیں۔" وہ ہاتھ آگے کرتی اشتیاق سے بولی تھی۔ دانش نے پورا والٹ اسکے ہاتھ میں تھما کر اجازت طلب نظروں سے اسے دیکھا تھا جو والٹ ملتے ہی خوشی جھوم کر دروازے سے ہٹ گئی تھی۔

دروازہ کلک کی آواز سے کھلا تو گٹھری بنی سہمی دلہن کچھ اور سمیٹ گئی۔ آنے والے نے مسکرا کر اپنی محبت کو دیکھا جو آج رب کی مہربانی سے اس کی دسترس میں تھی۔ اس نے شکر ادا کیا اور شیروانی کے اوپری دو بٹن کھولے تاکہ کھل کے سانس لے سکے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کیا ہے یار! دلہا دلہن کو بلکل ہی پاگل بنا دیتے ہیں یہ لوگ۔۔" وہ اپنی شیروانی اور تام جھام سے سجی بھاری ڈریس میں ملبوس اپنی دلہن کو دیکھ وہ بے زار ہو کر بڑبڑایا۔

وہ جیسے جیسے اس کی جانب قدم بڑھا رہا تھا۔ ویسے ویسے بیڈ پر بیٹھی حوروں کو مات دیتی دلہن کی سانسیں منتشر ہو رہی تھیں۔ وہ اس کے بلکل نزدیک بیٹھا تو اس نے اپنا سر پورا ہی جھکا لیا۔ آنے والے نے تھوڑی سے پکڑ کے اس کا چہرہ اونچا کیا تو مبہوت رہ گیا۔ سارے وقت تو وہ دوپٹے کے گھونگھٹ میں چھپی رہی تھی۔ لیکن اسوقت اپنی حشر سامانیوں کے ساتھ اس کے دل پر بجلیل گرا رہی تھی

" بہت حسین لگ رہی ہو۔ اتنی کہ الفاظ ختم ہو چکے ہیں میرے پاس۔ ویسے بھی یہ رات مرادوں بھری رات ہے تو میں اسے باتوں میں ہر گز نہیں گنوؤں گا۔" خاس کی ذو معنی بات سنتی وہ جھینپ کر مسکرا دی۔ حیا کی لالی اس کے چہرے کو عجب نور بخش رہی تھی۔ وہ بے خود سا اس کے چہرے پر جھکنے لگا۔

جھکی جھکی سی نظر بے قرار ہے کہ نہیں
دبا دبا سا سہی دل میں پیار ہے کہ نہیں
تو اپنے دل کی جوان دھڑکنوں کو گن کے بتا
مری طرح ترا دل بے قرار ہے کہ نہیں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

وہ پل کہ جس میں محبت جوان ہوتی ہے
اس ایک پل کا تجھے انتظار ہے کہ نہیں
تری امید پہ ٹھکرا رہا ہوں دنیا کو
تجھے بھی اپنے پہ یہ اعتبار ہے کہ نہیں

شدت بھرے لمس اور موچھوں کی ہلکی سے چبھن پر اس نے بھاری پلکیں اٹھالی تو دانش کو اپنے اوپر کسی گھنے پیڑ کی طرح چھائے دیکھا۔ دانین کی نیند کے خمار میں ڈوبی کانچ سی آنکھیں اس کی پیلی رنگ آنکھوں سے ٹکرائیں تو ایک شعلہ سا لپکا تھا۔ دانش کے آنکھوں میں نجانے کسی لپک تھی کہ وہ بوکھلا کر اپنی سیاہ پلکوں کی چلمن گرا گئی تھی۔ اس کا بوکھلانا اسے مزا دے گیا تبھی اس کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ نے جھلک دیکھائی تھی۔

وہ کیا کہتی اسکے تو الفاظ تک شرم و حیا سے دم توڑ گئے تھے۔ وہ مذید بہکتا اس سے پہلے ہی اسے سویرا مسکان آصفہ شانزے ہر کسی کی دی گئی ہدایات یاد آئی تھی۔

"بغیر منہ دکھائی کے چہرہ مت دکھانا۔" پر یہ کیا یہاں وہ تو چہرہ حفظ تک کر چکا تھا۔ دانین تھوڑا سمٹ کر دور ہوئی تھی اور اپنا حنائی مخملی ہاتھ آگے کرتی پورے اشتیاق سے بولی تو لہجے میں حیا کی لرزش پر وہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پورے دل سے مسکرایا تھا۔

"میری منہ دکھائی!"

"وہی تو پیش کرنے والا ہوں۔ تمہارے حسن کا خراج تحسین۔" وہ بہکے بہکے انداز میں بولتا اسکی طرف جھکا تھا اور دانین کے سارے الفاظ لبوں پر ہی دم توڑ گئے تھے۔ اسکے شدت بھرے لمس پر وہ خود میں سمٹ گئی تھی۔ وہ دھیرے دھیرے اسکے کان میں گمبھیر میٹھی سرگوشی کر رہا تھا دانین ان جملوں اور لفظوں پر کھوتی اپنا سب کچھ دانش پر وارنے کے لیے تیار تھی۔

☆☆☆

"کوئی مجھے سمجھائے گا آخر تم سب میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو۔" آیت نے تیکھی نظروں سے اپنے کمرے میں ڈیرا ڈالی سویرا مسکان آصفہ مریم پریہا حمنہ شانزے ہر کسی کو وہ صرف گھور ہی سکی تھی کیونکہ ہاتھ پکڑ کر نکال تو سکتی نہیں تھی۔

"ہم سب مل کر تمہیں تیار کرنے آئی ہیں۔" وہ سب شریر نظروں سے اسکے خفا چہروں کو دیکھتی مسکراہٹ دبا کر بولی تھی۔

"کیوں میری شادی ہو رہی ہے جو تم سب میری ناز برداری اٹھانے آگئی ہو۔" وہ طنزیہ لہجے میں دانت

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پیس کر بولی تھی۔

"میری جان! ضروری تو نہیں جن کے شادی ہوتی ہے وہی ناز برداریاں دکھاتی ہیں۔ تم بے وقت بھی دکھا سکتی ہو۔ ہم سب خندہ پیشانی سے تمہارے ناز نکھرے اٹھانے کے لیے تیار ہیں۔" حمنہ اسکے پھولے گالو کو محبت سے چومتی پیار بھرے لہجے میں بولی تھی۔

"مجھے نا تم سب کی یہ کرم نوازیاں ہضم نہیں ہو رہی ہے۔ ولیمہ دانش بھائی اور دانین کا ہے پر تم سب خوامخواہ دلہن والا پروٹوکول مجھے دے رہے ہو۔ پیچاری کیا سوچ رہی ہو گی کیسی خود غرض بے حس لڑکی ہوں جو اس کے حصے کا حق چھین رہی ہے۔" وہ سخت جھلا کر جذباتی بلیک میل کرتی ہوئی بولی تھی۔ جب ادھ مکمل تیار سی دانین اور مسز نصر الدین اس کے کمرے میں داخل ہوتی بولی تھی۔

"اب آپ نے مجھے اس قدر سطحی سوچ کا سمجھ رکھا ہے۔" دانین خفا لہجے میں دیکھتی ہوئی بولی تھی۔ وہ خوبصورت سے کریم کلر کے شرارے میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔

" ماشاءاللہ! کتنی پیاری لگ رہی ہے میری پیاری بھابھی۔" وہ دانین کی بات نظر انداز کرتی توصیفی لہجے میں بول رہی تھی۔

"دانین تو ماشاءاللہ بہت چمک رہی ہے۔ کیا بات ہے صبح صبح کون سا کریم لگایا ہے ذرا بتانا تو؟" شانزے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دانین کے چہرے سے پھوٹتے الوہی چمک پر گنگ لہجے میں پوچھ رہی تھی۔ دانین شرم وحیا سے چہرہ جھکا گئی تھی۔

کریم والے بات پر حمنہ پریہا آیت کے کچھ خوبصورت لمحے یاد آئے تھے جس پر وہ تینوں نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔ باقی سب شانزے کے معصومانہ سوال پر کھکھلا کر ہنس دی تھی۔

"بغیر شادی کے تم یہ کریم والا ریڈل نہیں سلجھا سکتی ہو شانزے اس کے لیے تمہیں ایک عدد شادی کرنے کی ضرورت ہے۔" پریہا نے حمنہ کو ایک آنکھ دبا کر شانزے کو شرارتی لہجے میں کہا تھا۔ مسز نصر الدین نے ان سب کی گوہر افشانیاں کو صبر سے سنا تھا۔

"شادی ہو ہو گئی پر حرکتیں بلکل نہیں بدلی بدمعاش نہیں ہو تو۔" مسز نصر الدین نے پریہا اور حمنہ کو ایک ایک تھپڑ رسید کرتے جھڑکا تھا۔

"لڑکیوں تم سب اسے تیار کرنے آئی تھی یا گپے ہانکنے۔" مسز نصر الدین نے سب کو ڈانٹ ڈپٹ کر دیکھا تھا۔

"آنی آپ بھی!" وہ صدمے سی کیفیت میں گھر گئی تھی۔

"دیکھو آیت خزیمہ نے بہت پیار سے تمہارے لیے یہ ڈریس اور جیولری بھیجی ہے۔ رخصتی نہیں ہوئی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تو کیا ہوا وہ شوہر ہے تمہارا جو پہننے کے لیے کہے تمہیں خوشی خوشی اسکے خواہش کا احترام کرنا چاہیے۔" آیت کو حیرت ہوئی تھی ان کی بات پر!

" یہ سب کچھ خزیم کا پھیلایا ہوا کباڑا ہے۔" وہ دھیرے سے بڑبڑائی تھی۔

"اور جو میں نے اتنی مہنگی دریس لی ہوں اسکا کیا کروں؟" وہ خفا لہجے میں جھنجھلا کر بولی تھی۔اس نے بہت محبت سے اپنے لیے ایک خوبصورت سا گول فراک خریدا تھا۔

"اسے بعد میں کبھی پہن لینا۔ابھی تو بہت سے خوبصورت لمحے آنے والے ہیں۔" اسکے اعتراض پر سویرا نے ذو معنی دھیمی مسکراہٹ سے کہا تھا۔

" چلو بھی یار جلدی سے تیار ہو جاؤ بیوٹیشن آنے والی ہے۔اور احکم نے بھی سختی آوڈر دیا ہے کہ ہمیں وقت پر تیار رہنا ہے۔" سویرا نے عجلت بھرے انداز میں اسے ڈریس دے کر ڈریسنگ کی طرف بڑھایا تھا۔وہ ان سب کی ذو معنی حرکت پر مشکوک نظروں سے انہیں دیکھتی چینج کرنے چلی گئی تھی۔ بیوٹیشن نے اسے بہت نفاست اور خوبصورتی سے سجایا تھا وہ بلکل کھلتا ہوا گلاب معلوم ہو رہی تھی۔ان سب نے بیساختہ ماشاءاللہ کہا تھا۔مسز نصر الدین نے تو باقاعدہ سے اسکی نظر اتاری تھی۔

"یار میں اتنا بھاری دوپٹہ نہیں لے رہی!الریڈی اتنا میکپ اپ تھوپ کر کارٹون بن گئی ہوں۔" وہ منہ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پھولائے چڑچڑے لہجے میں بولی تھی۔

" ماشاءاللہ! اللہ نظر بد سے بچائے! بلکل آسمان سے اتری حور لگ رہی ہو۔" مسز نصر الدین اسکے رخسار چومتی محبت سے بولی تھی انکی آنکھوں میں نمی سی ابھری تھی۔" اور اچھی لڑکیاں بغیر سر پر دوپٹہ لیے گھر سے نہیں نکلتی۔" وہ محبت سے پچکارتے ہوئے بولی تھی۔ آیت نے بغیر چوچرا کیے دوپٹہ سر پر اچھے سے سیٹ کروالیا تھا پر چہرہ ہنوز پھولا ہوا تھا۔

سب اب مکمل تیار ہال میں جانے کے لیے باہر کی طرف بڑھے تھے۔

دانش دانین کے ساتھ دادا حضور آیت اور مریم ایک ساتھ بیٹھے تھے۔

وہ جب ہال میں پہنچے تب دانش نے نکل کر دانین کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور اسے لوگوں کے فوکس کرتی نظروں کے سامنے چھوٹے چھوٹے متناسب قدم اٹھاتا ہال کے اندر اسٹیج پر بڑھنے لگا تھا۔

آیت اترنے لگی تھی جب مریم نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روک لیا تھا وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی تھی جو خزیمہ اور لال حویلی کے سارے فردوں کو کار سے نکل کر اسکی طرف آتے دیکھ رہی تھی۔

خزیمہ نے بلکل آیت کے ڈریس کے میچنگ ٹائی پہنے ہوئے تھا باقی کوٹ اور پینٹ نیوی بلیو رنگ کا تھا۔

وہ حیرت سی خزیمہ کو خود کے قریب کھڑا دیکھ رہی تھی۔ جو اپنا ہاتھ اسکی طرف مسکراہٹ کے ساتھ

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

بڑھاتا اسکا منتظر کھڑا تھا۔

وہ بلکل دانش بھائی کی طرح ڈریسنگ کیے ہوئے تھا فرق صرف رنگوں کا تھا اسکا ماتھا ٹھنکا کا پر وہ نظر انداز کرتی اسکے منتظر ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھ چکی تھی۔

باقی سب نے مسکراہٹ دبائی تھی اور ان سے پہلے ہال میں غائب ہو گئے تھے۔

جیسے ہی ان دونوں نے ہال میں قدم رکھا ساری لائیٹیں بند کر دی گئی تھی۔اور ایک اسپاٹ لائٹ کے قیادت میں وہ دونوں دھیرے دھیرے چل رہے تھے۔

آیت نے شاکی نظروں سے سب کو دیکھا تھا۔

اور حیرت سے سرخ چہرے سے دھیمی مسکراہٹ سجائے خزیمہ کو گھورا تھا۔

"یہ سب کیا؟" آیت نے صبر سے پوچھا تھا۔

" آپ کی رخصتی جاناں۔" وہ دھیمی مسکان چہرے پر سجائے ہنوز بولا۔

" خزیم مزاق کر رہے ہو؟" وہ حیرت سے ڈوبی آواز میں بولی تھی۔

"نہیں حقیقت ہے آج میں تمہیں اپنے ساتھ ہمیشہ کے لیے جاؤں گا۔" وہ ہنوز اسے بولتا سامنے اسٹیج کو دیکھ رہا تھا۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"تم بہت برے ہو۔" وہ سخت خفا لہجے میں بولی تھی۔

"گھر جا کر میں تمہیں اچھے سے منالوں گا فی الحال آگے بڑھتے ہیں۔" وہ دھیرے سے سرگوشی نما لہجے میں بولا تھا۔

" آئی ہیٹ یو۔" آیت منہ پھولا کر اسکے ساتھ اسٹیج پر بیٹھ گئی تھی۔ اگر اس وقت وہ سب کی نظروں کا مرکز نا ہوتی تو خزیمہ کو اچھا مزہ چکھاتی۔

ایک کے ایک اسٹیج پر سب ان سے ملنے آتے رہے تھے۔

"اسلام و علیکم پیاری بھابھی۔" سارے کپل ایک ساتھ ان کے اطراف میں بکھر کر کھڑے ہو گئے تھے۔ سب کی ٹون ہی بدل گئی تھی۔

"آپ لوگ کون؟" وہ سخت نالاں لہجے میں بولی تھی۔

"آپ کے اور آپ کے شوہر کے کچھ لگتے۔" حزیفہ دانتوں کی نمائش کرتا شرارتی لہجے میں بولا تھا۔

"خبردار ابھی مجھے کسی نے ان کے حوالے سے مخاطب کیا ورنہ میں بھول جاؤں میں یہاں دلہن بنی بیٹھی ہوں۔" وہ سخت خفا لہجے میں خزیمہ کی طرف اشارہ کرتی بولی تھی۔ سب کے لبوں پر میٹھی سی مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔ سب ہی آیت کے حالت سے محفوظ ہو رہے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

"ٹھیک ہے جیسی آپ کی مرضی میں آپ کو اب اپنی امی کی بڑی بہو کہہ کر پکاروں گا۔اب ٹھیک ہے۔" حزیفہ مسکراہٹ دباتا پوری تابعداری سے بولا تھا۔

"تم سب ہی ایک نمبر کے دو نمبر انسان ہو۔" وہ دانت پیس کر آہستہ لہجے میں بولی تھی۔

"سب سے بڑا دو نمبری انسان تو آپ کے پہلو میں بیٹھا ہوا ہے۔" اب کے شہریار نے مزے لے کر کہا تھا۔خزیمہ نے دانت پیسے تھے پہلی بار وہ ان سب کے چنگل میں پھنسا تھا۔

"بیٹا تو اپنی فکر کر جو زیادہ بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں انکے الفاظ لوٹ کر انہی کے پاس واپس آتے ہیں۔" خزیمہ نے دانت پیسے تھے۔

"ہماری چھوڑے دلہے میاں اپنی خیر کریں آپ کی بیگم محترم کے تیور کچھ ٹھیک سگنل نہیں دے رہے لگتا ہے آپ کی چھترول پکی ہے کوئی بات نہیں ہم سب برف کا انتظام کر کے رکھیں گے۔" شہریار ایک آنکھ بلنک کرتا شرارتی لہجے میں کہتا اسے دیکھ رہا تھا۔

"بہت مزے آرہا ہے نا شہریار صاحب! آنے دو تمہارے دن پھر بتاؤں گا۔" وہ منہ پر ہاتھ پھیرتا دھمکی آمیز لہجے میں بولا تھا۔

ان سب کے قہقہے بیساختہ تھے۔یوں ہی ہنسی مزاق کے ساتھ تقریب اپنے اختتامی مراحل پر پہنچ گیا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھا۔

☆☆☆

مریم نے چونک کر اپنے قریب کھڑے ہوتے شہریار کو دیکھا تھا۔

"کیا ہوا؟" وہ آبرو سکیوڑ کر تیکھی نظروں سے گھورتی پوچھی تھی۔

"تمہارا شادی کا کب ارادہ ہے؟" وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

"میرے شادی کے ارادے سے تمہارا کیا لینا دینا۔" وہ منہ بسور کر بولتی اپنے فون میں لیے سیلفیز دیکھنے لگی تھی۔

"ہاں کیونکہ اپنے عمر کے لڑکوں کی شادیاں دیکھتا دیکھتا تنگ آ گیا ہوں۔ اب مجھے بھی شادی کرنی ہے۔" وہ ہنوز سنجیدگی سے بولا تھا۔ مریم کا اسکڑول کرتا ہاتھ تھما تھا۔

"تو کس نے ہاتھ پکڑ کر روکا ہوا ہے شوق کرو شادی۔" وہ کندھا اچکا کر سادگی سے بولی تھی۔

"تو وہی تو پوچھ رہا ہوں کب کا ارادہ ہے تمہارا؟" اسکے سنجیدگی پر اب کے وہ ٹھٹھکی تھی۔

"میرے ارادے سے تمہارا کیا لینا دینا؟"

" اگر تم مجھے بتا دو کہ تم کب شادی کرنا چاہتی اس حساب سے میں شادی کی ڈیٹ فکس کروں گا، ممی پاپا

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

سے بات کروں گا۔" وہ ایسے دیکھ کر بولا جیسے مریم کا سوال بہت بیوقوفانہ تھا!

" تمہارے شادی کرنے، ممی پاپا سے بات کرنے، ڈیٹ فکس کرنے سے میرا کیا کنیکشن ہے؟" وہ ہنوز نا سمجھی سے جھلا کر بولی تھی۔

"اب جب ہماری شادی ہو گی۔ تو تمہارا کنیکشن ہر طرف سے جڑا ہو گا نا۔" وہ اسکے کم عقلی پر زیرِ لب مسکرا کر بولا تھا۔

" وہی تو میں پوچھ رہی میرا۔۔" وہ بغیر سمجھے بولتے بولتے رکی تھی اور اسکی پوری بات دماغ میں دوہراتی ایک پل کے لیے گڑبڑائی تھی۔

"تم کہنا چاہتے ہو تمہاری اور میری شادی؟" شہریار نے دانتوں کی بھرپور نمائش کی تھی۔

" تمہارے لیے میں نے بلکل پرفیکٹ محاورہ چنا ہے۔۔"

" یہ منہ اور مسور کی دال۔۔" شہریار نے بیچ میں ہی اسکا جملہ اچک لیا تھا۔ وہ خفت سے گھور کر رہ گئی تھی۔

"اب یہ منہ اور مسور کی دال والا انسان زندگی بھر تمہارے ساتھ رہے گا۔ بولو میرا ساتھ قبول ہے؟" وہ دھیرے سے بولتا ذرا کی ذرا اسکی طرف جھکا تھا۔ "پڑے ہٹو بیشرم انسان!" مریم نے جھلا کر اسے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

پڑے دھکیلا تھا اور ہاتھ صاف کرتی گھور کر اسے دیکھتی جانے لگی تھی۔ پر اب اسکے ہونٹوں پر میٹھی مسکراہٹ نے اپنا بسیرا کر لیا تھا۔ شہریار نے مسکرا کر اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔

☆☆☆

کمرے میں داخل ہوتے ہی مسحور کن خوشبوؤں نے قوت شامہ کو بیدار کر دیا تھا۔ نتھنوں میں داخل ہوتے خوشبوؤں نے اسکے وجود کو سرشار کر دیا تھا۔ مہکتے خواب ناک ماحول میں وہ ساکت بیٹھی موم کا مجسمہ ہی دکھائی دے رہی تھی۔ فینٹسی لائیٹ اسٹینڈ پر روشن کینڈم اور پورے کمرے میں پھیلے گلاب نے فضاء کو مسحور کن نکھار بخش دیا تھا

جس کے دل کے تخت پر وہ صدیوں سے براجمان حکومت کرتی رہی تھی آج اسکے نام کی سیج پر بھی تخافر سے بیٹھی دیدہ دل فرش کیے ہوئے تھی قریب آتے حسین لمحوں کا عکس اس کے ملکیتی نقوش میں دمکتا اس کے چہرے کو قیامت خیز بنا رہا تھا۔ پورے کمرے کو توصیفی نظروں سے دیکھتی وہ مسکرا دی تھی۔ جب اسکی نظریں کمرے میں فریز ساکت کھڑے خزیمہ پر پڑی تھی۔ آیت نے گھور کر اسے دیکھا تھا اور خفگی سے چہرہ موڑ گئی تھی۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میرا یار ناراض ہے مناؤں کیسے
دل کو دل کی بات بتاؤں کیسے

_این ایس ہیر

وہ مسکراہٹ دبائے شریر لہجے میں بولتا اسکے قریب بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔ آیت نے آبرو سکیوڑ کر اسے دیکھا تھا۔

تم آ گئے ہو، تو کچھ چاندنی سی باتیں ہوں
زمیں پہ چاند کہاں روز روز اترتا ہے

ناچاہتے ہوئے بھی اسکے لب مسکراہٹ میں دہل گئے تھے۔

یوں مسکرائے جان سی کلیوں میں پڑ گئی
یوں لب کشا ہوئے کہ گلستاں بنا دیا

آیت اب سے کھکھلا کر ہنس دی تھی۔ اسکے کاجلی چمکتی آنکھیں، مسکراتے سرخ ہونٹ حسیں روپ دھارے ہوئے تھے۔

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کاجل آنکھیں، ہونٹ گلابی

زلف اسیر، گال پہ تل

دل نہ دیتے، جان سے جاتے

سامنے تھے ہتیار بہت

اسکے گمبھیر میٹھی سرگوشیوں پر آیت کے ہونٹ مسلسل مسکرا رہے تھے۔ خزیمہ نے تشکرانہ نظروں سے دیکھتا نظر کے ذریعے دل میں قید کر رہا تھا۔

"ایک بات تو آج مجھے قبول کرنی پڑے گی!" آیت مسکراتے لہجے میں بولی تھی۔

"اور وہ کیا؟" خزیمہ اسکے ماتھے پر سجی ٹیکا کو چھوتا نرمی سے بولا تھا۔

"کہ تم ایک ساحر ہو۔ جو اپنے الفاظوں، اپنے باتوں سے، ناراض لوگوں کو بہت اچھے سے منانا جانتا ہے۔" وہ پوری سچائی سے کہہ رہی تھی۔

"تو اسکا مطلب تم اب مجھ ناراض نہیں ہو۔" وہ مسکراتی نظروں سے اسکا دلفریب چہرہ دیکھ رہا تھا جہاں اب میٹھی سی مسکراہٹ نے اپنا بسیرا کر لیا تھا۔

"ہاں! نہیں ہوں۔ پر تم مجھے بتا تو سکتے تھے۔" خزیمہ کی ہاتھ کی حرکت اب اسکے کان میں پہنے آویزوں

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

کو چھو رہی تھی۔

"بتانے والا تو میں اسی دن تھا جب میں نے تمہیں کڈنیپ کیا تھا پر پھر سوچا کیونکہ تمہیں سرپرائیز دوں۔" وہ سنجیدگی سے بولا تھا پر آنکھوں میں شرارت صاف جھلک رہی تھی۔ آیت نے اسے گھورا تھا۔

"سرپرائیز نہیں تھا بلکہ شاکنگ تھا۔" وہ منہ بنا کر بولی تھی۔

"بندہ تیار ہوتا ہے کسی اور کی شادی سمجھ کر اور اینڈ مومینٹ پر اسے پتا چلتا ہے یہ اسکی خود کی رخصتی ہے۔" وہ ملامت سے خزیمہ کو دیکھتی تاسف سے بولی تھی۔

"آئی ایم سوری یار تمہیں برا لگا تو۔ مگر وہ لمحے میرے لیے بہت خوبصورت تھے جب آج تمہاری آنکھوں میں حیرانگی اور بے یقینی تھی یہ جان کر کے آج تمہاری شادی ہو رہی ہے۔" وہ دو انگلیوں سے کان کو پکڑتا خجل ہو کر بولا تھا۔

"جس طرح سب مجھے پروٹوکول دے رہے تھے مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہیے تھا۔" وہ خود کی بیوقوفی پر ہنسی تھی۔ خزیمہ ہنس دیا تھا۔

"اچھا چھوڑو یہ سب فضول باتیں! چلو کچھ پیار بھری باتیں کرتے ہیں۔" وہ آیت کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا محبت سے بولا تھا۔ آیت کچھ کہتے کہتے خزیمہ کے چہرے سے جھلکتی محبت پر رک گئی

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

تھی۔

"اچھا اور وہ کیا؟"

"تو شاعر کہتا ہے۔" خزیمہ اسکا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھتا شریر مسکراہٹ سے بولا تھا۔ آیت نے سر ہلا تھا. "کیا؟"

"تم میرے ساتھ ہو

اتنے پاس ہو

پھر بھی دل ہے کہ بہلتا نہیں

دل ہو کہ دلدار ہو میرا پیار ہو

پاس ہو پھر بھی یہ سنبھلتا نہیں"

_افشاں کنول

وہ دھیرے پر تپش لہجے میں بولتا اسکی طرف جھکا اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ آیت کی پلکوں کی چلمن بار شرم سے جھک گئی تھی۔ ہونٹوں کو شرمیلی مسکراہٹ نے چھوا تھا۔

"سر سے پا تک وہ گلابوں کا شجر لگتا ہے

باوضو ہو کے بھی چھوتے ہوئے ڈر لگتا ہے

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

میں تیرے ساتھ ستاروں سے گزر سکتا ہوں

کتنا آسان محبت کا سفر لگتا ہے"

مخمور لہجے کی سرگوشی امرت بن کر اس کے رگ وپے میں سرور بن کر اتر رہی تھی۔ ماتھے پر موتی چمک رہے تھے تو گالوں کی لالی بڑھ گئی تھی۔ پلکیں بار حیا سے جھکی تھیں اور گلابی پنکھڑیوں جیسے نازک لب اس کی نظروں کی شدت سے کچھ کہنے کی چاہ میں پھڑ پھڑا کر رہ گئے تھے۔ وہ دھیرے سے جھکا اور ہاتھ بڑھا کر مخالف دراز کو کھول کر اس میں سے ایک ریڈ باکس نکالا آیت کی نظروں کی تعاقب اسکے ہاتھوں کی حرکت پر تھی۔ دھیرے سے احتیاط کے ساتھ کھولا تو اس میں خوبصورت چمکدار جگمگاتا کنگن رکھا ہوا تھا جسے نہایت احتیاط سے اس کی نازک مرمری کلائی میں پہنا کر ہاتھ کی پشت پر بوسہ لیا۔ آیت کی دل کی دھڑکنیں حدت بھرے لمس پر مدھم پڑیں تھی۔ ماحول میں پر فسوں سی خاموشی تھی۔ ایسے احتیاط اور دھیرے سے خزیمہ نے اسکی دوسری مخملی کلائی میں دوسرا کنگن پہنایا تھا۔

اپنے احساس سے چھو کر مجھے صندل کر دو

میں کہ صدیوں سے ادھورا ہوں مکمل کر دو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

نہ تمہیں ہوش رہے اور نہ مجھے ہوش رہے
اس قدر ٹوٹ کے چاہو مجھے پاگل کر دو

تم ہتھیلی کو مرے پیار کی مہندی سے رنگو
اپنی آنکھوں میں مرے نام کا کاجل کر دو

اس کے سائے میں مرے خواب دہک اٹھیں گے
میرے چہرے پہ چمکتا ہوا آنچل کر دو

دھوپ ہی دھوپ ہوں میں ٹوٹ کے برسو مجھ پر
اس قدر برسو مری روح میں جل تھل کر دو

جیسے صحراؤں میں ہر شام ہوا چلتی ہے
اس طرح مجھ میں چلو اور مجھے جل تھل کر دو

تم چھپا لو مرا دل اوٹ میں اپنے دل کی
اور مجھے میری نگاہوں سے بھی اوجھل کر دو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

مسئلہ ہوں تو نگاہیں نہ چراؤ مجھ سے
اپنی چاہت سے توجہ سے مجھے حل کر دو

اپنے غم سے کہو ہر وقت مرے ساتھ رہے
ایک احسان کرو اس کو مسلسل کر دو

مجھ پہ چھا جاؤ کسی آگ کی صورت جاناں
اور مری ذات کو سوکھا ہوا جنگل کر دو

"اپنی اصل جگہ پر آکر یہ اور بھی خوبصورت ہو گئے ہیں۔" وہ پر فسوں لہجے میں بول رہا تھا۔" آج میں تمہیں بتاؤں گا آیت خزیمہ ملک میرے لیے کیا ہے! آج میں ہمارے محبت کو معتبر کر کہ عشق کے معراج تک لے جاؤں گا۔ جہاں میں اور تم نہیں رہے گے بلکہ ہم رہے گے۔ جہاں دو جسم یک قلب ہو گا۔ جہاں ہمارے دل ساتھ ڈھر کیں گی اور ڈھر کنے بھی ایک ہو جائے گی۔" پر پیش لہجہ سر گوشی کرتا اسکے دل کی ڈھر کنے بڑھا گیا تھا۔ وہ جانتی تھی یہ سامنے بیٹھا شخص اس سے کتنی محبت کرتا ہے جسکا اظہار ہی جان لیوا ہوتا تھا آج اسکا ہر انداز ہی اسکے لیے ذو معنی تھا۔ وہ شخص اسکا تھا جس کی محبت کا ہر انداز ہی اسے مان بخشتا تھا خود پر نازاں کرتا تھا اسے معتبر کرتا تھا۔ کمرے کی پر حدت خاموشی پر دو

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com

دلوں کی دھڑکن شور برپا کر رہی تھی۔ خزیمہ نے رفتہ رفتہ خوبصورت لمحوں کو اپنی دسترس میں لینا شروع کیا تو وقت بھی خاموشی سے نظریں چرا کر وہاں سے دبے پاؤں نکل گئی۔

ختم شد

Do Not Copy Or Distribute Without Permission Of The Author
For More Novels Please Visit Our Website
www.ClassicUrduMaterial.Com